سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2015

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2015

(بدھ26،جمعرات27،جمعتہ المبارک28،سوموار31۔اگست،منگل یکم ستمبر2015)

(یوم الاربعاء10،یوم الخمیس11،یوم الجمع12،یوم الاثنین15،یوم الثلاثہ16۔ذیقعد1436ھ)

سولھویں اسمبلی:سولھواں اجلاس

جلد16(حصہ اوّل):شمارہ جات : 1تا5

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

سولھواں اجلاس

بدھ، 26۔اگست 2015

جلد 16: شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	ڈپٹی سپیکر کا بطور قائم مقام سپیکر اعلامیہ	-----------	1
2۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	-----------	3
3۔	ایجنڈا	-----------	5
4۔	ایوان کے عہدے دار	-----------	7
5۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	13
6۔	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	14
7۔	چیئرمینوں کا پینل	-----------	15

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	حلف	
8۔	نو منتخب ممبر اسمبلی کا حلف ------------	15
	تعزیت	
9۔	وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ، ممبر اسمبلی محترمہ کنیز اختر، سابق ممبر اسمبلی راؤ اقبال اور دیگر کی وفات پر دعائے مغفرت ------------	16
10۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	17
	قرارداد	
11۔	خودکش دھماکے میں معزز وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ اور ساتھیوں کی شہادت پر گہرے رنج و غم کا اظہار ------------	18
	سوالات (محکمہ جات ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)	
12۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	49
	جمعرات، 27۔اگست 2015	
	جلد 16: شمارہ 2	
13۔	ایجنڈا ------------	111
14۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	113
15۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	114
	پوائنٹ آف آرڈر	
16۔	سپریم کورٹ کے فیصلے کے تحت قانون سازی اردو میں کرنے کا مطالبہ ------------	118
17۔	پارلیمنٹیرین شہداء کی فیملی کو مراعات دینے کا مطالبہ ------------	119
	سوالات (محکمہ خوراک)	
18۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	122
	تحاریک استحقاق	
19۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی) ------------	133

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	تحاریک التوائے کار		
20۔	جام پور (راجن پور) میں محکمہ انہار کی کروڑوں روپے کی اراضی پر بااثر افراد کا قبضہ (۔۔۔جاری)	------------	139
21۔	پنجاب کے گورنمنٹ کامرس کالجز کے کنٹریکٹ ملازمین کو تنخواہوں کی عدم ادائیگی (۔۔۔جاری)	------------	140
22۔	پنجاب یونیورسٹی کی اراضی کو کمرشلائزیشن اور لیز کی آڑ میں فروخت کا انکشاف (۔۔۔جاری)	------------	141
23۔	لاہور کی سڑکوں اور پلازوں کے سامنے ناجائز پارکنگ کی وجہ سے شہریوں کو پریشانی کا سامنا (۔۔۔جاری)	------------	142
24۔	میانوالی کے علاقے موسیٰ خیل ودیگر میں واٹر سپلائی سکیمیں خراب ہونے کی وجہ سے لوگوں کو پریشانی کا سامنا (۔۔۔جاری)	------------	143
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)		
25۔	مسودہ قانون (ترمیم) تعلیم القرآن وسیرت انسٹیٹیوٹ پنجاب 2015 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مذہبی امور اوراوقاف کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	------------	144
	سرکاری کارروائی		
	آرڈیننسز (جو پیش ہوئے)		
26۔	آرڈیننس پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی 2015	------------	145
27۔	آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2015	------------	146
28۔	آرڈیننس (ترمیم) جنگلات پنجاب 2015	------------	146
29۔	آرڈیننس (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2015	------------	148
30۔	آرڈیننس (ترمیم) پنجاب ڈرگز 2015	------------	148
31۔	آرڈیننس (ترمیم) پنجاب فوڈ اتھارٹی 2015	------------	148
32۔	آرڈیننس (دوسری ترمیم) پنجاب ڈرگز 2015	------------	149

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
33۔	آرڈیننس پنجاب سپیشل پروٹیکشن یونٹ 2015	------------	149
34۔	آرڈیننس (ترمیم) پنجاب ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی 2015	------------	150
35۔	آرڈیننس انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب 2015	------------	150
36۔	آرڈیننس (ترمیم) خالص غذا پنجاب 2015	------------	151
	جمعۃ المبارک، 28-اگست 2015		
	جلد 16: شمارہ 3		
37۔	ایجنڈا	------------	155
38۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------	157
39۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	158
	سوالات (محکمہ جات ٹرانسپورٹ اور اطلاعات و ثقافت)		
40۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	------------	159
41۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	177
	تحاریک استحقاق		
42۔	سیکرٹری سکولز ایجوکیشن کا معزز ممبر اسمبلی سے ناروا سلوک	------------	188
	پوائنٹ آف آرڈر		
43۔	گنے کے کاشتکاروں کو ادائیگی کا مطالبہ	------------	190
	تحاریک التوائے کار		
44۔	سرگودھا شہر کے علاقہ بھاگٹانوالہ کے بازار میں سرکاری اراضی پر غیر قانونی دکانوں کی تعمیر (--- جاری)	------------	197
45۔	پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی جانب سے پنجاب کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کے حوالے سے تحریک التوائے کار کو فوری take up کرنے کا مطالبہ (--- جاری)	------------	199

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
46۔	ساہیوال کے بنیادی مراکز صحت کے لئے مختص رقم کا غیر قانونی استعمال ------------	200
47۔	راجن پور کے صادق فیڈر نہر میں بارشوں کے سیلابی ریلے کی وجہ سے شگاف پڑنے سے ہزاروں ایکڑ فصلیں تباہ ------------	201
48۔	قصور اور دیگر شہروں میں محکمہ لائیو سٹاک کی آشیر باد سے پانی ملے اور بیمار جانوروں کے گوشت کی سرعام فروخت ------------	202
	سرکاری کارروائی	
49۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	204
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
50۔	مسودہ قانون (ترمیم) تعلیم القرآن و سیرت انسٹیٹیوٹ پنجاب 2015 ------------	205
	پوائنٹ آف آرڈر	
51۔	اسمبلی بلڈنگز میں پرانے پارلیمنٹیرینز کی آویزاں کی گئی تصاویر کے نیچے تعارفی الفاظ لکھنے کا مطالبہ ------------	211
52۔	پارلیمنٹیرینز کو ذاتی حفاظت کے لئے دو ممنوعہ بور کے اسلحہ لائسنس جاری کرنے کا مطالبہ ------------	213
53۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	215
	قرارداد	
54۔	سابق وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو کے مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے کے فیصلے کو غلط قرار دینے پر سابق ہائی کمشنر واجد شمس الحسن کے بیان پر قانونی کارروائی کا مطالبہ ------------	216
	سوموار، 31۔اگست 2015	
	جلد 16: شمارہ 4	
55۔	ایجنڈا ------------	221
56۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	223

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
57۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	224
	سوالات (محکمہ اوقاف ومذہبی امور)		
58۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	------------	225
59۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	260
	پوائنٹ آف آرڈر		
60۔	گنے کے کاشتکاروں کو ادائیگی کا مطالبہ (۔۔۔جاری)	------------	272
	توجہ دلاؤ نوٹس		
61۔	گوجرانوالہ۔ ممبر اسمبلی کا بیٹا اور دوست سمیت قتل سے متعلقہ تفصیلات (۔۔۔جاری)	------------	286
62۔	منی مارکیٹ گلبرگ لاہور میں ڈاکوؤں کی فائرنگ سے خوف وہراس ودیگر تفصیلات	------------	288
63۔	جہلم: معزز ممبر اسمبلی کے بیٹے پر فائرنگ سے متعلقہ تفصیلات	------------	289
	تحاریک استحقاق		
64۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)	------------	291
	رپورٹ (میعاد میں توسیع)		
65۔	تحاریک التوائے کار نمبر 237 اور 728 بابت سال 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	------------	291
	تحاریک التوائے کار		
66۔	جام پور (راجن پور) میں محکمہ انہار کی کروڑوں روپے کی اراضی پر بااثر افراد کا قبضہ (۔۔۔جاری)	------------	293
67۔	ایلیٹ ٹریننگ سکول بیدیاں روڈ پر دوران ٹریننگ وفات پانے والے کانسٹیبلز کے ورثاء کو قانونی مراعات دینے کا مطالبہ (۔۔۔جاری)	------------	294

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
68۔	لاہور میں ادیبوں اور شاعروں کی مالی امداد کے لئے رائٹرز گلڈ آف پاکستان کی عمارت زبوں حالی کا شکار (۔۔۔جاری) ------------	294
69۔	محکمہ صحت کے افسران کا یرقان کی دوائیوں کے لئے مختص رقم غریب مریضوں پر خرچ کرنے کی بجائے ذاتی فلاح پر خرچ کرنے کا انکشاف ------------	296
70۔	ضلع ساہیوال میں حالیہ سیلاب سے دریائے راوی کے کنارے متعدد دیہات زیرآب ------------	298
	سرکاری کارروائی	
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
71۔	حکومت پنجاب کا مالی گوشوارہ برائے مالی سال 09-2008 کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	300
72۔	حکومت پنجاب کا منصوبہ پروگرام برائے معاونت بحالی خشک سالی کے حسابات کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 10-2009 کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	300
73۔	محکمہ آبپاشی حکومت پنجاب تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان میں سی آر بی سی ایریا (تیسرا مرحلہ) میں رود کوہی کے انتظام وانصرام کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 12-2011 کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	301
74۔	محکمہ مواصلات و تعمیرات، حکومت پنجاب، لاہور۔ فیصل آباد۔ جھنگ۔ بھکر روڈ (33-42 کلومیٹر) کو دورویہ بنانے کے لئے آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 12-2011 کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	301
75۔	محکمہ مواصلات و تعمیرات، حکومت پنجاب، فیصل آباد۔ سمندری روڈ (سمندری کے فیصل آباد بائی پاس کے درمیانی حصہ) کو دورویہ بنانے کے لئے آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 13-2012 کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	302

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	منگل، یکم ستمبر 2015		
	جلد 16: شمارہ 5		
76۔	ایجنڈا	------------	307
77۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------	309
78۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	310
	سوالات (محکمہ جات زکوٰۃ و عشر اور امداد باہمی)		
79۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	------------	311
80۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	351
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)		
81۔	مسودہ قانون (ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب 2015 اور مسودہ قانون (دوسری ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب 2015 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا	------------	358
82۔	تحاریک استحقاق نمبر 15/2014 اور 4,7,15/2015 کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا	------------	358
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)		
83۔	تحاریک استحقاق نمبر 15/2013، 20,25,31/2014 اور 1,5,8,10,11,12,14,16,17,18/2015 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	------------	359
84۔	ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت	------------	360
	تحاریک استحقاق		
85۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)	------------	366

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تحاریک التوائے کار	
86۔	پی پی۔170 سانگلہ ہل میں تعمیر کئے گئے انڈر پاس میں پانی بھرنے سے لوگوں کو پریشانی کا سامنا ----------	368
87۔	پی پی۔170 میں ڈگری کالج کی بلڈنگ مکمل ہونے کے باوجود فنکشنل نہ ہونے کی وجہ سے طلباء اعلیٰ تعلیم سے محروم ----------	369
88۔	شالامار لاہور میں گدھے کا گوشت فروخت کرنے والوں کے خلاف سخت قانونی کارروائی کا مطالبہ ----------	370
89۔	نارووال میں محکمہ تعلیم کے اساتذہ کی ملی بھگت سے جعلی اسناد کا اجراء ----------	372
	پوائنٹ آف آرڈر	
90۔	گیس کی قیمتوں میں اضافہ سے کھاد کی قیمتوں میں اضافہ کا خدشہ ----------	374
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
91۔	فارماسیوٹیکل کمپنیوں کو ادویات generic ناموں سے تیار اور فروخت کرنے کا پابند بنانے کا مطالبہ ----------	379
92۔	عظیم سرائیکی شاعر شاکر شجاع آبادی کا بیرون ملک علاج کروانے کا مطالبہ ----------	380
93۔	دہشت گردی کے واقعات میں جاں بحق ہونے والے شخصیات کو سرکاری طور پر شہید کا لقب دینے کا مطالبہ ----------	381
94۔	انڈکس	

1

ڈپٹی سپیکر کا بطور قائم مقام سپیکر اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(12)/2013/1267. Dated: 22nd August, 2015. Pursuant to the provisions of clause (3) of Article 53 read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, Sardar Sher Ali Gorchani, Deputy Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, shall act as Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, with immediate effect, vice Rana Muhammad Iqbal Khan, Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, who has assumed office of the Acting Governor.

RAI MUMTAZ HUSSAIN BABAR
Secretary

3

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(63)/2015/1268. Dated: 25th August, 2015. The following order, made by the Acting Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

"In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Rana Muhammad Iqbal Khan,** Acting Governor of the Punjab, hereby summon Provincial Assembly of the Punjab to meet on Wednesday, 26th August 2015 at 2:00 pm in the Provincial Assembly Chambers Lahore.

Dated Lahore, the
25th August, 2015

RANA MUHAMMAD IQBAL KHAN
ACTING GOVERNOR OF THE PUNJAB"

5

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 26۔اگست 2015

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

آرڈیننسز کا ایوان میں پیش کیا جانا

1۔ آرڈیننس پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی 2015

ایک وزیر آرڈیننس پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2015

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

3۔ آرڈیننس (ترمیم) جنگلات پنجاب 2015

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) جنگلات پنجاب 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

4۔ آرڈیننس (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2015

ایک وزیر آرڈیننس (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

5۔ آرڈیننس (ترمیم) پنجاب ڈرگز 2015

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) پنجاب ڈرگز 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

6۔ آرڈیننس (ترمیم) پنجاب فوڈ اتھارٹی 2015

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) پنجاب فوڈ اتھارٹی 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

6

7۔ آرڈیننس (دوسری ترمیم) پنجاب ڈرگز 2015

ایک وزیر آرڈیننس (دوسری ترمیم) پنجاب ڈرگز 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

8۔ آرڈیننس پنجاب سپیشل پروٹیکشن یونٹ 2015

ایک وزیر آرڈیننس پنجاب سپیشل پروٹیکشن یونٹ 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

9۔ آرڈیننس (ترمیم) پنجاب ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی 2015

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) پنجاب ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

7

صوبائی اسمبلی پنجاب

1۔ ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر : رانا محمد اقبال خان

جناب ڈپٹی سپیکر : سردار شیر علی گورچانی

وزیر اعلیٰ : میاں محمد شہباز شریف

قائد حزب اختلاف : میاں محمود الرشید

2۔ چیئرمینوں کا پینل

1۔ چودھری یٰسین سوہل، ایم پی اے پی پی۔156

2۔ لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان، ایم پی اے پی پی ۔87

3۔ سردار وقاص حسن مؤکل، ایم پی اے پی پی ۔180

4۔ محترمہ شمیلہ اسلم، ایم پی اے ڈبلیو۔312

3۔ کابینہ

1۔ راجہ اشفاق سرور : وزیر محنت وانسانی وسائل

2۔ جناب شیر علی خان : وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی *

3۔ جناب تنویر اسلم ملک : وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ، مواصلات و تعمیرات *

4۔ جناب محمد آصف ملک : وزیر جنگلات، جنگلی حیات اور ماہی پروری

• بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-10/2013 مورخہ 11۔جون 2013، 29۔مئی 2015 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (26۔اگست تا 8۔ستمبر 2015) تفویض کیا گیا۔

8

5۔ رانا ثناء اللہ خان	:	وزیر قانون و پارلیمانی امور
6۔ محترمہ حمیدہ وحید الدین	:	وزیر ترقی خواتین
7۔ جناب بلال یٰسین	:	وزیر خوراک
8۔ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن	:	وزیر آبکاری و محصولات
9۔ رانا مشہود احمد خان	:	وزیر سکولز ایجوکیشن، ہائر ایجوکیشن*،امور نوجواناں* کھیلیں*،آثار قدیمہ اور سیاحت*
10۔ میاں یاور زمان	:	وزیر آبپاشی
11۔ ملک ندیم کامران	:	وزیر زکوٰۃ و عشر
12۔ میاں عطاء محمد خان مانیکا	:	وزیر اوقاف اور مذہبی امور
13۔ ڈاکٹر فرخ جاوید	:	وزیر زراعت
14۔ جناب آصف سعید منیس	:	وزیر خصوصی تعلیم
15۔ سید ہارون احمد سلطان بخاری	:	وزیر سماجی بہبود اور بیت المال
16۔ ملک محمد اقبال چنڑ	:	وزیر امداد باہمی
17۔ چودھری محمد شفیق	:	وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری
18۔ محترمہ ذکیہ شاہنواز خان	:	وزیر بہبود آبادی
19۔ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا	:	وزیر خزانہ
20۔ جناب خلیل طاہر سندھو	:	وزیر انسانی حقوق اور اقلیتی امور

9

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔ چودھری سرفراز افضل	:	امور نوجواناں، کھیل، آثار قدیمہ و سیاحت
2۔ راجہ محمد اویس خان	:	زکوٰۃ و عشر
3۔ جناب نذر حسین	:	قانون و پارلیمانی امور
4۔ صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی	:	لائیوسٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ
5۔ حاجی محمد الیاس انصاری	:	سماجی بہبود و بیت المال
6۔ جناب محمد ثقلین انور سپرا	:	اوقاف و مذہبی امور
7۔ محترمہ راشدہ یعقوب	:	ترقی خواتین
8۔ محترمہ نازیہ راحیل	:	ریونیو
9۔ جناب عمران خالد بٹ	:	صنعت، کامرس و تجارت
10۔ جناب محمد نواز چوہان	:	ٹرانسپورٹ
11۔ جناب اکمل سیف چٹھہ	:	تحفظ ماحول
12۔ چودھری محمد اسد اللہ	:	خوراک
13۔ نوابزادہ حیدر مہدی	:	مینجمنٹ اور پروفیشنل ڈویلپمنٹ
14۔ لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) شجاعت احمد خان	:	کالونیز، اشتمال املاک، پی ڈی ایم اے
15۔ خواجہ عمران نذیر	:	صحت
16۔ جناب رمضان صدیق بھٹی	:	لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
17۔ چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ)	:	ایس اینڈ جی اے ڈی
18۔ جناب سجاد حیدر گجر	:	ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

• بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبر PA:4-18/2013 مورخہ 12۔دسمبر 2013 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

10

19۔ رانا محمد ارشد	:	اطلاعات وثقافت
20۔ میاں محمد منیر	:	آبکاری و محصولات
21۔ رانا اعجاز احمد نون	:	زراعت
22۔ محترمہ نغمہ مشتاق	:	بہبود آبادی
23۔ جناب احمد خان بلوچ	:	پبلک پراسیکیوشن
24۔ جناب عامر حیات ہراج	:	کانکنی ومعدنیات
25۔ رانا بابر حسین	:	خزانہ
26۔ میاں نوید علی	:	محنت وانسانی وسائل
27۔ جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا	:	مواصلات وتعمیرات
28۔ جناب محمود قادر خان	:	چیف منسٹرا نسپکشن ٹیم
29۔ سردار عاطف حسین خان مزاری	:	خواندگی وغیر رسمی بنیادی تعلیم
30۔ ملک احمد کریم قسور لنگڑیال	:	منصوبہ بندی وترقیات
31۔ سردار عامر طلال گوپانگ	:	سپیشل ایجوکیشن
32۔ مہر اعجاز احمد اچلانہ	:	داخلہ
33۔ چودھری خالد محمود ججہ	:	آبپاشی
34۔ میاں فدا حسین	:	جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری
35۔ چودھری زاہد اکرم	:	کالونیز
36۔ محترمہ شاہین اشفاق	:	کوآپریٹو
37۔ محترمہ مہوش سلطانہ	:	ہائر ایجوکیشن
38۔ محترمہ جوئس رُوفن جولیس	:	سکولز ایجوکیشن
39۔ جناب طارق مسیح گل	:	انسانی حقوق واقلیتی امور

11

5۔ ایڈووکیٹ جنرل

جناب نوید رسول مرزا

6۔ ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	رائے ممتاز حسین بابر
ڈائریکٹر جنرل(پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ)	:	جناب عنایت اللہ لک
سپیشل سیکرٹری	:	حافظ محمد شفیق عادل

13

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا سولھواں اجلاس

بدھ، 26۔اگست 2015

(یوم الاربعاء، 10۔ذیقعد 1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 4 بج کر 40 منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِo

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ﴿۱۵۲﴾ يٰٓاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ
الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۵۳﴾ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ۭ
بَلْ اَحْيَاۗءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ
الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ۭ
وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۵۵﴾ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا
اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ اُولٰۗىِٕكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ
رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۣ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۷﴾

سورة البَقَرَة آيات 152تا157

سو تم مجھے یاد کرو میں تمھیں یاد کیا کروں گا اور میرے احسان مانتے رہنا اور ناشکری نہ کرنا(152)اے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد لیا کرو۔ بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے(153)اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں ان کی نسبت یہ نہ کہنا کہ وہ مرے ہوئے ہیں (وہ مردہ نہیں) بلکہ زندہ ہیں لیکن تم نہیں جانتے(154)اور ہم کسی قدر خوف اور بھوک اور مال اور جانوں اور میوؤں کے نقصان سے تمہاری آزمائش کریں گے۔ تو صبر کرنے والوں کو (اللہ کی خوشنودی کی) بشارت سنا دو(155)ان لوگوں پر جب کوئی مصیبت واقع ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کا مال ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں(156)یہی لوگ ہیں جن پر ان کے پروردگار کی مہربانی اور رحمت ہے اور یہی سیدھے رستے پر ہیں(157)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

خدا کی عظمتیں کیا ہیں محمد مصطفیٰ جانیں
مقام مصطفیٰ کیا ہے محمد کا خدا جانے
صدا کرنی میرے بس میں تھی میں نے تو صدا کر دی
وہ کیا دیں گے میں کیا لوں گا سخی جانے گدا جانے
میری مٹی کو مدینے شہر کی راہ میں بچھا دینا
کہاں لے جائے گی اس کو مدینے کی ہوا جانے
کہا جبرائیل علیہ السلام نے سدرہ تک میری رسائی ہے
ہیں کتنی منزلیں آگے نبی جانے خدا جانے

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سیکرٹری صاحب پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

(اذان عصر)

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب قائم مقام سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے:

1۔ چودھری یٰسین سوہل، ایم پی اے پی پی۔156
2۔ لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان، ایم پی اے پی پی۔87
3۔ سردار وقاص حسن موکل، ایم پی اے پی پی۔180
4۔ محترمہ شمیلہ اسلم، ایم پی اے ڈبلیو۔312

شکریہ

حلف

نو منتخب ممبر اسمبلی کا حلف

جناب قائم مقام سپیکر: مجھے بتایا گیا ہے کہ ایک نو منتخب ممبر چودھری اختر علی خان پی پی۔100 گوجرانوالہ حلف اٹھانے کے لئے چیمبر میں موجود ہیں۔ ان سے گزارش ہے کہ حلف اٹھانے کے لئے اپنی نشست کے سامنے کھڑے ہو جائیں اور حلف اٹھانے کے بعد رجسٹر پر دستخط ثبت فرمائیں۔

(اس مرحلہ پر چودھری اختر علی خان نے بطور ممبر پنجاب اسمبلی اپنے عہدے کا حلف اٹھایا اور حلف رجسٹر پر دستخط ثبت کئے)

تعزیت

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ)، ممبر اسمبلی

محترمہ کنیز اختر، سابق ممبر اسمبلی راؤ اقبال اور دیگر کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب قائم مقام سپیکر: کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ اور ان کے ساتھ شہید ہونے والے شہداء کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

محترمہ ثریا نسیم: جناب سپیکر! محترمہ کنیز اختر ممبر پنجاب اسمبلی انتقال کر گئی ہیں ان کی روح کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ہمارے سابق ایم پی اے راؤ اقبال صاحب فوت ہو گئے ہیں ان کے لئے بھی فاتحہ خوانی کی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، قاری صاحب! کرنل صاحب اور ان کے ساتھ شہید ہونے والے شہداء، محترمہ کنیز اختر ممبر اسمبلی اور راؤ اقبال سابق ایم پی اے کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر کرنل صاحب اور ان کے ساتھ شہید ہونے والے شہداء،
محترمہ کنیز اختر اور راؤ اقبال سابق ایم پی اے کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

نوٹ: وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ) کی شہادت کی وجہ سے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی گئی اس لئے سوالات اور ان کے جوابات کو ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جیسے بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں طے ہوا ہے کہ آج کے اجلاس میں کوئی کارروائی نہ ہو گی بلکہ 16-اگست 2015 کو ہونے والے خودکش دھماکے میں وزیر تحفظ ماحول / داخلہ پنجاب (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ) اور دیگر کی شہادت کے حوالے سے قرارداد پیش کی جائے گی لہٰذا اس سے پہلے قرارداد پیش کی جائے قواعد کے تقاضے پورے کرنے کے لئے لاء منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ وہ قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میں نے بھی قرارداد کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کی شہادت کے حوالے سے دی تھی میری گزارش ہے کہ اسمبلی کے ممبر اور اُن کے colleague ہونے کے ناتے ہمارے بھی وہی جذبات ہیں جو شاید حکومتی بنچز والوں کے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں فیصلہ ہوا تھا اس قرارداد کے بعد قائدِ حزبِ اختلاف یا جو بھی معزز ممبر بات کرنا چاہے گا اُس کو پورا موقع دیا جائے گا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میری صرف گزارش یہ ہے کہ جو قرارداد کے لفظ ہیں وہ ہمارے جذبات ہیں اپنے colleague کے حوالے سے اتنی اجازت تو ہمیں ضرور دی جائے کہ اپنے جذبات کا اظہار اُس قرارداد کی شکل میں پیش کر سکیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! میں آپ کو پورا موقع دوں گا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! بہت شکریہ

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور: (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ بات طے شدہ ہے جس طرح سے میاں صاحب نے یہ بات کی ہے یہ قرارداد پیش ہونے کے بعد اس معزز ایوان میں جتنے بھی معزز ممبرز موجود ہیں اس واقعہ سے اور شہید کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کے متعلق جو بھی اپنے جذبات کا اظہار کرنا چاہیں اُن کو موقع دیا جائے گا۔

میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 42,71,84,115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے 16-اگست 2015 کو ہونے والے خود کش دھماکے میں وزیر تحفظ ماحول/داخلہ پنجاب کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ شہید اور دیگر کی شہادت کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 42,71,84,115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے 16-اگست 2015 کو ہونے والے خود کش دھماکے میں وزیر تحفظ ماحول /داخلہ پنجاب کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ شہید اور دیگر کی شہادت کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی اوراب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ42,71,84,115اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے 16۔اگست 2015 کو ہونے والے خود کش دھماکے میں وزیر تحفظ ماحول/داخلہ پنجاب کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ شہید اور دیگر کی شہادت کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محرک قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

خودکش دھماکے میں معزز وزیر تحفظ ماحول/داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ اور ساتھیوں کی شہادت پر گہرے رنج وغم کا اظہار

وزیر قانون و پارلیمانی امور: (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جس طرح یہ واقعہ انتہائی افسوسناک اور قابل مذمت ہے جس واقعہ سے متعلق میں قرارداد پیش کرنے جارہا ہوں اسی طرح کا ایک واقعہ جس میں ہمارے انتہائی محترم بھائی اور colleague چودھری شمشاد احمد خان جو تیسری مرتبہ منتخب ہونے کے ساتھ ،آپ کے ساتھ ، میرے ساتھ اور دیگر دوستوں کے ساتھ بھی اس معزز ایوان کا حصہ رہے تو آج اُن کے بھائی منتخب ہو کر آئے ہیں لیکن ہمارے دل اُن کے افسوس میں اور اُس انتہائی اندوہناک واقعہ کی جو شدت ہے ہم اُس غم اور دُکھ میں اتنے مغلوب ہیں کہ میں یہ فیصلہ نہیں کر پایا یا ہم میں سے کوئی بھی یہ فیصلہ نہیں کر پایا کہ آج ہم اُن کے بھائی چودھری اختر صاحب جو اُن کی جگہ پر کامیاب ہو کر آئے ہیں اُن کے ساتھ اس عمل پر کہ وہ منتخب ہو کر آئے ہیں اُن کے ساتھ اظہار افسوس کریں یا اُن کو مبارک باد دیں تو یہ انتہائی افسوسناک واقعہ ہوا ہے اور اُس کے بعد یہ دوسرا واقعہ ہے جس پر میں قرارداد پیش کرنے جارہا ہوں۔

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان مورخہ 16۔اگست 2015 کو شادی خان ضلع اٹک میں ہونے والے خود کش دھماکے پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتا ہے۔
اس سانحہ میں اس ایوان کے ممبر اور وزیر تحفظ ماحول/داخلہ پنجاب

کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ اور ڈی ایس پی شوکت علی شاہ سمیت متعدد دیگر افراد شہید ہو گئے اور بڑی تعداد میں لوگ زخمی بھی ہوئے یہ ایوان اس المناک واقعہ کو ایک قومی سانحہ قرار دیتا ہے اور ان شُہداء اور زخمیوں کے لواحقین کے غم میں برابر کا شریک ہے شہید کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کا تعلق اٹک کے ایک معزز گھرانے سے تھا وہ ایک نہایت دلیر شخص تھے انہوں نے 1967 میں پاکستان آرمی میں کمیشن حاصل کیا اور اہم عہدوں پر خدمات سرانجام دیں جس پر انہیں 1988 میں تمغہ بسالت سے نوازا گیا انہوں نے امریکہ میں پاکستانی سفارت خانے میں بطور ملٹری اتاشی بھی خدمات سرانجام دیں۔ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ اپنے علاقے کی نہایت پسندیدہ اور ہر دلعزیز شخصیت تھے اور 2002 سے پنجاب اسمبلی کے ممبر منتخب ہوتے چلے آرہے تھے 2013 میں مسلسل تیسری مرتبہ پنجاب اسمبلی کا ممبر منتخب ہونے کے بعد وہ شہادت کے وقت صوبائی وزیر تحفظ ماحول/داخلہ کے طور پر خدمات سرانجام دے رہے تھے اور دہشت گردی کے خلاف جاری جنگ میں بہت فعال کردار ادا کر رہے تھے سرزمین پنجاب کے اس بہادر سپاہی کی قربانی رائیگاں نہیں جائے گی۔

یہ ایوان ایک بار پھر سیاسی و عسکری قیادت کو دہشت گردی کے خلاف جاری جنگ میں اپنی حمایت اور تائید کا یقین دلاتا ہے۔ یہ ایوان تمام شہداء کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کرتا ہے اور ان کے لواحقین سے اظہار تعزیت کرتا ہے اور زخمی افراد کی جلد صحتیابی کے لئے دعاگو ہے۔"

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہو گی کہ یہ سوال put کرنے کے بعد جب یہ قرارداد پاس ہو جائے تو اس کے بعد اجلاس کو ملتوی کرنے سے پہلے معزز ایوان میں سے جو بھی ممبر اس بارے میں اظہار خیال کرنا چاہے تو اس کو موقع دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان مورخہ 16۔اگست 2015 کو شادی خان ضلع اٹک میں ہونے والے خودکش دھماکے پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اس سانحہ میں اس ایوان کے ممبر اور وزیر تحفظ ماحول/داخلہ پنجاب

کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ اور ڈی ایس پی شوکت علی شاہ سمیت متعدد دیگر افراد شہید ہوگئے اور بڑی تعداد میں لوگ زخمی بھی ہوئے۔ یہ ایوان اس المناک واقعہ کو ایک قومی سانحہ قرار دیتا ہے اور ان شہداء کے زخمیوں کے لواحقین کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کا تعلق اٹک کے ایک معرزز گھرانے سے تھا۔ وہ ایک نہایت دلیر شخص تھے انہوں نے 1967 میں پاکستان آرمی میں کمیشن حاصل کیا اور اہم عہدوں پر خدمات سرانجام دیں جس پر انہیں 1988 میں تمغہ بسالت سے نوازا گیا انہوں نے امریکہ میں پاکستانی سفارت خانے میں بطور ملٹری اتاشی بھی خدمات سرانجام دیں۔ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ اپنے علاقے کی نہایت پسندیدہ اور ہردلعزیز شخصیت تھے اور 2002 سے پنجاب اسمبلی کے ممبر منتخب ہوتے چلے آ رہے تھے 2013 میں تیسری مرتبہ پنجاب اسمبلی کا ممبر منتخب ہونے کے بعد وہ شہادت کے وقت صوبائی وزیر تحفظ ماحول/داخلہ کے طور پر خدمات سرانجام دے رہے تھے اور دہشت گردی کے خلاف جاری جنگ میں بہت فعال کردار ادا کر رہے تھے۔ سرزمین پنجاب کے اس بہادر سپاہی کی قربانی رائیگاں نہیں جائے گی۔

یہ ایوان ایک بار پھر سیاسی و عسکری قیادت کو دہشت گردی کے خلاف جاری جنگ میں اپنی حمایت اور تائید کا یقین دلاتا ہے۔ یہ ایوان تمام شہداء کے درجات کی بلندی کی دعا کرتا ہے اور ان کے اہلخانہ سے اظہار تعزیت کرتا ہے اور زخمی افراد کی جلد صحتیابی کے لئے بھی دعاگو ہے۔"

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی اس لئے اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان بروز مورخہ 16۔اگست 2015 کو شادی خان ضلع اٹک میں ہونے والے خودکش دھماکے پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اس سانحہ میں اس ایوان کے ممبر اور وزیر تحفظ ماحول/داخلہ پنجاب کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ اور ڈی ایس پی شوکت علی شاہ سمیت متعدد دیگر افراد شہید ہوگئے اور بڑی تعداد میں لوگ زخمی بھی ہوئے۔ یہ ایوان اس المناک واقعہ کو ایک قومی سانحہ قرار دیتا ہے اور ان شہداء کے زخمیوں کے لواحقین کے غم

میں برابر کا شریک ہے۔ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کا تعلق اٹک کے ایک معزز گھرانے سے تھا۔ وہ ایک نہایت دلیر شخص تھے انہوں نے 1967 میں پاکستان آرمی میں کمیشن حاصل کیا اور اہم عہدوں پر خدمات سرانجام دیں جس پر انہیں 1988 میں تمغہ بسالت سے نوازا گیا انہوں نے امریکہ میں پاکستانی سفارت خانے میں بطور ملٹری اتاشی بھی خدمات سرانجام دیں۔ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ اپنے علاقے کی نہایت پسندیدہ اور ہر دلعزیز شخصیت تھے اور 2002 سے پنجاب اسمبلی کے ممبر منتخب ہوتے چلے آ رہے تھے 2013 میں تیسری مرتبہ پنجاب اسمبلی کا ممبر منتخب ہونے کے بعد وہ شہادت کے وقت صوبائی وزیر تحفظ ماحول/ داخلہ کے طور پر خدمات سرانجام دے رہے تھے اور دہشت گردی کے خلاف جاری جنگ میں بہت فعال کردار ادا کر رہے تھے۔ سرزمین پنجاب کے اس بہادر سپاہی کی قربانی رائیگاں نہیں جائے گی۔

یہ ایوان ایک بار پھر سیاسی و عسکری قیادت کو دہشت گردی کے خلاف جاری جنگ میں اپنی حمایت اور تائید کا یقین دلاتا ہے۔ یہ ایوان تمام شہداء کے درجات کی بلندی کی دعا کرتا ہے اور ان کے اہل خانہ سے اظہار تعزیت کرتا ہے اور زخمی افراد کی جلد صحتیابی کے لئے بھی دعا گو ہے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف! آپ بات کریں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ ہم آج یہاں جس مقصد کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں وہ مقصد یہ ہے کہ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ شہید کو خراج عقیدت پیش کیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جتنا میرا ان سے ایک interaction تھا وہ بہت کم بولتے تھے لیکن ہمیشہ بہت نپے تلے انداز میں بات کرتے تھے۔ وہ بامقصد بات کرتے اور میں نے انہیں فضول بات کرتے کبھی نہیں سنا۔ خاص طور پر جو پچھلا اجلاس تھا اس میں اپوزیشن نے لاء اینڈ آرڈر پر بحث رکھی ہوئی تھی، لاء اینڈ آرڈر پر بحث ہوئی اور وہ اس بحث کو sum-up کر رہے تھے۔ آپ نے بھی محسوس کیا ہوگا اور ہم نے بطور خاص اس بات کو محسوس کیا کہ وہ جس جرأت کے ساتھ، جس بے باکی کے ساتھ، جس determination کے ساتھ، مصمم ارادے کے ساتھ دہشت گردی کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کی

بات کر رہے تھے اور اس دہشت گردی کے عفریت سے اپنے اس پاک وطن کو بچانے کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہ کرنے کی بات کر رہے تھے۔ وہ یہاں پندرہ بیس منٹ بولتے رہے اور ہاؤس میں سناٹا تھا۔ مجھے کہنے دیجئے کہ جس دلیری کے ساتھ انہوں نے بات کی شاید ہی حکومتی بنچوں پر بیٹھے ہوئے کسی دوست نے اس confidence کے ساتھ، اس اعتماد کے ساتھ، اس یقین کے ساتھ اس پر بات کی ہو۔ یعنی دہشت گردی کے واقعات پر بات ہوئی، انہوں نے "را" کا ذکر بھی کیا، انہوں نے "موساد" کا ذکر بھی کیا، انہوں نے سی آئی اے کا ذکر بھی کیا اور وطن دشمن قوت اور وہ فورسز جو ہمارے اس پیارے وطن کو de-stable کر رہی تھیں ان کا بھی تفصیل سے ذکر کیا۔ آج وہ ہمارے درمیان نہیں ہیں ہم سے بچھڑ چکے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطاء فرمائے۔ ان کی اس ناگہانی موت اور شہادت کا ایک اور پہلو بھی ہے۔ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ۔ ہر ایک نے اس دنیا سے چلے جانا ہے، ہر آدمی کا نمبر لگا ہوا ہے لیکن ایک قابل رشک موت، شہادت کی موت، کسی مقصد کی خاطر جان دے دینا اس کے بارے میں تو رب کریم بھی یہ فرماتے ہیں کہ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ کہ جو اللہ کی راہ میں اپنے وطن کو بچاتے ہوئے، اپنی آئندہ آنے والی نسلوں کے مستقبل کو محفوظ بنانے کے لئے اپنی جان کا نذرانہ پیش کرتا ہے وہ مرتا نہیں وہ مردہ نہیں ہے۔ رب کریم کہہ رہے ہیں کہ وہ زندہ ہے تمہیں اس کا شعور نہیں ہے۔ یہ ایک رشک کی موت ہے کہ وہ جامِ شہادت نوش کر کے تاریخ میں ہمیشہ کے لئے امر ہو گئے اور اپنا نام تاریخ میں چھوڑ گئے۔

جناب سپیکر! ان کو خراج عقیدت پیش کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ جس مقصد کے لئے اس فرد نے اپنی جان دے دی ہم اس مقصد کو achieve کریں، ہم اس مقصد کو حاصل کریں اور ہم اس مقصد کی طرف پیش قدمی کریں۔ میں یہاں پر دو باتیں عرض کرنا چاہوں گا۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ جو انتہائی اہم ذمہ داری کے ساتھ ایک قائدانہ کردار ادا کر رہے تھے۔ وہ کمانڈر کا کردار جرأت، دلیری اور بے باکی کے ساتھ ادا کر رہے تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کو، پولیس کو، ایجنسیوں کو جس طرح سے ان کی حفاظت کرنی چاہئے تھی اور سیکورٹی measures کے بارے میں محتاط ہونا چاہئے تھا وہ نہیں تھا۔ اس واقعہ کے بعد اس پر بات ہوتی ہے اور آئی جی نے کہا کہ وہ کوئی اتنی پروا نہیں کرتے تھے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ سٹیٹ کی ذمہ داری تھی کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کی ذاتی ذمہ داری نہیں تھی۔ وہ اتنے قیمتی آدمی تھے وہ جس دلیری وہ بہادری کے ساتھ اس جنگ کو کمانڈ کر رہے تھے ہم نے ان کو لاوارث چھوڑا ہوا تھا۔ انتہائی افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ جس

دن دھماکا ہوتا ہے، اس کے اگلے روز ان کے اہلخانہ سے تعزیت کے لئے میں ان کے گاؤں بھی گیا تھا، وہ دو گھنٹے تک اس لنٹر کے نیچے پڑے سسکتے رہے لیکن وہاں سے انہیں rescue نہیں کروایا جا سکا۔ میں کہتا ہوں کہ یہ ایک criminal negligence ہے۔ وہ لوگ جو اس طرح کی ذمہ داریوں پر مامور ہوتے ہیں، ہماری حکومت کی اوّلین ذمہ داری ہونی چاہئے، ہم نے اپنے باقی حکمرانوں کے لئے تو ہزاروں کی نفری رکھی ہوئی ہے، معذرت کے ساتھ میں کوئی اختلافی بات نہیں کروں گا لیکن یہ facts ہیں۔ بلٹ پروف گاڑیاں بھی ہیں، ایک نہیں درجنوں، ہزاروں لوگ ہیں جن پر پورے خاندان سفر کرتے ہیں اور محفوظ زندگی بھی گزار رہے ہیں۔ آئندہ کے لئے، خدا کے لئے یہ ایک سوالیہ نشان ہے، یہ قرض ہے ہمارے اوپر شجاع خانزادہ شہید کی طرف سے کہ ہم نے ان کی جان کو بچانے کے لئے، سکیورٹی کا اتنا ڈھیلا ڈھالا اور اتنا ناقص انتظام کیوں کیا؟

جناب سپیکر! دوسری بات، میں یہ سمجھتا ہوں کہ دہشت گردی کے خاتمے کے لئے آج پوری قوم ایک page پر ہے، فوج، رینجرز، اس کے علاوہ تمام ایجنسیاں، تمام پولیٹیکل پارٹیز، تمام مذہبی جماعتیں سب کا یہ consensus ہے جس کی وجہ سے نیشنل ایکشن پلان بن گیا ہے لیکن جس تیزی کے ساتھ، جس سنجیدگی کے ساتھ، جس سوچ کے ساتھ اس کے اوپر عملدرآمد ہونا چاہئے وہ نہیں ہو رہا۔ آج وقت آگیا ہے کہ ہم بھرپور انداز کے ساتھ short and long term measures جو اس نیشنل ایکشن پلان کے اندر دیئے گئے ہیں ان کو سامنے رکھیں، ہماری صوبائی حکومت بھی اس پر focus کرے کہ کس طرح سے جلد از جلد ہم اپنے اس مقصد کو حاصل کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ہی ساتھ NACTA کے متعلق عرض کروں گا کہ حکومت کو اپنی ترجیحات بھی بدلنی چاہئیں۔ یہ اتنا بڑا سانحہ ہے، جیسے میں نے پہلے کہا کہ ان کو خراج عقیدت پیش کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہم اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے پیش قدمی کریں، اپنی efforts کو بڑھائیں اور دہشت گردی سے پاک پنجاب، پاکستان آئندہ آنے والی نسلوں کے حوالے کریں۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ ہماری ترجیحات کیا ہیں؟ NACTA کے لئے چودھری نثار وزیر داخلہ پاکستان اور ان کی منسٹری 16-2015 کے بجٹ میں حکومت پاکستان سے 25- ارب روپے مانگتی ہے لیکن انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ان کو 7 کروڑ روپے دیا جاتا ہے۔ اب ترجیحات آپ کے سامنے ہیں، مجھے ان کی ترجیحات دہشت گردی کا خاتمہ نہیں لگتی معذرت کے ساتھ عرض کروں گا اور میں یہ بات اپنی طرف سے نہیں کر رہا بلکہ میں budget book کی بات کر رہا ہوں کہ آپ کی وزارت داخلہ دہشت

گردی کے خاتمے کے لئے 25۔ارب روپے ڈیمانڈ کرتی ہے کیونکہ NACTA کو ہم نے فعال بنانا ہے، equipment کے لئے، ٹریننگ کے لئے، سٹاف کے لئے، اس پورے ادارے کو بحال کرنے کے لئے ہمیں یہ رقم درکار ہے لیکن ادارے کو صرف 7 کروڑ روپیہ دیا جاتا ہے۔ ہم 40۔ارب روپے اسلام آباد میں میٹرو بس پر لگا سکتے ہیں، ہم ملتان میں بھی 40، 45۔ارب روپے میٹرو پر لگا سکتے ہیں، اسی طرح ہم کسی اور جگہ بھی لگا سکتے ہیں لیکن یہ زبانی lip service کے علاوہ یہ بات کہیں نظر نہیں آ رہی کہ ہمارے حکمرانوں کی priorities کے اندر number one priority یہ ہو کہ ہم نے اس دہشت گردی کے ناسور کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنا ہے۔ اب وقت آ گیا ہے کہ ہم realize کریں، خدا کے لئے اپنی ترجیحات کو بدلیں، ترجیحات میں اگر سب سے پہلے نیشنل ایکشن پلان ہے، انرجی کرائسز ہے اور دہشت گردی کے عفریت سے اس ملک کی جان چھڑانا ہے۔ یہ میٹرو بسیں، پل اور اورنج ٹرینیں نہیں ہیں۔ یہ آپ ضرور کریں لیکن at the cost of these two objectives نہیں ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! میری آپ کے توسط سے صوبائی حکومت، مرکزی حکومت سے یہ گزارش ہے کہ خدارا شجاع خانزادہ شہید کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے بہترین ذریعہ یہی ہے کہ ہم از سر نو اپنی ترجیحات کو دیکھیں اور دہشت گردی کے خاتمے کے لئے تمام تر وسائل، تمام تر اہلیت بروئے کار لائیں۔ بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! شکریہ۔ میرے لئے یہ بڑے اعزاز کی بات ہے کہ میں اس شہید کے لئے کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کے لئے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ محسن نقوی نے کہا تھا کہ:

یہ کس نے ہم سے لہو کا خراج پھر مانگا
ابھی تو سوئے تھے مقتل کو سرخرو کرکے

جناب سپیکر! میں کوئی اختلافی، اضافی بات کرنا نہیں چاہتا کیونکہ آج کا دن، ہماری دعا ہے کہ شہید کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کے خاندان کو ان کے رشتہ داروں کو صبر ایوب عنایت کرے۔ محبت کو اس وقت تک اپنی گہرائی کا اندازہ نہیں ہوتا جب تک بچھڑنے کا وقت نہیں آ جاتا۔ کرنل صاحب، شہید صاحب ایک دبنگ، نڈر، ہنس مکھ، ان کی محبت کی چاشنی آج پھر نہ صرف ہم سب بلکہ بین الاقوامی طور پر، یورپی یونین، کینیڈا، یوکے، یوایس اے یعنی تمام ملکوں کے نمائندوں نے انہیں خراج تحسین پیش کیا ہے۔

میں یہاں پر بہت مختصر بات کروں گا کہ تاریخ ہمیشہ صرف فیصلے کرنے والوں کو یاد رکھتی ہے، تاریخ بغاوت کرنے والوں کو یاد رکھتی ہے، سمجھوتہ کرنے والوں کو یاد نہیں رکھتی۔ شہید کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ نے تاریخ میں فیصلے کئے ہیں، بغاوت کی ہے اور شہادت کا بہت بڑا رتبہ انہوں نے پایا ہے۔ ہمارا سب کا آخرت پر ایمان ہے day of resurrection پر ایمان ہے، موت پر ایمان ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ شہادت کی موت کسی کسی کو نصیب ہوتی ہے۔ میں نے کہیں پڑھا تھا کہ شہید جو ہوتا ہے اس کو غسل نہیں دیا جاتا کیونکہ وہ پہلے ہی پاک ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ رتبہ دیا ہے لیکن آج ان کی شہادت نے ایک نیا سبق بھی دیا ہے کہ ہم سب کو دہشت گردی اور دہشت گردوں کے خلاف ایک بار پھر جیسا کہ قائد حزب اختلاف فرما رہے تھے کہ ہمیں سب کو متحد، متفق ہونے کی ضرورت ہے۔ کرنل صاحب کی شہادت نے ہمیں ایک نئی سمت ایک نئی راہ دکھائی ہے اور آج اس راہ پر چلنے کی ضرورت ہے۔ آخر کب تک یہ لاشیں اٹھاتے رہیں گے، اب وقت آ گیا ہے کہ Do or die اور اگر ہمیں بھی اپنی جان کا نذرانہ اس میں پیش کرنا پڑتا ہے تو ہم سب پاکستان میں بسنے والی پوری قوم نہ صرف ہمارے مسلم بھائی بلکہ ہم تمام اقلیتیں بھی اس بات کے لئے حاضر ہیں کہ ہم نے اپنی جان کا نذرانہ دے کر اس ملک کو بنایا تھا اب اس ملک کو بچانے کے لئے بھی خون کا آخری قطرہ دیں گے۔ اسی کے ساتھ میں عرض کروں گا کہ مجھ سے زیادہ بات نہیں ہو سکے گی، صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ:

رخصت ہوا تو بات میری مان کر گیا
جو کچھ تھا اس کے پاس مجھے دان کر گیا
کل ایک عزیز دوست اپنے مفاد پہ مجھے قربان کر گیا
بچھڑا کچھ اس ادا سے کہ رت ہی بدل گئی
ایک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا
شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، قاضی احمد سعید!

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ سال 2002 سے ہمارے colleague چلے آ رہے تھے، جس بہادری جرأت، خودداری اور غیرت مندی کے ساتھ انہوں نے وقت گزارہ تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ آج پورا ایوان شہید کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ صاحب کی شہادت پر سوگوار ہے، سیاست چمکانے کا وقت نہیں ہے، میں صرف چند گزارشات کروں گا۔ شہید کرنل (ریٹائرڈ) شجاع

خانزادہ ایک بردبار، علیم اور حلیم طبیعت کے مالک تھے۔ جس طرح سے قائد حزب اختلاف نے فرمایا کہ انہوں نے ہمیشہ ایوان میں بامقصد بات کی، پنجاب میں لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے بات کی، دہشت گردی کی روک تھام کے حوالے سے بات کی اور میں سمجھتا ہوں کہ جب اپوزیشن کی طرف سے لاء اینڈ آرڈر پر بات ہوئی تو انہوں نے بڑے بہتر انداز میں پنجاب گورنمنٹ کو defend کیا لیکن افسوس اس بات کا ہے اور یہ وہی بات ہے کہ:

مر جائے تو بڑھ جاتی ہے انسان کی قیمت
زندہ رہے تو جینے کی سزا دیتی ہے دنیا

جناب سپیکر! آج ترمیم لائی جا رہی ہے اور ایجنڈا تبدیل کیا جا رہا ہے لیکن کیا ہی اچھا ہوتا کہ شہید کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کے لئے اس سے پہلے ایک دن کے لئے اجلاس بلایا جاتا جس میں تعزیتی قرار داد اور ان کو خراج تحسین پیش کیا جاتا تو یہ ایک منفرد بات ہوتی۔ چلو چھوڑیں آگے چلیں شہید کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ نے ہمیشہ اس ایوان میں وزیر اعلیٰ کی نمائندگی کی ان کے توجہ دلاؤ نوٹسز کو defend کیا۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ آج اس ایوان میں جب شہید کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کو خراج تحسین پیش کیا جا رہا ہے وزیر اعلیٰ پنجاب اپنی سیٹ پر موجود ہوتے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! وہ آج ہم میں نہیں لیکن ان کی یادیں رہیں گی، ان کی باتیں رہیں گی، ان کا وہ جوش، وہ ولولہ ہم یاد رکھیں گے۔ میری چند تجاویز ہیں کہ اتنے بہترین نڈر پارلیمنٹیرین کی یاد کے لئے، اسے خراج تحسین پیش کرنے کے لئے آپ رولنگ فرمائیں کہ اس ہاؤس میں کسی ایک اچھی جگہ پر جہاں سے ممبران صوبائی اسمبلی کا گزر ہو ان کی تصویر آویزاں ہو تاکہ موجودہ اور مستقبل میں آنے والے ایم پی ایز کو یہ محسوس ہو کہ یہ انتہائی دلیر، جرأت مند اور غیرت مند ایم پی اے کی تصویر ہے۔ اس کے ساتھ پنجاب میں کسی اہم منصوبے، کسی اہم بلڈنگ یا کسی اہم روڈ کو ان کے نام سے منسوب کیا جائے۔ وہ ایک (ریٹائرڈ) فوجی افسر تھے سیاست میں آ گئے لہٰذا ایوان کی طرف سے یہ تجویز بھی آرمی کو بھیجی جائے کہ اگر ان کو نشان حیدر نہیں تو ان کی موت کے بعد ان کو کوئی ایسا اعزاز عطا کیا جائے جو تاریخ میں یاد رکھا جائے۔ جیسے میرے بھائی نے فرمایا کہ:

بچھڑا وہ کچھ اس ادا سے کہ رت ہی بدل گئی
اک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں محمد اسلم اقبال!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! شکریہ۔آج کا یہ اجلاس ایک شہید کے بارے میں ہمیں چند الفاظ کہنے کی اجازت دے رہا ہے، میں بڑی مشکل سے اپنے لفظوں کو اکٹھا کرنے کی کوشش کر رہا ہوں کہ میں کن الفاظ کے ساتھ اس شہید کو خراج عقیدت پیش کر سکوں۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ میں کون سے ایسے الفاظ، کہاں سے، کس ڈکشنری سے، کس کتاب سے ڈھونڈ کر لاؤں جو اس بندے کی عقیدت اور شہادت کے بارے میں پیش کر سکوں۔ میں 2002 میں اس اسمبلی کا ممبر بنا وہ بھی بنے ہم ایک کیبنٹ کا حصہ رہے، ہم اکٹھے منسٹر رہے، بڑی خوبصورت یادیں، ہماری آپس کی باتیں، ہمارے جو کیبنٹ کے دوست تھے ان کی باتیں آج بھی مجھے یاد ہیں۔ایک نہایت نفیس، خوش شکل، بڑی خوبصورت آواز والا آدمی اس کی خوبصورت شکل آج بھی میری آنکھوں کے سامنے اور اس کی خوبصورت آواز آج بھی میرے کانوں میں اسی طرح گونج رہی ہے کہ شاید میرے left پر بیٹھے ہوئے ہیں اور مجھے ابھی آواز دیں گے اور جو مجھے ایک روایتی لفظ کہا کرتے تھے کہ تو روٹی نہیں کھلاتا تو روٹی کھلا۔

جناب سپیکر! ہم سب یہاں پر colleague بیٹھے ہیں، دوست بیٹھے ہیں حکومتی بنچز ہوں یا ہم ہوں بہر حال اپنی اپنی جگہ پر ہم کوشش کرتے ہیں کہ اپنے ملک کے لئے اپنا حصہ ڈال سکیں، ایسی یادیں چھوڑ کر جائیں کہ ہمارے بچوں کو اچھے نام سے یاد کیا جائے۔ ہم ایسی یادیں نہیں چھوڑ کر جانا چاہتے کہ لوگ ہمیں کسی برائی میں گنیں بلکہ ایسی یادیں چھوڑ کر جانا چاہتے ہیں کہ لوگ ہمیں اچھائی میں گنیں۔ شہید کی موت پر کوئی بین تو کیا نہیں جاتا لیکن اپنوں کے جانے کا ایک دکھ ضرور ہوتا ہے افسوس ضرور ہوتا ہے اور وہ افسوس آج میں سب کے چہروں پر دیکھ بھی رہا ہوں اور پڑھ بھی رہا ہوں۔ ہم حالت جنگ میں ہیں اور پاکستان کے اندر جتنے بھی ادارے ہیں وہ اپنی اپنی جنگ لڑ رہے ہیں چاہے آرمی کا ادارہ ہو، پولیس کا ادارہ ہو یا دوسرے ادارے ہوں۔ ان کے پیچھے ان کے ادارے کھڑے ہیں جو ان کو خراج عقیدت بھی پیش کرتے ہیں اور ان کی فیملیز کو بھی دیکھتے ہیں۔ اس ایوان کے اندر 90 فیصد لوگ mediocre families سے ہیں جو اپنی اپنی پارٹی کے پلیٹ فارم سے منتخب ہو کر آ جاتے ہیں لیکن کیا ہمیں ایک ادارے کے طور پر اپنے ان دوستوں کے پیچھے کھڑا نہیں ہونا چاہئے کہ جو جام شہادت نوش کر رہے ہیں، جو اپنی جان کی قربانی دے رہے ہیں؟ میں بڑی معذرت کے ساتھ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے پچھلے دنوں اپنے ایک colleague کی بات سنی میرا دل کر رہا ہے کہ میں وہ بات ایوان کے سامنے ضرور رکھوں۔ میں اپنے colleague کا نام نہیں لوں گا وہ کہتا ہے کہ یار 12 ہزار روپے ہماری

سرکاری تنخواہ ہے سارے الاؤنسز ملا کر ایک ایم پی اے کو 45/40ہزار روپے دیتے ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ رات کو میری بیٹی بیمار ہو گئی میں بھائی کی طرف تھا میرے پاس کوئی نس نہیں تھی تو میں پیدل اپنی بیٹی کو ہسپتال لے کر گیا، میری جیب میں 10 روپے نہیں تھے کہ میں اس کے علاج پر خرچ کر سکوں اور میں نے سرکاری ہسپتال میں جا کر اس کا علاج کرایا۔

جناب سپیکر! میں نے دو قرار دادوں کے بارے میں آپ سے request کی ہے جس پر آپ نے بڑی مہربانی فرمائی ہے اور آپ نے کہا کہ کل مجھ سے discuss کر لینا میں چاہوں گا کہ وہ قرار دادیں ہاؤس کے سامنے ضرور آنی چاہئیں۔ ایک قرار داد تو کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ صاحب کے حوالے سے ہے کہ انہیں پاکستان کا اعلیٰ ترین اعزاز سول ایوارڈ دیا جائے۔ اگر آپ نے مجھے اجازت فرمائی تو میں کل یہ ایوان میں پیش کروں گا۔

جناب سپیکر! میں دوسری بات یہ کہوں گا کہ ہمارے جو پارلیمنٹیرین اس جنگ میں شہید ہو جائیں ان کو بھی وہی مراعات دی جائیں جو پاکستان کے دوسرے ادارے اپنے لوگوں کو دے رہے ہیں وہ ان کا بھی حق بنتا ہے۔ ایک درمیانے طبقے کا پارلیمنٹیرین اگر اس جنگ میں شہید ہو جائے تو شہید کی بیوہ اور بچوں کو کون پوچھے گا؟ ہم اور آپ فاتحہ کر کے چلے جائیں گے اس کی جگہ پر نیا ممبر آ جائے گا ہم اپنی اپنی باتوں میں کھو جائیں گے۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ شہید کی بیوہ سڑکوں پر دھکے کھاتی رہے اور اس کے بچے سکولوں میں بھی نہ جا سکیں؟ ہمیں ایک ادارے کے طور پر سوچنا چاہئے اور ہمیں متفق ہونا چاہئے ہم کوئی ناجائز favour نہیں مانگ رہے، ہم کوئی ایسی چیز نہیں مانگ رہے اگر ایک سڑک کو پانچ دفعہ اکھاڑ کر اس پر بیسیوں کروڑ روپے لگایا جا سکتا ہے تو ایک شہید کے بچے کو بھی دو چار کروڑ روپیہ دیا جا سکتا ہے تاکہ وہ عزت کے ساتھ کسی گھر میں بیٹھ کر اپنی زندگی اپنے بچوں کے ساتھ گزار سکے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ بہت زبردست آدمی تھے۔ میں نے اپنی زندگی میں ایسے بہت کم دوست دیکھے ہیں۔ میری اُن سے پرانے دوستوں کے حوالے سے بات ہوتی رہتی تھی۔ جب میں نے یہ کہنا کہ فلاں کا سلام آیا ہے تو وہ بڑی خیر سگالی اور محبت کے ساتھ welcome کہتے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ یار! میں سائیکل پر پھرنے والا آدمی ہوں اور میں حلقے میں اپنی سائیکل پر جاتا ہوں۔ جب ہم منسٹر تھے اور اکٹھے ان اگلے بنچوں پر بیٹھا کرتے تھے تو مجھے کہتے تھے کہ یار! تو موٹر سائیکل پر حلقے میں جاتا ہے لیکن میں تو سائیکل پر ہی اپنے حلقے میں چلا جاتا ہوں۔ ابھی قاضی احمد سعید نے بڑی

خوبصورت باتیں کہی ہیں اور مجھے بہت اچھا لگا۔ ہم آج ہیں اور شاید کل نہیں ہوں گے لیکن جب ہمارے بعد آنے والی generation اس اسمبلی کے اندر داخل ہو تو اس کو کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ شہید کی تصویر نظر آئے اور پتا چلے کہ اس ملک کی بنیادوں کے اندر parliamentarians کا لہو بھی موجود ہے۔ ہم نے اس کا احساس دلانا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! انشاءاللہ تعالیٰ آپ کو کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ شہید کی تصویر اس اسمبلی کے اندر نظر آئے گی۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ شہید بڑے دبنگ آدمی تھے۔ پچھلے دنوں امن وامان پر بحث ہوئی تو انہوں نے بڑے دل اور مضبوطی کے ساتھ ہماری تقاریر کا جواب دیا۔ اس کو کوئی پرواہ نہیں تھی کہ میں کس کے خلاف بول رہا ہوں اور اس کے نتائج کیا ہوں گے؟ ہمارے پاس شہید کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے صرف الفاظ ہیں لیکن ایک چھوٹا اور ادنیٰ سا ممبر حزب اختلاف ہونے کے ناتے میں تمام حزب اقتدار کے ساتھیوں سے گزارش کروں گا کہ مہربانی کر کے اپنے بندوں کے پیچھے کھڑے ہوں۔ یہ جنگ ہمارے بچوں کے بہتر مستقبل کے لئے لڑی جا رہی ہے۔ ہم نے اگر اس ملک میں اپنے بچوں کو رکھنا ہے تو پھر ہمیں شہداء کے لواحقین اور اپنے فوجی جوانوں کے ساتھ کھڑا ہونا پڑے گا۔ ہماری فوج اکیلی نہیں، ہم سب اس کے ساتھ ہیں، ہم سب ایک page پر ہیں اور اس حوالے سے ہم حکومت کے ساتھ کھڑے ہیں۔ حکومت کی جو اچھی پالیسی ہے ہم اس کی حمایت کریں گے اور ساتھ چلیں گے۔ یہ حکومت کی جنگ نہیں بلکہ پاکستان کی جنگ ہے۔ یہ ہماری نسل کی جنگ ہے۔

جناب سپیکر! شہید کی جو موت ہے وہ قوم کی حیات ہوا کرتی ہے۔ وہ شہید ہے اور انہیں جنت مل گئی ہے۔ ہم اس کے لئے جنت کی دُعا نہیں کر رہے بلکہ ہم یہ دُعا کر رہے ہیں کہ یا اللہ انہیں جنت کے بہتر درجات عطا فرما دے۔ یا اللہ جن لوگوں سے تو بڑا خوش ہوتا ہے اور انہیں جنت میں جو اعلیٰ درجات عطا کرتا ہے کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزداہ شہید کو بھی وہی درجات عطا فرما دے۔ وہ شہید ہے، وہ جنتی ہے اور اس کے لئے ہماری دُعا کوئی اہمیت نہیں رکھتی کیونکہ اس نے وطن کے لئے شہادت پائی ہے۔ میں پولیس اور ریسکیو کے حوالے سے اس وقت کوئی اختلافی بات نہیں کرنا چاہتا لیکن حکومت کو یہ ضرور سوچنا چاہئے کہ جن لوگوں کو فرنٹ پر لایا جاتا ہے ان کی حفاظت کا بندوبست بھی کیا جائے۔ جن لوگوں کو Apex Committee کے اندر بٹھا کر کام لیتے ہیں تو کم از کم ان کی حفاظت کا بندوبست بھی کر لیا جائے۔ ایک اتنا اہم شخص ہم سے بچھڑ گیا۔ ہم فاتحہ پڑھ کر گھروں کو چلے جائیں گے اور بات ختم ہو جائے

گی۔ ٹیلیویژن چینلز نے بھی انہیں بڑا خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ایک issueدوسرے issueکو killکر دیتا ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنے معزز ممبران اور آپ سے بڑی امید رکھتا ہوں کہ ہم شہید ہونے والے ساتھیوں کو نہیں بھولیں گے۔چودھری شمشاد احمد خان (مرحوم) ہمارے دوست تھے، وہ بھی میرے ساتھ منسٹر تھے اور ہم اکٹھے کام کرتے رہے ہیں۔اس اسمبلی کا اتنا حق ضرور ہے کہ ہمیں بتایا جائے کہ ان کے caseکی کیا updateہے؟ اگر آج یہ ادارہ شہداء کے ساتھ کھڑا نہیں ہو گا تو پھر جس کا دل چاہے گا وہ اپنی مرضی کر لے گا۔

جناب سپیکر! میں توقع کرتا ہوں کہ چودھری شمشاد احمد خان (مرحوم) کیس کی رپورٹ اس ایوان میں پیش کی جائے گی۔وزیر قانون تشریف رکھتے ہیں تو وہ ہمیں اس حوالے سے updateکریں۔ وہ ہمارے ساتھی اور بھائی تھے۔وہ حکومت میں تھے اور ہم حزب اختلاف میں ہیں لیکن اس بات کو چھوڑ دیں۔ہمارا ایک ساتھی ہم سے بچھڑا ہے لہٰذا اس کے بارے میں اس اسمبلی کو updateکیا جائے کہ ان کا caseکس stageپر ہے؟ آئندہ اگر کوئی کسی کی جان و مال اور عزت سے کھیلے تو اسے پتا ہو کہ ان کے پیچھے اسمبلی کھڑی ہے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں ان کی فیملی کے لئے دُعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو بہت زیادہ صبر دے اور امید کرتا ہوں کہ آپ مجھے کل اپنی قرار داد پیش کرنے کی اجازت دیں گے تاکہ حزب اختلاف کے معزز ممبران کے جذبات بھی شہید کی فیملی تک پہنچ سکیں۔آپ کا بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: ملک محمد اقبال چنڑ!

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میرے پاس وہ الفاظ نہیں کہ میں کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ شہید کو خراج عقیدت پیش کروں۔میں سال 2002میں جب منتخب ہوا تو حزب اختلاف کے بنچوں پر تھا اور شہید کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ حزب اقتدار کے بنچوں پر بیٹھتے تھے۔میں نے جب بھی ان سے کسی کام کے سلسلے میں درخواست کی تو انہوں نے بڑے کھلے دل اور محبت کے انداز سے عزت دی اور کام بھی کیا۔پاکستان کی سلامتی اور بقا کے لئے جس طرح شہید کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کام کر رہے تھے وہ سیدھے جنت میں جائیں گے۔اس tenureمیں جب وزیر بنے تو یہاں بیٹھ کر وہ ہم سے بڑے اچھے انداز میں گفتگو کرتے تھے۔ایوان میں حزب

اختلاف کو بھی بڑے اچھے انداز سے مطمئن کرتے تھے کہ پنجاب حکومت دہشت گردی کے خاتمے کے لئے یہ اقدامات اُٹھا رہی ہے۔ صرف ان کی یادیں اس ایوان میں رہ جائیں گی۔

جناب سپیکر! میں قاضی احمد سعید کی بات کو second کرتا ہوں کہ اس شہید، دلیر وزیر اور عوامی نمائندے کی ایک تصویر اس اسمبلی میں لگائی جانی چاہئے تاکہ جب ہماری new generation elect ہو کر آئے تو یہ محسوس کرے کہ ہمارے elected ممبران بھی قوم اور پاکستان کے لئے اپنی جان کے نذرانے پیش کر سکتے ہیں۔ انہوں نے پاکستان سے دہشت گردی کے خاتمے کے لئے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا ہے اور ان کا خون رائیگاں نہیں جائے گا۔ اس ایوان کے ذریعے ہم دہشت گردوں کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ہم بزدل نہیں، ہمارے حوصلے پست نہیں ہوئے، ہم بڑی دلیری کے ساتھ شہید کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کے مشن کو آگے بڑھائیں گے، دہشت گردی کا خاتمہ کریں گے اور اپنی new generation کے مستقبل کے لئے ہم سب مل جُل کر کام کریں گے۔

جناب سپیکر! میں میاں محمد اسلم اقبال کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ایوان میں یہ بات کہی ہے کہ ہم سب نے مل جُل کر نئی نسل کے مستقبل کے لئے اور پاکستان کی سلامتی و بقا کے لئے کام کرنا ہے۔ ہم نے دشمن کو یہ بتانا ہے کہ ہم بزدل نہیں بلکہ دلیر ہیں اور ہم ان دہشت گردوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ یہ دہشت گرد انسان اور نہ ہی مسلمان ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم سب متحد ہو کر ان کے خلاف کام کریں گے۔ جب ہم سب اتفاق رائے سے ان کا مقابلہ کریں گے تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ پاکستان میں امن ہو گا اور اس دہشت گردی کا خاتمہ بھی ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ شہید کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل دے۔ بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: انشاء اللہ تعالیٰ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ شہید کی تصویر اور اُن کی یادیں اس ایوان میں ہمیشہ رہیں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ کل تک ان کی تصویر یہاں اس ایوان میں لگا دی جائے گی۔ اب طارق مسیح گل بات کریں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب طارق مسیح گل): جناب سپیکر! شروع کرتا ہوں اس نام سے جو سب ناموں سے اعلیٰ ہے اور جس کو پوری کائنات سجدہ کرتی ہے۔

جناب سپیکر! آج جس ہستی اور شخصیت کو میں اپنے ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں خراج عقیدت پیش کرنے جا رہا ہوں وہ شخصیت، وہ ہستی اس ایوان کا ایک مہرہ اور ہم سب کے دلوں کی دھڑکن تھی شہید کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ تین مرتبہ اس ایوان کے ممبر منتخب ہوئے تھے۔ 16۔اگست کو

دہشت گردوں کے ٹولہ نے ہمارے ایک عظیم ساتھی کو اس دنیا سے منتقل کرنے کے لئے اپنی سازش کو کامیاب تو کر لیا لیکن میرے رب العزت نے اُس شخص کے ذریعے اس پاکستان کو ڈوبنے سے بچا لیا۔ یہ پیارا وطن پاکستان دشمنوں کی نظر میں ہے لیکن جب تک شہید کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزاہ جیسی شخصیات اس ملک میں زندہ ہیں اور چلتی پھرتی ہیں اس میرے پیارے وطن کو دنیا کی کوئی طاقت اس دنیا کی ہستی سے نہیں مٹا سکتی۔ یہ میرا پاک وطن جسے ہم نے قربانیاں دے کر رب کی ذات سے لیا اور ہم ہر طرح کی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں تاکہ یہ میرا ملک، یہ میرا پاک وطن دنیا کے آخر تک قائم دائم رہے۔ آج کوئی لمبی چوڑی تقریر کرنے کے لئے میں کھڑا نہیں ہوا بلکہ آج میں صرف اور صرف اپنے ایک بہادر، جوان، باہمت، بااخلاق، باکردار اور خوبصورت چہرہ رکھنے والے ایسے شخص کے بارے میں چند ایک الفاظ کہنا چاہتا ہوں۔ اگر وہ فوج میں رہے تب بھی بہادری کے ساتھ اس ملک پر اٹھنے والی آنکھ کا مقابلہ کیا، اگر اس ایوان میں آئے تو ایوان میں بھی آکر پاکستان کے بارے میں مثبت سوچ رکھی۔

جناب سپیکر! میرے بھائی میاں محمد اسلم اقبال اور جناب خلیل طاہر سندھو نے کتنی خوبصورت باتوں سے اُن کو خراج عقیدت پیش کیا۔ یہ بات اپوزیشن کی ہے نہ حکومت کی ہے بلکہ یہ بات میرے پیارے وطن پاکستان کی ہے۔ اس پاکستان کے لئے چاہے اپوزیشن کا مسئلہ ہو یا حکومت کا مسئلہ ہو اس کو نمٹانے اور اس کے حل کے لئے ہم سب کو یکجا ہونے کی ضرورت ہے۔ دہشت گردوں کا کوئی مذہب ہے، کوئی گروہ ہے اور نہ کوئی کردار ہے بلکہ انسانیت سے اُن کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ دہشت گرد انسانیت کی بربادی کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں اور اُن کا ایک چھوٹا سا ٹولہ ہے۔ انسان جب اپنے رب کے سامنے جھک جاتا ہے تو اُن دہشت گردوں کا مقابلہ کرنے کے لئے رب کی ذات طاقت دیتی ہے اور کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ جیسی شخصیات ہم جیسے بہن بھائیوں کے دلوں کو منور بھی کرتی ہیں اور طاقت بھی بخشتی ہیں۔ میرے بھائی کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کی شہادت کبھی بھی رائیگاں نہیں جائے گی۔ ویسے بھی ہم یہ کہیں کہ وہ شہید ہیں، وہ اس دنیا سے کوچ کر گئے ہیں یا منتقل ہو گئے ہیں تو اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ آج ہمارے اس ایوان میں ہمارے درمیان نہیں ہیں اور آج اپنے بچوں میں نہیں ہیں مگر کتنی عظیم اور کتنی خوبصورت بات کہی گئی ہے کہ شہید کی موت قوم کی حیات ہے۔ وہ شہید جب اس دنیا سے جاتا ہے تو اپنی قوم کو زندہ کر جاتا ہے۔ خدا کی قسم اُس شہید کی جوتیوں کو بھی ہم salute کرنے کے لئے تیار ہیں۔ میں اپنی اس پیاری بہن کو جس کے وہ خاوند تھے، اپنی اس پیاری ماں کو جس کے وہ بیٹے تھے، اپنی اس بیٹی یا بیٹے کو جس کے وہ والد تھے اُن کی عظمت، جذبے اور صبر کو salute

پیش کرتا ہوں۔ بیٹی کے لئے باپ کا ہونا بہت ضروری ہے، بیوی کے لئے خاوند کا ہونا بہت ضروری ہے، بیٹے کے لئے باپ کا ہونا بہت ضروری ہے اور ماں کے لئے بیٹے کا ہونا بہت ضروری ہے لیکن جس کو یہ تاج حاصل ہو جائے کہ وہ اپنی قوم کے لئے اپنی پیاری جان کا نذرانہ دیتے ہوئے شہید ہو جائے تو یہ اُس خاندان کے لئے بہت بڑی بات ہے۔ آج حزب اقتدار اور حزب اختلاف کا یہ پورا ایوان اس بات کے لئے یکدل اور یکجا ہو کر ایک ہی آواز بلند کر رہا ہے جس کو آپ نے accept کر لیا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کی تصویر کا اس ہال میں لگ جانا ہمارے لئے بڑے جوش، ہوش اور جذبے کی بات ہو گی اور ہمارے اندر بھی ایک جرأت آئے گی کہ ہم بھی اس پاکستان کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار رہیں۔ پاکستان کو مٹانے کے لئے دہشت گردوں نے اپنے تن من دھن کا زور لگانا ہے لیکن ہم نے اپنے تن من دھن سے پاکستان کے اس پرچم کو بچانا ہے جو میرے سامنے اس ہال میں لگا ہوا ہے۔ پاکستان کا یہ پرچم جو دو رنگ پر مشتمل ہے اس میں سفید اور سبز رنگ پاکستان کو ظاہر کرتے ہیں، سفید میں minorities اور سبز میں majority ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے یہ اپیل بھی کرتا ہوں کہ آپ ہم سب کو اس بات کے لئے secure کریں جب ہم باہر یا اندر آتے ہیں۔ دوسرے منسٹر صاحبان جن پر پوری ذمہ داریاں ہیں جیسا کہ جناب خلیل طاہر سندھو ہیں، کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کے بعد ہمارے بھائی قائد رانا ثناء اللہ خان اور دیگر منسٹر صاحبان ہیں ان کو بھی بلٹ پروف گاڑیاں دی جائیں کیونکہ ان کو کافی threats ہیں اور ان کو بھی دھمکی آمیز کافی فون وغیرہ آ چکے ہیں۔

جناب سپیکر! میں صرف ایک بات کہوں گا کہ ہمیں شہید کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کے بعد اپنے آپ کو جرأت مند تو بنانا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنی راہ کو بھی سیدھا کرنا ہے اور ہم نے ٹیڑھی راہ پر نہیں چلنا۔ میں اپنی قوم کی طرف سے، اپنے چرچوں کی طرف سے، اپنے ہندو اور سکھ بھائیوں کی طرف سے اور اپنے پاکستان میں رہنے والی ہر minority کی طرف سے اپنی حکومت کو اس بات کا تہیہ اور حلف دیتا ہوں کہ ہم پاکستان کے لئے اپنی جان کی قربانی دینے کے لئے ہمیشہ تیار ہیں۔ قائد محترم میاں محمد نواز شریف، میاں محمد شہباز شریف اور نوجوانوں کے دل کی دھڑکن میاں حمزہ شہباز شریف جس جواں مردی کے ساتھ اس ملک کو بچانے کی قسم کھا چکے ہیں اور اپنی جان کی پروانہ کرتے

ہوئے جس طریقے سے وہ اس ملک کو بچانے کے لئے دن رات محنت کر رہے ہیں میں اُن کو بھی salute پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ جتنے بھی بہن بھائی میرے دائیں بائیں یا پیچھے بیٹھے ہیں اُن سے ایک بات کروں گا کہ بڑے سیانے بندے نے آکھیا کہ:

دنیا اُتے رکھ بندیا ایسا بہن کھلون
کول ہوویں تے ہسن لوکی ٹُر جاویں تے رون

بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: علامہ محمد غیاث الدین!

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! شکریہ۔ اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ

صدق اللہ العظیم

جناب سپیکر! اس وقت پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان اس ہستی کو خراج تحسین پیش کر رہا ہے جس نے ملک و ملت کی حفاظت کی خاطر اپنی جان کو پیش کیا اور وہ شہادت کے رتبے سے مستفیض ہوئے۔ میں تو یہ کہوں گا کہ انہوں نے اسم با مسمیٰ ہو کر اپنی موت کو قبول کیا ہے۔ والدین نے ان کا نام شجاع رکھا، اگر مبالغہ ہو یا اسم تفضیل ہو تو "شجاع" کا مطلب بہت زیادہ بہادری والا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ شہید کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ نے پاکستان کی بقاء اور سلامتی کے لئے جس طرح خدمت کی ہے وہ خراج تحسین ہے۔ انہیں مخالفین کی طرف سے جس طرح سے دھمکیاں دی جا رہی تھیں، خوفزدہ کیا جا رہا تھا لیکن انہوں نے شجاعت اور بہادری کے ساتھ علامہ اقبال کے اس شعر کے مطابق یہ ثابت کر دیا کہ:

ہزار خوف ہو لیکن زباں ہو دل کی رفیق
یہی رہا ہے ازل سے قلندروں کا طریق

اپنی جان کی پروانہ کرتے ہوئے انہوں نے شہادت کا رتبہ پایا۔ شہید کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کہا ہے کہ شہید کو مردہ کہنا تو درکنار مردہ گمان بھی نہ کرو اس لئے کہ شہید زندہ ہے اور اسے اللہ کے ہاں سے رزق بھی دیا جاتا ہے۔ انہوں نے شہادت کو قبول کر کے اور مخالفین کی دھمکیوں کی پروانہ کرتے ہوئے

یہ ثابت کر دیا ہے کہ زندگی اتنی غنیمت بھی نہیں کہ جس کے لئے عہد کم ظرف کی ہر بات گوارا کر لیں۔

جناب سپیکر! کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ نے ہم سب کو یہ درس دیا ہے کہ ملک و ملت کی حفاظت کی خاطر جان دینا، فنا ہونا یا مٹنا نہیں بلکہ یہ بقاء اور سلامتی ہے۔ میں یہ یقین سے کہتا ہوں کہ انشاء اللہ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کا نام سدا زندہ رہے گا، سدا باقی رہیں گے اور وہ جنت کے سبز پرندوں میں پرواز کرتے رہیں گے اس لئے کہ شہید مرتا نہیں بلکہ ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔ میں انہی الفاظ سے ان کے خاندان، لواحقین اور اپنے بھائیوں سے یہی کہوں گا کہ یہی زندگی ہے:

ہے جینا انہی کا جینا ہے مرنا انہی کا مرنا

اک بانک پن سے جینا اک بانک پن سے مرنا

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ رانا محمد ارشد!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبد وایاک نستعین۔

جناب سپیکر! ہر شخص جو پیدا ہوتا ہے اس نے خالق حقیقی کے پاس جانا ہے۔ یہ سلسلہ روز اول سے جاری و ساری ہے۔ موت برحق ہے لیکن جو لوگ اللہ تبارک و تعالیٰ کی راہ میں اور خلق خدا کے لئے اپنی جان دے دیتے ہیں وہ ہمیشہ رہتی دنیا تک زندہ رہتے ہیں۔ آج شہید کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ صاحب، ان کے عزیز و اقارب اور شوکت شاہ ڈی ایس پی جو اس جہان میں نہیں ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کے خاندان کو اللہ تعالیٰ صبر اور ہمت دے۔ وہ جس جرأت اور ہمت کا مظاہرہ کر رہے تھے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ اغیار کی جنگ جب پاکستان میں آئی اور ایک ایسا وائرس پھیلا جو پاکستان کی بنیادوں کو کھوکھلا کرنے کی ایک انٹرنیشنل سازش تھی۔ یہ آج جو تن آور درخت ہے یہ پہلے ایک شاخ تھی آہستہ آہستہ یہ پھلتی پھیلتی گئی اور خطرناک تن آور درخت بن گیا۔ اس ملک کے اندر جو دہشت گردی ہوئی تقریباً 70ہزار کے قریب پاکستان کے معصوم بچے بچیاں اور خواتین و حضرات شہید ہوئے۔ مساجد سے لے کر مدارس تک اور چرچ سے لے کر عام بازاروں میں ان لوگوں نے قتل و غارت کا سلسلہ جاری و ساری رکھا۔

جناب سپیکر! جس راہ میں کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ شہید ہوئے اس کا باقاعدہ آغاز 16۔جون 2014 کو ہوتا ہے جب وزیراعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف نے ضرب عضب کا آغاز کیا۔ ضرب عضب حکومت پاکستان اور افواج پاکستان کی باہمی understanding کے ساتھ الحمدللہ کامیابیوں کی طرف رواں دواں ہے۔اس کے لئے پہلے APC ہوئی، dialogue کا سلسلہ بھی چلتا رہا لیکن آخر کار ایک فیصلہ ہو گیا کہ وہ لوگ جو نا تو سرداردو جہان حضرت محمد مصطفیٰ کی شریعت کو مانتے ہیں اور نہ ہی اہل پاکستان کو تسلیم کرتے ہیں اور خلق خدا معصوم بچے بچیوں کو شہید کرتے ہیں۔ان کے خلاف جنگ کا آغاز ہوتا ہے۔آج میں صوبائی اسمبلی کی وساطت سے کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ صاحب کے لواحقین اور ان کے عزیز و اقارب کے لئے دعا گو ہوں۔وہ ایک دردناک دن تھا 16۔اگست کو جب وہ خبر پھیلی تھی۔کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ اپنی عوام کی خدمت کے لئے اپنے ڈیرے پر اپنی جان کو ہتھیلی پر رکھ کر بیٹھے ہوئے تھے جہاں وہ اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوئے۔

جناب سپیکر! ان کی شہادت کی خبر جب آتی ہے تو وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف جس طریقے سے غمگین ہوئے کیونکہ وہ ان کی ٹیم کے ہراول دستے میں تھے۔وہ بطور وزیر داخلہ اپنے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔الحمدللہ وزیراعلیٰ خود ان کے نماز جنازہ میں پہنچتے ہیں اور ثابت کرتے ہیں کہ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ اکیلے نہیں تھے ہم سب اکٹھے ہیں اور اس جنگ میں پوری حکومت پنجاب اور حکومت پاکستان الحمدللہ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کے خاندان اور اس حلقہ کے عوام کے ساتھ ہیں۔ وزیراعلیٰ نے اس کا عملی طور پر ثبوت دیا۔تمام تر حالات کے باوجود، تمام تر رپورٹنگ ہونے کے باوجود وزیراعلیٰ کا وہاں پر پہنچنا اہم تھا۔ اس کے بعد انہوں نے جس طرح اعادہ کیا ہے کہ انشاء اللہ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کا مشن یعنی ضرب عضب کا وہ آپریشن پاکستان کے کسی بھی حصہ میں ہے جو ان دہشت گردوں کے خلاف ہے جو خلق خدا کے خلاف ایک غیر ملکی ایجنڈا پر اترے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! الحمدللہ یہ کامیابیاں ساتھ ساتھ چلتی ہیں۔ میں انتہائی معذرت سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ضرب عضب 08-2007 میں بھی ہو سکتا تھا لیکن اس کے کرنے کے لئے مضبوط ارادے چاہئے تھے۔اس کے کرنے کے لئے وہ درد دل چاہئے تھا جن کو خلق خدا کا احساس ہوتا ہے۔یہ 11-2010 میں بھی ہو سکتا تھا لیکن پہلے نہیں ہوا اب due تھا۔الحمدللہ یہ ضرب عضب کامیابیوں کی طرف رواں دواں ہے۔کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کا مشن ہم سب کا مشن ہے۔ہم ان کے ساتھ ہیں اور اب جو بھی ماحول ہے کہ پورا پاکستان حالت جنگ میں ہے اس کے لئے ہمیں اپنا اپنا کردار ادا کرنا ہے۔

ہمیں بلا جواز بلا تفریق یہ دیکھنا ہے کہ کسی پر احسان کرنا ہے نہ کسی پر نکتہ چینی کرنی ہے اب اس کا وقت نہیں ہے۔ اگر پاکستان مضبوط ہے تو ہم سب مضبوط ہیں۔ اگر پاکستان اسی طرح بیرونی سازشوں کا شکار ہوتا رہا تو پاکستان کے اندر عوام کے لئے مشکل ہے لیکن انشاء اللہ آپ کی وساطت سے یہ مشن جاری و ساری رہے گا اور دہشت گرد اس ملک کے اندر ختم ہو جائیں گے۔ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کا نام انشاء اللہ رہتی دنیا تک روشن رہے گا۔ یہ پاکستان اسلام کے نام پر بنا تھا اور الحمد للہ پاکستان کو بنانے والی خالق جماعت مسلم لیگ کا آج بھی یہی ایجنڈا ہے کہ استحکام پاکستان کے لئے کسی بھی چیز پر compromise نہ کیا جائے۔ پاکستان کے استحکام کے لئے، پاکستان کو خوشحال کرنے کے لئے اور عوام کو relief دینے کے لئے ہمارا یہ ایجنڈا جاری و ساری رہے گا۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ جناب محمد وحید گل!

جناب محمد وحید گل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شروع اللہ کے نام سے جو ساری کائنات کا خالق و مالک ہے۔ حضور پاک کی ذات مبارک پر کروڑوں درود و سلام ہوں۔ آج کا ایوان جس عظیم شخصیت کو خراج تحسین پیش کر رہا ہے، یقیناً ان کا نام کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ تھا لیکن وہ شجاعت کی ایسی داستان پیچھے چھوڑ گیا کہ ہم سب کے لئے اور ملک کے ان دشمنوں کے لئے ایک پیغام دے گیا کہ شہادتیں ہمارے مشن کو نہیں روک سکتیں اور ان دہشت گردوں کو میں آج کے ایوان کے توسط سے یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جو انتشار تم پیدا کرنا چاہتے ہو تو آؤ دیکھو کہ آج ہماری معزز اپوزیشن اور حکومتی بنچ اس بات پر متفق ہیں کہ ہم آپ کا پیچھا نہیں چھوڑیں گے جب تک اس ملک میں آخری دہشت گرد ہو گا ہم تمہارا پیچھا کریں گے کیونکہ پاکستان کی بقا اور ہمارے بچوں کی بقا اسی کے اندر ہے۔ تم اسلام کا نام لے کر دہشت گردی کو رواج دینا چاہتے ہو ہم تمہارے سامنے دیوار بن کر کھڑے ہوں گے لیکن یہ بات میں ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک بہت بڑا مسئلہ ہے کہ اگر کچھ وزراء یا اہم شخصیات کو protection دی جاتی ہے تو اس کو پروٹوکول کا نام دے دیا جاتا ہے اور اگر کبھی ایسا حادثہ ہو جائے تو security lapse کا نام دے دیا جاتا ہے اس بات کو بھی ہمیں ختم کرنے کی ضرورت ہے۔ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کے ساتھ ساتھ ہمارا ہر وزیر چاہے وہ وفاقی، صوبائی یا پارلیمنٹ کے معزز ممبر ہوں سب ہی دہشت گردوں کے ایک ہی طرح کے دشمن ہیں کیونکہ وہ سب دہشت گردی سے انکار کرتے ہیں۔ ہم ٹی وی شوز پر بھی آ کر ان کی دہشت گردی کو نہیں مانتے ہم اس عزم کو دھراتے رہیں گے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کا جو انتخاب کیا گیا تھا وہ اس لئے تھا کہ وہ نیشنل ایکشن پلان کے روح رواں تھے تو اس کا کریڈٹ وزیر اعلیٰ پنجاب کو بھی جاتا تھا کہ ان کی آنکھوں نے دیکھا کہ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ میں وہ صلاحیتیں اور جرأت ہے کہ وہ اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر اس پنجاب کی حفاظت کے کام کو سرانجام دیں گے اور اس کے ساتھ ساتھ میں اس بات کو second کروں گا کہ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کو سول ایوارڈ ضرور ملنا چاہئے اور ان کی شہادت نے یہ ثابت کر دیا کہ جمہوری حکومتیں بھی پاک فوج کے ساتھ کھڑی ہیں اور کسی قربانی سے بھی دریغ نہیں کریں گی۔ پاکستان پائندہ باد۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ محترمہ سعدیہ سہیل رانا!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سب سے پہلے حال ہی میں ہمارے تین ساتھی اس دنیا سے چلے گئے جن میں ہماری بہن کنیز اختر، گوجرانوالہ سے ہمارے ایم پی اے اور سب سے بڑھ کر کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ شامل ہیں۔ ان کی شخصیت پر بہت بات ہوئی ہے اور جتنی بھی بات کی جائے کم ہے لیکن as a colleague میرا یہ first tenure ہے جو میں نے دیکھا ہے، مجھے جو ان کی سب سے خوبصورت بات لگی وہ یہ تھی کہ وہ جب بھی حکومت کے behalf پر بولتے تھے تو میں نے انہیں کبھی تعریفی کلمات پڑھتے دیکھا اور نہ ہی میں نے انہیں کبھی خود کو غلط defend کرتے دیکھا انہوں نے ہمیشہ اس floor پر بھی اس کی پاکیزگی اور سچائی کو قائم رکھا اور سچ کا ساتھ دیا اپنی غلطیوں کو تسلیم کیا جو وہ اچھے اقدامات کرنا چاہتے تھے اس کا اظہار کیا، وہ ایک بہادر اور سچے انسان تھے۔ بہادر وہی ہوتا ہے جو سچا ہوتا ہے۔ ایک فوجی تھے آئی ایس آئی میں بھی کام کیا۔ اس ملک کے لئے ان کے دل میں بہت زیادہ محبت تھی۔ میں نے ان کے ساتھ کوئٹہ کا سفر بھی کیا اور وہاں بحیثیت انسان بھی دیکھا کہ وہ بہت ہی شفیق، خیال رکھنے والے بہت پیارے انسان تھے اسی لئے آج ہم ان کے بارے میں تعریفی کلمات بھی کہہ رہے ہیں، انہیں یاد بھی رکھ رہے ہیں اور ان کی تصویریں لگانے کی بات بھی کر رہے ہیں۔ وہ دہشت گردی کی وہ جنگ لڑتے ہوئے شہید ہوئے ہیں جو جنگ ہم نے اپنے گلے میں خود ڈالی ہے۔ انہوں نے تو اپنا حق اور فرض ادا کر دیا ہے لیکن وہ مجھے آج بھی اپنی سیٹ پر بیٹھے مسکراتے ہوئے نظر آ رہے ہیں اور ان کی آنکھوں میں ایک سوال ضرور ہے کہ ہم جو سب اس ایوان میں بیٹھے ہیں کیا ہم اس مقصد کو زندہ رکھ سکیں گے جس مقصد کے لئے انہوں نے شہادت دی، کیا ان کی وہ جنگ وہ struggle کسی مفاہمت کا شکار تو نہیں ہو جائے گی، کیا ہمارے اپنے مفادات، اپنی جانیں زیادہ قیمتی تو نہیں ہو جائیں گی، کیا اس انسان کی جان

قیمتی نہیں تھی،اس ماں کے بیٹے کی جان قیمتی نہیں تھی اس بیوی کے شوہر کی جان قیمتی نہیں تھی کہ اس کو قربان کر کے ہم سب اپنے مفادات کی چادریں اوڑھ کے بیٹھ جائیں گے ؟

جناب سپیکر! آج ان کی سوالیہ نظریں ہمیں گھورتی رہیں گی۔ ہماری محبت اور عقیدت کا یہ عالم ہے کہ ایوان خالی ہے۔ یہ تھی ہماری محبت، یہ تھی ان کی قربانی کی قدر کہ ہم دو منٹ صبر سے بیٹھ نہ سکے۔ اپنی اپنی باری لے کر جنہوں نے بولنا تھا بولا اور اُٹھ کر چلے گئے اتنی ہی وقعت ہم اپنے شہیدوں کو دیتے ہیں تو یہی آج ہماری تنزلی کا سبب ہے۔ ہمارے شہید تو شہید ہو گئے وہ تو بہادر انسان تھے، وہ تو جنت کے اعلیٰ ترین مقامات پر بھی فائز ہوں گے لیکن ہم نے کیا کیا، کیوں ہم بزدل، بے شعور، بے حس قوم کی طرح کا behave کرتے ہیں اور کیوں ہم ان کی شہادت کا خون ضائع کرنے پر تلے ہیں؟ خدارا آج میری حکومت سے اور تمام پارٹیوں سے above ہو کر کیونکہ وہ کسی پارٹی کا ورکر نہیں تھا انہوں نے جو شہادت دی ایک فوجی کی حیثیت سے، ایک پاکستانی کی حیثیت سے شہادت دی اس نے اس ملک اور ہمارے بچوں کی خاطر اپنی جان دی للذا ہم سب کو ایسے انسان کو سلام پیش کرنا چاہئے۔ ہمارے منسٹر صاحب بھی اپنی ذاتی گفتگو میں کافی مصروف ہیں یہ ہمارا احترام اور قدر رہے جو کہ ہم اپنے شہیدوں کو دیتے ہیں جو کہ اپنی جان دیتے ہیں کیونکہ سب سے قیمتی چیز آپ کی جان ہوتی ہے جان تو ایک بکری اور بلی کے بچے کو بھی پیاری ہوتی ہے۔ اولاد سب کو پیاری ہوتی ہے، گھر سب کو پیارا ہوتا ہے، سب کو اپنے بچوں کے ساتھ رہنا پیارا ہوتا ہے اور نوے یا سو سال کا بندہ بھی جینا چاہتا ہے۔ سب سے بڑی قربانی زندگی کی ہوتی ہے اور جس نے اپنی زندگی کی قربانی دی آج ہم اس کو اتنا وقت، عزت واحترام جو کہ وہ deserve کرتا تھا وہ نہیں دے سکے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ مجھ سے پہلے جتنے لوگوں نے بات کی، میں ان کی بات کو second کرتی ہوں کہ ان کی اس شہادت کو ضائع نہ کیا جائے۔ حکومت اپنے مفادات اور اپنی مفاہمت کی سیاست ختم کر کے کھل کر دہشت گردوں کو منہ توڑ جواب دے۔ جب تک ہمارے جسم میں خون کا آخری قطرہ ہے ہم دہشت گردوں کو اپنی جانوں کا نذرانہ بھی پیش کریں اور جواب بھی دیں گے کہ ہمارے بچوں کا خون سستا تھا اور نہ ہی کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کا خون سستا تھا۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ جی، جناب احسن ریاض فتیانہ!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے finally مجھے وقت دیا ہے۔ ہم سب لوگ یہاں پر شہید کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کے لئے آئے ہیں۔ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ وہ اس اسمبلی کے Most competent, dependable honest and hardworking ministers میں سے ایک تھے، جن کو ہم سب امید سے دیکھتے تھے کہ شاید وہ one of the most educated اور سلجھے ہوئے لوگوں میں سے ایک ہیں تو شاید وہ اس ڈیپارٹمنٹ کو اور اس صوبے کو وہاں تک لے کر جائیں گے جہاں پر اس صوبے کو جانا چاہئے۔ 17 سال بعد ایک یتیم محکمہ جس کے پاس کبھی وزیر نہیں تھا اس کو اپنا وزیر ملا تھا اور اس کو ایسا وزیر ملا تھا جس نے اپنی جان کو پیچھے رکھ کے ہمیشہ دہشت گردی کے خلاف حق اور سچ کے لئے آواز اٹھائی۔ بہت کم ایسی مائیں ہوتی ہیں جو کہ اتنے بہادر اور جانباز بچوں کو جنم دیتی ہیں جس طرح کہ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ تھے۔ وہ دہشت گردی کے خلاف ایک ڈھال کا کام کر رہے تھے۔ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ نے وہ کام کر کے دکھایا جو کہ آج تک کسی میں کرنے کی ہمت نہ تھی۔ انہوں نے اُن دہشت گردوں کے خلاف آواز اٹھائی جن کا نام لیتے ہوئے یہاں اس ایوان کے بہت سارے لوگ ڈرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میرے خیال میں آج ہم لوگوں کی وہ shield ٹوٹ چکی ہے اور ہماری وہ ڈھال ضرور زخمی ہو چکی ہے لیکن میں آپ کے ذریعے تمام دہشت گردوں کو پیغام دینا چاہوں گا کہ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ آج بھی زندہ ہیں، وہ ہمارے دلوں میں زندہ ہیں بلکہ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ اس پوری قوم کے دلوں میں زندہ ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ اُن کی قربانی رائیگاں نہیں جائے گی۔ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ اور اُن کا خاندان اس ملک اور اس صوبے کے لئے پاکستان بننے سے پہلے سے قربانیاں دیتا آیا ہے۔ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ نے اُس دَور میں قربانی دی ہے جس دَور میں اس ایوان کے اور دیگر لوگ اعلیٰ اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں وہ اپنے گھروں اور کمروں کے اندر محصور ہو کر بیٹھ چکے ہیں اور teleconferences سے باہر نہیں نکل سکتے۔ اتنے threats ہونے کے باوجود اس بندے نے گھر سے نکل کر ہر گھر اور ہر موقع پر جا کر کام کیا ہے۔ مجھے اعلیٰ پولیس افسران نے بتایا کہ کئی operations میں کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ front row میں خود weapons لے کر شریک ہوئے۔ ایسی ہمت اور شجاعت والے بندے کو ہمیں خراج تحسین پیش کرنا چاہئے۔ اگر آپ allow کریں تو میں چاہوں گا کہ ہم ایک قرارداد لے کر آئیں جس میں ہم صدرِ پاکستان سے اپیل کریں کہ وہ kindly کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کو highest civilian اعزاز سے نوازیں۔ مجھے ایک چیز جو بڑا پریشان کر

رہی ہے کہ اگر جنگ میں صف اوّل کا ایک مجاہد جو کہ دہشت گردی کے خلاف لڑ رہا تھا اُس کو ہم نے جو سکیورٹی مہیا کی تھی کیا وہ کافی تھی؟

جناب سپیکر! میں سیاست کو ایک طرف رکھ کر ایک سوال پوچھنا چاہوں گا کہ اس ایوان کے اندر ہم سب ممبران برابر ہیں، تاریخ کے اندر پہلی دفعہ کسی سیاستدان نے ایوان کے floor پر کھڑے ہو کر "RAW, CIA" اور طالبان کا نام لیا اور بات کی تو کیا اُس صف اوّل کے بندے کو ہمیں زیادہ سکیورٹی provide نہیں کرنی چاہئے تھی؟

جناب سپیکر! میری یہ ذاتی رائے ہے اور میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ جو لوگ سکیورٹی lapse کے ذمہ دار تھے وہ سب اس ملک کے دشمن ہیں اور اُن سب نے اس ملک کے ساتھ غداری کی ہے کیونکہ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ شہید ایک asset تھے جن کو ہم replace نہیں کر سکیں گے۔ وہ اس جنگ کا انمول اثاثہ تھے اور اللہ تعالیٰ پتا نہیں کس ماں کو توفیق دے گا کہ وہ ایسا بیٹا پیدا کر سکے جو آئے اور ہمارے لئے کھڑا ہو۔

جناب سپیکر! میں آپ سے request کروں گا کہ ریسکیو 1122 بہت اچھی سروس دی گئی تھی جس کو kindly فعال کیا جائے اور اس کو بہتر بنایا جائے۔ جس طرح اپوزیشن لیڈر نے یہاں پر اس چیز کا ذکر کیا کہ دو گھنٹے تک اُن کے سسکنے اور چیخ و پکار کی آوازیں آتی رہیں مگر آئندہ اس طرح کے واقعات نہ ہوں۔ اگر ہمارے وزیر داخلہ کو ہماری طرف سے ریسکیو سروس proper provide نہیں کی جا سکی تو عام عوام کے ساتھ کیا ہو گا؟ میری گزارش ہے کہ سیاست کو ایک طرف رکھ کر ریسکیو سروس کو فعال کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! باقیوں کو بہت ٹائم دیا گیا ہے لہٰذا مجھے بھی تھوڑا سا ٹائم دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ یہاں پر بہت سارے لوگوں کو threats ہیں۔ ہمارے کئی ممبران kidnap بھی ہوئے ہیں اور کچھ ممبران murder بھی ہوئے ہیں تو میں request کروں گا کہ ایلیٹ فورس چند لوگوں اور ان کی families کو

دی گئی ہے جو کہ سیاسی عہدوں پر ہیں اور نہ ہی وہ کسی سرکاری عہدوں پر ہیں لہٰذا kindly ان سے replace کر کے ان ممبران اور وزراء کو دی جائے جو اس کو deserve کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں آخر میں آپ سے یہ عرض کروں گا کہ اگر آپ اس چیز کو allow کریں کہ جس طرح چودھری شمشاد احمد خان (مرحوم) کی death ہوئی یا دیگر ممبران اس طرح کے حادثات کا شکار ہو کر on duty ہم سے دُور چلے گئے اُن سب کے لئے ایک hall یا corridor بنایا جائے تاکہ ہم اُن کو یاد رکھ سکیں اور آنے والی نسلیں اُن کی خدمات کو یاد کر سکیں۔ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کی قربانی کو ہم بالکل بھی نہیں بھول سکتے لیکن میں چاہوں گا کہ باقی ممبران کی بھی قربانیوں کو رائیگاں نہ جانے دیا جائے اور اُن کو بھی یاد رکھا جائے۔ اس کے علاوہ میں اپیل کروں گا کہ ڈونگا گلی جاتے ہوئے اعلیٰ شخصیات اپنے ساتھ پنجاب پولیس کی دو دو/تین تین سو کی نفری summer vacations منانے کے لئے ساتھ لے کر جا سکتی ہیں تو میرے خیال میں کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ جیسے محنتی اور honest hard working لوگوں کے لئے بھی پولیس سکیورٹی provide کر سکتی ہے۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ جناب احمد خان بھچر!

جناب احمد خان بھچر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے آپ کا شکریہ ادا کروں گا کیونکہ میں اِدھر بیٹھ کر کافی دیر سوچتا رہا ہوں کہ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کے خاندان کے ساتھ ہماری خاندانی نزدیکیاں تھیں تو اس واقعہ کے shock کی وجہ سے مجھے یہ لگتا تھا کہ میں شاید نہ بول سکوں۔ اس وقت ہمارے قائد حزب اختلاف سے لے کر حکومتی بنچوں سے جتنے بھی میرے معزز ممبران بولے ہیں الفاظ کا ذخیرہ ختم ہو گیا ہے لیکن عملی طور پر میں اِس وقت اُس خاندان اور کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کی ذات کے بارے میں یہ سمجھتا ہوں کہ شجاع خانزادہ شہید ایک تحریک میں تبدیل ہو چکے ہیں۔ اُن کو اللہ تعالیٰ نے اس عزت کے لئے منتخب کیا ہے اور مجھے یہ لگتا ہے کہ اس خاندان سے قربت کی وجہ سے مجھے اُس خاندان کا پتا ہے کیونکہ اٹک اور میانوالی کسی زمانے میں adjusting district ہوا کرتے تھے اور درمیان میں اب چکوال موجود ہے لیکن پرانے لوگ ابھی بھی اٹک کی boundary وہی consider کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ ایک ایسی شخصیت ہیں جن کو میں "ہیں" ہی کہوں گا کہ جب وہ اسمبلی کے باہر یا کہیں بھی ملتے تھے تو اُن کے اندر سچائی کی ایک چیز جھلکتی تھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو اس کام کے لئے منتخب کیا ہے اور اچھے کاموں کے لئے اللہ تعالیٰ اپنے اچھے بندوں کو ہی منتخب کرتا ہے۔

جناب سپیکر! میں کسی formality میں نہیں جاؤں گا لیکن صرف اتنا ہی عرض کروں گا کہ ہماری قوم اپنے شہداء کو نہیں بھولتی۔ 16۔اگست سے لے کر آج کے دن تک میں جس جگہ پر بھی گیا ہوں خصوصاً میرے ضلع میانوالی میں اس چیز سے بالاتر ہو کر کہ کوئی کس پارٹی سے تعلق رکھتا ہے اور کس کا کس ذہن کے ساتھ تعلق ہے کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کی بات ہر زبان پر تھی۔ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ شاید وزیر اعلیٰ بھی ہو جاتے یا اس سے کسی بڑے عہدے پر بھی چلے جاتے تو اتنا پیار اُن کو نہ ملتا جتنا کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کی شہادت کے بعد لوگوں کے اندر ان کے لئے پیار اور محبت ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی حکم ہوا ہے اور لوگوں کے دلوں میں ڈالا گیا ہے کہ تم اپنے اس نیک بندے کے لئے اپنے جذبات کو اس level پر لے جاؤ کہ اس کے درجات مزید بلند ہوں۔

جناب سپیکر! ہم بحیثیت قوم اس نہج پر پہنچ چکے ہیں جہاں پر ہمیں وہ فیصلے کرنے پڑیں گے۔ جس طرح کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ نے ایک فیصلہ کیا ہے اس معاملے میں اپوزیشن اور حکومتی بنچوں کی کوئی تمیز نہیں رہتی۔ ہم پاکستان کی سالمیت کے لئے ہمیشہ ایک تھے اور انشاء اللہ تعالیٰ ایک ہی رہیں گے۔ میں بیٹھے بیٹھے جو الفاظ اپنے ذہن میں لاتا تھا وہ میرے کسی اور ساتھی کی زبان سے ادا ہو جاتے تھے تو میں پھر جوڑنے لگ جاتا تھا۔

جناب سپیکر! میں اب صرف اتنا ہی کہوں گا کہ اصل جیت کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کی ہی ہوئی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہمارے پارلیمنٹیرین کے لئے اور اس ملک کے لئے یہ سول اعزاز ہیں۔ اپنے تمام ہیروز کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے یہ دنیاوی اعزاز دیئے جاتے ہیں لیکن جس طریقے سے ایک دکھ ہے وہ اپنی جگہ پر ہمارے مذہب میں بھی جائز ہے کہ پیاروں کے جانے کا ایک دکھ ضرور ہوتا ہے مگر ایک خوشی بھی ہے کہ ہمارے ایوان کے اعلیٰ ترین اور بہت ہی پیارے انسان کو اللہ تعالیٰ نے اس اعلیٰ ترین مقصد کے لئے چنا ہے۔ بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ جی، میاں محمد رفیق!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! آج اس سوگوار ماحول میں آپ نے مجھے اظہار کے لئے موقع فراہم کیا ہے جس کے لئے بے حد شکریہ۔

کس کے ہاتھ پہ اپنا لہو تلاش کروں
سارے شہر نے پہن رکھے ہیں دستانے

جناب سپیکر! آج اس سوگوار ماحول میں ہم کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کی المناک ہلاکت جس کو ہم شہادت سمجھتے ہیں اور درحقیقت شہادت ہی ہے اس پر اظہارِ خیال کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں اور اپنا اپنا اظہارِ خیال کر رہے ہیں۔ میں اس معزز ایوان میں معزز ممبران اسمبلی کے اظہار عقیدت کو اپنے دل کی آواز سمجھتا ہوں اس لئے ان تمام جذبات اور خیالات کو دہرانا ضروری نہیں سمجھتا۔ میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام اور جگہ عطا فرمائے (آمین) گو کہ حکومت وقت اور افواج پاکستان آج ایک page پر ہیں اور دہشت گردی کے خلاف ضرب عضب قابل ستائش ہے اور دہشت گردی کے خلاف فوجی جوان قربانیاں دے رہے ہیں لیکن پھر بھی یہ اہم سوال ہے کہ ایک خود کش بمبار کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کے پاس اتنی آسانی کے ساتھ کیسے پہنچ گیا؟ یہ ایک سوالیہ نشان ہے جس پر توجہ نہیں فرمائی گئی اس لئے میں نے اظہار عقیدت کو اپنے دل کی آواز سمجھ کر اس پر وقت ضائع نہیں کرنا چاہا تو میں اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ خود کش بمبار شجاع خانزادہ شہید تک اتنی آسانی سے کیسے پہنچا؟ یہ سکیورٹی کی ناکامی ہے اور اس پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اس واقعہ کے بعد آج ہر شخص اپنے آپ کو غیر محفوظ سمجھتا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے اس معزز ایوان کی توجہ ایک واقعہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ نے، میرے خلاف بھی ایک سیاسی دہشت گرد نے دہشت گردی کی تھی جس کا نام اسد الرحمٰن ایم این اے جس کا تعلق کمالیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ سے ہے، مجھے اس اسمبلی میں بھی انصاف نہ ملا اور میں نے تحریک استحقاق بھی دی جسے kill کر دیا گیا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! مہربانی کر کے کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کے حوالے سے بات کریں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! انہی کے حوالے سے بات ہے کیونکہ انہوں نے اپنی بے بسی کا اظہار کیا تھا، وہ میرے لئے آئی جی پولیس کے پاس بھی گئے اور آئی جی یرغمال ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ تمام انتظامیہ

ان کے ہاتھوں یرغمال بنی ہوئی ہے اور تمام لوگ یرغمال بنے ہوئے ہیں اور ان کی سیاسی دہشت گردی سے پریشان ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ میاں صاحب! جی، محترمہ ثریا نسیم!

محترمہ ثریا نسیم: جناب سپیکر! بہت شکریہ

شہید کی جو موت ہے وہ قوم کی حیات ہے

ہمارے بھائی کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ وہ اسم بامسمیٰ تھے جیسے ان کا نام ویسے ہی وہ بہادر اور دلیر سپاہی تھے۔ مجھے آج بھی ایسے لگتا ہے کہ یہیں کہیں کھڑے ہیں اور یہیں سے وہ آجائیں گے۔ ان کا اپنے ساتھیوں کے ساتھ اور لوگوں کے ساتھ جو رویہ تھا وہ انتہائی قابل تعریف تھا۔ جب بھی کوئی کام ہوا، جب بھی کوئی مسئلہ ہوا اور جب بھی ان کے پاس آئے، ان سے کہا بھائی اور میں ہمیشہ انہیں my dashing brother کہا کرتی تھی، جب بھی انہیں میں دیکھتی ماشاء اللہ وہ اتنے well-dressed تھے اور ان کی اتنی پُروقار شخصیت تھی تو وہ ہمیشہ کہتے تھے کہ ہاں بہن آپ کیسی ہیں اور ہمیشہ بہن کہہ کر بلانا اور بہت خیال کرتے تھے۔ ہمارے پچھلے اجلاس کے آخری دن میرے علاقے تاندلیانوالہ سے کسی عام سے آدمی کا چھوٹا سا مسئلہ تھا جس کے ساتھ میں نے کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ سے بات کروائی اور انہوں نے بات سن کر فوراً متعلقہ محکمہ سے کہا اور ان کا جو مسئلہ تھا وہ حل کروایا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ انہوں نے پاکستان کے لئے اور پاکستانی عوام کے لئے اپنی جان کا نذرانہ دے کر اپنی آنے والی نسلوں کا مستقبل محفوظ بنایا ہے اور ان کی قربانی کبھی رائیگاں نہیں جانے دی جائے گی۔ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کے ساتھ ساتھ ہم سے جو دیگر لوگ رخصت ہوگئے ہیں جن میں چودھری شمشاد احمد خان (مرحوم) اور ہماری بہن کنیز اختر صاحبہ جن کے متعلق کسی کو نہیں پتا تھا کہ یہ لوگ آئندہ ہم میں موجود نہیں ہوں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنی جوارِ رحمت میں جگہ دے، ان کی مغفرت فرمائے اور کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کے ساتھ دیگر شہداء جو شہید ہوئے ان کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمارے سارے بہن بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے جو پاکستان کے لئے، پاکستانی قوم کے لئے اور جو پاکستان کو امن کا گہوارہ بنانے کے لئے کوشش کر رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

جناب قائم مقام سپیکر: کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ سے پورا ایوان دلی محبت کرتا تھا اس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے اور میرا بھی ان کے ساتھ بہت زیادہ لگاؤ تھا اور ایک بڑے بھائی کی حیثیت سے ان کی ہمیشہ عزت کرتا تھا اور میرے دل میں ہمیشہ ان کی عزت رہے گی۔ میں تمام ممبران کے جذبات سمجھ سکتا ہوں اور میری معزز ممبران سے گزارش ہے اور میں چاہتا ہوں کہ رانا ثناء اللہ خان اس حوالے سے ایوان کو آگاہ کریں کہ اب تک کیا پیشرفت ہوئی ہے اور حکومت نے اس پر کیا decision لیا ہے تو میں رانا صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ معزز ایوان کو بتائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! شکریہ۔ جس زبردست انداز اور الفاظ میں کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ شہید کو خراج تحسین پیش کیا گیا ہے، میں شاید ان الفاظ میں اضافہ نہ کر سکوں لیکن خانزادہ شہید ان الفاظ سے بھی زیادہ عظیم انسان تھے۔ ان کی بہت ساری خوبیوں کا یہاں پر ذکر ہوا لیکن ایک خوبی جو خانزادہ شہید میں تھی وہ میں نے کسی اور میں نہیں دیکھی۔ پچھلے 13 سال سے 2002 سے لے کر ان کی شہادت سے ایک دن پہلے تک میرا ان کے ساتھ تعلق رہا اور پچھلے دو سال سے یہ روز کا تعلق تھا بلکہ صبح، دوپہر شام کا تعلق تھا۔ وہ Cabinet Committee on Law and Order میں میرے ساتھ تھے۔ جب میں نے استعفیٰ دیا اس کے بعد میں بطور ممبران کے ساتھ رہا۔ ان 13 سالوں میں ہم حکومتی بنچوں پر پچھلے سات سال اکٹھے بھی بیٹھے ہیں، پانچ سال پہلے اور 2013 سے اب تک کے دو سال۔ اس سے پہلے ہم اپوزیشن میں تھے اور وہ حکومتی بنچوں پر تھے۔

جناب سپیکر! میں نے ان 13 سالوں میں کسی بندے کے ساتھ ان کی تلخ کلامی یا ناراضگی نہیں دیکھی۔ مجھے نہیں یاد اور یہاں پر بیٹھے ہوئے کسی ممبر نے ان کو کسی کے ساتھ، حالانکہ ہماری اکثر آپس میں ایک دوسرے سے ناراضگی ہو جاتی ہے اور تلخ کلامی ہو جاتی ہے۔ ہم اپوزیشن میں تھے تو دوسری طرف جو لوگ بیٹھے تھے سب کے ساتھ ناراضگی اور تلخ کلامی ہو جاتی تھی اور بعد میں معاملات ٹھیک بھی ہو جاتے تھے لیکن شہید کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کو میں نے کسی کے ساتھ اس طرح سے تلخ کلامی کرتے نہیں دیکھا۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ کہ وہ تعریف تو سب کی کرتے تھے لیکن میں نے ان دو سالوں میں خاص طور پر کیونکہ جب روزانہ ملنا ہوتا تھا تو میں نے کبھی ان سے کسی بندے سے بھی حالانکہ ہماری یہ routine ہے کہ جب ہم علیحدہ سے بیٹھتے ہیں تو کسی نہ کسی کے خلاف کوئی بات شروع کر دی لیکن اس آدمی نے کبھی کسی کے خلاف بات نہیں کی۔ میں سمجھتا ہوں کہ شاید یہی بطور انسان ان کی عظمت

تھی اور ان کی خوبی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بڑے مرتبے سے نوازا ہے اور یقیناً اُن کی یہ قربانی رائیگاں نہیں جائے گی اور یہ ایک عظیم مقصد ہے، ایک قومی مقصد ہے کہ اس قوم کو دہشت گردی سے نجات دلانے کے لئے ان کا خون اس میں کام آئے گا اور ان کی اس قربانی کے صدقے اور دیگر شہداء جنہوں نے اس راستے میں جام شہادت نوش کیا ہے، ان تمام شہداء کے خون کے صدقے انشاء اللہ تعالیٰ یہ قوم دہشت گردی سے نجات پائے گی۔

جناب سپیکر! آج یہاں پر مطالبات کی شکل میں جو باتیں ہوئی ہیں اُس کے متعلق میں چاہوں گا کہ گزارش کر دوں حکومت پنجاب اور کیبنٹ اس سے پہلے ہی شہید کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کے لئے تمغۂ شجاعت جو کہ سب سے بڑا سول ایوارڈ ہے اُس کی سفارش کر چکی ہے۔ آج اس معزز ایوان سے بھی دونوں طرف سے ایک سفارش سامنے آئی ہے میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ جو سفارشات حکومت کی طرف سے، cabinet کی طرف سے گئی ہیں اسی طرح سے اس معزز ایوان سے بھی ایک سفارش جناب کی طرف سے آج کے جذبات کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے جانی چاہئے اور مجھے اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ وہ سفارش accept ہوں گی۔ شہید کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ اس سول ایوارڈ کے حقدار ہیں بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ اُن کو ملنے کے بعد اس ایوارڈ کو عظمت ملے گی لیکن اگر اس ایوان کا بھی اس میں share ہو گا تو اس ایوان کے لئے باعث عزت کی بات ہو گی۔

جناب سپیکر! دوسری یہاں پر بات ہوئی کہ کسی روڈ یا کسی ادارے کو اُن کے نام سے موسوم کیا جائے تو اس سلسلہ میں وزیر اعلیٰ پنجاب سے کیبنٹ کی ایک میٹنگ میں یہ معاملہ discuss ہوا تھا تو اُس میں دو آراء تھیں ایک رائے تو یہ تھی کہ کسی institution کو اُن کے نام سے rename کر دیا جائے لیکن ایک بڑا مضبوط argument تھا کہ اُن کے نام سے کسی institution کو build کیا جائے rename کرنے کی بجائے ایک ادارہ اُن کے نام پر بنایا جائے۔

جناب سپیکر! میں خود بھی اس حق میں ہوں کہ اُن کے علاقے میں، اُن کے ضلع میں، اُن کی تحصیل میں جن لوگوں کے ساتھ انہوں نے اپنی ساری زندگی گزاری وہاں پر کوئی ایک institution جو وہاں کی ضرورت کے مطابق ہو وہ ہسپتال ہو سکتا ہے، وہ کالج ہو سکتا ہے، وہ کوئی Sports Complex ہو سکتا ہے اس بارے میں وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے ایک کمیٹی بنائی ہے تو جلد ہی اس بارے میں فیصلہ کرے گی جس سے ایوان کو آگاہ کر دیا جائے گا لیکن یہ بنیادی طور پر فیصلہ ہو چکا ہے کہ اُن کے نام سے ایک institution اُس کو rename کیا جائے یا نئے

سرے سے تعمیر کر کے اُن کے نام پر اُس کو قائم کیا جائے۔اسی طرح سے اُن کی جو wife اور family ہے اُس کے لئے شہید کی جو ایک entitlement ہے وہ شہید کی فیملی کی entitlement پہلے سے طے ہے اُسی entitlement کا حق دار کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ شہید کی wife اور اُن کی فیملی کو اُس کی approval پنجاب حکومت نے دی ہے۔آج یہاں پر آپ نے بھی ایک بڑا خوبصورت فیصلہ کیا ہے کہ اُن کی تصویر یہاں آویزاں ہو۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ بالکل یہ اُن کا حق ہے اُن کی تصویر آویزاں ہونے سے اُن کو بھی ہم عزت دے رہے ہیں اور اس معزز ایوان کی عزت میں بھی اضافہ ہو گا۔میں سمجھتا ہوں کہ شہید کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ نے اپنے فرائض منصبی کو ادا کرتے ہوئے on duty اللہ تعالیٰ نے اُن کو مرتبہ شہادت نصیب کیا ہے اس سے ایک طرف انہوں نے بالکل اُس noble cause کو بڑی تقویت دی ہے اور انہوں نے اپنی کلاس "Politicians" کے لئے بھی بہت عزت کا مقام حاصل کیا ہے۔اِنّا للہ واِنّا الیہِ رَاجعُون۔اللہ تعالیٰ اُن کے درجات کو بلند کرے اور انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آج کا اجلاس وزیر تحفظ ماحول / داخلہ پنجاب کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کی شہادت کی وجہ سے بروز جمعرات مورخہ 27۔اگست 2015 صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سوالات

(محکمہ جات ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جوایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور: بنائے گئے انڈر پاسز اور اوور ہیڈ بریجز کی تفصیلات

*497: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور شہر میں 2008 سے 2012 کے دوران کتنے انڈر پاس اور اوور ہیڈ بریج بنائے گئے اور ان پر کتنے اخراجات ہوئے، علیٰحدہ علیٰحدہ سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) حکومت نے ان انڈر پاسز اور اوور ہیڈ بریجز کے لئے کتنی گرانٹ مختص کی اور یہ کتنی لاگت سے پایۂ تکمیل کو پہنچے؟

(ج) مذکورہ منصوبہ جات کن کن افسران کی زیر نگرانی مکمل کئے گئے، ان کے عہدہ و گریڈ سے آگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) لاہور شہر میں 2008 تا 2012 کے دوران ٹیپا، ایل ڈی اے کی زیر نگرانی ایک عدد انٹرچینج، ایک انڈر پاس اور دو اوور ہیڈ بریج بنائے گئے ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:۔

1۔شالامار انٹرچینج مغلپورہ، لاہور (انڈر پاس اور اوور ہیڈ برج)	2۔انڈر پاس (ماڈل ٹاؤن موڑ)	3۔اوور ہیڈ برج، متصل لاہور برج (کوٹ لکھپت فلائی اوور)
مدت تکمیل: 2008 تا 2009	مدت تکمیل: 2012 تا 2013	مدت تکمیل: 2012 تا 2013
کل اخراجات: 3079.000 ملین	کل اخراجات: 624.000 ملین	کل اخراجات: 845.000 ملین

(ب) ان انڈر پاسز اور اوور ہیڈ بریجز کے لئے حکومت کی طرف سے مختص کی گئی گرانٹ اور تکمیلی لاگت درج ذیل ہے:

نام منصوبہ	مختص گرانٹ	تکمیلی لاگت
1۔شالامار انٹرچینج مغلپورہ، لاہور (انڈر پاس اور اوور ہیڈ برج)	3340.00 ملین	3079.00 ملین
2۔انڈر پاس (ماڈل ٹاؤن موڑ)	544.157 ملین	624.000 ملین
3۔متصل لاہور برج (کوٹ لکھپت فلائی اوور)	849.691 ملین	845.000 ملین

(ج) مذکورہ منصوبہ جات مندرجہ ذیل افسران کی زیر نگرانی پایۂ تکمیل کو پہنچے۔

عہدہ	گریڈ
ڈائریکٹر جنرل ایل ڈی اے	20
چیف انجینئر، ٹیپا، ایل ڈی اے	19
پراجیکٹ ڈائریکٹر ٹیپا، ایل ڈی اے	18

لاہور: پی ایچ اے کی جانب سے شروع کئے گئے ترقیاتی منصوبہ جات و دیگر تفصیلات

*498: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی ایچ اے لاہور نے سال 12-2011 اور 13-2012 میں شہر میں کون کون سے ترقیاتی منصوبے مکمل کئے؟

(ب) پی ایچ اے کے قیام کے مقاصد کیا ہیں؟

(ج) پی ایچ اے نے مذکورہ عرصہ میں لاہور شہر کی خوبصورتی کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے ہیں اور ان پر کتنے اخراجات ہوئے؟

(د) پی ایچ اے کے ذرائع آمدن کیا کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) پی ایچ اے، لاہور نے سال 12-2011 میں مندرجہ ذیل منصوبے مکمل کئے:

1۔ روشنائی گیٹ پارک	2۔ ٹیکسالی گیٹ پارک
3۔ رنگ روڈ پیکج نمبر۔11	4۔ رنگ روڈ پیکج نمبر 31
5۔ لیڈیز پارک مغلپورہ	6۔ آشیانہ ہاؤسنگ سکیم
7۔ عوامی کالونی پارک	8۔ فاروق کالونی پارک
9۔ کماہاں پارک	10۔ گرین بیلٹ راوی ٹول پلازہ تا شاہدرہ موڑ
11۔ نواز شریف کرکٹ گراؤنڈ	12۔ جی بلاک کرکٹ گراؤنڈ
13۔ کرکٹ گراؤنڈ ڈی بلاک	14۔ TEVTA گراؤنڈ
15۔ سپورٹس کمپلیکس راوی روڈ	16۔ گرین بیلٹ ملتان روڈ

پی ایچ اے، لاہور نے سال 13-2012 میں مندرجہ ذیل منصوبے مکمل کئے:

1۔ دائی انگہ پراجیکٹ جی ٹی روڈ	2۔ شہباز شریف لیڈیز پارک گجر پورہ سکیم
3۔ نواز شریف پارک سپورٹس کمپلیکس گجر پورہ سکیم	4۔ کشمیری گیٹ پارک
5۔ مستی گیٹ پارک	6۔ ڈوم گراؤنڈ
7۔ رنگ روڈ پیکج نمبر 14	8۔ پیکج نمبر 15

9۔ لیڈیز پارک الرحیم تاجپورہ
10۔ نشاط کالونی پارک
11۔ فیروزپور روڈ
12۔ جم خانہ گراؤنڈ
13۔ گرین بیلٹ انڈر پاس برج MBS
14۔ گرین بیلٹ برکت ٹاؤن
15۔ لیڈیز پارک، ایف بلاک سبزہ زار
16۔ گرین بیلٹ فرخ آباد
17۔ گرین بیلٹ امامیہ کالونی
18۔ کرکٹ سٹیڈیم جی بلاک سبزہ زار
19۔ گرین بیلٹ ڈبن پورہ

(ب) پی ایچ اے کے قیام کا مقصد پبلک پارکس گرین ایریا، گرین بیلٹس کو ریگولیٹ کرنا ان کو ڈویلپ کرنا اور ان کی حفاظت کرنا ہے اس کے علاوہ بل بورڈز، سکائی سائز اس کو ریگولیٹ کرنا اور پرموٹ کرنا ہے۔

(ج) پی ایچ اے نے اس عرصے میں شہر کی خوبصورتی کے لئے سڑکوں کی گرین بیلٹس، پارکوں کو موسمی اور پھلدار پودوں سے سجایا، درختوں کی نئی پلانٹیشن کی، اس کے علاوہ عوام کی تفریح کے لئے بہار کے موسم میں رنگ لاہور کے نام سے تقریبات منعقد کیں جن میں فوڈ اینڈ کرافٹس فیسٹیول جیلانی پارک، پھولوں کی نمائش، بچوں کے تصویری اور تقریری مقابلے، کینال میلہ اور 23۔مارچ کو چلڈرن پریڈ قابل ذکر ہیں جنہیں عوام کی ایک کثیر تعداد نے دیکھا اور سراہا۔

(د) سال 12۔2011 میں 230.878 ملین روپے اور 13۔2012 میں 257.195 ملین روپے اخراجات ہوئے۔

2011-12	2012-13
Outdoor Advertisement -1	Outdoor Advertisement-1
2۔پارکس	2۔پارکس
3۔کنٹریکٹر انلسٹمنٹ، تجدید فیس اور ٹینڈر فارم کی فروخت	3۔کنٹریکٹر انلسٹمنٹ، تجدید فیس اور ٹینڈر فارم کی فروخت
4۔شاپس کرایہ	4۔شاپس کرایہ
5۔فروٹ / درخت فروخت	5۔فروٹ / درخت فروخت
Sports Complex & Gyms-6	Sports Complex & Gyms-6
7۔عدالتی جرمانہ	7۔عدالتی جرمانہ
8۔دیگر	8۔دیگر

جہلم شہر میں نصب کئے گئے واٹر فلٹریشن پلانٹس کی تفصیلات

*878: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جہلم شہر کی کس کس یونین کونسل و مقام پر واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب ہیں؟
(ب) یہ پلانٹ کب نصب کئے گئے تھے،ان پر کتنی رقم خرچ ہوئی تھی؟
(ج) کس کس یوسی میں ابھی تک واٹر فلٹریشن پلانٹ نہیں لگائے گئے ہیں؟
(د) مالی سال14۔2013میں کس کس جگہ واٹر فلٹریشن پلانٹ لگائے جا رہے ہیں،ان کا تخمینہ لاگت بتائیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ (جناب تنویر اسلم ملک):
(الف) ہمارے محکمہ نے کوئی فلٹریشن پلانٹ نہ لگایا ہے۔
(ب) کوئی رقم خرچ نہیں کی گئی۔
(ج) کسی بھی یونین کونسل میں فلٹریشن پلانٹ نہیں لگایا گیا۔
(د) 14۔2013میں جہلم شہر میں کوئی فلٹریشن پلانٹ کا منصوبہ منظور نہیں ہے۔

جہلم شہر میں سیوریج ڈالنے کی تفصیلات

*879: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔
(الف) جہلم شہر میں کل کتنے ایسے علاقے ہیں، جن میں12۔2011اور13۔2012 میں نیا سیوریج ڈالا گیا ہے اور کتنے ایسے ہیں جن میں پرانا سیوریج سسٹم ہے؟
(ب) حکومت کب تک تمام جہلم شہر میں سیوریج ڈالنے کا کام مکمل کرلے گی؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ (جناب تنویر اسلم ملک):
(الف) جہلم شہر کے درج ذیل علاقوں میں سال12۔2011اور13۔2012میں نیا سیوریج ڈالا گیا۔

1۔	کالا گجراں	2۔	کریم پورہ روڈ
3۔	گلشن ٹاؤن	4۔	گلشن فیروز
5۔	5۔پروفیسر کالونی	6۔	محلہ اسلام پورہ
7۔	مشین محلہ نمبر(2،3)	8۔	سول لائنز
9۔	9۔مجاہد آباد	10۔	عباس پورہ
11۔	کریم پورہ	12۔	کمیلا روڈ
13۔	13۔جامعہ اثریہ روڈ	14۔	گل افشاں کالونی
15۔	اولڈ جی ٹی روڈ۔		

جہلم شہر کے علاقے جن میں

1۔	مشین محلہ (1)	2۔	ٹوبہ محلہ
3۔	شاندار چوک	4۔	تحصیل روڈ
5۔	سلیمان پارس	6۔	نیا بازار
7۔	سول لائنز	8۔	بلال ٹاؤن
9۔	ڈھوک باوا اعظم	10۔	شاداب روڈ
11۔	محلہ پیراں غائب شامل ہیں		

ان میں پرانا سیوریج چالو حالت میں کام کر رہا ہے۔

(ب) اگر فنڈز جاری کئے گئے تو سال2015 تک مکمل کر لی جائے گی

ضلع میانوالی: ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1780: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجنیئر نگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

(الف) ضلع میانوالی میں محکمہ کے کتنے ملازمین ڈیلی ویجز/کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں؟

(ب) اگر حکومت ان ملازمین کو ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجنیئر نگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف)

I۔ محکمہ پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ ڈویژن میانوالی میں ڈیلی ویجز پر کوئی ملازم نہ ہے جبکہ کنٹریکٹ پر ملازمین کی تعداد 39 ہے تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

Ii۔ پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ کا ضلع میانوالی میں3 مرلہ ہاؤسنگ سکیم میں صرف ایک ورک چارج ملازم بطور چوکیدار کام کر رہا ہے۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ ڈویژن میانوالی میں 39 ملازمین کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں سیکرٹری HUD & PHED کے مراسلہ نمبری SO(E-II)10-2/2012 مورخہ 09-01-2014 (مراسلہ کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) کے مطابق ان کنٹریکٹ ملازمین کو گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق اشتہار دے کر بھرتی کیا جائے گا اور جو ملازمین معیار پر پورا اتریں گے انہیں ریگولر کر دیا جائے گا تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع ساہیوال: سیوریج سسٹم کی تکمیل کے بعد توڑی گئی سڑکوں کی مرمت کی تفصیلات

*1819: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال کو ڈویژن کا درجہ دینے کے بعد ساہیوال شہر کو میگا ڈویلپمنٹ پروگرام دیا گیا جس میں اس کو ملین روپے ترقیاتی گرانٹ دی گئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس گرانٹ کے تحت فرید ٹاؤن کے سیوریج سسٹم کو شہر سے باہر 89/6-R تک منتقل کیا جارہا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سسٹم کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے مین محمد پور روڈ کو جگہ جگہ سے توڑ کر سیوریج لائنز بچھائی جارہی ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان لائنوں کے بچھانے کے بعد سڑک کی مرمت نہ کی جارہی ہے جس سے اہل علاقہ کو شدید مشکلات کا سامنا ہے؟

(ہ) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو محکمہ سیوریج سسٹم کی تکمیل کے بعد محمد پور روڈ کی مرمت کا ارادہ رکھتا ہے اگر ہاں تو کب تک، ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) ضلع ساہیوال کو ڈویژن کا درجہ ملنے کے بعد حکومت پنجاب نے اکتوبر 2012 میں میگا پراجیکٹ کے تحت ساہیوال شہر کے لئے سیوریج کا منصوبہ دیا، جس کی لاگت 193.181 ملین روپے ہے جس پر اب تک 70 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔ مزید تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ہاں یہ درست ہے کہ اس منصوبے کے تحت فرید ٹاؤن کے صرف شمالی علاقے کے سیوریج سسٹم جو کہ کافی پرانا اور اپنی مدت زندگی مکمل کر چکا ہے کو شہر سے باہر 89/6-R ڈسپوزل ورکس کے ساتھ منسلک کیا جارہا ہے۔

(ج) درست نہ ہے محمد پور روڈ کو صرف تین جگہوں سے کٹ کیا گیا ہے۔

(د) لائنوں کو بچھانے کے بعد جن تین جگہوں سے سڑک کو کٹ کیا گیا تھا ان پر پتھر اور لک ڈال کر ٹھیک کر دیا گیا ہے اور ٹریفک بحال کر دی گئی ہے۔اس طرح اب اہل علاقہ کو کوئی مشکل پیش نہ آ رہی ہے۔

(ہ) ہاں! محکمہ نے محمد پور روڈ کی مرمت کا کام بجری اور لک ڈال کر اپریل 2014 کے آخری ہفتے میں مکمل کر دیا ہے۔

ملتان: پی پی۔194 میں واٹر سپلائی اور سیوریج کے منصوبوں کی منظوری کی تفصیلات

*677: **جناب ظہیر الدین خان علیزئی:** کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی۔194 ملتان میں واٹر سپلائی اور سیوریج کے کون کون سے کتنے منصوبہ جات کی منظوری دی؟

(ب) ان میں کتنے ایسے منصوبے ہیں جو افسران کی غفلت کی وجہ سے بروقت مکمل نہ ہو سکے، یہ منصوبے کب شروع کئے گئے اور ان کی مدت تکمیل کیا تھی، آگاہ کریں؟

(ج) ان منصوبہ جات کو بروقت مکمل نہ کرنے والے افسران کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی، اگر ہاں تو ان افسران کے نام، عہدہ، گریڈ و موجودہ تعیناتی سے آگاہ کریں، اگر انکوائری نہیں کی گئی تو کیوں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران ملتان شہر میں واٹر سپلائی کے دو منصوبہ جات کی منظوری دی جو کہ واٹر سپلائی سکیم فیز-VI (سالانہ ترقیاتی پروگرام پنجاب) اور بحالی برائے پرانے ٹیوب ویل (وزیراعظم ترقیاتی پروگرام) تھیں اور ان کی لاگت بالترتیب 3.75 ملین اور 92.216 ملین تھی ان منصوبہ جات میں پی پی۔194 میں جو ٹیوب ویل اور پلانٹ لگے ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ منصوبے 09-2008 میں شروع ہوئے اور جون 2013 میں بروقت مکمل ہوئے۔

(ج) دونوں منصوبہ جات بروقت مکمل ہوئے اور چالو حالت میں ہیں۔

راولپنڈی: پی پی۔8 میں واٹر سپلائی و سیوریج کے منصوبوں کی منظوری و دیگر تفصیلات

*727: ملک تیمور مسعود: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی۔8 راولپنڈی واٹر سپلائی اور سیوریج کے کون کون سے منصوبہ جات کی منظوری دی، علیٰحدہ علیٰحدہ سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) ان میں سے کتنے منصوبہ جات ہیں جو افسران کی لاپروائی کی وجہ سے بروقت مکمل نہ ہو سکے، یہ منصوبہ جات کب شروع کئے گئے اور ان کی مدت تکمیل کیا تھی، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) ان منصوبوں کو وقت پر مکمل نہ کرنے والے افسران کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لائی گئی، اگر ہاں تو ان افسران کے نام، عہدہ، گریڈ و موجود تعیناتی سے آگاہ کریں اور اگر کارروائی نہیں کی گئی تو کیوں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی۔8 میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈویژن راولپنڈی میں مندرجہ ذیل منصوبوں کی منظوری دی گئی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	تفصیل منصوبہ	منظوری کا سال	تکمیل کا سال
1	بحالی واٹر سپلائی سکیم بدھو	2008-09	2010
2	واٹر سپلائی سکیم منیر آباد آصف آباد	2008-09	2010
3	واٹر سپلائی سکیم مزار کالونی	2008-09	2010
4	بحالی واٹر سپلائی سکیم لب تھتھو	2009-10	2011
5	واٹر سپلائی سکیم واہ گارڈن	2009-10	2012
6	بحالی واٹر سپلائی سکیم گوہدو سموں	2009-10	2010
7	بحالی واٹر سپلائی سکیم سالار گاہ	2009-10	2010
8	بحالی واٹر سپلائی سکیم گڑھی سکندر	2009-10	2012
9	بحالی واٹر سپلائی سکیم بھلر ٹوپ	2010-11	2011
10	اربن واٹر سپلائی سکیم ٹیکسلا	2010-11	کام جاری ہے
11	تعمیر سیوریج لائن نیو کشمیر کالونی	2010-11	2011
12	واٹر سپلائی لالہ زار کالونی واہ کینٹ	2011-12	2011

(ب) تمام مندرجہ بالا منصوبہ جات مکمل ہو چکے ہیں ماسوائے اربن واٹر سپلائی سکیم ٹیکسلا کے جس کا تکمیلی سال جون 2015 ہے(تاہم اس کا ایک حصہ مکمل ہو چکا ہے اور لوگ پانی سے مستفید ہو رہے ہیں باقی حصہ بھی بجلی کی تنصیب ہونے پر چلا دیا جائے گا۔

(ج) تمام منصوبہ جات بروقت مکمل ہوگئے ہیں اس لئے کسی قسم کی کارروائی کی ضرورت نہ پڑی۔

فیصل آباد: چک نمبر 388 گ۔ب کے رہائشیوں کو صاف و میٹھا پانی فراہم کرنے کی تفصیلات

*1015: جناب ظہیر الدین خان علیزئی: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک 388 گ۔ب سمندری فیصل آباد کا زیر زمین پانی انتہائی کڑوا/زہریلا ہے؟

(ب) کیا حکومت پنجاب مذکورہ گاؤں میں فوری طور پر کوئی ٹیم بھیجنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ مذکورہ زیر زمین پانی کا جائزہ لیا جا سکے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ مسئلہ کو فوری حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) درست ہے۔پورے گاؤں کا زیر زمین پانی کڑوا ہے۔

(ب) گاؤں میں ٹیم بھیجی گئی اور واٹر سیمپل پبلک ہیلتھ انجینئرنگ لیبارٹری سے چیک کروائے گئے جس کی ٹیسٹ رپورٹس ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔رزلٹس کے مطابق زیر زمین پانی کڑوا ہے اور پینے کے قابل نہ ہے۔

(ج) گورنمنٹ آف پنجاب نے اس مسئلہ کے فوری حل کے لئے صاف پانی کمپنی بنا دی ہے جو واٹر فلٹریشن پلانٹس کے ذریعے صاف پانی مہیا کرنے پر کام کر رہی ہے۔

لاہور: ایل ڈی اے پلازہ میں آگ لگنے کی تفصیلات

*1603: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ایل ڈی اے پلازہ لاہور میں آگ لگنے کے واقعہ میں کتنی قیمتی جانیں ضائع ہوئیں؟

(ب) ایل ڈی اے پلازہ کے کتنے فلور آگ کی زد میں آئے اور کس کس ادارے کا ریکارڈ آگ سے ضائع ہوا نیز کیا اس کے ذمہ داران کا تعین کر لیا گیا ہے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ آگ صرف اہم ریکارڈ والے فلور میں لگی؟

(د) حکومت پنجاب نے اس حادثہ میں جاں بحق ہونے والوں کے لواحقین کی کیا امداد کی، اس کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ہ) ایل ڈی اے پلازہ میں اس سے پہلے کتنی بار آگ لگی اور کتنا جانی و مالی نقصان ہوا تفصیل دی جائے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) اس سانحہ میں کل 23 افراد جاں بحق ہوئے۔

(ب) آگ ساتویں منزل پر لگی تھی جس نے آٹھویں، نویں اور پانچویں منازل کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا جس میں ایل ڈی اے کے علاوہ پنجاب سمال انڈسٹریز اور SMEDA کا ریکارڈ آگ سے ضائع ہوا ہے۔

حکومت پنجاب نے سیکرٹری مواصلات و تعمیرات کی سربراہی میں ایک تحقیقاتی کمیٹی بنائی، اس کی تجویز پر وزیر اعلیٰ معائنہ ٹیم کو انکوائری سونپی گئی جس کی رپورٹ کے مطابق کچھ افسران / ملازمین کے خلاف مجرمانہ غفلت اور کچھ کے خلاف محکمانہ کارروائی کا حکم دیا گیا ہے جو زیر عمل ہے۔

(ج) ایل ڈی اے کے ہر فلور پر اہم محکمے اور ان کا ریکارڈ موجود تھا جن فلورز پر آگ لگی ان میں بھی اہم ریکارڈ موجود تھا۔

(د) ایل ڈی اے کی طرف سے جاں بحق ہونے والے 23 افراد کے لواحقین کو 10 لاکھ شدید زخمی ہونے والے تین افراد کو ایک لاکھ معمولی زخمی ہونے والے سات افراد کو -/50,000 روپے فی کس دیئے گئے اس سانحہ میں چار افراد کی جان بچانے پر Sun TV کے سکیورٹی گارڈ ظفر خان ولد غلام قادر کو ایل ڈی اے کی طرف سے پانچ لاکھ دیئے گئے حکومت پنجاب کی طرف سے جاں بحق ہونے والے افراد کے لواحقین کو پانچ لاکھ دیئے گئے اس کے علاوہ سانحہ میں جاں بحق ہونے والے ایل ڈی اے ملازمین کے لواحقین کو پنشن دی گئی نیز Appointment & Conditions of Service Rules 1974 کے قاعدہ

A-17 کے تحت چھ فوت شدگان کے لواحقین کی درخواست برائے ملازمت موصول ہوئی جس کے تحت ان کے بچوں کو ایل ڈی اے میں ملازمت دی گئی ہے۔

(ہ) ایل ڈی اے پلازہ میں جنوری 1985 سے لے کر 13-05-08 تک کچھ معمولی حادثات پیش آئے لیکن کوئی قابل ذکر جانی اور مالی نقصان نہیں ہوا تھا۔

لاہور: پی پی-144 میں لگائے گئے ٹیوب ویلز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1609: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-144 لاہور میں آخری مرتبہ واٹر سپلائی کا منصوبہ کب مکمل ہوا ہے؟

(ب) پی پی-144 لاہور میں کتنے ٹیوب ویل پینے کا صاف پانی مہیا کر رہے ہیں اور یہ کس کس جگہ پر لگے ہوئے ہیں، ہر ایک ٹیوب ویل پر کتنی لاگت آئی، تفصیل بیان کریں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ پی پی-144 لاہور کی یونین کونسل 37 میں واٹر سپلائی کے پائپ زنگ آلودہ اور جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں، اگر جواب ہاں میں ہے تو کیا حکومت ان پائپ لائنز کو تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) پی پی-144 لاہور میں آخری مرتبہ واٹر سپلائی کا منصوبہ "فردوسی پارک گھوڑے شاہ، بیگم پورہ میں واٹر سپلائی لائن کی بچھائی" نومبر 2012 میں مکمل ہوا۔

(ب) پی پی-144 لاہور میں پندرہ عدد ٹیوب ویل نصب ہیں جن سے پینے کا صاف پانی مہیا کیا جا رہا ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ٹیوب ویل کا نام	تنصیب پر لاگت
1-	ثریا جبین پارک باغبانپورہ	7.0 ملین روپے
2-	مادھو لال حسین باغبانپورہ	7.0 ملین روپے
3-	ڈپٹی یعقوب کالونی باغبانپورہ	8.0 ملین روپے
4-	گلشن شالامار باغبانپورہ	8.0 ملین روپے
5-	ملاپ سٹریٹ باغبانپورہ	6.0 ملین روپے
6-	ٹبہ قلعہ خزانہ محمود بوٹی	7.5 ملین روپے
7-	شاہ گوہر آباد محمود بوٹی	6.0 ملین روپے
8-	سید دی مل لکھو ڈیئر روڈ	8.0 ملین روپے

9۔	نزد محمود بوٹی ڈسپوزل	8.0ملین روپے
10۔	بیگم پورہ(نیو) محمود آباد	10.0ملین روپے
11۔	شاہدرہ دیوان بیگم پورہ	8.5ملین روپے
12۔	عثمان پارک سنگھ پورہ	6.5ملین روپے
13۔	جمشید پارک سنگھ پورہ	8.5ملین روپے
14۔	کانجی ہاؤس گجرپورہ	6.0ملین روپے
15۔	کوٹ خواجہ سعید	8.5ملین روپے

(ج) یہ درست ہے کہ پی پی۔144 کی یونین کونسل نمبر 37 کی کچھ گلیوں میں واٹر سپلائی لائنیں پرانی اور گہری ہو چکی ہیں جن کی تبدیلی منصوبہ گیسٹرو پیکج فیز۔II کے تحت کی جائے گی جو اس وقت پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف پنجاب میں منظوری کے مراحل میں ہے۔ منصوبہ کی منظوری اور فنڈ کی دستیابی کے بعد کام کا آغاز کر دیا جائے گا۔

میانوالی: واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولیات فراہم کرنے کی تفصیلات

*1782: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

(الف) پی پی۔45 میانوالی میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران کن کن علاقوں میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولت فراہم کی گئی، علاقہ و سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) مذکورہ حلقہ کے کتنے فیصد لوگ واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولت سے محروم ہیں اور ان کو کب تک مذکورہ سہولیات فراہم کر دی جائیں گی؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) اس ضمن میں منصوبہ جات کی سال وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) واٹر سپلائی مذکورہ حلقہ میں 265600 لوگ بستے ہیں جس میں سے 33 فیصد لوگوں کو پانی کی سہولت مہیا کر دی گئی ہے جبکہ 67 فیصد آبادی صاف پانی کی سہولت سے محروم ہے۔ جو آبادی صاف پانی کی سہولت سے محروم ہے اگر حکومت پنجاب 357.512 ملین روپے فنڈز فراہم کر دے تو مذکورہ حلقہ میں بقیہ آبادی کو اگلے پانچ مالی سالوں 15۔2014 تا 19۔2018 میں سہولت مہیا کی جا سکتی ہے۔

سیوریج سسٹم

مذکورہ حلقہ میں سیوریج کی سہولت سے 31فیصد لوگ مستفید ہیں جبکہ 69فیصد آبادی سیوریج کی سہولت سے محروم ہے اگر حکومت پنجاب 562.488 ملین فنڈز فراہم کر دے تو مذکورہ حلقہ میں بقیہ آبادی کو اگلے پانچ مالی سالوں (15۔2014تا19۔2018) میں سیوریج کی سہولت مہیا کی جا سکتی ہے۔

حلقہ پی پی۔148 لاہور میں ٹیوب ویلز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1854: میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔148 لاہور میں کتنے ٹیوب ویل ہیں؟

(ب) اس وقت کتنے ٹیوب ویلز چل رہے ہیں اور وہ کتنی کپیسٹی کے ہیں؟

(ج) پی پی۔148 میں 14-2013 کے دوران کتنے نئے ٹیوب ویل لگائے جا رہے ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) پی پی۔148 لاہور میں 26 ٹیوب ویل ہیں۔

(ب) اس وقت پی پی۔148 میں 26 ٹیوب ویلز چل رہے ہیں جن کی کپیسٹی درج ذیل ہے:

26ٹیوب ویلوں کی کل کپیسٹی (استعداد)	=	80کیوسک
2کیوسک کپیسٹی ٹیوب ویلز	=	12عدد
4کیوسک کپیسٹی ٹیوب ویلز	=	14عدد

(ج) پی پی۔148 میں 14۔2013 کے دوران چار نئے ٹیوب ویل لگا کر چالو کئے جا چکے ہیں جب کہ مزید دو ٹیوب ویلز کی تنصیب کا کام جاری ہے جو عنقریب چالو کر دیئے جائیں گے۔

لاہور: ایل او ایس روڈ کو دورویہ کرنے کی تفصیلات

*1857: میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا حکومت لاہور ایل او ایس سڑک کو دورویہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

(ب) اس سڑک کی widening کرنے پر جنازگاہ ھاموں شاہ پارک اور مسجد نیومزنگ بھی اس کی زد میں آرہی ہے کیا حکومت اس کا متبادل نظام وضع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس پورے علاقہ میں واحد جنازگاہ ہے لہذا حکومت اس مسئلہ کو کس طرح حل کرے گی؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) ایل اوایس سڑک اس وقت زیر تعمیر ہے۔

(ب) اس سڑک کی توسیع کے دوران جنازگاہ ھامون شاہ اور مسجد نیومزنگ کا تقریباً 13 مرلے رقبہ حاصل کیا گیا ہے مذکورہ رقبہ میں دکانیں (2600sft)، جزوی حصہ جنازگاہ (350sft) اور پہلی منزل پر موجود مسجد کا کچھ حصہ (جس میں مسجد کا کوریڈیا 810sft، ٹینکی وغیرہ 500sft، صحن 1305sft اور متفرق 360sft شامل تھا، منہدم کیا گیا ہے متاثرہ حصہ کو درست کرکے مکمل کر دیا گیا ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ یہ پورے علاقہ میں واحد جنازگاہ ہے البتہ جگہ حاصل کرنے کے دوران انتہائی محتاط طریقے سے کم سے کم حصہ منہدم کیا گیا ہے موقع پر جنازگاہ کا صرف 350sft حصہ ہی آیا ہے باقی جگہ پر دکانیں اور راہداری وغیرہ موجود تھی جنازگاہ کی مکمل طور پر بحالی اور مرمت کا کام مکمل کر دیا گیا ہے

راولپنڈی: مریڑ چوک کی کشادگی کا منصوبہ و دیگر تفصیلات

*1915: جناب محمد عارف عباسی: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) مریڑ چوک راولپنڈی کی کشادگی کا منصوبہ کب شروع کیا گیا اور اس کا تخمینہ لاگت کتنا تھا؟

(ب) اس منصوبہ کو کب مکمل ہونا تھا اور یہ اب کن مراحل میں ہے؟

(ج) اس منصوبہ کی تاخیر کی کیا وجوہات ہیں اور اس تاخیر کے باعث اس کے تخمینہ لاگت میں کتنا اضافہ ہوا؟

(د) اس منصوبہ میں پل کی تعمیر کو کب مکمل ہونا تھا، اس میں تاخیر کے ذمہ داران کے خلاف حکومت نے کوئی کارروائی کی، اگر نہیں تو کیوں؟

(ہ) مذکورہ منصوبہ کب تک مکمل کر دیا جائے گا؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) مریڑ چوک کشادگی منصوبے پر 9۔جنوری 2013 کو کام کا آغاز کیا گیا تھا۔ منصوبہ کی کل لاگت 550.963 ملین روپے ہے۔ رواں مالی سال حکومت پنجاب نے 121.463 ملین روپے مختص کئے ہیں جن میں سے اب تک آر ڈی اے کو 50 ملین روپے جاری ہوئے ہیں۔

(ب) محکمہ ریلوے اور آر ڈی اے کے درمیان معاہدہ کے مطابق منصوبہ کے پہلے مرحلے کی تکمیل کی تاریخ 15-12-2013 ہے۔ منصوبے کا پہلا مرحلہ (ڈبل ٹریک پل) تکمیل کے آخری مراحل میں ہے اور 13-12-2013 محکمہ ریلوے کے حوالے کر دیا جائے گا۔ محکمہ ریلوے کی جانب سے ٹریک کی منتقلی کا کام مکمل ہونے اور جگہ کی حوالگی کے بعد منصوبہ کے دوسرا مرحلہ کا آغاز ہوگا۔ دوسرا مرحلہ (سنگل ٹریک پل) 31-03-2014 تک مکمل کر لیا جائے گا۔

(ج) منصوبہ پر عملدرآمد طے شدہ تکمیلی تاریخوں اور سالانہ ترقیاتی پروگرام میں مختص فنڈز کے مطابق یقینی بنایا گیا ہے اور کسی قسم کی تاخیر نہ ہے۔ علاوہ ازیں تخمینہ لاگت میں کوئی اضافہ نہیں ہوا ہے۔

(د) محکمہ ریلوے اور آر ڈی اے کے درمیان معاہدہ کے مطابق منصوبہ کے پہلے مرحلے کی تکمیل کی تاریخ 15-12-2013 ہے۔ منصوبے کا پہلا مرحلہ (ڈبل ٹریک پل) تکمیل کے آخری مراحل میں ہے اور 13-12-2013 کو محکمہ ریلوے کے حوالے کر دیا جائے گا۔ دوسرا مرحلہ (سنگل ٹریک پل) 31-03-2014 تک مکمل کر لیا جائے گا۔

(ہ) مذکورہ منصوبہ کو 31۔مارچ 2014 کو مکمل کر لیا جائے گا۔

ملتان: شاہ رکن عالم کے علاقہ میں قائم فیکٹریوں سے خارج ہونے والے زہریلے مادہ کی وجہ سے موذی امراض میں اضافہ کی تفصیلات

*1932: جناب جاوید اختر: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ملتان ایم ڈی اے کی حدود شاہ رکن عالم کے رہائشی علاقہ میں کتنی دھاگہ ڈائی و دیگر کون کون سی فیکٹریاں یا چھوٹے پرنٹس کرایہ کے مکانوں میں کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان فیکٹریوں، ڈائی کے کارخانوں کی وجہ سے علاقے کے رہائشیوں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے یہاں پر چوبیس گھنٹے بد بو اور انتہائی زہریلے مادے کا اخراج ہوتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ علاقے کے رہائشیوں نے متعدد بار ایم ڈی اے کے اعلیٰ حکام کو شکایات کیں لیکن مذکورہ افسران ٹس سے مس نہیں ہوئے؟

(د) کیا حکومت مذکورہ بالا علاقے کا سروے کروا کر یہاں رہائشی آبادیوں میں کام کرنے والی فیکٹریوں اور کارخانوں و دیگر چھوٹے چھوٹے یونٹس کو آبادی سے باہر منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) ملتان ترقیاتی ادارہ ملتان کی حدود میں واقع کالونی شاہ رکن عالم میں اس وقت کوئی فیکٹری کام نہیں کر رہی ہے البتہ پلاٹ 188 بلاک "I" میں دھاگہ رنگ کرنے کا کام ہو رہا تھا جس پر ایم ڈی اے نے فوراً کارروائی کرتے ہوئے اس کو seal کر دیا اور یہ بلڈنگ ابھی تک سیل ہے۔

(ب) اس حد تک درست ہے کہ جس مکان میں یہ کام ہو رہا تھا اس کے گردونواح کے رہائشیوں کی شکایت موصول ہوئی تھی چونکہ اب اس کو سیل کر دیا گیا ہے تو ایسا کوئی مسئلہ نہ ہے، کام مکمل بند ہے۔

(ج) جیسے ہی ایم ڈی اے کو کوئی شکایت موصول ہوتی ہے تو ایم ڈی اے اس پر فوراً کارروائی کرتا ہے۔ مذکورہ علاقہ کے رہائشیوں نے جو نہی شکایت کی تو جواب میں ایم ڈی اے نے اس مکان کو سیل کر دیا۔

(د) ایم ڈی اے کی کالونی شاہ رکن عالم میں پہلی بات تو کوئی فیکٹری وغیرہ کی اجازت نہیں اگر کوئی بغیر منظوری کے بناتا ہے تو ایم ڈی اے اس پر کارروائی کر کے اس کو ختم کر دیتا ہے جیسا کہ مذکورہ بالا پلاٹ نمبر 188-I میں تھی تو اس کو سیل کر دیا گیا ہے۔

لاہور:ایل ڈی اے ایونیو ون کے ترقیاتی کاموں میں تاخیر و دیگر تفصیلات

*882: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے ایونیو ون لاہور کے ترقیاتی کام مقررہ عرصہ سے کئی سال زائد گزرنے کے باوجود مکمل نہیں ہو سکے، کیا یہ بھی درست ہے کہ ہزاروں الاٹیز پلاٹوں کا قبضہ نہ ملنے کے باعث اپنے مکانوں کی تعمیر شروع کرنے کا انتظار کر رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایل ڈی اے ایونیو میں غیر قانونی تعمیرات کی گئی ہیں اور اسٹیٹ افسر کی نشاندہی کے باوجود کوئی کارروائی نہ کی گئی ہے، محکمہ کب تک ترقیاتی کام مکمل کر کے الاٹیز کو قبضہ دینے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے ایونیو ون لاہور کے ترقیاتی کام مقررہ عرصہ میں مکمل نہیں ہو سکے۔ یہ بھی جزوی طور پر درست ہے کہ ہزاروں الاٹیز پلاٹوں کا قبضہ نہ ملنے کے باعث اپنے مکانوں کی تعمیر شروع نہیں کر سکے۔ اب تک سکیم کے 69 فیصد کلیئر رقبہ پر ترقیاتی کام مکمل ہو چکے ہیں۔ ایل ڈی اے ایونیو ون سکیم 2003 میں شروع کی گئی جس میں سرکاری ملازمین کو مورخہ 26-05-2003 کو بذریعہ کمپیوٹرائزڈ قرعہ اندازی پلاٹ الاٹ کئے گئے۔ اس سکیم کے لئے زمین لینڈ ایکوزیشن ایکٹ 1894 کے تحت ایکوائر کی گئی پلاٹوں کی الاٹمنٹ کے بعد مختلف زمین مالکان ایکوزیشن کے خلاف litigation میں چلے گئے جس کی وجہ سے ڈویلپمنٹ کا کام تاخیر کا شکار ہوا اس کے باوجود ایل ڈی اے نے ان تمام جگہوں پر جن پر کورٹ کی طرف سے کوئی حکم امتناعی نہ تھا ڈویلپمنٹ مکمل کی۔ ایل ڈی اے نے سال 2009 میں بجلی کی تنصیب کے لئے لیسکو کو تمام تر رقم جمع کرا دی تاہم لیسکو کی طرف سے کام تاخیر کا شکار رہا۔ لیسکو حکام کے ساتھ بار بار اس مسئلے کو اٹھایا گیا 4۔ مارچ 2013 کو سپریم کورٹ آف پاکستان نے اپنے حکم نامہ میں لیسکو کو احکامات دیئے کہ دسمبر 2013 تک ان تمام جگہوں جن پر litigation نہ ہے بجلی کا کام مکمل کیا جائے۔ اس سلسلے میں ایل ڈی اے نے لیسکو کو گرڈ سٹیشن کی زمین بھی الاٹ کر دی ہے۔ جوں ہی بجلی کا کام مکمل ہو گا۔ litigation سے آزاد جگہوں پر موجود پلاٹوں کا قبضہ بحق مالکان دے دیا جائے گا۔ یہاں پر یہ بات قابل ذکر

ہے کہ ایل ڈی اے تمام عدالتوں میں موجود مقدمات کی بھرپور طریقہ سے پیروی کر رہا ہے اوران کیسوں کاایل ڈی اے کے حق میں فیصلہ آنے کے لئے کوئی کسر نہیں چھوڑی جارہی۔

(ب) یہ بات درست نہ ہے کہ ایل ڈی اے ایونیوون میں غیر قانونی تعمیرات کی گئی ہے اور اسٹیٹ آفیسر کی نشاندہی کے باوجود کوئی کارروائی نہ کی گئی ہے۔اسٹیٹ آفیسر خود اس بات کا مجاز ہے کہ کوئی غیر قانونی تعمیر شروع ہو تو وہ اسے روکے۔ سوال کے جز(الف) کے جواب میں ذکر کیا گیا ہے کہ لیسکو کی طرف سے بجلی کا کام مکمل ہوتے ہی پلاٹوں کا قبضہ بحق مالکان دے دیا جائے گا تاہم جو پلاٹ litigation والی زمین پر موجود ہے ان کا قبضہ اس وقت تک نہ دیا جا سکتا ہے جب تک عدالتوں سے ایل ڈی اے کے حق میں فیصلہ نہیں آجاتا۔ایل ڈی اے کے حق میں فیصلہ آنے کے بعد جلد از جلد ڈویلپمنٹ کا کام مکمل کر کے ان پلاٹوں کا قبضہ بھی بحق مالکان دے دیا جائے گا۔عدالتوں میں زیر سماعت مقدمات اور رقبہ کے کلیئر ہونے پر ترقیاتی کام جلد از جلد مکمل کر دیئے جائیں گے۔

لاہور:ریلوے جھگیاں آبادی میں صاف پینے کے پانی کی فراہمی کا مسئلہ

*1139:ڈاکٹر مراد راس:کیاوزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ریلوے جھگیاں نزد ریلوے سٹیشن لاہور کے لوگ پینے کے پانی کی بوند بوند کو ترس گئے ہیں؟

(ب) اس علاقے کے لئے کتنے پانی کے ٹیوب ویلز لگائے گئے ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اتنی زیادہ آبادی کے لئے صرف ایک ٹیوب ویل ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ واحد ٹیوب ویل اکثر خراب رہتا ہے جس سے علاقے کے لوگوں کو پینے کے پانی کے لئے شدید پریشانی کا سامنا ہے؟

(ہ) کیا حکومت مذکورہ آبادی کے لئے مزید ٹیوب ویلز لگانے کا ارادہ رکھتی ہے،اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) ریلوے جھگیاں نزد ریلوے سٹیشن لاہور کے کچھ مکینوں کو پانی واسا لاہور کی طرف سے فراہم کیا جا رہا ہے جبکہ زیادہ تر مکین ریلوے کے صارف ہیں۔ واسا لاہور کے صارفین کو مناسب مقدار میں پانی فراہم کیا جا رہا ہے اور ان کی جانب سے پانی کی کمی کی کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

(ب) ریلوے جھگیاں نزد ریلوے سٹیشن لاہور کے واسا صارفین کو دو ٹیوب ویلوں سے براہ راست پانی فراہم کر رہے ہیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ آبادی کو صرف ایک ہی ٹیوب ویل کا پانی مہیا ہوتا ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے کہ ٹیوب ویل اکثر خراب رہتا ہے اور نہ ہی واسا کے کسی صارف کو کسی پریشانی کا سامنا ہے۔

(ہ) فی الحال واسا لاہور کی جانب سے کسی نئے ٹیوب ویل کی تنصیب کی تجویز زیر غور نہ ہے۔

لاہور: واٹر سپلائی کے لئے لگائے گئے ٹیوب ویلز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1313: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی۔152 میں پانی کی سپلائی کے لئے کتنے ٹیوب ویل ہیں اور کس کس جگہ پر ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ زیادہ تر آبادیوں میں پانی کی سپلائی بہت کم ہونے کی وجہ سے لوگ شدید مشکلات سے دوچار ہیں؟

(ج) کیا حکومت مزید ٹیوب ویل لگانے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) حلقہ پی پی۔152 میں پانی کی سپلائی کے لئے 34 عدد ٹیوب ویلز ہیں جو درج ذیل ہیں:

(1) علی بلاک گارڈن ٹاؤن	(2) عثمان بلاک گارڈن ٹاؤن	(3) طارق بلاک گارڈن ٹاؤن
(4) ایل بلاک ماڈل ٹاؤن	(5) ایم بلاک ماڈل ٹاؤن ایکسٹینشن	(6) احمد بلاک گارڈن ٹاؤن
(7) این بلاک ماڈل ٹاؤن ایکسٹینشن،	(8) ابوبکر بلاک گارڈن ٹاؤن	(9) شیر شاہ بلاک گارڈن ٹاؤن
(10) جیل روڈ گلبرگ V	(11) بی بلاک گلبرگ II (نیو)	(12) ایف سی سی بلاک گلبرگ IV
(13) ٹی بلاک گلبرگ II (نیو)	(14) بی ون بلاک گلبرگ III (نیو)	(15) گورومانگٹ گلبرگ۔III (نیو)

(16) سی بلاک گلبرگ III (17) ہنری پی بلاک گلبرگ III (18) نوازِ شریف کالونی فیروزپور روڈ
(19) ایچ بلاک گلبرگ III (20) مکہ کالونی گلبرگ III (21) سٹریٹ نمبر 22 مکہ کالونی گلبرگ III
(22) جی بلاک گلبرگ II (23) کیو بلاک گلبرگ II (24) خان کالونی گلبرگ III
(25) نثار آرٹ پریس گلبرگ III (26) اتحاد کالونی گلبر III (27) کے بلاک گلبرگ III
(28) گوپال نگرا گلبرگ III (29) سینٹ میری کالونی گلبرگ III (30) قربان لائن گلبرگ II
(31) ہنری کے اولڈ گلبرگ III (32) ای ون بلاک گلبرگ III (33) سی ٹو بلاک گلبرگ III
(34) جناح پارک گلبرگ III

(ب) مذکورہ ٹیوب ویل پی پی۔152 کی آبادیوں کے لئے کافی ہیں تاہم بجلی کی unscheduled لوڈ شیڈنگ ہونے کی وجہ سے اس حلقہ کی بعض جگہوں میں پانی کی پائپ لائنوں میں مثبت دباؤ نہیں رہتا۔ اس مثبت دباؤ کی کمی کو پورا کرنے کے لئے کچھ ٹیوب ویل جنریٹر پر بھی چلائے جاتے ہیں تاکہ لوگوں کو کم دباؤ کے باوجود بھی پانی ملتا رہے۔

(ج) مذکورہ ٹیوب ویل پی پی۔152 کی آبادیوں کے لئے کافی ہیں۔ فی الحال کسی نئے ٹیوب ویل کی تنصیب زیر غور نہ ہے۔

ضلع جہلم: نکاسی آب کے نظام کا قیام و دیگر تفصیلات

*1327: **محترمہ راحیلہ انور**: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) شہر جہلم میں نکاسی آب کا نظام کب قائم کیا گیا؟

(ب) گزشتہ پانچ سال کے دوران جہلم شہر میں نکاسی آب کی کون کون سی سکیمیں مکمل کی گئی ہیں؟

(ج) کیا حکومت جہلم شہر کی اضافی آبادیوں کے لئے واٹر سپلائی کے منصوبے شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) باضابطہ طریقے سے جہلم شہر میں نکاسی آب کا جامع نظام 1986 میں قائم کیا گیا۔

(ب) 2009 سے جہلم شہر میں سیوریج کا کام شروع کیا گیا تا حال کام جاری ہے۔ سکیم کا نام اربن سیوریج سکیم جہلم مع ٹریٹمنٹ پلانٹ ہے۔

(ج) حکومت اضافی آبادیوں میں واٹر سپلائی شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔اس سال واٹر سپلائی سکیموں کے لئے حکومت نے 500 ملین بلاک ایلوکیشن میں رکھے ہیں۔ منتخب نمائندوں کی کوششوں سے نئے منصوبے شروع کئے جا سکتے ہیں۔

لاہور: باغ جناح کی فیملی پارکوں کی ابتر صورتحال کی تفصیلات

*1670: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) جناح باغ لاہور میں کل کتنے ملازمین تعینات ہیں، ان سب کے نام، عہدہ اور عرصہ تعیناتی سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ جناح باغ میں دو چلڈرن / فیملی پارک ہیں جن میں بچوں اور فیملی کے علاوہ جوان لڑکوں کے داخلے پر پابندی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان دونوں چلڈرن / فیملی پارکوں پر ایک عرصہ سے کوئی توجہ نہ دی گئی جس کی وجہ سے ان میں گھاس اکھڑ چکی ہے وہاں نصب بچوں کی سلائیڈیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں اور جوان لڑکوں کو داخلے سے روکنے کے لئے کوئی سکیورٹی نہ ہے جس کی وجہ سے اس پارک کا حسن خراب ہو کر رہ گیا ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت جناح باغ لاہور میں موجود دونوں چلڈرن / فیملی پارکوں میں بچوں کے لئے نئی سلائیڈیں اور گھاس لگانے، لڑکوں کے داخلے پر پابندی کے انتظامات کرنے اور ان پارکوں کی خوبصورتی پر توجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) باغ جناح میں تعینات ملازمین کی لسٹ بمطابق نام، عہدہ اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ہاں! یہ درست ہے کہ باغ جناح میں دو چلڈرن پارکس ہیں جن میں صرف بچوں اور فیملی کے داخلہ کی اجازت ہے جبکہ جوان لڑکوں کے داخلے پر پابندی ہے۔تاہم چھٹی والے دن ان چلڈرن پارک میں رش ہونے کی وجہ سے بسا اوقات فیملی کے ساتھ آئے ہوئے نوجوان ان

چلڈرن پارک میں داخل ہو جاتے ہیں جن کو سکیورٹی سٹاف باغ جناح بلا تاخیر باہر نکال دیتا ہے۔مزید برآں چلڈرن پارک مال روڈ سائیڈ باغ جناح کے اندر حضرت بابا شرف الدینؒ کا دربار واقع ہے۔اس دربار پر عقیدت مند فاتحہ پڑھنے کے لئے داخل ہوتے ہیں جنہیں دعا مانگنے کے بعد فوراً چلڈرن پارک سے باہر نکال دیا جاتا ہے۔

(ج) یہ سوال حقیقت پر مبنی نہ ہے کہ مذکورہ چلڈرن پارکس پر ایک عرصہ سے کوئی توجہ نہ دی گئی ہے جس سے ان پارکس کا حسن خراب ہو کر رہ گیا ہے۔درحقیقت باغ جناح میں مفت تفریحی سہولیات میسر ہونے کی وجہ سے لوگوں کی ایک بڑی تعداد روزانہ اس باغ میں آتی ہے اور اس کی خوبصورتی، رعنائی اور تفریحی سہولیات سے محظوظ ہوتی ہے۔باغ جناح کے دیگر حصوں کی طرح ان چلڈرن پارکس پر بھی خصوصی توجہ دی جاتی ہے تاکہ اس کے حسن و رعنائی کو برقرار رکھا جائے تاہم ان پارکس میں لگائی گئی گھاس کی مناسب نشو و نمااس وجہ سے نہ ہو پاتی کہ عورتوں اور بچوں کی ایک بڑی تعداد ان پارکس میں داخل ہوتی ہے اور ان کے اچھلنے کودنے کی وجہ سے لگائی گئی گھاس کی بروقت نشو و نما نہ ہو پاتی ہے پھر بھی انتظامیہ باغ جناح نقصان زدہ پلاٹس میں دوبارہ گھاس لگا دیتی ہے اور نوجوانوں کے داخلہ پر مستقل پابندی عائد ہے۔ان پارکس میں نصب شدہ بچوں کی سلائیڈیں پرانی ہو چکی ہیں جن کو بروقت مرمت کر کے قابل استعمال بنایا جاتا ہے۔جہاں تک ان پارکس میں جوان لڑکوں کے داخلے کا سوال ہے چھٹی والے دن ان چلڈرن پارکس میں داخل ہو جاتے ہیں جن کو سکیورٹی سٹاف باغ جناح بلا تاخیر باہر نکال دیتا ہے۔مزید برآں چلڈرن پارک مال روڈ سائیڈ باغ جناح کے اندر حضرت بابا شرف الدین صاحب کا دربار واقع ہے اس دربار پر عقیدت مند فاتحہ پڑھنے کے لئے داخل ہوتے ہیں جنہیں دعا مانگنے کے بعد فوراً چلڈرن پارک سے باہر نکال دیا جاتا ہے۔

(د) جز ہائے بالا کا تفصیلی جواب اوپر دیئے گئے پیرا میں بیان کر دیا ہے مزید برآں انتظامیہ پی ایچ اے و باغ جناح، ان چلڈرن پارکس کی خوبصورتی اور حسن کو بحال رکھنے کے لئے ہر وقت کوشاں ہے۔ان پارکس میں نصب شدہ سلائیڈوں کو بروقت مرمت کر کے قابل استعمال رکھا جاتا ہے اور نقصان زدہ حصوں میں دوبارہ گھاس لگا دی جاتی ہے اور نوجوانوں کے داخلہ پر مستقل پابندی عائد ہے کیونکہ ان چلڈرن پارکس میں داخلہ فری ہوتا ہے جس وجہ سے عورتوں اور بچوں کی ایک بڑی تعداد ان تفریحی تنصیبات سے محظوظ ہوتی ہے اور گنجائش

سے زیادہ عورتوں اور بچوں کی تفریحی تنصیبات کے استعمال سے بسا اوقات ان کو مرمت کرنے میں وقت درکار ہوتا ہے۔

فیصل آباد: جناح باغ اور ڈی گراؤنڈ پارک کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*1683: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جناح باغ اور ڈی گراؤنڈ پارک فیصل آباد کتنے رقبہ پر مشتمل ہیں؟

(ب) ان میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ج) ان پارکوں کی دیکھ بھال پر 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنی رقم خرچ کی گئی ہے؟

(د) ان پارکوں کو مزید ڈویلپ کرنے کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) جناح باغ 50 ایکڑ رقبہ پر مشتمل ہے جبکہ ڈی گراؤنڈ پارک کا رقبہ چار ایکڑ پانچ کنال ہے۔

(ب) جناح باغ میں ملازمین کی کل تعداد 41 ہے جن میں 4 ہیڈ مالی 21 بیلدار، 13 چوکیدار اور 3 سینٹری ورکرز ہیں جبکہ ڈی گراؤنڈ پارک میں کام کرنے والے ملازمین کی کل تعداد 11 ہے ان میں ایک ہیڈ مالی 5 بیلدار، 2 چوکیدار، 2 سینٹری ورکرز اور ایک آپریٹر شامل ہے۔

(ج) 12-2011 میں باغ جناح کی لینڈ سکیپ ڈویلپمنٹ اور امپروومنٹ پر 50 لاکھ روپے خرچ کئے گئے جبکہ ڈی گراؤنڈ پارک پر 10 لاکھ 40 ہزار روپے خرچ کئے گئے۔ 13-2012 میں ان دونوں پارکوں میں ترقیاتی مد میں کوئی پیسا خرچ نہیں ہوا۔

(د) جناح باغ اور ڈی گراؤنڈ پارک شہر کے دو اہم پارک ہیں جن کی دیکھ بھال اور انہیں اپ ڈیٹ رکھنے کے لئے تمام تر اقدامات کو بروئے کار لایا جاتا ہے مالی سال 13-2012 اور 14-2013 میں حکومت کی طرف سے پی ایچ اے کو تا حال ڈویلپمنٹ کی مد میں کوئی فنڈ مہیا نہیں کئے گئے فنڈز کی فراہمی پر ان دونوں پارکوں میں سولر لائٹس کی تنصیب لینڈ سکیپ ڈویلپمنٹ اور ان کی مزید بہتری کے منصوبوں کو عملی جامہ پہنایا جائے گا۔

ضلع میانوالی: واٹر سپلائی کے منصوبوں پر خرچ کی گئی رقم و دیگر تفصیلات

*1784: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع میانوالی میں پچھلے دو سالوں کے دوران کتنی رقم واٹر سپلائی کے منصوبوں پر خرچ کی گئی؟

(ب) کتنے واٹر سپلائی کے منصوبہ جات پر اس وقت کام جاری ہے اور یہ کب تک مکمل ہوں گے؟

(ج) یہ منصوبہ جات کن کن علاقوں میں شروع کئے گئے، ان علاقہ جات کے ناموں سے آگاہ کریں؟

(د) مذکورہ ضلع کے کتنے فیصد علاقہ جات صاف پینے کے پانی کی نعمت سے محروم ہیں ان علاقہ جات کو کب تک پانی کی سپلائی شروع کر دی جائے گی، تاریخ و سال سے آگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) اس ضمن میں تفصیل درج ذیل ہے:

تحصیل	2011۔12			2012۔13		
	ADPفنڈز	ڈسٹرکٹ گورنمنٹ فنڈز	کل فنڈز	ADPفنڈز	ڈسٹرکٹ گورنمنٹ فنڈز	کل فنڈز
تحصیل میانوالی	136.704	17.886	154.590ملین روپے	107.059	1.964	109.023ملین روپے
تحصیل عیسیٰ خیل	258.110	7.495	265.605ملین روپے	78.169	---	78.169ملین روپے
تحصیل پپلاں	---	7.499	7.499ملین روپے	---	---	Nil
میزان	394.814	32.880	427.694ملین روپے	185.028	1.964	187.192

(ب) اس وقت صرف جامع منصوبہ واٹر سپلائی و سیوریج سکیم میانوالی شہر کے منصوبہ پر کام جاری ہے۔ یہ منصوبہ دسمبر 2009 میں شروع ہوا اور اگر حکومت پنجاب بقیہ فنڈز 114.378 ملین اگلے مالی سال 15۔2014 میں مہیا کر دے تو یہ منصوبہ مکمل ہو جائے گا۔ اس منصوبہ کے لئے مراسلہ نمبری 983 مورخہ 2013۔08۔27 اور 1241 مورخہ 13۔11۔11 کو ڈی سی او میانوالی کو مراسلہ ارسال کیا گیا۔ (Annex–A) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ج)

2011۔12

جامع منصوبہ واٹر سپلائی و سیوریج سکیم میانوالی شہر، اربن واٹر سپلائی سکیم عیسیٰ خیل، اربن سیوریج ڈرینج سکیم عیسیٰ خیل، بحالی واٹر سپلائی سکیم کالا باغ، بحالی سیوریج سکیم کالا باغ، بحالی واٹر سپلائی سکیم پوٹا چغلان کچھ تندر خیل، واٹر سپلائی سکیم کردوال، واٹر سپلائی سکیم سلطان والا، سیوریج سکیم ٹی ایچ کیو ہسپتال عیسیٰ خیل، واٹر

سپلائی سکیم ٹولا بھنگی خیل، واٹر سپلائی سکیم سلطان خیل شرقی، واٹر سپلائی سکیم بھٹاں والا، واٹر سپلائی سکیم ٹبہ پیر فدا، واٹر سپلائی سکیم موسیٰ خیل، واٹر سپلائی سکیم ترنگی سانڈہ، مہیا کرنا واٹر سپلائی سکیم ککی، ناصری اور زیڑی، واٹر سپلائی اور پی سی سلیب کمر مشانی، جامع منصوبہ واٹر سپلائی (تنصیب سمبر سیبل پمپ) وتہ خیل، گلمیری، جامع منصوبہ واٹر سپلائی (تنصیب سمبر سیبل پمپ) یو سی چھدرو، سلطان والا، جامع منصوبہ واٹر سپلائی سکیم عیسیٰ خیل، جامع منصوبہ واٹر سپلائی (تنصیب سمبر سیبل پمپ) تحصیل و ضلع میانوالی، واٹر سپلائی متو خیل، واٹر سپلائی سکیم الف خیل، واٹر سپلائی کرنڈی ڈیڈووال، واٹر سپلائی سکیم مٹھا خٹک، واٹر سپلائی سکیم اسحاق آباد، واٹر سپلائی سکیم تری خیل، واٹر سپلائی سکیم کلری، واٹر سپلائی سکیم تھمے والی، واٹر سپلائی سکیم ڈیرہ جات یو سی ابا خیل، واٹر سپلائی سکیم سنگو خیل، واٹر سپلائی سکیم کندیاں

2012-13

کوئی نیا منصوبہ نہیں آیا

(د) مذکورہ ضلع میانوالی کے 40 فیصد علاقہ جات صاف پانی کی سہولت سے محروم ہیں۔ان محروم علاقہ جات کے لئے اگر حکومت پنجاب اگلے مالی سال 14-2013 تا 17-2016 سالوں میں فنڈز مہیا کر دے تو مرحلہ وار اس آبادی کو صاف پانی کی سہولت مہیا کی جا سکتی ہے۔اس کے لئے حکومت کے ترقیاتی پروگرام میں پانی کی سپلائی کی مد میں بلاک ایلوکیشن موجود ہے جس سے مرحلہ وار سکیمیں مکمل کی جائیں گی۔

لاہور: پی پی۔148 میں ڈسپوزل پمپس کی تفصیلات

*1862: میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔148 لاہور میں بارشی پانی اور سیوریج پانی کے نکاس کے لئے کتنے disposal pumps ہیں؟

(ب) یہ pumping stations کب بنے اور موجودہ آبادی زیادہ ہونے کی وجہ سے کیا حکومت اس کو اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) پی پی-148 لاہور میں بارشی پانی اور سیوریج کے پانی کے نکاس کے لئے مندرجہ ذیل دو عدد پمپنگ سٹیشنز ہیں:

(1) رسول پارک پمپنگ سٹیشن

(2) اچھرہ موڑ پمپنگ سٹیشن

(ب) رسول پارک پمپنگ سٹیشن 1992 میں تعمیر کیا گیا جبکہ اچھرہ موڑ پمپنگ سٹیشن 2011 میں تعمیر کیا گیا۔ حکومتِ پنجاب نے رسول پارک پمپنگ سٹیشن کی اپ گریڈیشن کی منظوری مالی سال 14-2013 میں دی اور ستمبر 2014 میں اپ گریڈیشن کا کام مکمل کر دیا گیا ہے۔

لاہور: آشیانہ ہاؤسنگ سکیم اٹاری سروبہ کا تخمینہ لاگت، تکمیل و دیگر تفصیلات

*1929: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) آشیانہ ہاؤسنگ سکیم اٹاری سروبہ لاہور کب شروع کی گئی، یہ کب مکمل ہونا تھی اور اس کا تخمینہ لاگت کیا تھا؟

(ب) اس سکیم میں کل کتنے فلیٹس / گھر بنائے گئے ہیں بلاک وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کتنے فلیٹس یا گھر مکمل ہو چکے ہیں، کتنے گھر ایسے ہیں جن کے پلستر و دیگر بنیادی کام ابھی تک نہ کئے گئے ہیں، ان کی بلاک وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) مذکورہ گھر اب کن مراحل میں ہیں یہ کب تک مکمل ہو جائیں گے بروقت مکمل نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) ان گھروں کو بروقت مکمل نہ کرنے والے ذمہ داران افسران، ٹھیکیداران کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) آشیانہ ہاؤسنگ سکیم اٹاری سروبہ 12-اپریل 2011 کو شروع کی گئی یہ سکیم 11-اپریل 2013 کو مکمل ہونا تھی اس کا تخمینہ لاگت تقریباً 1660.014 ملین روپے ہے۔

(ب) آشیانہ ہاؤسنگ سکیم لاہور میں کل 2537 گھر بنائے گئے ہیں، بلاک وار تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

بلاک	3مرلہ گھر	2مرلہ گھر	ٹوٹل گھر
A	271	85	356
B	679	---	679
C	---	371	371
D	73	138	211
E	---	458	458
F	399	63	462
ٹوٹل	1422	1115	2537

(ج) مکمل اور زیر تعمیر گھروں کی بلاک وار تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

	مکمل گھر			زیر تعمیر گھر			زیر تعمیر گھر فیصد
بلاک	3مرلہ	2مرلہ	ٹوٹل	3مرلہ	2مرلہ	ٹوٹل	
A	229	11	240	271	54	325	92.00فیصد
B	37	---	37	637	---	637	66.00فیصد
C	---	73	73	---	338	338	76.00فیصد
D	7	---	7	50	124	174	56.00فیصد
E	---	---	0	---	280	280	60.00فیصد
F	---	---	0	---	---	0	0.00فیصد
ٹوٹل	273	84	357	958	796	1754	70.00فیصد
مجموعی ٹوٹل		357		مجموعی ٹوٹل		1754	

(د) نامکمل گھروں کو مکمل کرنے کے لئے مزید ایک سال کا عرصہ درکار ہے، نہ مکمل ہونے کی وجوہات M/s Habib Rafiq Ltd کی اپنے ذیلی ٹھیکیداروں سے اندرونی چپقلش اور ان کو وقت پر ادائیگی نہ کرنا۔

(ہ) وقت پر کام نہ کرنے والے ٹھیکیداروں کو فارغ کر دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ PLDC کے CEO کو بھی ہٹا دیا گیا ہے۔

شیخوپورہ: واٹر سپلائی و سیوریج کے منظور کئے گئے منصوبہ جات و دیگر تفصیلات

*2111: جناب محمد عارف خان سندھیلہ: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:—

(الف) شیخوپورہ شہر کے لئے مالی سال06۔2005 سے مالی سال08۔2007 تک واٹر سپلائی اور سیوریج کے کتنے منصوبے، کتنی کتنی رقم کے منظور ہوئے،اسٹیمیٹ وار بتایا جائے؟

(ب) مذکورہ ہر منصوبے کے لئے عوض مالی سال وار کتنی کتنی رقم مختص ہوئی؟

(ج) 06۔2005 سے08۔2007 تک مالی سال وار مذکورہ ہر منصوبے پر کتنی کتنی رقم خرچ ہوئی اور کل کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(د) اتنی کثیر رقم خرچ ہونے کے عوض کیاپورا شہر واٹر سپلائی اور سیوریج سے مستفید ہو رہا ہے، اگر نہیں تو جو پورشن رہتا ہے اس کا نقشہ فراہم کیا جائے اور مذکورہ کئے جانے والے کام کا تخمینہ بتایا جائے؟

(ہ) ہر منصوبے پر کس کس ٹھیکیدار کو کتنی کتنی رقم کا کام الاٹ ہوااور انہوں نے کتنی کتنی رقم کا کام کیا، ان مالی سالوں میں جتنے بھی واٹر سپلائی اور سیوریج کے منصوبہ جات منظور ہوئے ان کے چیف انجینئر صاحب سے تصدیق شدہ ایک ایک کاپی ایوان میں فراہم کی جائے؟

(و) ہر ٹھیکیدار کی طرف سے شہر میں کئے گئے کام کا الگ نقشہ تیار کر کے ایوان میں پیش کیا جائے؟

(ز) محکمہ کی طرف سے کئے گئے کام میں کیا کوئی آبادی گلیاں ایسی بھی ہیں جو محکمہ کے علم میں ہیں جہاں پائپ تو پڑے ہیں اور چل نہیں رہے ان کی تفصیل مہیا کی جائے؟

(ح) کیا یہ درست ہے کہ شہر میں کثیر رقم نکاسی آب پر خرچ ہونے کے باوجود بھی تعمیراتی کام منصوبہ بندی کے تحت نہیں ہوا، جس کی مثال حالیہ بارشوں میں بھکھی روڈ پر گھروں میں چار سے پانچ فٹ تک پانی کھڑا ہو گیا، کیا حکومت اس بابت تحقیقات کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) شیخوپورہ شہر کے لئے مالی سال06۔2005 سے08۔2007 تک واٹر سپلائی اور سیوریج کے منظور کئے گئے منصوبوں کی اسٹیمیٹ وار تفصیل(Annex-A)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ہر منصوبے کے لئے مالی سال وار مختص کی گئی رقم کی تفصیل(Annex-B)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) 2005-06سے2007-08تک ہر منصوبہ پر اور کل خرچ کی گئی رقم کی تفصیل (Annex-C)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اس رقم کے خرچ ہونے سے شہری آبادی کا بیشتر حصہ واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولت سے مستفید ہو رہا ہے۔ علاوہ ازیں شیخوپورہ شہر کے اطراف میں انڈسٹری کی بہتات ہے اور لاہور شہر کے قریب ترین ہونے کی وجہ سے شیخوپورہ شہر روز بروز بڑی تیزی سے پھیل رہا ہے لہٰذا واٹر سپلائی اور سیوریج کی ضرورت ہر گزرتے وقت کے ساتھ بڑھتی رہتی ہے لہٰذا نئی آباد ہونے والی آبادیوں میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی ضرورت ہے جس کا ماسٹر پلان تیار کروا کر تخمینہ لگوا لیا جائے گا۔

(ہ) ہر ٹھیکیدار کو الاٹ شدہ کام کی مالیت اور ان کی طرف سے مکمل کئے گئے کام کی مالیت کی تفصیل(Annex-D)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے ا

مذکورہ مالی سالوں کے دوران واٹر سپلائی اور سیوریج کی منظور شدہ منصوبوں کی تصدیق شدہ کاپی(Annex-E)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) مذکورہ مالی سالوں میں ہر ٹھیکیدار کی طرف سے شیخوپورہ شہر میں کئے گئے کاموں کا نقشہ (Annex-F)ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ز) مالی سال2005-06سے2007-08تک محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ شیخوپورہ کی طرف سے بچھائے گئے تمام پائپ چالو کر کے ٹی ایم اے شیخوپورہ کے حوالے کر دیئے گئے ہیں۔

(ح) شیخوپورہ شہر میں تمام رقم باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت خرچ کی گئی ہے جس کی وجہ سے نکاسی آب کی صورتحال بہت بہتر ہے۔ حالیہ شدید بارشوں اور سیلابی صورتحال میں ڈسپوزل ورکس پر تنصیب شدہ مشینری کے استعمال کی وجہ شہر بھر کے لوگ نکاسی آب کی سہولت سے مستفید رہے اور کہیں بھی نکاسی آب کا مسئلہ نہ رہا۔ بھکھی روڈ پر سیوریج کا پرانا نظام جو کہ وقت کے ساتھ وسیع نہ کیا تھا اس وجہ سے مسئلہ درپیش تھا۔ بھکھی روڈ کی تعمیر نو اور اس کے ساتھ سیوریج ڈالے جانے سے اس علاقہ کا مسئلہ حل ہو گیا ہے۔ ان پراجیکٹ میں کوئی بے ضابطگی نہیں پائی گئی ہے اس لئے ان میں کسی تحقیقات کی ضرورت نہ ہے

شیخوپورہ: 09-2008 سے 14-2013 کے دوران
واٹر سپلائی و سیوریج کے منظور کئے گئے منصوبہ جات کی تفصیلات

*2112: جناب محمد عارف خان سندھیلہ: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شیخوپورہ شہر کے لئے مالی سال 09۔2008 سے مالی سال 14۔2013 تک واٹر سپلائی اور سیوریج کے کتنے منصوبے، کتنی کتنی رقم کے منظور ہوئے، اسٹیمیٹ وار بتایا جائے؟

(ب) مذکورہ ہر منصوبے کے لئے مالی سال وار کتنی کتنی رقم مختص ہوئی؟

(ج) 09۔2008 سے 11۔2010 تک مالی سال وار مذکورہ ہر منصوبے پر کتنی کتنی رقم خرچ ہوئی اور کل کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(د) اتنی کثیر رقم خرچ ہونے کے عوض کیا پورا شہر واٹر سپلائی اور سیوریج سے مستفید ہو رہا ہے اگر نہیں تو جو پورشن رہتا ہے، اس کا نقشہ فراہم کیا جائے اور مذکورہ کئے جانے والے کام کا تخمینہ بتایا جائے؟

(ہ) ہر منصوبے پر کس کس ٹھیکیدار کو کتنی کتنی رقم کا کام الاٹ ہوا اور انہوں نے کتنی کتنی رقم کا کام کیا۔ 09۔2008 سے لے کر 14۔2013 ان مالی سالوں میں جتنے بھی واٹر سپلائی اور سیوریج کے منصوبہ جات منظور ہوئے، ان کے چیف انجینئر سے تصدیق شدہ ایک ایک کاپی ایوان میں فراہم کی جائے؟

(و) 09۔2008 سے لے کر 14۔2013 ہر ٹھیکیدار کی طرف سے شہر میں کئے گئے، کام کا الگ نقشہ تیار کر کے ایوان میں پیش کیا جائے؟

(ز) 09۔2008 سے لے کر 14۔2013 محکمہ کی طرف سے کئے گئے کام میں کیا کوئی آبادی گلیاں ایسی بھی ہیں جو محکمہ کے علم میں ہیں جہاں پائپ تو پڑے ہیں اور چل نہیں رہے ان کی تفصیل مہیا کی جائے؟

(ح) کیا یہ درست ہے کہ شہر میں کثیر رقم نکاسی آب پر خرچ ہونے کے باوجود بھی تعمیراتی کام منصوبہ بندی کے تحت نہیں ہوا، جس کی مثال حالیہ بارشوں میں بھکھی روڈ پر گھروں میں چار سے پانچ فٹ تک پانی کھڑا ہو گیا کیا حکومت اس بابت تحقیقات کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) شیخوپورہ شہر کے لئے مالی سال 09-2008 سے 14-2013 تک واٹر سپلائی اور سیوریج کے منظور کئے گئے منصوبوں کی اسٹیمیٹ وار تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ہر منصوبے کے لئے مالی سال وار مختص کی گئی رقم کی تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) 09-2008 سے 11-2010 ہر منصوبہ پر اور کل خرچ کی گئی رقم کی تفصیل (Annex-C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اس رقم کے خرچ ہونے سے شہری آبادی کا بیشتر حصہ واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولت سے مستفید ہو رہا ہے۔ علاوہ ازیں شیخوپورہ شہر کے اطراف میں انڈسٹری کی بہتات ہے اور لاہور شہر کے قریب ترین ہونے کی وجہ سے شیخوپورہ شہر روز بروز بڑی تیزی سے پھیل رہا ہے لہٰذا واٹر سپلائی اور سیوریج کی ضرورت ہر گزرتے وقت کے ساتھ بڑھتی رہتی ہے لہٰذا نئی آباد ہونے والی آبادیوں میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی ضرورت ہے جس کا ماسٹر پلان تیار کروا کر تخمینہ لگوا لیا جائے گا۔

(ہ) ہر ٹھیکیدار کو الاٹ شدہ کام کی مالیت اور ان کی طرف سے مکمل کئے گئے کام کی مالیت کی تفصیل (Annex-D) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

09-2008 سے 14-2013 کے دوران واٹر سپلائی اور سیوریج کے منظور شدہ منصوبوں کی تصدیق شدہ کاپی (Annex-E) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) مذکورہ مالی سالوں میں ہر ٹھیکیدار کی طرف سے شیخوپورہ شہر میں کئے گئے کاموں کا نقشہ (Annex-F) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ز) مذکورہ مالی سالوں کے دوران محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ شیخوپورہ کی طرف سے بچھائے گئے تمام پائپ چالو کر کے ٹی ایم اے شیخوپورہ کے حوالے کر دیئے گئے ہیں۔ محلہ آرائیانوالہ میں ٹیوب ویل پر واپڈا کی طرف سے تا حال بجلی نصب نہ کی گئی ہے جس کی وجہ سے مذکورہ علاقوں میں بچھائے گئے پائپ چالو نہ کئے جا سکے ہیں۔ بجلی کی فراہمی ہوتے ہی مذکورہ علاقے میں بھی پائپ چالو کر دیئے جائیں گے۔

(ح) شیخوپورہ شہر میں تمام رقم باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت خرچ کی گئی ہے جس کی وجہ سے نکاسی آب کی صورتحال بہت بہتر ہے۔ حالیہ شدید بارشوں اور سیلابی صورتحال میں ڈسپوزل ورکس پر تنصیب شدہ مشینری کے استعمال کی وجہ شہر بھر کے لوگ نکاسی آب کی سہولت سے مستفید رہے اور کہیں بھی نکاسی آب کا مسئلہ نہ رہا۔ بھکھی روڈ پر سیوریج کا پرانا نظام جو کہ وقت کے ساتھ وسیع نہ کیا گیا تھا اس وجہ سے مسئلہ درپیش تھا۔ بھکھی روڈ کی تعمیرِ نو سے اور اس کے ساتھ سیوریج ڈالے جانے سے اس علاقے کا مسئلہ حل ہو گیا ہے۔ ان پراجیکٹ میں کوئی بے ضابطگی نہ پائی گئی ہے اس لئے ان میں کسی تحقیقات کی ضرورت نہ ہے۔

لاہور: ڈائریکٹر واسا کو اہلیان فتح گڑھ کی طرف سے دی گئی درخواست کی تفصیلات

*1634: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اہلیان علاقہ میاں غلام نبی پارک مسلم آباد فتح گڑھ لاہور نے ماہ جولائی 2013 میں ڈائریکٹر واسا شاہ جمال کو بذریعہ ٹیلی فون اور تحریری مطلع کیا تھا کہ اس علاقہ میں مسجد سید نا صدیق اکبر کے بالمقابل خالی پلاٹوں میں بارشوں کا پانی کافی دنوں سے جمع ہے جو کہ اس علاقہ کے گٹروں کے اوور فلو ہونے سے جمع ہوا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈائریکٹر مذکورہ نے اس پانی کے نکاس کے لئے موقعہ پر اہلکاروں کو پیٹر انجن دے کر بھیجا اور فوری طور پر پانی کے نکاس کے لئے کہا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ اہلکاران پیٹر انجن وہاں رکھ کر چلے گئے جو کہ وہاں پر دس پندرہ دن پڑا رہا؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان اہلکاروں نے ایک گھنٹہ کے لئے بھی پیٹر انجن برائے نکاس گندا پانی نہ چلایا؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ پانی خود بخود خشک ہوا؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس بابت بھی اہل علاقہ نے ڈائریکٹر واسا شاہ جمال کو تحریری طور پر مطلع کیا تھا اور ان سے اس بابت انکوائری کروانے کی درخواست کی گئی تھی؟

(ز) کیا ڈائریکٹر ہذا نے کوئی انکوائری کروائی ہے تو اس کی مفصل رپورٹ ایوان میں پیش کی جائے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست ہے کہ اہلیان علاقہ میاں غلام نبی پارک مسلم آباد فتح گڑھ لاہور نے ماہ جولائی 2013 میں ڈائریکٹر ایڈمنسٹریشن واسا، شاہ جمال کو بذریعہ ٹیلیفون اور تحریری مطلع کیا تھا کہ اس علاقہ میں مسجد سیدنا صدیق اکبر کے بالمقابل خالی پلاٹوں میں بارشوں کا پانی کافی دنوں سے جمع ہے۔ پرائیویٹ کھلے پلاٹ روڈ لیول سے گہرا ہونے کی وجہ سے بارش کے پانی سے بھر جاتے تھے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ڈائریکٹر واسا شالامار اینڈ عزیز بھٹی ٹاؤن نے اس پانی کے نکاس کے لئے اہلکاروں کو پیٹر انجن دے کر موقع پر بھیجا اور فوری طور پر پانی کے نکاس کی ہدایت کی۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ پیٹر انجن چلا کر مذکورہ پلاٹوں سے بارشی پانی کا نکاس کیا جاتا رہا۔ تاہم مسلسل بارشیں ہونے کی وجہ سے کھلے گہرے پلاٹ بارشی پانی سے بھر جاتے تھے ان کو بار بار پیٹر انجن چلا کر خالی کیا جاتا رہا۔

(د) یہ درست نہ ہے۔ واسا اہلکاروں نے متواتر پیٹر انجن چلا کر پانی خشک کیا۔

(ہ) یہ درست نہ ہے۔ واسا نے پیٹر انجن چلا کر موقع پر لوگوں کے کھلے اور گہرے پلاٹوں کو خشک کیا۔

(و) یہ درست ہے۔

(ز) اس دوران لگاتار بارش ہونے سے جو پلاٹ پیٹر انجن چلا کر خشک کئے جاتے تھے وہ دوبارہ بھر جاتے تھے جس کی رپورٹ ڈائریکٹر واسا شاہ جمال کو موقع سے بارشی پانی نکال کر دی گئی تھی کہ اس وقت موقع پر کوئی پانی نہ ہے۔ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: غیر قانونی پلازوں کے خلاف کارروائی کی تفصیلات

*1705: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔143، 144، 145 اور 146 لاہور میں کتنے پلازے ایل ڈی اے سے منظور شدہ ہیں اور کتنے غیر منظور شدہ الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) متذکرہ حلقوں میں حکومت نے غیر قانونی پلازوں کے خلاف کیا کارروائی کی، کتنے مالکان کو جرمانہ، سزائیں دی گئیں اور کون کون سے پلازے غیر قانونی ہونے کی وجہ سے گرا دیئے ان کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) حلقہ پی پی۔143 میں لارکس کالونی، باغبانپورہ، ریلوے کالونی، سحر روڈ وغیرہ آتے ہیں۔
حلقہ پی پی۔144 میں محمود بوٹی، سکھ نہر، کرول بند روڈ وغیرہ شامل ہیں حلقہ پی پی۔145 میں سلامت پورہ، محمد پورہ، لکھوڈیر، ہربنس پورہ، فتح گڑھ، گلشن پارک، رشید پارک وغیرہ شامل ہیں۔
حلقہ پی پی۔146 میں غازی آباد، دھرم پورہ، مغلپورہ، رام گڑھ، پاکستان منٹ وغیرہ شامل ہیں۔
یہ تمام علاقے ایل ڈی اے بلڈنگ کنٹرول میں نہیں آتے اس لئے یہ سوال سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے متعلقہ ہے۔

(ب) مفصل جواب جز (الف) میں دیا گیا ہے۔

لاہور: ایل ڈی اے میں سینئر پوسٹوں پر جونیئر افسران کی تعیناتی کی تفصیلات

*1795: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ ایل ڈی اے میں ڈی ایم جی آفیسر جو کہ گریڈ 19 کے جونیئر ترین آفیسر ہیں کو ایل ڈی اے میں قانون اور ضابطے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے گریڈ 20 کی پوسٹ پر ڈائریکٹر جنرل تعینات کیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گریڈ 19 کے جونیئر ترین افسران کو بطور ایڈیشنل ڈی جی (ہاؤسنگ) اور ایڈیشنل ڈی جی ہیڈکوارٹرز گریڈ 20 کی اسامیوں پر تعینات کیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ قواعد کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ایل ڈی اے میں گریڈ17 کے افسران کو گریڈ20 کی پوسٹوں پر تعینات کیا گیا؟

(د) مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں ایل ڈی اے جیسے اہم ادارے میں جونیئر افسران کی سینئر پوسٹوں پر تعیناتی سے ادارے کی کارکردگی بُری طرح متاثر ہو رہی ہے۔کیا حکومت پنجاب ان تمام تر غیر قانونی تعیناتیوں کو منسوخ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے،اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) ایل ڈی اے میں ڈائریکٹر جنرل کے عہدہ کے لئے 19 یا 20 گریڈ کے آفیسر اہل ہیں۔موجودہ ڈائریکٹر جنرل 19 گریڈ کے آفیسر ہیں اور ان کی تعیناتی قانون کے مطابق ہوئی ہے۔

(ب) ایل ڈی اے میں ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل کی اسامیاں 19 گریڈ کی ہیں۔

(ج) جی نہیں! کسی بھی گریڈ 17 کے آفیسر کو گریڈ 20 کی پوسٹ پر تعینات نہیں کیا گیا ہے۔

(د) ایل ڈی اے میں کوئی تقرری غیر قانونی نہیں کی گئی ہے لہٰذا کارکردگی متاثر ہونے کا معاملہ خارج از بحث ہے۔

لاہور: ماڈل ٹاؤن پبلک پارک میں پی ایچ اے کی ملی بھگت سے قبضہ گروپ کی طرف سے بنائے گئے کمرہ، باتھ روم کی تفصیلات

*1814: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ماڈل ٹاؤن پی بلاک پبلک پارک نزد نیس پاک آفس لاہور میں ایک قبضہ گروپ نے پی ایچ اے عملہ کی ملی بھگت سے ایک کمرہ اور باتھ روم غیر قانونی طور پر تعمیر کیا ہے جو کہ قبضہ گروپ کے استعمال میں ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ قبضہ گروپ عام پبلک کو پارک میں داخل نہیں ہونے دیتا؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا متعلقہ حکام پارک میں ناجائز تعمیر شدہ کمرہ اور باتھ روم کو منہدم کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں،اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) مذکورہ کمرہ ٹیوب ویل کے مقصد کے لئے واسا ایل ڈی اے نے تعمیر کیا ہوا ہے اور واسا کے ڈیوٹی سٹاف کے زیر استعمال ہے، کسی قبضہ گروپ کے استعمال میں ہے اور نہ ہی قبضہ کیا ہوا ہے۔

(ب) پارک عوام کی تفریح کے لئے ہیں اور اس پارک کا گیٹ ہر وقت کھلا رہتا ہے کسی کے لئے بھی داخلہ ممنوعہ ہے۔

(ج) اس کا جواب جز(الف) میں بیان کیا جا چکا ہے۔

جہلم شہر: لگائے گئے ٹیوب ویلز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1845: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) جہلم شہر میں سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنے ٹیوب ویل کس کس جگہ نصب کئے گئے؟

(ب) ان پر کتنی رقم فی ٹیوب ویل خرچ ہوئی؟

(ج) ان ٹیوب ویلز کی مشینری کہاں کہاں سے خرید کی گئی؟

(د) کس کس ٹیوب ویل کی مشینری ناقص اور غیر معیاری پائی گئی؟

(ہ) اس وقت ان میں سے کون کون سے ٹیوب ویلز کب سے بند پڑے ہیں۔حکومت ان کی خراب یا بند ہونے کی تحقیقات کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) محکمہ ہذا نے سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران جہلم شہر میں کوئی ٹیوب ویل نصب نہ کیا ہے۔

(ب) محکمہ ہذا نے اس مد میں کوئی رقم خرچ نہ کی ہے۔

(ج) محکمہ ہذا نے کوئی مشینری نہ خریدی ہے۔

(د) محکمہ ہذا نے کوئی مشینری خرید نہ کی ہے لہٰذا ناقص یا غیر معیاری کا جواز نہیں ہے۔

(ہ) نہ تو کوئی ٹیوب ویل نصب کیا گیا ہے اور نہ ہی اس کے بند ہونے یا تحقیقات کا جواز ہے۔ان امور کی بابت مزید معلومات ٹی ایم او جہلم بہتر طور پر فراہم کر سکتا ہے۔

جہلم شہر: فراہمی آب کے لئے بچھائی گئی پائپ لائن و دیگر تفصیلات

*1847: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) جہلم شہر کی کس کس آبادی میں سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران فراہمی آب کے لئے پائپ لائن بچھائی گئی؟

(ب) ان پر کتنی لاگت آئی ہے اور یہ کس کس کی زیر نگرانی کام مکمل ہوا ہے؟

(ج) یہ کس کس ٹھیکیدار نے کام مکمل کیا ہے، ان کے نام و پتا جات بتائیں؟

(د) کیا یہ منصوبے مکمل ہو چکے ہیں یا ابھی زیر تکمیل ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) محکمہ ہذا نے سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران جہلم شہر میں کوئی پائپ لائن نہ بچھائی ہے۔

(ب) محکمہ ہذا نے درج بالا سالوں میں اس مد میں کوئی رقم خرچ نہ کی ہے۔

(ج) محکمہ ہذا کے تحت کسی ٹھیکیدار نے کوئی کام نہ کیا ہے۔

(د) کوئی منصوبہ محکمہ ہذا نے شروع کیا ہے اور نہ ہی زیر تعمیر ہے۔

لاہور: یونین کونسل۔45 اور 46 میں سیوریج کی صفائی کی تفصیلات

*1965: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ ہاؤسنگ سیوریج کی صفائی کے لئے پانی کے بلوں میں رقم کی کٹوتی کرتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یونین کونسل نمبر 45 اور 46 لاہور کی گلیوں / محلوں میں سیوریج کی صفائی پچھلے پانچ سالوں کے دوران نہ کی گئی ہے جس کے باعث مذکورہ یونین کونسلز کی گلیاں گندے نالوں کا منظر پیش کر رہی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مغلپورہ سب ڈویژن بڑے میاں درس قبرستان لاہور میں سیوریج کی صفائی کے لئے شکایات بھی کروائی جاتی ہیں لیکن یہ ملازمین ٹس سے مس نہیں ہوتے؟

(د) کیا حکومت ان شکایات کے ازالہ کے لئے ہر سب ڈویژن میں کوئی مانیٹرنگ باڈی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ شکایت کنندہ کی شکایت کا بروقت ازالہ کیا جاسکے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ یونین کونسل نمبر 45 اور 46 میں شیڈول کے مطابق سیوریج کی صفائی کروائی جاتی ہے اور اگر کوئی سیوریج بند ہونے کی کمپلینٹ دفتر میں موصول ہوتی ہے تو فوری طور پر اس پر عمل کیا جاتا ہے اور شکایت کو رفع کیا جاتا ہے۔ اس وقت کسی بھی گلی میں سیوریج کا پانی کھڑا نہ ہے۔

(ج) جی نہیں! یہ درست نہ ہے جب کوئی شکایت دفتر موصول ہوتی ہے تو عملہ فوری طور پر اس شکایت کو رفع کرتا ہے۔

(د) واسا لاہور نے شکایات کی مانیٹرنگ کے لئے واسا ہیڈ آفس میں "کمپلینٹ مانیٹرنگ سیل قائم کیا ہوا ہے اور واسا ہیلپ لائن 1334 پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ گورنمنٹ آف پنجاب کے زیر اثر کام کر رہی ہے جو کہ شکایات کو مانیٹر کر رہی ہے۔

لاہور: پی پی۔148 میں واٹر فلٹریشن پلانٹس لگانے کی تفصیلات

*1976: میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔148 لاہور میں پینے کا سیوریج ملا پانی مل رہا ہے کیا حکومت اس حلقہ میں واٹر فلٹریشن پلانٹس لگانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

(ب) مذکورہ حلقہ کے کن کن علاقہ جات میں ابھی تک واٹر فلٹریشن پلانٹس نہیں لگائے گئے ان کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ پی پی۔148 لاہور میں پینے کا سیوریج ملا پانی مل رہا ہے۔ تاہم جب کبھی اس قسم کی شکایت موصول ہوتی ہے تو موقع پر جا کر واٹر سپلائی لائن کو چیک کیا جاتا ہے اور شکایت رفع کی جاتی ہے۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ پانی میں آلودگی کی زیادہ تر وجہ صارف کا

اپناہی ½2انچ پائپ کا لیک ہونا ہوتا ہے جو اس اپنی ہی سیوریج کی ہودی سے گزر رہا ہوتا ہے۔
نومبر اور دسمبر 2013 میں بھی پی پی۔148 کے مختلف علاقوں سے پانی کے نمونہ جات لے کر چیک کئے گئے ہیں جس کے مطابق پانی پینے کے لئے موزوں ہے۔ رپورٹس منسلک ہیں۔
واسا لاہور نے پی پی۔148 میں درج ذیل ٹیوب ویلوں پر واٹر فلٹریشن پلانٹس لگائے ہوئے ہیں۔

1۔ راحت پارک، سمن آباد ٹیوب ویل

2۔ ہامون شاہ پارک، مزنگ ٹیوب ویل

(ب) مذکورہ حلقہ کے جن علاقوں میں پینے والے پانی میں سنکھیا کی مقدار زیادہ ہے وہاں ترجیحی بنیادوں پر فلٹریشن پلانٹس کی تنصیب کی گئی ہے۔اس حلقہ میں باقی ٹیوب ویلوں کے پانی میں آرسینک کی مقدار کم ہونے کی بناء پر مزید فلٹریشن پلانٹس نہیں لگائے گئے۔

لاہور: گرین بیلٹ میں لگائے گئے درختوں کی تفصیلات

*1986: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی ایچ اے نے سال 12-2011 کے دوران کپ سٹور مین جی ٹی روڈ تا شالامار چوک لاہور گرین بیلٹ میں کل کتنے درخت کب لگائے گئے اور ان کی خرید پر کل کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(ب) ان درختوں میں سے کل کتنے موجود ہیں اور کتنے خراب ہونے کی بناء پر ختم ہو چکے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) سال 12-2011 کے دوران کل 625 پودے لگائے گئے اور یہ تمام پودے پی ایچ اے کی نرسریز سے اُٹھائے گئے۔

(ب) ان درختوں میں سے 600 عدد پودے موجود ہیں اور 25 عدد پودے خراب ہونے کی بناء پر ختم ہو گئے تھے اور اُن کی جگہ نئے پودے لگا دیئے گئے۔

بہاولپور شہر میں واٹر سپلائی کے منصوبہ جات کی منظوری و تکمیل کی تفصیلات

*2025: محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ ہاؤسنگ نے شہر بہاولپور میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران واٹر سپلائی کے کتنے منصوبہ جات کی منظوری دی، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران کتنے منصوبہ جات ایسے ہیں جو تاحال مکمل نہ ہو سکے، یہ کب تک مکمل ہوں گے؟

(ج) جو منصوبہ جات مکمل ہو چکے ہیں، ان سے کتنے لوگ استفادہ کر رہے ہیں، ان منصوبہ جات کے نام و مقام و تخمینہ لاگت سے آگاہ کریں؟

(د) جو منصوبہ جات بروقت مکمل نہ ہو سکے، ان کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ہ) جو منصوبہ جات مکمل ہوئے، ان کی فائنل انسپکشن و چیکنگ کن افسران واہلکاران نے کی؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) محکمہ ہاؤسنگ و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی جانب سے پچھلے پانچ سالوں کے دوران بہاولپور شہر میں کسی نئی واٹر سپلائی سکیم کی منظوری نہیں دی گئی ہے۔ تاہم مالی سال 07-2006 میں واٹر سپلائی کا ایک منصوبہ شروع کیا گیا تھا جس کی لاگت 248.789 ملین روپے ہے جس پر اب تک 233.402 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ یہ منصوبہ تکمیل کے مراحل میں ہے۔ اس سے شہر کی تین آبادیوں (i۔ ماڈل ٹاؤن سی، ii۔ مقبول کالونی، iii۔ اسلامی کالونی) کو پینے کا صاف پانی ملنا شروع ہو گیا ہے۔ (تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ب) محکمہ ہاؤسنگ و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی جانب سے پچھلے پانچ سالوں کے دوران بہاولپور شہر میں کسی نئی واٹر سپلائی سکیم کی منظوری نہیں دی گئی ہے۔ جبکہ مذکورہ بالا واٹر سپلائی کا منصوبہ 30-06-2014 تک مکمل ہو جائے گا۔

(ج) محکمہ ہاؤسنگ و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی جانب سے پچھلے پانچ سالوں کے دوران بہاولپور شہر میں کسی نئی واٹر سپلائی سکیم کی منظوری نہیں دی گئی ہے جبکہ مذکورہ بالا واٹر سپلائی کے منصوبہ کا مقام اور تخمینہ لاگت کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) محکمہ ہاؤسنگ و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی جانب سے پچھلے پانچ سالوں کے دوران بہاولپور شہر میں کسی نئی واٹر سپلائی سکیم کی منظوری نہیں دی گئی ہے جبکہ مذکورہ بالا واٹر سپلائی کے منصوبہ کی تاخیر کی وجہ Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کوئی نیا منصوبہ زیر غور نہ رہا جس کی انسپکشن کی جاتی۔

بہاولپور: لگائے گئے فلٹریشن پلانٹس کی تعداد ودیگر تفصیلات

*2026: محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: کیا وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بہاولپور شہر میں محکمہ ہاؤسنگ کی جانب سے پچھلے پانچ سالوں کے دوران کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹس کن کن مقامات پر لگائے گئے اور ان پر کتنے اخراجات آئے، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) ان پلانٹس میں سے اس وقت کتنے چالو حالت میں اور کتنے کب سے بند پڑے ہیں، ان کو ٹھیک کیوں نہیں کروایا جارہا ہے؟

(ج) ان پلانٹس کو چلانے کے لئے کل کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں-کیا یہ پلانٹس چوبیس گھنٹے چلائے جارہے ہیں۔وقفہ کا وقت کتنا ہے؟

(د) مذکورہ عرصہ کے دوران کتنے خراب پلانٹس کو ٹھیک کروایا گیا اور ان پر کتنے کتنے اخراجات آئے۔اخراجات کی منظوری کن کن افسران نے دی، ان کے نام، عہدہ، موجودہ تعیناتی سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے بہاولپور شہر میں کوئی فلٹریشن پلانٹ نہیں لگایا ہے۔

(ب) ایضاً

(ج) ایضاً

(د) ایضاً

لاہور: 2011تا2013، واسا کے منصوبہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*2156: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیاوزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سال 12-2011اور13-2012 کے دوران واسا لاہور نے کتنی رقم کس کس منصوبہ پر خرچ کی، اس منصوبہ کا نام، تخمینہ لاگت، مدت تکمیل اور یہ منصوبہ کب شروع اور کب ختم ہوا؟

(ب) ان منصوبوں پر خرچ کردہ رقم اور کاموں کی تصدیق کس کس تھرڈ پارٹی سے کروائی گئی؟

(ج) کس کس منصوبہ کی تصدیق تھرڈ پارٹی سے کروائی گئی ہے؟

(د) ہر منصوبہ میں کتنی رقم ٹھیکیدار کو ادا کی گئی ہے، تفصیل وار بتائیں؟

(ہ) کس کس کام میں فرضی ادائیگی کی نشاندہی ہوئی اور کس کس میں رقم کی خُورد بُرد کا انکشاف ہوا اور کس کس کام میں ناقص مٹیریل کی شکایت موصول ہوئی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) واسا لاہور میں سال 12-2011اور13-2012 کے دوران عمل میں آنے والے منصوبہ جات کے نام، ان کی تخمینہ لاگت، اخراجات، مدت تکمیل اور تاریخ آغاز و تکمیل کی تفصیل(A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس دوران مکمل کئے گئے منصوبہ جات میں سے کچھ منصوبوں کی تھرڈ پارٹی تصدیق کے لئے مشاورتی فرم نیسپاک کی خدمات حاصل کی گئیں جبکہ باقی ماندہ منصوبے متعلقہ انجینئرز کے زیرِ نگرانی مکمل کئے گئے۔

(ج) اس دوران تھرڈ پارٹی کے زیرِ نگرانی مکمل ہونے والے منصوبوں کی تفصیل(B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مذکورہ منصوبوں میں ٹھیکیدار کو ادا کی گئی رقم کی تفصیل(A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ان مکمل ہونے والے منصوبوں میں فرضی ادائیگی، رقم کی خُورد بُرد اور ناقص مٹیریل کے حوالے سے کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی ہے۔

فیصل آباد: پی ایچ اے کی گراؤنڈز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2163: میاں طاہر: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) فیصل آباد میں PHA کی کتنی گراؤنڈز کہاں کہاں ہیں، ان کے نام اور رقبہ کی تفصیل بتائیں؟

(ب) ہر گراؤنڈ کی نگرانی اور دیکھ۔بھال کے لئے کتنے ملازم کام کر رہے ہیں؟

(ج) ہر گراؤنڈ میں کیا کیا سہولیات عوام کے لئے فراہم کی گئی ہیں؟

(د) ہر گراؤنڈ پر سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران کتنی رقم خرچ کی گئی تھی، تفصیل گراؤنڈ وار بتائیں؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ فیصل آباد شہر کی تمام گراؤنڈز کی حالت انتہائی خراب ہے، ان گراؤنڈز میں جگہ جگہ بارشوں کا پانی کھڑا ہے اور ان میں ڈینگی لاروا پیدا ہو رہا ہے؟

(و) کیا حکومت ان گراؤنڈز کی حالت درست کرنے اور ان کی خراب حالت کے ذمہ داران ملازمین کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) تفصیل بر فلیگ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) فنانس ڈیپارٹمنٹ سے منظور شدہ مالی / بیلداران وغیرہ کی تعداد 1165 ہے اس کے مقابلے میں گراؤنڈز / پارکوں اور گرین بیلٹس وغیرہ کی دیکھ بھال کے لئے دستیاب مالی / بیلداران اور سپر وائزری سٹاف کی تعداد 545 ہے اور 620 سیٹیں خالی ہیں۔ اس کمی کی وجہ سے ان ملازمین کو حسب ضرورت گراؤنڈز کی نگرانی اور دیکھ بھال کے لئے تعینات کیا جاتا ہے۔

(ج) پی ایچ اے نے دستیاب وسائل کے مطابق عوام کی سہولت کے لئے درج ذیل سہولیات فراہم کی ہوئی ہیں جن میں گارڈن فلسچر، لائٹس، جوگنگ ٹریکس، بچوں کے جھولے، باؤنڈری وال، گرل چھتریاں وغیرہ شروع ہیں۔

(د) تفصیل بر فلیگ (بی) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) درست نہ ہے اس وقت کسی بھی گراؤنڈ میں پانی نہیں کھڑا اور نہ ہی ڈینگی لاروا کی موجودگی کی شکایات پائی گئی ہیں بارشوں کے دوران بعض گراؤنڈز میں پانی کھڑا ہونے کی شکایات پیدا ہوتی ہیں جس کی نکاسی کا فوری بندوبست کر دیا جاتا ہے۔

(و) پی ایچ اے کے زیر کنٹرول پیشتر گراونڈز، پارکس درست حالت میں ہیں اگر کسی گراونڈ کی حالت خراب ہے تو اس کی بنیادی وجہ عملہ کی کوتاہی نہیں بلکہ سٹاف اور فنڈز کی شدید کمی ہے۔

فیصل آباد: پی ایچ اے کا بجٹ واستعمال کی تفصیلات

*2165: میاں طاہر: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی ایچ اے فیصل آباد کا سال 12-2011 اور 13-2012 کا بجٹ سال وار بتائیں؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی رقم کس کس گراونڈ پر خرچ ہوئی ہے؟

(ج) ان گراونڈ میں جو کام کروایا گیا ہے۔ان کی تفصیل مع تخمینہ لاگت بتائیں؟

(د) یہ کام محکمہ کے کن کن ملازمین کی زیر نگرانی کروایا گیا تھا ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ہ) ہر کام کی ادائیگی سے قبل ان کی تصدیق کروائی گئی تھی تو یہ کس نے کی تھی اور کیا اس نے موقعہ ملاحظہ کیا تھا؟

(و) کس کس گراونڈ میں کام نہ ہونے کی نشاندہی ہوئی اور اس کے ذمہ دار کون کون ٹھہرے اور ان کے خلاف کیا محکمانہ ایکشن ہوا؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) کاپی بجٹ 12-2011 بر فلیگ (A) اور کاپی بجٹ 13-2012 بر فلیگ (B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) بر فلیگ (C) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ج) بر فلیگ (C) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(د) محمد خالد ڈائریکٹر انجینئر نگ (BS-19)، عبدالغفور ڈپٹی ڈائریکٹر انجینئر نگ (BS-18)، رائے محمد مرتضیٰ اسسٹنٹ ڈائریکٹر (BS-17) اور جاوید اقبال اسسٹنٹ ڈائریکٹر (BS-17) کی زیر نگرانی کام سرانجام دیئے گئے۔

(ہ) سب انجینئر بل تیار کرتا ہے جس کے بعد متذکرہ افسران کی طرف سے ہر کام کی چیکنگ اور اس کی مکمل جانچ پڑتال کے بعد ادائیگی کی جاتی ہے۔

(و) ترقیاتی پروگرامز کے تحت جن گراؤنڈز کے لئے فنڈ دستیاب ہوئے ان تمام میں کام مکمل کروا دیئے گئے اور کام نہ کروانے کے بارے میں کوئی شکایت / نشاندہی سامنے نہیں آئی۔

گوجرانوالہ: پی پی۔93 میں سیوریج لائنز کی تبدیلی کا معاملہ

*2258: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔93 گوجرانوالہ میں سیوریج لائنز بوسیدہ ہونے کی وجہ سے بند ہو جاتی ہیں اور جگہ جگہ گندا پانی کھڑا ہو جاتا ہے؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ بالا حلقہ میں نیا سیوریج ڈالنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے معزز ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) ہاں! یہ درست ہے کہ درج ذیل علاقوں میں سیوریج لائنیں 30 سے 35 سال پرانی اور بوسیدہ ہیں جس کی وجہ سے وہ بند ہو جاتی ہیں ان کو کھول دیا جاتا ہے۔ ان کا سائز کم ہونے کی وجہ سے موسم برسات میں یہ مسئلہ زیادہ ہو جاتا ہے:

1۔ سید پارک بازار وملحقہ گلیاں ڈھلے 2۔ قذافی روڈ
3۔ کوٹلی بابا رستم روڈ 4۔ صادق روڈ
5۔ گوبند گڑھ 6۔ مغلپورہ جناح روڈ

(ب) واسا گوجرانوالہ نے مذکورہ بالا حلقہ میں نیا سیوریج ڈالنے کے لئے ایک سکیم "مہیا کرنا اور بچھانا سیوریج لائن قذافی روڈ، عباس کالونی، حیدر کالونی، باٹھ کالونی، رحمان آباد، جنت ٹاؤن، صادق آباد اور کوٹلی رستم "مبلغ 82.00 ملین روپے کی بنا کر حکومت پنجاب کو بھیج دی ہے جونہی فنڈز مہیا ہوں گے اس پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

ضلع لاہور: رہائشی سکیموں میں ترقیاتی کام نہ ہونے کی تفصیلات

*2313: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

سال 2011 کے دوران ضلع لاہور میں ایل ڈی اے نے رہائشی سکیموں میں ترقیاتی کام نہ ہونے کی وجہ سے کتنی ہاؤسنگ سکیموں کے خلاف کارروائی کی، اگر نہیں کی تو کیوں؟

وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ (جناب تنویر اسلم ملک):

ایل ڈی اے نے سال 2011 میں ایسی منظور شدہ سکیموں کے خلاف شو کاز نوٹس جاری کئے، جنہوں نے مقررہ وقت میں ترقیاتی کام مکمل نہ کئے تھے اور ان کو بھی reminder جاری کئے گئے اس کے بعد ان سکیموں کے خلاف حسب ضابطہ سینئر جوڈیشل مجسٹریٹ ایل ڈی اے کے پاس قانونی کارروائی کرنے کے لئے متعدد چالان بھجوائے گئے۔ان سکیموں میں، سٹی ہاؤسنگ، ندی کنارے ہاؤسنگ سکیم، گلشن جناح، غوث فارم ،ایور گرین، نواب ٹاؤن، وینس ٹاؤن وغیرہ ہاؤسنگ سکیمیں شامل ہیں۔مزید برآں ڈویلپمنٹ کا کام تسلی بخش نہ ہونے کی وجہ سے ایل ڈی اے نے وینس ٹاؤن اور نواب ٹاؤن سکیموں میں رہن شدہ پلاٹوں کو فروخت کر کے شعبہ انجینئر نگ ایل ڈی اے کے زیر نگرانی ترقیاتی کام مکمل کروایا۔اس کے علاوہ ایل ڈی اے نے شعبہ انجینئر نگ (پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیمز) بھی قائم کر دیا ہے جو ترقیاتی کام مکمل کروا رہا ہے۔

محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئر نگ کے ملازمین کو ریگولر کرنے کی تفصیلات

*2344: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

کیا یہ درست ہے کہ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئر نگ کے سکیل ایک سے 15 تک کے ملازمین کو ریگولر کرنے کا نوٹیفکیشن جاری نہ کیا گیا ہے ایسا کیوں ہے ان ملازمین کو کب تک ریگولر کرنے کا نوٹیفکیشن جاری ہو گا؟

وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ (جناب تنویر اسلم ملک):

محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئر نگ میں کل 1731 ملازمین کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں جن میں سے 113 ملازمین ریگولر پوسٹوں (یعنی گرانٹ 17 غیر ترقیاتی بجٹ کے تحت منظور شدہ پوسٹیں) کے تحت کام کر رہے ہیں۔ کاپی Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور باقی 1618 ملازمین کی بھرتی پراجیکٹ پوسٹوں (یعنی گرانٹ 36 ترقیاتی بجٹ کے

تحت منظور شدہ پوسٹیں) کے تحت ہوئی تھی۔ کاپی Annex B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ حکومت پنجاب نے اس سلسلہ میں ایک نوٹیفکیشن نمبر DO(O&M)(S&GAD) 5-3/2013 مورخہ 01-03-2013 جاری کیا ہے (کاپی Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جس کا اطلاق صرف 113 ملازمین پر ہوتا ہے جن کی بھرتی ریگولر پوسٹوں (یعنی گرانٹ 17 غیر ترقیاتی بجٹ کے تحت منظور شدہ پوسٹیں) کے تحت ہوئی ہے۔ اس نوٹیفکیشن کی روشنی میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو ان 113 ملازمین کے ریکارڈ کا جائزہ لے کر ان کو ریگولر کرنے کی سفارش کرے گی جیسے ہی کمیٹی کی سفارشات موصول ہوں گی حکومت پنجاب ان سفارشات کی روشنی میں ریگولر پوسٹوں کے تحت بھرتی کئے گئے ان 113 ملازمین کو ریگولر کر دے گی۔ باقی 1618 ملازمین جن کی بھرتی پراجیکٹ پوسٹوں یعنی ترقیاتی بجٹ کے تحت ہوئی تھی ان پوسٹوں کو پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کی سفارشات بذریعہ Evaluation Committee Meeting dated 26-07-2011 کے تحت ترقیاتی (یعنی گرانٹ 36) سے غیر ترقیاتی بجٹ (یعنی گرانٹ 17) میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ کاپی Annex-D مزید برآں وزیر اعلیٰ نے ان ملازمین کو ریگولر کرنے کے لئے چار رکنی کمیٹی تشکیل دی تھی جس کا نوٹیفکیشن ایس اینڈ جی اے ڈی کے ریگولیشن ونگ نے 02-01-2012 کو جاری کیا۔ کاپی Annex-E ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس کمیٹی نے مورخہ 18-03-13 کو ان ملازمین کو ریگولر کرنے کے لئے سفارشات دیں۔ کاپی Annex-F ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ایسے کنٹریکٹ ملازمین کی مدت ملازمت میں جو "ایس این ای" کے مطابق تعینات ہیں ان کے لئے مزید چھ ماہ کی توسیع مورخہ 30-06-2014 تک کر دی گئی ہے۔

راولپنڈی: راول ٹاؤن میں لگائے گئے ٹیوب ویلز و دیگر تفصیلات

*2377: جناب محمد عارف عباسی: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) راول ٹاؤن راولپنڈی میں کل کتنے ٹیوب ویل لگے ہوئے ہیں، ان میں کتنے کام کر رہے ہیں اور کتنے خراب ہیں؟

(ب) کیا حکومت مزید ٹیوب ویل لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کون کون سی یو سیز میں؟
(ج) پچھلے پانچ سالوں میں ان ٹیوب ویلز کی دیکھ بھال پر کل کتنے اخراجات کئے گئے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) راول ٹاؤن راولپنڈی میں واسا کے 309 ٹیوب ویل لگے ہوئے ہیں اور یہ سب چالوں حالت میں ہیں۔

(ب) جی ہاں! واسا راول ٹاؤن میں مزید ٹیوب ویل لگانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ مگر یہ ٹیوب ویلز ان علاقوں میں لگائے جائیں گے جہاں زیر زمین پانی نیچے چلے جانے کی وجہ سے موجودہ ٹیوب ویل یا تو پانی دینا بند کر دیتے ہیں یا ان کا ڈسچارج بہت کم ہے اور یہ راول ٹاؤن میں موجودہ ٹیوب ویل کی جگہ لگیں گے۔

(ج) پچھلے پانچ سالوں میں واسا نے ان ٹیوب ویلوں کی دیکھ بھال پر کل 104.629 ملین روپے اخراجات کئے ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہیں:

2009-10	11.887ملین
2010-11	21.046ملین
2011-12	24.904ملین
2012-13	32.046ملین
2013-14 (جنوری 2014 تک)	14.746ملین

لاہور: مصطفیٰ ٹاؤن ہاؤسنگ سکیم کے الاٹیوں کی الاٹمنٹ منسوخ کرنے کی تفصیلات

*2397: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے نے عرصہ بیس سال قبل ایک ہاؤسنگ سکیم مصطفیٰ ٹاؤن کے نام سے شروع کی تھی اور طے شدہ طریق کار کے مطابق لوگوں کو پلاٹ الاٹ کئے گئے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب اچانک ایل ڈی اے انتظامیہ کی طرف سے تقریباً 400 گھروں کو نوٹس دیئے گئے ہیں کہ ان کے پلاٹ کی الاٹمنٹ منسوخ کر دی گئی ہے تو پلاٹ منسوخی کی وجوہات بیان کریں؟

(ج) کیا حکومت اس اہم اور فوری مسئلہ کو حل کرنے کے لئے کوئی مثبت اقدامات اٹھانے اور نوٹسز واپس لینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے نے عرصہ 35 سال قبل ایک ہاؤسنگ سکیم مصطفیٰ ٹاؤن کے نام سے شروع کی تھی اور طے شدہ طریق کار کے مطابق لوگوں کو پلاٹ الاٹ / ایگریمنٹ کئے گئے تھے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے کہ اب اچانک ایل ڈی اے انتظامیہ کی طرف سے تقریباً 400 گھروں کو نوٹس دیئے گئے ہیں کہ ان پلاٹ کی الاٹمنٹ / ایگزیمپشن منسوخ کر دی گئی بلکہ ایل ڈی اے کو مختلف ذرائع سے اطلاعات موصول ہو رہی تھی کہ مصطفیٰ ٹاؤن میں جعلی تیار شدہ فائلوں کا کاروبار عروج پر ہے جس میں محکمہ کے لوگوں کا بھی ہاتھ ہے اور ان فائلوں پر جعلی طریقے سے پلاٹ لگا کر معصوم لوگوں کو فروخت کئے جا رہے ہیں۔ ان اطلاعات کی تصدیق پر ڈائریکٹر جنرل ایل ڈی اے کے حکم نمبر LDA/ADG/(HQ)/84 بتاریخ 22.05.2012 کے تحت ایک سکروٹنی کمیٹی تشکیل دی گئی جو ان تمام معاملات کی جانچ پڑتال کر رہی ہے۔ جانچ پڑتال کے دوران محکمہ مال سے بذریعہ روبکار ملکیت کی تصدیق کی جاتی ہے اور اس کے بعد جمع شدہ رقوم کی تصدیق، موقع کی رپورٹ اور لینڈ ایکوزیشن کلکٹر سے ملکیت کی تصدیق کے بعد فائل میں تمام کارروائی کو چیک کیا جاتا ہے۔ ان تمام رپورٹس کے مطابق فائل کے اصل یا جعلی ہونے کی بابت فیصلہ کیا جاتا ہے۔ کمیٹی کی تشکیل کے بعد کچھ لوگوں نے مجاز اتھارٹی کو سکروٹنی کا عمل منسوخ کرنے کی درخواست کی لیکن مجاز اتھارٹی نے عوام کے وسیع تر مفاد میں سکروٹنی کا عمل جاری رکھنے کا حکم دیا تاکہ مزید معصوم لوگ لینڈ مافیا کے جال میں پھنس کر جعلی فائلوں پر لگے ہوئے پلاٹ خرید کر اپنی تمام زندگی کی جمع پونجی ضائع نہ کر دیں۔ تاحال رقبہ کی تصدیق کے لئے 850 روبکاریں جاری کی جا چکی ہیں جن کی محکمہ مال سے تصدیق ہونے کے بعد مزید کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے۔ سکروٹنی کمیٹی کی اطلاعات کی بنیاد پر کارروائی کرتے ہوئے تاحال ایگزیمپشن لیٹر کی شق نمبر 17 کو بنیاد بنا کر 32 پلاٹ جعلی فائلوں پر استثنےٰ کئے جانے اور محکمہ مال سے ملکیت کی تصدیق نہ ہونے کی بناء پر کینسل کئے جا چکے ہیں اور ان کی تشکیل میں ملوث چند اہلکاروں کو سزا کے طور پر ملازمت سے

برطرف بھی کر دیا گیا ہے اور دیگر ذمہ دار اہلکاران اور لینڈ مافیا کے خلاف قانونی کارروائی جاری ہے۔

(ج) محکمہ مال سے لوگوں کے رقبے کی بذریعہ روبکار تصدیق سکروٹنی کے عمل کا بنیادی اور اہم جز ہے جس کے بغیر سکروٹنی کے مطلوبہ نتائج ممکن نہیں۔اسی تناظر میں ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل ہاؤسنگ ایل ڈی اے نے کلکٹر کنسالیڈیشن کو بذریعہ لیٹر نمبر 211 مورخہ 31.12.2013 کو ایک چٹھی بھیجی گئی ہے جس میں روبکاروں کا جلد جواب دینے کے لئے تاکید کی گئی ہے تاکہ سکروٹنی کا عمل جلد مکمل ہو سکے۔اگر کوئی ایگزیمٹی نوٹس کی مقررہ مدت کے اندر اپنی ملکیت کا ٹھوس اور مثبت ثبوت لے آئے تو نوٹس واپس لیا جا سکتا ہے بشرطیکہ متعلقہ پلاٹ نمبر کی باقی کارروائی صحیح ثابت ہو۔ملکیت جعلی ثابت ہونے پر نوٹس کی میعاد پوری ہونے پر قانون کے مطابق کارروائی کی جاتی ہے۔

لاہور: مصطفیٰ ٹاؤن ہاؤسنگ سکیم میں قبرستان کے لئے جگہ مختص کرنے و مزید ٹیوب ویل لگانے کی تفصیلات

*2398: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تقریباً بیس سال قبل ایل ڈی اے نے مصطفٰے ٹاؤن لاہور کے نام سے ایک ہاؤسنگ سکیم قائم کی گئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہاؤسنگ سکیم میں قبرستان کی کوئی جگہ مخصوص نہ کی گئی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اتنی بڑی رہائشی سکیم کے لئے صرف ایک ٹیوب ویل نصب کیا گیا ہے جو رہائشیوں کی ضرورت کے لئے ناکافی ہے؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا ایل ڈی اے مصطفٰے ٹاؤن میں فوری طور پر قبرستان کی جگہ مہیا کرنے اور مزید ٹیوب ویل نصب کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ایوان کو تفصیلات سے آگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ کیونکہ مذکورہ سکیم کے قبرستان کے لئے علامہ اقبال ٹاؤن سکیم کے کریم بلاک میں ایک بڑے قبرستان میں جگہ مخصوص کی گئی ہے جس کا رقبہ 175 کنال مسلم آبادی کے لئے اور بارہ کنال چھ مرلہ عیسائی آبادی کے لئے مخصوص ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ مصطفیٰ ٹاؤن میں 04Cfs کپیسٹی کا ایک عدد ٹیوب ویل نصب ہے جو کہ آبادی کو پانی مہیا کر رہا ہے۔ مستقبل میں پانی کی ضرورت پوری کرنے کے لئے دو عدد نئے ٹیوب ویل لگانے کے لئے ہائیڈرالوجی ڈیپارٹمنٹ کو پرپوزل پہلے ہی بھیجی جاچکی ہے۔

(د) مفصل جواب جز (ب وج) میں دیا جاچکا ہے۔

ضلع لاہور کے لوگوں کو سینی ٹیشن سہولیات کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*2400: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع لاہور میں کتنے فیصد شہریوں کو sanitation کی سہولیات میسر ہیں؟

(ب) لاہور میں (3-r reduce, reuse, recycle) پالیسی کے تحت Solid Waste Management نے اب تک کیا انتظامات کئے گئے ہیں اور اس پالیسی کو لاہور میں کس حد تک نافذ کیا گیا ہے۔ کیا لاہور کے علاوہ پنجاب کے کسی اور شہر میں بھی اس پالیسی کے نفاذ کا منصوبہ بنایا گیا ہے؟

(ج) لاہور میں سیوریج کے پانی کا Final Disposal کہاں کیا جاتا ہے۔ کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں سیوریج کا Waste Water اور Industrial Effluents قدرتی پانی کے راستوں (Water courses) اور دریائے راوی میں پھینک دیا جاتا ہے جس سے آبی حیوانات اور ماحولیات کو شدید خطرہ لاحق ہو چکا ہے؟

(د) کیا وفاقی حکومت کی طرح پنجاب میں Provincial Sanitation Policy زیر غور ہے، اگر جواب ہاں میں ہے تو اس کی تفصیلات اور اگر ناں میں ہے تو وجوہات سے مطلع فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) اس کا جواب لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی سے لینا مناسب ہو گا۔

(ب) اس کا جواب لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی سے لینا مناسب ہو گا۔

(ج) یہ درست ہے کہ لاہور میں سیوریج کا Waste Water اور Industrial Effluents نالوں کے ذریعے دریائے راوی میں ڈالا جا رہا ہے۔ لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی کا Strategic Planning Unit Ravi River-front Urban Development Project پر کام کر رہا ہے۔ اس منصوبہ کے تجویز کردہ کاموں (Scope of Work) میں دیگر کاموں کے علاوہ راوی میں شامل ہونے والے سیوریج پانی کی تطہیر (Treatment) کے لئے ٹریٹمنٹ پلانٹس کی تنصیب بھی شامل ہے۔ ابھی یہ منصوبہ ابتدائی مراحل میں ہے۔

(د) ہاؤسنگ اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ نے صوبائی سینیٹیشن پالیسی بنائی اور کیبنٹ کے سامنے منظوری کے لئے رکھی۔ کیبنٹ میٹنگ میں ایک مزید کمیٹی منسٹر ہاؤسنگ اربن ڈویلپمنٹ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کی سربراہی میں بنائی گئی جو کہ اپنی سفارشات وزیر اعلیٰ پنجاب کو جمع کرائے، اس سلسلے میں کمیٹی کی دو میٹنگز ہو گئی ہیں اور جلد ہی کمیٹی کی سفارشات وزیر اعلیٰ پنجاب کو بھجوا دی جائیں گی۔

لاہور: گلشن پارک میں سکیورٹی نظام کی بہتری کے لئے لگائے گئے کیمرے و دیگر تفصیلات

*2630: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گلشن پارک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں سکیورٹی نظام کی بہتری کے لئے کل کتنے کیمرے لگائے گئے نیز یہ کیمرے کس کمپنی سے خریدے گئے؟

(ب) گلشن پارک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں سکیورٹی نظام کی بہتری کے لئے خریدے گئے کیمروں کے لئے کن کن مقامی اخبارات میں اشتہار دیا گیا تھا نیز کس کمپنی نے یہ آفر قبول کی؟

(ج) گلشن پارک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں کل کتنی مالیت کے کیمرے لگائے گئے نیز ان کیمروں میں کتنے کام کر رہے ہیں اور کتنے ناکارہ ہو چکے ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) گلشن پارک علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور میں کوئی کیمرے نہیں لگائے گئے۔

(ب) کیمرے خریدنے کے سلسلے میں کبھی کوئی پیشرفت نہیں ہوئی۔

(ج) گلشن پارک علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور میں کوئی کیمرہ لگایا ہی نہیں گیا۔

لاہور: جہانگیر ٹاؤن کچا سانده روڈ پر واقع چلڈرن پارک کو قبضہ گروپ افراد سے واگزار کروانے کی تفصیلات

*2653: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جہانگیر ٹاؤن کچا سانده روڈ لاہور میں واقع چلڈرن پارک 12۔مئی 2010 کو سپریم کورٹ کے حکم کے تحت بنایا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پارک کو چند بااثر افراد سیاسی پشت پناہی میں اس کی زمین پر قبضہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جولائی 2010 میں صوبائی محتسب کے تعاون سے پی ایچ اے نے اس کو ایک خوبصورت پارک کی شکل دی تھی؟

(د) کیا حکومت پنجاب اس پارک کو قبضہ گروپ کے افراد سے واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست نہیں ہے کہ یہ پارک 2010 میں بنایا گیا تھا بلکہ یہ پارک جہانگیر ٹاؤن کی آبادی کے لئے بنائی گئی کالونی کے ساتھ ہی بنایا گیا تھا۔

(ب) یہ درست نہیں ہے کہ مذکورہ پارک پر چند بااثر افراد قبضہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

(ج) یہ درست ہے کہ 2010 میں اس پارک میں نئی گھاس اور نئے پودے لگائے گئے تھے اور اس پارک کو مزید خوبصورت بنایا گیا تھا۔

(د) اس پارک میں کسی قسم کا قبضہ گروپ نہیں ہے اور پارک کے گرد رہنے والے افراد ایک سوسائٹی کی طرح پی ایچ اے سے مکمل تعاون کرتے ہیں۔

ضلع ملتان: صاف پینے کے پانی کی فراہمی کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*2658: جناب جاوید اختر: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ملتان کے اکثر علاقوں میں لوگ آلودہ پانی پینے پر مجبور ہیں؟

(ب) مذکورہ ضلع میں کتنے ایسے علاقے ہیں جہاں کے لوگ کڑوا پانی پینے پر مجبور ہیں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ مسئلے پر کوئی ریسرچ کر رہی ہے کہ اس کو بطریق احسن حل کیا جا سکے اگر نہیں تو کیوں؟

(د) حکومت نے گزشتہ پانچ سالوں کے دوران مذکورہ بالا ضلع کے لوگوں کو صاف پینے کا پانی فراہم کرنے کے لئے کون کون سے اقدامات اٹھائے اور ان اقدامات سے کون کون سے دیہاتوں / شہروں کے کتنے لوگوں کو صاف پانی فراہم کیا گیا، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ہ) مذکورہ عرصہ میں ان اقدامات سے کتنے کتنے اخراجات ہوئے، سکیم وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) ملتان شہر میں واسا کی حدود میں کسی علاقے کا پانی آلودہ نہ ہے، البتہ 30 فیصد آبادی صاف پانی کی سہولت سے محروم ہے۔

(ب) ملتان شہر میں واسا کی حدود میں کسی علاقے کا پانی کڑوا نہ ہے۔

(ج) ملتان شہر کا زیر زمین پانی آلودہ کڑوا نہ ہے۔

(د) ملتان شہر میں 09-2008 اور 10-2009 میں واٹر سپلائی کی دو سکیمیں شروع کی گئی ان کی تکمیل سے مزید 20 فیصد آبادی کو صاف پانی فراہم کیا گیا۔

(ہ) ملتان شہر میں مذکورہ عرصہ میں واٹر سپلائی کی دو سکیمیں واٹر سپلائی سکیم فیز VI اور بحالی برائے پرانے ٹیوب ویلز شروع کی گئیں ان کی مالیت بالترتیب 375 ملین اور 192.216 ملین ہیں۔

ملتان: واسا ملازمین کی کمی کے باعث شہر کی ابتر صورتحال کی تفصیلات

*2659: جناب جاوید اختر: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) واسا ملتان میں کس کس گریڈ کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں، گریڈ وار تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ب) کتنے ملازمین ڈیلی ویجز اور کتنے ریگولر ہیں؟

(ج) ضلع ملتان میں کتنے سیور مین کام کر رہے ہیں، کیا یہ مذکورہ ضلع کی آبادی کے تناسب سے پورے ہیں اگر نہیں تو کیوں اور اس کمی کو کب تک پورا کر دیا جائے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ ملازمین کی کمی کی وجہ سے ملتان میں جگہ جگہ گٹروں کا گندا پانی کھڑا ہے، صفائی کا نظام درہم برہم ہو چکا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) واسا ملتان میں منظور شدہ اسامیوں کی مجموعی تعداد 1672 ہے جس کے تحت اس وقت کام کرنے والے ملازمین کی تعداد 1266 ہے جو کہ 34 کنٹریکٹ، 19 ڈیپوٹیشن اور 1213 ریگولر ملازمین پر مشتمل ہے ان ملازمین کی گریڈ وار تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سکیل	منظور شدہ اسامیاں	موجود اسامیاں	خالی اسامیاں
1	20	01	01	–
2	19/20	01	–	–1
3	19	05	03	02
4	18	12	08	04
5	17	29	18	11
6	16	17	11	06
7	15	10	05	05
8	14	14	13	01
9	13	12	01	11
10	12	06	06	–
11	11	68	55	13
12	10	01	01	–
13	09	23	21	02
14	08	03	01	02

15	07	118	58	60
16	06	39	26	13
17	05	82	34	48
18	04	143	80	63
19	03	06	03	03
20	02	24	23	01
21	01	1056	836	160
22	لیگل ایڈوائزر (مقررشدہ تنخواہ)	02	02	−
	کل تعداد	1672	1266	406

(ب) واسا ملتان میں ڈیلی ویجز پر کام کرنے والے ملازمین کی تعداد 76 ہے جبکہ 1213 ریگولر ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(ج) واسا ملتان میں اس وقت 537 ریگولر سیور مین کام کر رہے ہیں۔ جبکہ بجٹ میں منظور شدہ تعداد 613 ہے شہری آبادی کے تناسب سے موجودہ سیور مین ناکافی ہیں حکومت کی جانب سے بھرتی پر پابندی اٹھنے اور واسا کی مالی حالت بہتر ہونے پر سیور مینوں کی منظور شدہ خالی اسامیوں پر بھرتی کر لی جائے گی۔

(د) یہ درست نہ ہے۔ البتہ موجودہ سٹاف سے کام لے کر سیوریج سے متعلقہ شکایات کو ترجیحی بنیاد پر نمٹایا جاتا ہے۔

ضلع سرگودھا: آشیانہ سکیم کی تفصیلات

*2772: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا ضلع سرگودھا میں حکومت نے آشیانہ سکیم تعمیر کی ہے، اگر ایسا ہے تو اس کا محل وقوع کیا ہے اور اس میں کتنے گھر تعمیر کئے جانے ہیں؟

(ب) مندرجہ بالا سکیم میں تاحال کتنے گھر مکمل کر کے متعلقہ الاٹیوں کے سپرد کر دیئے گئے ہیں اور ان الاٹیوں کا تعلق کن کیٹیگریز سے ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) پنجاب لینڈ ڈویلپمنٹ کمپنی نے حکومت پنجاب کے تعاون سے سرگودھا میں آشیانہ ہاؤسنگ پراجیکٹ لانچ کیا تھا مگر لوگوں کی طرف سے خاطر خواہ response نہ ملنے کی وجہ سے پراجیکٹ کو ختم کر دیا گیا۔

(ب) N.A.

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ: لگائے گئے واٹر فلٹریشن پلانٹس کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2802: لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں واٹر فلٹریشن کے کل کتنے پلانٹ کہاں کہاں ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔87 میں زیر زمین پانی کھارا ہے جو پینے کے بھی قابل نہ ہے؟

(ج) مذکورہ بالا حلقہ میں کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹس ہیں اور کس کس جگہ پر ہیں؟

(د) کیا حکومت مذکورہ بالا حلقہ میں یونین کونسل وار، واٹر فلٹریشن پلانٹس لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) محکمہ PHED نے آج سے پہلے تک ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کوئی بھی واٹر فلٹریشن پلانٹ نہیں لگوایا۔

(ب) حلقہ مذکورہ 63 دیہات پر مشتمل ہے جن میں سے 43 دیہات کا پانی کھارا ہے اور 20 دیہات کا پانی میٹھا اور قابل استعمال ہے۔

(ج) مذکورہ بالا حلقہ میں کوئی فلٹریشن پلانٹ نہیں لگایا گیا ہے۔

(د) گورنمنٹ آف پنجاب کی پالیسی کے مطابق فلٹریشن پلانٹ چک نمبر GB/269، GB/285 اور GB/258 میں propose کیا گیا ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور:ایل ڈی اے میں خالی اسامیوں کو پُر کرنے کی تفصیلات

*2850:جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایجرٹن روڈ لاہور پر واقع ایل ڈی اے آفس میں آگ لگنے سے ایل ڈی اے کے کئی ملازمین فوت ہو گئے تھے، فوت ہونے والے ملازمین کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان ملازمین کے فوت ہونے کی وجہ سے وہ پوسٹیں ابھی تک خالی ہیں، بالخصوص ڈپٹی ڈائریکٹر اکاؤنٹس کی پوسٹ خالی ہونے کی وجہ سے عوام الناس کو سخت پریشانی کا سامنا ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت عوام کی پریشانی دور کرنے کے لئے کب تک ان خالی پوسٹوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے پلازہ میں مورخہ 09-05-2013 کو آگ لگی تھی۔ اس سانحہ میں 23 افراد جاں بحق ہوئے اور تقریباً 8 کروڑ روپے کا مالی نقصان ہوا۔ فوت شدگان افراد کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی نہیں! ڈپٹی ڈائریکٹر اکاؤنٹس سمیت دیگر خالی اسامیوں پر تعیناتی ہو چکی ہے اور اس حوالے سے کوئی مشکلات درپیش نہیں ہیں۔

(ج) جیسا کہ جز(ب) میں واضح کیا جا چکا ہے اس معاملے میں عوام یا ملازمین ادارہ کو کوئی مشکلات درپیش نہیں ہیں۔

ضلع فیصل آباد: سیوریج اور واٹر سپلائی کی شروع کی گئی سکیموں کی تفصیلات

*3114:جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) 2008-09 سے 2012-13 تک تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد میں جو ترقیاتی سکیمیں سیوریج، واٹر سپلائی شروع ہوئی ہیں ان کے نام، تخمینہ لاگت، مدت تکمیل اور آغاز کام کی تاریخ بتائیں؟

(ب) ان میں سے کتنی سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں اور کتنی اور کون کون سی نامکمل ہیں؟

(ج) کس کس سکیم پر کب سے کام بند پڑا ہے ان سکیموں کے نام، مدت تکمیل، تخمینہ لاگت اور خرچ کردہ رقم کی تفصیل سکیم وار بتائیں؟

(د) جو سکیمیں بند پڑی ہیں یا جن پر کام بند کر دیا گیا ہے، ان پر کام بند کرنے کی وجوہات کیا ہیں اور اس کے ذمہ داران کون کون سے سرکاری یا غیر سرکاری افراد ہیں، ان کے نام، عہدہ، گریڈ بتائیں؟

(ہ) کیا حکومت نامکمل اور بند سکیموں پر کام شروع کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) مالی سال 2008-09 سے 2012-13 تک تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد میں صرف ایک واٹر سپلائی سکیم شروع ہوئی جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام سکیم	تخمینہ لاگت	خرچ کردہ رقم	موجودہ حالت
1	واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 452 گ ب	7.974 ملین روپے	7.364 ملین روپے	تسلی بخش طریقے سے جاری

(ب) تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد میں صرف ایک ہی سکیم مکمل کی گئی اور وہ تسلی بخش حالت میں یوزر کمیٹی کے زیر نگرانی چل رہی ہے۔

(ج) تحصیل تاندلیانوالہ میں ایسی کوئی سکیم نہ ہے۔

(د) ایضاً

(ہ) ایضاً

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2015

جمعرات،27۔اگست2015
(یوم الخمیس،11۔ذیقعد1436ھ)

سولھویں اسمبلی: سولھواں اجلاس

جلد 16:شمارہ 2

111

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 27۔اگست 2015

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ خوراک)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

آرڈیننسز کا ایوان میں پیش کیا جانا

1۔ آرڈیننس پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی 2015

ایک وزیر آرڈیننس پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2015

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

3۔ آرڈیننس (ترمیم) جنگلات پنجاب 2015

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) جنگلات پنجاب 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

4۔ آرڈیننس (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2015

ایک وزیر آرڈیننس (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

5۔ آرڈیننس (ترمیم) پنجاب ڈرگز 2015

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) پنجاب ڈرگز 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

6۔ آرڈیننس (ترمیم) پنجاب فوڈ اتھارٹی 2015

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) پنجاب فوڈ اتھارٹی 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

112

7۔ آرڈیننس (دوسری ترمیم) پنجاب ڈرگز 2015

ایک وزیر آرڈیننس (دوسری ترمیم) پنجاب ڈرگز 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

8۔ آرڈیننس پنجاب سپیشل پروٹیکشن یونٹ 2015

ایک وزیر آرڈیننس پنجاب سپیشل پروٹیکشن یونٹ 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

9۔ آرڈیننس (ترمیم) پنجاب ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی 2015

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) پنجاب ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

10۔ آرڈیننس انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب 2015

ایک وزیر آرڈیننس انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

11۔ آرڈیننس (ترمیم) خالص غذا پنجاب 2015

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) خالص غذا پنجاب 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

113

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا سولھواں اجلاس

جمعرات، 27-اگست 2015

(یوم الخمیس، 11-ذیقعد 1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 20 منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ اَلۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ ۚ
لَا تَاۡخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوۡمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ
مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یَشۡفَعُ عِنۡدَهٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِهٖ ؕ یَعۡلَمُ مَا بَیۡنَ اَیۡدِیۡهِمۡ
وَمَا خَلۡفَهُمۡ ۚ وَلَا یُحِیۡطُوۡنَ بِشَیۡءٍ مِّنۡ عِلۡمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ
وَسِعَ کُرۡسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ ۚ وَلَا یَـُٔوۡدُهٗ حِفۡظُهُمَا ۚ
وَهُوَ الۡعَلِیُّ الۡعَظِیۡمُ ﴿۲۵۵﴾

سورۃ البَقَرَۃ آیت 255

اللہ (وہ معبود برحق ہے کہ) اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں زندہ ہمیشہ رہنے والا اسے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس سے (کسی کی) سفارش کر سکے۔ جو کچھ لوگوں کے روبرو ہو رہا ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہو چکا ہے اسے سب معلوم ہے اور وہ اس کی معلومات میں سے کسی چیز پر دسترس حاصل نہیں کر سکتے ہاں جس قدر وہ چاہتا ہے (اسی قدر معلوم کرا دیتا ہے) اس کی بادشاہی (اور علم) آسمان اور زمین سب پر حاوی ہے اور اسے ان کی حفاظت کچھ بھی دشوار نہیں وہ بڑا عالی رتبہ (اور) جلیل القدر ہے (255)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

عکسِ روئے مصطفیٰ سے ایسی زیبائی ملی
کھل اُٹھا رنگِ چمن پھولوں کو رعنائی ملی
بحر عشقِ مصطفیٰ کا ماجرا ہو کیا بیاں
لطف آیا ڈوبنے کا جتنی بھی گہرائی ملی
جس طرف اُٹھیں نگاہیں محفل کونین میں
رحمت العالمین کی جلوہ فرمائی ملی
چادر زہرا کا سایہ ہے میرے سر پر نصیر
فیض نسبت دیکھئے نسبت بھی زہرائی ملی

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے آج کے ایجنڈے پر محکمہ خوراک سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اوران کے جوابات دیئے جائیں گے۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر!میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں اور مجھے بات کرنے دیں کیونکہ میں بہت اہم بات کرنا چاہتا ہوں۔یہ بہت اہم نکتہ ہے اس کو پیش کرنا بڑا ضروری ہے۔واجد شمس الحسن لعنتی نے جو بیان دیا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: بھئی!کیا ہو گیا ہے، میں نے آپ کو فلور نہیں دیا آپ کو کیا ہو گیا ہے؟

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر!میں نے بہت اہم نکتہ بیان کرنا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ ایک بات کا خیال رکھیں گے کہ آپ کسی کے بارے میں کوئی غلط الفاظ نہیں کہیں گے۔جی، بات کریں کیا مسئلہ ہے؟

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر!روزنامہ "خبریں"کی یہ خبر ہے کہ مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے کا فیصلہ غلط ہے۔یہ واجد شمس الحسن جو ہے اس نے قادیانیوں کے اجتماع کے اندر یہ بات کی ہے۔اگر یہاں کوئی لاؤڈ سپیکر لگاتا ہے تو نیشنل ایکشن پلان کے تحت اس کے خلاف ایکشن ہوتا ہے کہ کہیں اس کے ذریعے کوئی انتشار کی بات کر کے ملک کو انتشار میں مبتلا نہ کر دے تو اس نے اتنی بڑی بات کہہ دی جس سے ہم کروڑوں مسلمانوں کی دل آزاری ہوئی بلکہ اربوں لوگ جو دنیا میں بستے ہیں ان کی دل آزاری ہوئی۔حضور نبی کریم پر ہمارے ماں باپ قربان ان کے تقدس کو یہاں پر اس شخص نے یہ لفظ کہہ کر پامال کیا ہے۔میں مطالبہ کرتا ہوں کہ نیشنل ایکشن پلان کے تحت اس شخص کے خلاف فوری طور پر کارروائی کی جائے اور اگر اس کے خلاف کارروائی نہ کی گئی تو اندیشہ ہے کہ ہمارے نیشنل ایکشن پلان کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ سکتا ہے۔ہماری اسمبلیوں کی ممبر شپ تو کیا اس پر ہم ہزار جانیں قربان کر سکتے ہیں لیکن ایسے مردودوں کو ہم برداشت نہیں کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔جی، چنیوٹی صاحب!

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر!بہت شکریہ۔معاملہ یہ ہے کہ 7۔ستمبر جو چند دنوں کے بعد آنے والا ہے، 7۔ستمبر 1974 کو ہماری قومی اسمبلی نے اتفاق رائے سے قادیانیوں کو ان کے جو اسلام کے خلاف عقائد ہیں ان کی روشنی میں غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا۔آج کا جو بیان اخبار میں نشر ہوا ہے واجد شمس الحسن نے یہ بیان دیا ہے کہ وہ قادیانیوں کو جو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا یہ غلط تھا۔میں یہ سمجھتا ہوں

کہ اُس زمانے کی قومی اسمبلی کے 240 کے لگ بھگ جو ممبران اسمبلی تھے ان سب کی توہین کی گئی ہے اور پھر یہ ان کی ہی توہین نہیں ہے بلکہ پاکستان کے وہ تمام لوگ جنہوں نے ان کو منتخب کیا تھا ان کی بھی توہین کی گئی ہے۔ یہ قادیانیوں کے کوئی ایجنٹ ہیں یا ان کے خیر خواہ افسران ہیں جو گاہے بگاہے اس قسم کے بیانات داغتے رہتے ہیں۔ میں چاہتا تھا کہ آپ کے علم میں یہ بات لائی جائے کہ ابھی ہمارا بجٹ تقسیم ہوا تو میرے چنیوٹ کی آٹھ یونین کونسلوں کی سیوریج کے لئے صرف 20 کروڑ روپیہ دیا گیا لیکن چناب نگر کی دو یونین کونسلوں کے لئے 73 کروڑ روپے کا بجٹ مختص کیا گیا۔ میرا سوال ہے کہ یہ کیسا difference ہے، یہ کیسی تفریق ہے؟ وہ ایک اخبار میں لکھتے ہیں کہ ان مذہبی لوگوں کی وجہ سے ملک میں انتشار پھیلا ہے۔ 2013 میں ہمارے انکم ٹیکس آفس فیصل آباد نے قادیانی جماعت کو خط لکھا کہ تمہاری جو انکم ہے اس پر تقریباً ڈیڑھ کھرب روپیہ یعنی ڈیڑھ سو ارب روپیہ انکم ٹیکس بنتا ہے وہ ادا کرو۔ انہوں نے دفتر میں آ کر فیصل آباد کے افسروں کو دھمکیاں دیں، ان کو رشوت کا لالچ دیا جب انہوں نے رشوت قبول نہیں کی تو انہوں نے ہائی کورٹ سے ڈیڑھ کھرب روپیہ پر stay حاصل کر لیا۔ یہ قادیانی اسلام اور وطن دونوں کے غدار ہیں لیکن وہ اپنے مفادات بھی حاصل کرتے ہیں۔ چناب نگر کے ایریا میں ایک ہزار 34 ایکڑ زمین 1947 میں انہوں نے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: چنیوٹی صاحب! آپ اس پر قرارداد لے کر آئیں۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! انہوں نے ایک ہزار 34 ایکڑ زمین صرف 10 ہزار روپے میں خریدی تھی جو ان کی ذاتی ملکیت ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ ایک پرائیویٹ کالونی کو 73 کروڑ روپیہ دیا جا سکتا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس پر کوئی تحریک التوائے کار یا قرارداد لے کر آئیں۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! یہ اس قسم کی ساری غلط کارروائیاں ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: چنیوٹی صاحب! آپ اس پر تحریک التوائے کار دیں۔ جی، میاں محمد اسلم اقبال!

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس پر کمیٹی بنائی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اس پر تحریک التوائے کار دیں پھر اس کو دیکھتے ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! آپ سے پہلے میاں محمد اسلم اقبال کھڑے ہیں پہلے میں ان کی بات سن لوں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! جو ابھی وحید گل صاحب نے بات کی ہے میں نے بھی وہ خبر روزنامہ "خبریں" میں پڑھی ہے۔ اس سے عالم اسلام کے مسلمانوں کی دل آزاری ہوئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ کسی کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ کسی کے مذہب کے بارے میں، کسی کی عقیدت کے بارے میں اس طرح کے الفاظ کہے۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ پچھلے دور میں یہ بندہ انگلینڈ کے اندر پاکستان کا ہائی کمشنر بھی رہا ہے اور اس نے کتنی واہیات بات کر دی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ پوری اسمبلی کی طرف سے، اس ایوان کی طرف سے ایک قرارداد ضرور آنی چاہئے تاکہ ہم اس کو بتا سکیں کہ الحمد للہ ابھی مسلمان زندہ ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم کسی حوالے سے بھی، کسی طرح بھی اس بات کو کسی شکل میں بھی قبول نہیں کریں گے۔ میں اخبارات کے حوالے سے بھی بات کروں گا اور میری request یہ ہے کہ اس طرح کی سٹیٹمنٹ نہ چھاپی جائے جس سے ہماری دل آزاری ہو۔ جب آپ اس طرح کرتے ہیں ابھی ہم حالت جنگ سے گزر رہے ہیں۔ ہم ہر چیز پر compromise کر سکتے ہیں ہم سیاسی لوگ ہیں، ہم ٹیبل ٹاک کرنے کے عادی ہیں لیکن جس چیز پر compromise نہیں ہو سکتا وہ نبی پاک کی ذات مبارکہ ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب محمد وحید گل کی طرف سے "نعرہ تکبیر اللہ اکبر"
اور نعرہ رسالت یا رسول اللہ" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر! کسی حوالے سے، کسی طرح بھی، کسی لحاظ سے بھی ہم اس پر آ ہی نہیں سکتے، ہم compromise کر ہی نہیں سکتے۔ ہم اپوزیشن اور حکومتی بنچز ایک دوسرے کے دلائل کے ساتھ بات کرتے ہیں اور convince کرنے کی کوشش کرتے ہیں اگر کوئی ہو جائے تو ٹھیک ہے اور نہ ہو پھر بھی ٹھیک ہے۔ وہ کبھی ہمیں convince کر لیتے ہیں اور کبھی ہم اُن کو کر لیتے ہیں لیکن اس چیز پر کوئی

compromise نہیں ہے اس لئے میں آپ کے توسط سے حکومتی بنچوں کے لوگوں سے گزارش کروں گا کہ ہم آج ایک متفقہ قرارداد لاتے ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ ایک ضروری بات ہے کہ دو چھوٹے چھوٹے issues ہیں جو میں آپ کی اجازت سے عرض کرنا چاہ رہا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

سپریم کورٹ کے فیصلے کے تحت قانون سازی اردو میں کرنے کا مطالبہ

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ایک تو بہت پہلے کا issue ہے۔ ابھی legislation کے حوالے سے جو اسمبلی کے اندر آرڈیننس introduce کروائے جا رہے ہیں، ابھی نوٹیفکیشن آئے ہیں اور یہ ساری چیزیں ہیں۔ Last time رانا ثناء اللہ خان کی سربراہی میں اسمبلی کے Rules of Procedure کے حوالے سے بات ہو رہی تھی وہاں پر سیکرٹری صاحب، حافظ صاحب بھی تشریف رکھتے تھے اور ایڈیشنل سیکرٹری لاء بھی موجود تھے۔ وہاں پر یہ بات کی گئی تھی کہ آئندہ اسمبلی کے اندر جو legislation introduce کروائی جائے گی اس کو آپ اردو میں لے کر آئیں گے۔ سپریم کورٹ کے فیصلے کے مطابق بھی یہ ہے تا کہ ہمارے ممبران اسمبلی ہمارے وہ بہن بھائی جو انگلش زبان سے ناواقف ہیں وہ بہتر انداز میں اپنی participation کر سکیں۔ اُس وقت لاء منسٹر صاحب نے سیکرٹری صاحب کی موجودگی میں ایڈیشنل سیکرٹری صاحب کو آرڈر کئے تھے کہ آئندہ آپ نے اس چیز کو confirm کرنا ہے کہ یہ اردو کے اندر آئے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کیونکہ یہ بل جو آنے ہیں اس پر جب ہم بحث کریں تو اس پر سیر حاصل بحث کر سکیں۔ اس وقت ہمارے پاس ایسی کوئی چیز اردو میں نہیں آئی اس لئے یہ اردو میں آنی چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں، جب آپ نے decision کر لیا تو آئندہ اردو میں ہی آئے گا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جی، ٹھیک ہے۔

پارلیمنٹیرین شہداء کی فیملی کو مراعات دینے کا مطالبہ

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! دوسرا میں ایک انتہائی اہم نکتے کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم as a parliamentarians ہمارے پیچھے ہماری اسمبلی کھڑی ہے، ہم اس اسمبلی کے ممبران ہیں، ہم لوگوں کی نمائندگی کرتے ہیں کیونکہ لوگوں نے اپنی مشکلات کے حل کے لئے ہمیں اسمبلی کا فورم دیا ہے، ہم ان کی نمائندگی کرتے ہوئے اوران کے مسائل سامنے لے کر آتے ہیں۔ گزارش یہ ہے کہ کوئی بھی ایم پی اے جو کسی بھی جماعت سے تعلق رکھتا ہے اس کے معاملات کو بھی اس اسمبلی نے ہی دیکھنا ہے۔ کل کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ شہید کے حوالے سے یہاں پر انہیں خراج عقیدت پیش کیا گیا، ہر کسی نے اپنی استطاعت کے مطابق چند لفظ ان کی شان میں کہے اور ہم سب نے مل کر اظہار افسوس بھی کیا۔ ایک لحاظ سے جو شہید ہوتا ہے وہ تو زندہ ہوتا ہے لیکن ہمیں اس کا علم نہیں ہوتا، یہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اس لئے زندہ بندوں کا ماتم نہیں کیا جاتا جب انسان زندہ ہوتا ہے تو اس کی خوشی ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! میرے یہاں عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اگر کوئی پارلیمنٹ کا بندہ خدانخواستہ اس دہشت گردی میں شہید ہو جاتا ہے تو میری گزارش ہے کہ اس کو وہ مراعات دی جائیں جو کوئی بھی پاکستان کا ایک اچھا، قابل اور بااعتماد ادارہ اپنے بندوں کو مراعات کے حوالے سے accommodate کرتا ہے۔ آپ ان میں سے چند فیصد لوگ نکال دیں جو اپنا بوجھ خود اٹھاتے ہیں۔ otherwise 99 percent لوگ جس طرح ہماری بہنیں اور بھائی بیٹھے ہوئے ہیں، جو میں سمجھتا ہوں کہ اس 12 ہزار روپے کی تنخواہ پر کچھ نہیں بنتا اور میں کوئی تنخواہیں بڑھانے کی بات نہیں کر رہا۔ میں اپنی بات کر رہا ہوں اور اپنی ذات کی بات کر رہا ہوں کہ تنخواہ نہ بڑھائی جائے لیکن کم از کم ان لوگوں کا تو خیال کیا جائے جو اپنی جوانی اور اپنا سارا کچھ اپنے لوگوں کے لئے دے دیتے ہیں اور جب وہ دنیا سے چلے جاتے ہیں تو ان کے پیچھے ان کی فیملی کو کون look after کرے گا؟ اگر خدانخواستہ اس طرح کا حادثہ ان کے ساتھ ہو جائے جس طرح کا کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کے ساتھ ہوا ہے، وہ ایک معزز ممبر تھے انسان کی سفید پوشی کا اسے ہی پتا ہوتا ہے یا اللہ کو ان کے بھرم کا پتا ہوتا ہے انسان تو وہ لے کر چل رہا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ کسی بھی ادارے کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسے پیرا میٹر بنائے جائیں کہ اگر خدانخواستہ شہادت ہو جاتی ہے تو اس شہید کی فیملی اور اس کے بچوں کو اسی طرح accommodate کیا جائے جس طرح میں سمجھتا ہوں کہ آپ آرمی، پولیس یا کسی ادارے کو

accommodate کرتے ہیں۔ یہ معزز ممبران اسمبلی کی خدمات اپنی جگہ ہیں تو اس حوالے سے میری آپ سے humble request ہے کہ آپ اس کو take up کر کے کسی کمیٹی میں بھیج دیں۔ جو دوست احباب حکومتی بنچوں سے بیٹھنا چاہتے ہیں اور اپوزیشن سے بیٹھنا چاہتے ہیں وہاں بیٹھیں تاکہ ہم اس میں اپنی input دے سکیں اور ہم کہہ سکیں۔ ہم یہ اپنی ذات کے لئے نہیں کر رہے ہیں ہم ان لوگوں کے لئے کرنے جا رہے ہیں کہ جو بے چارے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! اس میں گزارش یہ ہے۔۔۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ یہ دوسروں کو بھی بات کرنے دیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! آپ پہلے بات کر لیں پھر میں کچھ کہوں گا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! جب بات ہو رہی ہوتی ہے تو please مہربانی کریں، آپ بیٹھ جائیں آپ کو ہمیشہ یہ شوق پڑا ہوتا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! دو منٹ تشریف رکھیں۔ میاں صاحب! آپ مجھ سے بات کریں۔ میاں صاحب! اس کے لئے ہم نے already کمیٹی نمبر 6 بنائی ہوئی ہے۔ سیکرٹری صاحب! آپ میاں صاحب کو بھی اس کمیٹی میں بلا لیجئے گا۔ میاں صاحب! آپ اس میں اپنی سفارشات دیں۔ باقی بھی جتنی پارلیمانی جماعتوں کے لیڈران یہاں پر موجود ہیں، جیسے قاضی احمد سعید موجود ہیں، سردار وقاص حسن موکل بھی آ جائیں گے وہ بھی اپنی سفارشات دیں اور انشاء اللہ ایوان کی اس میں sense لے لیں گے۔ آپ لوگ جس طرح فیصلہ کریں گے اس پر ایوان کی sense لے لیں گے۔ آپ کو کمیٹی نمبر 6 کی میٹنگ کا بتا دیں گے اور آپ اس میں اپنی سفارشات لے کر آ جائیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کے حوالے سے ایک بات کل بھی میں نے کی تھی اور آج بھی کی ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہم سب دوست، پارلیمنٹیرین اور حکومتی، اپوزیشن بنچوں اور تمام جماعتوں کا اس بات پر consensus ہے کہ انہیں پاکستان کا اعلیٰ سول ایوارڈ دیا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! کل آپ چلے گئے تھے۔ رانا ثناء اللہ خان صاحب نے بتایا تھا کہ کابینہ اور وزیر اعلیٰ نے اس کو منظور کر کے فیڈرل گورنمنٹ کو بھجوا دیا ہے۔ سیکرٹری صاحب ہمارے اس

ایوان کے تمام معزز ممبران کی طرف سے بھی تمغہ شجاعت کے لئے سفارشات فیڈرل گورنمنٹ کو جائے گی۔یہ آج ہی ڈرافٹ بناکر بھجوادیں۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: قاضی صاحب!ایک منٹ تشریف رکھیں۔ڈاکٹر صاحبہ ذرا ضروری بات کرنا چاہتی ہیں۔جی،ڈاکٹر صاحبہ!آپ بات کریں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر!شکریہ۔اس وقت تو میں تمام عالم اسلام کی طرف سے ان کے جذبات کی نمائندگی کرنا چاہ رہی ہوں۔ہمارے نبی پاک جن پر لاکھوں درود وسلام، اس پر اس طرح کے بار بار attack ہو رہے ہیں وہ اسی لئے ہو رہے ہیں کہ صرف مسلمانوں میں انتشار پیدا کیا جائے اور ان کو سائیڈ پر لگایا جائے۔جب تک ان لوگوں کو کوئی سزا نہیں دی جائے گی، ختم نبوت کس لئے تھا اور پاکستان کس لئے بنا؟

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ!اس پر بات ہو گئی ہے۔قرارداد آپ متفقہ طور پر لے آئیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب!آپ تشریف رکھیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!ہم اس میں resolution لے آتے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ سارے بیٹھے ہوئے ہیں لیکن شاید لاء منسٹر صاحب تو نہیں بیٹھے،آپ resolution لے آئیں اور rules کے مطابق اس کو take up کرتے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!میں ایک بات کہتا ہوں کہ واجد شمس پاکستان کے ایمبیسڈر رہے ہیں ان سے تمام اعزازات واپس لئے جائیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،آپ اس پر resolution لے کر آئیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ!جب قرارداد متفقہ طور پر آجائے گی تو اس پر بات کریں گے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! انہوں نے تنخواہوں کا کہا ہے تو یہ ہمارا حق ہے اور ہم کوئی خیرات نہیں مانگ رہے۔ یہ ہمارا right ہے اور ہمیں دیا جائے۔ آپ نے بھی وعدہ کیا تھا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! آپ تشریف رکھیں۔ یہ بات کمیٹی نمبر 6 میں چل رہی ہے، اس کی کل میٹنگ تھی لیکن دو ممبران نہیں تھے جس میں سردار وقاص حسن موکل صاحب بھی ہیں اس لئے pending کر دی ہے۔ جی، قاضی صاحب! آپ بات کریں۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! میں بھی اسی بات کی طرف آنا چاہ رہا ہوں۔ واجد شمس نے جو بات قادیانیوں کے حوالے سے کی ہے کہ ان کو اقلیت قرار دینے کا فیصلہ غلط تھا تو اس سے اس نے پنجاب کے نہیں، پاکستان کے نہیں بلکہ پوری دنیا کے مسلمانوں کی دل آزاری کی ہے۔ یہ سیاست کی بات نہیں ہے یہ بھی حقیقت ہے کہ اس وقت کی جو اسمبلی تھی، اس وقت کی جو حکومت تھی اس کے سربراہ ذوالفقار علی بھٹو تھے اور اس وقت پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت تھی۔ اقلیت کا لفظ ایک مہذب لفظ ہے اس اسمبلی نے قادیانیوں کو کافر قرار دیا تھا۔ اس وقت میاں محمد نواز شریف کی حکومت ہے اور ہمارا پرزور مطالبہ ہے کہ اس لعنتی شخص کو کیفر کردار تک پہنچائیں، اس کے خلاف ایف آئی آر درج ہو اور ساری مراعات واپس لی جائیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ اس پر قرارداد لے آئیں۔ صبح اس کو متفقہ طور پر take up کر لیتے ہیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر!۔۔۔

سوالات

(محکمہ خوراک)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! وقفہ سوالات شروع ہے اور پہلا سوال بھی آپ ہی کا ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! ...I have to

جناب قائم مقام سپیکر: پھر آپ کا یہ سوال۔۔۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! آپ مجھے بات کرنے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ بات کریں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! اس وقت میں آپ سمیت اس پوری اسمبلی کو ایک بہت ہی اہم مسئلہ درپیش ہے کیونکہ وہ صرف میرا مسئلہ نہیں ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہم سب اس میں شامل ہیں۔ میں کل پنجاب اسمبلی آرہی تھی کیونکہ مجھے جہلم سے آنا ہوتا ہے جب راستے میں 12:00 بجے مجھے اطلاع ملی کہ میرے ڈیرے پر نان سٹاپ فائرنگ ہو رہی ہے۔ میرا ڈیرہ ڈسٹرکٹ جہلم میں دارہ پور گاؤں میں ہے جہاں پر میری رہائش ہے۔ مجھے اطلاع ملی کہ وہاں پر فائرنگ ہو رہی ہے۔ میں راستے سے واپس چلی گئی پورے راستہ میں ڈی پی او مجاہد اکبر کو فون کرتی رہی اور وہ available نہیں تھے ان کے سیکرٹری سے بات ہوئی انہوں نے کہا کہ جب وہ فارغ ہوتے ہیں آپ کی بات کرواتے ہیں جو کہ ابھی تک میری ان سے بات نہیں ہو سکی۔ اس کے بعد میں چوکی انچارج ارشد کو مسلسل فون کرتی رہی اور اس نے کہا کہ میں جہلم آیا ہوا ہوں اور میں ابھی ڈیرے پر پہنچتا ہوں جو کہ میرے جانے تک وہ نہیں پہنچے تھے۔ میرے جانے کے چار گھنٹے بعد چوکی انچارج میرے ڈیرے پر پہنچے۔ میرے بیٹے پر ڈائریکٹ فائرنگ ہوتی رہی، وہ جدید اسلحہ تھا جس کے ساتھ فائرنگ ہوئی ہے اور ابھی تک کوئی وہاں پر کسی قسم کا ایکشن نہیں لیا گیا۔ اگر ہمیں یہ پروٹیکشن گورنمنٹ دے رہی ہے کہ جس کا دل چاہے اُٹھ کر جس کو مار دے، ابھی ہمارے معزز ممبر جن کے ساتھ بہت بڑا ظلم ہوا ان کو دن دہاڑے دہشت گردی کا نشانہ بنایا گیا اور ابھی میرے ڈیرے پر جب فائرنگ ہوتی ہے، بطور ممبر میرا یہ right بنتا ہے کہ مجھے attend کیا جائے، مجھے آگے سے کم از کم جواب دیا جائے، کم از کم میری ایف آئی آر درج کی جائے۔ آپ یقین کریں کہ ابھی تک کوئی ملزم arrest ہوا، کوئی ایف آئی آر درج ہوئی اور نہ ہی اس پر کوئی ایکشن لیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں اس پر خود ڈی پی او سے بات بھی کرتا ہوں اور اگر اس پر آپ نے کوئی توجہ دلاؤ نوٹس دیا ہے---

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں نے توجہ دلاؤ نوٹس دیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ہم اس کو ایجنڈے پر لے کر آتے ہیں۔ جی، پہلا سوال بھی آپ کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! سوال نمبر 1221 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع جہلم: سال 2013 میں گندم خریدنے کا ٹارگٹ و دیگر تفصیلات

*1221: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع جہلم میں 2013 میں گندم کی خرید کے لئے کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ب) اس سیزن کے لئے کتنا باردانہ فراہم کیا گیا؟

(ج) اس ضلع میں کل کتنے مستقل اور کتنے عارضی مرکز خرید گندم بنائے گئے؟

(د) ان پر کتنا عملہ تعینات کیا گیا؟

(ہ) اس ضلع کا گندم کی خرید کا کل ٹارگٹ کتنا مقرر کیا گیا؟

(و) ان مراکز پر گندم لانے والوں کے لئے کیا کیا سہولیات فراہم کی گئیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ):

(الف) ضلع جہلم میں سال 2013 میں گندم خریداری کے لئے مبلغ 30,07,50,000/۔ روپے فراہم کئے گئے۔

(ب) ضلع جہلم میں اس سیزن کے لئے دو لاکھ پی پی تھیلے فراہم کئے گئے۔

(ج) ضلع جہلم میں دو مستقل مراکز خرید گندم بنائے گئے یعنی جہلم اور سوہاوہ۔ جبکہ چک شادی عارضی مرکز خرید گندم بنایا گیا۔

(د) ہر مرکز خرید گندم پر دو اہلکار تعینات کئے گئے۔

(ہ) اس ضلع کا کل ٹارگٹ 10000 میٹرک ٹن مقرر کیا گیا تھا بعد ازاں کم کر کے 2008 میٹرک ٹن مقرر کر دیا گیا۔

(و) گندم کی قیمت کے علاوہ 7.50 روپے فی 100 کلو گرام ڈیلیوری چارجز بھی ادا کئے گئے علاوہ ازیں کسانوں کی سہولت کے لئے شامیانے اور کرسیاں رکھی گئیں اور پینے کے لئے ٹھنڈے پانی کا انتظام کیا گیا تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں نے جز(الف) میں سوال کیا تھا کہ ضلع جہلم میں 2013 میں گندم کی خرید کے لئے کتنی رقم فراہم کی گئی؟ اس سوال کے جز(ب) میں دوسرا سوال ہے کہ اس سیزن کے لئے کتنا باردانہ فراہم کیا گیا؟ اس سوال کے جز(ج) اس ضلع میں کل کتنے مستقل اور کتنے عارضی مرکز خرید گندم بنائے گئے؟ اس سوال کے جز(د) ان پر کتنا عملہ تعینات کیا گیا؟

جناب قائم مقام سپیکر: ضمنی سوال پوچھا گیا ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر، میں اس سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 1684 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: گندم کی خرید کے لئے فراہم کی گئی رقم ودیگر تفصیلات

***1684: ڈاکٹر نوشین حامد:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ڈپٹی ڈائریکٹر فوڈ لاہور کو 12-2011 اور 13-2012 کے دوران گندم کی خرید کے لئے کتنی رقم فراہم کی گئی ہے؟

(ب) ان دو سالوں کے دوران کتنا باردانہ فراہم کیا گیا؟

(ج) کتنا باردانہ تقسیم کیا گیا اور کتنا خُورد بُرد کر لیا گیا؟

(د) ان دو سالوں کے دوران ڈپٹی ڈائریکٹر لاہور نے کتنی گندم خرید کی، تفصیل سنٹر وار بتائیں؟

(ہ) ان دو سالوں کے دوران کتنی رقم کی خُورد بُرد کا انکشاف ہوا اور کتنے ملازمین کے خلاف قانونی اور محکمانہ کارروائی کی گئی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ):

(الف) ڈپٹی ڈائریکٹر فوڈ لاہور کو خریداری گندم کے لئے براہ راست کوئی رقم تفویض نہیں کی جاتی بلکہ مطلوبہ رقم مقررہ خریداری ہدف کے مطابق متعلقہ بنکوں کو مختص کی جاتی ہے اور کاشتکار اپنی گندم کے عوض خریداری مرکز سے جاری کردہ بل کے مطابق رقم متعلقہ بنک سے بذریعہ

اکاؤنٹ حاصل کرتے ہیں۔تاہم خریداری گندم سکیم12-2011اور 13-2012میں فراہم کردہ رقم کی ضلع وار تفصیل درج ذیل ہے:

نام ضلع	2011۔12	2012۔13
لاہور	858798168/-روپے	918030554/-روپے
قصور	1949379838/-روپے	2073967798/-روپے
شیخوپورہ	2169025364/-روپے	2368623215/-روپے
ننکانہ صاحب	1406050729/-روپے	1507636819/-روپے
کل میزان	6383254099/-روپے	6868258386/-روپے

(ب) ان دو سالوں کے دوران فراہم کردہ باردانہ کی ضلع وار تفصیل درج ذیل ہے:

نام ضلع	2011۔12	2012۔13
لاہور	614179بوریاں	600120بوریاں
قصور	977589بوریاں	1078945بوریاں
شیخوپورہ	910629بوریاں	903164بوریاں
ننکانہ صاحب	895147بوریاں	898968بوریاں
کل میزان	3397544بوریاں	3481197بوریاں

(ج) تقسیم باردانہ کی ضلع وار تفصیل درج ذیل ہے تاہم کوئی باردانہ خُورد بُرد نہ کیا گیا ہے:

نام ضلع	2011۔12	2012۔13
لاہور	524623بوریاں	352131بوریاں
قصور	820611بوریاں	799847بوریاں
شیخوپورہ	910629بوریاں	903164بوریاں
ننکانہ صاحب	590159بوریاں	572652بوریاں
کل میزان	2846022بوریاں	2627794بوریاں

(د) سال2012اور2013میں خرید گندم کی ضلع / سنٹر وار تفصیل درج ذیل ہے:

ضلع	نام سنٹر	2011۔12میٹرک ٹن	2012۔13میٹرک ٹن
لاہور	برکی	8454.035	8848.400
	کاہنہ	7724.990	7532.738
	رکھ چھبیل	9463.600	9420.750
	رائیونڈ	10403.750	9071.207
قصور	قصور	13501.500	12700.000
	چونیاں	8552.550	8756.800
	ٹھینگ موڑ	4579.700	4683.900
	حبیب آباد	5406.600	5256.750
	کوٹ رادھا کشن	4978.100	4647.000

	بیدیاں	2946.000	2976.900
	کھڈیاں	6047.900	6087.700
	عثمان والا	5204.300	5311.200
	تلونڈی	3797.600	3173.400
	پتوکی	7479.000	7390.950
	کنگن پور	5404.500	4683.900
	پھول نگر	5598.450	5058.300
	سرائے مغل	5225.100	5095.900
	شام کوٹ	3099.500	2960.150
شیخوپورہ	شیخوپورہ	12092.500	11033.860
	خانقاہ ڈوگراں	13773.500	14846.500
	فاروق آباد	10442.050	10260.200
	صفدر آباد	4134.500	4462.300
	مانانوالہ	6346.300	6240.400
	مریدکے	8310.900	7905.350
	نارنگ	11086.000	11527.100
	جھبراں	4601.550	4334.350
	بھکھی	1745.650	1763.000
	چک 4 رسالہ	2389.300	2198.700
	شرقپور شریف	4660.400	4438.450
	برج اٹاری	2289.400	2207.500
	آبدیاں	4158.500	4264.500
	مقبول پور میانی	5019.400	4491.400
ننکانہ صاحب	ننکانہ صاحب	11292.000	12377.700
	وار برٹن	7346.150	7256.500
	پنواں	6951.400	7125.000
	شاہ کوٹ	6954.200	7295.100
	سانگلہ ہل	4556.600	4326.700
	مڑھ بلوچاں	3694.300	3372.300
	بچیکی	5596.300	4189.800
	موڑ کھنڈا	4824.000	4098.300
	فیض آباد	7751.000	7253.800
	میزان	2,67,913,075	2,60,924,755

(ہ) گندم کی خرید کے حوالے سے کسی خُورد بُرد کا انکشاف نہ ہوا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ سال 13-2011 میں جو باردانہ فراہم کیا گیا تھا اس کا کیا criterion رکھا گیا تھا، اس کا کیا procedure ہوتا ہے اور اس کی فراہمی کتنے دن تک جاری رہتی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! باردانے کی detail تو جواب میں بتا دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: باردانے کی distribution کا criterion کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! باردانے کی distribution کا criterion یہ ہے کہ آٹھ بوری فی ایکڑ کے حساب سے کسان کو دی جاتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یعنی کسان کو فی ایکڑ آٹھ بوریاں باردانہ دی جاتی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! جی ہاں! اس کے علاوہ پچاس بوریوں کے لئے موقع پر try کر کے بھی زمیندار لے سکتا ہے، اس کے علاوہ پچاس بوری والے زمیندار کے لئے اکاؤنٹ کھلوانے کی بھی ضرورت نہیں ہے اس کو نقد payment کی جاتی ہے۔ اس کے بعد جو بڑے زمیندار ہیں ان کو اکاؤنٹ کھلوانا پڑتا ہے اور آٹھ بوری فی ایکڑ کے حساب سے باردانہ وہ لے سکتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! وہ فرما رہے ہیں کہ آٹھ بوری فی ایکڑ کے حساب سے باردانہ دیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میرا سوال یہ بھی تھا کہ کتنے دنوں تک باردانے کی فراہمی کا سلسلہ جاری رہتا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ پوچھ رہی ہیں کہ کتنے عرصہ تک آپ کا یہ process چلتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! جس وقت تک مارکیٹ میں گندم available رہتی ہے یا اس سنٹر کا ٹارگٹ جب تک پورا نہیں ہو جاتا، اس وقت تک اس کی خرید جاری رہتی ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! یہ سوال میں نے اس لئے کیا تھا کہ یہ سوال 2013 سے متعلق تھا، اس کے بعد دو فصلیں آچکی ہیں۔ جہاں تک باردانے کی فراہمی کا تعلق ہے میں اس سال کی صورتحال آپ کی خدمت میں بتانا چاہ رہی ہوں کہ یہ باردانہ صرف آٹھ سے دس روز تک فراہم کیا گیا اور اس کے بعد گورنمنٹ کی طرف سے اس کو stop کر دیا گیا۔ جس وقت وہ باردانہ فراہم کیا جا رہا تھا اس وقت 1300 روپے فی من گندم کی قیمت مقرر کی گئی تھی لیکن دس دن کے بعد demand کے باوجود یہ باردانہ فراہم کرنا بند کر دیا گیا تھا اور بعد میں اس کی قیمت 1050 روپے تک reduce کر دی گئی تھی۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ یہ کوئی criterion تو نہ ہوا، حالانکہ انہوں نے جواب دیا ہے کہ جب تک ضرورت رہتی ہے جب تک گندم ہوتی ہے تب تک وہ فراہم کیا جاتا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! آپ کوئی specific سنٹر ہی بتا دیں کہ کہاں پر ایسا ہوا ہے تاکہ ان سے پوچھا جاسکے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! یہ پنجاب کے مختلف اضلاع میں ہوا ہے اس کی تفصیل میں آپ کو بعد میں دے دوں گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ کہتی ہیں کہ آٹھ دس دن کے اندر ہی آپ نے اس process کو stop کر دیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چوہدری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! ہم نے ٹارگٹ بھی پورا کرنا ہوتا ہے، محکمہ کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ کسان کے لئے مارکیٹ میں قیمتیں stable رہیں۔ اس کے لئے ہم باردانہ کو زیادہ عرصہ چلانے کے لئے اس کو وقفہ دے کر چلاتے رہتے ہیں جس سے ٹارگٹ بھی پورا ہوتا ہے اور کوشش یہ کرتے ہیں کہ کسان کو اپنی گندم کی مطلوبہ قیمت حاصل ہو سکے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال بھی ڈاکٹر صاحبہ آپ کا ہی ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 1685 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: گندم خرید کے مراکز و دیگر تفصیلات

*1685: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور شہر میں گندم کی خرید کے مرکز کہاں کہاں قائم ہیں؟

(ب) سال 2012 اور 2013 کے دوران ان مراکز پر کتنی گندم خرید کی گئی؟

(ج) ان مراکز پر کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں، ان کے نام، عہدہ، گریڈ بتائیں؟

(د) ان مراکز پر خرید کردہ گندم پر سال 12-2011 اور 2013 کے دوران کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(ہ) ان دو سالوں کے دوران کتنا باردانہ کسانوں کو فراہم کیا گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ):

(الف) لاہور میں مراکز خرید گندم کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	مرکز خرید گندم
1	رکھ چھبیل
2	رائیونڈ
3	برکی
4	کاہنہ

(ب) سال 13۔2012 اور 14۔2013 میں ان مراکز پر خرید گندم کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام سنٹر	سال	خرید گندم (میٹرک ٹن)
برکی	2012۔13	8848.400
کاہنہ	2012۔13	7532.738
رکھ چھبیل	2012۔13	9420.750
رائیونڈ	2012۔13	9071.207
	میزان	34873.095
برکی	2013۔14	9271.400
کاہنہ	2013۔14	9026.900
رکھ چھبیل	2013۔14	9460.822
رائیونڈ	2013۔14	10022.122
کل میزان		37781.244

(ج) مراکز خرید گندم کاہنہ و برکی عارضی بنیادوں پر قائم کئے جاتے ہیں اور دوران خرید ان مراکز پر خرید کردہ گندم براہ راست بذریعہ کاشتکاران سرکاری گودام واقع گلبرگ ومغلپورہ پر ترسیل کردی جاتی ہے۔تاہم سرکاری گوداموں پر کام کرنے والے ملازمین کی مطلوبہ تفصیل درج ذیل ہے۔

نام	عہدہ	تعیناتی سنٹر	گریڈ
غلام سرور بھٹی	ایس او	مغلپورہ	16
غلام چشتی	اے ایف سی	مغلپورہ	15
محمد امجد	اے ایف سی	مغلپورہ	15
رانا شکیل	ایف جی آئی	مغلپورہ	12
رانا جاوید اقبال	ایف جی آئی	مغلپورہ	12
محمد افضل	چوکیدار	مغلپورہ	2
رشید احمد	چوکیدار	مغلپورہ	2
مرزا سلامت بیگ	چوکیدار	مغلپورہ	2
عبدالرحمان سخی	چوکیدار	مغلپورہ	2
محبوب مسیح	چوکیدار	مغلپورہ	2
محمد لطیف	چوکیدار	مغلپورہ	2
عقیل مقصود	چوکیدار	مغلپورہ	2
خادم حسین	چوکیدار	مغلپورہ	2
نعیم احمد	چوکیدار	مغلپورہ	2
محمد صادق	چوکیدار	مغلپورہ	2
اشرف علی	چوکیدار	مغلپورہ	2
محمد اشرف	چوکیدار	مغلپورہ	2
محمد ارشاد	چوکیدار	مغلپورہ	2
محمد سلیم	چوکیدار	مغلپورہ	2
منیر احمد	چوکیدار	مغلپورہ	2
رانا عظیم	اے ایف سی	گلبرگ	15
محمد یوسف	ایف جی آئی	گلبرگ	12
نفیس احمد	چوکیدار	گلبرگ	2
محمد لطیف	چوکیدار	گلبرگ	2
ظہور الدین	چوکیدار	گلبرگ	2
نصر الدین	چوکیدار	گلبرگ	2
اسد خان	چوکیدار	گلبرگ	2
نواز بلوچ	چوکیدار	گلبرگ	2
جیون مسیح	چوکیدار	گلبرگ	2

بابر علی	چوکیدار	گلبرگ	2
محمود پرویز شیخ	اے ایف سی	رائیونڈ	15
فیاض الحسن	ایف جی آئی	رائیونڈ	12
محمد ندیم	چوکیدار	رائیونڈ	2
خورشید احمد	چوکیدار	رائیونڈ	2
مراتب علی	چوکیدار	رائیونڈ	2
محمد عمران	چوکیدار	رائیونڈ	2
شاہد علی صدیقی	اے ایف سی	رکھ چھبیل	15
ثاقب علی انجم	ایف جی آئی	رکھ چھبیل	12
رمضان علی	چوکیدار	رکھ چھبیل	2
عبدالغفار	چوکیدار	رکھ چھبیل	2
عباس حسین	چوکیدار	رکھ چھبیل	2
طارق حسین	چوکیدار	رکھ چھبیل	2
عبدالرزاق	چوکیدار	رکھ چھبیل	2
شاہد اسلم	چوکیدار	رکھ چھبیل	2
راحد علی	بیلدار	رکھ چھبیل	1
مبین خان	بیلدار	رکھ چھبیل	1

(د) ان مراکز پر خرید گندم کے لئے دوران سال 12۔2011 اور 2013 میں خرچ رقوم کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال 12۔2011 85,87,98,168/۔روپے

سال 2013 91,80,30,554/۔روپے

(ہ) ان دو سالوں کے دوران اجراء باردانہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال 13۔2012 352131(بوریاں)

سال 14۔2013 411975(بوریاں)

کل میزان: 764106(بوریاں)

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! جز(الف) میں جن مراکز میں گندم کی خریداری کا ذکر کیا گیا ہے، اس میں کل کتنے گودام ہیں اور یہ کب تعمیر کئے گئے تھے، اس کے علاوہ ان میں گندم سٹور کرنے کی کتنی capacity ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر:اس کی detail آپ کے پاس ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک(چودھری محمد اسد اللہ):جناب سپیکر!اس کے لئے تو محترمہ کو نیا سوال کرنا پڑے گا۔جو detail انہوں نے مانگی تھی وہ تو چار سنٹر تھے جن کے نام بھی بتا دیئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر:ڈاکٹر صاحبہ!پارلیمانی سیکرٹری صاحب کے پاس فی الحال اس کی detail نہیں ہے۔آپ سوال دے دیں میں ان سے جواب لے لوں گا۔اگلا سوال جناب ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!سوال نمبر 4898 ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر:جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں گندم کے ہدف سے متعلقہ تفصیلات

*4898:جناب محمد ارشد ملک(ایڈووکیٹ):کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں 2014 میں گندم کی خرید کا کل ٹارگٹ کیا مختص کیا گیا؟

(ب) اس کی خرید کے لئے کتنے مستقل اور کتنے عارضی مراکز خرید گندم بنائے گئے ہیں؟

(ج) اس مقصد کے لئے کتنا باردانہ خرید ا گیا ہے اس کی خرید کا طریق کار کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک(چودھری محمد اسد اللہ):

(الف) سال 15-2014 میں حکومت کی طرف سے گندم کی خریداری کے لئے 35 لاکھ میٹرک ٹن کا ہدف مقرر کیا گیا تھا۔

(ب) گندم خریداری کے لئے کل 376 مراکز قائم کئے گئے جن میں 196 مستقل اور 180 عارضی مراکز تھے۔

(ج) سال 15-2014 میں 72,64,200 جیوٹ بیگ اور 5,71,20,000 پی پی تھیلہ خرید کیا گیا جس کے لئے پیپرا رولز میں وضع کردہ طریقہ ہائے پر عملدرآمد کیا گیا۔

جناب قائم مقام سپیکر:کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر جز(ب) میں بتایا گیا ہے کہ گندم خریداری کے لئے کل 376 مراکز قائم کئے گئے جن میں 196 مستقل اور 180 عارضی مراکز تھے۔ میرا اس سلسلے میں ضمنی سوال یہ ہے کہ جب ہر سال procurement ہوتی ہے ہر سال آدھے سنٹر عارضی طور پر بنانے پڑتے ہیں انہیں مستقل بنیادوں پر کیوں نہیں بنایا جاتا؟ حالانکہ ہر سال محکمہ نے procurement کرنی ہوتی ہے اور پھر یہ محکمہ قیام پاکستان سے بھی پہلے کا چلا آ رہا ہے، اس کے علاوہ میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ محکمہ جو عارضی سنٹر بناتا ہے اس کو بنانے کا کیا criterion ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ پوچھ رہے ہیں کہ آپ ان سنٹروں کو مستقل بنیادوں پر کیوں نہیں بناتے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! extra سنٹر اس لئے بنائے جاتے ہیں کیونکہ ہر سال کا ٹارگٹ تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ محکمہ نے زمیندار کو support کرنا ہوتا ہے اور پنجاب کے عوام کے لئے مناسب قیمت پر آٹے کی فراہمی کے لئے اپنا target set کرنا ہوتا ہے۔ اسی لئے کچھ سنٹر مستقل بنیادوں پر قائم ہیں کچھ ہر سال ٹارگٹ کے مطابق بنائے جاتے ہیں تاکہ حکومت کی پالیسی کو implement کیا جا سکے۔ اس کے علاوہ پندرہ سے بیس کلومیٹر کے فاصلے پر یہ سنٹر بنائے جاتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے آپ بھی بہتر سمجھتے ہیں، سوال میں یہ پوچھا گیا تھا کہ آدھے کے قریب سنٹر عارضی بنیادوں پر بنائے جاتے ہیں اور جب ہر سال انہوں نے procurement کرنی ہے تو انہیں مستقل بنیادوں پر کیوں نہیں بنا دیا جاتا؟

جناب قائم مقام سپیکر: ہر سال ان کا different target ہوتا ہے، گندم کی پیداوار کے لحاظ سے ہر سال target بڑھتا ہی رہتا ہے اس لئے انہوں نے بتایا ہے کہ ہمیں عارضی سنٹر بنانے پڑتے ہیں کیونکہ ان کا target fix نہیں ہوتا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو عارضی مرکز بناتے ہیں اس کا کیا criterion ہے، کیا یہ سنٹر pick and choose سے بناتے ہیں یا جہاں پر گندم کی کاشت زیادہ ہوتی ہے اس علاقے کو choose کرتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: آپ یہ عارضی سنٹر کتنے فاصلے پر بناتے ہیں، کس criterion کے تحت بناتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! ایک سنٹر سے دوسرے سنٹر کا پندرہ سے بیس کلو میٹر کا فاصلہ رکھا جاتا ہے۔ اس بات کی کوشش کی جاتی ہے کہ زمیندار بآسانی اپنی گندم سنٹر تک پہنچا سکے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ملک صاحب! اگلا سوال۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال کے جز (ج) میں پوچھا گیا تھا کہ اس مقصد کے لئے کتنا باردانہ خریدا گیا اور اس کا کیا طریق کار ہے؟ چلیں پارلیمانی سیکرٹری صاحب مجھے اتنا بتا دیں کہ کتنے jute bag اور کتنے polypropylene bag اس سال میں خریدے گئے، کس ریٹ اور کس criterion پر خریدے گئے؟

جناب قائم مقام سپیکر: کس ریٹ اور کس criterion کے تحت یہ بیگ خریدے جاتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! jute bags quality بھی اس سوال کے جواب میں لکھی ہوئی ہے اور polypropylene bag کی قیمت بھی لکھی ہوئی ہے، شاید آپ نے سوال کا جواب نہیں پڑھا اور جہاں تک اس کی خریداری کے طریق کار کا تعلق ہے وہ پیپرا رول کے مطابق اس کی bids لی جاتی ہیں، اس کے بعد ہی اس کو purchase کیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ملک صاحب! اگلا سوال۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے اس کا ریٹ پوچھا تھا کہ کس ریٹ پر یہ بیگ خریدے گئے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: انہوں نے بتایا ہے کہ bid ہوتی ہے اس میں جس کا کم ریٹ ہوتا ہے اس سے خریدے جاتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! کس ریٹ پر خریدے گئے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کے پاس ریٹ ہے کہ یہ بیگ کس ریٹ پر خریدے گئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسداللہ): جناب سپیکر! jute bags خریدے گئے ہیں 140 روپے فی بیگ اور polypropylene bags تقریباً 34.50 روپے فی بیگ میں خریدے گئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال بھی جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) صاحب کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 4959 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال میں گندم کے گودام اور ان کی گندم سٹور کرنے کی کپیسٹی سے متعلقہ تفصیلات

*4959: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں گندم کے کتنے گودام ہیں، ان میں گندم کی کتنی مقدار سٹور کی جاتی ہیں؟

(ب) اس ضلع میں 2014 کے سیزن میں کتنی گندم کا ٹارگٹ دیا گیا تھا؟

(ج) مذکورہ ضلع میں گندم کی خرید کے لئے کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(د) مذکورہ ضلع میں گندم کی خرید کے لئے کتنا باردانہ فراہم کیا گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسداللہ):

(الف) ضلع ساہیوال کی دو تحصیلوں میں گوداموں کی تعداد 74 ہے جن میں 76500 میٹرک ٹن گندم سٹور ہوتی ہے۔

(ب) ضلع ساہیوال میں گندم خریداری برائے سال 15-2014 میں 171000 میٹرک ٹن گندم خرید کا ہدف مقرر کیا گیا تھا۔

(ج) ضلع ساہیوال میں خرید گندم سکیم 15-2014 کے لئے مبلغ -/5,92,47,75,000 روپے مختص کئے گئے تھے۔

(د) 15-2014 میں گندم کی خریداری کے لئے 354735 جیوٹ (100 کلو گرام) اور 2913051 پی پی تھیلے (50 کلو گرام) فراہم کئے گئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال کے جز (ب) میں پوچھا گیا تھا کہ 2014 کے سیزن میں کتنی گندم کا target دیا گیا تھا۔ میں ضلع ساہیوال کے حوالے سے ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں کہ یہ target کس طرح set کیا گیا؟

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آج یہاں پر آپ کے ڈیپارٹمنٹ سے کون کون آیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! ڈپٹی سیکرٹری ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: سیکرٹری کہاں ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ڈائریکٹر ہیں اور نہ ہی سیکرٹری ہیں تو ہم نے سوال کس سے پوچھنے ہیں؟ حالانکہ آپ نے direction دی ہوئی ہے کہ متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری موجود ہوں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ذرا پوچھ کر بتائیں کہ سیکرٹری صاحب کیوں نہیں آئے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! بتاتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ ابھی بتائیں کہ وہ کدھر ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! سیکرٹری صاحب tour پر گئے ہوئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی؟ ہم نے یہ ایجنڈا کتنے دنوں سے circulate کیا ہوا ہے اور کس چیز کا tour تھا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! وزیراعلیٰ کی direction پر ملتان گئے ہوئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: وزیراعلیٰ صاحب نے کبھی یہ نہیں کہا کہ آپ ایوان کو چھوڑ کر کہیں چلے جائیں۔ ان کی طرف سے یہ clear instructions ہیں کہ جس دن جس سیکرٹری کا وقفہ سوالات ہوگا وہ یہاں

پر موجود ہوگا۔اس چیز کو سیکرٹری برائے وزیراعلیٰ اور وزیراعلیٰ نے ہمیں ensure کرایا ہوا ہے بلکہ انہوں نے مجھے خود کہا تھا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک(چودھری محمد اسداللہ):جناب سپیکر!ابھی نئی ٹاسک فورس بنائی گئی ہے اس سلسلے میں منسٹر صاحب اور سیکرٹری صاحب ادھر گئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر:جو بھی ہے مجھے نہیں پتا۔آپ کا سیکرٹری یہاں پر کیوں نہیں آیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک(چودھری محمد اسداللہ):جناب سپیکر!آئندہ اس چیز کو ensure کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر:آپ آج کا بتائیں۔پارلیمانی سیکرٹری صاحب آپ یہاں پر آئے ہوئے ہیں لیکن آپ کے سیکرٹری کو یہاں پر ہونا چاہئے تھا۔آپ مجھے بتائیں کہ جب already ایک چیز decided ہے اور میں ایک دفعہ کہہ چکا ہوں تو پھر وہ کیوں نہیں آئے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک(چودھری محمد اسداللہ):جناب سپیکر!وہ ابھی ملتان میں ہیں،ان کو اطلاع دے دیتے ہیں کہ وہ ایوان میں آجائیں لیکن انہیں آنے میں ٹائم لگے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر:آپ دوبارہ confirm کریں۔مجھے نہیں لگتا کہ وہ ملتان میں ہوں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک(چودھری محمد اسداللہ):جناب سپیکر!confirm بھی کر لیتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر:سیکرٹری صاحب!بقیہ سوالات pending کر دیں۔پارلیمانی سیکرٹری صاحب! سیکرٹری فوڈ کو پیغام دے دیں کہ یہ آپ کی کوئی اچھی روایت نہیں ہے اور یہ آپ کے لئے آخری دفعہ warning ہے اور میں سارا Question Hour pending کر رہا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

اب توجہ دلاؤ نوٹس کا وقت تھا لیکن لاء منسٹر صاحب اسلام آباد چلے گئے ہیں ان کی طرف سے request آئی تھی اس لئے اسے pending کر دیتے ہیں۔

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر:اب ہم تحاریک استحقاق take up کرتے ہیں۔پہلی تحریک استحقاق ملک محمد نواز کی ہے۔یہ کافی عرصے سے چلی آرہی ہے اس تحریک استحقاق کو dispose of کیا جاتا ہے۔

اگلی تحریک استحقاق جناب ابو حفص محمد غیاث الدین کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک استحقاق کو pending کیا جاتا ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار 161/15 میاں نصیر احمد کی ہے۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔

جام پور (راجن پور) میں محکمہ انہار کی کروڑوں روپے کی اراضی پر بااثر افراد کا قبضہ (۔۔۔ جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): شکریہ۔ جناب سپیکر! یہ تحریک التوائے کار انتہائی اہمیت کی حامل ہے جس میں ایک natural course ہے جگہ اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کی ملکیت ہے لیکن اس پر مختلف لوگوں نے قبضہ کیا ہوا ہے۔ ریونیو ڈیپارٹمنٹ اور اریگیشن ڈیپارٹمنٹ نے اس کی joint demarcation کی ہے۔ تقریباً 97 لوگ ہیں جنہوں نے اس پر تجاوز کیا ہوا ہے لیکن صرف تین لوگوں نے ہائی کورٹ سے stay لیا ہے باقی 94 نے نہیں لیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: ہائی کورٹ سے کن کن لوگوں نے stay لیا ہوا ہے، آپ کے پاس ان کی تفصیل ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! نصر اللہ خان دریشک، ان کے بیٹے علی رضا خان اور حسنین بہادر نے ہائی کورٹ سے stay لیا ہوا ہے اس کے علاوہ 94 میں سے کسی نے stay نہیں لیا ہوا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈیپارٹمنٹ انتہائی نااہلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے ہائی کورٹ میں pursue بھی نہیں کرتا ہوگا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! آج ان کو ٹائم دیا ہے کہ اگلے دو دن میں یہ encroachment ہر صورت میں ہٹوائی جائے۔ آپ اسے Monday تک pending کر لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈیپارٹمنٹ نے demarcation کے بارے میں کیا کہا تھا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! انشاء اللہ مقدمے کی پیروی کریں گے۔ کیس ہائیکورٹ میں pending ہے اس کی تاریخ پیشی لگی ہوئی ہے ڈیپارٹمنٹ نے اپنا وکیل کیا ہوا ہے اور وہ پیش کر رہے ہیں اور اس مقدمے کی مزید بہتر پیروی کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو Monday تک کے لئے pending کر دیتے ہیں آپ Monday والے دن اس بارے میں بتائیے گا۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 196/15 جناب امجد علی جاوید کی ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔

پنجاب کے گورنمنٹ کامرس کالجز کے کنٹریکٹ ملازمین کو تنخواہوں کی عدم ادائیگی

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کے ضمن میں عرض ہے کہ پنجاب کے 118 گورنمنٹ کامرس کالج کے 866 کنٹریکٹ لیکچرار اور نان گزیٹڈ ملازمین یکم اگست 2012 کو ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں شامل ہو چکے ہیں جس کے بعد ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں ان کو ٹیوٹا کنٹریکٹ پالیسی سے گورنمنٹ آف پنجاب کنٹریکٹ پالیسی 2004 میں لانے کے لئے کام شروع کیا گیا ہے۔ اس ضمن میں عرض ہے کہ تمام کنٹریکٹ ملازمین کا کیس ڈیپارٹمنٹ میں قواعد و ضوابط کے مطابق رکھا گیا ہے اور ریگولیشن ونگ ایس اینڈ جی اے ڈی اور فنانس ڈیپارٹمنٹ کو بھی بھیج دیا گیا ہے جس پر ان کو حکومت کی طرف سے کچھ ہدایات دی گئی ہیں چنانچہ ان ہدایات کی روشنی میں نئے سرے سے کیس تیار کر کے دوسری مرتبہ منظوری کے لئے ریگولیشن ونگ ایس اینڈ جی اے ڈی اور فنانس ڈیپارٹمنٹ کے ذریعے وزیر اعلیٰ صاحب کو بھجوا دیا گیا ہے جس کی منظوری وزیر اعلیٰ سے ہو چکی ہے۔ ملازمین کو پورے پنجاب میں خالی سیٹوں پر تعیناتی کے لئے کیس ڈائریکٹر کامرس پنجاب کو بھجوایا جا چکا ہے تاکہ ملازمین اپنی اپنی ریگولر سیٹ پر تنخواہیں ضلعی دفتر حسابات کے ذریعے وصول کریں۔ اس دوران ان کی مقرر کردہ تنخواہیں بھی ادا کی جا رہی ہیں۔ اس ضمن میں مزید عرض ہے کہ ان کا باقاعدہ نوٹیفکیشن فنانس ڈیپارٹمنٹ کے توسط سے جاری کر دیا جائے گا اور ان کی تنخواہ اور دیگر الاؤنسز سرکاری مقرر شرح سے ادا کر دیئے جائیں گے۔ چنانچہ ڈائریکٹر کامرس

پنجاب اور ڈی پی آئی کالجز پنجاب سے جیسے ہی کیس ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو اس ضمن میں قواعد و ضوابط کی پابندی کرتے ہوئے نوٹیفکیشن کی صورت میں موصول ہو گا تو اس صورت میں نوٹیفکیشن جاری کر کے فنانس ڈیپارٹمنٹ کو حسب ضابطہ بھیج دیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/236 میاں طارق محمود کی ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس سلسلے میں گزارش ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو pending فرما دیں چونکہ ابھی اس تحریک التوائے کار کا مفصل جواب نہیں آیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک التوائے کار next week تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/269 شیخ علاؤالدین کی ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔

پنجاب یونیورسٹی کی اراضی کو کمرشلائزیشن اور لیز کی آڑ میں فروخت کا انکشاف

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض ہے کہ یونیورسٹی کی زمین کسی کو کسی صورت میں مسلسل کمرشلائزیشن لیز کی آڑ میں ہرگز فروخت نہیں کی گئی۔ یونیورسٹی نے کبھی بھی کسی خسارے کو پورا کرنے کے لئے یونیورسٹی کی زمین کو لیز پر نہیں دیا۔ یونیورسٹی پٹہ پر دی جانے والی زمین کو صرف اور صرف سالانہ پٹہ پر دیتی ہے جس کی ہر سال نئے سرے سے تجدید کی جاتی ہے۔ سالانہ پٹہ پر دینے کا عمل صرف اور صرف عارضی ہے اس کو سالانہ پٹے پر دیئے جانے کی پالیسی کا مقصد بھی یہی ہے کہ کوئی بھی پٹہ دار یونیورسٹی کی زمین کو مستقل اپنے استعمال و قبضہ میں نہیں رکھ سکتا۔ مزید سالانہ پٹہ کی شرائط میں یہ کیفیت درج ہے کہ یونیورسٹی پٹہ پر دی گئی زمین کو اپنی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے پندرہ یوم کے اندر اندر خالی کروا سکتی ہے اور یہ عمل قابل ذکر ہے کہ ماضی میں جب بھی یونیورسٹی کو ضرورت پڑی ہے تو پٹہ پر دی گئی زمین پندرہ دن کے نوٹس پر خالی کروائی گئی ہے۔ سالانہ پٹہ کے نظام کے مطابق زمین long lease پر دی ہی نہیں جا سکتی اور اس نظام کے تحت زمین کا واپس نہ ملنا ناممکن عمل ہے۔ مزید وضاحت یہ ہے کہ یونیورسٹی کی زمین

صرف اور صرف سالانہ پٹہ پر فصل اگانے کے لئے دی جاتی ہے اور اس کے علاوہ کوئی زمین نہیں دی جاتی۔یونیورسٹی کی زمین پر کوئی پختہ شادی ہال نہیں ہے بلکہ یہ ایک عارضی شامیانے لگے ہوئے ہیں جن کو صرف تین سال کی مدت کے لئے لیز پر دیا گیا ہے۔شادی لان کے لئے عارضی جگہ دیئے جانے کا مقصد صرف یہ ہے کہ ہائر ایجوکیشن کمیشن اور گورنر پنجاب کی ہدایت کے مطابق تمام یونیورسٹیوں نے اپنی آمدنی بڑھانے کے لئے کمرشل منصوبے شروع کئے ہیں اور اس آمدنی کو ریسرچ اور ڈویلپمنٹ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے کیونکہ گورنمنٹ کی طرف سے گرانٹ میں قواعد کے مطابق مسلسل کمی آ رہی ہے۔یونیورسٹی نے ریسرچ گرانٹ 16 لاکھ روپے سے بڑھا کر 10 کروڑ روپے کر دی ہے۔یونیورسٹی کا ہمیشہ متوازن اور سرپلس بجٹ رہا ہے، کبھی خسارے میں نہیں گئی تو جن آدمیوں کو یہ زمین دی گئی ہے یہ صرف اور صرف مختصر مدت کے لئے ہے اور جب بھی یونیورسٹی کو ضرورت ہو گی اس زمین کو واگزار کرا لیا جائے گا۔شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر:اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 270/15 شیخ علاؤالدین کی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین):جناب سپیکر!میری گزارش ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو چند دنوں کے لئے pending فرما دیں۔انشاء اللہ اگلے ہفتے میں اس کا جواب آ جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر:جی، ٹھیک ہے۔اس تحریک التوائے کار نمبر 270/15 کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 303/15 ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے۔

لاہور کی سڑکوں اور پلازوں کے سامنے ناجائز پارکنگ کی وجہ سے شہریوں کو پریشانی کا سامنا

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین):جناب سپیکر!اس سلسلے میں عرض یہ ہے کہ اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ صوبائی دارالحکومت لاہور شہر میں دن بدن ٹریفک کے مسائل میں اضافہ ہو رہا ہے۔اس ضمن میں لاہور پارکنگ کمپنی نے بہت سی سڑکوں پر موجودہ پارکنگ کو بہتر طریقے سے چلانے کے انتظامات کر رکھے ہیں۔اس کے علاوہ ٹریفک پولیس بھی ناجائز

پارکنگ اور مختص جگہ سے تجاوز کرنے پر چالان کرتی ہے۔جہاں تک ناجائز پارکنگ کا تعلق ہے تو اس پر لاہور پارکنگ کمپنی نے کافی حد تک قابو پالیا ہے اگر کوئی ناجائز پارکنگ کرتا ہوا پایا جاتا ہے تو اس کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

جناب سپیکر!لاہور پارکنگ کمپنی شہر میں پارکنگ کے مسائل حل کرنے کے لئے مختلف منصوبوں پر کام کر رہی ہے جس کے نتیجے میں سڑکوں پر پارکنگ کے مسائل پر قابو پایا جا سکے گا۔ان منصوبوں میں مختلف جگہوں پر پارکنگ پلازے بنائے جائیں گے۔مزید ضلعی حکومت اور ٹاؤن انتظامیہ نے مشترکہ طور پر کوشش جاری رکھی ہوئی ہے کہ ان مسائل پر قابو پایا جا سکے۔

جناب قائم مقام سپیکر:اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 430/15 جناب امجد علی جاوید، جناب محمد آصف باجوہ(ایڈووکیٹ)اور محترمہ عائشہ جاوید کی طرف سے ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین):جناب سپیکر!میری گزارش ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو بھی Monday تک کے لئے pending کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر:جی، ٹھیک ہے۔اس تحریک التوائے کار نمبر 430/15 کو Monday تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔پارلیمانی سیکرٹری صاحب!اس تحریک التوائے کار کا جواب Monday تک آ جانا چاہئے۔اس بات کو ensure کیا جائے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 434/15 جناب احمد خان بھچر کی ہے۔

میانوالی کے علاقے موسیٰ خیل و دیگر میں واٹر سپلائی سکیمیں خراب ہونے کی وجہ سے لوگوں کو پریشانی کا سامنا

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین):جناب سپیکر!اس ضمن میں عرض یہ ہے کہ حکومت پنجاب کی ہدایت کے مطابق دیہی واٹر سپلائی سکیمیں LCBO کے ذریعے چلائی جاتی ہیں۔Local Community Based Organization اس کی نگرانی کرتی ہے اور اخراجات بھی برداشت کرتی ہے لیکن میانوالی میں 2001 کے بعد کچھ دیہی واٹر سکیمیں وقتاً فوقتاً ٹی ایم اے کے حوالے کی گئیں جن کو ٹی ایم اے چلاتی ہے۔مالی مشکلات کے پیش نظر واٹر سپلائی سکیموں

کو چلانے کے لئے کئی مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ موسیٰ خیل، چھدرو، ابا خیل ضلع میانوالی کی یونین کونسلوں کے ایسے نام ہیں کہ جہاں ہر یونین کونسل میں مختلف واٹر سپلائی سکیمیں موجود ہیں جو کہ مختلف ادوار میں لگائی گئی تھیں۔ ان میں سے کچھ تو بہت پرانی ہونے کی وجہ سے مکمل dead ہو چکی ہیں۔ یہ تمام سکیمیں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ نے لگائی تھیں۔ موسیٰ خیل اور چھدرو یونین کونسل میں واٹر سپلائی سکیمیں پرانی ہونے کی وجہ سے dead ہو چکی ہیں۔ 2001 سے یہ واٹر سپلائی سکیمیں take over ہوئی تھیں۔ اب ان سکیموں میں سے کچھ چل رہی ہیں جبکہ باقی ناکارہ ہو چکی ہیں۔ ٹی ایم اے کے مالی وسائل کے مطابق ان کی مرمت اور بحالی کا کام جاری ہے۔ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ بھی اس سلسلے میں تحرک کر رہا ہے کہ Community Based Organizations بنائیں اور واٹر سپلائی سکیمیں ان کے حوالے کریں۔ حکومت پنجاب نے بذریعہ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ان بند پڑی ہوئی واٹر سپلائی سکیموں کی بحالی کے لئے مالی سال 2015-16 میں ضروری اقدامات کر رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

رپورٹ
(جو پیش ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: اب جناب ابو حفص محمد غیاث الدین مجلس قائمہ برائے مذہبی امور اور اوقاف کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) تعلیم القرآن و سیرت انسٹیٹیوٹ پنجاب 2015 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مذہبی امور اور اوقاف کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! میں

The Punjab Institute of Quran and Seerat Studies (Amendment) Bill 2015(Bill No.32 of 2015)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مذہبی امور اور اوقاف کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس اجلاس سے پہلے جب سیلاب آیا تو میں نے ایک بڑی ہی اہمیت کی حامل تحریک التوائے کار دی تھی۔ میں گزارش کروں گا کہ اسے out of turn take up کر لیا جائے۔ سیلاب آیا ہوا ہے اور میرے حلقے میں راوی کے کنارے پر پورے پورے گاؤں دریا بُرد ہو گئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب! آپ پہلے مجھے اپنی تحریک التوائے کار دکھا دیں۔ اب تو میں سرکاری کارروائی شروع کر چکا ہوں اور تحریک التوائے کار کا وقت بھی ختم ہو چکا ہے۔ آپ کل اس حوالے سے میرے ساتھ discuss کر لیجئے گا۔

سرکاری کارروائی

آرڈیننسز

(جو پیش ہوئے)

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے۔

آرڈیننس پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی 2015

MR ACTING SPEAKER: A Minister may lay the Punjab Safe Cities Authority Ordinance 2015.

MINISTER FOR MINES AND MINERALS (Mr Sher Ali Khan): Mr Speaker! I lay the Punjab Safe Cities Authority Ordinance 2015.

MR ACTING SPEAKER: The Punjab Safe Cities Authority Ordinance 2015 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of the Rules of Procedure of the

Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Standing Committee on Home Affairs with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2015

MR ACTING SPEAKER: A Minister may lay the Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2015.

MINISTER FOR MINES AND MINERALS (Mr Sher Ali Khan): Mr Speaker! I lay the Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2015.

MR ACTING SPEAKER: The Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2015 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Standing Committee on Local Government and Rural Development with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس (ترمیم) جنگلات پنجاب 2015

MR ACTING SPEAKER: A Minister may lay the Punjab Forest (Amendment) Ordinance 2015.

MINISTER FOR MINES AND MINERALS (Mr Sher Ali Khan): Mr Speaker! I lay the Punjab Forest (Amendment) Ordinance 2015.

MR ACTING SPEAKER: The Punjab Forest (Amendment) Ordinance 2015 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Standing Committee on Forestry and Fisheries with the direction to submit its report within two months.

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ راولپنڈی میں 23 تاریخ کو ایک معمولی سا جھگڑا ہوا، یہ لین دین کا مسئلہ تھا اور اس میں دو لوگ معمولی زخمی ہوئے تھے۔ پولیس نے اس میں تیرہ یا چودہ لوگوں کو نامزد کیا اور تقریباً ڈیڑھ سو نامعلوم لوگوں کے خلاف بھی پرچہ درج کیا گیا اور اس میں ATA-7 بھی لگا دی گئی ہے۔ اس کی وجہ سے وہاں علاقے میں بڑی unrest ہے اور لوگ بڑے پریشان ہیں۔ ہمارے پی ٹی آئی کے دفاتر پر پولیس بار بار چھاپے مار رہی ہے اور ڈیڑھ سو نامعلوم لوگوں کی وجہ سے پولیس جس کو مرضی چاہے پکڑ سکتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میرا خیال ہے کہ یہ media میں بھی چلتا رہا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جی، ہاں۔ میں ذرا وضاحت کر دوں کہ میڈیا میں یہ غلط چلتا رہا ہے۔ یہ تین واقعے at a time ہوئے تھے۔ ایک road accident تھا جس میں دو لوگ زخمی ہوئے اور دو کی موت واقع ہو گئی تھی۔ دوسرے واقعے میں پیپلز پارٹی کے شیراز کیانی کے ساتھ لڑائی میں دو افراد کی موت واقع ہوئی اور تین یا چار لوگ زخمی ہوئے تھے۔ اسی طرح تیسرے واقعے میں دو دکانداروں کی آپس میں لین دین کے تنازعے کی وجہ سے لڑائی ہوئی۔ اس کا الزام پی ٹی آئی پر لگا دیا گیا کیونکہ ہمارا دفتر نزدیک تھا۔ اس لڑائی میں صرف دو لوگ زخمی ہوئے جبکہ پولیس نے ایف آئی آر میں چودہ لوگوں کو نامزد کیا، ڈیڑھ سو نامعلوم لوگوں کا بھی ذکر کیا گیا اور اس ایف آئی آر میں ATA-7 شامل کی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: عباسی صاحب! کل وزیر قانون، رانا ثناء اللہ خان آ جائیں گے تو آپ ان کی موجودگی میں اس بابت بات کر لیجئے گا اور وہ اس کا جواب دے دیں گے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اسی حوالے سے میں نے توجہ دلاؤ نوٹس بھی دیا ہوا ہے۔ ہم وہاں پر پی ٹی آئی کا کوئی دفتر نہیں کھول پا رہے کیونکہ جب دفتر کھلتا ہے تو پولیس وہاں پر موجود لوگوں کو گرفتار کر کے لے جاتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کل وزیر قانون سے اس کا جواب لے لیں گے اور اگر آپ نے توجہ دلاؤ نوٹس دیا ہوا ہے تو اس کو بھی take up کر لیں گے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! بہت شکریہ

آرڈیننس (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2015

MR ACTING SPEAKER: A Minister may lay the Punjab Local Government (Second Amendment) Ordinance 2015.

MINISTER FOR MINES AND MINERALS (Mr Sher Ali Khan): Mr Speaker! I lay the Punjab Local Government (Second Amendment) Ordinance 2015.

MR ACTING SPEAKER: The Punjab Local Government (Second Amendment) Ordinance 2015 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Standing Committee on Local Government and Rural Development with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس (ترمیم) پنجاب ڈرگز 2015

MR ACTING SPEAKER: A Minister may lay the Punjab Drugs (Amendment) Ordinance 2015.

MINISTER FOR MINES AND MINERALS (Mr Sher Ali Khan): Mr Speaker! I lay the Punjab Drugs (Amendment) Ordinance 2015.

MR ACTING SPEAKER: The Punjab Drugs (Amendment) Ordinance 2015 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Standing Committee on Health with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس (ترمیم) پنجاب فوڈ اتھارٹی 2015

MR ACTING SPEAKER: A Minister may lay the Punjab Food Authority (Amendment) Ordinance 2015.

MINISTER FOR MINES AND MINERALS (Mr Sher Ali Khan): Mr Speaker! I lay the Punjab Food Authority (Amendment) Ordinance 2015.

MR ACTING SPEAKER: The Punjab Food Authority (Amendment) Ordinance 2015 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Standing Committee on Food with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس (دوسری ترمیم) پنجاب ڈرگز 2015

MR ACTING SPEAKER: A Minister may lay the Punjab Drugs (Second Amendment) Ordinance 2015.

MINISTER FOR MINES AND MINERALS (Mr Sher Ali Khan): Mr Speaker! I lay the Punjab Drugs (2nd Amendment) Ordinance 2015.

MR ACTING SPEAKER: The Punjab Drugs (Second Amendment) Ordinance 2015 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Standing Committee on Health with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس پنجاب سپیشل پروٹیکشن یونٹ 2015

MR ACTING SPEAKER: A Minister may lay the Punjab Special Protection Unit Ordinance 2015.

MINISTER FOR MINES AND MINERALS (Mr Sher Ali Khan): Mr Speaker! I lay the Punjab Special Protection Unit Ordinance 2015.

MR ACTING SPEAKER: The Punjab Special Protection Unit Ordinance 2015 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred

to the Standing Committee on Home Affairs with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس (ترمیم) پنجاب ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی 2015

MR ACTING SPEAKER: A Minister may lay the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Ordinance 2015.

MINISTER FOR MINES AND MINERALS (Mr Sher Ali Khan): Mr Speaker! I lay Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Ordinance 2015.

MR ACTING SPEAKER: The Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Ordinance 2015 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Standing Committee on Industries with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب 2015

MR ACTING SPEAKER: A Minister may lay the Infrastructure Development Authority of the Punjab Ordinance 2015.

MINISTER FOR MINES AND MINERALS (Mr Sher Ali Khan): Mr Speaker! I lay Infrastructure Development Authority of the Punjab Ordinance 2015.

MR ACTING SPEAKER: The Infrastructure Development Authority of the Punjab Ordinance 2015 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Standing Committee on Communication and works with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس (ترمیم) خالص غذا پنجاب2015

MR ACTING SPEAKER: A Minister may lay the Punjab Pure Food (Amendment) Ordinance 2015.

MINISTER FOR MINES AND MINERALS (Mr Sher Ali Khan): Mr Speaker! I lay the Punjab Pure Food (Amendment) Ordinance 2015.

MR ACTING SPEAKER: The Punjab Pure Food (Amendment) Ordinance 2015 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Standing Committee on Food with the direction to submit its report within two months.

آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس کل مورخہ 28۔اگست 2015 صبح 9:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2015

جمعتہ المبارک، 28۔اگست 2015

(یوم الجمع، 12۔ذیقعد 1436ھ)

سولھویں اسمبلی: سولھواں اجلاس

جلد 16: شمارہ 3

155

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 28-اگست 2015

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات ٹرانسپورٹ اور اطلاعات وثقافت)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون پر غور وخوض اور اس کی منظوری

مسودہ قانون (ترمیم) تعلیم القرآن وسیرت انسٹیٹیوٹ پنجاب 2015

(مسودہ قانون نمبر 32 بابت 2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) تعلیم القرآن وسیرت انسٹیٹیوٹ پنجاب 2015 کو فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ 95(3) کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) تعلیم القرآن وسیرت انسٹیٹیوٹ پنجاب 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے مذہبی امور واوقاف نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) تعلیم القرآن وسیرت انسٹیٹیوٹ پنجاب 2015 منظور کیا جائے۔

157

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا سولھواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 28-اگست 2015

(یوم الجمع، 12-ذیقعد 1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر 20 منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمO

بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِO

قُلۡ صَدَقَ اللّٰهُ ۗ

فَاتَّبِعُوۡا مِلَّةَ اِبۡرٰهِيۡمَ حَنِيۡفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ﴿۹۵﴾
اِنَّ اَوَّلَ بَيۡتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِىۡ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى
لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۹۶﴾ فِيۡهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبۡرٰهِيۡمَ ۚ وَمَنۡ
دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الۡبَيۡتِ مَنِ
اسۡتَطَاعَ اِلَيۡهِ سَبِيۡلًا ؕ وَمَنۡ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ عَنِ
الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۹۷﴾

سُوۡرَةُ آل عِمرَان آیات95 تا97

کہہ دو کہ اللہ نے سچ فرمادیا پس دین ابراہیمؑ کی پیروی کرو جو سب سے بے تعلق ہو کر ایک (اللہ) کے ہو رہے تھے اور مشرکوں سے نہ تھے (95) پہلا گھر جو لوگوں (کے عبادت کرنے) کے لئے مقرر کیا گیا تھا وہی ہے جو مکے میں ہے بابرکت اور جہاں کے لئے موجب ہدایت (96) اور اس میں کھلی ہوئی نشانیاں ہیں جن میں سے ایک ابراہیمؑ کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے جو شخص اس (مبارک) گھر میں داخل ہو اس نے امن پا لیا اور لوگوں پر

اللہ کا حق (یعنی فرض) ہے کہ جو اس گھر تک جانے کا مقدور رکھے وہ اس کا حج کرے اور جو اس حکم کی تعمیل نہ کرے گا تو اللہ بھی اہل عالم سے بے نیاز ہے (97)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و بالا ہمارا نبی
اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی
دونوں عالم کا دُولہا ہمارا نبی
خلق سے اولیاء اولیاء سے رُسل
سب رسُولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی
جس کی دو بُوند ہیں کوثر و سلسبیل
ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی
جس کے تلووں کا دھون ہے آبِ حیات
ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی
غم زدوں کو رضا مژدہ دیجئے کہ ہے
بے کسوں کا سہارا ہمارا نبی

سوالات

(محکمہ جات ٹرانسپورٹ اور اطلاعات وثقافت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات ٹرانسپورٹ اور اطلاعات وثقافت سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،فرمائیں!

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر!آپ کی شفقت سے کل جو قرارداد پر بات ہوئی تھی اور آپ نے حکم دیا تھا کہ قرارداد لے آئیں تو یہ حضور نبی کریم کی حرمت کا معاملہ ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ Rules suspend کرکے اس قرارداد کو سب سے پہلے اس floor پر لے کر آئیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں نے کل آپ سے بات کی تھی اور ابھی تھوڑی دیر پہلے بھی آپ کو بتایا تھا کہ لاء منسٹر رانا ثناء اللہ خان سے بات ہو گئی ہے اور وہ پہنچنے والے ہیں تو رولز کی معطلی کی تحریک انہوں نے دینی ہے تو جونہی وہ آتے ہیں تو اس کے بعد اسے دیکھتے ہیں۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر!میرے اندر اور کوئی بات جائے گی نہیں اس لئے میں اتنی دیر تک واک آؤٹ کرتا ہوں جب تک یہ قرارداد آ نہیں جاتی۔

جناب قائم مقام سپیکر: گل صاحب!ویسے یہ کوئی طریق کار نہیں ہے۔مجھے رولز کے مطابق ہاؤس چلانا ہے اور آپ کس چیز کے لئے واک آؤٹ کر رہے ہیں؟کل آپ نے ایک پوائنٹ اٹھایا اور جو آپ نے بات کی ہے اس پر کوئی دوسری رائے نہیں ہے۔میں نے کل آپ سے کہا کہ آپ قرارداد لے کر آئیں۔قرارداد آپ لے کر آ گئے ہیں،لاء منسٹر صاحب آ جاتے ہیں تو رولز کی معطلی کے حوالے سے میں نے آپ سے کہا تھا کہ ان سے مشورہ کرکے،وہ تحریک پیش کریں گے اور رولز کے مطابق ہم اس کو ایجنڈے پر لے کر آئیں گے تو اس میں واک آؤٹ کرنے والی کیا بات ہے؟

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! میں معافی چاہتا ہوں کہ اس حوالے سے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ ایسے نہ کریں اور آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! میں اس وقت تک اس ایوان میں بیٹھ نہیں سکتا جب تک اس قرارداد کو نہ لائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ ویسے باہر بیٹھ جائیں، واک آؤٹ کر کے نہ جائیں۔ مہربانی۔

جناب محمد وحید گل: جی، ٹھیک ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب محمد وحید گل ایوان سے باہر چلے گئے)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پہلا سوال نمبر 1026 ملک تیمور مسعود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1028 بھی ملک تیمور مسعود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2501 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3202 میاں خرم جہانگیر وٹو کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4086 ملک تیمور مسعود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4087 بھی ملک تیمور مسعود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2504 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 5347 محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2506 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اشرف علی انصاری کا ہے۔

چودھری اشرف علی انصاری: شکریہ۔ جناب سپیکر سوال نمبر 5476 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ: آڈیٹوریم کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*5476: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر اطلاعات وثقافت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ میں شیخوپورہ روڈ پر Auditorium for Gujranwala Arts Council کی تعمیر کی جارہی ہے تو مذکورہ Auditorium کی تعمیر کا آغاز کب کیا گیا اور کب تک مکمل کر دیا جائے گا؟

(ب) مذکورہ Auditorium کی تعمیر پر کل کتنی لاگت آئے گی، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) مذکورہ Auditorium کی تعمیر کا تخمینہ کتنی بار revise کیا گیا؟

(د) مذکورہ Auditorium کتنے رقبہ پر محیط ہے نیز اس کے covered area کی تفصیل سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد):

(الف) آڈیٹوریم گوجرانوالہ آرٹس کونسل کی تعمیر کا آغاز 08-2007 سے کر دیا گیا ہے اس آڈیٹوریم کی تعمیر 16-2015 میں مکمل ہو جائے گی۔

(ب) آڈیٹوریم کی تعمیر پر لاگت کا تخمینہ 131.502 ملین روپے رکھا گیا ہے۔آڈیٹوریم کے حوالے سے منظوری مورخہ 09-06-01 بذریعہ Letter No. SOP(INF)105-18/2003 ہوئی جس پر آڈیٹوریم کا ابتدائی تخمینہ (Million Cap:73.327) منظور ہوا بعد از تخمینہ revise کے لئے بھیجا گیا جس کی لاگت 131.502 ملین روپے ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

Rev. 36.102 Million
Cap. 95.400 Million
Total Rs.131.502 Million

(ج) تخمینہ صرف ایک بار ہی revise کیا گیا ہے۔

(د) گوجرانوالہ آرٹس کونسل کا کل رقبہ آٹھ کنال پر محیط ہے جس میں 13381 سکیئر فٹ covered area ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر اس سوال کے جز (ج) میں پوچھا گیا تھا کہ مذکورہ آڈیٹوریم کی تعمیر کا تخمینہ کتنی بار revise کیا گیا جس کے جواب میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ اس کا تخمینہ ایک ہی بار revise کیا گیا ہے تو میری یہ گزارش ہے کہ ابتدائی تخمینے کے مطابق اس آڈیٹوریم کی تعمیر کب تک مکمل ہونا تھی، اس کی تاخیر کی کیا وجوہات ہیں اور کیوں یہ منصوبہ بروقت مکمل نہیں ہو سکا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر میرے بھائی انصاری صاحب کا ضمنی سوال بڑا valid ہے۔ میں ان کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ یہ پراجیکٹ 2009 میں شروع ہوا تھا اور اس پر سالانہ basis پر portion رکھا گیا تھا fully طور پر اس کی لاگت کا فنڈ ہمیں نہیں ملا تھا۔ اب یہ آخری مراحل میں ہے اور میں نے خود بھی visit کیا ہے اور انشاء اللہ آئندہ میں کوشش کروں گا کہ ہمارے پنجاب آرٹس کونسل کے ڈائریکٹر اور چودھری اشرف انصاری خود بھی visit کریں اور کوئی proposal ہے تو وہ بھی دیں کیونکہ گوجرانوالہ میں آرٹس کونسل کی نئی بلڈنگ کی انتہائی ضرورت تھی تو وزیراعلیٰ نے مہربانی کی۔ اس میں پہلے جو فنڈ تھا وہ تقریباً 73.327 ملین روپے تھا اور جب اس کی revision کی گئی، کیونکہ ہر سال rates میں اضافہ ہو جاتا ہے تو اب یہ fully طور پر بلڈنگ جو آٹھ کنال پر ہم نے تیار کی ہے الحمدللہ یہ renovation پر ہے اور revisions کے بعد 131 ملین روپے اس کے fully طور پر فنڈز جو allocate ہوئے تھے وہ ہم نے provide کر دیئے ہیں۔ اس کا covered area تقریباً 13381 سکیئر فٹ ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہاں کی عوام کی demand کے مطابق یہ بنائی گئی ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ کب تک مکمل ہو گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! اس کی renovation ہو رہی ہے اور آخری مراحل میں ہے چونکہ اس میں date نہیں تھی تو میں اس کی انفارمیشن لے کر ابھی انصاری کو دے دیتا ہوں۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! اس کا ابتدائی تخمینہ بتایا گیا ہے کہ 73.327 ملین روپے تھا اور اس کے تخمینے کو revise کیا گیا تو اب یہ cost تقریباً 131.502 ملین روپے ہو گئی جو کہ تقریباً double ہو گیا اور دُگنا ہو گیا ہے۔ تھوڑا بہت اضافہ تو سمجھ میں آتا ہے تو دُگنا اضافہ سمجھ میں نہیں آتا کہ کس criterion کے تحت اتنا اضافہ کیا گیا ہے؟ اس کی وضاحت فرما دیں کہ کیا پہلے ہی کم تھا یا بعد میں بہت زیادہ اضافہ کر دیا گیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، رانا صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ 2009 میں اس کا آغاز ہوا تھا اور 2009 سے اب 2015 ہے آخری مراحل میں ہے تو جو چھ سال کا عرصہ تھا اُس میں after three months یا six months جو rates ہیں اُن میں اضافہ ہوتا ہے اور جو اینٹیں 3 ہزار روپے فی ہزار تھیں اب وہ 7 ہزار تک پہنچ چکی ہیں اسی طرح جو میٹریل ہے اُس میں اضافہ ہونے کے بعد۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: رانا صاحب! آپ سمجھتے نہیں ہیں کہ یہ ڈیپارٹمنٹ کی کتنی بڑی زیادتی ہے آپ اس کو own کریں 2009 کا آپ 2015 میں complete کر رہے ہیں اور آپ نے اُس کا estimate 131 ملین پر پہنچا دیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! یہ ongoing scheme تھی جب ongoing scheme ہوتی ہے اُس کو جو ہر سال بجٹ کا portion ملتا ہے وہی اُس کو دیا جاتا ہے for example اگر 20 ملین ملتے ہیں یا 30 ملین ملتے ہیں تو اگر ہم نے ایک ہی سال میں مکمل کرنا ہوتی تو ایک سال میں جو فنڈز allocate کئے تھے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ ایک سکیم کو چھ سال ongoing رکھتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! اب یہ آخری مراحل میں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: انصاری صاحب! آپ کوئی اور بات کرنا چاہتے ہیں؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ جو ongoing scheme کی رانا صاحب نے بات کی ہے میرے حلقے میں 57 کروڑ روپے سے LOS ایک پراجیکٹ منظور کیا گیا وہ 4۔ارب 75 کروڑ روپے میں

مکمل ہوا ہے۔اُس کی وجہ یہ تھی کہ یہ پراجیکٹ میرے دور میں شروع کیا گیا تھا linger on کرتے کرتے تاکہ وہاں سے میری تختی اُتر جائے میں نے انہیں پہلے بھی آفر کی تھی کہ میری تختی اُتار دی جائے مہربانی کر کے پراجیکٹ مکمل کر دیا جائے 4۔ارب 75 کروڑ روپے میں یہ پراجیکٹ مکمل کیا گیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب وہ ongoing scheme تھی۔بہت شکریہ۔اگلا سوال میاں خرم جہانگیر وٹو کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! اس بات سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ ان کے حلقوں میں فنڈز تو لگ رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب! بہت شکریہ۔اگلا سوال نمبر 3201 میاں خرم جہانگیر وٹو کا ہے، اس سوال کا جواب نہیں آیا لہٰذا اس سوال کو pending کر دیا جائے۔اگلا سوال چودھری اشرف علی انصاری کا ہے جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! سوال نمبر 5477 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب آرٹس کونسل کے ملازمین کے سروس سٹرکچر سے متعلقہ تفصیلات

*5477: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر اطلاعات وثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب آرٹس کونسل اور اس کی ڈویژنل آرٹس کونسلز کے ملازمین کو ابھی تک سروس سٹرکچر نہیں دیا گیا ہے ان ملازمین کو کب تک سروس سٹرکچر دے دیا جائے گا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنجاب آرٹس کونسل اور اس کی ڈویژنل آرٹس کونسلز کے ملازمین کو ریٹائرمنٹ کے بعد ماہانہ بنیادوں پر پنشن کا حق نہ ہے ان کو یہ حق کب تک دے دیا جائے گا؟

(ج) پنجاب آرٹس کونسل اور اس کی ڈویژنل آرٹس کونسلز کے ملازمین سے جو رقم Contributing Provident fund کی مد میں کاٹی جاتی ہے وہ رقم کہاں پر invest کی جاتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد):

(الف) پنجاب آرٹس کونسل کا قیام مجریہ ایکٹ 1975 کے تحت عمل میں ہوا پرچم (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔ تاحال پنجاب آرٹس کونسل کے ملازمین کے لئے سروس سٹرکچر نہیں ہے آئندہ پنجاب آرٹس کونسل کے بورڈ آف گورنرز کے منعقد ہونے والے اجلاس میں سروس سٹرکچر کا مسودہ برائے منظوری پیش کر دیا جائے گا۔

(ب) پنجاب آرٹس کونسل کے ملازمین کو پنشن کی سہولت میسر نہیں ہے تاہم سی پی فنڈ کی سہولت میسر ہے آئندہ پنجاب آرٹس کونسل کے بورڈ آف گورنرز کے منعقد ہونے والے اجلاس میں پنشن کو بطور نکاتی ایجنڈا مسودہ میں شامل کر دیا جائے گا۔

(ج) پنجاب آرٹس کونسل سی پی فنڈ کی رقم جس میں ملازمین کی تنخواہ سے 10 فیصد کے حساب سے کاٹی جانے والی رقم اور 10 فیصد کے حساب سے کونسل کی طرف سے دی جانے والی رقم شامل ہوتی ہے گورنمنٹ کے منظور شدہ بنک میں invest کرتی ہے اس کے لئے پانچ Scheduled Banks سے منافع کی شرح طلب کی جاتی ہے جو بنک اس وقت زیادہ شرح منافع پیش کرتا ہے اس بنک میں مجاز اتھارٹی کی منظوری کے بعد سی پی فنڈ کی رقم کو invest کیا جاتا ہے۔ اس وقت یہ رقم درج ذیل بنکوں میں زیادہ شرح منافع کی بنیاد پر invest کی گئی ہے۔

1۔ دی بنک آف پنجاب، مین برانچ، لاہور

2۔ دی بنک آف پنجاب، شادمان برانچ، لاہور

3۔ دی نیشنل بنک آف پاکستان، ریجنل آفس، مسلم ٹاؤن، لاہور

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! اس کے جز (ب) میں پوچھا گیا تھا کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ پنجاب آرٹس کونسل اور اُس کی ڈویژنل آرٹس کونسل کے ملازمین کو ریٹائرمنٹ کے بعد ماہانہ بنیادوں پر پنشن کا حق نہ ہے ان کو یہ حق کب تک دیا جائے گا؟ تو جواب میں بتایا گیا ہے کہ جو ان کا contributing provident fund ہے وہ ان کی تنخواہ سے کاٹ لیا جاتا ہے اور پنشن کے لئے انہوں نے فرمایا ہے کہ آئندہ جو بورڈ آف گورنرز کا اجلاس ہوگا اُس کے ایجنڈا میں اس کو شامل کیا جائے گا تو یہ بورڈ آف گورنرز کا اجلاس کب ہونے جا رہا ہے اور یہ کتنے عرصہ بعد ہوتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! یہ جو انصاری صاحب کے سوال کا جز (ب) ہے اس میں بالکل انہوں نے پوچھا ہے اس میں جو ہماری پنجاب آرٹس کونسل کے ملازمین ہیں اُن کی پنشن پہلے نہیں ہوتی اب اس کے لئے جو سفارشات ہمیں آئی، جو تجاویز آئی اُس پر ہم نے بورڈ آف گورنرز کی میٹنگ کے لئے جو process ہے وہ ہم نے adopt کیا ہے اور سیکرٹری صاحب نے سمری move کر دی ہے انشاء اللہ within days ہم یہ میٹنگ کر لیں گے اور جو بورڈ کے ممبر ہیں اُن میں parliamentarian بھی ہیں اُن سے permission لینے کے بعد کیونکہ جو تنخواہ میں سے 10 فیصد کٹوتی ہوتی ہے اُس میں گورنمنٹ 10 فیصد ہی اضافہ کر کے ڈبل اُن کو دیتی ہے جو C.P Fund ہے تو انشاء اللہ جو ہماری بورڈ آف گورنرز کی میٹنگ ہو گی تو ہم پوری کوشش کریں گے کہ اُس میں یہ approve ہو جائے اور اُس کے بعد پنشن کا آغاز کریں۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر میرے سوال کا جواب نہیں آیا میں نے تو یہ پوچھا ہے کہ یہ اجلاس کب ہونے جا رہا ہے اور یہ اجلاس کتنے عرصے بعد بلایا جاتا ہے اور کیا آئندہ جو اجلاس ہونے جا رہا ہے اُس میں ان کو پنشن کا حق دے دیا جائے گا یا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: اشرف علی انصاری صاحب! انہوں نے اسی کا جواب دیا ہے آپ نے سنا نہیں ہے پارلیمانی سیکرٹری صاحب! دوبارہ جواب دے دیں اس سلسلے میں پہلے کوئی میٹنگ ہوئی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! جب سے آرٹس کونسلیں بنی ہیں اُن کے جو بھی employees ہیں اُن کا جو procedure ہے اُس میں پنشن نہیں ہے ہمارے کچھ اور بھی ڈیپارٹمنٹ ہیں جیسے tourism department ہے اُس میں بھی میرے خیال میں پنشن کا حق نہیں ہے۔ اب جو ایک proposal یا suggestion ملی ہے جو demand آئی ہے اُس کو ہم Board of Directors کے پاس لے کر جا رہے ہیں کیونکہ اس کی پاور Board of Directors کے پاس ہے تو انشاء اللہ ہم کوشش کریں گے باقی جو انصاری صاحب کا سوال ہے کہ کب میٹنگ ہو گی اُس کے لئے ہم نے summary move کی ہے انشاء اللہ ہم 10 یا 15 دن کے اندر ہم یہ میٹنگ کر لیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہ پہلی میٹنگ ہو گی پہلے تو کبھی نہیں ہوئی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! جب ضرورت ہوتی ہے ہم بُلا لیتے ہیں every time members تیار ہوتے ہیں کوئی ایسا issue نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، چودھری اشرف علی انصاری!

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! اس میں بتایا گیا تھا کہ جو 10 فیصد ملازمین کی تنخواہیں ہیں اُس سے کاٹتے ہیں اور پھر اُتنی ہی رقم اپنے پاس سے دیتے ہیں تو میری گزارش یہ ہے کہ یہ جو اس پر منافع لیتے ہیں تو یہ منافع ڈیپارٹمنٹ کو جاتا ہے یا ریٹائرڈ ملازمین کو دیا جاتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! چودھری صاحب کا جو ضمنی سوال آگیا ہے اس میں جو انوسٹمنٹ ہے وہ جو ہمارے declared banks کے اکاؤنٹ میں رکھی جاتی ہے اور اس میں جتنی بھی شرح منافع آتی ہے وہ اُسی اکاؤنٹ میں رہتی ہے کسی اور اکاؤنٹ میں نہیں جاتی اور باقی further جو چودھری صاحب کا پوائنٹ ہے اُس کی انفارمیشن میں ڈیپارٹمنٹ سے لے کر بتا دوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ رقم پھر کہاں پر خرچ کی جاتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! یہ ملازمین کو ہی واپس دی جاتی ہے کہیں اور کسی منصوبے پر خرچ نہیں ہوتی۔

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری اشرف علی انصاری! یہ آپ کا آخری ضمنی سوال ہوگا۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میری گزارش یہ تھی میں نے یہ پوچھا ہے کہ ایک تو یہ کہہ رہے ہیں کہ 10 فیصد extra اپنے پاس سے ملازمین کو دیتے ہیں تو جو منافع اس سے ملتا ہے وہ کس کو ملتا ہے ملازمین کو ملتا ہے یا ڈیپارٹمنٹ اپنے پاس رکھتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! یہ fresh question ہے میرا خیال ہے اس کے کسی بھی جز میں اس کا ذکر نہیں ہے اگر ہوتا تو میں ضرور اس کا جواب دے دیتا لیکن اس کے باوجود fresh انفارمیشن لے کر انشاء اللہ انصاری صاحب کو دے دیتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 5628 میاں محمد شعیب اویسی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6572 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے، اس سوال کا جواب موصول نہیں ہوا لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6146 جناب احسن

ریاض فتیانہ کا ہے ۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذااس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر6573 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے اس سوال کا بھی جواب موصول نہیں ہوا لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہ تین تین مہینے ہو گئے ہیں ان سوالوں کا جواب نہیں آتا یہ کب آئے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! انشاءاللہ آپ next جو بھی date دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! میں نے تو date نہیں دینی ان سوالوں کے جوابات اب کیوں نہیں آئے یہ بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! یہ تھوڑا سا process تھا اب میرے پاس تو ان سوالوں کا جواب پہنچ چکا ہے لیکن میرے خیال میں اسمبلی کا جو متعلقہ فورم ہے وہاں تک نہیں پہنچ سکا تو اُس کو ہم چیک کر لیتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! رولز کے مطابق آپ نے آٹھ دن میں یہاں پر جواب جمع کروانا ہوتا ہے اس کی انکوائری کر کے پندرہ دن کے اندر اندر آپ یہاں ایوان کو بتائیں گے کہ جواب کیوں نہیں آیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! جی، انشاءاللہ۔

جناب قائم مقام سپیکر: پندرہ دن کے اندر جو متعلقہ لوگ ہیں جنھوں نے یہ جواب دینے میں کوتاہی کی ہے اُن کے خلاف کارروائی کر کے اسمبلی سیکرٹریٹ کو inform کریں گے کہ آپ نے کیا کارروائی کی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! جی، انشاءاللہ۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 6270 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال:قائم شدہ بس سٹینڈز کی منظوری سے متعلقہ تفصیلات

*6270:جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):کیاوزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال سٹی میں کتنے سرکاری اور پرائیویٹ بس اور ویگن سٹینڈز قائم کرنے کی منظوری دی گئی ہے یہ کس کس کلاس کے ہیں اور ان سٹینڈز پر مسافروں کے لئے کن سہولیات کی فراہمی کو لازمی قرار دیا جاتا ہے، کیا کسی بس ویگن سٹینڈ کو سہولیات کی عدم فراہمی پر اجازت نامہ منسوخ کیا گیااور سہولیات کی لازمی فراہمی کی نگرانی کے لئے کیاانتظام ہے؟

(ب) پرائیویٹ بس ویگن سٹینڈ ہولڈر ہر بس ویگن سے فی پھیرہ کتنی اڈافیس وصول کرنے کا مجاز ہے اور کیایہ بھی درست ہے کہ پرائیویٹ بس،ویگن سٹینڈ مقررہ اڈافیس سے کئی کئی گنازیادہ اڈافیس وصول کرتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان):

(الف) ضلع ساہیوال میں تین سرکاری جنرل بس سٹینڈز کی منظوری دی گئی ہے اور انیس ڈی کلاس ویگن سٹینڈز منظور کئے گئے ہیں۔سرکاری سٹینڈز سی کلاس اور پرائیویٹ سٹینڈز ڈی کلاس ہیں۔تمام سٹینڈز پر مسافروں کو پانی،انتظار گاہ زنانہ اور مردانہ،مسجد،واش روم زنانہ ومردانہ کی سہولیات فراہم کی گئی ہیں۔تمام سٹینڈز پر سہولیات موجود ہیں اس وجہ سے کسی سٹینڈ کو منسوخ نہ کیا گیا۔نگرانی کے لئے ٹرانسپورٹ سب انسپکٹر اور موٹر وہیکل ایگزامینز کو مقرر کیا گیا ہے جو روزانہ کی بنیاد پر چیکنگ کرتے ہیں۔

(ب) ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی پرائیویٹ ڈی کلاس ویگن سٹینڈ کی فیس مقرر نہ کر سکتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر:کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!اس کے جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ ضلع ساہیوال سٹی میں کتنے سرکاری اور پرائیویٹ بس اور ویگن سٹینڈ قائم کرنے کی منظوری دی گئی ہے یہ کس کس کلاس کے ہیں اور ان سٹینڈ پر مسافروں کے لئے کن سہولیات کی فراہمی کو لازمی قرار دیا جاتا ہے کیا کسی بس ویگن سٹینڈ کو سہولیات کی عدم فراہمی پر اجازت نامہ منسوخ کیا گیااور سہولیات کی لازمی فراہمی کی نگرانی کے لئے کیاانتظام ہے؟

جناب سپیکر! اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ بتادیں کہ "سی کلاس" اور "ڈی کلاس" بس اور ویگن سٹینڈز کی منظوری کا کیا طریق کار ہے، کیا یہ ساہیوال ڈویژن کی آبادی کے مطابق sufficient ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! ضلع ساہیوال میں تین سرکاری جنرل بس سٹینڈز کی منظوری دی گئی ہے اور انیس ڈی کلاس ویگن سٹینڈز منظور کئے گئے ہیں۔ سرکاری سٹینڈز سی کلاس اور پرائیویٹ سٹینڈز ڈی کلاس ہیں۔ تمام سٹینڈز پر مسافروں کو بنیادی سہولیات مہیا کی گئی ہیں۔ ہم اس کو ہمہ تن چیک بھی کرتے رہتے ہیں اور اس کی ہفتہ وار رپورٹ بھی ہمارے پاس آتی ہے جس کو ڈیسک بورڈ پر بھی چڑھا دیا جاتا ہے۔ میرے بھائی نے بات کی ہے کہ اس کو کیسے منظور کیا جاتا ہے؟ وہاں کے چیئرمین ڈی سی او ہوتے ہیں، ہمارا سیکرٹری آر ٹی اے اس کا ممبر ہوتا ہے تو یہ وہی منظور کرتے ہیں اور انہی کے پاس لوگ درخواستیں لے کر جاتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے سوال میں یہ گزارش کی تھی کہ کیا یہ سٹینڈز ساہیوال کی آبادی کے مطابق sufficient ہیں؟ اب اگر آپ اجازت دیں کیونکہ پھر آپ نے پابندی لگا دینی ہوتی ہے کیا میں ضمنی سوال باری باری کرلوں؟

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پھر ہمارا ضمنی سوال کرنے کا ٹائم ختم ہو جاتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ نے کتنے ضمنی سوال کرنے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس سوال میں ضمنی سوال زیادہ کرنے بنتے ہیں کیونکہ اس کا جو جواب آیا ہے وہ بڑا stereo type ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ جتنے مرضی ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): مہربانی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ بتائیں کہ کیا یہ sufficient ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! جب یہ apply کیا جاتا ہے تو تمام تر معاملات دیکھ کر وہ اڈے منظور کئے جاتے ہیں اس لئے میں نے عرض کیا ہے کہ ساہیوال

میں انیس ڈی کلاس ویگن سٹینڈز اور اسی طرح سی کلاس جس کو سٹی گورنمنٹ own کرتی ہے وہ آبادی کے مطابق ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کیا یہ sufficient ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! یہ sufficient ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ جتنے بھی سٹینڈز ہیں، میرے بھائی نے تو یہ فرما دیا ہے کیونکہ یہ پنجاب کو دیکھ رہے ہیں لیکن اس وقت ساہیوال کی آبادی 26 لاکھ کی ہے اس میں آپ imagine کریں کہ وہ صرف انیس سٹینڈز ہیں اور وہاں پر انتشار ہوتا ہے کہ آپ سوچ نہیں سکتے اس لئے ایک تو میری یہ گزارش ہے کہ وہاں پر سٹینڈز کا اضافہ کیا جائے تاکہ وہ پبلک کی access میں آ جائیں۔

جناب سپیکر! دوسری جو سہولیات کی بات بتائی گئی ہے تو آج آپ وہاں پر اپنا کوئی نمائندہ بھیج کر چیک کروالیں کہ مسافروں کے لئے کیا کیا سہولیات available ہیں اور طے شدہ معاملات کے مطابق یہ سارے چل رہے ہیں تو کیا یہ انہیں درست کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب! آپ نے یہاں پر کب چکر لگایا تھا؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں وہاں پچھلے ہفتے گیا ہوں۔ یہ جواب کاغذوں کی حد تک تو بالکل ٹھیک ہے لیکن onground ایسا نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہوں گا کہ سٹینڈز پر facilities کے حوالے سے ایک معاملہ سٹینڈنگ کمیٹی میں چل رہا ہے اور گجرات سے ہمارے بھائی میاں طارق محمود نے ایک سوال کیا تھا تو میں نے اُس وقت بھی کہا تھا کہ ہم اس کو چیک کر لیتے ہیں، میاں طارق محمود کو بھی ساتھ لے لیتے ہیں، محکمہ ٹرانسپورٹ اور ڈی سی او بھی وہاں پر ہو گا۔ جب ہم وہاں پر گئے اور چیک کیا تو اس میں کوئی شک نہیں کہ وہاں پر کچھ معاملات ایسے ہی تھے جس طرح میاں طارق محمود نے point out کئے تھے۔ جب ہم نے چیک کیا تو پھر ہم نے اُن اڈوں کو بند کر دیا تھا اور آج بھی چار اڈے seal ہیں۔ چونکہ یہ معاملہ سٹینڈنگ کمیٹی میں چلا گیا ہے اس کے بعد اب بہتری آ رہی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ میں ایوان میں وعدہ کرتا ہوں کہ اس میں مزید بہتری آئے گی۔ جو انہوں نے

ساہیوال کے حوالے سے کہا ہے یہ point out کریں ہم اس کو بھی چیک کر لیتے ہیں اگر وہاں پر بھی ایسا کوئی معاملہ ہے تو اس کو بھی دیکھ لیتے ہیں۔ ہمیں ہفتہ وار اس کی رپورٹ آتی ہے اور تصاویر بھی آتی ہیں اگر اس میں کوئی فائل رپورٹ آئی ہے تو جس نے فائل رپورٹ بھیجی ہے اس کے خلاف پوری کارروائی کی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اس کو چیک کروالیں۔ ملک صاحب! کیا اب آپ مطمئن ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ویسے تو آپ نے اجازت unlimited دی تھی لیکن چلیں میں صرف آخری سوال کر لیتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں، کرلیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز (ب) میں پوچھا گیا تھا کہ پرائیویٹ بس ویگن کئی گنا زیادہ اڈا فیس وصول کرتے ہیں لیکن انہوں نے لکھا ہے کہ کوئی فیس وصول نہیں کی جاتی جبکہ ایسا بالکل نہیں ہے۔ آپ وہاں کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دیں کیونکہ اگر دس، بیس روپے فیس ہے تو وہاں پر دو دو سو، تین تین سو روپے وصول کئے جاتے ہیں۔ وہاں پر کوئی کنٹرول نہیں ہے۔ کیا یہ اس کو کنٹرول کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں یا ہمیں دوبارہ یہ معاملہ اسمبلی میں لانا پڑے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! یہ سی کلاس کی بات کر رہے ہیں یا ڈی کلاس کی بات کر رہے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں سی کلاس کی بات کر رہا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! سی کلاس میں جو فیس مقرر کی جاتی اس کا تعین سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کرتی ہے میرے پاس ریکارڈ موجود ہے میں ان کو ان کی کاپیاں دے دیتا ہوں اس میں مکمل تفصیل درج ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر مجھے اجازت دیں تو میرے پاس ریکارڈ موجود ہے جو ساہیوال میں ٹھیکہ ہوا ہے وہ ٹھیکہ ٹی ایم اے نے دیا اور اس کی فیس اگر بیس روپے یا پچاس روپے ہے تو اس پر تین تین سو روپے یا پانچ پانچ سو روپے دیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس کو چیک کروائیں۔ اس کا ٹینڈر میرے خیال میں ٹی ایم اے کرتی ہے اس کو چیک کروایا جائے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ اس کی کوئی next date رکھ لیں جس میں یہ رپورٹ پیش کریں گے۔ مہربانی۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ ڈی سی او سے اس کی complaint کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے already ڈی سی او سے بھی اس کی complaint کی ہے، سیکرٹری لوکل گورنمنٹ سے بھی کی اور میرے پاس پورا ریکارڈ موجود ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ ملک صاحب کو اپنے چیمبر میں بٹھا کر ریکارڈ لیں اور اس کا نوٹس لیں۔ اگلا سوال نمبر 6583 میاں طاہر کا ہے لیکن اس سوال کا جواب موصول نہیں ہوا لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ میاں طاہر صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! تین مہینے پہلے یہ سوال دیا تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں طاہر صاحب! میں نے اس بارے میں جو کہنا تھا وہ انہیں کہہ چکا ہوں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اب آپ یہ دیکھ لیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! ہم تین تین، چار چار ماہ پہلے سوال کرتے ہیں لیکن ان کا جواب نہیں آتا۔ آج بھی ہم صبح سے اٹھ کر اپنی تیاریاں کر کے آئے ہیں لیکن یہاں آکر پتا چلا کہ جواب نہیں آیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ نے تیاری کہاں سے کی ہوگی آپ کا تو جواب ہی نہیں آیا۔ اگلا سوال بھی آپ کا ہی ہے اور اس سوال کا جواب آگیا ہے۔ سوال کا نمبر بولیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! سوال نمبر 6584 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد ڈویژن میں محکمہ اطلاعات کے دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

*6584: میاں طاہر: کیا وزیر اطلاعات وثقافت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) فیصل آباد ڈویژن میں محکمہ اطلاعات کے کتنے دفاتر کہاں کہاں قائم ہیں؟

(ب) ان میں کتنی اسامیاں منظور شدہ، عہدہ، گریڈ کی ہیں کتنی پُر اور کتنی خالی کب سے ہیں؟

(ج) اس محکمہ کے اغراض و مقاصد کیا ہیں اور اس کی آمدن کے ذرائع کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اِطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد):

(الف) فیصل آباد ڈویژن میں محکمہ اطلاعات حکومت پنجاب کا ایک ڈویژن آفس کمشنر کمپلیکس میں قائم ہے جبکہ اس کے ماتحت مندرجہ ذیل ضلعی دفاتر کام کر رہے ہیں۔

ڈسٹرکٹ انفارمیشن آفس، جھنگ

ڈسٹرکٹ انفارمیشن آفس، ٹوبہ ٹیک سنگھ

(ب) فیصل آباد ڈویژن آفس میں انتیس منظور شدہ اسامیاں ہیں جن میں سے چوبیس اسامیاں پُر اور پانچ اسامیاں خالی ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ڈویژنل دفتر فیصل آباد محکمہ اطلاعات وثقافت پنجاب کے ماتحت اپنے فرائض انجام دیتا ہے جس کا بنیادی فرض ضلعی انتظامیہ کو صحافتی اعتبار سے سہولیات فراہم کرنا ہے۔

1۔ حکومت کی جانب سے عوام کی فلاح و بہبود کے لئے کئے گئے اقدامات کو اجاگر کرنا۔

2۔ ڈویژنل دفتر فیصل آباد صحافی حضرات کو ایکریڈیٹیشن کارڈ کے اجراء کے ضمن میں معاونت فراہم کرتا ہے۔

3۔ ڈویژنل دفتر فیصل آباد نے متعدد بار ضلعی انتظامیہ دیگر عہدہ داران اور فیصل آباد پریس کلب کے مابین میٹنگز کا انعقاد ممکن بنایا اور بہتر تعلقات کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کیا۔

4۔ اہم شخصیات کی آمد کے موقع پر صحافی حضرات کو کئی مرتبہ ٹرانسپورٹ کی سہولت فراہم کی گئی جس کے باعث سیلاب سے متاثرہ علاقوں کا دورہ ممکن ہو سکا۔

5۔ سرکاری محکموں کے متعلق خبروں کا اجراء اور پیشہ ورانہ ذمہ داریوں سے عہدہ برا ہونے کے سلسلے میں معاونت فراہم کی گئی۔

6۔ مزید یہ کہ محکمہ کی آمدنی کا کوئی ذریعہ نہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طاہر: جناب سپیکر! اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جواب کے جز (ب) میں بتایا گیا ہے کہ فیصل آباد ڈویژن آفس میں 29 منظور شدہ اسامیاں ہیں۔ جو لوگ وہاں پر بیٹھتے ہیں وہ کیا کیا ڈیوٹیاں سرانجام دیتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! فیصل آباد ڈویژنل ہیڈکوارٹر ہے وہ وہاں پر بیٹھ کر ڈسٹرکٹ جھنگ کو دیکھتے ہیں، ڈسٹرکٹ ٹوبہ ٹیک سنگھ کو دیکھتے ہیں اور اسی طرح چنیوٹ کو بھی دیکھتے ہیں۔ وہاں پر جتنے functions ہوتے ہیں ہر لحاظ سے ان کو facilitate بھی کیا جاتا ہے اور جو حکومت کی جانب سے عوام کی فلاح و بہبود کے steps ہوتے ہیں ان کو وہ promote کرتے ہیں۔ اسی طرح جو پریس سے related لوگ ہوتے ہیں ان کی میٹنگ بھی کرواتے ہیں اور جب کوئی officially طور پر visit ہوتا ہے تو اس کو بھی facilitate کرتے ہیں۔ خدانخواستہ جب کوئی flood آتا ہے تو وہاں پر بھی ایک role play کرتے ہیں اور اپنی ذمہ داری کو اچھے طریقے سے نبھاتے ہیں۔ انفارمیشن چونکہ گورنمنٹ کا ایک important department ہوتا ہے اور ہمیشہ جو بھی ملک ترقی کرتے ہیں وہ اپنی information base پر ہی کرتے ہیں۔ الحمدللہ گورنمنٹ آف پنجاب انفارمیشن اینڈ کلچر ڈیپارٹمنٹ day by day promote ہو رہا ہے اور لوگوں کو facilitate کرتا ہے۔ انشاء اللہ میاں طاہر کا سوال بڑا valid ہے ہم ان کے ساتھ مزید بھی co-ordinate کریں گے یہ ہمیں کوئی guideline بھی دیں کیونکہ ہمارا جو ڈیپارٹمنٹ ہے اس میں اگر کسی اصلاح کی ضرورت ہو تو میرے colleague ہمارے لئے بڑے قابل احترام ہیں تاکہ ہم اس ڈیپارٹمنٹ کے role کو مزید بہتر کر سکیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جواب میں کہا گیا ہے کہ وہاں پر اس وقت 29 اسامیاں موجود ہیں، جس میں سے 24 اسامیاں پُر ہیں اور صرف پانچ اسامیاں خالی ہیں۔ وہاں پر محکمہ کا حال یہ ہے کہ سوائے دو بندوں کے تیسرا بندہ موجود نہیں ہوتا۔ اس وقت فیصل آباد شہر کی آبادی ایک کروڑ کے لگ بھگ ہے۔ اس کے علاوہ ہمارے ساتھ ڈویژن کے دوسرے ڈسٹرکٹ جیسے ٹوبہ ٹیک سنگھ، جھنگ، چنیوٹ ہیں، وہاں سے بھی لوگ محکمہ کے ہیڈ آفس میں آتے ہیں لیکن وہاں پر عملہ موجود نہیں ہوتا۔ آپ اس سلسلے میں انکوائری کروا سکتے ہیں، کوئی ٹیم بنا کر ان کو چیک کروالیں وہاں پر کوئی بندہ ڈیوٹی پر موجود نہیں ہوتا۔ قوم کے خون پسینہ کی کمائی ان کی تنخواہوں کے لئے دیتے ہیں تو پھر وہ اپنے دفتر میں کیوں نہیں آتے؟

جناب قائم مقام سپیکر: آپ ان کی حاضری کیوں نہیں ensure کرواتے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میاں طاہر صاحب کا سوال بڑا valid ہے، ہم انشاء اللہ ان کی حاضری ensure کروائیں گے اور یہ بھی پوچھیں گے کہ وہ اپنی ڈیوٹی احسن طریقے سے کیوں ادا نہیں کر رہے۔ ہمارے وہاں پر ڈائریکٹر پبلک ریلیشن ہیں جو کہ گریڈ 19 کے آفیسر ہیں، اسی طرح ان کے ساتھ ڈپٹی ڈائریکٹر ہیں، اس کے علاوہ ایک انفارمیشن آفیسر ہیں، ایک اسسٹنٹ اور سٹینو گرافر بھی موجود ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ ان کی تفصیل نہ بتائیں بلکہ ان کی حاضری کے بارے میں بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! حاضری تو وہاں پر ہوتی ہے۔ ان کی جو suggestion ہے میں ان سے مزید coordinate کر لوں گا اور اگر وہ ملازمین ڈیوٹی پر حاضر نہیں ہوتے تو ان پر ایکشن بھی لیا جائے گا۔ یہ کسی صورت میں قابل برداشت نہیں ہے کہ وہ حکومت کے ملازم ہوں حکومت کے خزانے سے تنخواہیں بھی لیں اور اپنی ڈیوٹی ادا نہ کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ خود بھی visit کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! وہاں پر visit بھی کیا جائے گا اور میاں صاحب بھی surprise visit کریں جو ملازمین وہاں پر غیر حاضر پائے جائیں ان کے خلاف سخت ایکشن لیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 6684 ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔ اس سوال کا بھی جواب موصول نہیں ہوا لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ رانا صاحب! ایک منٹ کے لئے آپ کھڑے ہو جائیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ بیوروکریسی نے اس معزز ایوان کو ایک مذاق بنا لیا ہے۔ رانا صاحب! آئندہ کے بعد اگر کسی سوال کا جواب رولز کے مطابق نہیں آیا ہو گا تو متعلقہ سیکرٹری، منسٹر اس کے ذمہ دار ہوں گے، اس حوالے سے یہ میں آخری وارننگ دے رہا ہوں۔ اس ایوان کو مذاق مت بنائیں، مجھے یہ بھی پتا ہے کہ ان بیوروکریٹس کی بھی بہت سی مصروفیات ہوتی ہیں لیکن اس ایوان کو مذاق نہ بنایا جائے، یہ میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ یہ سب کے لئے آخری وارننگ ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! شکریہ۔ انشاء اللہ آئندہ آپ کو اس کا موقع نہیں ملے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کا بھی بہت شکریہ۔ آدھے سے زیادہ سوالات کے جوابات ہی موصول نہیں ہوئے، باقی سوالات مکمل ہو چکے ہیں۔ وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع راولپنڈی: ورکنگ وومن (خواتین) کو ٹرانسپورٹ کی فراہمی کی تفصیلات

*1026: ملک تیمور مسعود: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راولپنڈی میں ورکنگ وومن (خواتین) کے لئے پچھلے پانچ سالوں کے دوران کل کتنی بسیں چلائی گئیں اور کتنی ورکنگ وومن (خواتین) اس سہولت سے استفادہ کر رہی ہیں؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ ضلع میں آنے والے وقت میں ٹرانسپورٹ چلانے کا کوئی میگا پراجیکٹ شروع کر رہی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پچھلے پانچ سالوں کے دوران خواتین کے لئے علیٰحدہ سے کوئی بس نہ چلائی گئی ہے تاہم موجودہ چلنے والی گاڑیوں میں خواتین کے لئے نشستیں مختص کی گئی جو کہ درج ذیل ہیں۔

1-	منی بس	پہلی آٹھ نشستیں اور اتنی ہی خواتین کھڑے ہو کر سفر کر سکتی ہیں۔
2-	ویگن	پہلی پانچ نشستیں
3-	سوزوکی	فرنٹ سیٹ

(ب) فی الوقت ضلع ہذا میں کوئی بھی میگا پراجیکٹ شروع نہ ہے البتہ حکومت پنجاب آنے والے وقت میں ایسے کئی منصوبوں کا ارادہ رکھتی ہے۔

ضلع راولپنڈی: بس سٹینڈز پر مسافروں کے لئے سہولیات کی فراہمی کی تفصیلات

*1028: ملک تیمور مسعود: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راولپنڈی میں کتنے بس سٹینڈز ہیں؟

(ب) ان سٹینڈز پر مسافروں کی سہولیات کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان اڈوں پر مسافروں کے لئے نہ بیٹھنے کی جگہ ہے اور نہ ہی بیت الخلاء کا انتظام ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان اڈوں پر کھانے پینے کی اشیاء انتہائی مہنگی ہیں، حکومت مذکورہ مسائل کے حل کے لئے کوئی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع راولپنڈی میں کل 18 ڈی کلاس اور ایک سی کلاس جنرل بس سٹینڈ منظور شدہ ہیں۔

(ب) موٹر وہیکلز رولز 1969 کی شق 256 کے تحت مسافروں کے لئے تمام سہولیات مہیا کی گئی ہیں ان تمام سٹینڈز کا وقتاً فوقتاً دورہ کیا جاتا ہے اور تمام بنیادی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنایا جاتا ہے جیسا کہ مسافروں کے لئے ٹھنڈے پانی کے کولر، اچھے صاف ستھرے ٹائیلٹ اور بیٹھنے کے لئے خواتین و حضرات کے لئے الگ الگ ویٹنگ رومز نیز ڈینگی سے بچاؤ کے لئے حکومت کی ہدایات کے مطابق سپرے کروائے گئے اور حفاظتی تدابیر کا شعور اجاگر کرنے کے لئے بینرز فلیکس وغیرہ آویزاں کروائے گئے ہیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ تمام سٹینڈز پر مسافروں کی سہولت کے لئے بیٹھنے کی جگہ، بیت الخلاء اور دیگر بنیادی سہولیات موجود ہیں۔

(د) اس قسم کی کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے اگر کوئی شکایت موصول ہوئی تو موٹر وہیکلز رولز کے تحت اڈا مالک کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

لاہور: بند روڈ پر بس اڈوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2501: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بند روڈ لاہور کے ارد گرد کتنے بس سٹینڈ قائم کرنے کی منظوری دی گئی ہے یہ بس سٹینڈز کس کس کلاس کے ہیں ان بس سٹینڈز پر مسافروں کے لئے کم از کم کن سہولیات کی فراہمی لازمی قرار دی جاتی ہے۔ کیا کسی بس سٹینڈ کی کم از کم سہولیات فراہم نہ کرنے پر اجازت منسوخ کی گئی ہے مسافروں کو سہولیات کی لازمی فراہمی کی نگرانی کے لئے کیا انتظام ہے؟

(ب) پرائیویٹ بس سٹینڈ ہولڈر ہر بس سے فی پھیرا کتنی اڈا فیس وصول کرنے کا مجاز ہے کیا یہ درست ہے کہ ہر پرائیویٹ بس سٹینڈ مقررہ اڈا فیس سے کئی گنا زیادہ اڈا فیس وصول کرتے ہیں؟

(ج) جنرل بس سٹینڈاور پرائیویٹ بس سٹینڈز پر بسوں کی بروقت روانگی کے لئے کیا اہتمام ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) بند روڈ کے اردگرد اس وقت 9 منظور شدہ سٹینڈز ہیں جن میں سے سات عدد پرائیویٹ (ڈی کلاس) جبکہ دو عدد سی کلاس سٹینڈ ہیں ان تمام سٹینڈز پر مسافروں کی سہولت کے لئے انتظار گاہیں بیت الخلا، پینے کے پانی کی فراہمی اور رات کے اوقات میں روشنی کا انتظام ہونا لازمی ہے اور تمام منظور شدہ اڈوں پر یہ سہولیات بہم میسر ہیں اور آج تک کوئی سٹینڈ سہولیات کی عدم فراہمی کی بناء پر منسوخ نہ کیا گیا ہے جبکہ ان سہولیات کی نگرانی DRTA فیلڈ سٹاف وقتاً فوقتاً اور سیکرٹری DRTA بوقت سالانہ تجدید لازماً کرتے ہیں۔

(ب) پرائیویٹ بس سٹینڈ (ڈی کلاس) کے لئے نہ ہی اڈا فیس مقرر شدہ ہے اور نہ ہی سٹینڈ ہولڈر اڈا فیس وصول کرنے کے مجاز ہیں کیونکہ وہاں سے وہ صرف اپنی کمپنی کی گاڑیاں چلاتے ہیں جبکہ سی کلاس سٹینڈز پر سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور اڈا فیس وصول کرنے کی مجاز ہے۔

(ج) جنرل بس سٹینڈز پر "پہلے آئے پہلے جائے" کے اصول کے تحت گاڑیوں کی روانگی کا انتظام ہے جبکہ پرائیویٹ اڈا مالکان اپنے اڈا کی ساکھ کی بہتری کے لئے اور مسافروں کے لئے زیادہ پر کشش سفر کی سہولت کے لئے عموماً اپنی بسیں مقررہ وقتوں پر روانہ کرتے ہیں۔

لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی کا نئی بسوں کی فراہمی کے لئے
پرائیویٹ کمپنی سے معاہدہ و دیگر تفصیلات

*3202: میاں خرم جہانگیر وٹو: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی نے نئی بسوں کی فراہمی کے لئے ایک پرائیویٹ کمپنی کے ساتھ معاہدہ کیا ہے اگر ہاں تو اس کمپنی کا نام و پتا اور معاہدے کی تفصیل بتائی جائے؟

(ب) اس کمپنی کے ساتھ کتنی نئی بسوں کی فراہمی کا معاہدہ ہوا اور فی بس قیمت اور کل معاہدہ کا کتنا تخمینہ ہے، کمپنی کو کتنی رقم ایڈوانس دی گئی اور کتنی رقم بقایا ہے، مکمل تفصیل بتائی جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کمپنی کو کل معاہدہ سے زائد ادائیگی کر دی گئی ہے جبکہ مطلوبہ بسیں ابھی تک ایل ٹی سی کو نہیں مل سکیں۔ یہ زائد ادائیگی ایل ٹی سی کے نااہل غیر ذمہ دار افسران کی وجہ سے ہوئی ہے؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت زائد ادائیگی واپس لینے اور ذمہ دار افسران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) لاہور شہر میں عوام الناس کی سفری سہولیات میں اضافہ کے لئے لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی مزید نئی بسیں لانے کے لئے کوشاں ہے اور اس تناظر میں مختلف تجاویز پر غور جاری ہے لیکن باقاعدہ طور پر کسی بھی کمپنی سے کوئی معاہدہ زیر غور نہیں۔

(ب) جیسا کہ درج بالا جواب میں ایوان کو آگاہ کیا گیا ہے کہ نئی بسوں کے سلسلہ میں کوئی بھی معاہدہ نہیں ہوا للہٰذا کسی بھی قسم کی تفصیل فراہم کرنے سے ادارہ قاصر ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے اور نہ ہی اس سوال میں کوئی صداقت ہے کہ ایل ٹی سی افسران /انتظامیہ کی طرف سے کسی بھی قسم کی کوئی غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کیا گیا۔

(د) متعلقہ سوال کا جواب درج بالا جوابات کے عین مطابق ہے۔

راولپنڈی: ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کی طرف سے فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*4086: ملک تیمور مسعود: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع راولپنڈی میں بے شمار پبلک ٹرانسپورٹ کی گاڑیاں مختلف روٹوں پر چل رہی ہیں جن کے پاس آر ٹی اے کی طرف سے فٹنس سرٹیفکیٹ نہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بے شمار fake فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کئے گئے ہیں جبکہ ان سے متعلق گاڑیوں کا وجود ہی نہیں؟

(ج) سال 14-2013 میں متعلقہ ادارے نے کتنی گاڑیوں کے خلاف بغیر فٹنس سرٹیفکیٹ پر کارروائی کی اور کتنے فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کئے جن سے متعلق گاڑیاں exist ہی نہیں کرتیں؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) راولپنڈی شہر میں بغیر فٹنس چلنے والی گاڑیوں کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے محکمہ ٹرانسپورٹ کے فیلڈ سٹاف، ایم ایم پی آئی اور موٹر وہیکلز ایگزامینرایسی گاڑیوں کے خلاف موٹر وہیکلز آرڈیننس کے تحت قانونی کارروائی عمل میں لاتے ہیں اور ایسی گاڑیوں کے چالان کرکے ان گاڑیوں کو متعلقہ پولیس سٹیشن میں بند کردیا جاتا ہے اور جب تک گاڑی کو چھوڑا نہیں جاتا اور قبضہ میں لئے ہوئے کاغذات بھی واپس نہیں کئے جاتے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کسی بھی fake گاڑی کو فٹنس سرٹیفکیٹ جاری نہ کیا گیا ہے۔

(ج) سال 2013 میں 5,693 اور سال 2014 میں 2,974 گاڑیوں کے خلاف فٹنس سرٹیفکیٹ نہ رکھنے کی بنیاد پر کارروائی عمل میں لائی گئی اور کسی ایسی گاڑی کو جو exist نہ کرتی ہو فٹنس سرٹیفکیٹ جاری نہ کیا جاتا ہے۔

راولپنڈی سے ٹیکسلا کی ویگن کے کرایہ سے متعلقہ تفصیلات

*4087: ملک تیمور مسعود : کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ راولپنڈی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کی طرف سے راولپنڈی سے ٹیکسلا کا ویگن میں فی سواری کرایہ 40 سے 45 روپے مقرر ہے مگر کرایہ نامہ نہ تو اڈوں پر آویزاں ہے اور نہ ہی ویگنوں میں لگایا گیا ہے جس بناء پر مالکان ویگن فی کس کرایہ 60 سے 65 روپے وصول کر رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ویگن مالکان زائد کرایہ آر ٹی اے اہلکاروں کی ملی بھگت سے وصول کر رہے ہیں اگر نہیں تو سال 2014 میں کتنے ویگن مالکان کے خلاف زائد کرایہ لینے پر کارروائی کی گئی ہے؟

(ج) ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی راولپنڈی تمام روٹوں پر چلنے والی ویگنوں سے منظور شدہ کرایہ کی پابندی یقینی بنانے کے لئے کیا اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ گورنمنٹ آف پنجاب کی مقرر کردہ شرح کرایہ کے حساب سے کرایہ 37 روپے بنتا ہے۔ جس کے مطابق کرایہ نامہ جاری کیا گیا ہے تاہم اس روٹ پر زائد کرایہ کی

وصولی اور کرایہ نامہ آویزاں نہ کرنے کی شکایات وصول ہوئی تھیں جس پر قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی گئی۔ حال ہی میں ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے چلائی گئی سپیشل کمپین میں تمام ٹرانسپورٹرز کو کرایہ نامے تقسیم کئے جا چکے ہیں اور تمام اڈاجات پر بھی کرایہ نامہ چسپاں کئے جا چکے ہیں اور زائد کرایہ وصول کرنے پر چالان کر کے جرمانے کئے جاتے ہیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے سال 2014 میں 506 گاڑیوں کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی ہے اور دفتری اہلکاروں کے خلاف کسی بھی قسم کی شکایت کی صورت میں متعلقہ سیکرٹری ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی یا ڈی سی او کو درخواست دی جا سکتی ہے۔

(ج) ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی راولپنڈی موٹر وہیکلز آرڈیننس 1965 اور موٹر وہیکلز رولز 1969 میں دیئے گئے قوانین کے مطابق خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف اقدامات کرتی رہتی ہے اور اس عمل کو آئندہ بھی جاری رکھا جائے گا۔

لاہور: موٹر سائیکل رکشا کے لئے بنائے گئے اڈے و دیگر تفصیلات

*2504: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں موٹر سائیکل رکشا (چنگ چی) کے اڈے کہاں کہاں قائم کئے گئے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ چنگ چی موٹر سائیکل رکشا ڈرائیورز نے مختلف مقامات پر از خود اپنے اڈے قائم کر رکھے ہیں جس سے نہ صرف کاروبار بلکہ ٹریفک کے فلو میں بھی شدید رکاوٹ پڑتی ہے؟

(ج) حکومت نے صوبہ بھر میں چنگ چی رکشا کے لئے مؤثر قانون سازی، چیکنگ، اڈوں کا قیام، ڈرائیورز کا معیار وغیرہ کے لئے جو اقدامات اٹھائے ہیں ان کی تفصیل سے مطلع فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ امر قابل ذکر ہے کہ ادارہ لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی لاہور شہر اور گردونواح میں اربن ٹرانسپورٹ کو ریگولیٹ کرتا ہے جبکہ چنگ چی موٹر سائیکل رکشا اربن ٹرانسپورٹ کے زمرے میں نہیں آتا اور شہر بھر میں چنگ چی موٹر سائیکل رکشا غیر قانونی طور پر مختلف روٹس پر

چلایا جارہا ہے۔ لاہور شہر میں چنگ چی موٹر سائیکل رکشوں کے اڈے غیر قانونی طور پر قائم ہیں اوران کی کوئی قانونی حیثیت نہیں۔

(ب) یہ درست ہے کہ چنگ چی موٹر سائیکل رکشا ڈرائیورز / مالکان نے مختلف مقامات پر از خود اپنے اڈے قائم کر رکھے ہیں جس سے نہ صرف کاروبار بلکہ ٹریفک کے بہاؤ میں بھی شدید رکاوٹ ہے مزید یہ کہ چنگ چی موٹر سائیکل رکشا ایک خطرناک سواری ہے جس کی وجہ سے کئی حادثات رونما ہو چکے ہیں۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ تقریباً شہر بھر میں اس وقت ہزاروں لوگوں کا روزگار چنگ چی موٹر سائیکل رکشا سے وابستہ ہے اور حکومت اس سلسلہ میں مناسب اقدامات کر رہی ہے تاکہ کوئی بہتر لائحہ عمل مرتب کیا جاسکے۔

(ج) لاہور شہر میں ان غیر قانونی چنگ چی موٹر سائیکل رکشا کی روک تھام کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو کہ ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ، سٹی ٹریفک پولیس، سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ، عوامی نمائندگان اور میڈیا کے عہدیداران پر مشتمل ہے۔ کمیٹی ممبران نے مشترکہ طور پر اپنی سفارشات مرتب کر کے اعلیٰ سطحی کمیٹی کے سپرد کر دی ہیں جس کی منظوری کے بعد شہر بھر میں چنگ چی موٹر سائیکل رکشا کے لئے اقدامات اُٹھائے جائیں گے۔مزید یہ کہ اس پالیسی کو ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ صوبہ بھر کے دوسرے شہروں میں بھی نافذ العمل کرے گا۔

صوبہ بھر میں قومی اخبارات سے متعلقہ تفصیلات

*5347: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر اطلاعات وثقافت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ پنجاب میں چھپنے والے قومی اخبارات کی کل کتنی تعداد ہے نیز ان اخبارات میں کل کتنے اردو اور کتنے انگریزی کے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ جنوبی پنجاب کے اضلاع میں آنے والی اسامیوں کے اشتہارات لاہور سے چھپنے والے اخبارات میں بھی دیئے جاتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں علاقائی سطح پر بھی اخبارات چھپتے ہیں اگر ہاں تو کون کون سے ناموں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) صوبہ پنجاب میں شائع ہونے والے قومی اخبارات کی کل تعداد 41 ہے ان میں 29 اردو اور 12 انگریزی ہیں ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جنوبی پنجاب کے اضلاع کی اسامیوں کے اشتہارات لاہور سے شائع ہونے والے اخبارات کو بھی بوقت ضرورت دیئے جاتے ہیں مگر صرف ان اسامیوں کے اشتہارات لاہور کے اخبارات کو دیئے جاتے ہیں جو ان انگریزی اخبارات میں بھی شائع ہونا ضروری ہوتے ہیں یا جن اسامیوں پر پنجاب کا ڈومیسائل چاہئے ہوتا ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ بھی درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں علاقائی سطح پر بھی اخبارات شائع ہوتے ہیں ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

بہاولپور اور لاہور میں موٹر وہیکل ایگزامینیشن برانچ میں سٹاف کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2506: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بہاولپور اور لاہور میں موٹر وہیکل ایگزامینیشن برانچ میں موٹر وہیکل ایگزامینرز کی تعداد کیا ہے ان کی تعلیمی قابلیت کیا ہے؟

(ب) موٹر وہیکل ایگزامینرز کے پاس گاڑیوں کے معائنہ کے لئے کون کون سے آلات ہیں کیا ہر گاڑی کا معائنہ کر کے تحریری رپورٹ درج کر کے ریکارڈ رکھا جاتا ہے کسی غلط ایگزامینیشن رپورٹ کی صورت میں اپیل / قانونی طریق کار اور تلافی کا کیا ذریعہ ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس دفتر کے اہلکار روزانہ ہزاروں روپے رشوت وصول کرتے ہیں اور انہیں کوئی پوچھنے والا نہیں ہے وہ کوئی بھی کمرشل گاڑی بغیر رشوت وصول کئے پاس نہیں کرتے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) دفتر موٹر وہیکل ایگزامینر بہاولپور میں ایک موٹر وہیکل ایگزامینر کام کر رہا ہے جس کا نام صمد قریشی ہے اور اس کی تعلیمی قابلیت diploma in auto & form machinery

ہے جبکہ ایم وی ای دفتر لاہور میں تین موٹر وہیکل ایگزامینرز کام کر رہے ہیں جن کے نام اور تعلیمی قابلیت درج ذیل ہے:

1۔ امتیاز احمد باجوہ B-Tech
2۔ مستنصر علی گوندل Diploma in Auto & Diesel
3۔ اعجاز احمد بٹ B-Tech

(ب) پنجاب کے تمام موٹر وہیکل ایگزامینرز کے پاس فی الوقت noise meter اور ramp pit iron آلات موجود ہیں جن کی مدد سے گاڑی کی فٹنس چیک کی جاتی ہے جبکہ ہر گاڑی کی فزیکل فٹنس چیک کر کے ہر متعلقہ گاڑی کی درخواست بنوائی جاتی ہے پھر ڈے بک اور CFX رجسٹر میں بھی اس کا مکمل ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔ کسی بھی قسم کی شکایت کی صورت میں ضلع کی سطح پر متعلقہ ڈی سی او جو کہ چیئرمین ڈی آر ٹی اے بھی ہوتا ہے اور سیکرٹری ڈی آر ٹی اے کو درخواست دی جا سکتی ہے اور صوبائی سطح پر سیکرٹری ٹرانسپورٹ اور سیکرٹری پنجاب پی ٹی اے کو درخواست دی جا سکتی ہے جو کہ قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لاتے ہیں۔

(ج) جیسا کہ جز(ب) میں بیان کیا جا چکا ہے کہ کسی بھی شکایت کی صورت میں متعلقہ مجاز اتھارٹیز میں سے کسی کو بھی شکایت کی جا سکتی ہے جو کہ قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لاتے ہیں۔

چنگ چی رکشا کے لئے ڈرائیونگ لائسنس اور روٹ پرمٹ کا مسئلہ

*5628: میاں محمد شعیب اویسی: کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا چنگ چی رکشا کو چلانے کے لئے ڈرائیونگ لائسنس اور روٹ پرمٹ حاصل کرنا لازمی ہے؟

(ب) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ اکثر چنگ چی رکشا ڈرائیور انڈر ایج ہوتے ہیں اور ان کے پاس ڈرائیونگ لائسنس اور روٹ پرمٹ نہیں ہوتے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ چنگ چی رکشا جات ہائی وے کی تحویل میں بڑی سڑکوں پر بھی چل رہے ہیں جس کی وجہ سے اکثر جان لیوا حادثات رونما ہو رہے ہیں؟

(د) کیا حکومت چنگ چی رکشا کو ہائی ویز پر چلانے پر پابندی لگانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! ہر قسم کی پبلک سروس وہیکل بشمول چنگ چی رکشا کو چلانے کے لئے ڈرائیونگ لائسنس اور روٹ پرمٹ حاصل کرنا لازمی ہے۔

(ب) حکومتی سطح پر اس قسم کی بے قاعدگیوں کو روکنے کے لئے ٹریفک پولیس کا عملہ شب و روز چیکنگ کرتا رہتا ہے اور کسی قسم کی بھی بے قاعدگی کی صورت میں ڈرائیور و مالک گاڑی کو موٹر وہیکل رولز کے تحت prosecute کیا جاتا ہے۔

(ج) اس ضمن میں عرض ہے کہ چنگ چی رکشا کو سال 2005 سے پانچ بڑے شہروں لاہور، گوجرانوالہ، راولپنڈی، فیصل آباد اور ملتان میں چلنے پر پابندی ہے لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے اور پابندی کے باوجود ان پانچ بڑے شہروں میں بھی موٹر سائیکل رکشا ناجائز طور پر چل رہے ہیں اور باقی جن اضلاع میں یہ چل رہے ہیں ان اضلاع میں ہر قسم کے موٹر سائیکل رکشا/چنگ چی کو متعلقہ ضلع کی اتھارٹی علاقہ کی مناسبت سے مخصوص روٹ پر چلنے کی اجازت دیتی ہے اور اس مخصوص راستے کے علاوہ موٹر سائیکل رکشا/چنگ چی چلانے پر اس کا چالان/بند کر دیا جاتا ہے۔ اسی طرح ان موٹر سائیکل رکشوں/چنگ چی کے لئے تمام بڑی شاہراؤں اور ہائی ویز وغیرہ پر چلنے پر پابندی ہے اس ضمن میں محکمہ ٹرانسپورٹ نے نیشنل ہائی ویز اتھارٹی کو بھی ہدایات جاری کر دی ہیں کہ ناجائز چلنے والے موٹر سائیکل رکشا اور موٹر کیب رکشا کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے کیونکہ ملکی قوانین کے مطابق نیشنل ہائی ویز اتھارٹی اور ٹریفک پولیس کا عملہ ہر قسم کی ٹرانسپورٹ خواہ وہ موٹر سائیکل رکشا ہو یا کوئی دوسری ٹرانسپورٹ ہو، کے خلاف کارروائی کر سکتے ہیں۔ اس لیٹر کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اس سوال کا جواب پہلے ہی جز (ج) میں دیا جا چکا ہے۔

صوبہ بھر میں کرایہ کی کمی سے متعلقہ تفصیلات

*6146: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)　تیل کی قیمتوں میں حالیہ کمی کے بعد صوبہ بھر میں لانگ روڈ اور اربن روٹ پر چلنے والی بسوں / ویگنوں کے کرایوں میں کتنی کمی کی گئی، یہ کمی کس شرح سے ہوئی اور تیل کی قیمت کتنی کم ہوئی؟

(ب)　کیا کرایوں میں کمی کا عملی فائدہ عوام الناس کو ہوا ہے؟

(ج)　یکم جنوری 2015 سے اب تک کرایوں میں کمی نہ کرنے پر کتنا جرمانہ بسوں / ویگنوں سے وصول کیا گیا؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف)　جو کمی لانگ روٹ پر کی گئی اس کی شرح درج ذیل ہے:

کمی سے پہلے فی کلومیٹر	کمی کے بعد فی کلومیٹر	کمی کی شرح
پکا روڈ 0.84 پیسا	0.79 پیسا	5.95%
کچا روڈ 0.88 پیسا	0.83 پیسا	5.68%
پہاڑی روڈ 0.93 پیسا	0.87 پیسا	6.45%

اس کے علاوہ جو کمی اربن روٹس پر کی گئی اس کی شرح درج ذیل ہے

1۔　ڈیزل بسوں کی مد میں ایک روپیہ سے لے کر دو روپے تک مدوار کمی کی گئی

2۔　پٹرول سے چلنے والی بسوں اور ویگنوں کی مد میں ایک روپے سے لے کر سات روپے تک کی کمی مدوار کی گئی کرایوں میں کمی کی شرح اور پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں کمی درج ذیل ہے۔

پرانی قیمت	نئی قیمت	کمی
پٹرول 84.53روپے	78.28روپے	6.25روپے
ڈیزل 94.09روپے	86.23روپے	7.86روپے

(ب)　کرایوں کی کمی کا عملی طور پر عوام الناس کو بہت زیادہ فائدہ ہوا۔ کرایوں میں نمایاں کمی کے باعث عوام کو مالی فائدہ ہوا اور ان کے سفری اخراجات میں نمایاں کمی آئی۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کے حکم پر کرایوں پر سخت عملدرآمد کے باعث عوام کو سہولت ملی جس پر وہ وزیر اعلیٰ کے بے حد مشکور ہیں۔

(ج)　یکم جنوری 2015 سے 25.08.2015 تک کرایوں میں کمی نہ کرنے والی بسوں / ویگنوں کے مالکان سے مبلغ۔/43,736,372 روپے جرمانہ وصول کیا گیا۔ روزانہ کی بنیاد پر کئے گئے اقدامات کی رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

تحاریک استحقاق

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔سب سے پہلے ملک صاحب کی تحریک استحقاق ہے انہوں نے تو کہا ہے کہ میں نے اپنی تحریک استحقاق withdraw کر لی ہے۔ سیکرٹری صاحب! آپ بار بار اس کو ایجنڈے میں کیوں لگا دیتے ہیں؟ اس کو اس میں سے نکال دیں۔اس کے بعد تحریک استحقاق نمبر 15/19 جناب ابو حفص محمد غیاث الدین کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

سیکرٹری سکولز ایجوکیشن کا معزز ممبر اسمبلی سے ناروا سلوک

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! شکریہ۔بسم اللہ الرحمن الرحیم۔میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 25۔اگست 2015 بوقت تقریباً سوا گیارہ بجے دن میں ہمراہ ایک سینئر استاد جو کہ بطور پرنسپل کام کر رہے ہیں، سیکرٹری سکولز عبدالجبار شاہین کے پاس گیا۔سیکرٹری سکولز نے پرنسپل کی طرف دیکھ کر کہا کہ تم ایم پی اے کو ساتھ لے کر آئے ہو تمہارا کام کرنا تو درکنار تم کو نوکری سے نکال دوں گا۔ایم پی اے کو لے کر وہی آتا ہے جو بدمعاش ہو اور اس میں خرابیاں ہوں۔میں نے سیکرٹری سکولز سے کہا حضرت میرے سامنے اسے ڈانٹنے کا مطلب ہے کہ آپ عوامی نمائندہ کی تذلیل کر رہے ہیں۔جواباً کہا کہ مجھے آپ کی تذلیل سے کوئی واسطہ نہیں اور اسے اتنی جرأت کیسے ہوئی اپنے آفیسر کے سامنے آنے کی۔میں نے کہا یہ استاد ہیں، پوری دنیا میں استاد کی عزت کی جاتی ہے، آپ ہماری بات سن لیں۔کہنے لگے اب میں اس کے معاملے میں تمہاری کوئی بات نہیں سنوں گا، آج کے بعد میرے پاس کبھی نہ آنا۔میں نے کہا میں اس معاملہ کو اسمبلی میں اٹھاؤں گا۔کہنے لگے مجھے کسی اسمبلی کی کوئی پروا نہیں۔سیکرٹری موصوف کے اس ناروا اور تحکمانہ سلوک سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر! اس سے قبل سیکرٹری موصوف کے خلاف سردار شہاب الدین خان صاحب بھی تحریک پیش کر چکے ہیں، وہاں پر بھی یہی معاملہ تھا وہ فرما رہے تھے کہ بیس، پچیس ایم پی اے روزانہ میرے پاس آتے ہیں اور جب یہ میرے پاس آتے ہیں تو مجھے بڑا غصہ آتا ہے۔تحریک جب کمیٹی کے سامنے put up ہوئی تو اس وقت بھی میں نے ان کو دیکھا تھا کہ یہ رسمی طور پر معافی مانگ رہے تھے

اور اس کے بعد بھی ان کا یہی سلوک ہے۔ عوامی نمائندوں کے زیادہ کام محکمہ تعلیم اور صحت سے متعلقہ ہوتے ہیں۔ ہم اپنے حلقہ کے عوام کو سیکرٹریوں کے پاس لے کر جائیں اور سیکرٹری صاحب جس کا کام ہو اس کو ذلیل کر دیں تو پھر ہمارے ایوان کی کیا وقعت ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جناب غیاث الدین صاحب! بات یہ ہے کہ آپ یہاں پر ایک تحریک استحقاق لے آتے ہیں، میرا اس سلسلے میں مشاہدہ ہے کہ آدھی سے زیادہ تحاریک استحقاق میں صلح ہو جاتی ہے۔ مہربانی فرمائیں! اگر آپ یہاں پر تحریک استحقاق لے کر آتے ہیں تو اس پر سٹینڈ بھی لیا کریں پھر باہر جا کر صلح تو نہ کر لیا کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس تحریک استحقاق کو استحقاقات کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور اس کی رپورٹ ایک مہینہ کے اندر ایوان میں پیش کی جائے۔ چیئرمین استحقاق کمیٹی چودھری اقبال۔۔۔ موجود نہیں ہیں؟ رائے صاحب! اب تک جتنی تحاریک استحقاق آئی ہیں، مجھے ان کی رپورٹ پیش کی جائے کہ کتنی تحاریک میں اب تک صلح ہو چکی ہے۔ اس کے علاوہ اب تک کمیٹی نے جتنے decisions لئے ہیں اس کی رپورٹ آج آپ مجھے دکھائیے گا۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! آپ کی جو تحاریک التوائے کار آئیں تھیں، جو بھی آپ نے جمع کروائی ہوئی تھیں، میں نے اس پر آپ کو کہا تھا کہ آپ مہربانی کر کے میرے پاس آئیے گا، وہ ساری تحاریک التوائے کار اس وقت بھی میری ٹیبل پر موجود ہیں، میں آپ کا انتظار کرتا رہا اور آپ شاید کہیں مصروف ہو گئے تھے۔ اس وقت بھی وہ تحاریک التوائے کار میرے پاس رکھی ہوئی ہیں آپ آ جائیں، میں نے ان ساری تحاریک کا ریکارڈ نکلوا لیا تھا اور میں نے اپنی رولنگ بھی پڑھی تھی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں نے آپ کو بلایا ہوا تھا اگر آپ آ جائیں تو اس پر بیٹھ کر ہم اس کو تھوڑا سا discuss کر لیں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ فروری میں، میں نے آپ کی توجہ مبذول کروائی اور آپ نے مہربانی فرماتے ہوئے ایک رولنگ دی کہ next session میں یہ تحاریک التوائے کار چلی جائیں گی۔ بات یہ ہے کہ سپیکر کی رولنگ ایک معنی رکھتی ہے، اس کے بعد ان تحاریک کا باقاعدہ delay کرنا، ان کو علیحدہ رکھنا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! میری بات سنیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اب آپ میری عرض سن لیجئے گا، آپ مجھے پانچ منٹ دے دیجئے آپ کی مہربانی۔ ان تحاریک التوائے کار میں یہ تمام واقعات تھے جس سے اس وقت ہمارا صوبہ اور عوام کو مصیبت پڑی ہوئی ہے۔ یہ بچوں کے ساتھ جنسی زیادتیاں، عورتوں کے ساتھ لاری اڈے پر، یہ تمام کی تمام باتیں ان دس تحاریک التوائے کار کے اندر موجود تھیں اور یہ تمام burning issues تھے۔ میرا جناب سے صرف ایک سوال ہے کہ جب آپ بطور سپیکر کوئی رولنگ دیتے ہیں، کیا آپ کے دفتر کو یہ اختیار ہے کہ اس کو ایجنڈے پر نہ لائے؟ اختیار نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! آپ میری بات سنیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں کہتا ہوں کہ ان کو یہ اختیار نہیں ہے، آپ rules اٹھا کر دیکھ لیں ان کو اختیار نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں! آپ اپنی بات ختم کریں۔

پوائنٹ آف آرڈر

گنّے کے کاشتکاروں کو ادائیگی کا مطالبہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ہماری یا کسی بھی ممبر کے کسی بھی معاملے پر سپیکر رولنگ دیتے ہیں Chair ruling دیتی ہے، اس کے بعد اس کو روکنا اور burning issues کو روکنا مناسب نہیں ہے۔ آپ مجھے صرف ایک بات بتائیں کیا برائی پر ایرانی قالین ڈالنے سے بدبو ختم ہو جائے گی؟ ہم یہ بات سمجھ نہیں رہے کہ آخر اس اسمبلی کا وقار کس نے بنانا ہے، ہم سب نے مل کر بنانا ہے۔ خدا کی قسم تاریخ لکھی جا رہی ہے۔ جو حال ہم نے اس اسمبلی کا کر دیا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ جتنا مرضی اہم issue ہو وہ pending ہو جاتا ہے۔ آج ہی میں آپ کو بتاتا ہوں یہ معاملات میں pending کر رہا ہوں، میں آپ کے ساتھ

پھر بات کر لیتا ہوں لیکن آج آپ میری ان گزارشات پر غور ضرور کیجئے گا۔آج ہی اخبار میں ایک اشتہار شوگر ملوں کی طرف سے آیا ہے۔اسمبلی کے حالات کو دیکھیں میں نے پچاس ہزار دفعہ یہ معاملہ اس اسمبلی میں اٹھایا اور لوگوں نے بھی اٹھایا کہ گنّے کے کاشتکاروں کو payment نہیں ہو رہی۔شوگر ملوں نے آج ایک اشتہار دیا ہے وہ کمال ہے،انہوں نے یہ کہا کہ ہمیں آپ قرضہ دیں گے تو ہم ادائیگیاں کریں گے۔ایک مہینہ رہ گیا ہے کرشنگ سیزن پھر شروع ہونے والا ہے،پچھلی ادائیگیاں ابھی ہوئی نہیں ہیں، آپ یہ دیکھ لیجئے کہ یہ جو آج کا اشتہار ہے،میں صرف آپ سے ایک سوال کرتا ہوں اور آپ کے توسط سے وزیر خزانہ سے بھی سوال کرتا ہوں کہ میں نے بجٹ اجلاس میں جب اپنی تقریر کی تھی تو اس میں بھی میں نے کہا تھا کہ ان ہاتھوں کا بتاؤ جنہوں نے 3.5 روپے کلو excess price پر یوٹیلٹی کارپوریشن کے لئے چینی خریدی اور پھر بھی کسانوں کو payment نہیں ہوئی۔خدا کی قسم میرے ڈیرے پر کسان آ کر بیٹھے رہتے ہیں ان کے ہاتھوں میں CPRs ہیں وہ بچیوں کی شادی نہیں کر سکتے،وہ علاج کے لئے پیسے نہیں دے سکتے۔اس وقت ہر شوگر ایریا میں تمام ایم پی ایز اور ایم این ایز کے لئے کسان یہ کہہ رہے ہیں کہ "توں اک واریں ووٹ منگن آ ماہیا میں تسانوں دساں گی کراں گا۔" اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ جس قسم کا اشتہار آیا ہے کہ ہمیں loan دیں تو payment کریں گے۔میں حکومت سے یا اس کے جو بھی ذمہ دار ہیں ان سے پوچھتا ہوں کہ جب collateral تھا ہی نہیں کسان کے پیسے پر پیسا کمایا گیا۔آج چینی کس ریٹ پر available ہے؟ برادرز شوگر مل نے صرف میرے حلقے کا سو کروڑ روپیہ دینا ہے۔یہی وجہ ہے کہ جو معاملہ اسمبلی میں اٹھانے کی کوشش کی جاتی ہے تو چھ چھ مہینے کسی motion کو floor پر نہیں دیا جاتا۔آخر کوئی تو بات ہے۔میں resolution move کر دوں تو وہ نہیں آتی میں تحریک التوائے کار move کر دوں تو وہ نہیں آتی۔خدا کی قسم مجھے اب سمجھ نہیں آتی کہ اگر میں اپنے کسانوں کو پیسا نہیں دلوا سکتا تو میں یہاں لینے کیا آتا ہوں۔آپ صرف یہ اشتہار پڑھ لیں اور پھر دیکھیں کہ اس اسمبلی کی کیا حیثیت ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: اس اشتہار کا اسمبلی سے کیا تعلق ہے؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!اس اشتہار کا اسمبلی سے یہ تعلق ہے کہ ہم ان کو payment نہیں کروا سکے الٹا شوگر ملوں نے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب!آپ میری بات سن لیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری بات سن لیجئے شوگر ملوں نے یہ کہہ دیا کہ آپ قرضہ دیں گے تو ہم payment کریں گے۔ میں پوچھتا ہوں کہ قرضہ کس بات کا؟ قرضہ running finance کا ہوتا ہے، قرضہ pledge پر ہوتا ہے لیکن pledge پر توان کے پاس مال ہی نہیں ہے۔ وہ مال تو بیچ چکے لیکن انہوں نے supplier کو payment نہیں کی۔ یہ تو کسانوں پر سیدھا سیدھا ظلم ہے اور پھر اوپر سے گورنمنٹ کو بلیک میل کرنا کہ آپ ہمیں قرضہ دیں، میں یہ صرف reference کے لئے پیش کر رہا ہوں۔ اگر آپ تھوڑی سی توجہ دے دیں اور جتنی motions ہیں ان کو ذرا غور سے دیکھیں تو یہ واقعات نہ ہوں تو پھر کچھ کہنا۔

جناب سپیکر! دوسری صورت میں شوگر ملوں نے اس معزز ایوان کا مذاق اڑایا ہے کہ تم جو مرضی کر لو۔

جناب قائم مقام سپیکر: فوڈ منسٹر صاحب آ جاتے ہیں تو آپ نے ان کی موجودگی میں دوبارہ بات کرنی ہے۔ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے انہوں نے دعویٰ کیا تھا کہ تقریباً تمام شوگر ملوں نے payments clear کر دی ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ یہ اشتہار پڑھ لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں آپ کی بات سمجھ رہا ہوں۔ فوڈ منسٹر آ جاتے ہیں تو پھر اس پر بات کرتے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں اسی حوالے سے صرف ایک منٹ کے لئے عرض کرنا چاہوں گا۔ گزارش یہ ہے کہ رمضان سے پہلے مارکیٹ کے اندر چینی کی قیمت تقریباً 50,49 روپے تھی جیسے ہی رمضان آیا تو وہ قیمت 66 روپے سے 70 روپے کے درمیان ہو گئی پھر چینی کی قیمت more or less ایک روپیہ کم ہوئی ہے لیکن آج بھی 64,65 روپے سے کم نہیں آ رہی۔ اگر شوگر مافیا قومی اسمبلی اور پنجاب اسمبلی کے اندر بیٹھے ہوئے ہیں تو ان کے مفادات کو تحفظ دینے کے لئے لاکھوں کروڑوں کسان جو دن رات محنت کر کے کسی آس پر اپنی فصل بیچتے ہیں ان کی اس محنت کا خون کر دیا۔

جناب سپیکر! میں تین سال پہلے کی بات بتا رہا ہوں کہ سرگودھا سے ایک بندہ میری فیکٹری میں کام کرتا ہے اس نے مجھے کہا کہ مجھے میرے گنّے کے پیسے نہیں مل رہے۔ میں نے متعلقہ بندے سے بات کی لیکن آج تین ساڑھے تین سال گزرنے کے باوجود اس بندے کو اپنے گنّے کے پیسے نہیں ملے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ جب حکمران خود اس کاروبار میں ملوث ہو جائیں تو پھر غریب عوام کا کیا بنے گا؟ جب کنزیومر آئٹم پر خود حکمران بیٹھ جائیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! تشریف رکھیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ بہت بڑا serious issue ہے جس طرح شیخ صاحب نے اسے اٹھایا ہے ہم بھی چاہتے ہیں کہ اس پر کین کمشنر آپ کے پاس آئے اور آپ اس سے رپورٹ طلب کریں کہ کس کس مل نے کتنے کتنے پیسے دینے ہیں۔ یہ چینی بلیک کرتے ہیں غریبوں کا خون چوستے ہیں، انہوں نے کسانوں کو کبھی چاول کی فصل کی شکل میں، کبھی گندم کی فصل کی شکل میں اور کبھی گنّے کی فصل کی شکل میں دربدر کر دیا ہے۔ یہ حکومت کچھ خوف خدا کرلے۔ یہ کتنے پیسے قبر کے اندر لے کر جائیں گے؟ خالی ہاتھ جانا ہے۔ کسی کفن کی جیب نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! بہت شکریہ۔ تشریف رکھیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ اپنی اولادوں کے لئے جہنم کا سامان پیدا کر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! بہت شکریہ

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! جو کوئی بھی ہے اس کا نام اس ایوان کے سامنے لے کر آئیں اور بتایا جائے کہ کون کون ہیں چاہے وہ حکومت سے ہیں چاہے اپوزیشن سے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! بہت شکریہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اس میں جہانگیر ترین کی بھی ملیں ہیں جنھوں نے یہ چینی بیچی ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ہر اس بندے کا نام سامنے آئے جو کرپشن کر رہا ہے اس کے خلاف دہشت گردی کے پرچے کریں اور پھر انہیں چوکوں پر پھانسی لگائیں۔ کسی کا کوئی لحاظ نہیں ہے چاہے وہ کتنے بڑے منصب پر ہو۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: میری بات سنیں۔ شاہ صاحب! تشریف رکھیں، میاں صاحب آپ بھی تشریف رکھیں۔بات یہ ہے کہ اس پر بحث ہو چکی ہے وزیر خوراک کو پابند کریں کہ شیخ صاحب نے جو بات کی ہے وہ Monday والے دن یہاں آکر اس کا جواب دیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! سیکرٹری فوڈ، کین کمشنر اور تمام متعلقہ افراد کو یہاں بلایا جائے کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، تمام آئیں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ان کو دس دس گاڑیاں دی ہوئی ہیں۔ منسٹر کے پاس دوسری گاڑی آ جائے تو ہم آوازیں اٹھانا شروع کر دیتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: فوڈ منسٹر، کین کمشنر اور تمام متعلقہ لوگوں کو Monday والے دن کے لئے یہاں آنے کے لئے پابند کریں۔ انہیں کہیں کہ آپ سارا کام چھوڑ کر ادھر آ کر جواب دیں۔ شکریہ

تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ تحریک التوائے کار نمبر 435/15 چودھری عامر سلطان چیمہ اور محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میں نے ایک اور بات کرنی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میں آپ کی اور اس ایوان کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ تقریباً ڈیڑھ سال پہلے یہاں ایڈن ہاؤسنگ سکیم کے بارے میں معاملہ اٹھایا گیا تھا جسے آپ نے ہاؤسنگ کمیٹی کے سپرد کر دیا تھا۔ ایک سال چار ماہ ہو گئے ہیں کمیٹی کا اجلاس ہی نہیں بلایا گیا۔ آپ سے گزارش کی تو آپ نے کہا تھا کہ دو ماہ میں کمیٹی کا اجلاس بلا کر اس معاملے کو دیکھا جائے لیکن آج تک چیئرمین ہاؤسنگ کمیٹی available بھی نہیں ہو سکے جبکہ یہ سات ہزار متاثرین کا معاملہ ہے اور آپ یقین کریں کہ جب وہ سات ہزار لوگ رات کو دیکھتے ہیں اور سوچتے ہیں تو روزانہ کی بنیاد پر ایک آدھ ہارٹ اٹیک سے فوت ہو رہا ہے لہٰذا میری گزارش ہے کہ اس طرف توجہ دلائی جائے اور حکومت وقت کا یہ فرض ہے کہ وہ اس کو دیکھے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شاہ جی، آپ کو پتا ہے کہ میں نے اس معاملے کو دیکھا اور اسے بڑا serious لیا پھر اس میں آپ نے ہی کچھ دنوں کے لئے ٹائم مانگا تھا۔ شاید آپ کو یاد ہوگا۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کے ساتھ جوان کی زیادتی تھی شاید اس بارے میں کوئی معاملات چل رہے تھے اور آپ نے ہی ٹائم مانگا تھا۔

سیکرٹری صاحب! کمیٹی کے چیئرمین رانا عبدالرؤف صاحب سے کہیں کہ اس کی میٹنگ رکھیں اور آکر مجھے آگاہ کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ایڈن سٹی والوں نے شور مچایا ہوا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میرے notice میں ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ہم اپنے دفتروں میں، ڈیروں پر بیٹھتے ہیں تو ہزاروں کی تعداد میں لوگ آتے ہیں۔ میں آپ کے توسط سے گزارش کروں گا کہ سٹینڈنگ کمیٹی کے جو معزز چیئرمین ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: رانا عبدالرؤف صاحب ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میری عرض سن لیں کہ اخبار میں ایک اشتہار دیا جائے کہ جو متاثرین ہیں وہ سٹینڈنگ کمیٹی میں اپنا کلیم put کر سکتے ہیں اور یہ ہمارا قانونی حق ہے۔ آپ یہاں پر ان کو direction دیں کہ یہ اخبار میں اشتہار دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: مجھے ایک دفعہ ان کو بلا کر پوچھ لینے دیں کہ انہوں نے کیا کیا ہے۔ اس کے بعد دیکھتے ہیں۔ میاں صاحب! آپ تشریف رکھیں، جی میاں طاہر صاحب! اب آپ بات کریں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ شوگر کین کی جو بات کی گئی ہے اس میں کم از کم جن ممبران نے تحاریک التوائے کار پیش کی ہیں ان کو شامل کر لیا جائے اور انہیں Monday والی میٹنگ میں بلا لیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: فوڈ منسٹر اس کا جواب دیں گے۔ بہت شکریہ

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: عباسی صاحب! تشریف رکھیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! صرف ایک چھوٹی سی بات عرض کرنی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ہاؤسنگ سوسائٹیوں کے حوالے سے میں ایک توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ بحریہ ٹاؤن کے نام سے ایک ہاؤسنگ سوسائٹی ہے۔ یہ ایک بہت بڑا مافیا ہے۔ راولپنڈی میں لوگوں نے 2004 میں پلاٹ بک کرائے، 2006 میں ان کی اقساط پوری ہوئیں اور ان کو الاٹمنٹ لیٹرز جاری ہوئے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: عباسی صاحب! آپ اس حوالے سے باقاعدہ rules کے مطابق تحریک التوائے کار دیں پھر اس پر بات ہو سکے گی۔ جی، میاں طارق صاحب! آپ بھی کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! معزز ممبران جو points ایوان میں اُٹھا رہے ہیں آپ ان کے بارے میں بڑی اچھی directions دے رہے ہیں تو میری بھی ایک گزارش ہے۔ آپ 9:00 بجے سے پہلے اسمبلی میں تشریف لے آئے تھے اور میں بھی 9:00 بجے آ گیا تھا۔ ہم ہر روز بہت زیادہ وقت ضائع کرتے ہیں۔ ہم سب کو اس بارے میں بھی کوئی فیصلہ کر لینا چاہئے تاکہ اسمبلی کا اجلاس بروقت شروع ہو سکے۔ ہم ایوان میں آنے والے تمام لوگ وقت کی پابندی کریں اور بروقت اجلاس شروع ہو جائے۔ وہ لوگ جو بروقت آتے ہیں وہ انتظار کرتے رہتے ہیں اور بیوروکریٹس بھی آ کر بیٹھے رہتے ہیں۔ یہ سارا سسٹم ہم خود خراب کرتے ہیں لہٰذا ہم اپنے بارے میں بھی کچھ سوچ لیں۔ ہم بھی وقت کی پابندی کریں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ وقت پر اجلاس شروع کر دیا کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! میں 8:50 پر یہاں اسمبلی میں موجود تھا۔ یہ آپ سب کی ذمہ داری ہے۔ جس وقت آپ معزز ممبران آ جائیں گے تو میں ایوان کی کارروائی شروع کر دوں گا۔ میں خالی سیٹوں کے ساتھ تو کارروائی شروع نہیں کر سکتا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! معزز ممبران کو آپ کی طرف سے ہدایت کی جائے کہ وہ بروقت ایوان میں تشریف لے آئیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں طارق محمود اور جناب محمد ارشد ملک کا نام نوٹ کر لیا جائے۔اگلے Monday والے دن میں اجلاس کی کارروائی بروقت شروع کروں گا۔آپ لوگ اجلاس شروع ہونے سے پہلے مجھے میرے چیمبر میں ملیں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ہم ہر روز بروقت پہنچ جاتے ہیں۔آپ بے شک کیمرہ چیک کر لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

سرگودھا شہر کے علاقہ بھاگٹانوالہ کے بازار میں سرکاری اراضی پر غیر قانونی دکانوں کی تعمیر

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! تحریک التوائے کار نمبر 435/15 چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔اس ضمن میں عرض یہ ہے کہ رقبہ سرکار مربع نمبر 33 کلہ نمبر 4/1,3/2/1 جانب شمال رقبہ بقدر 13 کنال 14 مرلے واقع چک نمبر 23۔الف جنوبی ، تحصیل و ضلع سرگودھا پر محکمہ آرڈی پی بھاگٹانوالہ نے سترہ عدد دُکانات ناجائز تعمیر کیں۔ محکمہ مذکورہ نے مختلف افراد کو یہ دکانیں کرایہ پر دیں جو کہ غیر قانونی تھا جس کے خلاف کارروائی 32/34 کے تحت کرتے ہوئے مورخہ 22-08-2010 بحکم ڈسٹرکٹ آفیسر ریونیو، سرگودھا دُکانات مذکورہ کو seal کر دیا گیا تھا۔اب تک سترہ عدد دُکانات seal ہیں اور ان کی کسی نے seals نہیں توڑیں۔ان 17 عدد دُکانات کے علاوہ ایک دیگر دُکان جو کہ ان دُکانات سے قبل کی تعمیر شدہ ہے اس کو بھی seal کر دیا گیا ہے جس کے خلاف محمد انور نے عدالت عالیہ ،لاہور ہائی کورٹ لاہور میں رٹ پٹیشن نمبر 13144/2012 دائر کی ہے جس میں مورخہ 10-03-2014 کو عدالت عالیہ نے اس دُکان کی حد تک ڈسٹرکٹ کلکٹر، سرگودھا کے حکم کو Set Aside فرمادیا۔یہ دُکان اب عدالت کے حکم پر موقع پر کھلی ہے۔بحکم عدالت عالیہ ڈسٹرکٹ کلکٹر، سرگودھا کو از سر نو سماعت فریقین کے بعد فیصلہ کرنے کا حکم صادر فرمایا جس کی سماعت ہو رہی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ قواعد کے مطابق کارروائی کرتے ہوئے ان کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی ہوگی۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں اسی سلسلے میں ایک گزارش کرنی چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میرے حلقے میں محکمہ مال کے افسران اور کوآپریٹو سوسائٹی کے ممبران نے مل کر یہ دکانیں بنائی ہیں۔ یہ دُکانات کم از کم پانچ چھ کروڑ روپے مالیت کی ہیں۔ یہ ساری دکانیں سرکاری رقبہ پر بنائی گئی ہیں۔ ہمارے شور ڈالنے کی وجہ سے کمشنر صاحب نے ان دکانوں کو seal تو کر دیا ہے لیکن اب آہستہ آہستہ یہ دکانیں de-seal ہو رہی ہیں۔ ہائی کورٹ کے اس حکم کی آڑ میں یہ دکانیں de-seal ہو رہی ہیں جس میں ہائی کورٹ نے de-seal کرنے کا حکم ہی نہیں دیا بلکہ صرف رپورٹ مانگی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس بات کو ensure کریں کہ ہائی کورٹ کے حکم کی آڑ میں یہ دکانیں de-seal نہ ہوں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ اس بابت محکمہ سے از سر نو رپورٹ منگوائی جائے اور ہائی کورٹ کے آرڈر بھی منگوائے جائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہ آپ کی ذمہ داری ہے۔ آپ چودھری عامر سلطان چیمہ کے ساتھ مل کر اس معاملے کو چیک کریں اور ہائی کورٹ کے آرڈر بھی منگوالیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! انشاء اللہ تعالیٰ قواعد کے مطابق کارروائی ہو گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار نمبر 457/15 جناب طارق محمود باجوہ کی ہے۔ یہ تحریک ابھی پڑھی جانی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 459 بھی جناب طارق محمود باجوہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 460 بھی جناب طارق محمود باجوہ ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 461 بھی جناب طارق محمود باجوہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 462 بھی جناب طارق محمود باجوہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 467 بھی

جناب طارق محمود باجوہ کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جناب طارق محمود باجوہ بڑے خوش قسمت آدمی ہیں جن کی اتنی زیادہ تحاریک التوائے کار آئی ہوئی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! آدھی سے زیادہ تحاریک آپ کی بھی موجود ہیں۔آپ ایسے ہی گلہ کرتے رہتے ہیں۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 623 میاں محمود الرشید کی ہے اور یہ move ہو چکی ہے۔

پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی جانب سے پنجاب کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کے حوالے سے تحریک التوائے کار کو فوری take up کرنے کا مطالبہ

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض یہ ہے کہ آٹھویں جماعت کی جغرافیہ کی کتاب کے ٹائیٹل کور پر پاکستان کے نقشہ میں سرائیکستان اور ہزارہ کو غلط طور پر بطور انتظامیہ یونٹ/صوبہ ظاہر کیا گیا ہے۔بورڈ حکام پر اس غلطی کا انکشاف 4۔جون کو روزنامہ "خبریں" کے ایک کالم نگار جناب عاشق بزدار کے کالم سے ہوا۔فوری طور پر ابتدائی انکوائری کروا کر اس کے ذمہ داران کا تعین کیا گیا اور ان کے خلاف کارروائی کی گئی۔بعدازاں الیکٹرانک میڈیا پر یہ خبر چلی تو وزیراعلیٰ پنجاب نے بھی اس کا نوٹس لے کر چیئرمین CMIT کے ذریعے تفصیلی انکوائری کا حکم جاری کیا جو کہ تاحال زیر کارروائی ہے۔اب تک ذمہ داران کے خلاف جو کارروائی کی گئی ہے اس کی مکمل تفصیل میرے پاس موجود ہے۔اس میں پانچ افسران ملوث پائے گئے جن کے خلاف تادیبی کارروائی کے احکامات جاری ہو گئے ہیں اور متعلقہ rules کے مطابق ان کے خلاف کارروائی ہو رہی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 628 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان، جناب احمد خان بھچر اور ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کی ہے۔

ساہیوال کے بنیادی مراکز صحت کے لئے مختص رقم کا غیر قانونی استعمال

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "اوصاف" مورخہ 29۔جون 2015 کی خبر کے مطابق ساہیوال میں ایل ایچ وی پر غیر قانونی طور پر لُٹائے گئے 90 لاکھ روپے قانونی بنا دیئے گئے۔ بنیادی مراکز صحت کی تزئین و آرائش کی رقم سے منظور نظر ہیلتھ ورکرز کے گھروں میں پُر تعیش باتھ روم بنوائے گئے۔ بلوں میں جعلسازیاں اور کانٹ چھانٹ کی اجازت ملنے پر اکاؤنٹس آفس نے چیک جاری کر دیئے۔ محکمہ انٹی کرپشن اور کمشنر آفس منہ دیکھتے رہ گئے۔ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ میں ایک کروڑ دس لاکھ روپے کی لاگت سے بنیادی مراکز صحت اور لیڈی ہیلتھ ورکرز کی رہائش گاہوں کی مرمت کا سکینڈل اپنے انجام کو پہنچ گیا۔ مالیاتی بدعنوانیوں کے ماہرین پر مشتمل تین رُکنی ٹیم نے اصول پسند ڈی سی او کو point of no return پر پہنچا دیا۔ آصف چودھری نے مصلحت پسندی سے کام لیتے ہوئے اپنے دو ماتحت ڈسٹرکٹ افسروں کو پیڈا ایکٹ کے شکنجے سے بچا لیا۔ ڈی او پلاننگ اور ڈسٹرکٹ آفیسر بلڈنگ نے بنیادی مراکز صحت اور لیڈی ہیلتھ ورکرز کی رہائش گاہوں کی مرمت کے لئے مخصوص 66 لاکھ روپے اور 44 لاکھ روپے کے دو مختلف اکاؤنٹس کو منظور نظر خواتین کی نذر کر دیا۔ 66 لاکھ روپے کی بجائے 90 لاکھ روپے غیر قانونی طور پر خرچ کر دیئے گئے۔ اس واقعہ سے ڈی سی او نے آنکھوں پر مصلحتوں کی پٹی باندھتے ہوئے خاموشی اختیار کر لی۔ شہری حلقوں نے حکومت پنجاب سے اپیل کی ہے کہ اس واقعہ کی انکوائری کروا کر ذمہ داران کے خلاف کارروائی کی جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending فرما دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 632/15 چودھری عامر سلطان چیمہ، سردار وقاص حسن موکل اور ڈاکٹر محمد افضل کی ہے۔

راجن پور کے صادق فیڈر نہر میں بارشوں کے سیلابی ریلے کی وجہ سے شگاف پڑنے سے ہزاروں ایکڑ فصلیں تباہ

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "اوصاف" مورخہ 29۔جون 2015 کی خبر کے مطابق راجن پور کوہ سلیمان کے پہاڑی سلسلوں پر بارشوں کے بعد آنے والے سیلابی ریلے سے نہر میں بیس فٹ شگاف پڑ گیا جس کی وجہ سے ہزار ایکڑ سے زیادہ فصلیں تباہ اور دس بستیاں زیر آب آ گئی ہیں۔ گزشتہ دنوں کوہ سلیمان پر شدید بارشوں کی وجہ سے رود کوہی نالوں میں آنے والے بائیس ہزار کیوسک سیلابی ریلے نے صادق فیڈر نہر میں بیس فٹ گہرا شگاف ڈال دیا۔ تند لہروں نے نہروں میں کٹاؤ پیدا کر دیا جس سے راجن پور کے علاقوں چک شہد، ساہواں والا، اڈا حیدر آباد اور بھکر پور کے بنیادی مرکز صحت سمیت دس بستیاں زیر آب آ گئیں اور ہزار سے زائد ایکڑ پر کپاس، چاول اور گنے کی فصلیں تباہ ہو گئیں۔ بستیوں کے گرد پانچ فٹ پانی کھڑا ہونے کی وجہ سے لوگوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ متاثرہ افراد کے مطابق انہوں نے محکمہ انہار اور انتظامیہ کو اطلاع دی لیکن اب تک کوئی بھی ٹیم ان کی مدد کے لئے نہیں پہنچی اور ابھی تک شگاف کو بھی بھرا نہیں جا سکا۔ متاثرہ لوگوں نے اپنے نقصان کا ذمہ دار محکمہ انہار کو ٹھہرایا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! یہ بات سچ اور درست ہے کہ رود کوہیوں کے نالہ کا پانی overflow ہو کر صادق فیڈر میں داخل ہو گیا۔ اس تحریک التوائے کار میں یہ کہا ہے کہ جب رود کوہیوں کا پانی پہاڑی سلسلہ میں داخل ہوا تو نہر میں شگاف پڑ گیا جس کی وجہ سے پانی آ گیا۔ اس ضمن میں عرض یہ ہے کہ جب رود کوہیوں کا پانی آیا تو کسی بھی نہر میں کوئی شگاف پڑا اور نہ ہی نہر کا پانی ٹوٹنے کی وجہ سے کسی فصل کو نقصان پہنچا۔ ہاں، البتہ یہ درست ہے کہ ہزاروں ایکڑ فصلیں جو کہ چک شہید ساہواں والا اڈا، حیدر آباد، بھکر پور زیر آب آئیں اُس کی وجہ یہ ہے کہ رود کوہیوں کے رُوٹ میں لوگوں نے اپنی ذاتی اراضی پر فصلیں کاشت کی ہوئی ہیں اور چھوٹے چھوٹے

زمیندارہ بند بنائے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے رود کوہیوں کا پانی اپنے اصل رُوٹ پر چلنے کی بجائے ارد گرد پھیل جاتا ہے اور نقصان پہنچاتا ہے۔ محکمہ انہار کی کسی نہر میں شگاف پڑا اور نہ ہی نہری پانی کی وجہ سے فصل کو نقصان پہنچا بلکہ ان رود کوہیوں میں بند اور natural course پر رکاوٹ ڈالنے کی وجہ سے یہ پانی ارد گرد پھیل گیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: مجھے یہاں پر کہنا تو نہیں چاہیے بہر حال اس flood کے دوران میں اُس وقت وہاں پر موجود تھا۔ ہمارے colleague نے اپنی ذاتی حیثیت میں وہاں پر لوگوں سے جا کر کہا تو جہاں سے یہ پانی routine میں گزرتا رہتا تھا تو وہاں پر لوگوں نے ایک بند بنا دیا تھا اور وہ اُس بند کو breach نہیں کرنے دے رہے تھے اور ہمارے اُس colleague نے اُن لوگوں کو جا کر کہا کہ کسی صورت میں بھی اس بند کو breach نہیں ہونے دینا۔ وہاں سے بند breach نہ ہونے کی وجہ سے پانی دوسری side پر چلا گیا اور جب اُن کی شوگر ملز پر پانی پہنچا تو پھر اُن کو پتا چلا کہ یہ ہو کیا گیا ہے؟ پھر وہ خود ہی اُسی جگہ پر پہنچے اور کہنے لگے کہ اس بند کو توڑ دو۔ بہر حال ایسا کوئی واقعہ نہیں ہوا اور انہوں نے جواب دے دیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار جناب طارق محمود باجوہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس تحریک التوائے کار کو pending کرتے ہیں۔۔۔

(اس مرحلہ پر جناب طارق محمود باجوہ ایوان میں تشریف لے آئے)

باجوہ صاحب! میں نے آپ کی باقی ساری تحاریک التوائے کار pending کر دی ہیں آپ ایک تحریک التوائے کار نمبر 638/15 پڑھ دیں۔

قصور اور دیگر شہروں میں محکمہ لائیو سٹاک کی آشیر باد سے پانی ملے اور بیمار جانوروں کے گوشت کی سر عام فروخت

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ نیوز چینل "دنیا" مورخہ 27۔جون 2015 کی خبر کے مطابق قصور میں پانی ملے اور بیمار جانوروں کے گوشت کی فروخت کا سلسلہ جاری ہے، شہری سراپا احتجاج۔ تفصیل یوں ہے کہ قصور سٹی مصطفیٰ آباد، کنگن پور، چونیاں، گنڈا سنگھ روڈ، پتوکی میں قصابوں نے خود ساختہ slaughter house بنا رکھے ہیں۔ سٹی انتظامیہ مقررہ کردہ ریٹس پر price control کرنے میں ناکام۔ قصور کے گردونواح میں کھلے عام

محکمہ لائیو سٹاک کی آشیر باد سے پانی ملے بیمار جانور کا گوشت فروخت کرنے کا سلسلہ تاحال جاری ہے۔ جس پر اہل علاقہ کے مکینوں نے ضلعی انتظامیہ کو متعدد مرتبہ شکایت بھی درج کروائی لیکن انتظامیہ نے کوئی مثبت کارروائی کی اور نہ ہی price control magistrate نے قیمتوں کو کنٹرول کیا ہے۔ لاغر اور مردار جانوروں کا گوشت فروخت ہونے کی بناء پر شہری سراپا احتجاج بن گئے ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ اندرون شہر جگہ جگہ قصابوں نے خود ساختہ slaughter house بنا رکھے ہیں۔ وہ اپنی مرضی کا جانور لاتے ہیں اور اُس کا گوشت سر عام فروخت کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں جس پر کوئی ان کو پوچھنے والا نہ ہے۔ اس صورتحال میں اہل علاقہ کے مکینوں میں نہ صرف محکمہ لائیو سٹاک کے افسران کے خلاف بلکہ ضلعی انتظامیہ کے خلاف سخت غم و غصہ پایا جاتا ہے۔ انہوں نے حکومت سے اپیل کی ہے کہ فوری طور پر ان قصابوں کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے اور ناقص گوشت کی فروخت بند کروائی جائے۔ یہ معاملہ اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض یہ ہے کہ مردہ اور حرام جانوروں کے گوشت کی فروخت اور ترسیل کے گھناؤنے کاروبار میں ملوث افراد کے خلاف حکومت پنجاب کے حکم پر محکمہ لائیو سٹاک اور متعلقہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی زیر نگرانی بھرپور کارروائی کا آغاز 14-10-17 کو کیا گیا اب تک 36 اضلاع میں کل 3 لاکھ 35 ہزار 477 کلوگرام حرام و مردہ اور بیمار جانوروں کے گوشت کی تیاری و ترسیل کی بابت 2573 مقدمات درج کئے گئے۔ 3173 لوگوں کو گرفتار کیا گیا اور کل 3 لاکھ 35 ہزار 477 کلوگرام گوشت تلف کیا گیا۔ 3326 چالان کئے گئے اور اُسی کے مطابق اُن کو جرمانے کرنے کے علاوہ 150 گاڑیاں بھی تحویل میں لے لی گئیں۔ اب تک ضلع قصور میں 12996 کلوگرام حرام و مردہ اور بیمار جانوروں کے گوشت کی تیاری و ترسیل کی بابت 53 مقدمات درج کئے گئے، 72 چالان کئے گئے، 71 افراد گرفتار کئے گئے اور 50 ہزار 800 روپیہ جرمانہ اور اس کے علاوہ گیارہ عدد گاڑیاں بھی تحویل میں لے لی گئیں۔ اس گھناؤنے کاروبار میں ملوث افراد جو کہ ایک سے زیادہ مقدمات میں ملوث ہیں اُن کی تین ماہ کی نظر بندی کے لئے بھی متعلقہ District Coordinator Officer صاحبان کو متحرک کیا جا چکا ہے۔ عوام کی آگاہی اور مضر صحت مردہ اور بیمار گوشت کی تیاری و فروخت پر فوری کارروائی کے لئے ہر ضلع میں ڈسٹرکٹ

لائیو سٹاک آفیسر کی زیر نگرانی ٹیم متحرک ہے۔اس کارروائی کے نتیجہ میں اس مکروہ دھندہ میں ملوث افراد کی حوصلہ شکنی ہوئی ہے اور اس کارروائی کو حتمی انجام تک پہنچایا جائے گا۔اس سلسلہ میں عوام الناس کو SMS 9211 اور Toll Free 08-333-9211 کی سہولت فراہم کر دی گئی ہے جو 24 گھنٹے سروس دے رہا ہے۔ عوام اور اُس کے ساتھ ساتھ قابل احترام ممبران کی تجاویز کی روشنی میں اس سسٹم کو مزید فعال بنایا جائے گا۔مزید حکومت پنجاب نے موجودہ Punjab Elementary Slaughter Control Act 1963 میں ترمیم کر کے New Punjab Animal Slaughter Control (Amendment) Bill 2015 کے ساتھ تجویز کیا ہے جو کہ کابینہ میں زیر غور ہے۔اس ایکٹ کے تحت انشاء اللہ اس قسم کے گھناؤنے کاروبار کو روکنے کے لئے سخت سزائیں اور جرمانے تجویز کئے گئے ہیں تاکہ اس لعنت کا مستقل بنیادوں پر علاج کیا جا سکے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب!میں نے ایڈن کے حوالہ سے اُن کو direction دے دی ہے۔ پہلے کافی دوستوں نے اُس پر بات کر لی ہے آپ لیٹ ہو گئے ہیں۔چیئرمین صاحب آج موجود نہیں ہیں وہ آ جاتے ہیں تو اُن سے جواب لیتے ہیں کہ انہوں نے اب تک اس حوالہ سے کیا کیا ہے؟

سرکاری کارروائی

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔جی،وزیر قانون!

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That the Requirements of rule 95(3) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the Rules *ibid*, for immediate consideration of the Punjab institute of Quran and Seerat Studies (Amendment) Bill 2015."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Requirements of rule 95(3) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the Rules *ibid*, for immediate consideration of the Punjab institute of Quran and Seerat Studies (Amendment) Bill 2015."

The motion moved and the question is:

"That the Requirements of rule 95(3) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the Rules *ibid*, for immediate consideration of the Punjab institute of Quran and Seerat Studies (Amendment) Bill 2015."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

MR ACTING SPEAKER: Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیم) تعلیم القرآن و سیرت انسٹیٹیوٹ پنجاب 2015

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Institute of Quran and Seerat Studies (Amendment) Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Religious Affairs and Auqaf, be taken into consideration at once."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Institute of Quran and Seerat Studies (Amendment) Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Religious Affairs and Auqaf, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Institute of Quran and Seerat Studies (Amendment) Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Religious Affairs and Auqaf, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR ACTING SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR ACTING SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Institute of Quran and Seerat Studies (Amendment) Bill 2015, be passed."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Institute of Quran and Seerat Studies (Amendment) Bill 2015, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Institute of Quran and Seerat Studies (Amendment) Bill 2015, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

جناب قائم مقام سپیکر: رانا صاحب! کیا آپ مزید کوئی بات کرنا چاہتے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ایک خبر روزنامہ "خبریں" میں چھپی ہے اس پر ہمارے کچھ ممبران out of turn ایک قرارداد لانا چاہتے ہیں۔ اس قرارداد کی عبارت کے حوالے سے میری ان سے بات ہوئی ہے۔ میرا خیال ہے کہ سیکرٹریٹ نے اسے file completion کے لئے بھیجا ہے۔ اس کے لئے پانچ منٹ انتظار کر لیا جائے تاکہ وہ قرارداد take up ہو جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ملک صاحب!

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ایڈن آباد کے سلسلہ میں، میں نے کافی عرصہ پہلے ایک تحریک پیش کی تھی جس پر ایک دفعہ میٹنگ ہوئی۔ اس میں ایڈن آباد والے اور ہاؤسنگ والے بھی آئے تھے۔ اس کے بعد اس کی کوئی میٹنگ نہیں ہو سکی۔ انہوں نے لاہور اور پورے پنجاب کے لوگوں کے ساتھ کروڑوں اربوں روپے کا گھپلا کیا ہے۔ اس میں بہت سے لوگ جو پیسے دے چکے ہیں ان کو قبضہ ملا ہے، زمین دی گئی ہے اور نہ ہی ان کو پیسا واپس کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں میری تحریک تھی جس کی آج تک کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔ مہربانی کر کے اس کو take up کرایا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس کی ایک دو دفعہ میٹنگ ہوئی ہیں۔ رانا عبدالرؤف چیئرمین سٹینڈنگ کمیٹی ہیں۔۔۔ موجود نہیں ہیں انشاء اللہ سوموار کو وہ یہاں پر موجود ہوں گے۔ ان سے اس پر update بھی لیں گے اور ان سے کہیں گے کہ اسے جلد finalize کریں۔

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر! مجھے بھی اس کمیٹی میں بلایا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ملک مظہر عباس راں صاحب کو بھی اس کمیٹی میں بلایا جائے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے گزارش کی تھی کہ دریائے راوی جو کٹاؤ کر رہا ہے اس کے لئے میری تحریک التوائے کار ہے۔ آپ اس کو out of turn take up کرنے کی اجازت فرمادیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب تو اس کا وقت ختم ہو گیا ہے۔ اس تحریک کو سوموار والے دن out of turn لے لیں گے۔

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شاہ صاحب!

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ پنجاب نے تین سال پہلے ڈیرہ غازی خان کے لئے غازی میڈیکل کالج اور غازی یونیورسٹی کا تحفہ دیا تھا، بد قسمتی سے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ اور ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے ابھی تک ان دونوں اداروں کو اپنے اپنے اداروں سے recognize نہیں کرایا۔ غازی میڈیکل کالج کے students پچھلے تین دن سے ڈیرہ غازی خان میں احتجاج پر ہیں۔ ان کا final probe ختم ہونے میں دو مہینے رہ گئے ہیں۔ اسی طرح غازی یونیورسٹی کا ابھی تک محکمہ ہائر ایجوکیشن نے وائس چانسلر نہیں لگایا۔ اس کے students نے بھی کل پوری یونیورسٹی میں strike کی ہوئی تھی۔

جناب سپیکر! میری جناب سے گزارش ہے کہ آپ بھی اسی علاقہ سے belong کرتے ہیں۔ میں آپ کے توسط سے گزارش کرتا ہوں کہ غازی میڈیکل کالج اور غازی یونیورسٹی کے لئے فوری طور پر احکامات جاری کئے جائیں کہ غازی میڈیکل کالج کو ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ PMDC سے منظور کرائے اور غازی یونیورسٹی کو ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ فوری طور پر recognize کرائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس وقت ہائر ایجوکیشن کے منسٹر موجود نہیں ہیں ان کو بھی سوموار کو بلائیں گے تاکہ وہ اس پر آکر جواب دیں۔ شاہ صاحب! آپ بھی سوموار کو تشریف لائیں گے۔

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، عباسی صاحب!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں نے کل بھی بات کرنی چاہی تھی تو آپ نے کہا تھا کہ وزیر قانون نہیں ہیں آپ کل بات کیجئے گا۔ راولپنڈی میں 23 تاریخ کو دو لوگوں کے درمیان لین دین پر معمولی جھگڑا ہوا تھا۔ اس پر پولیس نے چودہ افراد کو نامزد کر کے اور سو ڈیڑھ سو کو نامعلوم قرار دے کر ATA-7 کی ایف آئی آر درج کی ہے جس کی وجہ سے وہاں لوگوں میں خوف وہراس ہے۔ ہمارے پی ٹی آئی کے دفاتر بند کر دیئے گئے ہیں ہم کوئی بھی دفتر کھولتے ہیں تو پولیس آ جاتی ہے اور جو سو ڈیڑھ سو نامعلوم لکھا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ جھگڑے نہ کیا کریں اور آپس میں نہ لڑا کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ جھگڑا نہیں دو لوگوں کے درمیان معمولی تکرار تھی۔ اس میں صرف سیاسی victimization کرنے کے لئے پولیس نے یہ ایف آئی آر درج کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ پولیس گردی کی انتہائی بدترین مثال ہے۔ اس سے پہلے راولپنڈی میں باقی معاملات تو چلتے رہے ہیں اور مختلف محکموں میں ہمارے ساتھ discrimination ہوتی رہی ہے۔ وہ public service کے محکمے جیسے ٹی ایم اے یا واسا ہے لیکن یہ جو پولیس گردی ہے اس level پر یہ پہلی دفعہ ہوا ہے۔ یہ اس لئے ہوا ہے کہ بلدیاتی الیکشن آ رہا ہے اور ہمیں اس پر بہت سارے تحفظات ہیں۔ میں نے اس پر توجہ دلاؤ نوٹس بھی دیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! میں چاہتا ہوں کہ وزیر قانون ایمانداری سے کسی دیانتدار آفیسر سے انوسٹی گیشن کرائیں اور اس طرح کے معاملات کو مزید آگے نہ بڑھایا جائے۔ اس وقت وہاں الیکشن کی وجہ سے لوگ بہت زیادہ disturb ہیں۔ میری گزارش ہے کہ میرے توجہ دلاؤ نوٹس کو آج لائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: عباسی صاحب! توجہ دلاؤ نوٹس آج نہیں آ سکتا۔ رولز کے مطابق Tuesday کو آ سکتا ہے۔ رانا صاحب! آپ عباسی صاحب کو اپنے چیمبر میں بلا کر اس معاملہ کو دیکھ لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں آج کے بعد یہاں نہیں ہوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: عباسی صاحب! آپ ابھی انہیں مل لیں۔ آپ اجلاس کے بعد رانا صاحب کو ان کے چیمبر میں جا کر مل لیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! شکریہ

پوائنٹ آف آرڈر

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جناب امجد علی جاوید!

اسمبلی بلڈنگز میں پرانے پارلیمنٹیرینز کی آویزاں کی گئی تصاویر کے نیچے تعارفی الفاظ لکھنے کا مطالبہ

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! آپ نے کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ شہید کی تصویر اسمبلی کے اندر آویزاں کی ہے۔ اس حوالے سے مجھے یہ بات کرنا ہے کہ اسمبلی کی بلڈنگ کے اندر مختلف کمروں میں پرانے پارلیمنٹیرینز، سپیکرز، ڈپٹی سپیکرز اور جن لوگوں نے اپنے اپنے عہد میں اسمبلی کے اندر کوئی نمایاں کام کیا ہے ان کی تصاویر لگی ہوئی ہیں۔ ہم جب پوچھتے ہیں کہ یہ تصویر کس کی ہے یا کس موقع کی ہے تو ہمیں کوئی مناسب جواب نہیں ملتا۔ مجھے اس میں یہ گزارش کرنی ہے کہ آج تو کچھ لوگ ایسے ہیں کہ جو ان تصاویر کو پہچان سکتے ہیں لیکن آنے والا کل جو ہوگا اور ہمارے پیچھے آنے والے لوگ ہوں گے تو شاید ان کو وہ لوگ بھی دستیاب نہیں ہوں گے اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ جہاں جہاں یہ تصاویر لگی ہوئی ہیں ان کے نیچے ان کی captions یا ان کے نام لگائے جائیں کیونکہ یہ ایک تاریخ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب امجد علی جاوید! نام تو سب کے لکھے ہوئے ہیں۔ اگر آپ مزید۔۔۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! نہیں لکھے ہوئے۔ کہیں نہیں لکھے ہوئے۔ یہ تاریخ کا حصہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: Partition سے پہلے والی تصاویر کے نام نہیں ہیں۔ اگر آپ کے نوٹس میں کوئی ہے یا پہچانتے ہیں تو بتائیں وہ لکھوا دیتے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کی تصویر آپ نے دیکھی ہے۔ اس دن بات ہوئی تھی تو ہم نے الحمدللہ سب سے اچھی جگہ پر اور سب کے سامنے وہ تصویر لگائی ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! وہ لگ گئی ہے لیکن اس پر باقاعدہ ذمہ داری سے کام ہونا چاہئے۔ اس کے لئے ذمہ داری لگائی جائے تو آئندہ آنے والے لوگ بھی اس سے مستفید ہوں گے۔ Partition کے بعد کی بھی بہت ساری تصاویر ہیں اس لئے مہربانی کی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! میاں محمد رفیق آپ کے ساتھ موجود ہیں۔ان کا ماشاءاللہ knowledge بہت زیادہ ہے ان سے آپ راہنمائی لے لیں۔ میں سیکرٹری صاحب سے بھی کہوں گا کہ وہ بھی ان سے راہنمائی لیں اگر یہ اس حوالے سے کچھ بتا سکیں تاکہ ہمارے knowledge میں اضافہ ہو۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! آپ کی جو direction آئی ہے اس کے لئے میں اپنی input دینے کے لئے حاضر ہوں چونکہ میں 1985 سے یہاں پر موجود ہوں اور اس حوالے سے میں نے ایک اور بات کرنی ہے مجھے اس بات کی انتہائی خوشی ہوئی ہے کہ جب ہم سیڑھیاں چڑھتے ہیں تو کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ welcome کرتے ہیں میں اس بات کے لئے اسمبلی منتظمین کی تحسین کرتا ہوں کہ انہوں نے کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کی تصویر لگا کر اس ایوان کا مطالبہ مان لیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ ہمارے لئے انتہائی قابل احترام تھے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! اس حوالے میں ایک پرانی بات آپ سے کرنا چاہتا ہوں کہ 1985 کو جھنگ سے ایک مزدور کارکن ٹریڈ یونین سے ریاض حشمت جنجوعہ اس اسمبلی کا ممبر تھا اور 1988 کو بھی اسمبلی کا ممبر تھا۔ مجھے یہ کہتے ہوئے فخر محسوس ہوتا ہے کہ ریاض حشمت جنجوعہ سے بہتر سپیکر پنجاب اسمبلی نے پیدا نہیں کیا اور اس کی recognition میں دو سال اس کی تصویر بھی best speaker کے حوالے سے اسمبلی کے corridor میں لگی رہی۔ مجھے نہیں معلوم کہ کیا وجوہات تھیں جن کی بناء پر جناب ریاض حشمت جنجوعہ (مرحوم) کی تصویر اتار دی گئی۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ جناب ریاض حشمت جنجوعہ کا privilege breach کیا گیا ہے، اس ایوان کا privilege breach ہوا ہے اور میرا اپنا privilege breach ہوا ہے۔ میں اس ایوان کے معزز ممبران کے توسط سے مطالبہ کرتا ہوں کہ ان کی تصویر بحال کی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! میں اس معاملے کو آج ہی دیکھتا ہوں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! اگر ان کی تصویر نہ لگی تو میں اس ایوان کے اندر تحریک استحقاق move کروں گا۔ بہت شکریہ

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ملک صاحب!

پارلیمنٹیرینز کو ذاتی حفاظت کے لئے دو ممنوعہ بور کے اسلحہ لائسنس جاری کرنے کا مطالبہ

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ شہید کے سلسلے میں، میں بھی بات کرنا چاہتا تھا لیکن مجھے وقت نہ مل سکا۔ اس ایوان کے معزز ممبران نے جس خوبصورت الفاظ میں ان کا ذکر کیا وہ تاریخ کا ایک حصہ ہے۔ جس طریقے سے انہوں نے اپنی شہادت پیش کی اس سلسلے میں میری ایک چھوٹی سی گزارش ہے کہ ممبران اسمبلی کو اپنے self defense کا حق دیا جائے کیونکہ ہمارے اکثر لوگوں کے پاس ممنوعہ اور غیر ممنوعہ بور کے لائسنس بھی نہیں ہیں اور اگر خدانخواستہ ایسا کوئی واقعہ ہوتا ہے تو ہم اس پر retaliate نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر! میری پورے ایوان کی طرف سے یہ گزارش ہے کہ ہمیں self defense کے لئے کلاشنکوف یا ممنوعہ بور کے لائسنس issue کئے جائیں تاکہ اگر حملہ آور کے پہلے نشانے سے ہم بچ جائیں تو کم از کم ہم اپنا defense تو کر سکیں لہٰذا گزارش ہے کہ پنجاب حکومت ہمیں self defense کا حق دیتے ہوئے ممنوعہ بور کے دو دو لائسنس دے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب! لاء منسٹر صاحب نے آپ کی بات بڑے غور سے سنی ہے۔

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر! امید ہے کہ اس پر عمل بھی کیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: رانا صاحب! آپ نے ان کی بات بڑے غور سے سن لی ہے، رانا صاحب آپ اس پر کچھ کہنا پسند کریں گے؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! رانا صاحب سے جواب لے لیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! رانا صاحب سے اس کے بارے میں جواب لے لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: رانا صاحب! سارے ایوان کی یہ خواہش ہے کہ آپ اس پر کچھ بات کر لیں یہ جو ممنوعہ بور والی بات ہوئی ہے۔

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! ڈی سی او اور جج کے ساتھ بھی گارڈ ہوتے ہیں جبکہ 5 لاکھ آبادی کے نمائندے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر رہے ہیں جو کہ لوگوں کی خدمت کر رہے ہیں ان کے لئے کوئی سکیورٹی نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شاہ صاحب! لاء منسٹر صاحب کی بات سن لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جہاں تک سکیورٹی کا تعلق ہے میں بالکل سمجھتا ہوں کہ ایسی جگہوں پر یا ایسے منصب پر جو لوگ ڈیوٹی دے رہے ہیں کہ جہاں پر ان کو سکیورٹی کی ضرورت ہے وہاں پر بالکل عوامی نمائندوں کا بھی حق ہے اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ راں صاحب نے جو بات کی ہے کہ دو دو کلاشنکوف کے لائسنس self defense کے لئے ہمیں دیئے جائیں تو اس کے لئے اگر راں صاحب یا ایوان اس بات کو مناسب سمجھے کہ یہ دو دو لائسنس یا ایک لائسنس دینا چاہئے تو جس طرح یہ معزز ایوان فیصلہ کرے لیکن اس کے لئے کم از کم یہ رکھ لیں کہ ایلیٹ ٹریننگ سکول میں پندرہ پندرہ دن کی ٹریننگ بھی معزز ممبران کریں کیونکہ کلاشنکوف صرف رکھنے سے ہی تو دفاع نہیں ہوگا بلکہ اس کو چلانے کا طریق کار اور اس کو defense کے وقت استعمال کرنے کا طریق کار بھی آنا چاہئے تو میرا خیال ہے کہ اگر اس قسم کا کوئی پیکج بن جائے کہ جو معزز ممبر کلاشنکوف رکھنا چاہے تو اس کے لئے وہ self defense کی ابتدائی ٹریننگ حاصل کر لے، یہ کوئی مذاق کی بات نہیں ہے میاں صاحب! اس کو otherwise light mood میں نہ لیں۔ اگر کوئی صاحب چاہے وہ ممبر ہو یا کوئی ملازم ہو اگر وہ self defense کی ابتدائی ٹریننگ حاصل کرنے کے بعد اپنے پاس اسلحہ رکھے گا تو وہ کارآمد ہوگا میں سمجھتا ہوں کہ شاید وہ بجائے اپنا دفاع کرنے کے fatal ہو سکتا ہے۔ اگر اس قسم کی کوئی قرارداد یا معزز ایوان کے جو بھی ممبر ٹریننگ حاصل کر لے تو اس کے بعد اس کو لائسنس جاری کر دیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جی، رانا صاحب کی بات تو جائز ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! رانا صاحب کی تجویز بہت اچھی ہے۔ مجھے سپیشل برانچ راولپنڈی سے فون آیا کہ ہم آپ کو ایک letter receive کروانا چاہتے ہیں کہ آپ under threat ہیں میں نے پوچھا کہ کیا threat ہے تو انہوں نے کہا کہ دہشت گردی کی threat ہے تو رانا صاحب ضروری نہیں کہ ہم خود ٹریننگ حاصل کریں ہم trained لوگوں کو بھی رکھ سکتے ہیں۔ اگر ٹریننگ بھی دی جائے تو

ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن ہم trained لوگوں کو رکھ سکتے ہیں یہ لائسنس والے معاملے کو۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: عباسی صاحب! یہ Federal Government نے issues حل کرنے ہیں لہٰذا اس پر آپ ایک قرارداد دے دیں۔ ایوان کی sense لیں گے اس کے بعد فیڈرل گورنمنٹ کو ہم request بھجوا دیتے ہیں۔ آپ Monday والے دن قرارداد دے دیں۔

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! میں رانا صاحب کی بات کا جواب دینا چاہتا ہوں۔ اگر ڈی سی او کمشنر اور سیکرٹریز سب نے این سی سی کی ٹریننگ لی ہے اور ان کو guards اور اسلحہ رکھنے کی اجازت ہے تو پھر ممبران اسمبلی بھی ٹریننگ لینے کے لئے تیار ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شاہ صاحب! اس پر آپ ایک قرارداد متفقہ طور پر دیں۔ میں نے رانا صاحب سے بات کر لی ہے۔ آپ Monday کو قرارداد دیں پھر ایوان کی اس پر sense لے لیتے ہیں۔ جی، جناب محمد وحید گل، الحاج محمد الیاس چنیوٹی، حاجی عمران ظفر، سید محمد محفوظ مشہدی، قاضی احمد سعید، جناب محمد ارشد ملک، جناب ابو حفص محمد غیاث الدین، ڈاکٹر فرزانہ نذیر، میاں محمد اسلم اقبال اور محترمہ نگہت شیخ ایم پی ایز سابق ہائی کمشنر واجد شمس الحسن کے بیان کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں وہ اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

> "قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سابق ہائی کمشنر واجد شمس الحسن کے بیان کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

> "قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سابق ہائی کمشنر واجد شمس الحسن کے بیان کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سابق ہائی کمشنر واجد شمس الحسن کے بیان کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محرک قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

سابق وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو کے مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے کے فیصلے کو غلط قرار دینے پر سابق ہائی کمشنر واجد شمس الحسن کے بیان پر قانونی کارروائی کا مطالبہ

جناب محمد وحید گل: میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"یہ معزز ایوان وفاقی حکومت سے پُرزور سفارش کرتا ہے کہ سابق ہائی کمشنر واجد شمس الحسن کا خبریں اخبار کو دیا گیا بیان جس میں اس نے کہا کہ ذوالفقار علی بھٹو نے مذہبی و دینی جماعتوں کے دباؤ پر مرزائیوں کو غیر مسلم و اقلیت قرار دینے کا جو فیصلہ تھا وہ غلط تھا۔

مذکور کا یہ بیان نہ صرف پاکستان بلکہ بین الاقوامی مذہبی و دینی جماعتوں اور امت مسلمہ میں شدید اشتعال اور دل آزاری کا سبب بنا ہے اور قومی اسمبلی کے متفقہ فیصلے کی توہین کی گئی ہے۔ یہ معزز ایوان مذکور کے درج بالا بیان کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ آئین پاکستان اور قانون کے مطابق اس کے خلاف کارروائی کی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ معزز ایوان وفاقی حکومت سے پُرزور سفارش کرتا ہے کہ سابق ہائی کمشنر واجد شمس الحسن کا خبریں اخبار کو دیا گیا بیان جس میں اس نے کہا کہ ذوالفقار علی بھٹو نے مذہبی و دینی جماعتوں کے دباؤ پر مرزائیوں کو غیر مسلم و اقلیت قرار دینے کا جو فیصلہ تھا وہ غلط تھا۔

مذکور کا یہ بیان نہ صرف پاکستان بلکہ بین الاقوامی مذہبی و دینی جماعتوں اور امت مسلمہ میں شدید اشتعال اور دل آزاری کا سبب بنا ہے اور قومی اسمبلی کے متفقہ فیصلے کی توہین کی گئی ہے۔ یہ معزز ایوان مذکور کے درج بالا بیان کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ آئین پاکستان اور قانون کے مطابق اس کے خلاف کارروائی کی جائے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

یہ معزز ایوان وفاقی حکومت سے پُرزور سفارش کرتا ہے کہ سابق ہائی کمشنر واجد شمس الحسن کا خبریں اخبار کو دیا گیا بیان جس میں اس نے کہا کہ ذوالفقار علی بھٹو نے مذہبی و دینی جماعتوں کے دباؤ پر مرزائیوں کو غیر مسلم واقلیت قرار دینے کا جو فیصلہ تھا وہ غلط تھا۔

مذکور کا یہ بیان نہ صرف پاکستان بلکہ بین الاقوامی مذہبی و دینی جماعتوں اور امت مسلمہ میں شدید اشتعال اور دل آزاری کا سبب بنا ہے اور قومی اسمبلی کے متفقہ فیصلے کی توہین کی گئی ہے۔ یہ معزز ایوان مذکور کے درج بالا بیان کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ آئین پاکستان اور قانون کے مطابق اس کے خلاف کارروائی کی جائے۔

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 31۔اگست 2015 دوپہر 2:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2015

سوموار،31۔اگست2015

(یوم الاثنین،15۔ذیقعد1436ھ)

سولھویں اسمبلی: سولھواں اجلاس

جلد 16: شمارہ 4

221

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 31۔اگست 2015

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ اوقاف ومذہبی امور)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) آئین کے آرٹیکل 128(2)(اے) کے تحت قرارداد

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ آئین کے آرٹیکل 128(2)(اے) کے تحت آرڈیننس (ترمیم) تعلیم القرآن وسیرت انسٹیٹیوٹ پنجاب 2015 میں توسیع کی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

ایک وزیر درج ذیل قرارداد پیش کریں گے:

قرارداد

"صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس (ترمیم) تعلیم القرآن وسیرت انسٹیٹیوٹ پنجاب 2015 (15 بابت 2015) نافذ شدہ مورخہ 5۔جون 2015 میں مورخہ 3۔ستمبر 2015 سے دوبارہ نفاذ کے لئے 90 دن کے مزید پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔"

222

(بی) رپورٹس کا ایوان میں پیش کیا جانا

1۔ حکومت پنجاب کا مالی گوشوارہ برائے مالی سال 09-2008

ایک وزیر حکومت پنجاب کا مالی گوشوارہ برائے مالی سال 09-2008 ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ آڈٹ سال 10-2009 کے لئے حکومت پنجاب کا منصوبہ پروگرام برائے معاونت بحالی خشک سالی (DRAPP) کے حسابات کی آڈٹ رپورٹ

ایک وزیر آڈٹ سال 10-2009 کے لئے حکومت پنجاب کا منصوبہ پروگرام برائے معاونت بحالی خشک سالی (DRAPP) کے حسابات کی آڈٹ رپورٹ ایوان میں پیش کریں گے۔

3۔ محکمہ آبپاشی حکومت پنجاب تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان اور ڈی جی خان میں سی آر بی سی ایریا (تیسرا مرحلہ) میں رود کوہی کے انتظام و انصرام کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 12-2011

ایک وزیر محکمہ آبپاشی حکومت پنجاب تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان اور ڈی جی خان میں سی آر بی سی ایریا (تیسرا مرحلہ) میں رود کوہی کے انتظام و انصرام کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 12-2011 ایوان میں پیش کریں گے۔

4۔ محکمہ مواصلات و تعمیرات، حکومت پنجاب، لاہور۔ فیصل آباد۔ جھنگ۔ بھکر روڈ (42-33 کلومیٹر) کو دو رویہ بنانے کے لئے آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 12-2011

ایک وزیر محکمہ مواصلات و تعمیرات، حکومت پنجاب، لاہور۔ فیصل آباد۔ جھنگ۔ بھکر روڈ (42-33 کلومیٹر) کو دو رویہ بنانے کے لئے آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 12-2011 ایوان میں پیش کریں گے۔

5۔ محکمہ مواصلات و تعمیرات، حکومت پنجاب، فیصل آباد۔ سمندری روڈ (سمندری کے فیصل آباد بائی پاس کے درمیانی حصہ) کو دو رویہ بنانے کے لئے آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 13-2012

ایک وزیر محکمہ مواصلات و تعمیرات، حکومت پنجاب، فیصل آباد۔ سمندری روڈ (سمندری کے فیصل آباد بائی پاس کے درمیانی حصہ) کو دو رویہ بنانے کے لئے آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 13-2012 ایوان میں پیش کریں گے۔

223

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا سولھواں اجلاس

سوموار، 31-اگست 2015

(یوم الاثنین، 15- ذیقعد 1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 50 منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَہَا ؕ لَہَا مَا کَسَبَتۡ وَ عَلَیۡہَا مَا اکۡتَسَبَتۡ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَاۤ اِنۡ نَّسِیۡنَاۤ اَوۡ اَخۡطَاۡنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تَحۡمِلۡ عَلَیۡنَاۤ اِصۡرًا کَمَا حَمَلۡتَہٗ عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلۡنَا مَا لَا طَاقَۃَ لَنَا بِہٖ ۚ وَ اعۡفُ عَنَّا ٝ وَ اغۡفِرۡ لَنَا ٝ وَ ارۡحَمۡنَا ٝ اَنۡتَ مَوۡلٰىنَا فَانۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکٰفِرِیۡنَ ﴿۲۸۶﴾

سُوۡرَۃُ الۡبَقَرَۃ آیت 286

اللہ کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ اچھے کام کرے گا تو اس کو ان کا فائدہ ملے گا بُرے

کرے گا تو اسے ان کا نقصان پہنچے گا۔ اے پروردگار اگر ہم سے بھول یا چُوک ہو گئی ہو تو ہم سے مؤاخذہ نہ کیجیو۔ اے پروردگار ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالیو جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا اے پروردگار جتنا بوجھ اٹھانے کی

ہم میں طاقت نہیں اتنا ہمارے سر پر نہ رکھیو اور (اے پروردگار) ہمارے گناہوں سے درگزر کر اور

ہمیں
بخش دے اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا مالک ہے اور ہم کو کافروں پر غالب فرما(286)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

جا زندگی مدینے سے جھونکے ہوا کے لا
شاید حضور ہم سے خفا ہیں منا کے لا
کچھ ہم بھی اپنا چہرہ باطن سنوار لیں
ابوبکرؓ سے کچھ آئینے عشق و وفا کے لا
دُنیا بہت ہی تنگ مسلماں پہ ہو گئی
فاروقؓ کے زمانے کے نقشے اُٹھا کے لا
محروم کر دیا ہمیں جس سے نگاہ نے
عثمانؓ سے وہ زاویے شرم و حیا کے لا
مغرب میں مارا مارا نہ پھر اے گدائے گل
ارے دروازہء علیؓ سے یہ خیرات جا کے لا
باطل سے دب رہی ہے پھر اُمت رسول کی
منظر ذرا حسینؓ سے پھر کربلا کے لا

سوالات

(محکمہ اوقاف ومذہبی امور)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے،آج کے ایجنڈا پر محکمہ اوقاف ومذہبی امور سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اوران کے جوابات دیئے جائیں گے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔ میں نے کشمیر کے مسئلے پر نہایت اہم بات کرنی تھی۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ!تشریف رکھیں،وقفہ سوالات کے بعد میں آپ کو ٹائم دوں گا۔ جناب امجد علی جاوید!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر!سوال نمبر 3568 ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: ضلع بھر میں اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*3568: **جناب امجد علی جاوید:** کیا وزیر اوقاف ومذہبی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ محکمہ اوقاف کی کتنی اراضی ہے؟

(ب) کتنی اراضی پر کن کن لوگوں نے قبضہ کر رکھا ہے؟

(ج) کتنی اراضی ٹھیکہ یا لیز پر کن کن افراد کو کتنے عرصہ کے لئے اور کتنی رقم کے عوض دی گئی ہے؟

(د) اوقاف کی کمرشل،رہائشی اور زرعی اراضی کی الاٹمنٹ کی شرائط اور criterion کیا ہے؟

وزیر اوقاف ومذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کل 142 کنال 11 مرلے اراضی زیر تحویل محکمہ اوقاف ہے۔

(ب) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں وقف اراضی آمدہ انڈیا واقع چک نمبر 680/21 کمالیہ رقبہ تعدادی 59 کنال 07 مرلے پر مسمی محمد اکبر نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے اور عدالت میں مقدمہ دائر کر کے حکم امتناعی حاصل کر رکھا ہے۔

(ج)

نمبر شمار	نام وقف اراضی	رقبہ تعدادی مرلے۔کنال	نام پٹہ دار	برائے عرصہ	رقم پٹہ
1	ملحقہ مدرسہ اسلامیہ گوجرہ	71--09	عبدالرشید ولد محمد مختار ساکن چک نمبر 163	ایک سال	1,19,520/-
2	وقف اراضی ملحقہ دربار شریف شاہ گوجرہ	01--19	مشتاق علی ولد محمد شریف ساکن چک نمبر 367 جلیانوالہ گوجرہ ج ب	ایک سال	4700/-
3	وقف اراضی چک نمبر 303 کٹھور ملحقہ مسجد تعلیم القرآن گوجرہ	09--16	فاروق احمد ولد چودھری غلام علی ساکن 303 کٹھور گوجرہ	ایک سال	5378/-

(د) کمرشل کرایہ داری جائیداد کی شرائط نیلام برنشان (الف) اور زرعی اراضیات کی نیلام کے شرائط برنشان (ب) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔ نیلام میں اوقاف ملازمین یا ان کے رشتہ دار اور نادہندگان شامل نہیں ہو سکتے اس کے علاوہ ہر شخص کارروائی نیلام میں شامل ہو کر بولی دے سکتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا یہ سوال پہلے ہی دو دفعہ defer ہو چکا ہے کیونکہ اس کا جواب حقائق پر مبنی نہیں ہوتا، ہر مرتبہ ایک ہی سوال ہوتا ہے اور وہی جواب ہوتا ہے، کوئی اس میں تبدیلی نہیں آئی۔ اگر اس سوال کا یہی جواب ہے تو۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس سوال میں مسئلہ کیا ہے، آپ اس پر ضمنی سوال کریں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! مسئلہ اس میں یہ ہے کہ محکمہ کی طرف سے جو جواب دیا گیا ہے وہ درست نہیں تھا، حقائق پر مبنی نہیں تھا، وزیر موصوف نے اس سوال کو دو دفعہ اس لئے defer کروا دیا تھا کہ اس کا درست جواب محکمہ سے لیا جائے گا۔ اب بھی سوال کا جو جواب آیا ہے وہی ہے جو پہلے دن تھا، اس میں آپ بے شک دیکھ لیں کہیں کوئی ایک لفظ بھی تبدیل نہیں ہوا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ آپ معزز ممبر سے پوچھیں کہ سوال کا کون سا حصہ ایسا ہے جس کا جواب ان کے اطمینان کے مطابق نہیں ہے۔ جہاں تک مجھے علم ہے میں عرض کر دیتا ہوں کہ ان کے سوال کا ایک حصہ ایسا تھا جس کے مطابق یہ اراضی ایک ایسا وقف ہے جو انڈیا سے آیا ہے، جب ہم نے پڑتال کی تو اللہ کے فضل سے اس کا نوٹیفکیشن ہی نہیں ہوا تھا۔ اب ہم نے اس سلسلے میں سارا process شروع کر دیا ہے اور عنقریب اس کا

نوٹیفکیشن بھی جاری کر دیں گے۔ وہ انڈیا سے آمدہ اوقاف ہے، یہاں سے متعلق جو سوالات ہیں ان کا ہم نے صحیح جواب دیا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا تھا ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ محکمہ اوقاف کی کتنی اراضی ہے؟ جواب میں ٹوبہ ٹیک سنگھ کا ذکر ہی نہیں ہے۔ اس ضمن میں میرا وزیر موصوف سے سوال ہے کہ انہوں نے اس معزز ایوان میں جو جواب دیا ہے، میں اس کی نشاندہی بھی کر دیتا ہوں کہ وہاں ہماری تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ، تحصیل گوجرہ میں عید گاہ کی اراضی ہے جس کو محکمہ اوقاف ہر سال لیز پر دیتا ہے، میں یہ بات صرف point out کرنے کے لئے کر رہا ہوں کہ اگر وہ محکمہ کی اراضی نہیں ہے تو پھر اس کی لیز کیسے ہوتی ہے، اس کے پیسے کہاں جاتے ہیں، محکمہ اس کے پیسے کیوں لیتا ہے؟ میں نے صرف دو جگہ کا point out کیا ہے اگر یہ جگہ محکمہ کی نہیں ہے تو وزیر موصوف اس کی وضاحت فرما دیں کیونکہ جواب میں تو کچھ نہیں ہے۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! مجھے افسوس ہے کہ ہمارے معزز ممبر اس بارے میں مطمئن نہیں ہیں۔ میں ان کے اطمینان کی خاطر کہتا ہوں کہ جو وہ لکھتے ہیں اس کا جواب آ جاتا ہے، جو ان کے ذہن میں کچھ رہ جاتا ہے وہ بھی اگر وضاحت کے ساتھ لکھ دیا کریں تو ان کا جواب بھی ان کے اطمینان کے مطابق ہم دینے کے پابند ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے وزیر موصوف سے یہ پوچھا ہے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ اوقاف کی اراضی کہاں کہاں واقع ہے؟ اب وزیر موصوف مجھے یہ بتا دیں کہ کیا مجھے یہ لکھنے کی ضرورت ہے، اگر میں نے ہی لکھنا ہے تو پھر میں نے سوال کیا پوچھنا ہے، میں تو پوچھ رہا ہوں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کا سوال تھا کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ اوقاف کی کتنی اراضی ہے؟

جناب امجد علی جاوید: اور کہاں کہاں واقع ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: کہاں کہاں کا لفظ تو یہاں پر نہیں ہے۔ آپ اپنے سوال کو دوبارہ پڑھیں۔ اس کے علاوہ 142 کنال 11 مرلے اراضی جو ان کی تحویل میں ہے، اس کا بھی انہوں نے جواب دیا ہوا ہے۔ اب کہاں کہاں واقع کا نیا سوال دے دیں وہ آپ کو جواب دے دیں گے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اب آپ سوال کے جز(ج) پر آ جائیں۔

(ج) کتنی اراضی ٹھیکہ یا لیز پر کن کن افراد کو کتنے عرصہ کے لئے اور کتنی رقم کے عوض دی گئی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: انہوں نے اس کا جواب تو دیا ہوا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اسی میں میرا پوائنٹ ہے۔ انہوں نے جو جواب دیا ہے اس میں کمالیہ کا ذکر ہے، اسی جواب میں ٹوبہ ٹیک سنگھ کا بھی ذکر ہونا چاہئے تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: ہونا چاہئے تھا کا کیا مطلب ہے؟ اب آپ اس پر نیا سوال دے دیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا کہنے کا مطلب ہے کہ میرے سوال کا آدھا جواب دیا ہے پورا جواب نہیں دیا جو درست بات نہیں ہے۔ میں نے اس میں کہاں کہاں اور کس کس کے متعلق پوچھا ہے۔ جس اراضی کا میں ذکر کر رہا ہوں اس کی بھی لیز ہوتی ہے، اس کا تو جواب میں تذکرہ ہے اور نہ ہی گوجرہ، ٹوبہ ٹیک سنگھ کا ذکر ہے، انہوں نے صرف کمالیہ کا ذکر کیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جاوید صاحب! ان کے پاس اس وقت اس کا جواب نہیں ہے۔ آپ اپنے سوال کا جز(ج) پڑھیں۔

(ج) کتنی اراضی ٹھیکہ یا لیز پر کن کن افراد کو کتنے عرصہ کے لئے اور کتنی رقم کے عوض دی گئی ہے؟

اس سوال کا جواب تو انہوں نے دیا ہوا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس سوال کا جواب نہیں دیا ہوا، یہی بات تو میں پوائنٹ آؤٹ کر رہا ہوں کہ اس میں ٹوبہ ٹیک سنگھ اور گوجرہ کا ذکر نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کس جگہ کا پوائنٹ آؤٹ کر رہے ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ٹوبہ ٹیک سنگھ میں عید گاہ کی جگہ ہے وہ ہر سال لیز پر دی جاتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کون سی جگہ ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ٹوبہ ٹیک سنگھ میں عید گاہ کی جگہ ہے جو ہر سال لیز پر دی جاتی ہے اور اسی طرح گوجرہ میں بھی اسی طرح کی جگہ ہے جو ہر سال لیز پر دی جاتی ہے۔ یہ دونوں main جگہیں ہیں جن کا ہر بندے کو بھی پتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: عید گاہ کے متعلق بات کر رہے ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! عید گاہ کے ساتھ جو محکمہ اوقاف کی زمین ہے، وہ ہر سال لیز پر دی جاتی ہے۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! عید گاہ کی پوزیشن یہ ہے کہ وہ notified نہیں ہے، اس کے بارے میں اب میں ان کو کیا کہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ان کا پوائنٹ یہ ہے کہ آپ کا محکمہ ہر سال اس کا ٹھیکہ نیلام کرتا ہے۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! میرے خیال میں اس کی fresh enquiry کی ضرورت ہے لہٰذا مہربانی فرما کر آپ اس سوال کو ہی defer کر دیں اور اسی اجلاس میں اطمینان بخش جواب ان کی خدمت میں پیش کر دیں گے کیونکہ جب تک معزز ممبر مطمئن نہیں ہوں گے تو پھر جوابات کا فائدہ کیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: پھر اس سوال کا کیا کریں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! اس سوال کو آپ defer کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کمیٹی کو refer کر دیں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! اس سوال کو defer کر دیں، ہمیں یہ سوال واپس کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! ویسے یہ سوال تین دفعہ defer ہو چکا ہے۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! اب انشاء اللہ موقع نہیں آئے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! پھر آپ ایک کام کریں۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جی، فرمائیں!

جناب قائم مقام سپیکر: آپ مہربانی فرما کر جناب امجد علی جاوید کو اپنے ساتھ بٹھائیں کیونکہ تیسری دفعہ یہ سوال آ رہا ہے، جس اراضی کا معزز ممبر پوائنٹ آؤٹ کر رہے ہیں، اگر وہ نیلام ہوتی ہے تو اس کا جواب یہاں پر کیوں نہیں آیا؟ اس کی انکوائری کر کے آپ اس ایوان کو آ کر بتائیں کہ یہ ایسا کیوں ہوا؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 1978 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: حضرت مادھولال حسینؒ کے مزار کی دیکھ بھال پر کئے گئے اخراجات و دیگر تفصیلات

***1978: ڈاکٹر نوشین حامد:** کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حضرت مادھولال حسینؒ لاہور کے مزار پر سال 12-2011 اور سال 13-2012 کے دوران دربار کی دیکھ بھال پر کل کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(ب) حضرت مادھولال حسینؒ کے مزار مبارک پر آنے والے زائرین کو کیا کیا سہولیات فراہم کی جاتی ہیں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) حضرت شاہ حسینؒ کے مزار پر سال 12-2011 کے دوران دربار کی دیکھ بھال و تعمیر و مرمت کے لئے مبلغ -/2,18,39,954 روپے اور سال 13-2012 میں مبلغ -/27,61,000 روپے کے اخراجات کئے گئے۔

(ب) حضرت شاہ حسینؒ کے مزار پر آنے والے زائرین کو صفائی و ستھرائی کی بہترین سہولیات کی فراہمی، نئے واش رومز تعمیر کئے گئے ہیں جہاں ہمہ وقت عملہ صفائی پر موجود رہتا ہے۔ پینے کے ٹھنڈے پانی کے لئے الیکٹرک کولر نصب ہیں۔ زائرین کی سکیورٹی کے لئے عملہ اوقاف کے علاوہ دیگر حکومتی ایجنسیوں کے سکیورٹی افراد کی تعیناتی کے علاوہ دو عدد واک تھرو گیٹس اور میٹل ڈیٹیکٹر سرچ کا اہتمام کیا گیا ہے۔ دربار مستقل ڈسپنسری قائم ہے۔ جہاں سے زائرین کو بلا معاوضہ طبی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ ہمہ وقت پانی کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے پانی کی بڑی ٹینکی کے علاوہ ½ کیوسک کی ٹربائن نصب کی گئی ہے۔ سالانہ عرس مبارک پر لنگر کا وسیع انتظام کیا جاتا ہے۔ زائرین کی سہولیات کے لئے گل فروشی کا دربار شریف کے

مین گیٹ پر انتظام ہوتا ہے اور جوتوں کی حفاظت کے لئے بھی دربار شریف پر انتظام کیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! آپ کے توسط سے سوال یہ ہے کہ یہ جو لاہور میں حضرت مادھو لال حسین کا دربار موجود ہے، ان کے جواب کے مطابق کوئی اکیس بائیس کروڑ روپے اس پر خرچ کیا گیا ہے تو آج بھی اس کے جو حالات ہیں کہ وہاں کے برآمدے نامکمل ہیں، وہاں کے کمرے ابھی بھی نامکمل ہیں اور بہت سی سہولیات جن کا اس میں ذکر کیا گیا ہے وہ وہاں پر موجود نہیں ہیں تو کیا میں پوچھ سکتی ہوں کہ کتنے واش رومز بنائے گئے اور ان پر تقریباً کتنا خرچہ آیا؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! محترمہ نے اب علیحدہ سوال کر دیا ہے یہ تو پھر ہے ہی نیا سوال۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو دعوت دیتا ہوں کہ جس دن اور جس وقت وہ فارغ ہوں مجھ سے رابطہ کر لیں میں ان کو، عملے کو اور سیکرٹری صاحب کو لے کر حضرت مادھو لال حسینؒ کے دربار پر جاؤں گا وہاں انہیں جو شکایت نظر آئے وہ ہمیں بتا دیں۔ ہم بھی دیکھ لیں گے پھر ان کے اطمینان کے مطابق اس کا حل کر لیں گے لیکن جہاں تک میرا علم ہے ابھی تک محکمے نے وہاں پر جو سہولیات مہیا کی ہوئی ہیں وہ بالکل ٹھیک ٹھاک ہیں۔ پچھلے دنوں عرس ہوا تھا ہم نے زائرین کے لئے جو سہولتیں مہیا کی ہیں وہ صحیح ہیں اگر معزز ممبر کوئی اور سہولتیں تجویز کریں گی تو ہم حاضر ہیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جی، ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال۔۔۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں اس پر ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں رفیق صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف و ب) میں پورا نام حضرت مادھولال حسینؒ ہے جبکہ جواب کے جز (الف اور ب) میں صرف حضرت شاہ حسینؒ پر اکتفا کر لیا گیا ہے۔اب عقیدت مندوں نے اپنے بچوں کے نام مادھولال رکھے ہوئے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آئندہ اس کو چیک کروا لیجئے گا۔ شکریہ

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! جواب کی درستی ہونی چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پرنٹنگ میں غلطی ہوئی ہے اسے ٹھیک کروا لیں گے۔ڈاکٹر صاحبہ! اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 2306 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: داتا دربار ہسپتال کا قیام و دیگر تفصیلات

*2306: **ڈاکٹر نوشین حامد:** کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) داتا دربار ہسپتال لاہور کا قیام کب عمل میں آیا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں گائنی وارڈ بھی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ گائنی وارڈ میں صرف صبح کے وقت گائنی کے آپریشن کئے جاتے ہیں، جبکہ رات کو آنے والے گائنی مریضوں کو دوسرے ہسپتالوں میں بھیج دیا جاتا ہے؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پنجاب مذکورہ ہسپتال میں گائنی وارڈ میں رات کے وقت بھی آپریشن کرنے کے لئے ڈاکٹرز تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) داتا دربار ہسپتال لاہور کا قیام مورخہ 1961-02-17 کو عمل میں آیا۔

(ب) جی ہاں! داتا دربار ہسپتال لاہور میں گائنی وارڈ موجود ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ شعبہ گائنی داتا دربار ہسپتال لاہور میں صرف صبح کے وقت ہی آپریشن کئے جاتے ہیں بلکہ رات میں آنے والے مریضوں کے ایمرجنسی آپریشن بھی کئے جاتے ہیں گائنی وارڈ 24 گھنٹے شفٹ وار چلتا ہے۔ڈیوٹی روسٹر کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) گائنی وارڈ میں ڈاکٹرز کی مزید ضرورت نہ ہے کیونکہ گائنی وارڈ میں پہلے ہی چار ڈاکٹرز اور سٹاف شفٹ وار کام کر رہے ہیں البتہ گائناکالوجسٹ کی اسامی خالی ہے جس پر بھرتی کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو تحریر کیا جا چکا ہے۔ فی الوقت ڈاکٹر فائزہ ملک جو میڈیکل سپرنٹنڈنٹ بھی ہیں اور گائناکالوجسٹ بھی وہ گائنی وارڈ کے تمام معاملات سنبھال رہی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! داتا دربار ہسپتال لاہور کے بارے میں سوال کیا گیا تھا کہ یہاں پر گائنی وارڈ موجود ہے اور جواب میں بتایا گیا ہے کہ ابھی تک وہاں پر کوئی گائناکالوجسٹ تعینات نہیں کی گئی۔ جواب کے اندر یہ بھی لکھا گیا ہے کہ وہاں پر ایمرجنسی آپریشنز دن کے وقت بھی ہوتے ہیں اور رات کے وقت بھی جبکہ حقیقت یہ ہے کہ وہاں پر پہلے دن کے وقت آپریشن ہوتے تھے لیکن رات کے وقت آنے والی مریضہ کو چاہے وہ عورت نو مہینے سے وہاں چیک اپ کرواتی تھی اس کو کہیں اور بھیج دیا جاتا تھا اور رات کے وقت آپریشنز نہیں ہوتے تھے مگر موجودہ صورتحال یہ ہے کہ اس وقت دن کے وقت بھی وہاں پر آپریشنز نہیں کئے جا رہے اور ان کے اپنے جواب کے مطابق تھیٹر ڈیوٹی پر صرف ایک میڈیکل آفیسر تعینات ہے اور گائناکالوجسٹ نہیں ہے تو ایسے میں آپریشن کون کر رہا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! جہاں تک گائناکالوجسٹ کی خالی اسامی کا تعلق ہے وہ پبلک سروس کمیشن بھرتی کرتا ہے ہم نے انہیں لکھ کر بھیج دیا ہے اور وہ due course بھرتی کر لیں گے۔ جہاں تک ہمارے ہسپتال کا تعلق ہے اس میں گائنی وارڈ موجود ہے اور اس کی نگہداشت بالکل صحیح ہو رہی ہے اور آپریشنز صرف صبح کے وقت نہیں کئے جاتے بلکہ حسب ضرورت شام کو بھی کئے جاتے ہیں۔ فی الحال گائنی وارڈ میں چار ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں اور سٹاف شفٹ وار کام کرتا ہے۔ اس کے علاوہ ہسپتال کی میڈیکل سپرنٹنڈنٹ خاتون ڈاکٹر خود گائناکالوجسٹ ہیں اور وہ ایمرجنسی میں یا serious مسئلے پر خود بھی وہاں شامل ہیں وہ آتی ہیں اور معاملات کو صحیح دیکھتی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے یہی request کروں گی کہ یہ خود ایک دفعہ اسے examine کروا لیں کہ وہاں پر آپریشنز ہو رہے ہیں یا نہیں؟ چونکہ یہ سوال pending ہوا تھا اور اب

دوبارہ آیا ہے پچھلی دفعہ بھی اس کا یہی جواب تھا للذا میری استدعا ہے کہ پلیز آپ اسے چیک کروالیں چونکہ اس وقت وہاں آپریشنز نہیں ہو رہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! میں اسے کل ہی چیک کروالیتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 2306 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان کا ہے--- موجود نہیں ہیں للذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3991 سردار شہاب الدین خان کا ہے--- موجود نہیں ہیں للذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4300 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان کا ہے--- موجود نہیں ہیں للذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1878 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے--- موجود نہیں ہیں للذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2929 بھی محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے--- موجود نہیں ہیں للذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3745 محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کا ہے--- موجود نہیں ہیں للذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4307 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان کا ہے--- موجود نہیں ہیں للذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سردار وقاص حسن مؤکل کا ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! سوال نمبر 5197 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

داتا دربار آئی ہسپتال میں مخیر شخص کی جانب سے تعمیر کردہ بلاک سے متعلقہ تفصیلات

*5197: **سردار وقاص حسن مؤکل:** کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ داتا دربار آئی ہسپتال میں ایک مخیر شہری شیخ سجاد صاحب نے اپنی بیگم کے نام سے ایک کروڑ روپے کی لاگت سے ایک وارڈ تعمیر کروایا اور لاکھوں روپے مالیت کا سامان بھی فراہم کیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گزشتہ تین سالوں سے محکمہ جان بوجھ کر اس وارڈ کو فنکشنل نہیں کر رہا ہے جبکہ مخیر حضرات وارڈ کو فنکشنل کرنے کے لئے مزید عطیہ دینے کو بھی تیار ہیں؟

(ج) کیا حکومت متعلقہ ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے اور وارڈ کو فنکشنل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ایک مخیر شہری شیخ سجاد صاحب نے اپنی اہلیہ کے نام سے ایک وارڈ تعمیر کروایا ہے اور درج ذیل سامان ہسپتال کو فراہم کیا ہے۔

1۔	کرسیاں	13عدد
2۔	میز	02عدد
3۔	بنچ	12عدد
4۔	سیلنگ فین	12عدد

(ب) یہ درست نہ ہے جان بوجھ کر اس وارڈ کو فنکشنل نہ کیا جا رہا ہے بلکہ وارڈ کو فنکشنل کرنے کے لئے ڈاکٹرز، پیرا میڈیکل سٹاف اور دیگر سٹاف کی منظوری ہو چکی ہے اور اس وارڈ کو آپریشنل کرنے کے لئے تین ڈاکٹرز پر مشتمل کمیٹی تشکیل دی جا چکی ہے۔ کمیٹی کی سفارشات موصول ہونے کے بعد اس وراڈ کو فنکشنل کر دیا جائے گا جبکہ مخیر شہری شیخ سجاد کی طرف سے مزید عطیہ دینے کے بارے میں کوئی صداقت نہ ہے۔

(ج) محکمہ اوقاف اس وارڈ (طارق النساء) کو فنکشنل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے جس کے لئے بجٹ میں ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی اسامیاں منظور کی جا چکی ہیں۔ آلات جراحی، میڈیسن وغیرہ کی خریداری کے سلسلہ میں ایک کمیٹی تشکیل دی جا چکی ہے کمیٹی کی سفارشات موصول ہونے پر اس وارڈ کو فنکشنل کر دیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! اس سے پہلے کہ میں یہ بات کروں میں یہ on record لانا چاہوں گا کہ اس محکمے کے منسٹر صاحب میرے بزرگ ہیں میرے بڑے ہیں، میری جو بھی بات ہو گی وہ ان کی ذات یا ان پر reflection نہیں ہے لیکن محکمے کی کارکردگی پر pin point کرنا میری ذمہ داری ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! آپ ضمنی سوال کریں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ تین سال سے ایک وارڈ مکمل ہو چکا ہوا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! کون سے جز کی بات کر رہے ہیں؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں جز (ب) کی بات کر رہا ہوں۔ اس کے اندر لکھا ہوا ہے کہ یہ درست نہ ہے جان بوجھ کر اس وارڈ کو فنکشنل نہ کیا جا رہا ہے بلکہ وارڈ کو فنکشنل کرنے کے لئے ڈاکٹرز، پیرا میڈیکل سٹاف اور دیگر سٹاف کی منظوری ہو چکی ہے اور اس وارڈ کو operational کرنے کے لئے تین ڈاکٹرز پر مشتمل کمیٹی تشکیل دی جا چکی ہے۔ میرا پہلا ضمنی سوال تو یہ ہے کہ مجھے ان تین ڈاکٹرز کے نام بتائے جائیں؟ یہ کمیٹی کب constitute ہوئی تھی اور اس نے ابھی تک کیا progress دی ہے؟ اگر اس کی کوئی information ہے تو ایوان کے ساتھ share کی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! جن ڈاکٹرز کی کمیٹی تشکیل دی گئی ہے ان کے نام آپ کے پاس موجود ہیں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! یہاں ان کے نام موجود نہیں ہیں کیونکہ ان کے نام پوچھے نہیں گئے تھے۔ اگر پوچھنے ہیں تو پھر نیا سوال بن جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: اور جو کمیٹی تشکیل دی گئی ہے وہ کن ڈاکٹرز پر مشتمل ہے اور آپ کے پاس اس کی detail ہے؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! فی الحال اس کی تفصیل میرے پاس نہیں ہے چونکہ اس بارے پوچھا نہیں گیا تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس کمیٹی نے اب تک کیا کیا ہے؟ اس کی progress پوچھ رہے ہیں۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! اس کمیٹی کا function تھا کہ اس نے پیرا میڈیکل سٹاف بھرتی کرنا تھا اور recommend کرنا تھا۔ ان کا process ہے پھر مصیبت یہ پڑتی ہے کہ کہا تو جاتا ہے کہ محکمہ اوقاف ایک autonomous body ہے، independent body اس حد تک ہے کہ حکومت پنجاب ہمیں ایک دھیلا نہیں دیتی۔ پیسے دینے کے معاملے کی حد تک تو ہم autonomous ہیں لیکن جہاں ہمارے functions کا تعلق ہے تو ہر جگہ پر ہمارے لئے رکاوٹ

ہے Austerity Committee میں جائیں وہاں سے approval لیں اب ban لگ گیا ہے تو آپ پر بھی لگ گیا ہے لہٰذا آپ کچھ نہیں کر سکتے۔ان چکروں میں پڑے ہوئے یہ delay ہوا ہے، میں اس کو ذاتی طور پر چیک کر لوں گا کہ اب اس میں کام مزید تیزی سے کرنے کا ہے۔ جس کسی نے پبلک سروس کمیشن سے بھرتی ہو کر آنا ہے تو ہم فی الوقت اس کی جگہ کوئی اور ڈاکٹر لگا دیں تا کہ جو شیخ صاحب کا عطیہ ہے وہ تو functional ہو۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میری آپ سے request ہے اور آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب سے بھی request کروں گا کہ ایک کمیٹی تشکیل دیں، میں اور منسٹر صاحب وہاں پر جاتے ہیں۔ آپ ہمیں ایک یا دو ہفتے کا ٹائم دیں لیکن اس کا solution نکالیں۔ تین سال سے بلڈنگ تیار پڑی ہوئی ہے، اس بندے نے بسترے، کرسیاں میز تک دیئے ہوئے ہیں اور donation کی بلڈنگ ہے اور donation میں کرسیاں بھی آئی ہوئی ہیں۔آپ کے پاس arrangements کیوں نہیں ہو سکتے کہ اس بلڈنگ کو utilize کریں؟ ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف تین سالوں میں نہیں آیا۔اگر آپ کو جگہ کی ضرورت ہے تو وہ already ہو چکی ہوئی ہے۔ میری صرف یہ request ہے کہ اگر کسی نے اپنی بیوی کے نام پر خدا کے واسطے ایک بلڈنگ بنا کر دی ہے تو اسے utilize کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب سے جواب سن لیں۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! انہوں نے بڑی اچھی بات کی ہے لیکن یہ تو اس ایوان میں آئے بغیر بھی مجھ سے بات کر سکتے تھے۔ یہ تشریف لائیں میں ان کے ساتھ چلوں گا۔ہم جا کر دیکھتے ہیں۔ان کی مہربانی ہے کہ انہوں نے point out کیا ہے لیکن میں ان کو یہ بھی یاد کرا دوں کہ یہ حکومتی معاملات ہیں اب یہ اور میں ہم دونوں بعض معاملات میں بے بس ہیں۔ جیسے یہ پورا ایوان بے بس ہے کہ یہ اسمبلی کی ساتھ والی بلڈنگ بن جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ انشاء اللہ ساتھ والی اسمبلی بلڈنگ بہت جلد بن جائے گی۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! ان کو بھی با اختیار کریں اور مجھے بھی کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کا ان کے ساتھ احترام کا رشتہ ہے منسٹر صاحب کا حق بنتا ہے کہ وہ آپ کے ساتھ چلیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! آپ دو ہفتے کا ٹائم دیں کہ آپ کو یہاں رپورٹ present کی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! agree ا دو ہفتے کا ٹائم ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، دو ہفتے کے بعد آپ ایوان میں رپورٹ پیش کریں گے۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! ایوان کو رپورٹ یہ دیں گے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں رپورٹ دوں گا۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ متذکرہ سوال کے جز(ب) اور اسی طرح جواب کے جز(ب) کو پڑھ لیا جائے۔ سوال کے جز(ب) میں پوچھا گیا ہے کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ گزشتہ تین سال سے محکمہ جان بوجھ کر اس وارڈ کو فنکشنل نہیں کر رہا ہے جبکہ مخیر حضرات وارڈ کو فنکشنل کرنے کے لئے مزید عطیہ دینے کو بھی تیار ہیں؟ سوال میں مخیر حضرات کا پوچھا گیا ہے جبکہ جواب میں صرف "مخیر شہری شیخ سجاد" کا ذکر ہے یعنی شیخ سجاد کو نامزد کیا گیا ہے۔ جواب میں مخیر حضرات کو underweight کر دیا گیا ہے۔ شیخ سجاد کے علاوہ بھی مخیر حضرات ہوں گے لہٰذا اس پر توجہ فرمائی جائے۔ اگر کوئی آدمی کروڑوں روپے خرچ کر کے وارڈ بنواتا ہے تو اسے underweight کرنا اس کی توہین ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے لیکن اب تو print ہو چکا ہے لہٰذا آگے چلتے ہیں۔ اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! سوال نمبر 5568 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: دربار بی بی پاکدامن سے متعلقہ تفصیلات

*5568: **محترمہ خدیجہ عمر:** کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) بی بی پاکدامن لاہور کے دربار کی سال 12-2011 اور 13-2012 کی سال وار آمدن بتائیں؟

(ب) مذکورہ سالوں میں مزار کے اخراجات کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) اس دربار سے ملحقہ اراضی دکانوں کی تفصیل بیان کریں؟
(د) اس دربار پر آنے والے زائرین کے لئے کیا کیا سہولیات حکومت نے فراہم کر رکھی ہیں؟
(ہ) اس دربار پر کتنا عملہ تعینات ہے؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) دربار بی بی پاکدامن لاہور سے محکمہ کو سال 12-2011 میں مبلغ -/1,92,25,868 روپے اور سال 13-2012 میں مبلغ -/1,90,83,785 روپے آمدن ہوئی۔

(ب) دربار بی بی پاکدامن لاہور پر محکمہ کی جانب سے سال 12-2011 میں مبلغ -/21,07,600 روپے سال 13-2012 میں مبلغ -/23,41,800 روپے خرچ ہوئے۔

(ج) دربار حضرت بی بی پاکدامن لاہور سے ملحقہ کوئی زرعی اراضی نہ ہے جبکہ دربار شریف سے ملحقہ چار عدد دکانات تھیں۔ جن میں سے تین عدد دکانات سکیورٹی کے پیش نظر مسمار کر دی گئیں۔ اب صرف ایک دکان باقی ہے جو کہ ماہانہ کرایہ داری پر ہے۔

(د) دربار حضرت بی بی پاکدامن لاہور پر زائرین کی سہولیات کے لئے محکمہ اوقاف حکومت پنجاب کی جانب سے CCTV کیمرہ جات نصب ہیں اور لوڈ شیڈنگ کے دوران جنریٹر کی سہولت ہے تاکہ زائرین کو گرمی سے بچایا جا سکے۔ اس کے علاوہ واک تھرو گیٹ نصب ہیں تاکہ کوئی ناخوشگوار واقعہ رونما نہ ہو اور سکیورٹی الرٹ ہے۔ اس کے علاوہ زائرین کی سہولت کے لئے دربار شریف میں پولیس چوکی موجود ہے۔ زائرین کی شکایات کے ازالہ کے لئے مینجر اوقاف سرکل نمبر 3 لاہور ہمہ وقت ڈیوٹی پر موجود رہتا ہے۔ زائرین جو دور دراز سے آتے ہیں ان کے لئے مسافر خانہ ہے۔ اس کے علاوہ زائرین کی سہولت کے لئے ہمہ وقت دربار شریف کو صاف کیا جاتا ہے نیز زائرین کے لئے ٹھنڈے پانی کے کولر لگائے گئے ہیں۔

(ہ) دربار حضرت بی بی پاکدامن لاہور پر تعینات عملہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ لیڈی نگران (2) 2۔ مرد نگران (2)
3۔ چوکیدار (ایک) 4۔ عملہ صفائی پرائیویٹ کمپنی (3 سپروائزر اور 21 عملہ صفائی)
5۔ سکیورٹی گارڈز پرائیویٹ کمپنی (11 مرد، 7 خواتین)

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز (الف) میں پوچھا ہے کہ "بی بی پاکدامن لاہور کے دربار کی سال 12-2011 اور 13-2012 کی سال وار آمدن بتائیں؟" اس کی کچھ تفصیل بتائی گئی ہے جس کے مطابق محکمہ کو سال 12-2011 میں مبلغ -/1,92,25,868 روپے اور سال 13-2012 میں -/1,90,83,285 روپے کی آمدن ہوئی ہے۔ اسی طرح اخراجات -/21,08,600 روپے ہوئے ہیں یعنی بہت کم اخراجات آئے ہیں۔ میں نے جز (ب) میں اس کی تفصیل مانگی تھی کہ "مذکورہ سالوں میں مزار کے اخراجات کی تفصیل سے آگاہ کریں؟" جواب میں اخراجات کی رقم تو بتادی گئی ہے لیکن یہ کس مد میں خرچ ہوئے ہیں نہیں بتایا گیا جبکہ میں نے اس کی تفصیل مانگی تھی۔ اگر وزیر صاحب کے پاس اس وقت یہ تفصیل ہے تو مہربانی کر کے بتادیں۔ جواب کے جز (ہ) میں لکھا گیا ہے کہ پرائیویٹ کمپنی سے گیارہ مرد اور سات خواتین سکیورٹی گارڈز لئے گئے ہیں۔ اس دربار سے اچھی خاصی آمدن ہو رہی ہے جبکہ اخراجات بہت کم ہیں اس کے باوجود آپ نے پرائیویٹ کمپنی کے سکیورٹی گارڈز کیوں رکھے ہوئے ہیں اور مستقل بنیادوں پر سکیورٹی گارڈز کیوں بھرتی نہیں کئے گئے، اس کی وضاحت کر دیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس کی تفصیل بتادیں کہ یہ اخراجات کس کس مد میں ہوئے ہیں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! ان کے سوال کے جواب میں عرض ہے کہ دربار بی بی پاکدامن لاہور سے محکمہ کو سال 12-2011 میں مبلغ -/1,92,25,868 روپے حاصل ہوئے اور سال 13-2012 میں مبلغ -/1,90,83,785 روپے کی آمدن ہوئی۔ ان کے دوسرے جز کا جواب یہی ہے کہ محکمہ کی طرف سے سال 12-2011 میں -/21,07,600 روپے خرچ کئے گئے اور سال 13-2012 میں مبلغ -/23,41,800 روپے خرچ ہوئے ہیں۔ اگلے جز کا جواب یہ ہے کہ دربار حضرت بی بی پاکدامن لاہور سے ملحقہ کوئی زرعی اراضی نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! محترمہ پوچھ رہی ہیں کہ یہ رقم کہاں کہاں پر خرچ کی گئی ہے؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! یہ انہوں نے پوچھا ہی نہیں۔ انہوں نے اپنے سوال میں مد وار تفصیل نہیں پوچھی۔ انہوں نے پوچھا ہے کہ "مذکورہ سالوں میں مزار کے اخراجات کی تفصیل بتائیں؟" تو یہ تفصیل ہم نے بتادی ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: اس کی تفصیل بتائیں کہ یہ رقم کہاں کہاں پر خرچ ہوئی ہے؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! اگر آپ اس کی مد وار تفصیل چاہتی تھیں تو پھر اپنے سوال میں پوچھنا چاہئے تھا کہ یہ رقم کس کس مد میں خرچ ہوئی ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! آپ ہمارے بڑے معزز بھائی ہیں۔ تفصیل کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ آپ بتائیں کہ یہ رقم کس کس مد میں خرچ ہوئی ہے؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ اس میں ملازمین کی تنخواہیں، سکیورٹی کمپنی کا ٹھیکہ، صفائی، عرس اور محرم کے اخراجات شامل ہیں اس کے علاوہ اور کوئی اضافی خرچہ شامل نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! منسٹر صاحب نے تفصیل بتا دی ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اس دربار سے محکمہ کو آمدن زیادہ ہے جبکہ اخراجات بہت کم ہوئے ہیں۔ جواب کے جز (ج) میں بتایا گیا ہے کہ پرائیویٹ کمپنی کے سکیورٹی گارڈز مہیا کئے گئے ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ پرائیویٹ کمپنی کے سکیورٹی گارڈز کیوں رکھے گئے ہیں، کیا آپ مستقل بنیادوں پر سکیورٹی گارڈز afford نہیں کر سکتے؟ آپ کی آمدن تو اچھی خاصی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! ان پرائیویٹ سکیورٹی گارڈز کو بھی تو پیسے دیئے جاتے ہیں۔ ان کو بھی تنخواہیں دی جاتی ہوں گی۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ سکیورٹی کے لئے گورنمنٹ کا عملہ کیوں مہیا نہیں کیا جاتا؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! اس طرح تو پھر ہمیں پورے پنجاب میں سکیورٹی گارڈز بھرتی کرنے پڑیں گے۔ آج کل ٹھیکہ سسٹم سستا پڑتا ہے اگر ہم خود بھرتی کر کے مستقل بنیادوں پر سکیورٹی گارڈز رکھیں تو یہ مہنگا کام ہے اس کے علاوہ پھر آگے ان کو پنشن وغیرہ بھی ادا کرنی پڑتی ہے اس لئے فی الحال ہم نے مستقل سکیورٹی گارڈز بھرتی کرنے پر غور نہیں کیا۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! ہم اکثر سکیورٹی issues پر بات کرتے ہیں۔ دہشت گردی کی وجہ سے ہم سکیورٹی issues کو face کرتے ہیں۔ اس وقت زیادہ concern لوگوں کو سکیورٹی مہیا کرنا ہے سستا مہنگا بعد کی بات ہے۔ اس دربار سے محکمہ کو کروڑوں روپے آمدن ہو رہی ہے جبکہ اخراجات بہت کم ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! منسٹر صاحب نے بتایا ہے کہ اگر اس دربار کے لئے مستقل سکیورٹی گارڈز بھرتی کئے گئے تو پھر پورے پنجاب کے درباروں کے لئے بھرتی کرنا پڑے گی۔ اس دربار کی آمدن تو زیادہ ہے لیکن بہت سے درباروں کی آمدن بہت کم ہے اور محکمہ کو اسے manage کرنا مشکل ہو جائے گا۔ بہر حال منسٹر صاحب! آپ اس معاملے کو دیکھیں کہ اس بارے میں کیا کر سکتے ہیں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جی، ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال بھی محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 5570 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: محکمہ اوقاف کے زیر انتظام مزارات سے متعلقہ تفصیلات

*5570: **محترمہ خدیجہ عمر:** کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال میں محکمہ اوقاف کی تحویل میں کون کون سے مزارات ہیں، ان کے نام بتائیں؟

(ب) ان مزاروں سے ملحقہ اراضی کتنی ہے، تفصیل علیحدہ علیحدہ بتائیں؟

(ج) ان مزارات کی سال 11-2010 کی آمدن اور اخراجات بتائیں؟

(د) اس عرصہ کے دوران حکومت نے کتنی رقم ان مزارات پر کون کون سی سہولیات کی فراہمی پر خرچ کی؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام و انصرام سولہ مزارات ہیں جن کی تفصیل بر نشان (الف) معزز ایوان کی میز پر فراہم کر دی گئی ہے۔

(ب) ان مزارات سے ملحقہ رقبہ تعدادی 95 ایکڑ 03 کنال 13 مرلے محکمہ کے زیر انتظام و انصرام ہے جس کی تفصیل بر نشان (الف) معزز ایوان کی میز پر فراہم کر دی گئی ہے۔

(ج) ان مزارات سے سال 11-2010 کے دوران مبلغ -/96,46,780 روپے کی آمدن ہوئی جبکہ مبلغ -/18,43,859 روپے کے اخراجات ہوئے جن کی تفصیل بر نشان (الف) معزز ایوان کی میز پر فراہم کر دی گئی ہے۔

(د) اس عرصہ کے دوران مزارات پر پہلے سے موجود سہولیات میں اضافہ کے لئے کسی نئی سہولت پر کوئی رقم خرچ نہ کی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! یہ سوال ساہیوال کے حوالے سے پوچھا گیا تھا۔ جز (ب) کے جواب میں مجھے جو تفصیل فراہم کی گئی ہے اس کے سیریل نمبر 4,5,6,7,8 اور 9 کے مزارات سے ملحقہ رقبہ کی کل تعداد کتنی ہے اور کیا یہ 25 ایکڑ بنتی ہے اور اسی طرح کچھ مزارات سے ملحقہ رقبہ کی تفصیل نہیں دی گئی تو اس کی وضاحت فرمادیں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! میں سمجھ نہیں سکا کہ محترمہ کس رقبے کی بات کر رہی ہیں؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! مجھے ضلع ساہیوال میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام مزارات کے رقبہ کی تفصیل مہیا کی گئی ہے اگر منسٹر صاحب کے پاس یہ تفصیل نہیں ہے تو میں دے دیتی ہوں۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھی گئی ہے۔ میرے پاس اس وقت موجود نہیں۔ محترمہ! آپ کا سوال کیا ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال میں ان مزاروں سے ملحقہ اراضی پوچھی ہے کہ اس کی تفصیل علیحدہ علیحدہ بتائیں؟ اس کے جواب میں مجھے جو تفصیل مہیا کی گئی ہے اس میں چند درباروں کے حوالے سے specifically تفصیل دی گئی ہے کہ ان سے ملحقہ اتنی اراضی ہے لیکن کچھ درباروں کے بارے میں تفصیل نہیں دی گئی۔ میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ ان درباروں کا exact رقبہ کتنا ہے؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! جن درباروں کے ساتھ زمین ہے ان کے جواب کی تفصیل میں ذکر کر دیا گیا ہے۔ بعض ایسے دربار ہیں کہ جن کے ساتھ کوئی زرعی زمین نہیں ہے۔ محکمہ نے آپ کو مکمل تفصیل مہیا کر دی ہے اور جس دربار کے سامنے رقبہ نہیں لکھا گیا تو اس کے ساتھ کوئی رقبہ نہیں ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز (ب) میں یہ پوچھا ہے کہ "ان مزاروں سے ملحقہ اراضی کتنی ہے، تفصیل علیحدہ علیحدہ بتائیں؟" آپ نے اس کے جواب میں بتایا ہے کہ "ان مزارات سے ملحقہ رقبہ تعدادی 95 ایکڑ 03 کنال 13 مرلے محکمہ کے زیر انتظام وانصرام ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! اس کی تفصیل میرے پاس ہے۔ جن درباروں سے ملحقہ اراضی ہے ان کی تفصیل بتائی گئی ہے اور جن سے ملحقہ اراضی نہیں ہے وہاں ڈیش ڈیش ہے۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ ان درباروں سے ملحقہ اراضی نہیں ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! 11-2010 کے دوران سہولیات کی فراہمی اور اخراجات کے سامنے nil لکھا ہوا ہے تو اس دوران اس طرح کی کوئی سہولت فراہم نہیں کی گئی؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر اوقاف!

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! درباروں پر پہلے سے جو سہولیات موجود ہیں اُن پر اس عرصہ میں کوئی اضافی رقم خرچ نہیں کی گئی۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اس کا مطلب ہے کہ ان درباروں پر زائرین کو مزید facilitate نہیں کیا گیا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر اوقاف!

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! اس عرصہ کے دوران درباروں پر آنے والے زائرین کو مزید facilitate نہیں کیا گیا لیکن ہم نے آنے والے بجٹ میں یہ ضرور رکھا ہوا ہے کہ جن درباروں پر ضرورت ہے اُن کے بجٹ اور سہولیات میں ممکن حد تک اضافہ کیا جائے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں اپنی انفارمیشن کے لئے ایک سوال پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ جس دربار سے محکمہ کو آمدن آتی ہے تو کیا وہ آمدن اُسی دربار پر خرچ کی جاتی ہے یا ہر دربار سے آنے والی آمدن محکمہ اوقاف کے پاس آکر کہیں بھی خرچ کی جاتی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر اوقاف!

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! میں تو دو سال سے چیخ چیخ کے یہی کہہ رہا ہوں لیکن ہمیں کوئی سُنتا ہی نہیں ہے۔ اس محکمہ کو چلانے کے لئے حکومت ہمیں ایک دھیلا نہیں دیتی۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! ہم وزیر موصوف اور محکمہ اوقاف کے غم میں برابر کے شریک ہیں اگر ہمارے protest کی کہیں ضرورت ہے تو وزیر موصوف ہمیں بتا دیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر اوقاف!

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! محترمہ پچھلے 10 سال سے اس ایوان کی معزز ممبر ہیں تو انہوں نے اگر اُس وقت سوچ لیا ہوتا تو شاید اُس وقت کے وزیر اعلیٰ زیادہ بہتر کر جاتے۔ مسئلہ تو صرف یہ ہے کہ حکومت ہمیں کچھ نہیں دیتی۔ تمام درباروں سے جتنی آمدن اکٹھی ہوتی ہے اُس کا 86 فیصد administration پر خرچ ہو جاتا ہے تو اُس کے بعد ہمارے پاس صرف 14 فیصد بچتا ہے جس سے ہم نے رحیم یار خان سے لے کر اٹک تک مزارات اور مساجد پر خرچ کرنا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! یہ بھی بڑا ظلم ہے کہ ہمیں تو سول ججوں نے مار دیا ہے۔ ہمارے رقبہ جات اور مکانات پر قبضے کر کے لوگوں نے stay order لئے ہوئے ہیں اور وہ دس دس سال سے ایسا ہی چل رہا ہے۔ کوئی مسئلہ حل ہونے والا نہیں حالانکہ ہمارے محکمہ کے ایک وکیل نے مجھے بتایا تھا کہ محکمہ اوقاف کے معاملہ میں سول جج کو اختیار ہی نہیں ہے۔ اب ہم نے یہ معاملہ جوڈیشل کمیشن کے پاس بھیجا ہے کہ خدارا سول ججوں سے ہماری جان چھڑائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ اس پر اپنی کچھ تجاویز لے کر آئیں اور legislation کرائیں۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! ہم نے اپنی تجاویز دی ہوئی ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اگر ان سے یہ مسئلہ حل نہیں ہو رہا تو جہاں ہماری کوئی ضرورت پڑتی ہے تو ہم بھی حاضر ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! وزیر موصوف کہہ رہے ہیں کہ حکومت ہماری ایک نہیں سُنتی اور ہم دس سال سے کہہ رہے ہیں کہ ہمیں کچھ نہیں ملتا تو یہ حزب اختلاف کے وزیر بن جائیں۔ یہ خود حکومت میں ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں کہ دس سال سے حکومت ہماری نہیں سُنتی۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف کے لئے اطلاعاً عرض ہے کہ مجھے صرف دو سال ہوئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 5964 محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے چودھری اشرف علی انصاری!

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ سوال نمبر 5479 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام مساجد اور مزارات سے متعلقہ تفصیلات

***5479: چودھری اشرف علی انصاری:** کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں کون کون سے مزارات، مساجد اور مدارس محکمہ اوقاف کے کنٹرول میں ہیں، ان مساجد اور مدارس سے کتنے طلباء و طالبات کون کون سی تعلیمات حاصل کر رہے ہیں؟

(ب) محکمہ اوقاف ضلع گوجرانوالہ کو یکم جولائی 2011 سے آج تک کتنی آمدنی کون کون سے ذرائع سے حاصل ہوئی، تفصیل بتائی جائے۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام مزارات / مساجد کی تفصیل درج ذیل ہے:

مزارات

نمبر شمار	نام مزار	محل وقوع
1	دربار حضرت شاہ عبدالرحمن	موضع بھڑی کلاں تحصیل نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ
2	چلہ گاہ حضرت سخی سرکار	موضع دھونکل تحصیل وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ
3	دربار حضرت پیر گوڈڑی شریف	سیٹلائٹ ٹاؤن سی بلاک گوجرانوالہ شہر
4	دربار حضرت لاہوری شاہ	چمن شاہ روڈ گوجرانوالہ شہر
5	دربار حضرت محمد اسماعیل المعروف نانگے شاہ	اڈا گوندلانوالہ گوجرانوالہ شہر
6	دربار حضرت باباگلاب شاہ	رسولنگر تحصیل وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ

7	دربار حضرت پیرو شہید	کوٹ شاہاں جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
8	دربار حضرت نور شاہ ولی	وزیر آباد شہر ضلع گوجرانوالہ
9	دربار حضرت مائی صاحبہ	موضع بھڑی کلاں تحصیل نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ
10	دربار حضرت حسین شاہ	محلہ بختے والا گوجرانوالہ شہر
11	دربار حضرت سید بھولا پیر	جی ٹی روڈ کامونکی
12	دربار حضرت مولوی محمد یعقوب نقشبندی	تتلے عالی روڈ کامونکی شہر
13	دربار حضرت صادے شاہ	موضع راجہ بھولا تحصیل کامونکی ضلع گوجرانوالہ
14	خانقاہ حضرت محرم شاہ	موضع چکیاں کلاں تحصیل کامونکی ضلع گوجرانوالہ
15	خانقاہ حضرت شاہ چھتہ	موضع بھدے تحصیل نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ
16	دربار حضرت فضل شاہ	موضع نٹھرانوالی تحصیل کامونکی ضلع گوجرانوالہ
17	دربار حضرت کرم شاہ	کٹھور کلاں تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ
18	دربار حضرت نرگن شاہ	ایمن آباد ضلع گوجرانوالہ
19	خانقاہ حضرت ڈھیری پیر	موضع پلنگ پور تحصیل نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ
20	خانقاہ حضرت حسین شاہ	گھنیاں تحصیل کامونکی ضلع گوجرانوالہ
21	دربار حضرت بھورے شاہ	دھینسر بالا تحصیل کامونکی ضلع گوجرانوالہ
22	دربار حضرت ماہن شاہ ولی	تلونڈی کھجوروالی تحصیل و ضلع گوجرانوالہ

مساجد

نمبر شمار	نام مساجد	پتا
1	مسجد مولوی محمد حسین	نیائین چوک گوجرانوالہ شہر
2	مسجد مغلانوالی	چوڑی گراں بازار گوجرانوالہ شہر
3	اونچی مسجد لاہوری گیٹ	لاہوری گیٹ گوجرانوالہ شہر
4	مسجد قدوسیہ	سول لائن گوجرانوالہ شہر
5	مسجد فاروقیہ	پونڈانوالہ چوک گوجرانوالہ شہر
6	مسجد چلہ گاہ سخی سرور	موضع دھونکل تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ
7	مسجد دربار حضرت گلاب شاہ	رسولنگر شہر ضلع گوجرانوالہ
8	مسجد دربار حضرت شاہ عبدالرحمٰن	موضع بھڑی کلاں تحصیل نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ
9	مسجد دربار حضرت مولوی یعقوب نقشبندی	کامونکی شہر

مدارس

ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام کوئی مدرسہ ہے اور نہ ہی کسی مسجد میں باقاعدہ اقامتی طلباء یا طالبات زیر تعلیم ہیں۔ البتہ مساجد میں صبح کے وقت آئمہ خطباء محلہ کے بچوں کو ناظرہ قرآن کی تعلیم دیتے ہیں۔

(ب) ضلع گوجرانوالہ میں یکم جولائی 2011 سے آج تک مختلف ذرائع سے حاصل ہونے والی آمدن کی تفصیل

سال	کرایہ	زرپٹہ	کیش بکس	متفرق	منتقلی فیس/گڈول	میزان
2011-12	1089757	20351210	6451557	1117256	-	29009780
2012-13	1229627	20547470	7103570	1004748	532700	30418115
2013-14	1417007	25017026	8074728	925526	گڈول 104500 منتقلی فیس 156400	35695187
2014-15فروری2015تک	871341	12828966	3720677	66200	39100	17526284
میزان	4607732	78744672	25350532	3113730	832700	112649366

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میں نے زیر غور سوال میں پوچھا تھا کہ حکومت نے جن مزارات اور مساجد کو اپنی تحویل میں لیا ہوا ہے وہاں سے طلباء و طالبات کو کون کون سی تعلیمات دی جا رہی ہیں۔ اس کے جواب میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ ہمارے پاس مدارس تو کوئی نہیں ہیں لیکن مساجد میں صرف ناظرہ قرآن پاک کی تعلیمات دی جا رہی ہیں۔ آپ کی وساطت سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ محکمہ اوقاف مستقبل میں کوئی ایسا initiative لینے جا رہا ہے کہ ان مساجد میں دینی تعلیم کا کوئی سلسلہ شروع کیا جا سکے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر اوقاف!

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہ ممبر اسمبلی کی تجاویز ہیں انہیں یہ تجاویز بجٹ اجلاس میں دینی چاہئیں تھیں۔ اب یہ تجویز دے رہے ہیں لیکن ہم نے اس پر غور کیا ہے۔ اس ملک اور اس صوبہ میں ہزاروں درس گاہیں ہیں جہاں پر مکمل دینی تعلیم دی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے پاس ابھی تک اتنے وسائل نہیں ہیں۔ ہم نے ایک summary بھیجی ہے اللہ کرے اُس کا کوئی مستقبل ہو اور کہیں اُس کی شُنوائی ہو جائے۔ ہمارے اوپر ہماری administration کے جو 86 فیصد اخراجات ہیں وہ نکل جائیں تو ہم بہت کچھ کر سکتے ہیں۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! وسائل کی کمی نہیں ہے کیونکہ جواب کے اندر جو گوشوارہ دیا گیا ہے اس میں کروڑوں روپے کی آمدن ہے۔ وزیر موصوف یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ درباروں اور مساجد سے صرف پیسے اکٹھے کرنا محکمہ کی ذمہ داری ہے یا معاشرہ کو مذہبی تعلیمات کے حوالے سے facilitate کرنا بھی محکمہ کی ذمہ داری ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر اوقاف!

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! مذہبی تعلیم دینے کے حوالے سے حضور داتا صاحب کے مزار پر صرف ایک درس گاہ ہے اُس کے علاوہ ہماری مساجد میں قرآن مجید ناظرہ کے علاوہ کوئی مذہبی تعلیم اُس شکل میں نہیں دی جاتی جس شکل میں دیگر دینی مدارس میں دی جاتی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ وہ کافی ہے لہٰذا ہمیں ایک الگ دُکان کھولنے کی ضرورت نہیں ہے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! ہمارے معاشرہ کے اندر فرقہ واریت دن بدن بڑھتی جا رہی ہے تو میرے سامنے تو یہی بات آئی ہے کہ محکمہ نے اپنی ذمہ داریاں صحیح طریقہ سے ادا نہیں کی ہیں۔ وزیر موصوف معزز ایوان کو کوئی ایسا یقین دلا سکتے ہیں کہ محکمہ اس حوالہ سے اپنا کردار ادا کرے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر اوقاف صاحب! آپ انصاری صاحب کی یہ تجویز نوٹ کر لیں۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے---

قاضی عدنان فرید: جناب سپیکر! سوال نمبر 6075 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے ڈاکٹر سید وسیم اختر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور: محکمہ اوقاف کی جامع مسجد صادق سے متعلقہ تفصیلات

*6075: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بہاولپور شہر میں حلقہ پی پی۔271 میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام کتنی مساجد کہاں کہاں واقع ہیں اور ان کی آمدنی کے کیا ذرائع ہیں؟ تفصیل بتائیں۔

(ب) جامع مسجد صادق شاہی بازار بہاولپور سے ماہوار اوسطاً محکمہ کو کتنی آمدن ہوئی ہے اور اس وقت اس مسجد کی ضروری تزئین و آرائش اور مرمت کے لئے کیا منصوبہ جات زیر تکمیل ہیں؟

(ج) کیا محکمہ نے لوڈ شیڈنگ کے اوقاف میں بجلی کی فراہمی کے لئے کوئی جنریٹر فراہم کیا ہے اس کے لئے محکمہ ماہوار کتنا ڈیزل فراہم کرتا ہے؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) بہاولپور شہر میں حلقہ پی پی۔271 میں درج ذیل مساجد اور ان کے ذرائع آمدن تفصیل ذیل ہیں۔

1۔ جامع مسجد الصادق بہاولپور شاہی بازار چوک شہزادی میں واقع ہے مسجد مذکور سے ملحقہ 289 یونٹس کرایہ داری ار ٹھیکہ جات سائیکل سٹینڈ، بیت الخلاء شامل ہیں جن سے مسجد مذکور کے اخراجات پورے کئے جاتے ہیں۔

2۔ جامع مسجد اقصیٰ شاہی بازار میں واقع ہے۔ مسجد مذکور سے ملحقہ 8 کرایہ داری یونٹس ہیں۔

3۔ جامع مسجد مچھلی ہٹہ بہاولپور مچھلی بازار بہاولپور میں واقع ہے مسجد مذکور سے ملحقہ 8 عدد یونٹس کرایہ داری ہیں۔

4۔ جامع مسجد شیخ اللہ وسایا بہاولپور مچھلی بازار بہاولپور میں واقع ہے مسجد مذکور سے ملحقہ 5 عدد یونٹس کرایہ داری ہیں۔

5۔ جامع مسجد کوچہ گل حسن شاہی بازار میں واقع ہے مسجد مذکور سے ملحقہ 10 عدد یونٹس کرایہ داری ہیں۔

6۔ جامع مسجد فرید گیٹ بہاولپور فرید گیٹ میں واقع ہے مسجد مذکور سے ملحقہ 12 کرایہ داری یونٹس ہیں۔

7۔ جامع مسجد ہارونیہ محلہ عام خاص بہاولپور میں واقع ہے مسجد مذکور سے ملحقہ 4 عدد کرایہ داری یونٹس اور 14 ایکڑ زرعی اراضی جو موضع جلال آباد میں واقع ہے۔

8۔ جامع مسجد بوستان عزیز ریلوے سٹیشن بہاولپور میں واقع ہے مسجد مذکور سے ملحقہ 26 عدد کرایہ داری یونٹس اور 5 ایکڑ زرعی اراضی موضع سمہ سٹہ میں واقع ہے۔

9۔ جامع مسجد پیر باغوچی واقع وکٹوریہ ہسپتال نزد شعبہ حادثات مسجد مذکور سے ملحقہ کوئی یونٹس کرایہ داری / اراضی نہ ہے۔

(ب) جامع مسجد الصادق بہاولپور کی ماہوار آمدن مبلغ۔/1,31,423 روپے ہے اور مسجد مذکور کی تزئین و آرائش کے لئے مالی سال 16-2015 کے منصوبہ جات میں مبلغ۔/10,00,000 روپے تجویز کئے گئے ہیں جن سے جامع مسجد مذکور کے مین دروازہ کی تبدیلی اور بالائی منزل کے ماربل کی مرمت کی جائے گی۔

(ج) جامع مسجد الصادق بہاولپور میں بجلی کی لوڈشیڈنگ اوقات میں محکمہ کی جانب سے جنریٹر موجود ہے تاہم اخراجات ڈیزل کی کوئی مد بجٹ میں مختص نہ ہے مخیر حضرات کی معاونت سے ڈیزل کے اخراجات پورے کئے جاتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

قاضی عدنان فرید: جناب سپیکر! اس سوال کے جواب کے جز (الف) میں لکھا گیا ہے کہ جامع مسجد الصادق، شاہی بازار، بہاولپور میں دُکان داری کے 289 یونٹس ہیں۔ اس کے بعد ٹھیکہ جات سائیکل سٹینڈ وغیرہ ہیں۔ اس جواب کے جزہائے (ب وج) کے اندر اس کی ماہانہ آمدنی ایک لاکھ 31 ہزار 423 روپے بتائی گئی ہے جبکہ 16-2015 کے لئے 10 لاکھ روپے کے ترقیاتی منصوبہ جات تجویز کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہوگی کہ بہاولپور کی یہ بہت قیمتی پراپرٹی ہے اور یہ پراپرٹی بہاولپور کے بالکل heart میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نواب سر صادق محمد خان عباسی کو جنت نصیب کرے انہوں نے زمین کا ایک بہت قیمتی ٹکڑا اس مسجد کے لئے وقف کیا تھا۔ میں اس کو average calculate کر رہا تھا تو اس کا ماہانہ کرایہ 500 روپے سے بھی کم ہے تو جیسا کہ وزیر موصوف بتا رہے ہیں کہ ان کو بہت زیادہ financial crisis ہیں تو کیا اس مسجد شریف کی lookafter کے لئے کوئی ایسی تجویز زیر غور ہے کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی ناکافی رقم ہے۔ اگر اس مسجد کی پراپرٹی value کی جائے تو کم از کم ایک ارب روپیہ سے اوپر اس کی worth ہوگی تو کیا کوئی ایسی تجویز زیر غور ہے کہ اس کا کرایہ مارکیٹ ویلیو کے مطابق نہ سہی لیکن اس کے سالانہ ترقیاتی اخراجات تو کم از کم اس سے ضرور پورے ہونے چاہئیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! کیا آپ اس کا کرایہ بڑھا سکتے ہیں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! محترم ممبر کی تجویز note کر لی گئی ہے۔ ہم انشاء اللہ ان کی تجویز کے مطابق ہی کوشش کریں گے کہ جیسے ان کی تجاویز ہیں ان پر عمل بھی کیا جائے۔

قاضی عدنان فرید: جناب سپیکر! میں مختصراً یہ تجویز بھی دوں گا کہ جس طرح اس مسجد کے حوالے سے معاملات ہیں اگر محکمہ اپنے تمام assets کے بارے میں focus approach اپنائے اور جو resources ہیں وہ کم ہی سہی لیکن available ہیں انہیں بہتر طور پر manage کر لیا جائے تو میرے خیال میں مساجد اور درباروں کی بہتر دیکھ بھال ہو سکتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! اسے بھی note کر لیں۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! یہ باتیں بھی note کر لی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال نمبر 6409 محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ مدیحہ رانا کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 6453 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ مدیحہ رانا کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: محکمہ اوقاف کی الاٹ شدہ اراضی کے استعمال سے متعلقہ تفصیل

*6453: محترمہ مدیحہ رانا: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بھی پنجاب کے دیگر شہروں کی طرح اوقاف کی زمینیں مدارس کو الاٹ کی گئی یا لیز پر دی گئی ہیں؟

(ب) کیا ان زمینوں کی الاٹمنٹ یا لیز کی محکمہ کی جانب سے کوئی مخصوص شرائط بھی ہیں؟

(ج) کیا مساجد یا مدارس کے لئے حاصل کی گئی زمین کو دیگر کاموں یا کمرشل مقاصد کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مدارس کے لئے حاصل کی جانے والی زمین پر دکانیں بنائی گئی ہیں اور انہیں کمرشل مقاصد کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے؟

(ہ) اگر درج بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کن قوانین کے تحت دکانیں بنانے کی اجازت ہے اگر قوانین کی خلاف ورزی کی جا رہی ہے تو ذمہ داران کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) درست نہ ہے ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ اوقاف کی زمین کسی مدرسہ کو الاٹ کی گئی ہے اور نہ ہی لیز پر دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ اوقاف کی اراضی کسی مدرسہ کو الاٹ نہ کی گئی ہے۔

(ج) محکمہ اوقاف کی اراضی کسی مدرسہ یا مسجد کو الاٹ نہ کی گئی ہے البتہ محکمہ کی اراضی جس مقصد کے لئے الاٹ کی جاتی ہے اسی مقصد کے لئے استعمال کرنا ہوتی ہے۔

(د) محکمہ اوقاف نے ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مدرسہ کے لئے زمین کسی کو الاٹ کی ہے اور نہ ہی محکمہ کی جگہ پر کسی نے دکانیں تعمیر کی ہیں۔

(ہ) محکمہ اوقاف نے کسی کو مدرسہ کے لئے زمین الاٹ ہی نہ کی ہے لہٰذا دکانات تعمیر کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ بھی وہی issue ہے جو میں پہلے کہہ چکا ہوں۔ جز(الف) میں لکھا ہے کہ درست نہ ہے ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ اوقاف کی زمین کسی مدرسہ کو الاٹ کی گئی ہے اور نہ ہی لیز پر دی گئی ہے، جز(ب) میں لکھا ہے کہ محکمہ اوقاف کی اراضی کسی مدرسہ کو الاٹ نہ کی گئی ہے اور جز(ج) میں لکھا ہے کہ محکمہ اوقاف کی اراضی کسی مدرسہ یا مسجد کو الاٹ نہ کی گئی ہے۔ البتہ محکمہ کی اراضی جس مقصد کے لئے الاٹ کی جاتی ہے اسی مقصد کے لئے استعمال کرنا ہوتی ہے۔ یہ تمام جواب حقائق کے منافی اور برعکس ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب امجد علی جاوید صاحب! ایک بات طے ہو گئی ہے کہ منسٹر صاحب آپ کے ساتھ بیٹھیں گے اور میں نے شاید آپ کے پچھلے سوال میں بھی کہا تھا کہ اگر کہیں پر بھی محکمہ نے کوئی زیادتی کی ہے اور جواب غلط دیا ہے تو پندرہ دن کے اندر اندر منسٹر صاحب انکوائری کر کے اس کی رپورٹ ایوان میں جمع کرائیں گے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس سوال کے حوالے سے بھی یہی observation دے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس سوال کو بھی اس کے ساتھ ہی رکھ لیں گے۔ اگلا سوال محترمہ فوزیہ ایوب قریشی کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6732 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور: جہیز فنڈ کمیٹیوں سے متعلقہ تفصیلات

***6732: محترمہ فوزیہ ایوب قریشی:** کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام جہیز فنڈ کمیٹیاں کہاں کہاں قائم ہیں ان کمیٹیوں کی تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ بہاولپور میں غریب بچیوں کو قرعہ اندازی کے ذریعہ 15 ہزار روپے جہیز رقم دی جا رہی ہے، کیا حکومت اس رقم کو بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) اوقاف پنجاب کے زیر انتظام صوبہ پنجاب بھر میں 10 زونل جہیز کمیٹیاں قائم شدہ ہیں جن کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) بہاولپور زون کے لئے محکمہ اوقاف کی طرف سے سالانہ۔/18,00,000 روپے بطور جہیز فنڈ بجٹ میں مختص کیا جاتا ہے اس رقم کی تقسیم کے لئے زونل جہیز کمیٹی تشکیل دی جاتی ہے، بہاولپور زون میں جہیز کمیٹی مورخہ 2014۔06۔17 عرصہ دو سال کے لئے تشکیل دی گئی تھی جس میں محترمہ پروین مسعود بھٹی صاحبہ ایم این اے چیئرپرسن ہیں جبکہ محترمہ فوزیہ ایوب قریشی صاحبہ ایم پی اے بطور جنرل سیکرٹری شامل ہیں اور جہیز کی تقسیم جہیز کمیٹی ہی کرتی ہے۔ تفصیل نشان (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ محکمہ اوقاف کی مالی پوزیشن کے پیش نظر جہیز فنڈ کی رقم میں فی الحال اضافہ کیا جانا ممکن نہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 6781 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6784 چودھری محمد اکرام کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر مراد راس کا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6834 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور شہر میں واقع مزارات سے متعلقہ تفصیلات

*6834: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور شہر میں محکمہ کے زیر انتظام مزارات کے نام بتائیں؟

(ب) ان مزارات کی سال 14-2013 اور 15-2014 کی آمدن و اخراجات کی تفصیل بتائیں؟

(ج) ہر مزار سے ملحقہ کمرشل اراضی اور دکانات کی تفصیل بتائیں؟

(د) ان دکانوں و کمرشل اراضی کو کتنے سال کے بعد لیز/پٹہ یا ٹھیکہ پر دیا جاتا ہے؟
(ہ) حکومت ان مزارات پر زائرین کو کیا کیا سہولیات فراہم کرتی ہیں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) لاہور شہر میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام مزارات کی تفصیل بر فلیگ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان مزارات سے سال 14-2013 میں مبلغ -/9,00,32,582 روپے اور سال 15-2014 میں مبلغ -/8,73,92,736 روپے آمدن حاصل ہوئی اور سال 14-2013 میں مبلغ -/1,38,26,262 روپے اور سال 15-2014 میں مبلغ -/1,82,60,585 روپے خرچ ہوئے۔ تفصیل بر فلیگ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(ج) لاہور شہر میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام مزارات سے ملحقہ کمرشل اراضی 5 اور کل 329 دکانات ہیں جن کی تفصیل بر فلیگ (ج) "ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(د) ان دکانوں کو گڈول کی بنیاد پر ماہانہ کرایہ داری پر نیلام کیا جاتا ہے اور محکمانہ پالیسی کے مطابق ہر تین سال بعد 25 فیصد اضافہ کیا جاتا ہے اور کمرشل اراضی کو بھی گڈول، ماہانہ کرایہ داری پر نیلام عام میں عرصہ تقریباً 30 سالہ لیز پر دیا جاتا ہے جبکہ زرعی رقبہ کو ہر سال وسیع تر مشتہری و منادی بذریعہ قومی اخبارات کے ایک سال کے لئے پٹہ پر دیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں ٹیوب ویل سکیم پر بھی نیلام کیا جاتا ہے۔

(ہ) محکمہ اوقاف نے ان مزارات پر آنے والے زائرین کو صفائی و ستھرائی کی بہترین سہولیات کی فراہمی کے علاوہ نئے واش رومز تعمیر کئے گئے ہیں۔ جہاں ہمہ وقت عملہ صفائی موجود رہتا ہے۔

(i) پینے کے ٹھنڈے پانی کے لئے الیکٹرک کولر نصب کئے گئے ہیں۔
(ii) زائرین کی سکیورٹی کے لئے عملہ اوقاف کے علاوہ دیگر حکومتی ایجنسیوں کے سکیورٹی افراد کی تعیناتی کے علاوہ واک تھرو گیٹس اور میٹل ڈیٹیکٹر سرچ کا اہتمام کیا گیا ہے۔
(iii) بعض مزارات پر مستقل ڈسپنسری قائم ہیں۔ جہاں سے زائرین کو بلا معاوضہ طبی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ ہمہ وقت پانی کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے پانی کی بڑی ٹینکی کے علاوہ ½ کیوسک کی ٹربائن نصب کی گئی ہیں۔

(iv) سالانہ عرس مبارک پر لنگر کا وسیع انتظام کیا جاتا ہے۔
(v) زائرین کی سہولیات کے لئے گلفروشی کا دربار شریف کے مین گیٹ پر انتظام ہوتا ہے۔
(vi) جوتوں کی حفاظت کے لئے بھی دربار شریف پر انتظام کیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! ڈیپارٹمنٹ کے جو حالات بتائے گئے ہیں۔ میں اس پر زیادہ سوال نہیں کروں گا صرف ایک انفارمیشن یہاں بیٹھے ہوئے ممبران کو دینا چاہتا ہوں کہ جز(ہ) میں پوچھا گیا تھا کہ حکومت ان مزارات پر زائرین کو کیا کیا سہولیات فراہم کر رہی ہیں؟ اس کا جو جواب دیا گیا ہے اس سے یہ لگتا ہے کہ وہاں کے حالات پنجاب اسمبلی سے بھی بہتر ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کو پنجاب اسمبلی میں کیا problem ہے؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! جز(ہ) میں لکھا ہے کہ محکمہ اوقاف نے ان مزارات پر آنے والے زائرین کو صفائی و ستھرائی کی بہترین سہولیات کی فراہمی کے علاوہ نئے واش رومز تعمیر کئے گئے ہیں۔ جہاں ہمہ وقت عملہ صفائی موجود رہتا ہے، پینے کے ٹھنڈے پانی کے لئے الیکٹرک کولر نصب کئے گئے ہیں، زائرین کی سکیورٹی کے لئے عملہ اوقاف کے علاوہ دیگر حکومتی ایجنسیوں کے سکیورٹی افراد کی تعیناتی، واک تھروگیٹس اور میٹل ڈیٹیکٹر سرچ کا اہتمام کیا گیا ہے، بعض مزارات پر مستقل ڈسپنسریاں قائم ہیں۔ یہاں پانی کی فراہمی کی یقین دہانی کرائی جا رہی ہے جبکہ لاہور میں کہیں پانی نہیں مل رہا مزارات پر صاف پانی کس طرح مل رہا ہے۔ میں تو یہ جواب پڑھ کر پریشان ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ کو جواب میں اعتراض کہاں ہے؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں صرف یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ کیا کوئی ٹیم ہے جو ان چیزوں کو دیکھتی ہے کہ یہ maintain ہو رہی ہیں یا نہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: اس کے لئے پورا محکمہ ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! پورا محکمہ نہیں بلکہ انہوں نے ٹیم بنائی ہوئی ہے جو جاتی ہے اور دیکھتی ہے۔ یہاں لکھا ہوا ہے کہ جیسے یہ سسٹم ایک مشین کی طرح چل رہا ہے۔ آخر اس کو verify کون کرتا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

(اذان عصر)

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! ہم نے تو اپنی طرف سے انہیں جو اطلاع فراہم کی ہے۔ اگر یہ سمجھتے ہیں کہ کسی جگہ پر مناسب انتظام نہیں ہے تو براہ کرم یہ خود بھی تشریف لے جائیں یہ بھی عوام کے نمائندے ہیں۔ میں ان کے حلقہ میں رہتا ہوں اس لئے مجھے ان سے تھوڑا تھوڑا ڈر بھی لگتا ہے۔ ان کو چاہئے کہ یہ ہمیں point out کریں لیکن ان کے حلقہ میں تو غالباً کوئی مزار ہی نہیں ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے بالکل ٹھیک کہا ہے۔ میں تو صرف اتنا کہہ رہا تھا کہ اتنی زبردست مشینری اور سسٹم چل رہا ہے وہاں پر ہر چیز spotless ہے۔ آپ پنجاب اسمبلی کا پوچھ رہے تھے تو میں صرف دو چیزیں point out کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس کو آپ رہنے دیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں ایک point out کر دیتا ہوں کہ اس بلڈنگ سے صرف بلیاں نکال دیں باقی خیر ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں کوئی نہیں اب آپ اس بات کو چھوڑ دیں۔ یہ ایوان جتنا میرا اور باقی ممبران کا ہے اتنا ہی آپ کا بھی ہے۔ ہماری عزت اسی سے وابستہ ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! آپ نے پوچھا تھا تو میں نے بتا دیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلا سوال بھی آپ ہی کا ہے۔ جی، ڈاکٹر مراد راس!

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6835 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: محکمہ اوقاف میں مساجد سے متعلقہ تفصیلات

*6835: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ اوقاف کی کتنی مساجد ہیں؟

(ب) ان مساجد سے حکومت کو سال 14۔2013اور 15۔2014 کے دوران کتنی آمدن ہوئی، تفصیل سال وار بتائیں ؟

(ج) ان دو سالوں میں ان مساجد کے اخراجات بتائیں ؟

(د) ان سے ملحقہ دکانات و دیگر کمرشل پراپرٹی کی تفصیل بتائیں ؟

(ہ) ان سے مساجد سے ملحقہ اراضی پر کسی نے ناجائز قبضہ تو نہیں کیا ہوا، اگر ہاں تو کس کس جگہ کس نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے ؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ اوقاف کی کل 115 مساجد ہیں جن کی تفصیل برفلیگ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان مساجد سے سال 14۔2013 میں مبلغ۔/2,83,36,665 روپے اور سال 15۔2014 میں مبلغ۔/4,37,97,695 روپے آمدن حاصل ہوئی۔ تفصیل برفلیگ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان مساجد سے سال 14۔2013 میں مبلغ۔/7,93,67,446 روپے اور سال 15۔2014 میں مبلغ۔/7,82,21,951 روپے خرچ ہوئے۔ تفصیل برفلیگ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع لاہور میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام مساجد سے ملحقہ کمرشل اراضی 12 اور کل 899 دکانات ہیں جن کی تفصیل برفلیگ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) وقف اراضی مسجد باہر والی ہنجروال سے ملحقہ وقف رقبہ پر لوگ ناجائز قابض ہیں۔ جس کی تفصیل برفلیگ (ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ نیز مسجد صدق علی شاہ اچھرہ لاہور سے ملحقہ چار عدد دکانات پر مولوی فیض رسول قابض ہے جس کا مقدمہ عدالت میں زیر کارروائی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے ؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! ڈیپارٹمنٹ کے جو حالات بتائے گئے ہیں۔ میرے خیال میں ان کے بعد سوال کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ گھر سے یہی سوچ کر آتے ہیں کہ آتے ہی بسم اللہ تنقید سے کرنی ہے۔ آپ کوئی سوال کریں یہاں پر منسٹر اور سیکرٹری موجود ہیں وہ آپ کو جواب دیں گے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! آج جو حالات بتائے گئے ہیں اور میں ان سے بالکل مطمئن ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ آپ مطمئن ہیں۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! ان کی اطلاع کے لئے ایک گزارش کرتا ہوں کہ ہر مزار اور ہر مسجد میں ایک Religious Caucus Committee بنتی ہے جو عوام کے لوگوں میں سے آتی ہے۔ محکمہ میں سے صرف مینجر اس کا بطور سیکرٹری رکن ہوتا ہے۔ ان کا کام ہے کہ مزار اور مساجد میں کچھ معاملات گڑبڑ ہیں تو وہ point out کریں اور اطلاع دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں محمد شعیب اویسی !

میاں محمد شعیب اویسی: جناب سپیکر! یہ جو انہوں نے کہا ہے کہ تمام درباروں پر پانی اور باقی چیزوں کی سہولیات ٹھیک ہیں۔ ہمارے اپنے دربار حضرت خواجہ محکم دین سرانی خانگاہ شریف ہم اپنی مدد آپ کے تحت یہ سسٹم چلا رہے ہیں۔ یہ کہاں سے اتنی چیزیں انہوں نے لکھ دی ہیں کہ یہ بالکل ٹھیک چل رہا ہے تو kindly میری گزارش ہے کہ ان چیزوں کو دیکھیں اور انہیں ٹھیک چلائیں بلکہ ہمارے دربار کی سالانہ آمدنی 50 لاکھ ہے اور محکمہ عرس کے لئے صرف 6 ہزار روپے خرچ کرتا ہے اس کے لئے پیسے بڑھائے جائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! میاں صاحب کی بات نوٹ کریں۔ تمام سوالات مکمل ہو گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع ساہیوال: محکمہ اوقاف کے مزارات و مساجد کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2937: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ اوقاف کے کتنے مزارات اور مساجد ہیں؟

(ب) ان مساجد اور مزارات سے حکومت کو سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنی آمدن ہوئی، تفصیل سال وار بتائیں؟

(ج) ان دو سالوں میں ان مزارات اور مساجد کے اخراجات بتائیں؟

(د) ان سے ملحقہ اراضی دکانات و دیگر کمرشل پراپرٹی کی تفصیل بتائیں نیز ان سے آمدن کے ذرائع کیا کیا ہیں؟

(ہ) ان سے ملحقہ اراضی پر کسی نے ناجائز قبضہ تو نہیں کیا ہوا ہے اگر ہاں تو کس کس جگہ کس نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) سرکل و ضلع ساہیوال میں وقف مزارات و مساجد کی تفصیل ذیل ہے:

18 عدد مزارات 11 عدد مساجد

(ب) سرکل و ضلع ساہیوال کے مزارات و مساجد کی مذکورہ دو سال آمدن کی تفصیل ذیل ہے۔

تفصیل	آمدن سال 12-2011	آمدن سال 13-2012
مزارات	/1,10,95,587 روپے	-/1,22,81,146 روپے
مساجد	-/30,60,399 روپے	-/36,74,578 روپے

(ج) مذکورہ دو سالوں کے اخراجات کی تفصیل ذیل ہے۔

سرکل و ضلع ساہیوال کے مزارات و مساجد کی مذکورہ دو سال آمدن کی تفصیل ذیل ہے:

تفصیل	آمدن سال 12-2011	آمدن سال 13-2012
مزارات	-/22,49,194 روپے	-/22,33,093 روپے
مساجد	-/43,98,584 روپے	-/47,13,040 روپے

(د) وقف اراضی دکانات و دیگر کمرشل پراپرٹیز کی تفصیل اور ان سے ہونے والی آمدن بابت کرایہ وزرپٹہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) وقف اراضی پر ناجائز قبضہ و ناجائز قابضین کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع لیہ: محکمہ اوقاف کی اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*3991: سردار شہاب الدین خان: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ اوقاف کی ضلع لیہ میں کس کس جگہ کتنی اراضی ہے، تحصیل وار تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کتنی اراضی آباد اور کتنی بنجر و غیر آباد ہے؟

(ج) اس اراضی سے کتنی آمدن سالانہ ہو رہی ہے؟

(د) کتنی اراضی ناجائز قابضین کے پاس ہے، ان قابضین کے نام و پتا جات مع اراضی کی تفصیلات بتائی جائے؟

(ہ) کتنی اراضی لیز/ ٹھیکہ پر دی گئی ہے اور کتنے ٹھیکہ پر دی گئی ہے، تحصیل وار تفصیل بتائی جائے؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) محکمہ مسلم اوقاف کی ضلع لیہ میں اراضی کی تحصیل وار تفصیل بصورت گوشوارہ بر نشان (الف) معزز ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع لیہ میں کل اراضی 250 ایکڑ 11 مرلے ہے جس میں سے 164 ایکڑ 6 کنال 5 مرلے آباد زرعی اراضی ہے اور 85 ایکڑ 2 کنال 6 مرلے غیر آباد ہے۔ تفصیل بنجر رقبہ بصورت گوشوارہ بر نشان (ب) معزز ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سال 14-2013 میں محکمہ اوقاف کو زرعی اراضیات کے پٹہ جات کی مد میں مبلغ 8,87,734/- روپے وصول ہوئے تھے۔

(د) دربار حضرت لعل عیسن کروڑ سے ملحقہ وقف رقبہ 2 ایکڑ 4 کنال 10 مرلے پر ناجائز قابضین نے از تاریخ تحویل سے از قسم پختہ مکانات / دکانات تعمیر کئے ہوئے ہیں جن کی تفصیل بصورت گوشوارہ بر نشان (ج) "معزز ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔-

(ہ) محکمہ مسلم اوقاف ضلع لیہ کے تحصیل وار پٹہ / ٹھیکہ پر دی گئی اراضیات کی تفصیل بصورت گوشوارہ برنشان (د) معزز ایوان کی میز پر فراہم کر دی گئی ہے۔

ساہیوال: محکمہ اوقاف کی اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*4300: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ اوقاف کی کتنی اراضی کس کس جگہ واقع ہے؟

(ب) کتنی اراضی پر کن کن لوگوں نے کب سے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے؟

(ج) کتنی اراضی محکمہ اوقاف کی تحویل میں ہے؟

(د) کتنی اراضی پٹہ / ٹھیکہ / لیز پر کن کن افراد کو کتنے عرصہ کے لئے کتنی رقم کے عوض دی گئی ہے؟

(ہ) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ محکمہ اوقاف کی اراضی پر قبضہ کر کے آگے فروخت کی جارہی ہے اور اس میں محکمہ کے اہلکاران وافسران بھی ملوث ہیں؟

(و) کیا حکومت اس سلسلہ میں انکوائری کمیٹی بناء کر تحقیقات کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ اوقاف کی زیر تحویل 117 ایکڑ 5 کنال 11 مرلے رقبہ ہے تفصیل فلیگ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع ساہیوال میں محکمہ اوقاف کے زیر تحویل 117 ایکڑ 5 کنال 11 مرلے میں سے تقریباً 9 کنال پر 27 لوگ محکمانہ تحویل سے پہلے کے قابض ہیں جن کی تفصیل بر فلیگ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے مختلف عدالتوں میں زیر سماعت مقدمہ جات کی بناء پر ان سے رقبہ کی واگزاری کا معاملہ زیر التواء ہے۔

(ج) ضلع ساہیوال میں محکمہ اوقاف کی زیر تحویل 117 ایکڑ 5 کنال 11 مرلے رقبہ ہے تفصیل فلیگ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع ساہیوال میں محکمہ اوقاف کے زیر تحویل اراضی کی تفصیل بر فلیگ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) محکمانہ تحویل میں لئے جانے سے قبل وقف اراضی پر پہلے سے موجود ناجائز قابضین جنہوں نے مختلف عدالتی مقدمات کی وجہ سے قبضہ برقرار رکھا ہوا ہے اور محکمہ ان سے واگزاری کے لئے مختلف فورمز پر پیروی کر رہا ہے کی طرف سے زیر قبضہ رقبہ کی فروخت کی بابت شکایت ملنے پر معاملہ کی چھان بین / انکوائری کرائی جائے گی اور اگر فروخت میں محکمہ کا کوئی اہلکار یا آفیسر ملوث ہوا تو اس کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(و) معاملہ چونکہ مختلف عدالتوں میں زیر کارروائی ہے جس بناء پر محکمہ فی الوقت کوئی کارروائی کرنے کے قاصر ہے عدالت سے فیصلہ پر محکمہ وقف رقبہ کا قبضہ واگزار کرواتے ہوئے ناجائز قابضین کے خلاف کارروائی عمل میں لائے گا اور انکوائری کمیٹی بنا کر تحقیقات کروائے گا۔

لاہور: دربار بی بی پاکدامن کی آمدن و دیگر تفصیلات

*1878: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) دربار بی بی پاکدامن لاہور سے محکمہ کو سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران کتنی آمدن کس کس مد سے ہوئی ہے؟

(ب) اس دربار پر ان سالوں کے دوران کتنی رقم کس کس سلسلہ میں خرچ ہوئی ہے؟

(ج) اس دربار پر کتنے ملازم کس کس عہدہ اور گریڈ پر کام کر رہے ہیں، ان کے نام بھی فراہم کریں؟

(د) اس دربار پر زائرین کی سہولیات کے لئے کیا کیا اقدامات محکمہ نے اٹھائے ہوئے ہیں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) دربار بی بی پاکدامن لاہور محکمہ کو سال 12-2011 میں مبلغ -/1,92,25,868 روپے اور سال 13-2012 میں مبلغ -/1,90,83,785 روپے آمدن ہوئی۔ مد وار تفصیل آمدن بر فلیگ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس دربار پر سال 12-2011 میں مبلغ -/57,82,792 روپے اور سال 13-2012 میں مبلغ -/59,28,272 روپے خرچ ہوئے۔ تفصیل بر فلیگ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس دربار پر محکمہ اوقاف کے کل پانچ ملازم تعنیات ہیں اور پرائیویٹ سکیورٹی عملہ چھ خواتین، بارہ مرد سکیورٹی گارڈ (تین شفٹوں میں) پرائیویٹ عملہ صفائی چوبیس عدد (تین شفٹوں میں) بھی ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں جن کی تفصیل بر فلیگ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) محکمہ اوقاف کی جانب سے زائرین کی سہولیات کے لئے اٹھائے جانے والے اقدامات کی تفصیل بر فلیگ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور شہر میں مزارات کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2929: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور شہر میں محکمہ کے زیر انتظام مزارات کے نام بتائیں؟

(ب) ان مزارات کے سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے آمدن و اخراجات کی تفصیل بتائیں؟

(ج) ان مزارات پر کل کتنے ملازم کام کر رہے ہیں؟

(د) ہر مزار سے ملحقہ کمرشل اراضی اور دکانات کی تفصیل بتائیں؟

(ہ) ان کی دکانوں و کمرشل اراضی کو کتنے سال کے بعد لیز/پٹہ یا ٹھیکہ پر دیا جاتا ہے؟

(و) حکومت ان مزارات پر زائرین کو کیا کیا سہولیات فراہم کرتی ہے؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) لاہور شہر میں محکمہ کے زیر انتظام 44 مزارات ہیں۔ تفصیل بر فلیگ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان مزارات سے سال 12-2011 میں کل -/7,53,84,781 روپے آمدنی ہوئی جبکہ سال 12-2011 میں مبلغ -/2,38,73,638 روپے خرچ ہوئے اور سال 13-2012 میں کل -/9,11,13,464 روپے آمدنی ہوئی جبکہ سال 13-2012 میں مبلغ -/2,72,57,143 روپے اخراجات ہوئے۔

(ج) ان مزارات پر کل 67 ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(د) ان مزارات سے ملحقہ 211 عدد دکانات ہیں اور 627 کنال 15 مرلے زرعی اراضی ہے۔ تفصیل بر فلیگ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) دکانوں کو گڈول کی بنیاد پر ماہانہ کرایہ داری پر نیلام کیا جاتا ہے اور محکمانہ پالیسی کے مطابق ہر تین سال بعد 25 فیصد اضافہ کیا جاتا ہے اور کمرشل اراضی کو بھی گڈول، ماہانہ کرایہ داری پر نیلام عام میں عرصہ تقریباً 30 سالہ لیز پر دیا جاتا ہے جبکہ زرعی رقبہ کو ہر سال وسیع تر مشتہری و منادی بذریعہ قومی اخبارات کے ایک سال کے لئے پٹہ پر دیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں بنجر رقبہ عرصہ سات سال کے لئے ٹیوب ویل سکیم کے تحت پٹہ پر نیلام کیا جاتا ہے۔

(و) ان مزارات پر آنے والے زائرین کو صفائی و ستھرائی کی بہترین سہولیات کی فراہمی کے علاوہ نئے واش رومز تعمیر کئے گئے ہیں جہاں ہمہ وقت عملہ صفائی موجود رہتا ہے۔

(i) پینے کے ٹھنڈے پانی کے لئے الیکٹرک کولر نصب کئے گئے ہیں۔

(ii) زائرین کی سکیورٹی کے لئے عملہ اوقاف کے علاوہ دیگر حکومتی ایجنسیوں کے سکیورٹی افراد کی تعیناتی کے علاوہ واک تھرو گیٹس اور میٹل ڈیٹیکٹر سرچ کا اہتمام کیا گیا ہے۔

(iii) بعض مزارات پر مستقل ڈسپنسری قائم ہے۔ جہاں سے زائرین کو بلامعاوضہ طبی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ ہمہ وقت پانی کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے پانی کی بڑی ٹینکی کے علاوہ 1/2 کیوسک کی ٹربائن نصب کی گئی ہے۔

(iv) سالانہ عرس مبارک پر لنگر کا وسیع انتظام کیا جاتا ہے۔

(v) زائرین کی سہولیات کے لئے گلفروشی کا دربار شریف کے مین گیٹ پر انتظام ہوتا ہے۔

(vi) دربار شریف پر جوتوں کی حفاظت کے لئے بھی انتظام کیا جاتا ہے۔

لاہور: مزارات کی آمدن واخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*3745: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور ڈویژن میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام کتنے مزارات ہیں؟

(ب) ان سے پچھلے پانچ سالوں کے دوران کتنی کتنی آمدن ہوئی اور کتنے اخراجات ہوئے ان مزارات کی سال وار تفصیل سے علیحدہ علیحدہ ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) مذکورہ عرصہ میں ان درباروں / مزارات کی آمدن سے فلاح کے کون کون سے کام سرانجام دیئے گئے، ان کی سال وار مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) لاہور ڈویژن میں کل 103 مزارات محکمہ اوقاف کے زیر انتظام ہیں۔

(ب) ان مزارات سے گزشتہ پانچ سالوں کی آمدن واخراجات کی تفصیل بر فلیگ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ عرصہ میں ان درباروں / مزارات کی آمدن سے فلاح کے جو جو کام سرانجام دیئے گئے ہیں وہ درج ذیل ہیں:

1) دربار حضرت مادھولال حسینؒ اور دربار حضرت میاں میرؒ لاہور میں ڈسپنسری بنائی گئی ہے۔
2) لنگر خانہ کا انتظام کیا گیا ہے۔
3) بڑے درباروں پر تقریباً 20 عدد ٹھنڈے پانی کے کولر لگائے گئے ہیں۔
4) صفائی ستھرائی کا کام درباروں پر تعینات خادم / نگران سرانجام دیتے ہیں۔ اور دربار حضرت بی بی پاکدامن کے لئے ایک پرائیویٹ کمپنی بھی hire کی ہوئی ہے جو صفائی ستھرائی کا کام سرانجام دے رہی ہے۔
5) سکیورٹی کے حوالے سے درج ذیل انتظامات کئے گئے ہیں۔
   I. سکیورٹی گارڈز کو میٹل ڈیٹیکٹر فراہم کئے گئے ہیں۔
   II. واک تھروگیٹ نصب کئے گئے ہیں۔
   III. بڑے درباروں مثلاً دربار حضرت بابا بلھے شاہ قصوریؒ، دربار حضرت پیر مکیؒ، دربار حضرت شاہ جمالؒ، دربار حضرت بی بی پاکدامنؒ اور دربار حضرت میاں میرؒ پر CCTV کیمرہ جات نصب ہیں۔
   IV. اے جے سکیورٹی کمپنی سے سکیورٹی گارڈ hire کئے ہوئے ہیں۔
   V. پولیس اہلکار بھی تعینات ہیں۔
   VI. درباروں سے ملحقہ Toilets میں صفائی ستھرائی کے انتظامات کو مزید بہتر بنایا گیا ہے۔

ساہیوال: محکمہ اوقاف کے مزارات و مساجد سے متعلقہ تفصیلات

*4307: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام مزارات اور مساجد کی کتنی تعداد ہے؟

(ب) ان درباروں اور مساجد کی سال 13-2012 سے آج تک کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل دربار اور مسجد وار فراہم کریں؟

(ج) ان مساجد اور مزارات کی تعمیر مرمت پر سال 13-2012 سے آج تک کتنی رقم خرچ کی، تفصیل مزارات اور مساجد وار بتائیں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) ضلع و سرکل ساہیوال میں محکمہ اوقاف کی تحویل میں 15 عدد مزارات اور 11 عدد مساجد ہیں جن کی تفصیل سوال (ب) کے جواب گوشوارہ میں درج ہے جو بر فلیگ (اے) ایوان کی میز پر برائے ملاحظہ رکھ دیا گیا ہے۔

(ب) ضلع ساہیوال میں محکمہ اوقاف کی تحویل میں مزارات اور مساجد کی سال 13-2012 اور یکم جولائی 2013 سے مورخہ 31۔ مئی 2014 تک کی آمدن و اخراجات دربار و مسجد کی تفصیل کا گوشوارہ بر فلیگ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ج) ضلع ساہیوال میں وقف مزارات اور مساجد کے لئے سال 13-2012 اور یکم جولائی 2013 تا 2014-05-31 تعمیر و مرمت کی مد میں کوئی رقم مختص نہ کی گئی جس بناء پر اس عرصہ کے دوران تعمیر و مرمت نہ کی گئی ہے۔

پاکپتن: دربار بابا فریدؒ پر زائرین کی رہائش کا مسئلہ

*5964: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پاکپتن میں دربار بابا فریدؒ پر ملک کے دوسرے شہروں سے آنے والے زائرین کے لئے رہائش کا کوئی مناسب بندوبست نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ دربار پر کمپلیکس میں میوزیم بنا کر زائرین کے لئے مستقل بند کر دیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بابا فریدؒ کے دربار پر موجود کمپلیکس پر لاکھوں روپے خرچ کئے گئے ہیں کیا حکومت اس کمپلیکس میں زائرین کے لئے کوئی کمرے بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں، وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) دربار حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکرؒ پاکپتن میں دوسرے شہروں سے آنے والے زائرین کی رہائشی سہولت کے لئے مسافر خانہ تعمیر شدہ ہے۔

(ب) دربار حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکرؒ پاکپتن کے کمپلیکس میں کوئی میوزیم نہ بنایا گیا ہے۔

(ج) دربار حضرت بابافریدالدین مسعود گنج شکرؒ پاکپتن پر زائرین کے لئے یوں کہ مسافر خانہ تعمیر شدہ ہے للذا کمپلیکس میں زائرین کے لئے کمروں کی تعمیر کا معاملہ فی الحال زیر غور نہ ہے۔

پاکپتن: دربار بابافریدؒ پر زائرین کی رہائش سے متعلقہ تفصیلات

*6409: محترمہ نگہت شیخ: کیاوزیراوقاف ومذہبی اموراز راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ دربار بابافریدؒ پاکپتن پر ملک کے دوسرے شہروں سے آنے والے زائرین کے لئے رہائش اور رات گزارنے کا کوئی مناسب بندوبست نہ ہے؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ مذکورہ دربار کے کمپلیکس میں میوزیم بناکر زائرین کے لئے مستقل بند کردیاگیاہے؟

(ج) کیایہ بھی درست ہے کہ مذکورہ دربار پر موجود کمپلیکس پر لاکھوں روپے خرچ کئے گئے ہیں کیا حکومت اس کمپلیکس میں زائرین کے لئے کمرے بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیراوقاف ومذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) دربار حضرت بابافریدالدین مسعود گنج شکرؒ پاکپتن شریف میں ملک کے دوسرے شہروں سے آنے والے زائرین کے لئے مسافر خانہ ہے۔

(ب) دربار حضرت بابافریدالدین مسعود گنج شکرؒ پاکپتن شریف سے متعلقہ ایسا کوئی کمپلیکس نہ ہے جس کو میوزیم بناکر زائرین کے لئے مستقل بند کردیاگیاہو۔

(ج) دربار حضرت بابافریدالدین مسعود گنج شکرؒ پاکپتن شریف پر محکمہ اوقاف کی جاری ڈویلپمنٹ سکیم کے تحت زائرین کی سہولت کے لئے لفٹ نصب کی جارہی ہے اور دربار شریف کے صحن کو زائرین کمپلیکس کی چھت سے ملایا جارہاہے تاکہ زیادہ تعداد میں زائرین مستفید ہوسکیں نیز زائرین کی حفاظت اور سکیورٹی کے لئے پولیس کنٹرول روم بھی زیر تعمیر ہے۔ زائرین کی رہائش اور رات گزارنے کے لئے زائرین کمپلیکس میں مرد و خواتین زائرین کی رہائش کے لئے مسافر خانہ میں مناسب انتظام ہے۔

بہاولپور: جامع مسجد کوچہ گل حسن کو فنڈز فراہم کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*6781: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیاوزیراوقاف ومذہبی اموراز راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بہاولپور شہر میں واقع جامع مسجد کوچہ گل حسن کی حالت انتہائی مخدوش ہے اور محکمہ کے انجینئرز نے اسے گرا کر از سر نو تعمیر کی سفارش کی ہے؟

(ب) محکمہ کب تک اس کی از سر نو تعمیر کے لئے فنڈ کی فراہمی کو یقینی بنائے گا تاکہ مالی سال 2015-16 میں اس کی تعمیر ہو سکے گی اور کسی جان لیوا ناگہانی حادثہ سے بچا جا سکے؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) درست ہے۔

(ب) مالی سال 2015-16 کی ترجیحی فہرست میں اس مسجد کی تعمیر نو کے لئے مبلغ 60,00,000/- روپے تجویز کئے گئے ہیں اور اسی سال میں مسجد کی از سر نو تعمیر مکمل کی جائے گی۔

سیالکوٹ میں محکمہ اوقاف کی سرکاری اراضی پر ناجائز قابضین سے متعلقہ تفصیلات

*6784: چوہدری محمد اکرام: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سیالکوٹ میں محکمہ اوقاف کی کتنی سرکاری اراضی ہے اور کہاں کہاں واقع ہیں، تفصیل فراہم کریں؟

(ب) کن لوگوں کا اراضی پر ناجائز قبضہ ہے، تفصیل فراہم کریں؟

(ج) حضرت امام علی الحق رحمۃ اللہ علیہ سیالکوٹ کے مزار پر سال 2012 تا 2015 دیکھ بھال کے لئے کتنی رقم خرچ ہوئی اور دربار سے کتنی آمدن ہوئی اور زائرین کو کیا کیا سہولتیں فراہم کی گئی ہیں، تفصیل فراہم کریں؟

(د) ضلع سیالکوٹ میں محکمہ اوقاف کے کتنے مزارات اور کتنی مساجد ہیں، تفصیل فراہم کریں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) ضلع سیالکوٹ میں محکمہ اوقاف کی کل 2713 کنال 2 مرلے سرکاری اراضی وقف ہے جس کی تفصیل بر نشان (الف) معزز ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(ب) دربار حضرت بہاول جی موضع گجر کے رقبہ تعدادی 44 کنال 5 مرلے بوجہ عدالتی مقدمہ مسمی محمد اشرف و محمد اکرم ولد معشوق علی ناجائز قابض ہے اور مسجد خانقاہ والی موضع ساہو والہ رقبہ

تعدادی 107 کنال ایک مرلے بھی بوجہ عدالتی مقدمہ مسمی محمد اسلم ولد فتح محمد ناجائز قابض ہے۔

(ج) دربار حضرت امام علی الحقؒ سیالکوٹ پر سال 2012 تا 2015 دیکھ بھال پر آنے والے اخراجات و آمدن کی تفصیل بر نشان (ب) معزز ایوان کی میز پر فراہم کر دی گئی ہے جبکہ دربار شریف پر زائرین کی سہولت کے لئے گرمیوں میں ٹھنڈے پانی کے واٹر کولر اور دربار شریف کے صحن میں سایہ دار شیڈ وغیرہ لگوایا گیا نیز لوڈ شیڈنگ کی صورت میں جنریٹر کا بندوبست بھی کیا گیا ہے نیز دربار شریف پر لنگر کا انتظام کیا گیا ہے محکمہ کی طرف سے پرائیویٹ کمپنی AJ کے دو سکیورٹی گارڈ تعینات ہیں نیز واک تھرو گیٹ و میٹل ڈیٹیکٹرز وغیرہ بھی دربار شریف پر موجود ہیں۔

(د) ضلع سیالکوٹ میں محکمہ اوقاف کے کل چودہ عدد مزارات اور چار عدد مساجد ہیں جن کی تفصیل بر نشان (ج) معزز ایوان کی میز پر فراہم کر دی گئی ہے

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میں نہتے کشمیریوں پر بھارت کے رواں رکھے ہوئے مظالم کی شدید مذمت کرتی ہوں۔ بھارتی فورسز کی اندھا دھند فائرنگ سے سیالکوٹ اور پسرور کے نواحی گاؤں میں تباہی مچی ہوئی ہے۔ بھاری گولوں سے معصوم شہریوں کی خون کی ندیاں بہہ رہی ہیں۔ بھارت بین الاقوامی ضابطوں کی خلاف ورزی کر رہا ہے۔ معصوم بے گناہ شہریوں پر گولہ باری انتہائی بزدلانہ کارروائی ہے۔ یہ سب کشمیری نسل کو ختم کرنے کے لئے کیا جا رہا ہے تاکہ مقبوضہ کشمیر پر عیار ہندو کا قبضہ رہے۔ بھارت بدمست ہاتھی بنا ہوا ہے اور اس بپھرے ہوئے اونٹ کو اب نکیل ڈالنی بہت ضروری ہے لہٰذا میری حکومت سے اپیل ہے کہ فوری طور پر اقوام متحدہ سے رابطہ کیا جائے اور پوری دنیا میں وفود بھیجے جائیں کہ اب آزادی کشمیر کا فیصلہ بہت ضروری ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! بہت شکریہ۔ بالکل ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! ایک شعر سن لیں۔

میرے وطن میرے کشمیر تیری جنت میں آئیں گے اک دن
ستم شعاروں سے تجھ کو چھڑائیں گے اک دن
کشمیر اور پاکستان بنے گی اک زنجیر

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ میاں اسلم صاحب! میاں محمود الرشید آپ کو، جناب احمد خان اور زعیم قادری کو اندر بیٹھے ہوئے دیکھ رہے ہیں لہٰذا آپ ان کو چھٹی دے دیں اور میرے خیال میں آپ اپنی سیٹ پر واپس آ جائیں۔ شیخ علاؤالدین تشریف نہیں لائے۔۔۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحبہ نے جو بات ابھی کی ہے میں نے بھی اس حوالے سے ایک قرارداد جمع کروائی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! کس نے جمع کروائی ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! یہ جو ظلم ہندوستان کے حوالے سے ہو رہا ہے اس حوالے سے میں نے ابھی آج ہی قرارداد جمع کروائی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! جی، اس کو دیکھ لیتے ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! ایک اور میری request ہے کہ کسان جو کہ سراپا احتجاج ہیں تو میری گزارش ہے کہ ان کے لئے کوئی دن مخصوص کر کے اس پر بحث رکھی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! کس حوالے سے بحث رکھی جائے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! کسان اس وقت سراپا احتجاج ہیں اور وہ جگہ جگہ protest کر رہے ہیں تو مہربانی اس پر غور فرمائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ! اس کو دیکھتے ہیں کہ اس پر کیا کرنا ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: شوگر ملوں کی جو pending amount ہے اس حوالے سے میں نے فوڈ منسٹر کو کہا تھا کہ وہ آج ایوان میں آ کر بتائیں۔ کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ جواب دیں گے؟ منسٹر صاحب میرے خیال میں ایران گئے ہوئے ہیں ان کی طرف سے request ہے لہٰذا پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ بتائیں۔ شیخ علاؤالدین اُس دن بہت غصے میں تھے اور آج وہ موجود نہیں ہیں۔ اسی چیز کا افسوس ہوتا ہے۔ شیخ علاؤالدین کو آج یہاں موجود ہونا چاہئے تھا۔ جی، ذرا پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتائیں۔ اس دن فوڈ کے حوالے سے بات ہوئی تھی کہ شوگر ملوں کی payment جو ابھی بقایا رہتی ہے۔ میاں اسلم صاحب! ذرا پارلیمانی سیکرٹری صاحب کا جواب سنیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

گنّے کے کاشتکاروں کو ادائیگی کا مطالبہ

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسداللہ): جناب سپیکر! 14-2013 میں گنّے کی کل قیمت 143.74 بلین تھی اس کی 143.58 billion payment ہو گئی تھی اور بقایا 159 ملین رہ گئی تھی جو کہ 14-2013 کی 0.10 فیصد بنتی ہے۔ 15-2014 میں 133.94 بلین گنّے کی قیمت تھی اور 129.54 بلین ادا کر دی گئی ہے۔ 4.3 بلین بقایا رہتی ہے، 96.79 فیصد ادائیگی ہو چکی ہے اور 3.3 فیصد بقایا payment رہتی ہے۔ ٹوٹل 43 شوگر ملوں میں سے 22 ملوں نے 100 فیصد ادائیگی کر دی ہے اور بقایا 21 ملوں کے ذمے جو ادائیگی رہتی ہے ان کے خلاف شوکاز نوٹسز Issue کئے گئے ہیں۔ ان 21 شوگر ملوں میں ادائیگی کے حساب سے جن کی طرف زیادہ payment تھی ان کو seal کر دیا گیا ہے۔ DCOs کو زمینداروں کی ادائیگی کے لئے پنجاب شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ کی شق نمبر 6/2 اور 21 کے تحت کاشتکاروں کی ادائیگی کے لئے arrears of land revenue کے تحت کارروائی کے لئے بھیج دیا گیا ہے اور وہ ان کی پراپرٹی کو attach کر کے اور اس کی نیلامی کر کے کسانوں کو ان کی ادائیگی 100 فیصد کروائیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ نے مجھے بتایا تھا کہ کوئی شوگر ملز آپ نے seal بھی کی ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چوہدری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! 14-2013 میں قصور میں چار شوگر ملیں اور 15-2014 میں پانچ شوگر ملیں seal کی ہیں۔ شیخ علاؤالدین نے برادرز شوگر مل کے حوالے سے جو point out کیا تھا تو واقعی پنجاب میں اس شوگر مل کے ذمے سب سے زیادہ ادائیگی 87 کروڑ 87 لاکھ 87 ہزار 753 روپے ہے لہٰذا اس کو seal کر دیا گیا ہے اور DCO کو لکھ دیا گیا ہے کہ اس کی property attach کرکے اس کی نیلامی rule کے مطابق کرکے with interest کسانوں کو payment کی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! بہت شکریہ

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ملک صاحب!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ sealing of the premises کمال ہو گئی ہے۔ میں آپ کے توسط سے ڈیپارٹمنٹ کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ re-locate ہو گئی ہے۔ It is not even here. وہ بنک کے سپرد ہو گئی تو وہ کاشتکار جس کے 87 کروڑ روپے ہیں اس کا ذمہ دار کون ہوگا، اس علاقے کے کسان کس کے پاس جاکر وہ پیسے مانگیں گے، کیا کوئی authority create کی جائے گی، کیا کوئی act pass کریں گے، کیا یہ کوئی subordinate legislation کے ذریعے ان کسانوں کی دادرسی کریں گے، ان کو بتائیں گے کہ کیسے ان کو پیسے ملیں گے؟ جس مل کو seal کرنے کی بات کی جارہی ہے مل کی sealing is no answer to farmer's misery وہ تو بے چارہ مر رہا ہے۔ وہ CPR ہاتھ میں پکڑ کر پچھلے چوبیس / چھتیس ماہ سے چیختا پھر رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب! اس پر کیا کریں آپ بتائیں؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! اس پر محکمے کے پاس اختیارات ہیں کہ کین کمشنر کسانوں کی لسٹ ترتیب دے اور ان کے پیسے ان مل والوں سے واگزار کروائیں۔ اگر وہ پیسے re-locate ہو گئے تو بنکوں کے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب! وہ بتا رہے ہیں کہ ان کی ملوں کو seal کر دیا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! وہ یہ نہیں بتا رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب! نہیں وہ بتا رہے ہیں کہ ان کی ملوں کو seal کر دیا ہے اور ان کی پراپرٹی کو auction کرکے۔۔۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! نہیں۔This is not the case. یہ تو بات ہی نہیں ہے یہ دو علیحدہ علیحدہ باتیں ہیں۔ اگر ایک مل کی liability bank کو دے دی گئی ہے تو ہمیں کین کمشنر صاحب یہ بتا دیں کہ اس liability کے اندر کسان کے CPR، کسان کے گنّے کے پیسے کیا اس بنک کے ذمے ڈالے گئے ہیں تو پھر ہم مان لیں گے؟ ان کی اپنی liability bank کے ذمے پڑ گئی ہے۔ کسان جس کی فصل، جس کا گنا ان کے پاس گیا تھا وہ CPR لے کر دربدر پھر رہا ہے ہمیں تو کوئی راستہ ہی نہیں معلوم کہ کہاں جائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! لینڈ ریونیو ایکٹ کے مطابق seal کرنے کے بعد اس mill کے قرقی کے آرڈر ہوئے ہیں۔ لینڈ ریونیو ایکٹ کے تحت سب سے پہلے زمیندار کے پیسے receive ہوں گے اُس کے بعد بنک والے لیں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب!

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: رانا صاحب! ذرا تشریف رکھیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میرے پاس تمام mills کی figure موجود ہے لیکن ابھی میرے پاس وہ فائل موجود نہیں ہے۔ جب last time اس پر بات ہوئی تھی تو اُس وقت میں نے notes بنائے تھے اور کسانوں کے ساتھ بیٹھ کر اُن کی تکالیف اسمبلی میں بیان کرنے کے لئے میں نے سارا پیپر تیار کیا تھا۔ مجھے اتنا اندازہ نہیں تھا کہ اس طرح یہ معاملہ take up ہو جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں نے آج کے لئے ان کو پابند کیا تھا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ صحیح فرما رہے ہیں۔ میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ایک عام آدمی گورنمنٹ سے ہٹ کر کوئی فراڈ کرتا ہے جس کی مالیت کروڑوں روپے میں ہوتی ہے تو آپ اُس پر نیب کا کیس بنا کر اس بندے کو اندر کر دیتے ہیں، بالکل اندر کرنا چاہئے اور اس پر کسی قسم کا کوئی compromise نہیں ہے۔ آپ مجھے یہ بات بتائیں کہ ایک کسان جو 48 ڈگری سینٹی گریڈ پر ہل چلاتا ہے، محنت مزدوری کرتا ہے اور جس کی خوشیاں غمیاں دونوں اس کی فصل پر منحصر ہوتی ہیں آپ اُس کے

ساتھ سلوک کیا کر رہے ہیں؟ آپ ان mills کے نام اور ان کے مالکان کے نام بتائیں کہ کون کون شامل ہے، حکومت کی کون کون سی اپنی mills ہیں اور وہ بڑے بڑے تمام نام اس House کو بتائے جائیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! وہ آپ کو ابھی بتا دیتے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جن شوگر ملوں کے ذمہ پیسے ابھی رہتے ہیں وہ ان کی detail ابھی بتا دیتے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ان کے مالکان کے نام ہمیں بتائیں۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ 21 ملوں کو شوکاز نوٹس جاری کر دیئے ہیں اور کین کمشنر کو کہہ دیا ہے تو کیا یہ اس مسئلے کا حل ہے؟ کسان بے چارا تو مر گیا اور اُس نے اپنے آپ کو پھانسی دے دینی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ خود کسان ہیں۔ آج کسان ادھار پر کھاد اور ڈیزل لیتا ہے پھر جب فصل آتی ہے تو اُس وقت بے چارا وہ سود سمیت ادھار واپس کر رہا ہوتا ہے۔ اس کے پاس صرف یہی سرکل ہوتا ہے کہ اس کے چھ مہینے کی گندم یا کچھ پیسے نکل آتے ہیں۔ یہ حکومت بڑے آرام سے سور ہی ہے اور اُس کو پتا ہی نہیں ہے۔ آپ کسان کو مونجی کی قیمت مناسب دے سکے ہیں، گندم اٹھائی ہے اور نہ ہی باردانہ دے سکے ہیں۔ آپ سبزیاں انڈیا سے منگوا رہے ہیں، لوگوں کو گنّے کی قیمت نہیں دے سکے اور آلو کی فصل برباد ہو گئی ہے یعنی تسیں کسان تے آلو رکھ دِتا اے۔ آپ خوفِ خدا کھائیں۔ یہاں پر حکومت نام کی کوئی چیز ہے یا ہے ہی نہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! میری بات سنیں۔ آپ اُن کی بات ایک دفعہ دوبارہ سن لیں کہ انہوں نے کہا کیا ہے اُس کے بعد پھر آگے بات کیجئے گا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں نے اُن کی بات سن کر ہی یہ بات کی ہے۔ جو بات احمد خان صاحب نے کی ہے کہ وہ مل relocate ہو گئی ہے۔ قصور سے mill اٹھائی اور جا کر کہیں اور لگا لی۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! اُس کی پراپرٹی تو موجود ہے ناں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اُس پراپرٹی کو چاٹنا ہے جب کسان خودکشی کر کے مر جائے گا؟ 4۔ارب روپیہ پھر آئے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ بتا رہے ہیں کہ اُس کو نیلام کیا جائے گا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! جو مل relocate ہو رہی ہے اُس کو relocation کی اجازت ہی نہ دی جائے اور اُس پر پابندی لگائی جائے کہ تم اُدھر جا کر relocate نہ کرو۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اُس پر پابندی لگائیں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ اُس کو اختیارات یہ دے رہے ہیں کہ اِدھر کے کسانوں کے تم نے جتنے مرضی پیسے کھا لئے ہیں اور اب اگلے کسانوں کی جا کر چمڑی اتارو۔ آپ اس پر پابندی لگائیں اور ان کا کیس نیب میں بھیجیں۔ یہ public matter ہے اس لئے ان کا کیس نیب میں جانا چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب! ذرا پارلیمانی سیکرٹری صاحب کی بات سن لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! میں دوبارہ عرض کر دیتا ہوں کہ اتنی زیادہ mills آج تک seal نہیں کی گئیں۔ 2013-14 میں چار mills seal کی گئیں اور اس سال 2014-15 میں پانچ mills seal کی ہیں۔ میں نے ایوان کو بتایا ہے کہ ہم نے چار mills seal کرنے کے بعد قرقی کے آرڈر کے لئے DCOs کو لکھا ہے۔ لینڈ ریونیو ایکٹ کے مطابق اگر وہ mills بنک سے default بھی کرتی ہیں تو اُن کی قرقی اور نیلامی کے بعد وہ پیسا پہلے کسان کو دیا جائے گا پھر بنک لے جا سکے گا۔ اتنی زیادہ کارروائی آج سے پہلے کبھی نہیں ہوئی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، رانا غوث صاحب!

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! میرے حلقہ سلانوالی میں چشتیاں شوگر مل ہے اُس نے 2010 سے لے کر 2015 تک زمینداروں کے پیسے دینے ہیں جس کے مالک شکیل بھٹی مرحوم تھے اور اب ان کے بیٹے ہیں۔ اب انہوں نے ایک سب کنٹریکٹر کو sublet کر دیا ہے۔ سرگودھا کے (ق) لیگ کے ایک ایم پی اے جو میرے معزز بھائی ہیں اُن کے گھر بیٹھ کر وہ لوگوں کو بلاتے ہیں کہ اپنے CPR لے کر آئیں تو ہم آپ کو payment کر دیتے ہیں۔ میں نے (ق) لیگ کے اپنے colleague ایم پی اے سے request کی کہ میرے حلقہ کے زمینداروں کا 17 کروڑ روپیہ اُس سب کنٹریکٹر نے دینا ہے لہٰذا آپ مہربانی کر کے ہم زمینداروں کے پیسے دلوائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: رانا صاحب! میری بات سنیں۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! مہربانی کر کے مجھے بات کرنے دیں۔ ڈی سی او سرگودھا نے چشتیاں شوگر مل کو seal کرنے کا آرڈر جاری کیا۔ جب اُس کو seal کیا گیا تو

بورڈ آف ریونیو سے کسی صاحب نے اُس کو de-seal کر دیا۔ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لوگوں کے پیسے دلوانا چاہتی ہے جبکہ ٹھیکیدار اور مل مالکان دونوں مل کر اُس کو غیر قانونی طور پر de-seal کر کے اِس وقت اپنی مل کو update کرنے کے لئے maintenance کر رہے ہیں۔ پانچ سال سے زمیندار مارے مارے پھر رہے ہیں اور 17 کروڑ روپیہ مل مالکان کھا کر ہڑپ کر کے بیٹھے ہیں۔ میری آپ کی وساطت سے پارلیمانی سیکرٹری سے گزارش ہے بلکہ اِس وقت گیلری میں کین کمشنر بھی موجود ہیں جن کو بار بار بتایا گیا ہے کہ غریب زمینداروں کو پیسے دلوائے جائیں۔

جناب سپیکر! میری تحصیل سلانوالی، ساہیوال اور شاہ پور میں چھوٹے زمیندار رہتے ہیں۔ وہاں پر سو مربع زمین والے زمیندار نہیں بلکہ وہاں پر دس، پندرہ ایکڑ یا زیادہ سے زیادہ دو مربع رقبہ کے زمیندار بستے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! وہ زمیندار پانچ سال سے مارے مارے پھر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اُن کا جواب سن لیں۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر اعلیٰ اور یہاں وزیر قانون بھی تشریف فرما ہیں اُن سے بھی گزارش کرتا ہوں کہ چشتیاں شوگر مل والوں سے ہماری تحصیل سلانوالی، شاہ پور اور ساہیوال کے زمینداروں کے پیسے دلوائے جائیں اور جس آفیسر نے اس مل کو غیر قانونی طور پر de-seal کرنے کا حکم دیا ہے اُس کے خلاف فوری طور پر action لیا جائے۔ ڈی سی او سرگودھا کو بھی یہ حکم جاری فرمایا جائے کہ وہ فوری طور پر زمینداروں اور کسانوں کے پیسے دلوائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! سردار وقاص حسن موکل بھی بات کر لیں تو پھر ایک ہی مرتبہ وہ جواب دے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ پہلے ان کی بات کا جواب سن لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسدالله): جناب سپیکر! چشتیاں شوگر مل 2013-14 میں seal کی گئی تھی اور SMBR صاحب کی اجازت کے بعد اُس کی نیلامی کی کارروائی جاری ہے۔ وہ مل de-seal نہیں کی گئی بلکہ وہ نیلامی میں جا رہی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اُس کی کوئی date آپ کے پاس ہے کہ کب تک اُس کی auction ہو گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسدالله): جناب سپیکر! اس کی date میرے پاس نہیں ہے لیکن SMBR نے اجازت دے دی ہے۔ SMBR کی اجازت کے بعد نیلامی کے اشتہار آتے ہیں۔ جب اجازت مل گئی ہے تو میرے خیال میں ایک ماہ کے اندر اس کی نیلامی ہو جائے گی۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! میں اس پر تھوڑا عرض کر دوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جن کے پیسے رہتے ہیں پہلے اُن کو دلوائے جائیں گے۔ رانا صاحب! اُن کی اگلی بات بھی آپ سن لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسدالله): جناب سپیکر! جن شوگر ملوں کی shifting یا relocation کی یہ بات کر رہے ہیں تو اُس کی کہیں اجازت نہیں ہے اور نہ ایسا شوگر مل والے کر سکتے ہیں۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! ڈی سی او صاحب نے اُس مل کو seal کیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: رانا صاحب! آپ نے بات تو سن لی ہے۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! میں بات سمجھ گیا ہوں لیکن میں بتانا چاہتا ہوں کہ انہوں نے پارلیمانی سیکرٹری کو غلط brief کیا ہے جس کی میں تصحیح کرنا چاہتا ہوں۔ میرا وہ حلقہ ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: رانا صاحب! آپ میری ایک بات سنیں۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! ہمارے کسانوں کو روتے اور پیٹتے ہوئے پانچ سال ہو گئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: رانا صاحب! پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہاں پر موجود ہیں، کین کمشنر موجود ہیں اور سیکرٹری خوراک بھی موجود ہیں لہٰذا آج اجلاس کے بعد بیٹھ کر اس معاملے کو دیکھ لیں۔ اگر وہ process میں ہیں تو ٹھیک ہے لیکن اگر یہاں پر غلط بیانی کی گئی ہے تو پھر آپ مجھے ایوان میں آکر بتائیں۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! پچھلے پانچ سالوں میں کئی دفعہ آپ کے چیمبر میں اس کی سماعت ہوئی ہے لیکن ان کو منطقی انجام تک نہیں پہنچایا گیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: رانا صاحب! میرے چیمبر میں نہیں ہوئی۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! ان بے چارے زمینداروں کا کیا قصور ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: رانا صاحب! آپ کیا کہنا چاہ رہے ہیں؟

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! جو auction process ہونا تھا وہ روک دیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سردار صاحب! آپ کوئی بات کرنا چاہتے تھے؟ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ رانا صاحب کو بلا کر اُن کو بتائیں کہ اس پر کیا process ہو رہا ہے؟

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! اس auction process کو روک دیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ process ہو رہا ہے۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! وہ process نہیں ہو رہا بلکہ روک دیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب میں آپ کی بات کا یقین کروں یا اُن کی بات پر یقین کروں؟

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! اگر میں غلط بات کر رہا ہوں تو آپ مجھے جو مرضی سزا دے سکتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وہ کہہ رہے ہیں کہ اب process نہیں ہو رہا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسداللہ): جناب سپیکر! رانا صاحب! اجلاس کے بعد۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ ایک کام کر لیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! صبح تو آپ آئیں گے ناں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسداللہ): جناب سپیکر! میں صبح آؤں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ ابھی اجلاس کے بعد بیٹھ جائیں اور مجھے چیک کر کے صبح ایوان میں بتائیں کہ کیا رانا صاحب صحیح کہہ رہے ہیں یا آپ صحیح کہہ رہے تھے۔ یہ لازمی آپ صبح آکر بتائیں گے کہ کیا وہ process روک دیا گیا ہے، ان کے بقول کہ نیلامی کا process روک دیا گیا ہے۔ یہ چیک کر کے بتائیں گے کہ process ابھی continue ہے یا روک دیا گیا ہے؟ یہ آپ صبح بتائیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسداللہ): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سردار صاحب!

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! انہوں نے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ میں نے کہہ دیا ہے اور ابھی آپ میٹنگ کریں گے۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! یہ صبح میٹنگ کریں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ میں کہہ رہا ہوں کہ ابھی میٹنگ کریں گے اور صبح ایوان کو بتائیں گے۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! اس کی رپورٹ پھر کب آئے گی؟

جناب قائم مقام سپیکر: اس حوالے سے کل صبح ایوان کو بتائیں گے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! اگست 2014 کے اندر گورنر ہاؤس میں ایک میٹنگ ہوئی تھی۔ اس وقت رانا محمد اقبال خان صاحب سپیکر تھے جس وقت میٹنگ کا time set ہوا تھا اور اس سے اگلے دن وہ گورنر بن گئے اور گورنر ہاؤس کے اندر ہی میٹنگ ہوئی جو کہ ریکارڈ کی بات ہے۔ سردار وقاص حسن موکل، شیخ علاؤالدین، منسٹر فوڈ، سیکرٹری فوڈ، کین کمشنر اور سپیکر یا گورنر پنجاب اس میٹنگ کے اندر شامل تھے۔ میں یہ ریفرنس اس لئے دے رہا ہوں کہ ایک سال گزر گیا ہے اور آج بھی ہم وہیں سے بات دوبارہ شروع کر رہے ہیں اور یہ بات میں on record کر رہا ہوں اگر ایک لفظ بھی

یہاں پر غلط بیان کروں تو میں اس کا جوابدہ ہوں گا۔ کین کمشنر نے میٹنگ کے شروع ہوتے ہی کہا کہ 95 فیصد payments ہو چکی ہیں۔ 95 فیصد payments کی definition کیا ہے کہ چار مہینے آگے کے چیک کاٹ کر کسانوں کو دے دیئے گئے ہیں۔ زمیندار کا گنا آپ دسمبر میں لیں، اکتوبر، نومبر میں انہیں payment کریں تو یہ ظلم ہے لیکن کاغذی کارروائی کے اندر یہ ہو گیا ہوا ہے جو کہ پچھلے سال کی بات ہے اور اس کا کوئی سدباب نہیں ہوا۔ آج ہم یہاں پر کھڑے ہوئے ہیں اور میں کسی اور شوگر ملز کی بات نہیں کروں گا بلکہ میں اپنے ضلع قصور کی شوگر ملز کی بات کروں گا۔ آپ بات قرقی کی کر رہے ہیں اور آپ بات نیلامی کی کر رہے ہیں۔ 350 ایکڑ زمین کے اوپر ملز بنی ہوئی ہے اور 350 ایکڑ زمین سے 8 یا 9۔ ارب روپے آپ کیسے واپس کریں گے؟ کسی ایک جگہ پر آپ دنیا میں مجھے ریکارڈ دکھا دیں کہ جہاں پر نیلامی سے default amount پوری ہو گئی ہو اور ہم کس کو بے وقوف بنا رہے ہیں؟ یہ بات یہیں کے ریکارڈ کی ہے اور میں تقریر میں سے نکال سکتا ہوں۔ شیخ علاؤالدین نے بات کی تھی اور میں نے انہیں second کیا تھا۔ ہم دونوں پارلیمنٹیرین اس کمیٹی کے اندر تھے۔ دو سال میں کچھ نہیں ہوا اور آج ہم یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اب بھی میں ذمہ داری کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ جب کرنے والے چہرے وہ ہوں تو ہونا کیا ہے؟

جناب سپیکر! اگلی بات 350 ایکڑ زمین سے 8۔ ارب روپے کا default میں نہیں سمجھتا کہ پورا ہو گا۔ پارلیمانی سیکرٹری بالکل ٹھیک بات کر رہے ہوں گے لیکن کسانوں کو اس کا کیا فائدہ کیونکہ جس کی سفارش ہے وہ کٹوتی کے بعد پیسے لے کر چلا جائے گا اور چھوٹے کسان بے چارے دربدر کی ٹھوکریں کھائیں گے۔ میں دوبارہ ذمہ داری کے ساتھ یہ کہنے کو تیار ہوں کہ آپ صبح کسی کمیشن کو برادر شوگر ملز میں بھیجیں اور اگر آپ کو وہاں پر کھنڈر کے علاوہ کوئی چیز نظر آجائے تو میں ذمہ دار ہوں کیونکہ ساری مشینری انہوں نے نکال لی اور سارا سکریپ انہوں نے نکال لیا اور ساری equipment انہوں نے خود نکال لی ہے۔ جو بڑی چیز نہیں جا سکتی تھی وہ re-allocation تو اس کے علاوہ ابھی بات ہے۔

جناب سپیکر! ہم کس کو بیوقوف بنا رہے ہیں، میں آپ کو یا آپ مجھے یا پارلیمانی سیکرٹری ایوان کو؟ ذمہ داری کس کی ہے، اس بیوروکریسی کی ہے، میں کین کمشنر کی کہتا ہوں، میں سیکرٹری کی کہتا ہوں اور میں منسٹر کی کہتا ہوں۔ کسی کی تو ذمہ داری ہے اور یہ defend انہیں کر رہے ہیں جن کا لینا دینا ہی کوئی نہیں ہے۔ بالکل ان کی بات ٹھیک تھی کہ بھئی ایک بندہ آپ کے اربوں روپے کی زمیندار کی روزی روٹی دبا کر بیٹھا ہوا ہے اور ہم یہاں پر لڑ رہے ہیں۔ اس پر آپ کیا کریں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کوئی طریق کار بتائیں ناں؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں یہی کہنے لگا تھا۔۔۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ان کا caseنیب کو ریفر کریں تاکہ انہیں پتا چلے کہ اسمبلی کی اتھارٹی کیا ہوتی ہے، حکومت کیا ہوتی ہے، یہ ساری بیوروکریسی مل کر آپ کے کسانوں کے ساتھ کیا کر رہی ہے اور آپ نے کسان کی کون سی فصل پوری اٹھائی ہے؟ آپ نے اس صوبے کو برباد کر دیا ہے چار سڑکیں بنانے کے لئے اور آپ صرف سڑکوں کے پیچھے نہ پڑیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! سیاسی پوائنٹ سکورنگ نہ کریں۔ نہیں، ایسا نہ کریں اور ڈیپارٹمنٹ یہاں پر موجود ہے اور آپ کوئی تجویز دیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو آپ نے یہاں بلایا ہوا ہے اور پچھلے چار گھنٹوں سے یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ ایسے نہ کریں اور سیاسی پوائنٹ سکورنگ نہ کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! جو بڑے زمیندار ہیں انہیں تو پیسے مل جائیں گے لیکن "ماڑے" کسان کو تو ادائیگی نہیں ہو گی اور اس حکومت کی کون سی کل سیدھی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ میاں صاحب! ایسے نہ کریں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! آپ کا حکم تھا کہ تجاویز دیں تو میں تجویز دیتا ہوں اور یہ request ہے کہ سب سے پہلے تو آپ بات وہاں سے شروع کریں جس کا میں نے ریفرنس دیا ہے۔ گورنر ہاؤس میں میٹنگ کی تھی کسی بند کمرے میں نہیں تھی۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: مجھے اس کا پتا نہیں لیکن کل یہاں پر بات ہوئی تھی تو منسٹر صاحب ایران گئے ہوئے ہیں اس لئے میں نے پارلیمانی سیکرٹری، سیکرٹری خوراک اور کین کمشنر کو یہاں آنے کا پابند کیا تھا۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! بالکل کین کمشنر وہاں پر تھے۔

جناب قائم مقام سپیکر: انہوں نے یہاں پر آ کر تفصیل بتائی ہے تو اب آپ بتائیں کہ مزید کیا کرنا چاہئے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں یہی کہہ رہا ہوں کہ ایک بھینس کے آگے ہم کب تک بین بجائیں گے؟ دو سال پہلے میں اس میٹنگ میں شامل تھا جس میں یہ بات کی گئی ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔اس وقت آپ یہ جو بتا رہے ہیں کہ انہوں نے ملز کو seal کر دیا ہے تو اس وقت بھی یہ seal کر دی تھی؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں آپ کو بتاتا ہوں کہ کین کمشنر کے exact words تھے---

جناب قائم مقام سپیکر: کیا words تھے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں آپ کو بتاتا ہوں کہ انہوں نے کہا کہ "ہماری ذمہ داری صرف اتنی ہے کہ ہم متعلقہ فیکٹری یا مل مالک کو یہ request کر سکتے ہیں یا بتا سکتے ہیں کہ آپ نے کتنی payment دی ہے، ہم اس سے زیادہ کچھ نہیں کر سکتے"---

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔انہوں نے بہت کچھ کیا ہے۔جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! بتائیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! مجھے بتائیں کہ برادر شوگر ملز کے حوالے سے اب تک کیا انہوں نے کیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: فی الحال تو ان کی پراپرٹی seal کر کے اس کو نیلام کرنے کے لئے auction پر وہ چلے گئے ہیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! یہ ذمہ داری سے کہیں کہ 8-ارب روپے میں وہ پراپرٹی فروخت ہو کر ایک ایک کسان کی ایک ایک پائی دی جائے گی تو میں اپنی بات سے پیچھے ہٹ جاتا ہوں۔یہ ذمہ داری سے کہیں---

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تو آپ appreciate کریں ناں کہ کوئی اچھا کام تو انہوں نے شروع کر دیا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! کل ہوا کیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: کیا مطلب ہے یہ اچھا کام ہی وہ کر رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چوہدری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! میرے بھائی جذبات میں ہیں---

جناب قائم مقام سپیکر: جذبات کی بات نہ کریں اور مہربانی کریں میاں صاحب!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ کیس نیب کو refer کریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! ایک منٹ لوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: پہلے آپ پارلیمانی سیکرٹری کی بات سن لیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! نہیں۔ میں اس مسئلے کا حل بتانے لگا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! دیکھیں، کاشتکار تکلیف میں ہیں اور یہ بات ماننے والی ہے کہ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ہم بھی انہی کے لئے یہاں پر بات کر رہے ہیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری گزارش سنیں۔ آپ کی بڑی مہربانی ہے کہ آپ اتنا وقت دیتے ہیں اور آپ اس pulls کو بھی سمجھ رہے ہیں اور ہم آپ کے شکر گزار ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میرا یہ فرض ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ then it has to be sort out کوئی حل تو نکلے ناں۔ کاشتکار 14-2013 کے CPRs لے کر پھر رہے ہیں اور 13-2012 کے بھی لے کر پھر رہے ہیں for instance برادر شوگر ملز چونیاں کے ذمے پارلیمانی سیکرٹری نے بھی بتایا کہ 87 کروڑ 87 لاکھ روپے ہیں۔ چلیں، یہ statement مان لی جائے لیکن وہ payments جو due پر clear کی گئیں تو کیا وہ clear ہو گئی ہیں اور کیا کاشتکاروں کے چیک آنر ہو چکے ہیں؟ یہ سوالات ہیں اور اگر تو یہ چیکوں کی رقم کو منہا کر کے 87 کروڑ روپے کہہ رہے ہیں تو وہاں پر ہم نے آپ سے گزارش کی کہ ان کی بنک کی liabilities بھی ہیں، کین کمشنر یہاں بیٹھے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: انہوں نے پہلے بتا دیا ہے کہ جب وہ نیلام کریں گے تو پہلے کسانوں کو پیسے دیں گے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ اس کے procedure میں یہ provided نہیں ہے کہ وہ کیسے دیں گے۔ ایک ملز defaulter ہے تو کین کمشنر اس ملز کی پراپرٹی آپ seal کر دیتے ہیں تو وہ بنک کی liabilities دے گا یا کسانوں کی دے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: انہوں نے کہا ہے کہ پہلے کسانوں کو دیں گے۔ آپ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کی بات سن لیں کہ وہ کیا کہنا چاہتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم اور آپ لوگ زمینداروں کے حالات کی وجہ سے ان کے لئے کچھ کرنا چاہتے ہیں۔ پہلے تو میرے بھائی نے 8۔ارب روپے کا کہا ہے۔ پنجاب میں سب سے زیادہ جو payment گنّے کی دینی ہے وہ برادر شوگر ملز کی 87 کروڑ 87 لاکھ روپے کی ہے اور اس سے زیادہ پنجاب میں کسی شوگر ملز کی ادائیگی نہیں ہے۔۔۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! کین کمشنر نے statement دے دینی ہے کہ انہیں آٹھ مہینے آگے کے چیک دے دیئے گئے on paper یہ payment ہو گئی ہے لیکن میرا سوال صرف اتنا ہے کہ total outstanding payment میں سے مجھے وہ بتایا جائے جو زمیندار کی جیب میں پیسا گیا ہے۔ چیک کی بات میں نہیں کر رہا۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کہہ رہے تھے 8۔ارب روپے لیکن انہوں نے 87 کروڑ روپے کہا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! یہ 87 کروڑ روپے وہ ہے جو outstanding ہے clarity کے لئے میں کہہ رہا ہوں کہ جتنی outstanding میں آپ کو ڈائریکٹ چیک دے دیا ہے میری طرف سے وہ معاملہ clear ہے۔ اگر مجھے وہ چیک آٹھ مہینے بعد کا مل رہا ہو اور درمیان میں وہ default کر گئی ہے تو میں اس چیک کا کیا کروں گا؟ میں صرف یہ بات کر رہا ہوں کہ ہم numbers کے پیچھے نہ چھپیں چاہے وہ 87 روپے ہی ہوں۔ اگر دینے ہیں تو دینے ہیں ان کو چیک دے کر ٹرخانا نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! میرے بھائی 8۔ارب روپے کی بات کرتے ہیں۔ 14-2013 میں برادر شوگر ملز نے کسانوں کو total ادائیگی کی ہے۔ ہمارے پاس کوئی ایسا process نہیں ہے کہ اگر کوئی چیک لے کر گھر چلا گیا ہے اور اس کو ادائیگی نہیں کی ہے تو لوگ آئیں کیونکہ کین کمشنر کو اسی لئے بٹھایا ہوا ہے کہ ہمارے پاس آ کر بتائیں کہ ان کے پاس چیک ہے لیکن ادائیگی نہیں ہوئی۔ 14-2013 کی برادر شوگر ملز نے total payment clear کی ہے اور میرے بھائی کہہ رہے ہیں کہ 8۔ارب روپے کے defaulter ہو رہے ہیں۔ انہوں نے 15-2014 میں جو گنا خریدا ہے وہ ٹوٹل ایک ارب 72 لاکھ روپے کا ہے جس میں سے 85 لاکھ روپے زمینداروں کو

pay کر دیا ہوا ہے اور 87 کروڑ روپے کسانوں کا بقایا ہے جس کے لئے ایک procedure ہے جو قانونی procedure ہے اُس سے آگے ہم لوگ بھی نہیں جا سکتے۔ ایک طریق کار آئین میں طے ہے اُس کو adopt کر رہے ہیں۔ ہم اِن کے ساتھ کھڑے ہیں اگر یہ شوگر مل payments نہیں دے گی تو ہم اس کو قرقی کرنے جا رہے ہیں اور یہ ہم کسانوں کی payments کے لئے کر رہے ہیں۔ ڈی سی اوز کو with interest لکھا ہے اور لاء موجود ہے آپ پہلے assess نہیں کر سکتے کہ زمینداروں کو قرقی کرنے کے بعد بھی payments ملے گی یا نہیں ملے گی جو rules اور act میں طریق کار واضح کیا گیا ہے اُس کو adopt کر رہے ہیں انشاء اللہ کسانوں کو 100 فیصد ادائیگیاں کروائیں گے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر!۔۔۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ نہیں۔ جی، اب توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں، توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 817 جناب محمد سبطین خان کا ہے، یہ move کر دیا گیا ہے۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ توجہ دلاؤ نوٹس اٹک سے متعلقہ ہے آج جناب محمد سبطین خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ take up تو نہیں ہو سکتا۔

جناب قائم مقام سپیکر: لاء منسٹر صاحب! یہ move ہو چکا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ جو واقعہ ہوا ہے اس پر۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: رانا صاحب! یہ توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 817 چودھری شمشاد احمد خان (مرحوم) کے حوالے سے ہے۔

گوجرانوالہ: ممبر اسمبلی کا بیٹا اور دوست سمیت قتل سے متعلقہ تفصیلات

(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور: (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ انتہائی اندوہناک اور افسوسناک واقعہ ہے جس پر اسمبلی میں اس سے پہلے بھی بحث ہو چکی ہے اس واقعہ میں ہمارے بہت ہی معزز ممبر اور پیارے دوست چودھری شمشاد احمد خان (مرحوم) کی شہادت ہوئی اس میں پہلے مقدمہ نامعلوم ملزمان کے خلاف درج ہوا تھا اور اُس میں ایک ملزم رفیق عرف فیقی ورک نامزد ہوا تھا اس نے اُن کے

خلاف الیکشن میں بھی حصہ لیا تھا بعد میں تتیمہ بیان میں 13 ملزمان نامزد ہوئے جس میں ملزم ابو بکر اور نوید جو موقع پر فائرنگ کرنے والے ملزمان میں شامل تھے ان دونوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ طارق عرف پٹواری اور ظفر اللہ یہ بھی موقع پر موجود اور فائرنگ میں ملوث تھے یہ ابھی تک گرفتار نہیں ہوئے۔ اس کے علاوہ جن ملزمان نے ریکی کی اور اُس کے بعد اس منصوبے کے اوپر عمل کیا اُن میں شہباز عرف سیف اللہ، صابر حسین، اویس طارق، نکی حسین یہ بھی گرفتار نہیں ہوئے اور جو ملزمان دفعہ 109 میں جن کے ایماء پر یہ کام ہوا یہ رفیق عرف فیقی، شہباز احمد، سرفراز پسران فقیر محمد اور خود فقیر محمد نے اس جرم کی planning کی planning کے بعد اُس وقوعہ سے چار دن پہلے یہ تمام لوگ اپنی فیملی سمیت دبئی شفٹ ہو گئے اور اُس کے بعد جن لوگوں کا میں نے پہلے نام لیا ہے انہوں نے ریکی کی اور موقع پر ابو بکر، نوید، طارق عرف پٹواری اور ظفر اللہ فائرنگ میں ملوث پائے گئے ان میں سے شہباز عرف سیف اللہ، صابر حسین، اویس طارق جو ریکی میں ملوث تھے وہ گرفتار ہو چکے ہیں اور جو چار لوگ فائرنگ میں ملوث تھے اُن میں سے دو گرفتار ہو چکے ہیں باقی ملزمان کے خلاف زیر دفعہ 87 زف کارروائی CLPC عمل میں لائی جا رہی ہے۔ اُن کی پراپرٹی identify ہو گئی ہیں اُن کو attach کر دیا گیا ہے اس کے بعد اُن کی پراپرٹی کو نیلام کیا جائے گا جو ملزمان باہر ہیں اُن کے Red Warrants حاصل کئے جا رہے ہیں اور یہ کوشش کی جائے گی کہ اُن کو باہر سے لا کر گرفتار کر کے انصاف کے کٹہرے میں پیش کیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس سردار شہاب الدین خان کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ issue اسمبلی میں پہلے بھی discuss ہوا تھا اس پر فیصلہ ہوا تھا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending رکھا جائے گا کہ جب تک یہ سارے ملزمان arrest ہو کر نہیں آتے جب بھی کسی کیس کی پیروی چھوڑ دی جاتی ہے وہ وہیں کا وہیں رہ جاتا ہے یا لاء منسٹر صاحب بتا دیں کہ ہم اتنے عرصہ میں ان سب ملزمان کو arrest کر کے واپس لائیں گے یا اُس وقت تک یہ سارے ایوان نے اُس دن رائے دی تھی اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending رکھا جائے گا---

جناب قائم مقام سپیکر: میاں طارق محمود صاحب! آپ نے ابھی سنا کیا ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے ساری بات سنی ہے لیکن ابھی ملزمان تو باہر ہیں جنہوں نے سارا کچھ کیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں طارق محمود صاحب! آپ اب بات سنیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس مقدمے کی تفتیش اور پیروی کے حوالے سے top priority ہے اس میں قطعاً کسی قسم کی کوتاہی روا نہیں رکھی جائے گی میں اس معزز ایوان کو یقین دلاتا ہوں اور دوسرا یہ کہ جب کوئی معزز ممبر یہ محسوس کرے کہ اس میں کسی قسم کی کوئی کوتاہی ہے تو آپ آج توجہ دلاؤ نوٹس move کریں اگلے دن take up ہو جائے گا اس میں کوئی ایسی بات نہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 856 میاں طارق محمود!

منی مارکیٹ گلبرگ لاہور میں ڈاکوؤں کی فائرنگ سے خوف وہراس ودیگر تفصیلات

856 میاں طارق محمود: جناب سپیکر! کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 2 اور 3۔اگست کی درمیانی رات ڈاکوؤں کے ایک گروہ نے منی مارکیٹ 35L گلبرگ 2 لاہور میں 5 سے 7 منٹ تک آتشیں اسلحہ سے فائرنگ کی، موقع پر گولیوں کے 30 سے 35 خول پولیس چوکی غالب مارکیٹ نے اپنی تحویل میں لئے، ڈاکوؤں کی فائرنگ سے تمام اہلیان علاقہ خوف وہراس کے عالم میں گھروں سے باہر آ گئے؟

جناب قائم مقام سپیکر: اس کا جز (ب) بھی پڑھ دیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر!

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس بابت چوکی غالب مارکیٹ میں 3۔اگست 2015 کو متاثرہ افراد نے ایف آئی آر کے اندراج کے لئے درخواست گزاری، اس درخواست پر کیا کارروائی ہوئی؟

(ج) اگر پولیس نے ملزمان کو گرفتار کیا ہے تو مکمل تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب،ج) اس پر مقدمہ نمبر 696/15 مورخہ 15-08-26 بجرم 337H2/440 درج رجسٹر ہو چکا ہے اور اس میں موقع سے evidence ہے popular account ملا ہے اُس کی بنیاد پر تفتیش کو آگے بڑھایا جا رہا ہے اور جلد ملزمان کو گرفتار کر لیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 864 جناب محمد سبطین خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں یہ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کے حوالے سے ہے یہ بڑا اہم تھا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ واقعی بہت اہم ہے اور آپ اس کو pending فرمالیں اور میں معزز ایوان کو اتنا شیئر کرنا چاہوں گا کہ اس میں CTD جو ہمارا Counter Terrorism کا ادارہ ہے جس کو بہت بہتر training، بہتر وسائل اور اُن کو ہر قسم کا equip کیا گیا ہے۔ وہ Counter Terrorism Force پُرعزم ہے to fight against terrorism وہ بھی اس پر پوری تندہی سے کام کر رہے ہیں اس کے علاوہ جو ہماری Intelligence Agencies سول بھی اور عسکری وہ بھی اس کیس کے اوپر پوری طرح سے کام کر رہی ہیں اور اس میں کافی clues ملے ہیں اور اس میں بڑے بہتر اور positive انداز سے تفتیش کا عمل آگے بڑھ رہا ہے۔ اس میں وہ لوگ جنہوں نے اس چیز کو plan کیا، جنہوں نے موقع پر اس جرم کا ارتکاب کیا ان کی کافی حد تک identification ہو چکی ہے۔ چونکہ تفتیش کو آگے بڑھانے کے معاملات ہیں اس کے پیش نظر اس کو ابھی پبلک کرنا مناسب نہیں ہے لیکن یہ ادارے ان لوگوں تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے ہیں جن لوگوں نے اس جرم کا ارتکاب کیا ہے اور انشاء اللہ ان کو جلد گرفتار کر کے انہیں ان کے جرم کی سزا دی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: کیا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کر دیں یا dispose of کر دیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 868 محترمہ راحیلہ انور کا ہے۔

جہلم: معزز ممبر اسمبلی کے بیٹے پر فائرنگ سے متعلقہ تفصیلات

868: **محترمہ راحیلہ انور:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بحوالہ "دنیا" نیوز چینلز 26۔ اگست 2015 کی خبر کے مطابق دن 12:00 بجے تین مسلح افراد مسلسل 30 سے 45 منٹ تک ضلع جہلم میں میرے ڈیرے اور میرے بیٹے تیمور پر فائرنگ کرتے رہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بروقت اطلاع دینے کے باوجود پولیس موقع پر نہ پہنچی؟

(ج) کیا اس واقعہ کی ایف آئی آر درج ہو گئی ہے، تفتیش اور ملزمان کی گرفتاری میں کیا پیشرفت ہوئی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں مقدمہ درج ہو چکا ہے اور ملزمان کی گرفتاری تو نہیں ہوئی لیکن کچھ لوگوں کو ان کی نشاندہی پر شامل تفتیش کیا گیا ہے لیکن اس میں جو جواب ہے تو میری بات محترمہ سے ہوئی ہے وہ اس پر مطمئن نہیں ہیں۔ میری بات ڈی پی او سے ہوئی تو ڈی پی او یہ فرما رہے تھے کہ ہمیں محترمہ یا جو ان کے گواہان ہیں ان سے رابطے میں مشکل پیش آ رہی ہے جبکہ محترمہ کا مؤقف یہ ہے کہ انہوں نے متعدد بار ڈی پی او سے رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن ان کا رابطہ نہیں ہو سکا۔

جناب سپیکر! میں نے ان سے گزارش کی ہے کہ ابھی جب ایوان ملتوی ہوتا ہے یا اس میں کوئی وقفہ ہوتا ہے تو محترمہ اور ڈی پی او کو بٹھا کر میں خود بھی ان کی بات سن لیتا ہوں اور قائد حزب اختلاف بھی بیٹھ جائیں تو اس میں جو بھی پیشرفت ہوئی ہے اس سے ان کو آگاہ کر دیتے ہیں نیز جو مزید پیشرفت محترمہ مناسب خیال کرتی ہیں اس کے مطابق ڈی پی او اس معاملے کی تفتیش اور ملزمان سے گرفتاری سے متعلقہ معاملات کو انشاء اللہ آگے بڑھائیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔اب تحریک استحقاق کا وقت شروع ہوتا ہے۔پہلی تحریک استحقاق محترمہ راحیلہ انور کی ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر!اس تحریک استحقاق کو pending کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے۔اس تحریک استحقاق کو pending کیا جاتا ہے۔

رپورٹ

(میعاد میں توسیع)

جناب قائم مقام سپیکر: اب رانا عبدالرؤف مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

تحاریک التوائے کار نمبر 237 اور 728 بابت سال 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

رانا عبدالرؤف: جناب سپیکر!میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"تحاریک التوائے کار نمبر 14/237 اور 14/728 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"تحاریک التوائے کار نمبر 14/237 اور 14/728 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"تحاریک التوائے کار نمبر 14/237 اور 14/728 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! میں آپ کو کافی دیر تک بلاتا رہا لیکن مجھے لگتا ہے کہ شاید آپ کہیں پھنس گئے تھے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! مجھے کوئی اطلاع نہیں تھی کہ آج یہ معاملہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ کو اطلاع تھی۔

شیخ علاؤالدین: جناب! آپ نے یہ فرمایا تھا کہ کین کمشنر کو آپ کے چیمبر میں بلایا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ جی، میں نے چیمبر میں بلا کر کیا کرنا تھا؟ میں نے ایوان کا کہا تھا۔ چیمبر میں ہی وہ بیٹھا رہا ہے اور تقریباً 2:00 بجے سے سیکرٹری اور کین کمشنر بیٹھے رہے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں آپ سے یہی عرض کرنا چاہتا ہوں اگر آپ اجازت دیں کہ جب میں نے یہ معاملہ ایوان میں اٹھایا اس کے بعد یہ مل seal کرنے کے لئے گئے لیکن مل اس وقت seal کی گئی جب اندر کوئی saleable goods نہیں تھیں۔ وہاں saleable goods نہیں ہیں اور میری عرض یہ ہے کہ ایک سال سے زیادہ کا outstanding ہے۔ میرے کہنے کے بعد مل seal کی گئی اور وہاں پر سکریپ پڑا ہوا ہے۔ آپ خود دیکھیں کہ اگر میرے کہنے پر مل seal ہوئی تھی اور پورے پنجاب میں دوسری ملوں نے بھی پیسا دینا ہے تو انہوں نے وقت پر کارروائی کیوں نہیں کی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! اب ہو گیا ہے، آپ نے point out کیا وہ ادھر آئے انہوں نے گارنٹی دی اور ایوان کو ensure کروایا گیا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! مسئلہ ابھی حل نہیں ہوا۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب!اس پر کافی detail سے بات ہو گئی ہے اس کی قرقی کے لئے۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!آپ کمیٹی بنادیں میں آپ کو recovery کا طریق کار بتادیتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ مجھے نہ بتائیں وہ منسٹر فوڈ کے کمرے میں بیٹھے ہوئے ہیں انہیں جاکر recovery کا طریق کار بتادیں وہاں پر پارلیمانی سیکرٹری صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!یہ میرے حلقے کا معاملہ ہے لوگ بے پناہ پریشان ہیں آپ اس پر کمیٹی بنا دیں۔جب میں یہاں مسئلہ اٹھاتا ہوں تو اس وقت مل seal ہو جاتی ہے۔4.5۔ارب روپیہ بنکوں کا دینا ہے۔مجھے collator کو بڑھانا بھی آتا ہے گھٹانا بھی آتا ہے۔collator بڑھا کر 4.5۔ارب روپیہ بنکوں کا create کیا گیا تو payment کہاں سے ہوئی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب!اب وہ چلے گئے ہیں میں اس پر کوئی بات نہیں کر سکتا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!آپ کمیٹی بنادیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔آپ جاکر ان کے ساتھ بیٹھ جائیں وہ بیٹھے ہوئے ہیں میں نے ان کو پابند کیا ہے۔آپ جاکر انہیں یہ بات بتائیں وہ یہاں گارنٹی دے کر گئے ہیں کہ انہوں نے کسانوں کا 87 کروڑ روپیہ دینا ہے۔انہوں نے نوٹس کر دیا ہے جس وقت مل نیلام ہو گی سب سے پہلے وہ کسانوں کے پیسے دیں گے پھر وہ کوئی اور کام کریں گے۔

تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔پہلی تحریک التوائے کار نمبر 161/15 میاں نصیر احمد صاحب کی ہے۔جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! تحریک التوائے کار کا کیا کرنا ہے، کیا اس کو pending کرنا ہے؟

جام پور (راجن پور) میں محکمہ انہار کی کروڑوں روپے کی اراضی پر بااثر افراد کا قبضہ (۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر!اس میں demarcation تقریباً ہو چکی ہے ڈیپارٹمنٹ نے encroachment remove کرنے کے لئے 08-09-2015 تاریخ رکھی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار میاں طارق محمود کی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ اس کے لئے کمیٹی بنائیے یہ ایک اہم معاملہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! اس کے بعد بات کرتے ہیں۔ یہ تحریک التوائے کار نمبر 236/15 میاں طارق محمود کی ہے۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے؟ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

ایلیٹ ٹریننگ سکول بیدیاں روڈ پر دوران ٹریننگ وفات پانے والے کانسٹیبلز کے ورثاء کو قانونی مراعات دینے کا مطالبہ

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! یہ تحریک التوائے کار دو پولیس ملازمین جو کہ دوران سروس فوت ہوئے تھے ان کے متعلق ہے۔ ان کے کچھ بقایاجات ادا ہو گئے ہیں لیکن ایک انکوائری رپورٹ میں نے ڈیپارٹمنٹ کو کہی ہے کہ وہ بھیجے جس سے یہ صحیح ثابت ہو سکے کہ rules کے مطابق ان کو بقایاجات ادا ہوئے یا نہیں۔ اس تحریک التوائے کار کو pending فرمادیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 270/15 شیخ علاؤالدین کی ہے۔

لاہور میں ادیبوں اور شاعروں کی مالی امداد کے لئے رائٹرز گلڈ آف پاکستان کی عمارت زبوں حالی کا شکار

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب مفصل موصول تو نہیں ہوا لیکن شیخ صاحب کی اس میں خواہش یہ تھی کہ یہ جو بلڈنگ ہے اس کے سلسلے میں---

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! مجھے تو یہی نہیں پتا کہ میری خواہشات کیا تھیں مجھے کا پی ملے گی تو میری خواہشات کا پتا لگے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): شیخ صاحب! آپ کی تحریک التوائے کار نمبر 15/270 ہے آپ نے یہ تحریک پڑھ لی ہے۔ جب آپ نے پڑھ دی ہے تو پھر یہ آپ کی خواہش سے نکل گئی ہے۔

جناب سپیکر! اس میں شیخ صاحب یہ کہتے ہیں کہ ایوان کی یہ کمیٹی اس عمارت کے بہترین استعمال اور آمدن کے لئے جس کے ممبر چیئرمین پی اینڈ ڈی اور سیکرٹری خزانہ ہوں بنائی جائے تاکہ محرک کے ذہن میں جو مطلوبہ نتائج ہیں وہ حاصل کئے جا سکیں اور ایک تاریخی کام اس معزز ایوان کے ذریعے پایۂ تکمیل تک پہنچے۔

جناب سپیکر! اگر شیخ صاحب یہ سمجھتے ہیں اور جناب بھی اس کو recommend کریں تو اس کے مطابق اگر کمیٹی بن جائے اور وہ کمیٹی عمارت پر بہترین مصرف دیتی ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کے مطابق یہ dispose of ہو سکتی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ پہلی دفعہ مناسب جواب آیا ہے۔ آپ یہ دیکھیں کہ یہ اربوں روپے کی جگہ ہے ہمارے جن معزز ممبران کی یہاں رہائش کا مسئلہ ہے اس سے وہ بھی حل ہوتا ہے۔ آپ اس پر کمیٹی بنادیں اور یہ اتنی اچھی جگہ ہے کہ اس پر گورنمنٹ کا کوئی پیسا بھی نہیں لگے گا۔ اگر آپ کمیٹی بنادیتے ہیں تو میں بتادیتا ہوں کہ اس پر کیا کرنا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: تو پھر اس تحریک التوائے کار کو pending کر لیتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار جناب امجد علی جاوید، جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ)، محترمہ عائشہ جاوید کی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو بھی تحریک التوائے کار نمبر 15/161 کے ساتھ pending کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/457 جناب طارق محمود باجوہ کی ہے۔

محکمہ صحت کے افسران کا یرقان کی دوائیوں کے لئے مختص رقم
غریب مریضوں پر خرچ کرنے کی بجائے ذاتی فلاح پر خرچ کرنے کا انکشاف

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "اوصاف" مورخہ 27- اپریل 2015 کی خبر کے مطابق کہ محکمہ صحت پنجاب نے یرقان کی ادویات غیر ملکی فارما کمپنیوں سے دُگنا مہنگی خریدنے کا انکشاف۔ خبر میں مزید یہ انکشاف کیا ہے کہ حکومت پنجاب نے غریب مریضوں کے علاج کے لئے تین سالوں میں 2.5- ارب روپے خرچ کرنے کی منظوری دی تو افسروں نے گھپلوں کی منصوبہ بندی کر لی۔ ہیلتھ مافیا نے مقامی دواساز کمپنیوں کو راستہ سے ہٹانے کے لئے عالمی ادارہ صحت کی نامنظور شدہ لیبارٹری سے ٹرائل کا بہانہ کر کے ملکی قوانین کی خلاف ورزی کر ڈالی۔ تفصیلات یوں ہیں کہ محکمہ صحت پنجاب نے یرقان کی دوا کی خریداری میں غیر ملکی فارما کمپنیوں سے ملی بھگت کر کے کروڑوں روپے کے گھپلوں کی سازش پر عملدرآمد شروع کر دیا ہے۔ اس وقت پاکستان میں ہر 13 میں سے ایک شخص یرقان کا شکار ہے جس کی اکثریت صوبہ پنجاب سے ہے اس لئے صوبائی حکومت نے یرقان کے تدارک اور علاج کے لئے تین سال میں 2.5- ارب روپے خرچ کرنے کی منظوری دی ہے۔ جسے محکمہ صحت ہزاروں غریب مریضوں کی بجائے ذاتی فلاح کے لئے خرچ کرنے کا فیصلہ کرتے ہوئے غیر ملکی فارما کمپنیوں سے دُگنی قیمت پر ادویات خرید رہا ہے۔ اس طرح ڈرگ ایکٹ اور صوبائی خریداری قوانین کی دفعہ 12 کی کھلی خلاف ورزی ہو رہی ہے۔ یہ معاملہ اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ متذکرہ صورتحال سے نہ صرف یرقان کے مریضوں میں بلکہ صوبہ بھر کے عوام میں محکمہ صحت کے اس امر کے خلاف بے چینی کی لہر دوڑ گئی ہے اور سخت غم و غصہ پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض یہ ہے کہ مالی سال 15-2014 میں ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ سروسز پنجاب نے محکمہ صحت پنجاب میں یرقان کے لئے 54 کروڑ 55 لاکھ 36 ہزار 50 روپے مالیت کی ادویات

خریدنے کے لئے indent بھجوایا۔ محکمہ صحت حکومت پنجاب نے پنجاب پروکیورمنٹ رولز 2014 کے عین مطابق ان ادویات کی خریداری کے لئے قومی اخبارات میں بذریعہ اشتہار ٹینڈر نوٹس پری کوالیفکیشن نوٹس ملکی و غیر ملکی فارما کمپنیوں کو اپنی اپنی bids جمع کروانے کی دعوت دی۔ فارما کمپنیوں کی جمع کردہ bids کو پنجاب پروکیورمنٹ رولز 2014 کے عین مطابق محکمہ صحت کی تشکیل کردہ ماہرین پر مشتمل کمیٹی نے انتہائی ذمہ داری اور احتیاط سے جانچا۔ بعد ازاں lowest bids کو پنجاب پروکیورمنٹ رولز 2014 کے عین مطابق حسب ضابطہ کارروائی کرنے کے بعد purchase order جاری کر دیئے۔ جو ایک بہت competent authority اور ایک کمیٹی جس نے یہ تمام شرائط لاگو کرنے کے بعد مشورہ دیا جن کی نگرانی میں یہ تمام کارروائی مکمل ہوئی۔اس کمیٹی میں ڈی جی ہیلتھ پنجاب پروفیسر ڈاکٹر محمد عمر میڈیکل کالج راولپنڈی، پروفیسر ڈاکٹر آفتاب محسن گوجرانوالہ، پروفیسر ڈاکٹر غیاث النبی لاہور جنرل ہسپتال پروگرام منیجر ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام پنجاب لاہور، پروفیسر ڈاکٹر ظفر اقبال شیخ زید ہسپتال لاہور، پروفیسر ڈاکٹر زاہد یٰسین پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد، پروفیسر ڈاکٹر ارشاد الحسن کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج یونیورسٹی لاہور، پروفیسر ڈاکٹر محفوظ الرحمٰن ڈائریکٹر بلڈ ٹرانسفیوژن سروسز پنجاب لاہور، چیف ڈرگ کنٹرولر پنجاب لاہور اور ڈاکٹر ادریس پنجاب یونیورسٹی لاہور۔

جناب سپیکر! مندرجہ بالا ماہرین کے مشورہ کے مطابق اور قواعد کے مطابق مقررہ شرائط کے مطابق جس کا مقصد اعلیٰ معیار کے انجکشن کی خریداری کو یقینی بنانا تھا۔ محکمہ صحت دن رات مریضوں کی بھلائی کے لئے رولز اور قواعد کے مطابق کمیٹی کی recommendation کے مطابق ادویات کی خریداری کے بعد ان کو ہسپتال میں مہیا کر رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ ملک صاحب آپ اپنی تحریک التوائے کار out of turn لینا چاہتے تھے، آپ کا کوئی زیادہ important معاملہ ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! انتہائی اہم معاملہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پیش کریں۔ اس تحریک التوائے کار کا نمبر کیا ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! تحریک التوائے کار نمبر 703/15 ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے۔آپ اپنی تحریک پیش کریں۔

ضلع ساہیوال میں حالیہ سیلاب سے دریائے راوی کے کنارے متعدد دیہات زیر آب

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ حالیہ سیلاب میں ضلع ساہیوال میں واقع دریائے راوی کے کنارے گاؤں قطب شہانہ ودیگر موضع جات متاثر ہو رہے ہیں جس سے کروڑوں روپے مالیت کی فصلات تباہ ہو رہی ہیں اور مزید جانی و مالی نقصان کا بھی اندیشہ ہے۔مزید یہ کہ اس سے علاقے کی اراضی اور عوام الناس کو شدید نقصان کا خطرہ ہے جس کی وجہ حکومت پنجاب کی جانب سے تعمیر کئے جانے والے قطب شہانہ پل کے Guide Spar/Spill Ways کی بدولت دریائے راوی کا پانی اب آبادی قطب شہانہ،دلازیریں و میر شاہ، نتھواصلی،داد وصلی، نتھو فتیانہ ودیگر چکوک کی آبادیوں کو زیر آب کر رہا ہے جس سے مذکورہ دیہاتوں کو شدید نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔

جناب سپیکر!اس صورتحال سے پورا علاقہ سراپا احتجاج ہے اور احتجاجاً روڈ بلاک بھی کئے ہیں لہٰذا حکومت دریائے راوی کے کٹاؤ اور سیلاب سے تحفظ کے لئے فوری ہنگامی اقدامات کرے تاکہ دیہات کی آبادیاں اور علاقے کی اراضی کو دریا کے بے پروا سیلابی ریلے سے محفوظ بنایا جا سکے اور عوام الناس کی جان و مال کا تحفظ یقینی بنایا جا سکے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): شکریہ۔جناب سپیکر!اصل میں اس تحریک التوائے کار میں جو ایک مسئلہ اٹھایا گیا ہے وہ یہ ہے کہ یہ دریا پر جو ایک پل بنایا گیا ہے اور پل جو ہے وہ دریا کا جو پرانا کورس تھا اس پر بنایا گیا ہے، عارضی طور پر دریا نے جب راستہ تبدیل کیا تو دریا کا رخ دوسری طرف ہو گیا لیکن پل جو بنایا گیا ہے وہ original راستے پر بنایا گیا ہے۔اب اس جگہ پر پل بنانے سے دریا کی ایک چھوٹی سی لنک قطب شہانہ گاؤں کی طرف آتی تھی۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس کا پھر کیا کریں،اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میں عرض کر دیتا ہوں کیونکہ میں بھی یہ سمجھتا ہوں اور محکمہ کا بھی مؤقف یہی ہے کہ قطب شہانہ گاؤں کو پانی کی وجہ سے خطرہ موجود ہے لیکن اس سلسلے میں تمام اقدامات کئے گئے ہیں۔ ایک تو وہاں کی چھوٹی creek ہے وہاں پر جس کی وجہ سے پانی آتا تھا، اس کو زمین کے surface کے مطابق plug کر دیا گیا ہے۔ اس سے پانی باہر نہیں آتا، اس کے علاوہ باقی گاؤں کو جو خطرات ہیں، پنجاب حکومت کی ہدایت کے مطابق ٹیکنیکل کمیٹی نے اسے visit کر لیا ہے اور ورکنگ پیپر بھی تیار کر لیا ہے، یہاں پر حفاظتی بند بنا کر اس موضع کی مکمل حفاظت کی جائے گی۔ اس کے علاوہ ٹیکنیکل کمیٹی کی رپورٹ plus اس کا estimate مرتب کر کے بھیج دیا گیا ہے، انشاء اللہ تعالیٰ اس کے مطابق اس گاؤں کے جتنے بھی حفاظتی اقدامات ہیں وہ انشاء اللہ تعالیٰ جلد مکمل کر لئے جائیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ اب یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں نے بھی کچھ گزارش کرنی ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار وقاص حسن مؤکل! میں آپ کو ابھی ٹائم دیتا ہوں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ دو تین رپورٹیں lay کرنی ہیں، اس کے بعد میاں صاحب نے جو بھی بات کرنی ہے کر لیں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! صرف ایک منٹ میں اپنی بات کر لوں گا۔

سرکاری کارروائی

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب قائم مقام سپیکر: میرے خیال میں اس کے بعد پھر بات کر لیں گے۔ صرف دو تین رپورٹیں پیش ہونے دیں اس کے بعد بات کر لیتے ہیں۔ اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔

حکومت پنجاب کا مالی گوشوارہ برائے مالی سال2008-09 کا ایوان میں پیش کیا جانا

MR ACTING SPEAKER: Financial Statement of Government of the Punjab for the financial year 2008-09. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Financial Statement of Government of the Punjab for the financial year 2008-09.

MR ACTING SPEAKER: Financial Statement of Government of the Punjab for the financial year 2008-09 has been laid and referred to the Public Accounts Committee-I for examination and report within one year.

حکومت پنجاب کا منصوبہ پروگرام برائے معاونت بحالی خشک سالی کے حسابات کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال2009-10 کا ایوان میں پیش کیا جانا

MR ACTING SPEAKER: Audit Report on the Accounts of Drought Recovery Assistance Programme Project (DRAPP), Punjab for Audit year 2009-10. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Audit Report on the Accounts of Drought Recovery Assistance Programme Project (DRAPP), Punjab for Audit year 2009-10.

MR ACTING SPEAKER: The Audit Report on the Accounts of Drought Recovery Assistance Programme Project (DRAPP), Punjab for Audit year 2009-10 has been laid and referred to the Public Accounts Committee-II for examination and report within one year.

محکمہ آبپاشی حکومت پنجاب تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان میں سی آر بی سی ایریا (تیسرا مرحلہ) میں رود کوہی کے انتظام وانصرام کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 12-2011 کا ایوان میں پیش کیا جانا

MR ACTING SPEAKER: Audit Report on Management of Hill Torrents in CRBC Area (Stage-III) in D.G Khan and Taunsa District Dera Ghazi Khan, Government of the Punjab, Irrigation Department for audit year 2011-12. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Audit Report on Management of Hill Torrents in CRBC Area (Stage-III) in D.G Khan and Taunsa District Dera Ghazi Khan, Government of the Punjab, Irrigation Department for audit year 2011-12.

MR ACTING SPEAKER: The Audit Report on Management of Hill Torrents in CRBC Area (Stage-III) in D.G Khan and Taunsa District Dera Ghazi Khan, Government of the Punjab, Irrigation Department for audit year 2011-12 has been laid and referred to the Public Accounts Committee-II for examination and report within one year.

محکمہ مواصلات وتعمیرات، حکومت پنجاب، لاہور، فیصل آباد، جھنگ، بھکر روڈ (33-42 کلومیٹر) کو دورویہ بنانے کے لئے آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 12-2011 کا ایوان میں پیش کیا جانا

MR ACTING SPEAKER: Audit Report on Dualization of Lahore-Faisalabad-Jhang-Bhakkar Road (length 42-33 KM), Government of the Punjab, Communication and Works Department for audit year 2011-12. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan):Mr Speaker! I lay audit Report on Dualization of Lahore-Faisalabad-Jhang-Bhakkar Road (length 42-33 KM),

Government of the Punjab, Communication and Works Department for audit year 2011-12.

MR ACTING SPEAKER: Audit Report on Dualization of Lahore-Faisalabad-Jhang-Bhakkar Road (length 42-33 KM), Government of the Punjab, Communication and Works Department for audit year 2011-12 has been laid and referred to the Public Accounts Committee-II for examination and report within one year.

محکمہ مواصلات و تعمیرات، حکومت پنجاب، فیصل آباد، سمندری روڈ (سمندری کے فیصل آباد بائی پاس کے درمیانی حصہ) کو دورویہ بنانے کے لئے آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 13-2012 کا ایوان میں پیش کیا جانا

MR ACTING SPEAKER: Audit Report on Dualization of Faisalabad Sammundri Road (Section between Faisalabad Bypass of Sammundri), Government of the Punjab, Communication and works Department for Audit year 2012-13. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Audit Report on Dualization of Faisalabad Sammundri Road (Section between Faisalabad Bypass of Sammundri), Government of the Punjab, Communication and works Department for Audit year 2012-13.

MR ACTING SPEAKER: Audit Report on Dualization of Faisalabad Sammundri Road (Section between Faisalabad Bypass of Sammundri), Government of the Punjab, Communication and works Department for Audit year 2012-13 has been laid and referred to the Public Accounts Committee-II for examination and report within one year.

جی، سردار وقاص حسن مؤکل!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں صرف تیس سیکنڈ میں اپنی بات مکمل کر لوں گا۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! آپ فرمائیں کہ کون بات کرے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار وقاص حسن موکل!

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں چھوٹی سی بات کروں گا کہ ایچیسن کالج کے پرنسپل آغا غضنفر صاحب کو ان کے گھر میں محبوس کیا گیا ہے۔ آپ کی وساطت سے حکومت سے میرا یہ سوال ہے کہ اگر ایک قوم اپنے استاد کے ساتھ اس قسم کا رویہ کرے گی تو اس قوم کا کیا انجام ہو گا؟ بے شک وہ ایچیسن کالج ہے، بے شک وہ گورنمنٹ کالج ہے، بے شک جو مرضی ہے لیکن ایک تعلیمی ادارے کے ہیڈ ماسٹر کے ساتھ اس قسم کا رویہ رکھنا کہاں کی انسانیت ہے؟ وہ غلط رکھا گیا یا ٹھیک رکھا گیا لیکن ایک استاد کے ساتھ اس قسم کی بات کرنا میرے خیال میں اس سے زیادہ تضحیک آمیز بات نہیں ہو سکتی۔ میں آپ سے صرف یہی request کروں گا کہ اس چیز کا notice لیا جائے۔ ہم بطور قوم اپنے استادوں کے ساتھ کیا کر رہے ہیں یہ ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: لاء منسٹر صاحب بیٹھے ہیں انہوں نے note کر لیا ہے۔ جی، میاں صاحب!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی سپریم کورٹ کے آرڈر کے حوالے سے گزارش کی تھی، ابھی لاء منسٹر صاحب بھی یہاں تشریف رکھتے ہیں ایک دن میٹنگ Chair کر رہے تھے تو وہاں پر بھی بات ہوئی تھی کہ اسمبلی کی ساری کارروائی اردو میں کی جائے۔ آج یہ Financial Statement of the Government of the Punjab اور آڈٹ رپورٹس بھی انگلش میں دے دی ہیں۔ جب سپریم کورٹ نے آپ کو کہہ دیا ہے کہ محکموں کے درمیان تمام خط و کتابت اردو میں کی جائے۔ آپ یہاں پر سوالات کے جوابات تو اردو میں کرتے ہیں لیکن قانون سازی انگلش میں لے آتے ہیں۔ میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ 98 فیصد لوگ اس بات کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔ جب پاکستان کے ایک اعلیٰ ترین ادارے نے یہ بات کہہ دی ہے کہ آپس کی communication اردو میں کی جائے اور آپ نے اس دن کہہ بھی دیا تھا لیکن اس کے باوجود نہیں ہو رہی اور پھر ہمارے ہاتھ میں یہ کتابیں پکڑا دی گئی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں نے کہہ دیا ہے۔ جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! شکریہ۔ جیسے آپ ابھی فرما رہے تھے کہ آج انہوں نے اس بات کا اعتراف کیا کہ میرے حلقے کا 87 کروڑ روپیہ دینا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ انہوں نے کہہ دیا ہے کہ وہ اس کو auction کر کے دے دیں گے۔ یہاں وزیر خزانہ بھی تشریف فرما ہیں آپ دیکھیں کہ بنکنگ لاء کے تحت

loaningکاone chargeاس کو ملے گا جس کا قرضہ پہلے ہوگا اور میری اطلاع کے مطابق ان پر پندرہ بیس سال پرانا chargeبھی ہے۔ اگر charge one auctionمیں جائے گا تو پہلے بنکوں کو ملے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب!ان کو تھوڑا سا ٹائم دے دیں۔ آج بہت سارے ممبران نے اس پر بات کی ہے اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے on the floor of the House گارنٹی دی ہے، انہوں نے commitmentکی ہے۔ اگر commitmentپوری نہ ہوئی تو وہ کہیں بھاگے نہیں جا رہے اور کین کمشنر بھی کہیں نہیں بھاگ رہا ان کو دوبارہ بلالیں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!اگر ایک روپے کی چیز پر پانچ روپے کا chargeہے تو وہ بھاگ گئے ہیں۔ میری عرض سنئے کہ انہوں نے 87 کروڑ روپیہ کسان کا دینا ہے جو کہ under the law last chargeمیں آئے گا first chargeان بنکوں کا آئے گا جنہوں نے انہیں 1999 یا 2000 میں loan دیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب!ہم بیٹھ کر کیسے تعین کر سکتے ہیں؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! recovery کا طریق کار for the timeدیکھتے ہیں آپ نے جو auctionکی بات کی ہے وہ تو سپریم کورٹ میں جاتے جاتے کتنے سال لگیں گے اور کسان تو رل جائے گا۔ آپ اس پر کمیٹی بنادیں اور charge one createکروادیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر!آپ کمیٹی بنادیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ تھوڑا سا ٹائم دے دیں میں اس کو دیکھتا ہوں۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہوگیا ہے لہٰذا اب اجلاس بروز منگل یکم ستمبر 2015 صبح 10:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2015

منگل، یکم ستمبر 2015

(یوم الثلاثہ، 16۔ ذیقعد 1436ھ)

سولھویں اسمبلی: سولھواں اجلاس

جلد 16: شمارہ 5

307

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ یکم ستمبر 2015

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات زکوٰۃ و عشر اور امداد باہمی)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

(مفاد عامہ سے متعلق قرار دادیں)

(مورخہ 19۔ مئی 2015 کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھی گئی قرارداد)

ڈاکٹر سید وسیم اختر: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ میں لائبریریوں سے متعلق قانون سازی کرتے ہوئے تمام کارپوریشنز، میونسپل کمیٹیوں، ضلع کونسلوں اور یونین کونسلوں کو پابند بنایا جائے کہ وہ اپنی آمدنی کا کم از کم تین فیصد لائبریریوں کے قیام، ترویج اور ترقی پر صرف کریں نیز لائبریری میں کام کرنے والے سٹاف کے لئے سروس سٹرکچر اور سروس رولز بھی بنائے جائیں۔ نیز تمام نجی و سرکاری تعلیمی اداروں میں بھی لائبریریاں قائم کی جائیں اور اس کے لئے ضروری فنڈز کا بندوبست کیا جائے۔

(موجودہ قرار دادیں)

1۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر: اس ایوان کی رائے ہے کہ کسانوں کو بلاسود زرعی قرضے فراہم کئے جائیں اور اس پر فوری عملدرآمد کو یقینی بنایا جائے۔

2۔ جناب طارق محمود باجوہ: یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ فارماسیوٹیکل کمپنیوں کی اجارہ داری ختم کرنے کے لئے ان کمپنیوں کو generic ناموں سے ادویات تیار اور فروخت کرنے کا پابند بنایا جائے تاکہ معیاری اور سستی ادویات کی فراہمی ممکن ہو سکے۔

3۔ سردار شہاب الدین خان: اس ایوان کی رائے ہے کہ مایہ ناز سرائیکی شاعر شاکر شجاع آبادی کے بیرون ملک علاج کا بندوبست کیا جائے اور ان کی فیملی کے لئے ماہانہ package کا اعلان کیا جائے تاکہ وہ اور ان کی فیملی ایک باعزت زندگی گزار سکیں۔

4۔ جناب محمد سبطین خان: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبے بھر کے تمام سرکاری سکولوں میں واٹر فلٹریشن پلانٹس لگائے جائیں۔

308

5- میاں محمد اسلم اقبال: یہ ایوان ملک میں دہشت گردی کی سرگرمیوں کی بھرپور مذمت کرتا ہے اور دہشت گرد عناصر کے خلاف لڑنے والے اداروں اور شخصیات کی خدمات کو خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔اس ایوان کی رائے ہے کہ دہشت گردی کے واقعات میں وطن عزیز کے لئے جان قربان کرنے والی شخصیات کو سرکاری طور پر شہید کے لقب سے پکارا جائے۔ نیز دہشت گردی کی جنگ میں شہید ہونے والے ارکان اسمبلی، وزراء یا دیگر سیاسی شخصیات کے لواحقین کو انہی مراعات سے نوازا جائے جو سکیورٹی فورسز کی شہید ہونے والی شخصیات کے ورثاء کو دی جاتی ہیں۔

309

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا سولھواں اجلاس

منگل، یکم ستمبر 2015

(یوم الثلاثہ، 16۔ ذیقعد 1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 30 منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا كَبِيرًا ﴿٩﴾ وَأَنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٠﴾

سورۃ بنیٓ اسرآئیل آیات 9تا10

یہ قرآن وہ رستہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھا ہے اور مومنوں کو جو نیک عمل کرتے ہیں بشارت دیتا ہے کہ اُن کے لئے اجر عظیم ہے (9) اور یہ بھی (بتاتا ہے) کہ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اُن کے لئے ہم نے دُکھ دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے (10)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

عشق تیرا نہ اگر میرا مسیحا ہوتا
تو میں بھی گمراہی کے ویرانوں میں کھویا ہوتا
تیری نسبت نے سنوارا میرا اندازِ حیات
میں اگر تیرا نہ ہوتا سگِ دنیا ہوتا
کاش یہ آنکھ تیری راہ کے تنکے چُنتی
دل تیرے شہر کی گلیوں میں سُلگتا ہوتا

سوالات

(محکمہ جات زکوٰۃ و عشر اور امداد باہمی)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات زکوٰۃ و عشر اور امداد باہمی سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! پنجاب اسمبلی کے سامنے پاک ریڈ کریسنٹ اینڈ ڈینٹل کالج کے بچے اس وقت protest کر رہے ہیں۔ یہ کالج گزشتہ چار سال سے چل رہا ہے اور اس کے چار batches موجود ہیں۔ آج جب exam کا وقت آیا ہے تو ان کو رجسٹریشن نہیں دی جا رہی بلکہ ان کو بالکل لاوارث چھوڑ دیا گیا ہے۔ سب طلباء اس وقت سڑک پر موجود ہیں لہٰذا میری درخواست ہے کہ آپ جو متعلقہ آدمی ہیں ان سے کہیں کہ اُن کے issues کو دیکھیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحبہ! اس matter کو دیکھتے ہیں۔ پہلا سوال نمبر 269 محترمہ عائشہ جاوید کا ہے۔ کیا یہ refer ہوا تھا؟

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! سپیشل کمیٹی کو یہ سوال refer ہوا تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! مجھے بتا دیا جائے کہ اس کا ابھی status کیا ہے کیونکہ پتا نہیں اس کمیٹی کی extension ابھی لی گئی ہے یا نہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! اس حوالے سے آپ نے کمیٹی نمبر 4 تشکیل دی تھی جس کے کنوینر ملک محمد وارث کلو ہیں، اس کے ممبران چودھری محمد یٰسین سوہل، شیخ علاؤالدین، محترمہ راحیلہ خادم حسین، سردار شہاب الدین خان اور خود محرک محترمہ عائشہ جاوید ہیں۔ ایک سابقہ سوال بھی

بالکل اسی nature کا تھا۔ آپ نے ایک کمیٹی بنائی جس کی دو تین meetings ہو چکی ہیں۔ اب یہ final round میں ہے اس لئے اس سوال کو pending کر لیا جائے۔ جونہی رپورٹ آئے گی تو اس ایوان میں پیش کر دی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2110 محترمہ ناہید نعیم کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 3456 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: محکمہ امداد باہمی کی زرعی / شہری اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*3456: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر امداد باہمی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ امداد باہمی کی زرعی و شہری اراضی کتنی ہے اور کہاں کہاں واقع ہے؟

(ب) اس ضلع میں محکمہ ہذا کی کتنی دکانیں ہیں اور کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ج) اس رقبہ / دکانوں سے محکمہ کو سالانہ کتنی آمدن ہو رہی ہے، تفصیل سال 11-2010 اور 13-2012 کی بتائیں؟

(د) اس رقبہ / دکانوں پر کن کن افراد نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ہ) کیا محکمہ ان دکانوں / رقبہ کو ناجائز قابضین سے واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) اس بابت عرض ہے کہ ضلع لاہور میں محکمہ امداد باہمی کی کوئی زرعی و شہری ملکیتی اراضی نہ ہے۔

(ب) ضلع لاہور میں محکمہ امداد باہمی کی ملکیتی کوئی دکان نہ ہے۔

(ج) عرض ہے کہ ضلع لاہور میں محکمہ امداد باہمی کی کوئی دکان ہے اور نہ ہی دکانوں سے سالانہ آمدنی کا کوئی وسیلہ ہے۔

(د) بیان مذکورہ بالا کی روشنی میں سوال غیر متعلقہ ہے۔

(ہ) بیان مذکورہ بالا کی روشنی میں سوال غیر متعلقہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میں اس سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال بھی ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2117 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: ہسپتالوں کو دی جانے والی زکوٰۃ کی رقم کی تفصیلات

*2117: **ڈاکٹر نوشین حامد:** کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور ضلعی زکوٰۃ کمیٹی نے 14-2013 کے لئے ہسپتالوں میں غریب لوگوں کے لئے کتنی رقم مختص کی ہے؟

(ب) یہ رقم کن کن ہسپتالوں کو کتنی کتنی دی جائے گی؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع زکوٰۃ کمیٹی لاہور نے سال 14-2013 کے لئے ہسپتالوں کے غریب اور نادار مستحقین کے علاج معالجہ کے لئے مبلغ 57 لاکھ 69 ہزار 476 روپے کی رقم موصول ہوئی ہے۔

(ب) یہ رقم ضلع لاہور کے مندرجہ ذیل چھ ہسپتالوں کو زکوٰۃ کی تقسیم کے قواعد کے تحت جاری کی گئی جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	نام ہسپتال	مختص کردہ رقم
1	گورنمنٹ نواز شریف ہسپتال یکی گیٹ لاہور	9 لاکھ 12 ہزار 500 روپے
2	گورنمنٹ میاں منشی ہسپتال بند روڈ لاہور	10 لاکھ 87 ہزار 700 روپے
3	گورنمنٹ کوٹ خواجہ سعید ہسپتال لاہور	10 لاکھ 87 ہزار 700 روپے
4	گورنمنٹ ٹی بی ہسپتال بلال گنج لاہور	7 لاکھ 93 ہزار 874 روپے
5	گورنمنٹ سید مٹھا ہسپتال لاہور	7 لاکھ 30 ہزار روپے
6	گورنمنٹ ہسپتال شاہدرہ لاہور	11 لاکھ 53 ہزار 400 روپے
	میزان	57 لاکھ 65 ہزار 174 روپے

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ جو زکوٰۃ جن ہسپتالوں کو دی جاتی ہے اُن کی لسٹ دی جائے۔ انہوں نے جز (ب) میں ہسپتالوں کی لسٹ دی ہے کہ لاہور میں چھ ہسپتالوں کو زکوٰۃ دی جاتی ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ ان چھ ہسپتالوں کو select کرنے کا کیا criterion ہے اور باقی ہسپتالوں کو اس میں شامل کیوں نہیں کیا گیا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! سب سے پہلے میں بتانا چاہتا ہوں کہ یہ چھ ہسپتال وہ ہیں جو صوبائی سطح کے ہیں اور ان کے علاوہ دوسرے ڈی ایچ کیو ہسپتال اور prominent ہسپتال ہیں۔ اس کی دو لسٹیں بنتی ہیں، ایک پنجاب کی سطح پر ڈی ایچ کیو اور ٹی ایچ کیو ہسپتالوں کی ایک علیحدہ لسٹ ہوتی ہے اور 44 کے قریب ایسے ہسپتال ہیں جن کو صوبائی سطح پر ہم بڑے ہسپتال کہتے ہیں۔ ہمارے جو فنڈز آتے ہیں اُن میں سے بڑے ہسپتالوں کے لئے ہم نے زیادہ رقم رکھی ہوتی ہے اور چھوٹے ٹی ایچ کیو یا ڈی ایچ کیو ہسپتالوں کے لئے تھوڑی رقم رکھی ہوتی ہے۔ یہ طریق کار پوچھ رہی ہیں تو اس کا طریق کار یہی ہے کہ جو ہسپتال بڑے level پر ہوتے ہیں وہاں پر capacity اور علاج کی facility کے مطابق دیکھا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر شوکت خانم ہسپتال ہے ہم اس کو بھی پیسے دیتے ہیں۔ اسی طرح پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، میو ہسپتال، گنگارام ہسپتال اور گلاب دیوی ہسپتال کو بھی پیسے دیتے ہیں۔ ہم ان کی capacity اور مریضوں کی تعداد دیکھتے ہیں اور اس کے مطابق یہ بھی دیکھتے ہیں کہ ان کی وہاں need کیا ہے تب ہم پیسے دیتے ہیں۔ ڈی ایچ کیو اور ٹی ایچ کیو کو ہم minor سا حصہ دیتے ہیں۔ ویسے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ اس کو deal کرتا ہے لیکن چونکہ یہ فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے قانون بنا تھا اور اسی کو ابھی ہم follow کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ ہم نے اپنا قانون بنا لیا ہے جسے آئندہ اجلاس میں پیش کر کے پاس کروائیں گے۔ اس میں ہم نے مزید پیسے بھی add کئے ہیں اور کوشش کر رہے ہیں کہ ہم اس کو بہتر سے بہتر کر سکیں۔ محترمہ نے چھ ہسپتالوں کا پوچھا ہے اور ان ہسپتالوں کے علاوہ میں نے مزید بھی reference دیئے ہیں لیکن ان ہسپتالوں کی بہت بڑی تعداد ہے۔ ان کا طریق کار یہی ہے کہ وہاں کی ضرورت کے مطابق مریضوں کا خیال رکھا جاتا ہے کہ وہ کس حد تک afford کرتے ہیں، کس حد تک afford نہیں کرتے اور اسی لحاظ سے ہی ہم دیکھتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس سوال کے جواب میں بھی یہ printکروا دیتے۔

وزیر زکوٰۃ وعشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سردار صاحب!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! بڑے عرصہ کے بعد زکوٰۃ وعشر کے سوالات آئے ہیں تو میں آپ کی توسط سے معزز وزیر سے عرض کرنا چاہوں گا کہ پنجاب ایجوکیشن انڈوومنٹ فنڈ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: کون سے سوال کی بات کر رہے ہیں؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! اسی سوال سے متعلق بات کر رہا ہوں کہ ایک تو ماشاء اللہ حکومت پنجاب کو یاد آگیا زکوٰۃ وعشر کہ اڑھائی سال ہونے کو ہیں اور تقریباً ابھی چھ ماہ ان کو فنکشنل ہوئے ہوئے ہیں۔ پچھلی حکومت میں بھی زکوٰۃ وعشر کے محکمہ کو ضلعی سطح پر فنکشنل ہوئے عرصہ چھ ماہ ہوا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میری گزارش سن لیں کہ میں ضلع لیّہ کے حوالے سے بات کروں گا کہ ضلع لیّہ میں ایک بھی پیسا کوئی ایسا آیا ہے اور نہ ہی طلباء تک پہنچا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! لیّہ کے کسی ہسپتال کو آپ نے کوئی فنڈ دیا ہے؟

وزیر زکوٰۃ وعشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! پہلے تو میں انہیں بتانا چاہتا ہوں اور اس ایوان کو بھی بتانا چاہتا ہوں کہ یہ بڑے عرصہ کے بعد سوالوں کے جوابات آئے ہیں۔ میرے معزز بھائی نے یہ بات تو کی ہے لیکن شاید ان کے علم میں نہیں ہے کہ یہ پچھلے اجلاس میں بھی۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ منسٹر صاحب! انہوں نے سوالوں کے جوابات کی بات نہیں کی ہے۔

وزیر زکوٰۃ وعشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! نہیں۔ انہوں نے کہا کہ بڑے عرصہ کے بعد سوالوں کے جوابات آئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ منسٹر صاحب! انہوں نے کہا کہ ضلع کی سطح کے زکوٰۃ وعشر کے چیئرمین functionalہوئے چھ ماہ ہوئے ہیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! نہیں۔ یہ functional عرصہ سے ہیں اور تین چار ایسے اضلاع رہ گئے ہیں جن کے لئے ہم نے working شروع کی ہوئی ہے جس میں لیّہ، راجن پور کے علاوہ منڈی بہاؤالدین بھی شامل ہے تو چار اضلاع رہ گئے ہیں جس کے لئے ابھی یہ کمیٹیاں بن رہی ہیں لیکن اس کے علاوہ 32 اضلاع میں پوری طرح سے یہ functional ہیں اور 100 فیصد functional ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ فنڈز بھی جاری کئے جا رہے ہیں۔ لیّہ کے حوالے سے صحیح کہہ رہے ہیں اور اس لحاظ سے صحیح ہے کہ پچھلے چار پانچ ماہ سے ابھی اس کا سٹرکچر نہیں بن سکا اور ہم انہیں ensure کرتے ہیں کہ انشاء اللہ within 15 days یہ بن جائے گا اور ضلع لیّہ کے فنڈز بھی ہم نے رکھ لئے ہیں جو کہ جاری بھی کر دیئے ہیں اور جیسے ہی یہ پندرہ دنوں کے اندر اندر ہوتا ہے تو یہ کام شروع ہو جائے گا۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میری گزارش پھر وہی ہے کہ معزز وزیر صاحب نے admit کیا کہ ابھی تک کمیٹیاں نہیں بنیں تو یہی ہے good governance اور جو پیسا مستحق لوگوں کے پاس جانا چاہئے جبکہ خود منسٹر صاحب on the floor of the House admit کر رہے ہیں کہ لیّہ میں ابھی تک یہ functional نہیں ہے تو مجھے یہ time limit دے دیں اور یہ بتا دیں کہ یہ کمیٹی کب تک functional ہو گی اور فنڈز کب تک ریلیز ہوں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں نے date تو انہیں دے دی تھی۔ کمیٹی بن چکی ہے اور اس کا نوٹیفکیشن بھی جاری کر دیا ہے اور یہ انشاء اللہ پندرہ دنوں کے اندر اندر functional ہو جائے گی۔ کیونکہ ہم نے "عید گرانٹ" بھی دینی ہوتی ہے اور اس سے پہلے پہلے ہم نے یہ سارے کام کرنے ہوتے ہیں۔ میں اس ایوان کے سامنے یہ بات کر رہا ہوں کہ within 15 days یہ سارا process functional ہو جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، سردار صاحب!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! آج کے پندرہ دنوں کے بعد اجلاس تو نہیں ہو گا اس لئے آپ اسے ensure کروا دیں۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ میں کروا دوں گا۔ جی، اگلا سوال بھی ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 2118 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں زکوٰۃ فنڈ سے تعلیمی وظائف کے لئے مختص کی گئی رقم و دیگر تفصیلات

*2118: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب میں زکوٰۃ فنڈ سے کل کتنی رقم 14-2013 میں تعلیمی وظائف کے لئے مختص کی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ PEEF کا ادارہ بھی تعلیمی وظائف میں بہترین کارکردگی اور غریب بچوں کے الگ میرٹ کو کمپیوٹرائز کر کے وظائف دے رہا ہے، کیا یہ ممکن ہے کہ محکمہ زکوٰۃ تعلیمی وظائف کی رقم PEEF کے حوالے کر دے تاکہ وہ بہتر نظام اور طریق کار جو PEEF نے وضع کیا ہے، اس سے فائدہ اٹھایا جا سکے اور عملہ کا duplicate کام ختم کر کے سرکاری اخراجات کم کئے جا سکیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) محکمہ زکوٰۃ نے سال 14-2013 کے لئے پنجاب میں تعلیمی وظائف کی مد میں مبلغ 20 کروڑ 16 لاکھ 64 ہزار 600 روپے مختص کئے ہیں۔

(ب) جی ہاں! PEEF (پنجاب ایجوکیشنل انڈوومنٹ فنڈ) کا ادارہ بھی تعلیم کے میدان میں بہترین کارکردگی کے حامل طلباء و طالبات کو تعلیمی وظائف کا اجراء کر رہا ہے۔ اس ضمن میں پیش ہے کہ زکوٰۃ کی رقم PEEF کے حوالے نہیں کی جا سکتی کیونکہ PEEF صرف بہترین کارکردگی یعنی اعلیٰ نمبر حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کے لئے تعلیمی وظائف کا اجراء کر رہا ہے جس میں دوسرے صوبوں کے علاوہ فاٹا اور آزاد کشمیر کے پسماندہ علاقے کے طلباء بھی شامل ہیں نیز اس کے اغراض و مقاصد بھی زکوٰۃ کے قواعد و ضوابط سے بالکل مختلف ہیں۔ محکمہ زکوٰۃ صرف مستحق طلباء و طالبات کو زکوٰۃ فنڈ سے تعلیمی وظائف جاری کرتا ہے اور رقم متعلقہ تعلیمی ادارہ کے سربراہ کو جاری کی جاتی ہے جس کو اس ادارہ کی مورا سکالرشپ کمیٹی جو ادارہ کے سربراہ، کلاس ٹیچر اور ضلع زکوٰۃ کمیٹی کا نامزد کردہ ممبر یا تعلیمی ادارہ کے علاقہ کے چیئرمین مقامی زکوٰۃ کمیٹی یا اس کمیٹی کے ممبر پر مشتمل ہوتی ہے۔ یہ رقم مستحق

طلباء وطالبات میں قواعد کے مطابق تقسیم کرتی ہے نیز یہ کہ محکمہ زکوٰۃ نے اس مقصد کے لئے کوئی علیحدہ عملہ تعینات نہ کیا ہے لہٰذا عملہ کے duplicate ہونے کا تاثر درست نہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ پنجاب میں تعلیمی وظائف کی مد میں جو پیسے دیئے جا رہے ہیں تو کیا اس کے اندر صوبوں کی poverty index یا ان کی پسماندگی وغیرہ کو دیکھتے ہوئے اضلاع کو choose کیا جاتا ہے یا کیا criterion ہے جس سے یہ وظائف پنجاب میں تقسیم کئے جا رہے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ وعشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! اس کا طریق کار poverty کے حساب سے نہیں کیا جاتا بلکہ distribution of funds جو ہیں وہ population of the district کے حساب سے کیا جاتا ہے اور equally divide کیا جاتا ہے، population کی base پر کیا جاتا ہے اور اس کے مطابق فنڈز تقسیم کئے جاتے ہیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! ایسا کوئی criterion کیوں نہیں مقرر کیا جاتا کہ جو علاقے زیادہ غربت کا شکار ہیں وہاں پر یہ فنڈز زیادہ فراہم کئے جائیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ وعشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! اس میں دو تین پروگرام ہمارے ایسے ہیں، پہلے تو یہ clear کر دیا جائے کہ فنڈز آبادی کی بنیاد پر دیئے جاتے ہیں لیکن جو پسماندہ علاقے ہیں اور جو ایسے علاقے ہیں جہاں پر مقابلتاً غربت زیادہ ہے تو اس کے لئے ہم علیحدہ پروگرام لے کر آ رہے ہیں، آ بھی چکے ہیں اور فنکشنل بھی ہیں جیسے ہمارے ووکیشنل انسٹیٹیوٹس ہیں۔ ہماری کوشش ہے کہ اب جو نئے ادارے بن رہے ہیں وہ ہم سارے اسی سائیڈ پر بنا رہے ہیں تاکہ وہاں کے لوگوں کو اس کا زیادہ فائدہ ہو اور وہ بہت بڑا پراجیکٹ ہے جس کو ہم چلا رہے ہیں۔ جنوبی پنجاب میں ہم اس کو 70/60 فیصد رکھتے ہیں اور باقی سائیڈ پر ہم کم رکھتے ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! ابھی ابھی اس جواب میں قابل احترام وزیر موصوف نے آبادی کے حوالے سے بات کی ہے کہ فنڈز آبادی کے لحاظ سے تقسیم کئے جاتے ہیں تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کون سی آبادی کے تحت یہ تقسیم کئے جاتے ہیں کیونکہ یہاں پر تو مردم شماری نہیں ہوئی ہے۔ پانی کے مسائل ہیں، بجلی کے مسائل، گیس کے مسائل ہیں اور منسٹر صاحب نے کہا کہ آبادی کی بنیاد پر فنڈز کی تقسیم ہو رہی ہے تو یہ کس سال کی آبادی کی بات کر رہے ہیں؟ یہ فرمادیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! یہ آخری census کی بنیاد پر کئے جا رہے ہیں اور آپ سب ممبران کو بھی اس بات کا پتا ہے کہ اگلے سال مارچ میں census دوبارہ ہو رہی ہے اور جو تبدیلیاں آئیں گی وہ اس کے مطابق آئیں گی۔ ابھی ہم اسی کو follow کر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ نبیلہ حاکم علی خان کا ہے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 2691 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال: تعلیمی اداروں کو فراہم کی گئی رقم و دیگر تفصیلات

*2691: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنی رقم کن کن انسٹیٹیوشن / تعلیمی اداروں کو فراہم کی گئی، ان اداروں کے نام اور رقم نیز یہ رقم کس مقصد کے لئے فراہم کی گئی؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی رقم کس کس ہسپتال کو فراہم کی گئی، ان ہسپتالوں کے نام اور رقم کی تفصیل بتائیں؟

(ج) ان سالوں کے دوران کتنی رقم سے غریب و مستحق مریضوں کا مفت علاج کیا گیا اور ان پر کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(د) اس وقت اس ضلع میں کتنے افراد نے اپنے علاج کے لئے درخواستیں جمع کروائی ہوئی ہیں اور ان کو کب تک رقم فراہم کر دی جائے گی؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع ساہیوال میں سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران تعلیمی اداروں / انسٹیٹیوشن کو جاری کردہ رقم کی مد اور سال وار تفصیل حسب ذیل ہے:

مد	2011-12	2012-13
تعلیمی وظائف (جنرل)	43 لاکھ 39 ہزار 40 روپے	43 لاکھ 62 ہزار 942 روپے
تعلیمی وظائف (فنی)	1 کروڑ 63 لاکھ 11 ہزار 678 روپے	4 کروڑ 31 لاکھ 12 ہزار 500 روپے
دینی مدارس	26 لاکھ 91 ہزار 900 روپے	19 لاکھ 11 ہزار 600 روپے

مذکورہ بالا مدات میں ادارہ جات کو جاری کردہ رقم کی ادارہ و سال وار تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان سالوں کے دوران ضلع ساہیوال کے درج ذیل ہسپتالوں کو جاری کردہ رقم کی ہسپتال و سال وار تفصیل حسب ذیل ہے:

نام ہسپتال	2011-12	2012-13
ا۔ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ساہیوال	16 لاکھ 38 ہزار 120 روپے	15 لاکھ 06 ہزار 720 روپے
۲۔ گورنمنٹ حاجی عبدالقیوم ہسپتال ساہیوال	2 لاکھ 11 ہزار 500 روپے	1 لاکھ 95 ہزار 750 روپے
۳۔ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال چیچہ وطنی	1 لاکھ 69 ہزار 200 روپے	-
میزان	20 لاکھ 18 ہزار 820 روپے	17 لاکھ 02 ہزار 470 روپے

(ج) ان سالوں کے دوران غریب و مستحق مریضوں کے علاج معالجہ پر خرچ کی گئی رقم کی سال و ادارہ وار تفصیل حسب ذیل ہے:

نام ہسپتال	2011-12	2012-13
ا۔ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ساہیوال	16 لاکھ 38 ہزار 120 روپے	15 لاکھ 06 ہزار 720 روپے
۲۔ گورنمنٹ حاجی عبدالقیوم ہسپتال ساہیوال	2 لاکھ 11 ہزار 500 روپے	1 لاکھ 95 ہزار 750 روپے

(د) مستحق مریض اپنے علاج معالجہ کے لئے ضلع زکوٰۃ کمیٹی کے پاس کوئی درخواست جمع نہیں کرواتے بلکہ مستحق مریض اپنے علاج کے لئے ہسپتال میں قائم ہیلتھ ویلفیئر کمیٹی کو مجوزہ استحقاق فارم مقامی زکوٰۃ کمیٹی کی تصدیق کے بعد جمع کرواتے ہیں۔ مستحق مریضوں کو علاج معالجہ کے لئے نقد رقم نہیں دی جاتی ان کو ادویات مفت فراہم کی جاتی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! اس کے جز(ب) سے متعلق ضمنی سوال ہے کہ جو رقم ضرورت مندوں میں تقسیم کی جاتی ہے تو کیا اس سے ان کی ضرورت پوری ہو جاتی ہے اور اگر نہیں ہوتی تو کیا اس کو بڑھانے کا کوئی ارادہ ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! اس سلسلے میں جز(ب) میں تین ہسپتالوں کا ذکر کیا گیا ہے جس میں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ساہیوال، گورنمنٹ عبدالحق قیوم ہسپتال ساہیوال اور تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال چیچہ وطنی شامل ہیں۔ یقیناً میں نے جواب میں پہلے یہ بتایا تھا کہ ہماری یہ liability نہیں ہے کہ ہم ہسپتالوں کو پورے فنڈز مہیا کریں لیکن اس کے باوجود ہم نے ایک cushion رکھا ہوا ہے کہ ہم ان ہسپتالوں کو کچھ نہ کچھ feed کرتے ہیں تاکہ اس سے کچھ بہتری آ سکے اور وہاں پر نادار مریضوں کو فوری طور پر ہسپتال میں ہی فیصلہ کر کے انہیں علاج معالجے کے لئے پیسے مہیا کئے جا سکیں۔ یقیناً یہ تو بہت تھوڑی رقم ہے جس سے یہ معاملات چل رہے ہیں لیکن محکمہ صحت actually انہیں پیسے دیتا ہے اور یہ تو ہم نے ایک portion رکھا ہوا ہے۔ ہمارا زکوٰۃ و عشر ڈیپارٹمنٹ اس قسم کے 9 پروگرام چلاتا ہے اور اس میں سے ایک portion یہ بھی ہم نے رکھا ہے جس میں ہم یہ فنڈز دیتے ہیں۔ یقیناً ان کی بات صحیح ہے کہ اس سے خرچہ پورا تو نہیں ہوتا لیکن حکومت پنجاب already Health Department سے اس کو مہیا کرتی ہے اور اس کے لئے ہم نے یہ چھوٹا سا portion رکھا ہوا ہے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! اسی سوال کے جز(ج) میں تھا کہ ان سالوں کے دوران کتنی رقم سے غریب اور مستحق مریضوں کا مفت علاج کیا جاتا ہے جس کے جواب میں ہے کہ ہیلتھ کمیٹی قائم ہے تو میں یہ جاننا چاہ رہی ہوں کہ ہیلتھ کمیٹی کے ممبران کی سلیکشن کا کیا طریق کار ہے اور کون لوگ ہیلتھ کمیٹی کے ممبر ہوتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! ہر ہسپتال میں ہماری ایک کمیٹی ہوتی ہے جس میں سوشل ویلفیئر آفیسر ہوتا ہے، ایک ایم ایس ہوتا ہے، ایک سینئر ڈاکٹر اور ایک ہماری ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کا کوئی بھی nominee ہوتا ہے جو ممبران ہوتے ہیں تو یہ چار لوگ وہاں پر ہوتے ہیں۔ جب کوئی apply کرتا

ہے تو اسے verify کرنے کے لئے ہماری لوکل زکوٰۃ کمیٹی مریض کی جہاں رہائش ہو وہاں سے وہ verify کرتی ہے اور پھر کمیٹی کے سامنے لاتے ہیں تو پھر اس پر فیصلہ ہوتا ہے کہ ان کا کیسے علاج کروایا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اگلا سوال بھی محترمہ نبیلہ حاکم علی خان کا ہے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 2692 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال: غریبوں میں تقسیم کی گئی رقم و دیگر تفصیلات

*2692: **محترمہ نبیلہ حاکم علی خان:** کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران زکوٰۃ و عشر کی کتنی رقم غرباء میں کس کس مقصد کے لئے تقسیم کی گئی؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی اور کس کس مقصد کے لئے درخواستیں برائے امداد محکمہ کو موصول ہوئیں؟

(ج) ان میں سے کتنی درخواستیں مسترد کر دی گئیں اور کتنی پر رقم جاری کی گئی؟

(د) جن درخواستوں کو مسترد کر دیا گیا ان کی وجوہات کیا تھیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع ساہیوال میں سال 12-2011 کے دوران مبلغ 4 کروڑ 82 لاکھ 38 ہزار 138 روپے اور سال 13-2012 کے دوران مبلغ 9 کروڑ 60 لاکھ 92 ہزار 299 روپے کی رقم مستحقین میں تقسیم کی گئی جس کی سال اور مد وار تفصیل حسب ذیل ہے:

مد	2011-12	2012-13
1۔ گزارہ الاؤنس	2 کروڑ 01 لاکھ 86 ہزار 700 روپے	3 کروڑ 46 لاکھ 19 ہزار 500 روپے
2۔ عید گرانٹ	0	48 لاکھ 96 ہزار روپے
3۔ گزارہ الاؤنس برائے نابینا افراد	0	35 لاکھ 67 ہزار 287 روپے
4۔ تعلیمی وظائف (جنرل)	43 لاکھ 39 ہزار 40 روپے	43 لاکھ 62 ہزار 942 روپے
5۔ تعلیمی وظائف (دینی مدارس)	26 لاکھ 91 ہزار 900 روپے	19 لاکھ 11 ہزار 600 روپے
6۔ ہیلتھ کیئر	20 لاکھ 18 ہزار 820 روپے	17 لاکھ 02 ہزار 470 روپے
7۔ شادی گرانٹ	26 لاکھ 90 ہزار روپے	19 لاکھ 20 ہزار روپے
8۔ تعلیمی وظائف (فنی)	1 کروڑ 63 لاکھ 11 ہزار 678 روپے	4 کروڑ 31 لاکھ 12 ہزار 500 روپے
میزان	4 کروڑ 82 لاکھ 38 ہزار 138 روپے	9 کروڑ 60 لاکھ 92 ہزار 299 روپے

(ب) ان سالوں کے دوران جن مقاصد کے لئے ضلع زکوٰۃ کمیٹی ساہیوال کو درخواستیں موصول ہوئیں ان کی مد اور سال وار تفصیل حسب ذیل ہے:

مد	2011-12	2012-13
۱۔ تعلیمی وظائف (جنرل)	3431	3268
۲۔ تعلیمی وظائف (دینی مدارس)	675	441
۳۔ شادی گرانٹ	269	192

(ج) تعلیمی وظائف (جنرل) اور تعلیمی وظائف (دینی مدارس) کی مذکورہ بالا تمام درخواستوں پر زکوٰۃ فنڈ جاری کیا جا چکا ہے اور کوئی درخواست مسترد نہ ہوئی ہے۔ البتہ ضلع ساہیوال کو سال 2011-12 کے دوران کل 465 درخواستیں وصول ہوئیں جن میں سے 269 درخواستوں پر شادی گرانٹ کا اجراء کیا گیا جبکہ 196 درخواستیں فنڈز کی کمی کے پیش نظر زیر التواء رہیں۔ اسی طرح سال 2012-13 کے دوران شادی گرانٹ کے حصول کے لئے کل 357 درخواستیں وصول ہوئیں جن میں سے 192 درخواستوں پر شادی گرانٹ کی رقم جاری کی گئی جبکہ 165 درخواستیں فنڈز کی کمی کے پیش نظر زیر التواء رہیں۔

(د) جواب جز (ج) میں پیش ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) کے متعلق انہوں نے یہ بتایا ہے کہ گزارہ الاؤنس، عید گرانٹ، تعلیمی وظائف، نابینا افراد کے لئے ہے، ہیلتھ کیئر ہے، شادی گرانٹ ہے تو میں یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ یہ مختلف قسم کی جو گرانٹس دی جاتی ہیں تو کیا یونین کونسل کی سطح پر اس کی تقسیم ہوتی ہے، ان کمیٹیوں کی recommendation بھی ضلعی کمیٹی کے پاس آتی ہے اور اس کی distribution کس طرح سے کی جاتی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! اس کا طریق کار میں ایوان میں بتانا چاہتا ہوں اور کافی لوگوں کو اس کا علم ہے کہ پورے پنجاب میں ہماری 24 ہزار کمیٹیاں ہیں اور ہر کمیٹی میں دس ممبران ہوتے ہیں جن میں ایک چیئرمین اور نو ممبران ہوتے ہیں تو ہر گاؤں کی سطح پر جو کمیٹی ہوتی ہے اُس کو لوکل زکوٰۃ کمیٹی کہتے ہیں لوکل زکوٰۃ کمیٹی verify کرتی ہے کہ کون مستحق ہے اور کون مستحق نہیں ہے تو اس طریقے سے ہم ان مستحقین کو identify کرتے ہیں یہ یونین کونسل level میں بھی ایک ایک

یونین کونسل میں کم از کم دو دو، تین تین کمیٹیاں موجود ہیں تاکہ وہ اپنے قریبی علاقے کو دیکھ کر وہاں سے identify کریں اور پھر وہ ان مستحق کو refer کرتے ہیں پھر ان کو امداد ملتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے کہا کہ ایک ایک یونین کونسل میں دو دو، تین تین کمیٹیاں ہیں تو پھر satisfaction کس طرح سے ہوتی ہے کہ کون سی کمیٹی کتنے لوگ recommend کر سکتی ہے ایک ہی یونین کونسل میں اگر تین کمیٹیاں کام کر رہی ہیں اس سے آپس میں کوئی مسئلے مسائل پیدا نہیں ہوتے کہ کون سی آبادی کا حصہ کس کے پاس ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! ہر کمیٹی کا ایک specified area ہوتا ہے اور وہ اُسی area سے identify کرتے ہیں۔ جو اُس علاقے کا چیئرمین اور کمیٹی ہوتی ہے اُن کا جو area ہوتا ہے اُسی علاقے میں سے selection کر کے آگے refer کرتے ہیں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! اس کے جز (ب) میں ہے کہ یہ تعلیمی وظائف جنرل سے مراد کیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، تعلیمی وظائف جنرل سے کیا مراد ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! تعلیمی وظائف جنرل سے مراد ہمارے جو بچے اور بچیاں سکول اور کالجز میں پڑھتے ہیں نہ صرف سکول کالجز میں پڑھتے ہیں بلکہ اب ہم نے اُس کو extend کر دیا ہے پہلے بھی یہ extend تھا اور اب اس کو ہم postgraduate تک لے گئے ہیں کوئی میڈیکل کالج میں پڑھتے ہیں اور کوئی انجینئرنگ یونیورسٹی میں پڑھ رہا ہے تو یہ جنرل وظائف ان بچوں اور بچیوں کو دیئے جاتے ہیں اور اس میں بچوں اور بچیوں کی selection ہوتی ہے یا وہ apply کرتے ہیں کہ ہم مستحق ہیں جب ہماری وہ کمیٹی verify کر دیتی ہے تو پھر ان کو یہ فنڈز جاری کر دیئے جاتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، اگلا سوال محترمہ نبیلہ حاکم علی خان کا ہے، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 2693 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال: زکوٰۃ کی مد میں موصول ہونے والی رقم و دیگر تفصیلات

*2693: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال کو سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنی رقم زکوٰۃ و عشر کی مد میں موصول ہوئی، تفصیل سال وار بتائیں؟

(ب) یہ رقم کس کس مد میں موصول ہوئی اور کس کس مد میں خرچ ہوئی؟

(ج) کیا ان سالوں میں محکمہ زکوٰۃ و عشر ضلع ساہیوال کا آڈٹ ہوا تو آڈٹ کرنے والے ملازمین کے نام، عہدہ اور محکمہ کی تفصیل بتائیں؟

(د) ان سالوں کے دوران کتنی رقم خورد بُرد ہونے کا انکشاف ہوا؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع ساہیوال میں سال 12-2011 اور سال 13-2012 کے دوران بالترتیب مبلغ 5 کروڑ 73 لاکھ 79 ہزار 629 روپے اور 10 کروڑ 92 لاکھ 45 ہزار 707 روپے وصول ہوئے جس کی سال اور مد وار تفصیل حسب ذیل ہے:

مد	12-2011	13-2012
1۔ گزارہ الاؤنس	2 کروڑ 01 لاکھ 96 ہزار 897 روپے	3 کروڑ 72 لاکھ 23 ہزار 413 روپے
2۔ تعلیمی وظائف	60 لاکھ 59 ہزار 082 روپے	55 لاکھ 83 ہزار 514 روپے
3۔ دینی مدارس	26 لاکھ 92 ہزار 919 روپے	24 لاکھ 81 ہزار 564 روپے
4۔ ہیلتھ کیئر	20 لاکھ 19 ہزار 703 روپے	18 لاکھ 61 ہزار 168 روپے
5۔ شادی گرانٹ	26 لاکھ 92 ہزار 919 روپے	24 لاکھ 81 ہزار 561 روپے
6۔ تعلیمی وظائف (فنی)	1 کروڑ 63 لاکھ 11 ہزار 909 روپے	4 کروڑ 31 لاکھ 17 ہزار 418 روپے
7۔ عید گرانٹ	0	51 لاکھ 13 ہزار 084 روپے
8۔ گزارہ الاؤنس برائے نابینا افراد	0	40 لاکھ 05 ہزار 785 روپے
9۔ انتظامی اخراجات	74 لاکھ 06 ہزار 200 روپے	73 لاکھ 78 ہزار 200 روپے
میزان	5 کروڑ 73 لاکھ 79 ہزار 629 روپے	10 کروڑ 92 لاکھ 45 ہزار 707 روپے

(ب) یہ رقم جن مدات میں موصول ہوئی اس کی مد وار تفصیل جز (الف) میں پیش کی جا چکی ہے جبکہ ان سالوں میں خرچ کردہ رقم کی سال اور مد وار تفصیل حسب ذیل ہے:

مد	2011-12	2012-13
1۔گزارہ الاؤنس	2کروڑ01لاکھ86ہزار700روپے	3کروڑ46لاکھ19ہزار500روپے
2۔تعلیمی وظائف	43لاکھ39ہزار40روپے	43لاکھ62ہزار942روپے
3۔دینی مدارس	26لاکھ91ہزار900روپے	19لاکھ11ہزار600روپے
4۔ہیلتھ کیئر	20لاکھ18ہزار820روپے	17لاکھ02ہزار470روپے
5۔شادی گرانٹ	26لاکھ90ہزار روپے	19لاکھ20ہزار روپے
6۔تعلیمی وظائف(فنی)	1کروڑ63لاکھ11ہزار678روپے	4کروڑ31لاکھ12ہزار500روپے
7۔عید گرانٹ	0	48لاکھ96ہزار روپے
8۔گزارہ الاؤنس برائے نابینا افراد	0	35لاکھ67ہزار287روپے
9۔انتظامی اخراجات	66لاکھ35ہزار581روپے	68لاکھ487روپے
میزان	5کروڑ48لاکھ73ہزار719روپے	10کروڑ28لاکھ92ہزار786روپے

(ج) ان سالوں میں ضلع زکوٰۃ کمیٹی ساہیوال کا آڈٹ ہوا ہے۔آڈٹ کرنے والے ملازمین کے نام، عہدہ اور محکمہ کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نام ملازم	عہدہ	محکمہ
1۔سعید احمد ہاشمی	آڈٹ آفیسر	ڈائریکٹوریٹ آف زکوٰۃ آڈٹ
2۔محمد اجمل	آڈٹ اسسٹنٹ	۔ایضاً۔

(د) دوران آڈٹ کسی بھی رقم کی خورد بُرد کا انکشاف نہ ہوا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر!صفحہ نمبر9میں اس سوال کے جز(د)میں بتایا گیا ہے کہ دینی مدارس کو بھی فنڈز دیئے جاتے تھے ابھی گورنمنٹ نے میرے خیال میں فنڈز جاری کرنے بند کر دیئے ہیں کیا ابھی اس میں کوئی تبدیلی آئی ہے یا ابھی بھی فنڈز کی distribution 2015-16 میں اسی طرح دینی مدارس کو بھی ہوگی۔

وزیر زکوٰۃ و عشر(ملک ندیم کامران): جناب سپیکر!کون سا سوال ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: سوال نمبر2693ہے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر(ملک ندیم کامران): جناب سپیکر!اس کا کون سے جز کے بارے میں آپ نے پوچھا ہے؟

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر!یہ صفحہ نمبر9کے last میں جز(د)ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس میں تو یہ نہیں ہے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 2693 ہے اس میں جز(د) ہے

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! جز دوبارہ بتا دیں؟

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جز(ج) میں ہے زکوٰۃ و عشر ضلع ساہیوال کا آڈٹ ہوا اور آڈٹ کرنے والے ملازمین کے نام، عہدہ اور محکمہ کی تفصیلات ہیں رقم موصول ہوئی کہاں کہاں خرچ ہوئی یہ جز(ب) میں ہے اس میں دینی مدارس کا لکھا ہوا ہے صفحہ نمبر 9 پر ہے کہ distribution دینی مدارس کو بھی کی جاتی ہے تو میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ اب کیا change آیا دینی مدارس کو ابھی فنڈز دیئے جائیں گے یا کوئی پالیسی میں تبدیلی آئی ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! اس میں بڑا clear ہے جو ہمارے پاس already ادارے دینی مدارس رجسٹرڈ ہیں یہ اب سے نہیں ہیں ہماری پالیسی شروع سے بنی ہوئی ہے کہ اُس کا ایک طریق کار ہے کہ جو ادارے رجسٹرڈ ہوتے ہیں اُس میں ہوم ڈیپارٹمنٹ بھی اُس کی clearance دیتا ہے اور پھر وہ request بھی بھیجتے ہیں پھر سروے کر کے اُس کو ہم فنڈز کے لئے منظور کرتے ہیں تو یہ جو ادارے چلے آرہے ہیں اور ہمارے پاس رجسٹرڈ ہیں اُن کو پہلے بھی فنڈز دے رہے تھے انشاء اللہ اب بھی دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اگلا سوال بھی محترمہ نبیلہ حاکم علی خان کا ہے، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 2694 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال: محکمہ زکوٰۃ کے دفاتر کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2694: **محترمہ نبیلہ حاکم علی خان:** کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ زکوٰۃ و عشر کے کتنے دفاتر کس کس جگہ کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان میں کل کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں، ان میں سے کتنے مستقل ہیں اور کتنے عارضی ہیں، عارضی ملازمین کس کس گریڈ اور عہدہ پر کام کر رہے ہیں اور مستقل ملازم کس کس عہدہ، گریڈ میں کام کر رہے ہیں؟

(ج) اس ضلع میں کس کس گریڈ کے کتنے ملازمین کی مزید ضرورت ہے؟

(د) کیا حکومت اس ضلع کے عارضی ملازمین کو مستقل کرنے اور ضرورت کے مطابق ملازمین تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ زکوٰۃ و عشر کے دو دفاتر ہیں جو مکان نمبر 17 د بی گارڈن ٹاؤن، ساہیوال میں ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

1۔ دفتر ضلع زکوٰۃ کمیٹی ساہیوال

2۔ دفتر ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر زکوٰۃ (ایم اینڈ ای) ساہیوال

(ب) ضلعی زکوٰۃ کمیٹی ساہیوال کے دفتر میں سات مستقل ملازمین کام کر رہے ہیں جبکہ 57 زکوٰۃ paid ملازمین عارضی طور پر تین سالہ معاہدہ ملازمت پر کام کر رہے ہیں جبکہ ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر زکوٰۃ (ایم اینڈ ای) کے دفتر میں سات مستقل ملازمین کام کر رہے ہیں جبکہ ایک ڈویژنل آڈٹ آفیسر زکوٰۃ paid ملازم عارضی طور پر تین سالہ معاہدہ ملازمت پر کام کر رہا ہے۔ زکوٰۃ paid ملازمین کا کوئی باقاعدہ گریڈ نہیں ہوتا تسلی بخش کارکردگی کی صورت میں تین سالہ معاہدہ ملازمت میں مزید توسیع کر دی جاتی ہے ہر دو دفاتر کے مستقل اور عارضی ملازمین کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس ضلع میں مزید مستقل ملازمین کی ضرورت نہ ہے۔

(د) محکمہ میں غیر مستقل بنیادوں پر کام کرنے والے ملازمین (زکوٰۃ paid سٹاف) کی بھرتی عارضی معاہدہ ملازمت پر کی جاتی ہے۔ معاہدہ ملازمت کی شرائط کے مطابق زکوٰۃ paid سٹاف کی ملازمت مکمل طور پر عارضی، غیر سرکاری، ناقابل پنشن اور کسی بھی وقت ختم کی جا سکتی ہے۔ بھرتی کے وقت یہ شرائط اشٹام پیپر پر تحریر کی جاتی ہیں اور متعلقہ اہلکاران شرائط کو قبول کرتے ہوئے اس معاہدہ ملازمت پر دستخط کرتا ہے۔ اس سٹاف کو نہ ہی حکومت کی منظور شدہ اسامیوں پر بھرتی کیا جاتا ہے اور نہ ہی انہیں حکومتی فنڈ سے تنخواہیں دی جاتی ہیں۔ جیسا کہ اوپر وضاحت پیش کی جا چکی ہے کہ یہ سٹاف مکمل طور پر عارضی اور مجوزہ طے شدہ شرائط پر بھرتی اور زکوٰۃ فنڈ سے ان کو تنخواہ کی ادائیگی کی جاتی ہے لہٰذا اس سٹاف کو ریگولر کرنا ممکن نہ ہے۔ مزید برآں سپریم کورٹ آف پاکستان نے اس معاملہ کا از خود نوٹس (کیس نمبر 15/2010)

میں مورخہ 21.11.2012 کو فیصلہ کرتے ہوئے زکوٰۃ paid سٹاف کو ریگولر ملازمین کا درجہ دینے کی تمام درخواستیں مسترد کر دیں۔ مزید برآں صوبائی محتسب پنجاب نے بھی اپنا فیصلہ مورخہ 31۔اکتوبر 2013 کے تحت زکوٰۃ paid سٹاف کی طرف سے دائر کردہ شکایت نمبری T-18607/09/13Adv-LA-238/2013 کو اس بنیاد پر داخل دفتر کر دیا کہ عدالت عظمیٰ کی طرف سے ایسی درخواست مسترد کی جاچکی ہے۔ جیسا کہ جز(ج) میں بیان کیا جاچکا ہے کہ اس ضلع میں مزید مستقل ملازمین کی ضرورت نہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! سوال کا جز(ج) ہے جس کا جواب ہے کہ اس ضلع میں مزید مستقل ملازمین کی ضرورت نہ ہے اس سے آپ سمجھتے ہیں کہ محکمہ کی جتنی بھی posts ہیں اُن پر ملازمین مکمل ہیں اس کا مطلب یہ ہی لیا جائے مجھے صرف یہ clear کر دیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! جواب سے بڑا واضح ہے کہ یہاں پر مزید ضرورت نہیں ہے۔ کسی بھی ڈیپارٹمنٹ میں ایک آفس جب بنتا ہے تو اُس میں ضرورت کے مطابق ملازم رکھنے ہوتے ہیں کہ اس میں 10 یا 15 یا 20 جو ملازم یہاں پر رکھنے ہیں تو جس کے بارے میں آپ نے سوال کیا وہاں کے ملازمین کی تعداد پوری ہے اس لئے وہاں پر مزید اب ضرورت نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال نمبر 2785 محترمہ مدیحہ رانا کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2786 بھی محترمہ مدیحہ رانا کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ نبیلہ حاکم علی خان کا ہے، سوال نمبر بولیں۔ محترمہ! آپ satisfied ہیں

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! sorry اُسی وقت سوالات ملتے ہیں اُسی وقت دیکھنے پڑتے ہیں تو پھر اتنا ٹائم تو نہیں ہوتا کہ اتنے سارے سوالات کو دیکھیں پہلے بھی ہم بات کرتے رہے ہیں کہ یہ پہلے سے ملنے چاہئیں تاکہ ہم اس حوالے سے تیاری کر کے آئیں تاکہ ہمیں پتا ہو کہ ہمارے سوالات آئے ہوئے ہیں۔ سوال نمبر 2846 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال: محکمہ زکوٰۃ و عشر کے دفاتر و دیگر تفصیلات

*2846: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ زکوٰۃ و عشر کے کتنے دفاتر کام کر رہے ہیں؟

(ب) اس ضلع کو سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران کتنی رقم زکوٰۃ کی مد میں موصول ہوئی تھی اور 14۔2013 کے دوران کتنی رقم فراہم کی گئی ہے؟

(ج) اس ضلع میں سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران جو رقم تقسیم کی گئی وہ کس کس سکیم کے تحت تقسیم کی گئی؟

(د) کیا جو رقم تقسیم کی گئی اس کا آڈٹ کروایا گیا تھا؟

(ہ) آڈٹ کے دوران کتنی رقم خُورد بُرد ہونے کا انکشاف ہوا اور یہ رقم کہاں کہاں سے خُورد بُرد کی گئی؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ زکوٰۃ و عشر کے دو دفاتر ہیں جو مکان نمبر 17 د بی گارڈن ٹاؤن، ساہیوال میں ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

1۔ دفتر ضلع زکوٰۃ کمیٹی ساہیوال

2۔ دفتر ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر زکوٰۃ (ایم اینڈ ای) ساہیوال

(ب) ضلع زکوٰۃ کمیٹی ساہیوال کو سال 12۔2011 کے دوران مبلغ 5 کروڑ 73 لاکھ 79 ہزار 629 روپے، 13-2012 کے دوران مبلغ 10 کروڑ 92 لاکھ 45 ہزار 707 روپے اور 14۔2013 کے دوران مبلغ 6 کروڑ 83 لاکھ 73 ہزار 730 روپے وصول ہوئے جس کی سال اور مد وار تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع ساہیوال میں سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران زکوٰۃ کی مختلف مدات میں تقسیم کردہ رقم کی مد وار تفصیل حسب ذیل ہے:

مد	2011۔12	2012۔13
1۔ گزارہ الاؤنس	2 کروڑ 01 لاکھ 86 ہزار 700 روپے	3 کروڑ 46 لاکھ 19 ہزار 500 روپے
2۔ تعلیمی وظائف	43 لاکھ 39 ہزار 040 روپے	43 لاکھ 62 ہزار 942 روپے
3۔ دینی مدارس	26 لاکھ 91 ہزار 900 روپے	19 لاکھ 11 ہزار 600 روپے
4۔ ہیلتھ کیئر	20 لاکھ 18 ہزار 820 روپے	17 لاکھ 02 ہزار 470 روپے
5۔ شادی گرانٹ	26 لاکھ 90 ہزار روپے	19 لاکھ 20 ہزار روپے
6۔ تعلیمی وظائف (فنی)	1 کروڑ 63 لاکھ 11 ہزار 678 روپے	4 کروڑ 31 لاکھ 12 ہزار 500 روپے

7۔عید گرانٹ	0	48لاکھ96ہزار روپے
8۔گزارہ الاؤنس برائے نابینا افراد	0	35لاکھ67ہزار287روپے
9۔انتظامی اخراجات	66لاکھ35ہزار581روپے	68لاکھ487روپے
میزان	5کروڑ48لاکھ73ہزار719روپے	10کروڑ28لاکھ92ہزار786روپے

(د) جی ہاں! سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران تقسیم کردہ فنڈز کا آڈٹ کروایا گیا ہے۔

(ہ) دوران آڈٹ کسی بھی رقم کی خُورد بُرد کا انکشاف نہ ہوا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! اس کا جواب چونکہ میں detail دیکھ نہیں سکی تو اب پھر میں کچھ کہہ بھی نہیں سکتی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ satisfied ہیں۔ اگلا سوال جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ) کا ہے، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 5183 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لیکویڈیشن بورڈ کی تشکیل سے متعلقہ تفصیلات

***5183:** جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر امداد باہمی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) جب لیکویڈیشن بورڈ تشکیل دیا گیا اس وقت تحصیل ڈسکہ میں کوآپریٹو فنانس کارپوریشنز کی کتنی برانچیں تھیں ان کی تفصیل دی جائے؟

(ب) تحصیل ڈسکہ کے کل کتنے لوگ تھے جن کی رقومات ڈوب گئیں اور اس وقت تحصیل ڈسکہ کے کتنے لوگ ہیں جن کے بقایاجات ابھی بھی پنجاب لیکویڈیشن بورڈ میں پڑے ہوئے ہیں ان کی رقومات کیوں واپس نہ کی گئی ہیں مکمل تفصیل دی جائے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) جب لیکویڈیشن بورڈ تشکیل دیا گیا اس وقت تحصیل ڈسکہ میں کوآپریٹو فنانس کارپوریشن کی مندرجہ ذیل برانچیں تھیں۔ ان کی تفصیل یہ ہے:

1۔ نیشنل کوآپریٹو فنانس کارپوریشن لمیٹڈ

1۔	منڈیکی گورایہ	2۔	کنڈن سیان	3۔	چوک سول ہسپتال ڈسکہ
4۔	میانوالی بنگلہ	5۔	موترہ	6۔	جیسروالا
7۔	پسرور	8۔	رنگ پورہ	9۔	سمبڑیال روڈ ڈسکہ
10۔	سمبڑیال				

2۔ نیشنل کوآپریٹو کریڈٹ کارپوریشن لمیٹڈ

1۔	دھرم کوٹ	2۔	آدم کے چیمہ
3۔	جنرل بس سٹینڈ	4۔	پاسبان کوآپریٹو فنانس کارپوریشن لمیٹڈ

1۔	سمبڑیال روڈ ڈسکہ	2۔	وزیرآباد روڈ ڈسکہ
3۔	نسبت روڈ ڈسکہ	4۔	میانوالی بنگلہ ڈسکہ

4۔ سروسز کوآپریٹو کریڈٹ کارپوریشن لمیٹڈ

1۔	سمبڑیال	2۔	چوک کچہری

5۔ دی اتفاق کوآپریٹو کامرس کارپوریشن لمیٹڈ

1۔	سمبڑیال	2۔	سرکلر روڈ ڈسکہ

6۔ دی ملی کوآپریٹو ملٹی پرپز سوسائٹی لمیٹڈ

1۔	سمبڑیال برانچ	2۔	مسلم مارکیٹ ڈسکہ

7۔ نیشنل کوآپریٹو کریڈٹ کارپوریشن لمیٹڈ (سمال)

1۔ سمبڑیال

8۔ کمرشل کوآپریٹو ڈویلپمنٹ کارپوریشن لمیٹڈ

1۔ اعظم مارکیٹ سمبڑیال برانچ

9۔ الائیڈ کمرشل کوآپریٹو کارپوریشن لمیٹڈ

1۔	سمبڑیال برانچ	2۔	گوجرہ ڈسکہ برانچ
3۔	منڈیکی گورایہ برانچ	4۔	وزیرآباد روڈ ڈسکہ

10۔ کسان کوآپریٹو کمرشل کارپوریشن لمیٹڈ

1۔ کھوٹالہ ڈسکہ

11۔ نیشنل کوآپریٹو انوسٹمنٹ

1۔ شملہ مارکیٹ ڈسکہ صرافہ بازار

12۔ یوریشیا انڈسٹریل کوآپریٹو لمیٹڈ

1۔ ڈسکہ سیالکوٹ

13۔ یونائیٹڈ کوآپریٹو ڈویلپمنٹ سوسائٹی لمیٹڈ

1۔ ڈسکہ سیالکوٹ

(ب) تحصیل ڈسکہ کی تمام کارپوریشنوں کے 4371 افراد متاثر ہوئے اور اس وقت تحصیل ڈسکہ کے 894 لوگ ہیں جن کے بقایاجات ابھی پنجاب کوآپریٹو بورڈ برائے لیکویڈیشن میں ریکارڈ سے تصدیق نہ ہونے / عدم فراہمی کاغذات برائے ثبوت کی وجہ سے زیر التواء ہیں۔ کارپوریشنز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس میں جو تفصیلات انہوں نے دی ہیں میرا ایک سوال ہے کہ تحصیل ڈسکہ میں جو لیکویڈیشن بورڈ کے تحت کوآپریٹو کی برانچیں تھیں تو یہ ساری پسرور کو درمیان میں لے آئے ہیں اور یہ سیالکوٹ کا رنگ پورہ ہے اعظم مارکیٹ ہے، کھوٹالہ ہے، ڈسکہ اور ڈسٹرکٹ سیالکوٹ کی برانچیں انہوں نے اس میں شامل کر دی ہیں:

1۔ یہ ساری تفصیلات غلط ہیں۔

2۔ یہ کہتے ہیں کہ 4371 کے قریب claimants تھے اور 894 آدمیوں کے بقایاجات ابھی تک ہیں جس طرح تمام bankers تمام branches اپنے account ہولڈر زکو 30۔جون یا 31۔دسمبر کو detail دیتی کہ ہمارے پاس آپ کے یہ یہ deposits ہیں تو کیا وجہ ہے کہ ان لوگوں کو آج تک payments کیوں نہیں کی گئی جبکہ اُن کی liabilities بنک پر موجود ہیں لیکویڈیشن بورڈ کے اور یہ 92-1991 میں لیکویڈیشن بورڈ قیام پذیر ہوا تھا۔ پیمنٹ

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! 894 بندوں کو اُن کے بقایاجات کیوں نہیں دیئے گئے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! کل متاثر افراد 4371 تھے ہم نے 3477 کو ادائیگی کر دی ہے۔ جو کل claimants تھے اُس کی رقم 10 کروڑ 14 لاکھ 57 ہزار 349 روپے ہے اور جو ادا شدہ رقم 7 کروڑ 98 لاکھ 83 ہزار رہے بقایا بچا 2 کروڑ اب جو باقی affectees ہیں یہ اپنا ثبوت لے آئیں ہم نے اخبارت میں اشتہار بھی دیا تھا یہ اپنا ثبوت لے آئیں پیسے ہمارے پاس موجود ہیں after verification ہم ان کو پیسے دینے کے لئے تیار ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، باجوہ صاحب! اُن لوگوں کو منسٹر صاحب کے پاس بھجوائیں۔

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ٹھیک ہے بھجوا دیتے ہیں ایک دوسرا ضمنی سوال ہے کہ جو لوگ employees تھے ان تمام برانچوں کے جو منیجرز اور سارا سٹاف تھا اُن کے اکاؤنٹس بھی

freeze ہیں اُن کو یہ payments نہیں دے رہے میری گزارش ہے کہ اس کے متعلق بھی پالیسی واضح کر دیں کہ جو منیجر صاحبان تھے اُن کی بلاوجہ payments کیوں stop کی گئی ہیں؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! جو بھی affectees ہیں وہ آئیں اور ہمیں بورڈ کو ثبوت پیش کریں اپنی payments لے سکتے ہیں اس کے بارے میں ہم پہلے بھی چھ بار اخبارات میں اشتہار دے چکے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اُن کو بھی بھیج دیں۔ اگلا سوال محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ ان کا چھٹا سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ان کے پرانے سوالات pending ہوئے تھے جب یہ نہیں آرہے تھے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 3086 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال: زکوٰۃ کمیٹیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

***3086: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان:** کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا اس وقت مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں فنکشنل ہیں؟

(ب) اگر ہاں تو اس وقت ضلع ساہیوال میں کتنی زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں، ان میں سے کتنی فنکشنل اور کتنی نان فنکشنل ہیں؟

(ج) کیا ان کمیٹیوں کے چیئرمین کام کر رہے ہیں، اگر ہاں تو ضلع ساہیوال کے کل کتنی کمیٹیوں کے چیئرمین کام کر رہے ہیں، کتنی کمیٹیوں کے چیئرمین نہ ہیں اور چیئرمین کی جگہ کوئی کام کر رہا ہے؟

(د) ان کمیٹیوں کو سال 13-2012 اور 14-2013 کے دوران کتنی رقم اس ضلع میں فراہم کی گئی ہے؟

(ہ) اس وقت ضلع ساہیوال کی ضلعی زکوٰۃ و عشر کمیٹی کے پاس کتنی رقم پڑی ہے اور یہ کب تک غرباء میں تقسیم کی جائے گی؟

(و) اس وقت کون کون سی سکیم کے تحت زکوٰۃ وعشر سے ضلع ساہیوال میں رقم غرباء میں تقسیم کی جارہی ہے، یکم جون 2013 سے 31۔اکتوبر تک استفادہ حاصل کرنے والے افراد کے نام، پتاجات اور رقم کی تفصیل بتائیں؟

وزیر زکوٰۃ وعشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع ساہیوال میں کل 585 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں جن میں سے 549 فنکشنل ہیں جبکہ 36 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں تشکیل کے مراحل میں ہیں۔

(ب) جواب جز (الف) میں پیش کیا گیا ہے۔

(ج) ضلع ساہیوال میں 549 مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کے چیئرمین کام کر رہے ہیں جبکہ 36 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں تشکیل کے مراحل میں ہیں جو بعد از تشکیل کام کرنا شروع کر دیں گی۔

(د) ان کمیٹیوں کو سال 13۔2012 اور 14۔2013 میں جاری کردہ رقم کی سال اور مدوار تفصیل حسب ذیل ہے:

مد	2012-13	2013-14
1۔ گزارہ الاؤنس	3 کروڑ 46 لاکھ 19 ہزار 500 روپے	1 کروڑ 15 لاکھ 35 ہزار روپے
2۔ عید گرانٹ	48 لاکھ 96 ہزار روپے	49 لاکھ 77 ہزار روپے
3۔ شادی گرانٹ	19 لاکھ 20 ہزار روپے	2 لاکھ 60 ہزار روپے
4۔ نابینا افراد الاؤنس	35 لاکھ 67 ہزار 287 روپے	19 لاکھ 84 ہزار روپے
میزان	4 کروڑ 50 لاکھ 02 ہزار 787 روپے	1 کروڑ 87 لاکھ 56 ہزار روپے

(ہ) اس وقت ضلعی زکوٰۃ کمیٹی ساہیوال کے پاس قابل تقسیم کوئی رقم موجود نہ ہے۔

(و) ضلع ساہیوال میں یکم جون 2013 سے 31۔اکتوبر 2013 تک عید الاؤنس کی مد میں مبلغ 39 لاکھ 4 ہزار روپے اور تعلیمی وظائف (فنی) کی مد میں مبلغ 2 کروڑ 7 لاکھ 35 ہزار روپے مستحقین میں تقسیم کئے گئے استفادہ کنندگان کی تفصیل تتمہ (الف وب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ج) میں میرا ضمنی سوال ہے کہ انہوں نے جز (ج) کے جواب میں لکھا ہے کہ ضلع ساہیوال میں 549 مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کے چیئرمین کام کر رہے ہیں جبکہ 36 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں تشکیل کے مراحل میں ہیں جو بعد از تشکیل کام کرنا شروع کر دیں گی۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہوں گی میرا خیال ہے یہ سوالات بھی کافی پہلے کے ہیں اور کیا یہ کمیٹیاں اب تشکیل پا چکی ہیں یا ابھی تک یہ تشکیل کے مراحل سے گزر رہی ہیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! یہ 549 میں سے 36 کمیٹیاں رہتی ہیں جو ابھی تک تشکیل نہیں پائیں ابھی اس کا process جاری ہے اور اسی ماہ کی ہم نے deadline دی ہے یہ اسی ماہ تشکیل پا جائیں گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 5253 جناب محمد نعیم انور کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3545 جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب امجد علی جاوید کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 5295 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں لیکویڈیشن بورڈ کی جائیداد سے متعلقہ تفصیلات

*5295: **جناب امجد علی جاوید:** کیا وزیر امداد باہمی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں پنجاب لیکویڈیشن بورڈ کی کتنی جائیدادیں ہیں، ان کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا یہ جائیدادیں بورڈ کے قبضہ میں ہیں یا ان پر ناجائز قابضین قابض ہیں، ناجائز قابضین کی تفصیلات سے آگاہ کریں؟

(ج) اگر مذکورہ جائیدادیں بورڈ نے پٹہ یا کرایہ پر دی ہیں تو کرایہ داروں اور کرایہ کی تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کریں۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کوآپریٹوز بورڈ برائے لیکویڈیشن کی ملکیتی سات جائیدادیں ہیں، جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) چھ جائیدادیں پی سی بی ایل کے قبضہ میں ہیں جبکہ ایک جائیداد پر عرصہ دراز سے پولیس ڈیپارٹمنٹ کا پولیس پوسٹ ناجائز قبضہ ہے جیسا کہ تتمہ (الف) کے خانہ کیفیت سے واضح ہے۔

(ج) تفصیل تتمہ (ب) پر درج ہے۔ تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کوآپریٹوز بورڈ برائے لیکویڈیشن کی ملکیتی سات جائیدادیں ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اکثر تمام جائیدادیں جو لیکویڈیشن بورڈ کے پاس تھیں وہ نیلام کر کے رقم وصول کر کے لوگوں کو ادائیگیاں کی جا رہی ہیں۔ اس کو تقریباً کوئی بائیس سال ہونے کو ہیں یہ جائیدادیں ابھی تک محکمہ کے پاس پڑی ہیں اور ان کا کوئی تصرف نہ ہے۔ وہ جائیدادیں ابھی تک نیلام کیوں نہیں کی گئیں یا ان کو کسی کام میں کیوں نہیں لایا گیا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! یہ سات جائیدادیں ابھی تک آپ نے کیوں رکھی ہوئی ہیں، نیلام کیوں نہیں کی ہیں؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! مجھے ان کا ضمنی سوال سمجھ نہیں آیا یہ دوبارہ دہرا دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: انہوں نے کہا ہے کہ آپ کے ڈیپارٹمنٹ کے پاس لیکویڈیشن کی ملکیتی سات جائیدادیں ہیں ان کی auction ابھی تک کیوں نہیں کی گئی ہے، آپ نے کیوں رکھی ہوئی ہیں؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! اس میں ہمارے پاس سات دکانیں ہیں جن کا معاملہ سول کورٹ میں چل رہا ہے۔ ایک ایڈووکیٹ امجد علی ولد گلزار حسین تھا وہ ہمارا کرایہ دار تھا اس نے ہمارا کرایہ جنوری 2013 سے بند کر دیا اور پھر دعویٰ دائر کر دیا وہ یکطرفہ ہو گیا۔ اس کے لئے ہم کورٹ میں گئے ہیں اب ex-party ختم ہو گئی ہے اور اس وقت معاملہ سول کورٹ میں زیر سماعت ہے۔ جونہی ہمارے حق میں دعویٰ آ جائے گا پھر ہم اس کی auction کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ matter کورٹ میں ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ صرف ایک معاملہ کورٹ میں ہے اس کے علاوہ چھ پراپرٹیاں بورڈ کے قبضہ میں ہیں جو خالی ہیں اور وہ کرائے پر بھی نہیں ہیں میں نے توان کا پوچھا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! باقی کا بھی بتادیں۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! باقی کا قبضہ ہمارے پاس ہے، ایک پر پولیس کی چوکی بنی ہوئی ہے ہماری آئی جی صاحب سے بات ہوئی تھی انہوں نے یہی کہا تھا کہ ہم اس کو purchase کر لیں گے یا اس کا کرایہ دیں گے۔ اس معاملے پر بھی ہماری گفتگو ہو رہی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی یہ معاملہ حل ہو جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: باقیوں کا کیا ہے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! باقی سب ہمارے قبضے میں ہیں ابھی ہم اس کی نیلامی کے لئے اخبار میں اشتہار دیں گے جو بھی اس auction میں پہلے نمبر پر آئے گا ہم اس کو دینے کے لئے تیار ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ اس کا ماہانہ کرایہ 45500 روپے تھا تو جو ڈیفالٹر ہیں ان کے ذمے اب تک کتنے واجبات ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: امجد علی جاوید صاحب! آپ کیا ان کو واپس کرا کے دیں گے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ظاہر ہے جب پتا چلے گا تو واپس ہوں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کے پاس اس کی کوئی detail ہے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میں نے اس ایوان میں عرض کیا ہے کہ اس نے جنوری 2013 سے ہمارا کرایہ بند کر دیا ہے اور ایک دعویٰ دائر کر کے stay حاصل کر لیا ہے پھر اس نے فیصلہ یکطرفہ کروالیا تھا، اُس پر ہم کورٹ میں گئے اور ex-party ختم ہو گئی۔ اس وقت یہ معاملہ کورٹ میں زیر سماعت ہے ابھی تک اس نے ہمیں کرایہ نہیں دیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ یکطرفہ کیوں ہو گیا؟

جناب قائم مقام سپیکر: آپ نے سنا نہیں ہے وہ انہوں نے ختم کروالیا اب معاملہ کورٹ میں چل رہا ہے۔ اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 5648 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

مستحقین زکوٰۃ کی تعداد کم کرنے سے متعلقہ نوٹیفکیشن جاری کئے جانے سے متعلق تفصیلات

*5648: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ زکوٰۃ و عشر نے مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں سے گزارہ الاؤنس حاصل کرنے والے مستحقین کی تعداد کم کرنے کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا ہے؟

(ب) کیا حکومت کے خیال میں غربت میں کمی آ گئی ہے یا اس کے علاوہ اس کی دیگر وجوہات بھی ہیں، ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا حکومت سال 2005 میں گزارہ الاؤنس کے لئے دوبارہ مستحقین کی تعداد میں اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) محکمہ زکوٰۃ و عشر نے مستحقین کی تعداد کم کرنے کے بارے میں ایسا کوئی نوٹیفکیشن جاری نہ کیا ہے۔

(ب) سال 2000 کے بعد مستحقین کے گزارہ الاؤنس کی شرح میں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا تھا جبکہ مہنگائی کی شرح کئی گنا بڑھ چکی تھی۔ صوبائی زکوٰۃ کونسل پنجاب نے اپنے 152 ویں اجلاس منعقدہ مورخہ 6۔اگست 2014 میں گزارہ الاؤنس کی رقم مبلغ -/500 روپے سے بڑھا کر -/1000 روپے کر دی تاکہ مستحقین زکوٰۃ کو مناسب امداد مل سکے۔

(ج) مستحقین کی تعداد کا انحصار فنڈز کی دستیابی پر ہوتا ہے چونکہ زکوٰۃ کی وصولی مسلسل کمی کا شکار ہے جس کی وجہ سے مرکزی زکوٰۃ انتظامیہ سے سالانہ زکوٰۃ بجٹ بھی کم وصول ہوتا رہا ہے۔ اس کے باوجود مہنگائی کی شرح کو سامنے رکھتے ہوئے، محکمہ زکوٰۃ پنجاب نے مستحقین کے لئے گزارہ الاؤنس کی شرح میں 100 فیصد اضافہ کیا۔ نیز محکمہ نے زکوٰۃ فنڈز کی رضاکارانہ وصولی

کے لئے متعدد اقدامات کئے ہیں تاکہ زکوٰۃ فنڈز کی زیادہ سے زیادہ وصولی کے مطابق مستحقین کی تعداد میں اضافہ کیا جاسکے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز (الف) میں محکمے نے جواب دیا ہے کہ محکمہ زکوٰۃ و عشر نے مستحقین کی تعداد کم کرنے کے بارے میں ایسا کوئی نوٹیفکیشن نہ جاری کیا ہے۔ جہاں تک میری معلومات ہیں سال 2012-13 اور 2013-14 میں جو زکوٰۃ کمیٹی تھی اس میں تقریباً دس سے زائد مستحقین کو گزارہ الاؤنس ملتا تھا لیکن اب کم کر کے تین کر دیا گیا ہے۔ منسٹر صاحب اس کی وضاحت فرما دیں کہ پہلی بات غلط ہے یا دوسری بات غلط ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! اس میں انہوں نے جو نشاندہی کی ہے وہ اس لحاظ سے تو درست ہے کہ وہ تعداد کم ہوئی ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے لیکن اس میں بڑی simple سی بات ہے انہوں نے بھی مہنگائی کا ذکر کیا ہر شخص کو اس بات کا احساس ہے۔ جب ہم نے اپنا سارا بجٹ وغیرہ دیکھا تو ہم -/500 روپے دے رہے تھے جو آج کل کے دور میں ناکافی تھا اس لئے ہم نے اس کو -/500 روپے سے بڑھا کر -/1000 روپے کر دیا چونکہ پیسے اتنے ہی ہوتے ہیں جب وہ پیسے distribution میں آئے تو ان کی تعداد کم ہو گئی۔ یہ تعداد تین چار تک پہنچ گئی تھی لیکن ہم نے اس سال جو بجٹ بنایا ہے اس میں تقریباً 40 کروڑ روپے کا اضافہ کر کے اس تعداد کو بڑھانے کی کوشش کی ہے یہ اس لئے ضروری تھا کہ ہم -/1000 روپے سے کم نہیں کرنا چاہتے تھے۔ ہمیں بہت سے مشورے آئے کہ آپ -/700 روپے کر لیں، -/800 روپے کر لیں لیکن یہ پنجاب حکومت اور وزیر اعلیٰ کی بھی خواہش تھی کہ یہ کم از کم -/1000 روپے ہونا چاہئے اس سے کم نہیں ہونا چاہئے۔ ہم نے اس کو -/1000 روپے پر ہی focus رکھا اور اب ہم نے 40 کروڑ روپے کی گرانٹ کو بڑھا کر ایک ارب 14 کروڑ روپے تک کر دیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس رقم سے تعداد بھی بڑھ جائے گی اور جو پچھلے سال کمی نظر آ رہی تھی وہ بھی ختم ہو جائے گی۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز (ج) میں محکمہ کی طرف سے یہ کہا گیا ہے کہ محکمہ نے زکوٰۃ فنڈز کی رضاکارانہ وصولی کے لئے متعدد اقدامات کئے ہیں۔ میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ وہ متعدد اقدامات کیا ہیں اور ان اقدامات کی وجہ سے زکوٰۃ کی recovery میں کتنا اضافہ ہوا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! ہم نے یہ پہلی دفعہ introduce کروایا ہے اور مجھے افسوس سے یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ بنک سسٹم میں جو سلسلہ چل رہا ہے، یہاں پر بیٹھے ہوئے بہت سے لوگوں کو پتا ہوگا اور میں بھی جانتا ہوں کہ کئی لوگ مختلف وجوہات کی وجہ سے declaration دے دیتے ہیں کہ ہماری زکوٰۃ نہ کاٹی جائے۔ اس وجہ سے زکوٰۃ کی collection کم ہوئی ہے اور اسی وجہ سے ہم نے ایک نیا initiative لیا ہے کہ ہم نے ایک اپنا اکاؤنٹ نمبر بنایا جو ہم نے ویب سائٹ پر بھی دیا اور تمام ڈسٹرکٹ کی سطح پر لوگوں کو بھی بھجوایا۔ مجھے جہاں تک یاد پڑتا ہے کہ ہم نے وہ لیٹر ایک ایک ممبر کو بھی بھجوایا جس میں اس کی وضاحت بھی لکھی تھی اور اس میں اکاؤنٹ نمبر بھی mention تھا۔ ہماری خواہش تھی کہ جو لوگ زکوٰۃ دینا چاہتے ہیں تو وہ ہمارے پروگرام دیکھ سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آج سارے ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارا پورا نظام computerized ہو چکا ہے کوئی بھی شخص یہ چیک کر سکتا ہے کہ گزارہ الاؤنس میں ہم کتنے پیسے رکھ رہے ہیں اور کن لوگوں کو دے رہے ہیں۔ ہم ہیلتھ میں کہاں دے رہے ہیں، شادی گرانٹ میں کہاں پر پیسے دے رہے ہیں۔ اس لحاظ سے ہم نے brushers بھی چھپوائے ہیں اور اخبارات میں بھی تشہیر کی ہے۔ اس سارے سلسلے کو ہم لے کر چلے ہیں میں بڑی خوشی سے بتانا چاہتا ہوں کہ اس سال ہمارے ڈیپارٹمنٹ، ہمارے چیئرمین، ہمارے کمیٹی کے ممبران کی کوشش سے کیونکہ یہ نیا initiative تھا تو تقریباً ہم نے وہاں سے 24 لاکھ روپے کے قریب رقم حاصل کی جو انشاء اللہ تعالیٰ ان پروگراموں میں استعمال کی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ بڑا detail میں جواب دیا ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ یہ الاؤنس کیا ماہانہ دیا جاتا ہے یا سالانہ دیا جاتا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! یہ monthly base پر رکھا جاتا ہے لیکن ہم اس کو quarterly دیتے ہیں اور پہلے سسٹم یہ تھا کہ جو بھی مستحق شخص یا خاتون تھی اس کو ہم اپنے آفس کے ذریعے سے چیک جاری کرتے تھے جو لوکل سطح پر موجود ہے لیکن اب ہم اس کو تبدیل کر کے easy paisa scheme کے تحت موبائل پر لے آئے ہیں وہاں سے ان کو message جاتا ہے۔ جن کے پاس اپنے موبائل نہیں ہیں وہ اپنے کسی عزیز کا موبائل نمبر بھی دے سکتے ہیں اگر وہ بھی نہیں ہے تو پھر اس لوکل زکوٰۃ کمیٹی جس نے ان کو recommend کیا ہوا ہے اس چیئرمین کو بھی یہ message جاتا ہے۔ یہ تین تین ہزار روپے ہم ہر تین ماہ کے بعد دیتے ہیں اور یہ ایک سال میں چار قسطوں میں پورا ہو جاتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! سوال نمبر 5832 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

تحصیل بھیرہ میں زکوٰۃ و عشر کمیٹیوں سے متعلقہ تفصیلات

*5832: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل بھیرہ میں کتنی زکوٰۃ و عشر کمیٹیاں کہاں کہاں واقع ہیں۔ تفصیل بتائیں؟

(ب) ان کمیٹیوں کو بنانے کا طریق کار کیا ہے نیز ان میں ممبران کی تعداد کتنی ہے، نام و پتا تفصیل بتائیں؟

(ج) تحصیل بھیرہ میں زکوٰۃ و عشر کے کتنے ملازم ہیں؟ ملازموں کی تعداد، کتنے مستقل ملازم ہیں اور کتنے عارضی ملازم ہیں جو عارضی ہیں کب تک مستقل ہوں گے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) تحصیل بھیرہ میں کل 83 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع زکوٰۃ کمیٹی تین یا زیادہ اشخاص جن میں کم از کم ایک گزیٹڈ آفیسر، ایک عالم دین اور ایک ضلع زکوٰۃ کمیٹی کا ممبر یا اس کا نامزد نمائندہ شامل ہوتے ہیں پر مشتمل ایک چناؤ ٹیم تشکیل دیتی

ہے۔ ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کے جاری کردہ شیڈول کے مطابق یہ ٹیم مقامی زکوٰۃ کمیٹی کی حدود میں ممبران کا انتخاب کرتی ہے اور یہ منتخب ممبران اپنے میں سے کسی ایک شخص کو چیئرمین منتخب کرتے ہیں۔ ہر کمیٹی ایک چیئرمین اور 9 ممبران پر مشتمل ہے۔ ممبران کے نام وپتا کی کمیٹی وار تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلعی زکوٰۃ کمیٹی سرگودھا میں تحصیل بھیرہ کا کوئی مستقل ملازم نہ ہے۔ تاہم تحصیل بھیرہ کے آٹھ فیلڈز زکوٰۃ کلرک ضلعی زکوٰۃ کمیٹی سرگودھا کے عارضی ملازم ہیں۔ ان ملازمین کو زکوٰۃ فنڈ سے تنخواہ ادا کی جاتی ہے جس کی وجہ سے یہ ملازمین مستقل نہ ہو سکتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! جز (ج) کے حوالے سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ زکوٰۃ کمیٹی کے مستحقین ملازمین کو زکوٰۃ فنڈ سے تنخواہ ادا کی جاتی ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): محترمہ! آپ کا سوال کیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ ان کے سوال کا جواب پڑھ دیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! ان کا سوال تھا کہ تحصیل بھیرہ میں زکوٰۃ و عشر کے کتنے ملازم ہیں؟ ملازموں کی تعداد، کتنے مستقل ملازم ہیں اور کتنے عارضی ملازم ہیں جو عارضی ہیں کب تک مستقل ہوں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس کا کیا جواب ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): اس کا جواب ہے کہ ضلعی زکوٰۃ کمیٹی سرگودھا میں تحصیل بھیرہ کا کوئی مستقل ملازمین نہ ہے۔ تاہم تحصیل بھیرہ کے آٹھ فیلڈز زکوٰۃ کلرک ضلعی زکوٰۃ کمیٹی سرگودھا کے عارضی ملازم ہیں۔ ان ملازمین کو زکوٰۃ فنڈ سے تنخواہ ادا کی جاتی ہے جس کی وجہ سے یہ ملازمین مستقل نہ ہو سکتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! ان کو زکوٰۃ فنڈ سے تنخواہ دی جاتی ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! ان کے جو مستقل ملازم ہیں ان کے بارے میں بھی بتادیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: وہاں پر مستقل تو کوئی نہیں ہے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! یہاں پر مستقل ملازم کوئی نہیں ہے سب عارضی ہیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کے کتنے ملازمین، کس کس گریڈ میں ہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! یہاں پر جو ملازمین ہیں ان میں فیلڈ کلرک ہوتے ہیں اور فیلڈ کلرک ساتویں گریڈ میں کام کرتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال میاں طاہر کا ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! سوال نمبر 6157 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد ڈویژن میں ہسپتالوں سے متعلقہ تفصیلات

*6157: میاں طاہر: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)　فیصل آباد ڈویژن میں کون کون سے ہسپتالوں کو زکوٰۃ و عشر سے فنڈز فراہم کئے جاتے ہیں، تفصیل فراہم کریں؟

(ب)　ان ہسپتالوں کو سال 14-2013 اور 15-2014 کے دوران کتنی رقم فراہم کی گئی، تفصیل ہسپتال وار بتائیں؟

(ج)　یہ رقم ہسپتال والے کن کن مریضوں اور اشیاء کی خرید پر خرچ کر سکتے ہیں؟

(د)　اس رقم کو خرچ کون سی اتھارٹی کی اجازت سے کیا جا سکتا ہے؟

(ہ)　کیا اس رقم کے خرچ کی تحقیقات ہوئی ہیں؟

(و)　کیا اس رقم کے خرچ میں محکمہ زکوٰۃ و عشر کے افسران سے بھی مشاورت کی جاتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف)　فیصل آباد ڈویژن میں بارہ ہسپتالوں کو محکمہ زکوٰۃ و عشر سے فنڈز کا اجراء کیا جاتا ہے ان کی ضلع وار تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان ہسپتالوں کو سال 14-2013 اور 15-2014 میں بالترتیب مبلغ 2 کروڑ 07 لاکھ 27 ہزار 950 روپے اور مبلغ 2 کروڑ 03 لاکھ 04 ہزار 50 روپے کی رقم فراہم کی گئی جس کی سال اور ہسپتال وار تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ رقم ہسپتال میں قائم ہیلتھ ویلفیئر کمیٹی، زکوٰۃ کے مستحق مریضوں کے علاج معالجہ جس میں ادویات کی فراہمی بشمول خون، علاج معالجہ (بشمول آپریشن)، لیبارٹری ٹیسٹ، جنرل وارڈ میں بیڈ کی فراہمی اور مصنوعی اعضاء پر خرچ کر سکتی ہے۔

(د) زکوٰۃ کی رقم ہر ہسپتال میں قائم ہیلتھ ویلفیئر کمیٹی (HWC) کی منظوری سے خرچ کی جاتی ہے۔ صوبائی / ضلعی اور تحصیل کی سطح پر، ہیلتھ ویلفیئر کمیٹیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

ہیلتھ ویلفیئر کمیٹی (صوبائی و ضلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتال)

1۔ میڈیکل سپرنٹنڈنٹ / کنوینر	چیئرمین
2۔ سینئر ڈاکٹر	ممبر
3۔ چیئرمین ضلعی زکوٰۃ کمیٹی یا اس کا نمائندہ	ممبر
4۔ سوشل ویلفیئر آفیسر	سیکرٹری

ہیلتھ ویلفیئر کمیٹی

(تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال)

1۔ میڈیکل آفیسر / انچارج	چیئرمین
2۔ چیئرمین مقامی زکوٰۃ کمیٹی یا اس کا نمائندہ	ممبر
3۔ ایڈمن آفیسر / انچارج	ممبر

(ہ) جی ہاں! اس رقم کے خرچ کا آڈٹ، ڈائریکٹوریٹ آف زکوٰۃ آڈٹ اسلام آباد کے علاوہ محکمہ زکوٰۃ میں ڈویژنل اور ضلعی سطح پر تعینات آڈٹ سٹاف کرتا ہے۔

(و) جی ہاں! ہیلتھ ویلفیئر کمیٹی میں چیئرمین ضلع زکوٰۃ کمیٹی بطور ممبر، محکمہ زکوٰۃ و عشر کی نمائندگی کرتا ہے اور اس رقم کے خرچ میں اس کی مشاورت شامل ہوتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طاہر: جناب سپیکر! فیصل آباد ڈویژن میں کون کون سے ہسپتالوں کو زکوٰۃ و عشر سے فنڈز فراہم کئے جاتے ہیں، تفصیل فراہم کریں؟ اس کی تفصیل میں یہ بتایا گیا ہے کہ سالانہ چالیس لاکھ روپے سال 14-2013 اور سال 15-2014 میں بھی چالیس لاکھ روپے دیئے گئے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ کتنے مریضوں کو دیئے گئے ہیں، جن مریضوں کو یہ فنڈ دیا جاتا ہے اس کے تعین کا طریق کار کیا ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! ان کا سوال تھا کہ فیصل آباد میں کون کون سے ہسپتالوں کو یہ پیسے دیئے جاتے ہیں۔ میں اس سلسلے میں ایک دفعہ پھر یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال فیصل آباد کو چالیس لاکھ روپے دیئے جاتے ہیں، الائیڈ ہسپتال فیصل آباد کو ساٹھ لاکھ روپے دیئے جاتے ہیں، فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کو پچاس لاکھ روپے دیئے جاتے ہیں، گورنمنٹ جنرل ہسپتال غلام محمد آباد کو 13 لاکھ 68 ہزار 750 روپے دیئے جاتے ہیں۔ اسی طرح سے اگلے مالی سال میں بھی اسی طرح سے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال جھنگ میں 14 لاکھ 60 ہزار روپے دیئے گئے۔ اسی طرح 13-2012 کو بارہ مختلف ہسپتالوں کو 2 کروڑ 7 لاکھ 27 ہزار 950 روپے دیئے گئے ہیں۔ اسی 15-2014 میں 2 کروڑ 3 لاکھ 4 ہزار 50 روپے دیئے گئے ہیں۔ اب اس کا تعین بھی اسی طرح ہوتا ہے جیسا کہ میں نے پہلے جواب میں یہ بتایا تھا۔۔۔

MR ACTING SPEAKER: Order in the House.

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! یہ جو ہسپتال ہوتے ہیں، ان کی وہاں پر کارکردگی دیکھی جاتی ہے، مریضوں کی تعداد دیکھی جاتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ جو بیڈز کی تعداد ہے اس کو بھی مد نظر رکھا جاتا ہے۔ جہاں پر زیادہ پیسوں کی ضرورت ہوتی ہے وہاں پر زیادہ دیئے جاتے ہیں اور اس لحاظ سے ان کی distribution کی جاتی ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ 2 کروڑ 3 لاکھ روپے کی جو رقم مختلف ہسپتالوں کو زکوٰۃ و عشر کے محکمہ نے دی ہے۔ اس کا جب آڈٹ کروایا گیا تو ان کے متعلق کچھ غلط رپورٹیں بھی آئی تھیں، کیا غلط رپورٹس آنے کے بعد ان لوگوں کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! آڈٹ کروایا گیا تھا اور کسی کے خلاف بھی کوئی ایسی رپورٹ نہیں آئی، ان کے علم میں کوئی ایسی بات ہے تو معزز ممبر بتادیں ہم اس کے خلاف پوری کارروائی کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ کے پاس کوئی ایسی رپورٹ ہے تو وزیر موصوف کو لا کر دیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ میں وزیر موصوف سے مل لوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال بھی میاں طاہر آپ ہی کا ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! سوال نمبر 6158 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد ڈویژن میں ووکیشنل اداروں سے متعلقہ تفصیلات

*6158: میاں طاہر: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد ڈویژن میں کون کون سے ادارے ووکیشنل انسٹیٹیوشن ہیں جو زکوٰۃ فنڈز سے چل رہے ہیں ان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ان اداروں کو سال 14-2013 اور 15-2014 کے دوران کتنی رقم ادارہ وار فراہم کی گئی؟

(ج) ان اداروں میں کتنے طالب علم زیر تعلیم ہیں، تفصیل ادارہ وار بتائیں؟

(د) ان اداروں کو جو فنڈز فراہم کیا جاتا ہے کیا اس کے خرچ کی تحقیقات کروائی جاتی ہیں؟

(ہ) ان اداروں کو یہ رقم کس کس مقصد کے لئے فراہم کی جاتی ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) فیصل آباد ڈویژن میں چودہ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹس کام کر رہے ہیں ان کی ضلع وار تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان اداروں کو سال 14-2013 میں مبلغ 11 کروڑ 77 لاکھ 37 ہزار 500 روپے اور 15-2014 میں مبلغ 11 کروڑ 52 لاکھ 37 ہزار 500 روپے کی رقم فراہم کی گئی۔ ادارہ اور سال وار تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان اداروں میں سال 14-2013 اور 15-2014 میں بالترتیب 4233 اور 4094 طلباء و طالبات زیر تعلیم ہیں، جن کی ادارہ وار تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جی ہاں! ان اداروں کو فراہم کردہ فنڈز کا آڈٹ، ڈائریکٹوریٹ آف زکوٰۃ آڈٹ کے علاوہ ڈویژنل اور ضلعی سطح پر تعینات آڈٹ سٹاف کرتا ہے۔

(ہ) ان اداروں میں زیر تربیت مستحق طلباء و طالبات کو مختلف ٹریڈز / ہنر سیکھنے کے لئے فی مستحق مبلغ 2500 روپے جس میں 2000 روپے تعلیمی اخراجات بشمول یونیفارم، کورس کی کتب، ٹریننگ مٹیریل اور 500 روپے ماہانہ وظیفہ شامل ہیں، فراہم کئے جاتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طاہر: جناب سپیکر! سوال کے جز (ج) کا جو جواب دیا گیا ہے اس کے مطابق زیر تعلیم طالب علموں کی تعداد 4 ہزار 233 اور 4 ہزار 94 بتائی گئی ہے، یہ تفصیل 15-2014 کی ہے۔ دن بدن طالب علموں کا ٹیکنیکل تعلیم حاصل کرنے کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ کیا حکومت اس ضلع میں مزید ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! معزز ممبر کی بات یقیناً اس لحاظ سے درست ہے کہ ٹیکنیکل ٹریننگ کے سلسلہ میں لوگوں کی دلچسپی بھی بڑھ رہی ہے اور اس وقت ملک و قوم کی ضرورت بھی یہی ہے۔ میں یہاں پر یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ وزیراعلیٰ پنجاب نے اس دفعہ جو ایک بہت بڑا initiative لیا ہے، انہوں نے یہ ٹارگٹ بنایا ہے کہ ہم تین سال میں بیس لاکھ کے قریب بچے اور بچیوں کو ٹیکنیکل تعلیم دیں گے اور اس کے لئے ٹیوٹا اور دیگر اداروں کو اس میں شامل کیا گیا ہے۔ اسی طرح ایک ٹاسک ہمیں بھی دیا گیا ہے، ہماری جو تعداد چل رہی تھی وہ تقریباً 52 ہزار کے قریب تھی اور اب اس سال سے جو انہوں نے نشاندہی کی ہے میں انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ اس سال سے اس تعداد کو ایک لاکھ 14 ہزار تک بڑھا رہے ہیں۔ اس وجہ سے یہ ٹیکنیکل ادارے بھی بڑھیں گے اور ہم ان میں ڈبل شفٹ بھی شروع کر رہے ہیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! جز (الف) کی تفصیل میں جو بتایا گیا ہے کہ فیصل آباد میں اس وقت فیصل آباد ضلع میں سات ووکیشنل انسٹیٹیوٹ کام کر رہے ہیں جبکہ ضلع فیصل آباد میں ٹیکسٹائل انڈسٹریز کی بھرمار ہے، کیا حکومت اس شہر میں یا اس کے گرد و نواح میں کوئی ایسا ادارہ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے جہاں پر ٹیکسٹائل انڈسٹری سے متعلقہ skill کی تعلیم دی جا سکے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! وہاں پر already جو سات ادارے ہیں وہ وہاں پر جو انڈسٹری ہے اس سے related تعلیم دی جاتی ہے اور ٹریننگ بھی دی جاتی ہے۔ فیصل آباد میں ٹیکسٹائل انڈسٹریز ہے اس کو مد نظر رکھ کر یہ سارا معاملہ چلایا جا رہا ہے۔ اسی طرح دیگر شہروں میں جیسے چنیوٹ ہے وہاں پر فرنیچر کا کام ہے، اسی طرح کوئی اور شہر جہاں پر لیدر انڈسٹریز کا کام ہے وہاں پر ان کو زیادہ focus کیا جاتا ہے اس لئے اس لحاظ سے نہ صرف فیصل آباد میں یہ سات ادارے ہیں بلکہ جھنگ میں بھی اس وقت تین ادارے کام کر رہے ہیں، ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بھی تین ادارے ہیں اس کے علاوہ چنیوٹ میں

بھی ایک ٹریننگ انسٹیٹیوٹ کام کر رہا ہے۔ جو انڈسٹری وہاں پر لگی ہے اس کو ٹارگٹ کرتے ہوئے وہاں پر متعلقہ سٹڈی کروائی جا رہی ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا بھی ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو میں اپنا ضمنی سوال کروں؟

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! یہ آپ کا آخری ضمنی سوال ہوگا۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! اس سلسلے میں، میں نے بھی ضمنی سوال کرنا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ میاں صاحب سے request کر لیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میری طرف سے تو اجازت ہے۔ پہلے وہ اپنا ضمنی سوال کر لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ اپنا ضمنی سوال کر لیں میں ان کو بعد میں موقع دوں گا۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ جو بچے ان اداروں سے ڈپلومہ حاصل کر کے، ڈگریاں ہاتھوں میں تھمائے شہروں کی گلیوں میں گھومتے ہیں، کیا حکومت ان کو کوئی jobs دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! اس وقت ہمارا جو پروگرام چل رہا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ واحد ادارہ ہے جس سے تعلیم حاصل کرنے اور ٹیکنیکل تعلیم حاصل کرنے کے بعد اس وقت ہماری جو jobs ratio ہے وہ 67 فیصد ہے۔ یہ 67 فیصد لوگ directly jobs میں جا رہے ہیں، اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ اگر کوئی انڈسٹری موجود ہے تو ہم اس کی ٹریننگ دیتے ہیں، اس طرح skilled اور unskilled میں فرق نکال کر جو skilled لوگ ہوتے ہیں ان کو preference دیتے ہیں اور اس وقت 67 فیصد بچے اور بچیاں jobs میں جا رہے ہیں۔ اس سال ہم نے ایک نیا پروگرام شروع کیا ہے کہ جو بچے اور بچیاں نوکری نہیں کرنا چاہتے بلکہ وہ چھوٹے پیمانے پر کوئی بزنس کرنا چاہتے ہیں، چھوٹا کام کرنا چاہتے ہیں، مثال کے طور پر اگر کسی نے بیوٹیشن کا کورس کیا ہوا ہے وہ جاب نہیں کرنا چاہتے اپنا کام کرنا چاہتے ہیں، کسی نے مکینک کا کام سیکھا ہوا ہے، کسی نے کمپیوٹر کا کام کیا ہوا ہے اور اس کے علاوہ دیگر بہت سے ایسے ڈیپارٹمنٹس ہیں جہاں پر وہ study کرتے ہیں اور ٹریننگ حاصل کرتے ہیں تو ہم نے ان کے لئے اس سال چھ اضلاع میں پراجیکٹس کے طور پر شروع کیا ہے۔ ان چھ اضلاع میں سے

ابھی ہم نے اسی ماہ تین سو بچوں کو جنہوں نے یہاں سے گریجویشن کی ہے یا جنہوں نے یہاں سے ڈپلومہ حاصل کیا ہے، ہم ان کو پیسے دے رہے ہیں soft loan دے رہے ہیں interest without دے رہے ہیں اور اس کی واپسی بھی نہیں ہو گی۔ ہم ان کو تین قسطوں میں پیسے دے رہے ہیں تاکہ وہ اپنا بزنس شروع کر کے معاشرے میں اپنے، اپنے خاندان کے لئے کمائیں اور پنجاب کے لئے بھی asset ثابت ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں رفیق صاحب!

میاں طاہر: جناب سپیکر! ابھی میرے سوال کا جواب نہیں آیا میں نے صرف اتنی گزارش کی تھی کہ ہم پنجاب کے اندر انہی کاموں پر اربوں روپیہ لگاتے ہیں لیکن جب ہمارے بچے ہاتھوں میں ڈگریاں اور ڈپلومے تھامے اداروں میں apply کرتے ہیں تو انہیں نوکریاں نہیں ملتیں تو کچھ لوگ خودکشیوں کی طرف چلے جاتے ہیں اور کچھ بے روزگاری کی طرف چلے جاتے ہیں تو کیا یہ کوئی ایسا criterion نہیں بنا سکتے کہ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! تشریف رکھیں۔ جی، میاں محمد رفیق!

میاں محمد رفیق: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! بہت اہم سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جناب!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! سوال نمبر 6158 میاں طاہر کا ہے اس کے جز (د) میں خرچ کی تحقیقات کے بارے میں بات کی گئی ہے اور جواب میں بتایا گیا ہے کہ زکوٰۃ فنڈ کا آڈٹ ڈائریکٹوریٹ آف زکوٰۃ آڈٹ کے علاوہ ڈویژنل اور ضلعی سطح پر تعینات آڈٹ سٹاف کرتا ہے۔ اس میں بہت ساری leakage کی شکایات ہیں کہ من تیرا حاجی بگویم تو میرا حاجی بگو کے حوالے سے تحقیقات سے میں بھی مطمئن نہیں ہوں۔ جب آڈیٹر جنرل کا دفتر موجود ہے تو وہاں سے آڈٹ کیوں نہیں کرایا جاتا اس بارے میں وزیر موصوف فرمادیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! معزز ممبر پوچھ رہے ہیں کہ ضلعی سطح پر اس کا آڈٹ کیوں کراتے ہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! ضلع کی سطح پر تو آڈٹ ہوتا ہے اس کے علاوہ ڈویژنل سطح پر ہے پھر اس کے بعد آڈیٹر جنرل آف پاکستان تک رسائی ہے اور وہاں سے بھی آڈٹ کیا جاتا ہے اس طرح یہ تین سطح پر ہوتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، یہ آڈٹ تین سطح پر ہوتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6232 جناب محمد نعیم انور کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ تمام سوالات ختم ہو گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع گوجرانوالہ: زکوٰۃ کمیٹیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2110: محترمہ ناہید نعیم: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) زکوٰۃ کمیٹیاں بنانے کا کیا طریق کار ہے اور زکوٰۃ کے مستحقین کو کس طرح اہل قرار دیا جاتا ہے؟

(ب) ضلع گوجرانوالہ میں کل کتنی زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں؟

(ج) زکوٰۃ کی مد میں رقم کی تقسیم کا کیا طریق کار ہے؟

(د) ضلع گوجرانوالہ سال 13-2012 میں زکوٰۃ کی مد میں کتنی رقم تقسیم کی گئی، ایوان کو تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع زکوٰۃ کمیٹی تین یا زیادہ اشخاص جن میں کم از کم ایک گزیٹڈ آفیسر، ایک عالم دین اور ایک ضلعی کمیٹی کا ممبر شامل ہوتے ہیں پر مشتمل ایک چناؤ ٹیم تشکیل دیتی ہے، ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کے جاری کردہ شیڈول کے مطابق یہ ٹیم مقامی زکوٰۃ کمیٹی کی حدود میں مرد و خواتین کے علیحدہ علیحدہ اجتماعات کا انعقاد کر کے سات مرد اور تین خواتین کا انتخاب کرتی ہے جو اپنے میں سے کسی ایک شخص کو چیئرمین منتخب کرتے ہیں جبکہ قواعد و ضوابط کے تحت کسی بھی مستحق شخص کے استحقاق کا تعین اس کے رہائشی علاقہ کی مقامی زکوٰۃ کمیٹی کرتی ہے۔

(ب) ضلع گوجرانوالہ میں کل 1302 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں۔

(ج) زکوٰۃ کی مختلف مدات میں تقسیم کا طریق کار تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع گوجرانوالہ میں سال 13-2012 کے دوران زکوٰۃ کی مد میں مبلغ 12 کروڑ 54 لاکھ 08 ہزار 402 روپے تقسیم کئے گئے جس کی مدوار تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	مد	تقسیم کردہ رقم
1	گزارہ الاؤنس	6 کروڑ 49 لاکھ 43 ہزار 500 روپے
2	نابینا الاؤنس	70 لاکھ 32 ہزار 564 روپے
3	تعلیمی وظائف (جنرل)	1 کروڑ 87 ہزار 416 روپے
4	دینی مدارس	45 لاکھ 77 ہزار 850 روپے
5	ہیلتھ کیئر	34 لاکھ 34 ہزار 104 روپے
6	شادی گرانٹ	45 لاکھ 70 ہزار روپے
7	عید گرانٹ	91 لاکھ 15 ہزار 468 روپے
8	تعلیمی وظائف (فنی)	2 کروڑ 16 لاکھ 47 ہزار 500 روپے
	میزان	12 کروڑ 54 لاکھ 08 ہزار 402 روپے

ضلع فیصل آباد: زکوٰۃ کی رقم کی تقسیم و دیگر تفصیلات

*2785: محترمہ مدیحہ رانا: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا ضلع فیصل آباد میں محکمہ زکوٰۃ و عشر نے سال 2011-12 میں کوئی رقم تقسیم کی، اگر ہاں تو مدوار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ ضلع میں محکمہ زکوٰۃ و عشر کے تعاون سے خواتین کے لئے کوئی ادارہ چلا رہی ہے اور ان میں کیا ہنر سکھائے جاتے ہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع فیصل آباد میں سال 12-2011 کے دوران مبلغ 14 کروڑ 23 لاکھ 31 ہزار 272 روپے تقسیم کئے گئے جس کی مدوار تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	مد	تقسیم کردہ رقم
1-	گزارہ الاؤنس	5 کروڑ 94 لاکھ 94 ہزار 500 روپے
2-	تعلیمی وظائف (جنرل)	ایک کروڑ 35 لاکھ 88 ہزار 272 روپے
3-	دینی مدارس	79 لاکھ 32 ہزار 600 روپے
4-	ہیلتھ کیئر	53 لاکھ 38 ہزار 400 روپے
5-	شادی گرانٹ	79 لاکھ 30 ہزار روپے
6-	تعلیمی وظائف (فنی)	4 کروڑ 80 لاکھ 47 ہزار 500 روپے
	میزان	14 کروڑ 23 لاکھ 31 ہزار 272 روپے

(ب) مذکورہ ضلع میں محکمہ زکوٰۃ وعشر کے تعاون سے پنجاب ووکیشنل ٹریننگ کونسل کے زیراہتمام فنی تربیتی ادارہ جات چلائے جارہے ہیں جن میں مستحق خواتین کو مختلف شعبہ جات میں فنی تربیت مہیا کی جاتی ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

ایمبرائیڈری، ڈریس میکنگ، کمپیوٹر ایپلیکیش اینڈ ڈیٹا بیس مینجمنٹ، کمپیوٹر اپلیکیشن فار بزنس، بیوٹیشن، کلینیکل اسسٹنٹ آٹو کیڈآپریٹر، انڈسٹریل سٹیچنگ، امپورٹ ایکسپورٹ پروسیجر اینڈ ڈاکومنٹیشن، کمپیوٹر ایپلیکیشن اینڈ آفس پروفیشنلز و کمپیوٹر ٹیکسٹائل ڈیزائننگ۔

تعلیمی وظائف کی شرح میں اضافہ کی تفصیلات

*2786: محترمہ مدیحہ رانا: کیا وزیر زکوٰۃ وعشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ زکوٰۃ و عشر تعلیمی وظائف کس شرح سے دیتا ہے کلاس وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) کیا حکومت تعلیمی وظائف کی شرح میں اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر زکوٰۃ وعشر (ملک ندیم کامران):

(الف) محکمہ زکوٰۃ کی جانب سے تعلیمی اداروں (سکولز / کالجز) میں زیر تعلیم مستحق طلباء وطالبات کو مندرجہ ذیل شرح سے وظائف کا اجراء کیا جاتا ہے۔

نمبر شمار	کلاس	ماہانہ شرح	سالانہ شرح
1۔	انٹرمیڈیٹ اینڈ گریجویٹ	375روپے	4500روپے
2۔	پوسٹ گریجویٹ	750روپے	9000روپے
3۔	انجینئرنگ / میڈیکل کالجز اینڈ انجینئرنگ یونیورسٹیز	874روپے	10488روپے
4۔		874روپے	10488روپے

نوٹ: صوبائی زکوٰۃ کونسل نے اپنے 152 ویں اجلاس منعقدہ مورخہ 6۔اگست 2014 کے تحت پرائمری تا میٹرک کے طلباء وطالبات کے لئے وظائف کا اجراء منقطع کر دیا۔

(ب) آئین پاکستان میں اٹھارہویں ترمیم کے نتیجہ میں نظام زکوٰۃ صوبوں کی تحویل میں دے دیا گیا ہے۔ چنانچہ زکوٰۃ وعشر بل مرتب کر لیا گیا ہے جو منظوری کے مراحل میں ہے مذکورہ بل کی منظوری کے بعد زکوٰۃ کی تقسیم کے طریق کار، قواعد و ضوابط اور زکوٰۃ کی مختلف مدات بشمول تعلیمی وظائف کی موجودہ شرح میں دستیاب فنڈز کے مطابق نظر ثانی کی جائے گی۔

انجمن امداد باہمی سے متعلقہ تفصیلات

*5253: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل فورٹ عباس میں محکمہ امداد باہمی کے تحت انجمن امداد باہمی کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) ان میں کتنی فنکشنل اور کتنی غیر فنکشنل ہیں؟

(ج) سال 13۔2012 اور سال 14۔2013 کے دوران کتنی رقم بطور قرضہ جاری کی گئی۔ تفصیل فراہم کریں؟

(د) ان میں کتنی ڈیفالٹر ہیں اور ان کا کتنا قرضہ واجب الوصول ہے، تفصیل فراہم کریں؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) تحصیل فورٹ عباس میں انجمن امداد باہمی کی تعداد 219 ہے۔

(ب) تحصیل فورٹ عباس میں 174 انجمن فنکشنل اور 45 انجمن غیر فنکشنل ہیں۔

(ج) تحصیل فورٹ عباس میں سال 13-2012 میں مبلغ 30457000 روپے اور سال 14-2013 میں مبلغ 27120000 روپے قرضہ جاری کیا گیا۔

(د) ان میں 20 انجمن ڈیفالٹر ہیں اور مبلغ 2494000 روپے واجب الوصول ہیں۔

ضلع ساہیوال: زکوٰۃ سے متعلقہ تفصیلات

*3545: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سال 11۔2010 سے 14۔2013 تک ضلع ساہیوال کو زکوٰۃ و عشر کی مد میں کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ب) کتنی رقم غرباء میں تقسیم کی گئی اور کتنی رقم ایڈمنسٹریشن پر خرچ ہوئی؟

(ج) کتنی رقم جہیز فنڈ کے تحت تقسیم کی گئی اور جو اس سے مستفید ہوئے ہیں ان کے نام اور کتنی رقم جہیز فنڈ کی صورت میں ان کو ادا کی گئی؟

(د) کتنی رقم زکوٰۃ فنڈ کے تحت کس کس ہسپتال کو فراہم کی گئی؟

(ہ) کتنی رقم مستحق طلباء میں تقسیم کی گئی؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع ساہیوال کو سال 11-2010 سے 14-2013 کے دوران زکوٰۃ کی مد میں فراہم کردہ رقم کی سال وار تفصیل حسب ذیل ہے:

	وصول شدہ رقم
2010-11	8کروڑ21لاکھ15ہزار804روپے
2011-12	5کروڑ73لاکھ79ہزار629روپے
2012-13	10کروڑ92لاکھ45ہزار707روپے
2013-14	6کروڑ83لاکھ73ہزار730روپے
میزان	31کروڑ71لاکھ14ہزار870روپے

(ب) مذکورہ بالا عرصہ کے دوران غرباء میں تقسیم کردہ رقم اور انتظامی اخراجات کے لئے خرچ کردہ رقم کی سال وار تفصیل حسب ذیل ہے:

غرباء میں تقسیم کردہ رقم کی تفصیل

سال	تقسیم کردہ رقم	انتظامی اخراجات
2010-11	7کروڑ18لاکھ53ہزار74روپے	64لاکھ73ہزار50روپے
2011-12	4کروڑ82لاکھ38ہزار138روپے	66لاکھ35ہزار581روپے
2012-13	9کروڑ60لاکھ92ہزار299روپے	68لاکھ487روپے
2013-14	5کروڑ5لاکھ15ہزار105روپے	67لاکھ15ہزار406روپے
میزان	26کروڑ66لاکھ98ہزار616روپے	2کروڑ66لاکھ24ہزار524روپے

(ج) ضلع ساہیوال میں اس عرصہ کے دوران شادی گرانٹ کی مد میں دس ہزار فی کس کے حساب سے مبلغ 89لاکھ60ہزار روپے کی رقم تقسیم کی گئی جس کی سال وار تفصیل حسب ذیل ہے، علاوہ ازیں اس گرانٹ سے مستفید ہونے والے مستحقین کے نام تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سال	جاری کردہ رقم
2010-11	40لاکھ90ہزار روپے
2011-12	26لاکھ90ہزار روپے
2012-13	19لاکھ20ہزار روپے
2013-14	2لاکھ60ہزار روپے
میزان	89لاکھ60ہزار روپے

(د) ضلع ساہیوال میں سال 2010-11 تا 2013-14 کے دوران ہسپتالوں کو فراہم کردہ فنڈز کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نام ہسپتال	2010-11	2011-12	2012-13	2013-14
DHQ ہسپتال ساہیوال	24لاکھ 87ہزار 840روپے	16لاکھ 38ہزار 120روپے	15لاکھ 06ہزار 720روپے	30لاکھ روپے
گورنمنٹ حاجی عبدالقیوم	3لاکھ 19ہزار 500روپے	2لاکھ 11ہزار 500روپے	1لاکھ 95ہزار 750روپے	4لاکھ 10ہزار 625روپے
THQ چیچہ وطنی	2لاکھ 55ہزار 600روپے	1لاکھ 69ہزار 200روپے	0	2لاکھ 98ہزار 80روپے
میزان	30لاکھ 62ہزار 940روپے	20لاکھ 18ہزار 820روپے	17لاکھ 2ہزار 470روپے	37لاکھ 08ہزار 405روپے

(ہ) مستحق طلباء میں تقسیم کردہ رقم کی سال وار تفصیل حسب ذیل ہے:

سال	وصول شدہ رقم
2010-11	61لاکھ 76ہزار 484روپے
2011-12	43لاکھ 39ہزار 40روپے
2012-13	43لاکھ 62ہزار 942روپے
2013-14	37لاکھ 64ہزار 700روپے
میزان	1کروڑ 86لاکھ 43ہزار 166روپے

بہاولنگر: سال 14۔2012 زکوٰۃ کی رقم کی تقسیم سے متعلقہ تفصیلات

***6232: جناب محمد نعیم انور:** کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع بہاولنگر محکمہ زکوٰۃ و عشر نے سال 13۔2012 اور 14۔2013 میں جتنی رقم تقسیم کی اس کی مدوار اور تحصیل وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) ان سالوں میں محکمہ کو کتنی اور کن کن مقاصد کے لئے برائے امداد درخواستیں موصول ہوئیں؟

(ج) کتنی درخواستیں مسترد ہوئیں اور کتنی پر رقم جاری کی گئی، تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) جو درخواستیں محکمہ مسترد کرتا ہے، مسترد کئے جانے کی کیا وجوہات ہوتی ہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع بہاولنگر میں محکمہ زکوٰۃ و عشر نے سال 13۔2012 اور 14۔2013 کے دوران مختلف مدات میں بالترتیب 10کروڑ 23لاکھ 52ہزار 307 اور 8کروڑ 43لاکھ 43ہزار 926 روپے تقسیم کئے جس کی سال، مدوار تحصیل وار تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سال 13۔2012 اور 14۔2013 کے دوران محکمہ کو مختلف مدات میں درخواستیں موصول ہوئیں جن کی مدوار سال وار تفصیل حسب ذیل ہے:

مدات	2012-13	2013-14
شادی گرانٹ	309	289
شادی گرانٹ	309	289
تعلیمی وظائف (جنرل)	5276	4776
تعلیمی وظائف (فنی)	1022	1009
تعلیمی وظائف (دینی مدارس)	1423	1995
میزان	8030	8069

(ج) سال 13-2012 اور 14-2013 کے دوران مسترد اور منظور ہونے والی درخواستوں کی مد اور سال وار تفصیل حسب ذیل ہے:

سال 13-2012 کے دوران مسترد اور منظور شدہ درخواستوں کی تفصیل

مدات	منظور شدہ درخواستوں کی تعداد	تعداد مسترد
شادی گرانٹ	275	34
تعلیمی وظائف (جنرل)	3478	1798
تعلیمی وظائف (فنی)	840	182
تعلیمی وظائف (دینی مدارس)	933	490
میزان	5526	2504

سال 14-2013 کے دوران مسترد اور منظور شدہ درخواستوں کی تفصیل

مدات	منظور شدہ درخواستوں کی تعداد	تعداد مسترد
شادی گرانٹ	247	42
تعلیمی وظائف (جنرل)	3502	1274
تعلیمی وظائف (فنی)	840	169
تعلیمی وظائف (دینی مدارس)	855	1140
میزان	5444	2625

(د) مسترد ہونے کی وجوہات درخواستوں کا نامکمل ہونا یا مطلوبہ دستاویزات/کاغذات فراہم نہ کرنا ہے نیز بعض اوقات فنڈز کی کمی کی وجہ سے بھی بعض درخواستوں پر فنڈز کا اجراء ممکن نہ ہوتا ہے۔

رپورٹیں
(جو پیش ہوئیں)

جناب قائم مقام سپیکر: اب محترمہ گلناز شہزادی مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتی ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب 2015 اور مسودہ قانون (دوسری ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب 2015 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

محترمہ گلناز شہزادی: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں

I. The Punjab Local Government (Amendment) Bill 2015. (Bill No 36 of 2015.)

II. The Punjab Local Government (Second Amendment) Bill 2015. (Bill No 38 of 2015)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتی ہوں۔

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، رپورٹیں پیش کر دی گئی ہیں۔ اب سید حسین جہانیاں گردیزی تحاریک استحقاق کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔

تحاریک استحقاق نمبر 15/2014 اور 4,7,15/2015 کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

سید حسین جہانیاں گردیزی: جناب سپیکر! میں

" تحریک استحقاق نمبر 15 بابت سال 2014، تحاریک استحقاق نمبر 7،4 اور 15 بابت سال 2015 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔"

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، رپورٹیں پیش کر دی گئی ہیں۔اب سید حسین جہانیاں گردیزی تحاریک استحقاق کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

تحاریک استحقاق نمبر2013/15، 2014/20,25,31اور 2015/1,5,8,10,11,12,14,16,17,18کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

سید حسین جہانیاں گردیزی: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"تحریک استحقاق نمبر15 بابت سال 2013 تحاریک استحقاق نمبر20,25,31 بابت سال2014اور تحاریک استحقاق نمبر1,5,8,10,11,12,14,16,17,18 بابت سال2015 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"تحریک استحقاق نمبر15 بابت سال 2013 تحاریک استحقاق نمبر20,25,31 بابت سال2014اور تحاریک استحقاق نمبر1,5,8,10,11,12,14,16,17,18 بابت سال2015 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہےاوراب سوال یہ ہے کہ:

"تحریک استحقاق نمبر15 بابت سال 2013 تحاریک استحقاق نمبر20,25,31 بابت سال2014اور تحاریک استحقاق نمبر1,5,8,10,11,12,14,16,17,18 بابت سال2015 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش

کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کردی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت

جناب قائم مقام سپیکر: جی، توسیع کردی گئی ہے۔اب سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

محترمہ طحیٰانون

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ معزز ممبران اسمبلی کی جانب سے رخصت کی درخواستوں میں پہلی درخواست محترمہ طحیٰانون ایم پی اے ڈبلیو۔336 کی طرف سے ہے، انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"I would like to bring your kind attention that due to some urgent family matters I have to go out of town for a few days from 23rd December 2014 to 2nd January 2015 and I would not be able to attend the session. It is requested to kindly allow leave and oblige."

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کرلی جائے؟"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ عذرا صابر خان

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست محترمہ عذرا صابر خان ایم پی اے ڈبلیو۔330 کی طرف سے ہے، انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"I will not be able to attend the Assembly on Friday 26th December 2014. Kindly grant me leave for the said day."

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کرلی جائے؟"

(رخصت منظور ہوئی)

حاجی عمران ظفر

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست حاجی عمران ظفر ایم پی اے پی پی۔111 کی طرف سے ہے، انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"میں ذاتی مصروفیات کی وجہ سے مورخہ 5، 22اور 23۔ دسمبر 2014 کو اسمبلی اجلاس میں شرکت نہیں کر سکا لہٰذا ان ایام کی رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر لی جائے؟"

(رخصت منظور ہوئی)

چودھری فضل الرحمٰن

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست چودھری فضل الرحمٰن ایم پی اے پی پی۔215 کی طرف سے ہے، انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"It is humbly requested that due to death of my first cousin I could not attend the session on 29th December 2014. Kindly grant me leave for one day."

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر لی جائے؟"

(رخصت منظور ہوئی)

چودھری طارق سبحانی

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست چودھری طارق سبحانی ایم پی اے پی پی۔125 کی طرف سے ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مجھے ذاتی کام کے سلسلے میں ملک سے باہر جانا ہے جس کی وجہ سے میں مورخہ 10۔ فروری سے 27۔ فروری 2015 تک اسمبلی میں حاضر نہیں ہو سکتا۔ متذکرہ ایام کی رخصت عنایت فرمائی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر لی جائے؟"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ نسیم لودھی

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست محترمہ نسیم لودھی ایم پی اے ڈبلیو۔314 کی طرف سے ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"گزارش ہے کہ گوجرانوالہ میں اپنی ممانی کی وفات کی وجہ سے مورخہ 24۔ دسمبر 2014 کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکی۔ متذکرہ یوم کی رخصت عنایت فرمائی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر لی جائے؟"

(رخصت منظور ہوئی)

مخدوم سید محمد مسعود عالم

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست مخدوم سید محمد مسعود عالم ایم پی اے پی پی۔285 کی طرف سے ہے، انہوں نے تحریر کیا ہے:

"It is requested to grant me leave for one day i.e. 26th December 2014."

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر لی جائے؟"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب ظفر اقبال

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست جناب ظفر اقبال ایم پی اے پی پی۔19 کی طرف سے ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"گزارش ہے کہ مورخہ 22 اور 23۔ ستمبر 2014 کو ایک ضروری میٹنگ کے سلسلے میں اسلام آباد جانا ہے للہذا متذکرہ ایام کی رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر لی جائے؟"

(رخصت منظور ہوئی)

میاں عرفان دولتانہ

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست میاں عرفان دولتانہ ایم پی اے پی پی۔234 کی طرف سے ہے، انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

I have to attend the wedding ceremony and family functions with my family in Islamabad and Murree from 26th to 31st December 2014. I would be grateful if you could kindly sanction me leave for above mentioned days.

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر لی جائے؟"

(رخصت منظور ہوئی)

چودھری عامر سلطان چیمہ

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست چودھری عامر سلطان چیمہ ایم پی اے پی پی۔32 کی طرف سے ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"گزارش ہے کہ میری چچی قضائے الٰہی سے وفات پا گئی ہیں جس کی وجہ سے میں سرگودھا جا رہا ہوں للہذا 29۔ دسمبر 2014 تا 2۔ جنوری 2015 تک اسمبلی اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتا رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر لی جائے؟"

(رخصت منظور ہوئی)

ملک مظہر عباس راں

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست ملک مظہر عباس راں ایم پی اے پی پی۔201 کی طرف سے ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:۔

"میں ذاتی مصروفیت کی وجہ سے 30۔دسمبر 2014 سے حالیہ اجلاس میں حاضر نہیں ہو سکتا مہربانی فرما کر 30۔دسمبر 2014 تا 5۔جنوری 2015 کی رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر لی جائے؟"

(رخصت منظور ہوئی)

ملک احمد یار ہنجرا

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست ملک احمد یار ہنجرا ایم پی اے پی پی۔251 کی طرف سے ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"گزارش ہے کہ میں اسمبلی اجلاس میں مورخہ 12تا26۔دسمبر 2014 بوجہ ذاتی مصروفیات حاضر ہونے سے قاصر رہا۔ مہربانی فرما کر رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر لی جائے؟"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب علی سلمان

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست جناب علی سلمان ایم پی اے پی پی۔168 کی طرف سے ہے، انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"With all due respect it is stated that I am proceeding to Saudi Arabia for Umrah. Therefore, I will not be able to attend the session of assembly from 29th December 2014

to 5th January 2015. Kindly grant me leave for above said days."

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر لی جائے؟"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ مدیحہ رانا

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست محترمہ مدیحہ رانا ایم پی اے ڈبلیو۔346 کی طرف سے ہے، انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"This is to state that I am suffering from severe throat infection and congestion. Therefore, I am unable to attend the Assembly session. Please grant me leave from 29th to 30th December 2014."

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر لی جائے؟"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ گلناز شہزادی

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست محترمہ گلناز شہزادی ایم پی اے ڈبلیو۔329 کی طرف سے ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"It is requested that I am sick and cannot attend the session on 30th December 2014. Kindly grant me leave."

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر لی جائے؟"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ شبینہ ذکریا بٹ

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ شبینہ ذکریا بٹ، ایم پی اے ڈبلیو-326 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"It is requested that I am unable to attend the Assembly Session from 29th December, 2014 to 2nd January 2015. Kindly grant me leave for the said days."

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر لی جائے؟"

(رخصت منظور ہوئی)

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: اب تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق محترمہ راحیلہ انور کی ہے۔ اُن کی طرف سے درخواست آئی ہے کہ اس تحریک استحقاق کو pending کر لیا جائے تو اس تحریک استحقاق کو pending کیا جاتا ہے۔

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سردار جاوید اختر صاحب!

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے پورے ایوان اور وزیر قانون کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ میرے حلقہ میں ایک موضع رکھ بھٹی بیتلا ہے۔ یہاں صوبائی حکومت، محکمہ جنگلات کی 24983 کنال 15 مرلے زمین ہے جس میں سے 19044 کنال زمین دریا بُرد ہو چکی ہے جبکہ 5585 کنال زمین دریا سے باہر ہے جو کہ بااثر سردار صاحبان کے قبضہ میں ہے۔ راجن پور اور ڈیرہ غازی خان میں قبضہ شدہ زمینیں واگزار کروائی جا رہی ہیں، میں حیران ہوں کہ اس کو کیسے نظر انداز کیا جا رہا ہے؟ میری گزارش ہے کہ مہربانی کرتے ہوئے یہ رقبہ بھی واگزار کرایا جائے۔

جناب سپیکر! میری دوسری گزارش یہ ہے کہ ابھی دو اڑھائی مہینے پہلے وہاں پر ایک بہت بڑا پولیس مقابلہ ہوتا رہا ہے۔ عین اسی جگہ پر صبح 4:00 بجے سے لے کر رات تک مقابلہ ہوتا رہا لیکن مغرب کے بعد جب اندھیرا چھا گیا تو سارے ڈاکو فرار ہو گئے۔ وہ سارے خطرناک اشتہاری ملزمان تھے اور ان کی

تعداد چالیس یا پچاس کے قریب تھی۔ یہ علاقہ ان کی آماجگاہ بنا ہوا ہے۔ اس ایوان کی وساطت سے میری وزیر اعلیٰ سے گزارش ہے کہ مہربانی کر کے ان بااثر سرداروں سے یہ زمین واگزار کرائی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! آپ کو پتا ہے کہ قبضہ گروپوں کے خلاف راجن پور میں بھی ایک operation کیا گیا اور وہاں پر محکمہ جنگلات کی تقریباً ساری زمین واگزار کروائی گئی ہے۔ اس علاقے کے کچھ بڑے سردار صاحبان نے عدالت سے stay لیا ہوا ہے اور ان کا matter اسمبلی میں بھی چل رہا ہے۔ وزیر قانون یہاں پر موجود ہیں اور انہوں نے آپ کی بات نوٹ کر لی ہے۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے اس حوالے سے جو کمیٹی بنائی ہے رانا ثناء اللہ خان اس کے ممبر بھی ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! راجن پور میں جب یہ معاملہ درپیش ہوا تھا تو اُس وقت بھی یہی کچھ کہا گیا کہ وہاں پر بااثر سرداروں نے محکمہ جنگلات اور دوسری سرکاری اراضی پر قبضہ کیا ہوا ہے۔ جب اس طرح سے بات ہوتی ہے تو لوگ اپنے طور پر میڈیا اور دوسری جگہوں پر سب کے نام لینا شروع کر دیتے ہیں حالانکہ راجن پور کے حوالے سے بعض لوگوں پر یہ الزام بالکل غلط لگایا گیا تھا۔ وہاں ایک ایسی صورتحال بھی سامنے آئی کہ جو لوگ الزام لگا رہے تھے قبضہ انہوں نے کیا ہوا تھا اس لئے میں اپنے محترم بھائی سردار جاوید اختر سے کہوں گا کہ اس طرح سے بات نہ کریں کہ وہاں پر بااثر سرداروں نے قبضہ کیا ہوا ہے بلکہ آپ کسی کا باقاعدہ نام لیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے سردار جاوید اختر سے کہوں گا کہ وہ اس حوالے سے تحریری طور پر تحریک التوائے کار لے آئیں۔ میں within three days اس کا جواب محکمہ جنگلات سے منگوالوں گا۔ متعلقہ محکمہ سے پوچھا جائے گا کہ آپ کی وہاں پر کتنی اراضی ہے اور اس پر کون کون لوگ قابض ہیں؟ جن کا سردار جاوید اختر نام لے رہے ہیں آیا وہی قابض ہیں یا کوئی اور لوگوں نے قبضہ کیا ہوا ہے؟ اس جرم میں جو آدمی شریک ہے اس کا نام دوٹوک انداز میں آنا چاہئے اور اس کا نام چھپایا نہ جائے اس لئے میری ان سے یہی گزارش ہے کہ یہ اس حوالے سے ایک تحریک التوائے کار تحریر کریں۔ یہ اپنی تحریک کل ایوان میں لے کر آئیں اس پر جواب منگوا لیتے ہیں۔ جن لوگوں نے وہاں پر قبضہ کیا ہوا ہے ان کو یہ by name mention کریں۔ کوئی سردار، کوئی سیاسی شخصیت یا جو کوئی بھی ہے اس کو یہ by name mention کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: رانا صاحب! اس وقت قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید موجود ہیں اور میڈیا بھی سُن رہا ہے۔ میرے خیال میں مجھے یہ بات کہنی تو نہیں چاہئے لیکن میں لازماً کہوں گا۔ رانا

صاحب! آپ کو یاد ہوگا کہ ایک چینل پر آپ بھی موجود تھے اور قائد حزب اختلاف کی پارٹی کے ایک لیڈر نے الزام لگایا تھا کہ ڈپٹی سپیکر نے 20ہزار ایکڑ زمین پر قبضہ کیا ہوا ہے۔ الحمد للہ میں اس چینل کے لوگوں اور جنہوں نے یہ الزام لگایا تھا ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ وہ الزام بالکل غلط ثابت ہوا ہے۔ میں اللہ کے حضور اور اس ایوان کے آگے بھی سرخرو ہوا ہوں۔ اس ایوان میں بھی ایک تحریک التوائے کار لائی گئی کہ ڈپٹی سپیکر نے 20ہزار ایکڑ زمین پر قبضہ کیا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ 20ہزار ایکڑ تو دُور کی بات ہے 20 ایکڑ بھی ثابت نہیں ہو سکے۔ یہ الزام میرے اُوپر اور نہ ہی میرے خاندان کے اُوپر ثابت ہو سکا ہے۔ جن لوگوں نے یہ الزام لگایا تھا الحمد للہ ان پر ثابت ہو گیا ہے کہ انہوں نے ان زمینوں پر قبضہ کیا ہوا ہے۔ اسی طرح ایک اخبار میں تھا کہ ڈپٹی سپیکر نے چالیس سال سے زمین پر قبضہ کیا ہوا ہے۔ میں نے کہا کہ میری پیدائش 1981 کی ہے اور اس حساب سے میری عمر 34 سال بنتی ہے تو میں نے 40 سال پہلے کیسے قبضہ کر لیا؟ بہر حال ایسی باتوں پر افسوس ہوتا ہے۔ میڈیا کے لوگ یہاں پر موجود ہیں، مہربانی کر کے وہ ایسی چیزوں کو verify کر لیا کریں تو زیادہ بہتر ہوگا۔ سردار جاوید اختر! آپ اس حوالے سے کوئی تحریک التوائے کار لے آئیں۔

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر! ایک چھوٹی سی گزارش کرتا ہوں کہ محکمہ مال میں غلام اکبر ولد نور محمد ماچھی۔۔۔

تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! اس طرح بات کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ وزیر قانون نے جس طرح کہا ہے کہ آپ اس حوالے سے کوئی تحریک التوائے کار لے آئیں یا انہیں کوئی تحریری درخواست دے دیں۔ انہوں نے ایوان میں آپ سے commit کیا ہے کہ وہ تین دن کے اندر اندر اس کا جواب منگوائیں گے۔ اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ جناب طارق محمود باجوہ کی تحریک التوائے کار نمبر 459/15 ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

پی پی۔170 سانگلہ ہل میں تعمیر کئے گئے انڈر پاس میں پانی بھرنے سے لوگوں کو پریشانی کا سامنا

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ

میرے حلقہ پی پی۔170 سانگلہ ہل میں ریلوے روڈ پر سال 03-2002 میں عوام الناس کو آمد ورفت کی بہتر سہولیات فراہم کرنے کے لئے اس سڑک پر انڈر پاس تعمیر کیا گیا تاکہ شہری بلاتعطل اپنا سفر جاری رکھ سکیں لیکن اس انڈر پاس کی ناقص تعمیر ہونے کی وجہ سے اس میں ہر وقت پانی بھرا رہتا ہے اور پانی کے سبب عوام الناس کو دی گئی سہولت ختم ہو گئی ہے۔انڈر پاس پر حکومت کے لاکھوں روپے برباد ہو گئے ہیں۔علاقہ کے مکین اس مسئلہ کے حل کے لئے متعدد مرتبہ ضلعی انتظامیہ کے نوٹس میں یہ بات لائے لیکن انہوں نے کوئی توجہ نہیں دی اور یہ معاملہ جوں کا توں التواء کا شکار ہے۔ عوام نے مطالبہ کیا ہے کہ انڈر پاس میں کھڑے چودہ فٹ پانی کو فوری طور پر نکالا جائے اور ناقص تعمیر پر ٹھیکیدار کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے۔یہ معاملہ اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، گوندل صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending فرما دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے۔اس تحریک التوائے کار نمبر 459/15 کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 460/15 بھی جناب طارق محمود باجوہ کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

پی پی۔170 میں ڈگری کالج کی بلڈنگ مکمل ہونے کے باوجود فنکشنل نہ ہونے کی وجہ سے طلباء اعلیٰ تعلیم سے محروم

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ میرے حلقہ پی پی۔170 میں حکومت نے عوام کے دیرینہ مطالبہ پر ان کے بچوں کو اعلیٰ تعلیم فراہم کرنے کے لئے گورنمنٹ ڈگری کالجز بنانے کی منظوری دی۔اس پر گورنمنٹ ڈگری کالج خانقاں ڈوگراں میں کالج کی عمارت تعمیر کی گئی۔یہ عمارت مکمل ہو چکی ہے لیکن ابھی تک functional نہیں ہو سکی۔کالج میں کلاسوں کا اجراء نہ ہونے کی وجہ سے میرے حلقہ کی عوام بے حد پریشان ہیں کیونکہ جس مقصد کے لئے ڈگری کالج بنایا گیا وہ پورا نہیں ہو سکا۔ڈگری کالج اس لئے بنایا گیا تاکہ بچے اعلیٰ تعلیم حاصل

کر سکیں لیکن وہ تعلیم حاصل نہیں کر پا رہے۔ کلاسوں کا اجراء نہ ہونے سے عمارت بھی شکست وریخت کا شکار ہے۔ حلقہ کی عوام نے متعدد مرتبہ اعلیٰ حکام کو کلاسوں کے اجراء کے لئے استدعا کی ہے لیکن اعلیٰ حکام کی طرف سے کوئی خاطر خواہ پیشرفت نہیں ہوئی۔ اب عوام نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ بلا تاخیر کالج ہذا میں کلاسوں کا اجراء کرنے کے لئے واضح حکم جاری کریں۔ یہ معاملہ اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض ہے کہ حلقہ پی پی۔170 میں وزیر اعلیٰ پنجاب کی منظوری کے بعد گورنمنٹ ڈگری کالج خانقاں ڈوگراں کی عمارت کی تعمیر کا آغاز مورخہ 04-08-2012 کو محکمہ مواصلات و تعمیرات نے کیا۔ عمومی طور پر نئے کالج کی عمارت کی تکمیل کے لئے تین سال کا عرصہ درکار ہوتا ہے۔ اب مذکورہ بالا کالج کی عمارت کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے۔ تاہم بجلی کا کنکشن، ٹیوب ویل کی تعمیر اور مین بلڈنگ کا کچھ کام ابھی باقی ہے لیکن وہ بھی بالکل تکمیل کے مراحل میں ہے۔ کالج کی عمارت کی تعمیر کے علاوہ دیگر ضروری سامان اور فرنیچر وغیرہ بھی خریدا جا چکا ہے۔ عمارت کی تعمیر تقریباً مکمل ہو چکی ہے، گورنر پنجاب نے اس کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا ہے اور اسامیوں کی منظوری بھی ہو چکی ہے۔ جلد ہی سٹاف کی بھرتی شروع ہو جائے گی اور انشاء اللہ اسی سال اس کالج میں کلاسیں شروع ہو جائیں گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 461/15 جناب طارق محمود باجوہ کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

شالامار لاہور میں گدھے کا گوشت فروخت کرنے والوں کے خلاف سخت قانونی کارروائی کا مطالبہ

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "اوصاف" مورخہ 29۔ اپریل 2015 کی خبر کے مطابق لاہور شالامار میں گدھوں کے گوشت

بناتے ہوئے ایک عادی ملزم گرفتار اور دو فرار ہونے میں کامیاب۔ تفصیل یوں ہے کہ لاہور شالامار کے علاقہ میں پولیس نے شہری کی شکایت پر ملتانی کالونی میں چھاپہ مار کر ندیم عرف دیما کو گدھے کاٹتے پکڑ لیا اور اس کے دوسرے ساتھی فرار ہونے میں کامیاب ہوگئے۔ پولیس نے گدھے اور گوشت قبضہ میں لے کر مقدمہ درج کر لیا ہے۔

جناب سپیکر! اس طرح آئے روز خبریں اخبارات میں اور الیکٹرانک میڈیا پر سننے کو ملتی ہیں اور پولیس کارروائی بھی کرتی نظر آتی ہے لیکن یہ واقعات رکنے کی بجائے مزید بڑھ رہے ہیں۔ متعلقہ محکمہ جات اس بارے میں کوئی مثبت کارروائی کرتے نظر آتے ہیں اس لئے ضرورت اس امر کی ہے حکومت گدھوں کے گوشت فروخت کرنے والوں کے خلاف سخت سے سخت کارروائی عمل میں لائے اور ایسے قوانین بنائے جائیں کہ کوئی بھی اس گھناؤنے کاروبار کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہ سکے اس لئے محکمہ لائیوسٹاک، محکمہ خوراک، محکمہ لوکل گورنمنٹ اور محکمہ صحت مشترکہ حکمت عملی اپنا کر بھرپور کارروائی کریں اور اس طرح کاروبار کرنے والوں کا قلعہ قمع کریں۔ یہ معاملہ اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! پنجاب فوڈ اتھارٹی ضلع لاہور میں مورخہ 2۔ جولائی 2012 فوڈ اتھارٹی ایکٹ 2011 کے تحت معرض وجود میں آئی ہے تاکہ لوگوں کو صاف اور معیاری اشیاء خورد و نوش کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی کی ٹیم لاہور کے تمام ٹاؤن میں ناقص، غیر معیاری اور ملاوٹ شدہ خوراک کی روک تھام کے لئے بلاامتیاز کارروائی کر رہی ہے اور بڑی کامیابی سے لاہور میں ملاوٹ کرنے والوں کے خلاف مہم جاری ہے اور اس سلسلہ میں کسی قسم کی رعایت نہیں برتی جا رہی۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ جو کہ لاہور میں ہے تاہم پھر بھی ادارہ ہذا کی جانب سے احتیاط برتتے ہوئے پنجاب فوڈ اتھارٹی کی تمام ٹیم ضلع لاہور میں لوگوں تک تازہ اور حلال جانوروں کے گوشت کو چیک کر رہی ہے اور اس بات کی تسلی کی جاتی ہے کہ گوشت پر محکمہ لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی سٹیمپ موجود ہو۔ باسی اور خراب گوشت کو موقع پر ضائع کر دیا جاتا ہے۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی نے کرول گھاٹی میں مردار گوشت فروخت کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کرتے ہوئے اسلم آئل فیکٹری جو کہ مردار گوشت کی فروخت اور اس میں آئل بنانے کا کام

سرانجام دے رہی تھی اس پر ریڈ کی، مجرمان کو پولیس کے حوالے کیا اور اس ضمن میں ایف آئی آر درج کی جا چکی ہے اور ملزمان کے خلاف کارروائی حسب ضابطہ ہو رہی ہے۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی لاہور حفظانِ صحت کے اصولوں کے تحت تیار کی گئی خوراک کو لوگوں تک فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے اپنے فرائض بخوبی سرانجام دے رہی ہے اور ایسے افراد کے خلاف کارروائی کی جا رہی ہے جو کہ شہر میں مضر صحت اشیاء خورد و نوش فروخت کر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 462/15 بھی جناب طارق محمود باجوہ کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

نارووال میں محکمہ تعلیم کے اساتذہ کی ملی بھگت سے جعلی اسناد کا اجراء

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "اوصاف" مورخہ 28۔اپریل 2015 کی خبر کے مطابق کہ نارووال میں فراڈ کا نیا طریقہ ایجاد، متعدد میٹرک کی جعلی اسناد دے دیں۔ پولیس کارروائی کرنے سے گریزاں۔ تفصیل یوں ہے کہ گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول شاہد کے میں تعینات ٹیچر نے درجنوں لڑکے لڑکیوں سے فی کس پندرہ ہزار روپے وصول کر کے انہیں امتحان میں بٹھا دیا، جعلی سنٹر میں ٹیچر بلقیس کے ساتھ نگران بنے رہے، بہت سے لوگوں کے ساتھ دھوکا ہو گیا۔ بین الاضلاعی گینگ نے لوگوں کو لوٹنے کے لئے سرکاری اساتذہ سے ملی بھگت کر کے جعلی سنٹر بنا ڈالا، اس میں خود ہی سنٹر کے سپرنٹنڈنٹ بن گئے اور ساتھی نگران عملہ بن گئے۔ لوگوں کو لالچ دے کر کہ ان کے فارم بھی خود جمع کروا کے رول نمبر سلپیں جاری کروا لیں گے اور سنٹر بھی اپنی مرضی کے بنا لیں گے اس لئے جعلی سنٹر کی ٹیچر نے امیدواروں سے فی کس پندرہ ہزار روپے وصول کر کے جعلی امتحان دلوا دیا اور جعلی سندیں بھی جاری کر دیں۔ جب ان امیدواروں پر حقیقت عیاں ہوئی وہ سراپا احتجاج بن گئے اور انہوں نے اس گینگ کے خلاف پرچہ درج کروا دیا ہے اور اب پولیس اس گینگ کے خلاف کوئی کارروائی کر رہی ہے اور نہ ہی اس گینگ کی سرغنہ بلقیس کنول ٹیچر کو گرفتار کر رہی ہے بلکہ ان تمام امیدواروں کو ٹیچر کی طرف سے دھمکیاں مل رہی ہیں کہ وہ اپنے مقدمہ سے دستبردار ہو جائیں ورنہ سخت نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا۔ یہ معاملہ اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا

متقاضی ہے۔ نارووال کے شہریوں میں پولیس کے نارواسلوک کے خلاف سخت غم وغصہ پایا جاتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون وپارلیمانی امور!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض یہ ہے کہ شاہد کے میں صرف ایک گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول واقع ہے جبکہ کوئی ایلیمنٹری سکول نہ ہے البتہ یہ درست ہے کہ مذکورہ ای ایس ٹی ٹیچر بلقیس کنول جو کہ وہاں پر گورنمنٹ گرلز ہائی سکول شاہد کے میں پڑھاتی ہیں۔ معاملہ کی حقیقت جاننے اور مکمل چھان بین کے لئے فوری انکوائری عمل میں لائی گئی اور ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (میل) ایلیمنٹری، نارووال کو مورخہ 15-06-10 کو انکوائری افسر مقرر کیا گیا۔ اُن کی ابتدائی تحقیقات کے مطابق یہ معاملات بادی النظر میں درست پائے گئے جس کے مطابق ایف آئی آر نمبر 15/16 تھانہ صدر نارووال میں درج ہو چکی ہے۔ اس کے علاوہ ڈی سی آفس سے بھی اس معاملہ کو انٹی کرپشن اتھارٹی، گوجرانوالہ کو بحوالہ لیٹر نمبر CC-3136 مورخہ 15-05-15 کو ارسال کر دیا گیا ہے۔ مکمل تحقیقات جاری ہیں۔ جو بھی کسی صورت میں بھی کسی قانون یا قواعد وضوابط کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پایا گیا اُس کے خلاف حسب ضابطہ مزید کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں تصحیح کرنا چاہتا ہوں آپ نے کہا کہ ایک چینل پر رانا ثناء اللہ خان اور قائد حزب اختلاف نے بیٹھ کر۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! میں نے آپ کی بات نہیں کی۔ آپ کی پارٹی کے ایک سینئر راہنما ہیں میں یہاں پر اُن کا نام نہیں لینا چاہتا انہوں نے رانا ثناء اللہ خان کے ساتھ ایک talk show میں یہ بات کی تھی۔۔۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس پر ہمارے ایک فاضل ممبر نے تحریک التوائے کار جمع کروائی تھی جس پر debate ہوئی۔ بہتر ہوتا کہ آپ یہ معاملہ اس طرح ایوان میں نہ رکھتے کیونکہ دریشک صاحب کل بھی کوشش کرتے رہے کہ مجھے بات کرنے کا موقع ملے۔ آپ نے آج تاثر دیا ہے کہ آپ بالکل بری الذمہ ہیں لیکن انہوں نے زمینوں پر قبضے کئے ہوئے ہیں تو یہ بھی ٹھیک بات نہیں ہے۔ آپ لوگ ایک ہی علاقہ سے تعلق رکھتے ہیں تو اگر آپ کے علاقائی سیاست کے کوئی مسائل ہیں لیکن میرا یہ خیال ہے کہ یہ طریقہ ٹھیک نہیں ہے۔ یہ بات اس انداز سے portrait نہیں ہونی چاہئے کہ آپ بری الذمہ ہیں اور وہ غاصب و قابض ہیں۔ وہ کل سارا دن یہاں پر موجود رہے ہیں تو بہتر ہوتا کہ آپ اس وقت بات کرتے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ میری ایک گزارش سُنیں۔ اس معاملہ پر ایک تحریک استحقاق آئی تھی جس پر میں خود جا کر کمیٹی کے سامنے پیش ہوا تھا۔ اُس کمیٹی میں آپ کے ممبران بھی پیش ہوئے تھے۔ اُس کمیٹی کی رپورٹ اِدھر ایوان میں پیش ہوئی تھی وہ آپ ذرا ملاحظہ کر لیں۔ میں نے آپ کا نام قطعاً نہیں لیا۔ آپ کی پارٹی کے ایک سینئر راہنما ایک talk show میں رانا ثناء اللہ خان کے ساتھ موجود تھے اور میں نے خود سُنا تھا۔ اُس میں انہوں نے بغیر verify کئے مجھ پر یہ الزام لگایا تھا۔ باقی کسی سردار یا کسی بھی ممبر اسمبلی کے خلاف کوئی تحریک التوائے کار یہاں پر آئی ہو تو مجھے اُس کا کوئی پتا نہیں۔ میں اس معزز ایوان کو رولز کے مطابق چلا رہا ہوں میں کل بھی اُن کو بلا تا رہا وہ چلے گئے تھے۔ باقی جتنے بھی دوستوں نے کل یہاں پر مجھ سے پوائنٹ آف آرڈر پر ٹائم مانگا ہے میں نے سب کو ٹائم دیا ہے حالانکہ ہمارا ایجنڈا مکمل ہو گیا تھا اُس کے باوجود بھی میں نے سب کو ٹائم دیا۔ وہ معزز ایوان سے باہر چلے گئے اور میں نے دو دفعہ اُن کو بلانے کی کوشش کی لیکن وہ نہیں آئے۔ یہ ایوان سب کا ہے اگر کوئی ایسی بات ہے تو وہ یہاں پر آئیں اور کسی کے ساتھ میرا کوئی ذاتی جھگڑا ہے اور نہ ہی میں نے یہاں پر کوئی علاقائی سیاست کرنی ہے۔ میرے لئے دونوں اطراف کے ممبران اسمبلی برابر ہیں اور سب کا احترام مجھ پر لازم ہے۔ اگر کوئی ایسی بات ہے تو یہاں پر آکر کریں میرے لئے وہ بالکل قابل احترام ہیں۔ بہت شکریہ

گیس کی قیمتوں میں اضافہ سے کھاد کی قیمتوں میں اضافہ کا خدشہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! کل گیس کی قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے اس حوالہ سے میں نے ایک قرارداد جمع کروائی ہوئی ہے اور میری درخواست ہے کہ اس کو out of turn

لے کر اس قرارداد کو پاس کیا جائے۔ گزارش یہ ہے کہ پاکستان کی تاریخ میں گیس کی قیمتوں میں 63 فیصد اضافہ آج تک کبھی نہیں ہوا۔ یہ اضافہ fertilizer and industrial uses پر کیا گیا ہے، گھریلو صارفین پر 13 فیصد اضافہ اور پاکستان کی تاریخ میں ڈیزل پر sales tax میں اتنا بڑا اضافہ کبھی نہیں ہوا جو کل حکومت کی طرف سے announce کیا گیا ہے۔ ہم یہاں پر عوام کے نمائندے ہیں اور دس کروڑ عوام نے ہمیں منتخب کر کے یہاں بھیجا ہے تو ہم یہاں پر اُن کی بہتری کے لئے بات کریں۔ اتنا دکھ اور افسوس ہے کہ ابھی بجٹ کو گزرے دو مہینے ہوئے ہیں اور یہ mini budget آنے شروع ہو گئے ہیں۔ اس 63 فیصد اضافے کا مطلب یہ ہے کہ fertilizer مہنگی ہو گی اور آئندہ آپ کو گندم، چاول، سبزیاں اور تمام چیزیں دُگنی قیمت پر ملیں گی جو پہلے ہی لوگوں کی پہنچ سے باہر ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ جو اضافہ ہے اس کے حوالے سے اس قرارداد کو یہاں پیش کرنے کی اجازت دی جائے، اس پر بحث کی جائے، اسے منظور کیا جائے اور وفاقی حکومت سے یہ استدعا، مطالبہ اور سفارش کی جائے کہ اس حالیہ اضافہ کو فی الفور واپس لیا جائے۔ عوام پہلے ہی دال روٹی کو ترس رہے ہیں۔ عوام کی پہلے ہی بجلی کے بلوں، لوڈشیڈنگ اور مہنگائی سے چیخیں نکلی ہوئی ہیں۔ یہ گیس میں اتنا بڑے اضافے کا مطلب یہ ہے کہ آئندہ سردیاں آنے سے پہلے ہی لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو گئے ہیں کہ ہمارے ساتھ آئندہ کیا ہونے والا ہے۔ یہ انتہائی اہمیت کا معاملہ ہے اس لئے میری قرارداد کو take up کیا جائے اور منظور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! رولز کے مطابق سات دن کا notice دینا پڑتا ہے۔ لاء منسٹر صاحب یہاں پر موجود ہیں۔ آپ ان کے ساتھ بیٹھ کر جو بھی طے کر لیں۔ اس طرح کر لیں گے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب سامنے بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ حکومتی بنچوں پر بیٹھے بھائیوں کے بھی یہی جذبات ہیں۔ وہ بھی ووٹ لے کر آئے ہوئے ہیں۔ ہم پہلے ہی کسی کو شکل دکھانے کے قابل نہیں ہیں۔ مہنگائی، بے روزگاری، غربت، لوڈشیڈنگ، تباہی، بربادی ہر طرف چیخ وپکار ہے۔ اس کے بعد اب اتنا بڑا اضافہ اور اس پر اس ایوان کی خاموشی مجرمانہ کام ہے۔ رانا ثناء اللہ خان جرأت کریں کیونکہ یہ سارے دوستوں کے دل کی آواز ہے کہ یہ مہنگائی اور یہ اضافہ کسی صورت قبول نہیں۔ یہ پیغام پنجاب کے عوام کی طرف سے جانا چاہئے کہ یہ اضافہ کسی صورت قابل قبول نہیں ہے۔ رانا صاحب کا جو بھی مؤقف ہے وہ بیان کر دیں لیکن میری ہاتھ باندھ کر یہ گزارش ہے کہ خدا کے لئے حکومتی اور اپوزیشن بنچوں کی تقسیم سے باہر نکل کر ہمیں عوام کے حقوق، ان کی

مشکلات، ان کے دکھوں اور جذبات کی بات یہاں پر کرنی چاہئے۔ آج ہم باقی ساری باتیں کرتے ہیں لیکن اس پر بہت کم بات ہوتی ہے۔ ہمارا احتجاج یہاں سے جانا چاہئے۔ ہمیں سفارش کرنی چاہئے خواہ وہ حکومتی بنچوں کے لوگ ہوں یا اپوزیشن کے لوگ ہوں کہ یہ اضافہ قابل قبول نہیں ہے۔ آپ نے یہ کام کرنا تھا تو دو ماہ پہلے بجٹ میں کر دیتے۔ ابھی سردیوں کا آغاز نہیں ہوا اور آپ نے پہلے ہی یہ ایٹم بم گرا دیا ہے جو خاص طور پر صوبہ کے کسانوں کو متاثر کرے گا۔ کسان تو پہلے ہی بلک رہے ہیں، رو رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ ہماری گندم باردانہ نہ ملنے کی وجہ سے نہیں بکی، آلو انہوں نے کھیتوں کے اندر برباد کر دیئے ہیں، کپاس اور پھٹی ان کی نہیں بک رہی اور اوپر سے 63 فیصد fertilizer کی قیمتوں میں اضافہ کے بعد آپ سوچ سکتے ہیں کہ کسان خودکشیاں نہیں کریں گے تو کیا کریں گے؟

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈا پر مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں ہیں۔ اب ہم پہلے مورخہ 19۔ مئی 2015 کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھی گئی قرارداد لیتے ہیں۔ یہ قرارداد ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے۔۔۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف نے جو بات کی ہے آپ اس پر حکومتی مؤقف تو لے لیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ لاء منسٹر صاحب سے بات کر لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! میں نے اس پر کیا بات کرنی ہے، آپ ان سے خود بات کریں۔ یہ قرارداد ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس قرارداد کو dispose of کیا جاتا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ایسا نہ کریں۔ آپ ایوان کے سپیکر ہیں (ن) لیگ کے سپیکر نہیں ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! میں نے کیا کرنا ہے؟ رولز کے مطابق سات دن کا notice دیں گے۔ ہمارے پاس تو قرارداد ہی نہیں ہے۔ میں اب کیا کروں؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ فورم بولنے کے لئے ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں تو ہم سارے اٹھ کر باہر جا کر اسمبلی لگا لیتے ہیں اور قرارداد پاس کر لیتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں نہیں۔ میں قطعاً یہ نہیں چاہتا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پھر ہمیں دو منٹ بات کر لینے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں ایک بات کر لوں اس کے بعد آپ بات کر لیجئے گا۔ میرے پاس کوئی قرارداد نہیں ہے۔ آپ اسے چیک کر سکتے ہیں۔ قائد حزب اختلاف نے اس پر جتنی بات کی ہے وہ میں خاموشی سے سنتا رہا ہوں اور میں نے کوئی بات آگے سے نہیں کی ہے۔ میرے پاس ایک چیز ہے ہی نہیں اور رولز کے مطابق ہمیں سات دن کا notice دیا جاتا ہے۔ اب ہم اس پر کیا بات کریں؟ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! معاملہ یہ ہے کہ قائد حزب اختلاف نے جس قرارداد کو پیش کرنے سے متعلق بات کی ہے۔ انہوں نے اس کی کوئی کاپی میرے پاس نہیں بھیجی۔

جناب قائم مقام سپیکر: میرے پاس بھی اس قرارداد کی کاپی نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! معاملہ یہ ہے کہ اگر انہوں نے out of turn قرارداد پیش کرنی ہے تو وہ تو کسی دن بھی ہو سکتی ہے لیکن آج جو قراردادیں ایجنڈے پر ہیں وہ تمام بھی میں نے دیکھی ہیں سب انتہائی اہمیت کی حامل ہیں۔ قائد حزب اختلاف اس قرارداد کی کاپی مجھے دے دیں، میں اسے دیکھ لیتا ہوں۔ اوّل تو یہ معاملہ وفاقی حکومت سے متعلقہ ہے اور قائد حزب اختلاف کی پارٹی کو قومی اسمبلی اور سینیٹ میں بھی نمائندگی حاصل ہے۔ یہ قرارداد ویسے تو اصولی طور پر رولز کے مطابق وہاں پیش ہونی چاہئے لیکن اس کی وہ کیا وجوہات بیان فرماتے ہیں کہ یہاں بھی پیش ہونی چاہئے۔ یہ قرارداد کی کاپی مجھے دے دیں۔ اگر وہ بنتی ہوئی تو وہ کل اس کو out of turn پیش کر لیں گے لیکن آج جو قراردادیں ایجنڈے پر ہیں ان کو تو کم از کم پیش ہونے دیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ کہہ رہے ہیں کہ مجھے کاپی دے دیں یہ تو صحیح ہے لیکن یہ بات کہ قومی اسمبلی اور سینیٹ میں ہماری پارٹی کے لوگ موجود ہیں تو ہم نے بھی لوگوں سے ووٹ لئے ہیں۔ اگر مرکزی حکومت اس طرح کی قانون سازی کرتی ہے جس سے عوام کا قتل عام ہو تو کیا ہم خاموش تماشائی بنے رہیں گے، کیا لوگوں نے ہمیں mandate نہیں دیا اور کیا اس قتل عام کو روکنا

ہمارا فرض نہیں ہے، کیا لوگوں کے حقوق کی بات کرنا ہمارا مسئلہ نہیں ہے اور کیا ہم یہاں مٹی کے باوے بن کر بیٹھے ہوئے ہیں؟ ہم سارا دن آکر یہ روٹین کی کارروائیاں کر کے یہاں سے چلے جائیں۔ اس وقت یہ سب سے اہم مسئلہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح دہشت گردی ایک مسئلہ ہے اسی طرح یہ بھی عوام کا قتل عام ہے کہ ہم اس پر آواز نہ اٹھائیں اور پنجاب اسمبلی سے آواز اوپر نہ جائے یہ غلط ہے۔ میں رانا ثناء اللہ خان کی تجویز سے اتفاق کرتا ہوں کہ یہ قرارداد لے لیں اور اسے ہم کل take up کر لیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! پانچ میں سے چار قراردادیں اپوزیشن کی ہیں۔ یہ بھی اتنی اہم ہیں جتنی یہ ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ایک چھوٹی سی درخواست ہے کہ وفاقی حکومت کے معاملے میں جب یہاں سے مطالبہ کیا جاتا ہے تو اس حوالے سے بے شمار قراردادیں Private Members Days پر آگے کی طرف refer کی جاتی ہیں۔ یہ اتنا اہم مسئلہ ہے اگر یہاں پر بیٹھے ممبران اسمبلی کے لئے بلیو پاسپورٹ کی قرارداد مل کر پاس کی جا سکتی ہے تو جو عوام پر آپ نے مہنگائی کا ایٹم بم گرایا ہے اور خودکش جیکٹ پھاڑی ہے تو اس کو بھی اوپر بھیج دیں۔ اس میں کیا حرج ہے۔ ہمارے جذبات واحساسات ہیں وہ نہ کریں ان کی مرضی ہے لیکن ہمارے جذبات تو پہنچ جائیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! انہوں نے کب انکار کیا ہے؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! مہربانی۔ بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: دوسری قرارداد بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرارداد کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: احمد خان صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ تیسری قرارداد جناب طارق محمود باجوہ کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

فارماسیوٹیکل کمپنیوں کو ادویات generic ناموں سے تیار اور فروخت کرنے کا پابند بنانے کا مطالبہ

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ فارما سیوٹیکل کمپنیوں کی اجارہ داری ختم کرنے کے لئے ان کمپنیوں کو generic ناموں سے ادویات تیار اور فروخت کرنے کا پابند بنایا جائے، تاکہ معیاری اور سستی ادویات کی فراہمی ممکن ہو سکے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ فارما سیوٹیکل کمپنیوں کی اجارہ داری ختم کرنے کے لئے ان کمپنیوں کو generic ناموں سے ادویات تیار اور فروخت کرنے کا پابند بنایا جائے، تاکہ معیاری اور سستی ادویات کی فراہمی ممکن ہو سکے۔"

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں موجودہ صورتحال کے مطابق Drug Act 1976 کے تحت proprietary ناموں سے drugs کی تیاری و فروخت ہوتی ہے۔ اس ایکٹ کے تحت ادویات کی تیاری، درآمد، برآمد price fixation اور رجسٹریشن وغیرہ محکمہ ہیلتھ اور Ministry of National Health services and Regulation Islamabad کے دائرہ اختیار میں ہے اور اٹھارہویں ترمیم کی منظوری کے بعد یہ کام صوبائی حکومتوں کو منتقل کئے گئے تھے لیکن اب یہ امور Drug Regularity of Pakistan کے ایکٹ 2012 کے تحت انجام دے رہی ہے۔ محکمہ صحت پنجاب ادویات کی خریداری ہمیشہ سے generic ناموں سے ہی کرتا چلا آ رہا ہے اور انہی ناموں پر مشتمل essential drug list بھی تیار ہوئی ہوئیں ہیں۔ محکمہ صحت پنجاب کے تمام ادارے اس لسٹ کے مطابق خریداری کرنے کے پابند ہیں تو mover نے اس قرارداد میں جس مقصد کو highlight کرنا چاہا ہے وہ already fulfill ہو رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: باجوہ صاحب! آپ اس قرارداد کو press تو نہیں کرتے۔ انہوں نے جواب تو دے دیا ہے۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس قرارداد کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی قرارداد سردار شہاب الدین خان کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

عظیم سرائیکی شاعر شاکر شجاع آبادی کا بیرون ملک علاج کروانے کا مطالبہ

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ مایہ ناز سرائیکی شاعر شاکر شجاع آبادی کے بیرون ملک علاج کا بندوبست کیا جائے اور ان کی فیملی کے لئے ماہانہ package کا اعلان کیا جائے تاکہ وہ اوران کی فیملی ایک باعزت زندگی گزار سکیں۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ مایہ ناز سرائیکی شاعر شاکر شجاع آبادی کے بیرون ملک علاج کا بندوبست کیا جائے اور ان کی فیملی کے لئے ماہانہ package کا اعلان کیا جائے تاکہ وہ اوران کی فیملی ایک باعزت زندگی گزار سکیں۔"

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس پر میں محترم سردار صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ اگر اِن کا اُن کی فیملی سے کوئی رابطہ ہے تو یہ اپنے طور پر اس بات کو ensure کر لیں کیونکہ جو جواب مجھے محکمے کی طرف سے موصول ہوا ہے اس کے مطابق ماہانہ 25 ہزار روپے ان کی فیملی کو financial package کے طور پر ادا کیا جا رہا ہے اور تقریباً 10 لاکھ روپے یکمشت ان کے علاج کے لئے ادا کئے جا چکے ہیں۔ اس کے علاوہ وہاں پر جو لوکل ایڈمنسٹریشن ہے ان سے بھی کہا گیا ہے کہ ان کے علاج معالجے کے لئے بہتر طور پر سہولتیں فراہم کرے۔ اگر سردار صاحب کا ان کی فیملی سے رابطہ ہے تو یہ دونوں چیزیں وہ confirm کر لیں کیونکہ گورنمنٹ کی طرف سے یہ آرڈر موجود ہیں اگر اس میں کوئی رکاوٹ ہے کیونکہ ہو سکتا ہے بعض اوقات implementation میں کوئی کمی کوتاہی ہوتی ہے، بالکل شاکر شجاع آبادی ایسے شاعر ہیں اوران کی ایسی خدمات ہیں کہ ان کی فیملی کو یہ مدد ملنی چاہئے اگر اس کی implementation میں کوئی problem ہے تو آپ پتا کر کے مجھے بتا دیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میری اطلاع کے مطابق پرسوں تک تو یہ بات confirm نہیں تھی مگر معزز وزیر قانون نے بہت اچھی بات کی ہے اگر وہ اس کو ensure کروادیں اور اس پر implementation ہو جائے تو مہربانی ہوگی۔

جناب قائم مقام سپیکر: رانا صاحب! پھر اس قرارداد کو pending کر دیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! چونکہ ڈیپارٹمنٹ نے یہ تحریری طور پر جواب دیا ہے لہٰذا ان کو میں آج ہی کہوں گا کہ اس بات کو ensure کروائیں اور counter check اس کو سردار صاحب کر لیں گے اگر کوئی ایسا معاملہ ہو تو یہ مجھے بتادیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: رانا صاحب! پھر اس قرارداد کو next week تک کے لئے pending کر دیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس قرارداد کو pending کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ سردار صاحب مجھے بتادیں یہ مسئلہ کل ہی حل ہو جائے گا لہٰذا اس قرارداد کو next week تک pending کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ اس قرارداد کو dispose of کیا جاتا ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: چوتھی قرارداد جناب محمد سبطین خان کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرارداد کو dispose of کیا جاتا ہے۔ پانچویں قرارداد میاں محمد اسلم اقبال کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

دہشت گردی کے واقعات میں جاں بحق ہونے والی شخصیات کو سرکاری طور پر شہید کا لقب دینے کا مطالبہ

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"یہ ایوان ملک میں دہشت گردی کی سرگرمیوں کی بھرپور مذمت کرتا ہے اور دہشت گرد عناصر کے خلاف لڑنے والے اداروں اور شخصیات کی خدمات کو خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ دہشت گردی کے واقعات میں وطن عزیز کے لئے جان قربان کرنے والی شخصیات کو سرکاری طور پر شہید کے لقب سے پکارا جائے نیز دہشت گردی کی جنگ میں شہید ہونے والے ممبران اسمبلی، وزراء یا دیگر سیاسی شخصیات کے لواحقین کو انہی مراعات سے نوازا جائے جو سکیورٹی فورسز کی شہید ہونے والی شخصیات کے ورثاء کو دی جاتی ہیں۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان ملک میں دہشت گردی کی سرگرمیوں کی بھرپور مذمت کرتا ہے اور دہشت گرد عناصر کے خلاف لڑنے والے اداروں اور شخصیات کی خدمات کو خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ دہشت گردی کے واقعات میں وطن عزیز کے لئے جان قربان کرنے والی شخصیات کو سرکاری طور پر شہید کے لقب سے پکارا جائے نیز دہشت گردی کی جنگ میں شہید ہونے والے ممبران اسمبلی، وزراء یا دیگر سیاسی شخصیات کے لواحقین کو انہی مراعات سے نوازا جائے جو سکیورٹی فورسز کی شہید ہونے والی شخصیات کے ورثاء کو دی جاتی ہیں۔"

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اس قرارداد کو oppose کرتا ہوں اور اس کا جو پہلا پارٹ ہے کہ یہ ایوان ملک میں دہشت گردی کی سرگرمیوں کی بھرپور مذمت کرتا ہے اور دہشت گرد عناصر کے خلاف لڑنے والے اداروں اور شخصیات کی خدمات کو خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔ اس ایوان کی رائے ہے کہ دہشت گردی کے واقعات میں وطن عزیز کے لئے جان قربان کرنے والی شخصیات کو سرکاری طور پر شہید کے لقب سے پکارا جائے۔ اس سے میرا اتفاق ہے لیکن جو اگلا حصہ ہے اس سے بہت complications آئیں گی اور میں سمجھتا ہوں کہ نیز دہشت گردی کی جنگ میں شہید ہونے والے ممبران اسمبلی، وزراء یا دیگر سیاسی شخصیات کو یعنی اگر آپ ان تین طبقات کو علیحدہ سے ترجیح دیں گے تو اس سے بہت complications آئیں گی اور اس سے عام شہری، عام پبلک میں بہت زیادہ resentment آئے گی اور خاص طور پر جو ہمارے صحافی اور رپورٹرز ہیں ان کا بہت دیر سے یہ مطالبہ چلا آرہا ہے لیکن اس پر ہمیشہ یہی بات کہی گئی ہے کہ جو سرکاری ملازمین اور سکیورٹی فورسز کے لوگ ہیں ان کی علیحدہ حیثیت کا تعین کیا جا چکا ہے اور باقیوں میں تخصیص نہ کی جائے۔ اس میں کوئی شک

نہیں کہ شہید پوری قوم کا محسن ہے تو اس میں ہم باقی سب کو چھوڑ کر صرف ایک political class کو الگ کریں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ مناسب نہیں ہوگا اس لئے میری یہ تجویز ہے کہ اگر میاں صاحب اس بات کو مناسب خیال کریں تو اس میں اس طرح سے ترمیم کر دی جائے کہ نیز ایسی شخصیات کو سرکاری طور پر شہید کے لقب سے پکارا جائے یہ درست ہے اور اس سے آگے کا حصہ کاٹ کر اور ان کے لواحقین، families کو ان کی مالی و سماجی حیثیت کے پیش نظر ان کی دیکھ بھال کی جائے۔ اگر کوئی صاحب حیثیت ہے اور اسے کوئی financial aid کی ضرورت نہیں ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اسے aid نہیں ملنی چاہئے اور بعض لوگ جن میں ہمارے صحافی بھائی، چھوٹے ملازم اور دوسرے کاروباری لوگ بھی ہوتے ہیں تو ان میں سے بعض ایسے cases ہیں کہ جس میں گورنمنٹ نے مدد بھی کی ہے کیونکہ ان cases میں ان کی شہادت کے بعد ان کے بچوں کا اور ان کی فیملی کی دیکھ بھال کرنے والا ان کے اخراجات اٹھانے والا کوئی بھی نہیں ہوتا تو اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس طرح سے ہو جائے تو اس میں سب ہی cover ہو جائیں گے اور اگر ہم ایک کلاس کو علیحدہ سے treat کریں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ public at large میں اس کا تاثر صحیح نہیں جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اس قرارداد کو ایوان کے اندر پیش کرنے کا جو مقصد تھا وہ یہ تھا کہ last time جو ایک بڑا سانحہ اٹک کا ہوا ہے تو اس کے بعد حکومتی بنچوں کے دوستوں کے ساتھ بھی بات چیت رہتی ہے اور اپوزیشن کے دوست احباب کے ساتھ بھی بات چیت رہتی ہے لہٰذا ہم آپس میں ایک consensus develop کر کے اس بات کو ایوان کے سامنے لائے ہیں کہ جو مختلف ادارے ہیں چاہے آپ پولیس، وکلاء اور صحافی حضرات لے لیں وہ اپنے بندوں کی پشت پر ہوتے ہیں جو مرضی آپ ادارہ لے لیں اور اگر کسی کے پیچھے کوئی کھڑا نہیں ہوتا تو وہ اسمبلی کھڑی نہیں ہوتی۔ میں بڑے وثوق کے ساتھ یہ بات کر رہا ہوں میں نے پہلے بھی repeat کی تھی کہ 90 فیصد لوگ اس اسمبلی میں اس طرح کے بیٹھے ہیں جن میں ہماری بہنیں اور بھائی بھی شامل ہیں جن کا تعلق lower middle class سے ہے۔ جن کو آپ 12 ہزار روپے تنخواہ دیتے ہیں اور ساتھ ٹیلی فون اور پٹرول کی مد میں جو پیسے دیتے ہیں کیا اس سے آپ سمجھتے ہیں کہ ان پیسوں سے وہ اپنی فیملی کو چلا سکتے ہیں؟ یہاں پر کئی ایسے ممبران اسمبلی ہیں جو کرائے کے گھروں میں رہتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں قطعاً یہ نہیں کہہ رہا کہ ممبران اسمبلی کو مراعات دینی شروع کر دیں۔ اس دنیا سے front foot پر حکومت کی طرف سے کوئی منسٹر، کوئی ایم پی اے یا کوئی بھی جنگ لڑ رہا ہے تو بنیادی طور پر front foot پر حکومت ہی لڑ رہی ہوتی ہے۔ ہم دہشت گردی کے حوالے سے حکومت کے ساتھ ایک page پر ہیں، قومی اسمبلی میں بھی تقاریر ہوئیں اور اِدھر بھی ہو گئیں۔ ہم اِن کی بات بھی کرنے جا رہے ہیں کہ اگر خدانخواستہ کوئی بندہ شہید ہو جائے تو آپ نے طے کیا ہوا ہے کہ ان کی فیملی کو پانچ لاکھ روپے دے دیئے جائیں اور غالباً یہی رقم ہے جو میں نے پڑھا ہے۔ آپ بتائیں کہ ایک آدمی کے بچے اور بیوہ ہو تو وہ کیا کرے گی؟

جناب سپیکر! میں بات دوسری طرف نہیں لے جانا چاہتا کیونکہ سیاسی ہو جائے گی لیکن میں سیدھی بات کرنا چاہتا ہوں کہ اس قرارداد کے اندر اگر آپ لفظوں کی کمی بیشی کرنا چاہتے ہیں تو ضرور کر لیں۔ اس میں آپ ممبران اسمبلی کا لفظ لکھ دیں اور باقی اُڑا بھی دیں تو کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن کم از کم اُس شہید کی بیوہ اور بچوں کو دو وقت کی روٹی آسانی سے مل جائے۔ ہم نے اس اسمبلی سے مانگا کیا ہے بلکہ ہم نے تو صرف request کی ہے۔ اگر یہ accept کر لیں گے تو ٹھیک ہے اور اگر نہیں کریں گے تو ہمارا اپوزیشن کا ایک نقطہ نظر تھا جو آپ کے سامنے پیش کر دیا ہے؟ لاء منسٹر صاحب بخوبی سمجھتے ہیں کہ ایسے بندے ہیں۔ میں نے پچھلے دنوں بھی آپ کو بتایا ہے کہ ایسے ایسے ممبران اسمبلی ہیں جن کی جیب میں شاید کرایہ بھی نہیں ہوتا۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ اسمبلی کی insult کر رہے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: شیخ علاؤالدین کو اللہ سے ڈرنا چاہئے۔ اللہ نے جس کو نوازا ہے۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! دیکھیں، یہ بھی اسمبلی کی insult ہے جو یہ کر رہے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں بالکل insult نہیں کر رہا بلکہ میں اُن کی ترجمانی کر رہا ہوں۔ آپ billionaire آدمی ہیں اور آپ کو بات ہی سمجھ نہیں آ رہی۔ آپ اللہ سے ڈریں اور اُن ممبران اسمبلی کی طرف دیکھیں جن کے پاس بچے کی دوائی کے پیسے نہیں تھے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! کیا ہم اللہ سے نہیں ڈرتے؟ یہ اسمبلی کی insult کر رہے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں حقیقت پر مبنی بات کر رہا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! میری بات سنیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! جیہدے گھر دانے اوہدے کملے وی سیانے۔ میں اُن ممبران اسمبلی کی بات کر رہا ہوں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ بات کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ہمیں بات کرنے دیں۔ یہ مذاق اڑاتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ بات سنیں۔ رانا صاحب نے جو بات کی ہے ان کی تحریر سن لیں۔ ان کے لواحقین کو ان کی مالی و سماجی حیثیت کے مطابق مراعات دی جائیں۔ آپ کیا کہتے ہیں؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں یہ قطعاً نہیں کہہ رہا لیکن اس کو لاء منسٹر صاحب define کر دیں۔ پہلے آپ نے یہ define کیا ہوا ہے کہ پانچ لاکھ روپے شہید کی فیملی کو دیا جائے۔ جو already کمیٹی بنی ہوئی ہے اگر یہ matter اُس کمیٹی کو بھیج دیں، ہماری طرف سے قائد حزب اختلاف آ جاتے ہیں، میں بیٹھ جاتا ہوں اور دوسرے دوست بیٹھ کر اس کا تعین کر لیتے ہیں لیکن اس میں ہماری کیا بحث ہے؟ میں یہاں اپنی ذات کے لئے کوئی بات نہیں کر رہا بلکہ میں مجموعی طور پر اُن لوگوں کی بات کر رہا ہوں جو بے چارے سفید پوش ہیں اور آپ کے سامنے نہیں بول سکتے۔ اللہ نہ کرے کہ کبھی کوئی ایسا واقعہ ہو لیکن اگر خدانخواستہ ایسا واقعہ ہو جاتا ہے تو رانا صاحب نے الفاظ "مالی حیثیت کے مطابق" ٹھیک فرمائے ہیں لیکن میری اس میں چھوٹی سی request ہے کہ اس سپیشل کمیٹی کے اندر یہ define کر دیا جائے کہ اس شہید کے گھر والوں کو اتنے پیسے دے دیئے جائیں تو بات ختم ہو جائے گی۔ ریکارڈ آپ کے پاس ہوتا ہے، وہ کیا کرتا ہے، نوکری کرتا ہے یا پرائیویٹ نوکری کرتا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: رانا صاحب! already سپیشل کمیٹی نمبر 6 بنی ہوئی ہے اس کمیٹی کو ہی یہ matter بھجوا دیتے ہیں لہٰذا وہاں یہ بات بھی discuss ہو جائے گی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جو بات میاں محمد اسلم اقبال نے کی ہے جس کے بعد شیخ علاؤالدین کا اور ان کا آپس میں تھوڑا تکرار بھی ہوا ہے۔ مجھے اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ دونوں صاحبان اپنی ذات کے لئے کم از کم یہ قرارداد پیش نہیں کر رہے۔

(اذانِ ظہر)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں ان کے جذبے کی قدر کرتا ہوں لیکن میں گزارش یہ کر رہا ہوں کہ جو میاں صاحب نے بات کی ہے کہ ہر ادارہ اپنے لوگوں کے پیچھے کھڑا ہوتا ہے لیکن ایسا نہیں ہے اور practically میں اس کی بے شمار مثالیں دے سکتا ہوں کہ ادارے اس طرح سے پیچھے نہیں کھڑے ہوتے۔ ایسے لوگ جو رپورٹنگ کر رہے تھے وہ بھی اسی ہنگامے کی نذر ہو گئے جیسا کہ آپ کو پتا ہے کہ کوئٹہ میں دو واقعات ہوئے تھے اور پشاور میں بھی ایک واقعہ ہوا تھا کہ پہلے ایک blast ہوا جس میں کافی سارے لوگ شہید ہوئے جس کے بعد لوگ وہاں پر گئے اور جب دوبارہ blast ہوا تو اُس وقت بہت زیادہ نقصان ہوا جس میں صحافی اور دوسرے لوگ بھی تھے۔ اس طرح کی بات practically نہیں ہے کہ ہر ادارہ ہر ادارے کے پیچھے کھڑا ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ ممبران اسمبلی کے پیچھے اگر ممبران اسمبلی نے کھڑا ہونا ہے تو باقی عوام کے پیچھے کس نے کھڑا ہونا ہے اس لئے یہاں سے جو قرارداد یا بات ہو تو اس پر سوچنا چاہئے؟ حتیٰ کہ اگر آپ کمیٹی بھی بنائیں تو اس میں آپ کو holistic view لینا پڑے گا۔ میں یہ لکھ کر دینے کو تیار ہوں کہ وہ کمیٹی صرف ممبران اسمبلی کے متعلق کوئی سفارش نہیں کر سکے گی۔ اگر وہ ایسا کرے گی تو اُس پر بڑی resentment ہو گی۔ اس کمیٹی کو پھر بھی سب کو ساتھ لینا پڑے گا کہ تمام لوگ خواہ ان کا تعلق کسی بھی طبقے سے ہو، وہ مزدور ہو، دکاندار ہو، صحافی ہو یا کوئی پرائیویٹ ملازم ہو اُن سب کی سماجی اور ان کی financial condition کے حساب سے گورنمنٹ دیکھ بھال کرے اس کے متعلق کوئی فیصلہ کرے گی۔ اللہ سب کو زندگی دے لیکن ممبران اسمبلی میں سے کسی کے ساتھ خدانخواستہ اگر کوئی ایسا واقعہ ہوتا ہے تو اسمبلی نے جو کہہ دینا ہے وہ ہو جانا ہے۔

جناب سپیکر! اس سے پہلے یہ مثال موجود ہے کہ یہاں سے جو قرارداد پاس ہوئی ہے اُس کے مطابق حرف بہ حرف عمل ہو رہا ہے اور کوئی ایک بات بھی پیچھے نہیں رہ جائے گی۔ اگر آپ نے اس کو اس طرح سے لینا ہے تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اس کا holistic view لینا چاہئے۔ اس میں اگر میاں صاحب کسی اور لفظ کا اضافہ کرنا چاہتے ہیں تو سکیورٹی فورسز کے علاوہ جو لوگ کسی نہ کسی دہشت گردی کے واقعہ میں شہید ہوتے ہیں اُن کی حیثیت کوئی بھی ہو وہ خواہ کسی بھی ادارے سے تعلق رکھتے ہوں اُن سب کے متعلق ہمیں اس معزز ایوان کے ذریعے بات کرنی چاہئے۔ جس کی حیثیت اگر مالی طور پر مستحکم ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ اسے کچھ بھی تو وہ لینے کو تیار ہی نہیں ہو گا۔ آپ کم از کم ان

کے بچوں کی تعلیم مفت کر دیں یا اور بہت ساری چیزیں intervention ہو سکتی ہیں لہٰذا میں سمجھتا ہوں کہ یہاں سے اس قسم کی قرارداد یا view جانا چاہئے کہ وہ تمام لوگ جو already cover ہیں اُن کے علاوہ جو لوگ شہید ہوتے ہیں اُن سب کا خیال رکھا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: رانا صاحب! اس کو ایک دفعہ pending کر دیتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! اجلاس ختم ہونے سے پہلے آپ کی ایک ruling تھی اس پر بات کر لیں اور دو منٹ کا وقت دے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کون سی تھی؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں بات کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: مجھے پتا ہے کہ آپ نے کون سی بات کرنی ہے؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! آپ کو کیسے پتا ہے جبکہ میں نے آپ کو بتایا ہی نہیں ہے۔

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مظہر عباس راں صاحب!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں ابھی آپ کے سامنے اپنا مدعا رکھوں گا پھر آپ اُس پر بات کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، رانا ثناء اللہ صاحب اُس پر کام کر رہے ہیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! وہ بات نہیں ہے۔ یہ بات ہی اور ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر! شکریہ۔ ابھی بات ہو رہی تھی شہداء کے متعلق اور ان کی compensation کے لئے اور جو بات میاں صاحب اور رانا صاحب نے کی ہے تو ہم اس کی مکمل طور پر

تائید کرتے ہیں لیکن اس سے پہلے پچھلے اجلاس کے دوران میں نے بات کی تھی کہ پورے ملک اور پورے صوبے میں لاء اینڈ آرڈر کی وجہ سے ایک threat پایا جاتا ہے اور خاص طور پر جیسا کہ پچھلا سانحہ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ شہید کا ہوا تو ان کا اس میں کوئی جرم نہیں تھا بلکہ وہ ایک صوبے کی نمائندگی کر رہے تھے اور وزیر داخلہ تھے۔ شاید انہوں نے سمجھا کہ یہ soft target بھی ہیں تو اس لئے انہیں نشانہ بنایا گیا۔

جناب سپیکر! میں نے پچھلے دنوں بات کی تو بڑی ہی محبت کے انداز میں میری بات کو اڑا دیا گیا کہ آپ ٹریننگ حاصل کریں۔ ٹریننگ تو میں میٹرک کے دوران لے چکا ہوں لیکن میری گزارش یہ ہے کہ اگر ہمیں لائسنس نہیں دیا جاتا تو ہم ممبران اسمبلی کو "متوقع شہداء" کی لسٹ میں شامل کر لیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اللہ خیر کرے گا۔ ملک احمد خان صاحب! آپ کو صبح وقت دیا جائے گا اور آپ کل بات کیجئے گا۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس مورخہ 2۔ ستمبر 2015 صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

INDEX

PAGE NO.

A

AAMAR SULTAN CHEEMA, CH.
-Leave of absence 363
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Loss of crops by rain floods due to crack in Sadiq Feeder Canal Rajanpur 201

question REGARDING- 104
-Ashiana Housing Scheme Sargodha *(Question No. 2772*)*
ABDUL RAUF, RANA
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Adjournment Motions No.728 and No.737 of 2014 291
ABU HAFS MUHAMMAD GHIYAS-UD-DIN, MR.

Privilege motion REGARDING- 188

-IMPROPER BEHAVIOUR OF SECRETARY SCHOOLS EDUCATION WITH MPA 144

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-
-The Punjab Institute of Quran and Seerat Studies (Amendment) Bill 2015 34

(BILL NO. 32 OF 2015)

Resolution REGARDING-
-Show of grief on martyrdom of Col (Retd) Shuja Khanzada Minister for Home/Environment Protection and others
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Construction of illegal shops on state land in Bhagtanwala Bazar, Sargodha 197
-Demand for action against sellers of meat of donkeys in Shalamar Lahore 370
-Demand for immediately taking up adjournment motion about dividing Punjab into two parts in map printed by Punjab Textbook Board 199
-Demand for payment of emoluments to the families of constables martyred in Elite Training School, Bedian Road, Lahore 294
-Dilapidation of building of Writers Guild of Pakistan in Lahore 287
-Disclosure of sale of land of Punjab University 141
-Failure of water supply schemes in Mianwali, Mosa Khail 143
-Flood in villages at river Ravi bank in Sahiwal 298
-Gathering of water in underpass in Sangla Hill PP-170 368
-Grab of land of Irrigation Department in Jampur (Rajanpur) 139, 293

PAGE NO.

-Illegal parking in front of plazas in Lahore 142
-Illegal usage of funds allocated for BHU Sahiwal 200
-Issuance of fake certificates by Education Department Narowal 372
-Loss of crops by rain floods due to crack in Sadiq Feeder Canal Rajanpur 201
-Mis-appropriation of funds allocated for medicines of Hepatitis 296
-Non-functionalism of Degree College in PP-170 369
-Non-payment of salaries to contract employees of Commerce Colleges of Punjab Government 140
-Sale of unhygienic meat under cover of Live Stock Department 202

AGENDAS FOR THE SESSIONS HELD ON-
-26th, 27th, 28th, 31st August & 1st September, 2015 5,111,155,221,307

AHMED KHAN BHACHER. MR.

questions REGARDING-
-Details about water supply and sewerage in Mianwali *(Question No. 1782*)* 60
-Details of Ashiana Housing Scheme, Atari Saroba, Lahore *(Question No. 1929*)* 74
-Expenditures incurred upon water supply schemes in district Mianwali *(Question No. 1784*)* 72
-Number and details of employees of H,UD&PHE in district Mianwali *(Question No. 1780*)* 53

Resolution REGARDING- 42
-Show of grief on martyrdom of Col (Retd) Shuja Khanzada Minister for Home/Environment Protection and others

AHMED SAEED, QAZI

Resolution REGARDING-
-Show of grief on martyrdom of Col (Retd) Shuja Khanzada Minister for Home/Environment Protection and others 25

AHMED YAR HUNJRA, MALIK
-Leave of absence 364

AKHTAR ALI KHAN, CH.
-Oath of office 15

ALA-UD-DIN, SHEIKH

point of order REGARDING- 190

-DEMAND FOR PAYMENT OF PRICE OF SUGARCANE TO THE FARMERS 85

question REGARDING-

PAGE NO.

-Cleanliness of sewerage in UCs Nos. 45 & 46 *(Question No. 1965*)*

ALI SALMAN, MR.

-Leave of absence 364

AMJAD ALI JAVAID, MR.

point of order REGARDING-

-Demand for giving captions beneath pictures of old parliamentarians displayed in Assembly Building 211

questions REGARDING-

-Land of Auqaf Department in Toba Tek Singh *(Question No. 3568*)* 225

-Notification issued for decreasing the number of Zakat deserving persons *(Question No. 5648*)* 339

-Property of Liquidation Board in Toba Tek Singh *(Question No. 5295*)* 336

ASHRAF ALI ANSARI, CH.

questions REGARDING-

-Change in sewerage lines in PP-93 Gujranwala *(Question No. 2258*)* 93

-Construction of auditorium in Gujranwala *(Question No. 5476*)* 161

-Details of mosques and shrines under administrative control of Auqaf Department in Gujranwala *(Question No. 5479*)* 246

-Service structure of employees of Punjab Arts Council *(Question No. 5477*)* 164

ATTA MUHAMMAD KHAN MANEKA, MIAN *(Minister for Auqaf & Religious Affairs)*

Answers to the questions REGARDING-

-Details of block of Datta Darbar Eye Hospital constructed by a rich person *(Question No. 5197*)* 235

-Details of Darbar Bibi Pak Daman Lahore *(Question No. 5568*)* 239

-Details of Datta Darbar Hospital Lahore *(Question No. 2306*)* 232

-Details of income and expenditures of shrines in Lahore *(Question No. 3745*)* 265

-Details of Jahez Fund Committees in Bahawalpur *(Question No.6732*)* 254

-Details of Jamia Masjid Sadiq Bahawalpur *(Question No. 6075*)* 250

-Details of land allotted by Auqaf Department in Toba Tek Singh *(Question No. 6453*)* 252

-Details of land of Auqaf Department in district Layyah *(Question No. 3991*)* 261

-Details of land of Auqaf Department in Sahiwal *(Question No. 4300*)* 262

-Details of mosques and shrines under administrative control of Auqaf Department in Gujranwala *(Question No. 5479*)* 246

-Details of mosques under administrative control of Auqaf Department in Lahore *(Question No. 6835*)* 258

-Details of mosques and shrines under administrative control of Auqaf Department in Sahiwal *(Question No. 2937*)* 260

242

PAGE NO.

-Details of shrines under administrative control of Auqaf Department in Sahiwal *(Question No. 5570*)* 255
-Details of shrines situated in Lahore *(Question No. 6834*)* 266
-Details of shrines and mosques under administrative control of Auqaf Department in Sahiwal *(Question No. 4307*)* 264
-Details of shrines in Lahore *(Question No. 2929*)* 268
-Details of stay of visitors at Darbar Baba Fareed Pakpattan *(Question No. 6409*)* 230
-Expenditures incurred upon look after of Hazrat Madho Lal Hussain's shrine Lahore *(Question No. 1978*)* 269
-Grab of land of Auqaf Department in Sialkot *(Question No. 6784*)* 263
-Income of Darbar Bibi Pakdaman Lahore and other details *(Question No. 1878*)* 225
-Land of Auqaf Department in Toba Tek Singh *(Question No. 3568*)* 267
-Problem of stay of visitors at Darbar Baba Fareed, Pakpattan *(Question No. 5964*)* 269
-Provision of funds to Jamia Masjid, Kocha Gull Hasan, Bahawalpur *(Question No. 6781*)*

AUQAF & RELIGIOUS AFFAIRS DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Details of block of Datta Darbar Eye Hospital constructed by a rich person *(Question No. 5197*)* 234
-Details of Darbar Bibi Pak Daman Lahore *(Question No. 5568*)* 238
-Details of Datta Darbar Hospital Lahore *(Question No. 2306*)* 232
-Details of income and expenditures of shrines in Lahore *(Question No. 3745*)* 265
-Details of Jahez Fund Committees in Bahawalpur *(Question No.6732*)* 253
-Details of Jamia Masjid Sadiq Bahawalpur *(Question No. 6075*)* 249
-Details of land allotted by Auqaf Department in Toba Tek Singh *(Question No. 6453*)* 252
-Details of land of Auqaf Department in district Layyah *(Question No. 3991*)* 261
-Details of land of Auqaf Department in Sahiwal *(Question No. 4300*)* 262
-Details of mosques and shrines under administrative control of Auqaf Department in Gujranwala *(Question No. 5479*)* 246
-Details of mosques under administrative control of Auqaf Department in Lahore *(Question No. 6835*)* 257
-Details of mosques and shrines under administrative control of Auqaf Department in Sahiwal *(Question No. 2937*)* 260
-Details of shrines under administrative control of Auqaf Department in Sahiwal *(Question No. 5570*)* 242
-Details of shrines situated in Lahore *(Question No. 6834*)* 254
-Details of shrines and mosques under administrative control of Auqaf Department in Sahiwal *(Question No. 4307*)* 267 264

PAGE NO.

-Details of shrines in Lahore *(Question No. 2929*)* 268
-Details of stay of visitors at Darbar Baba Fareed Pakpattan *(Question No. 6409*)* 230
-Expenditures incurred upon look after of Hazrat Madho Lal Hussain's shrine Lahore *(Question No. 1978*)* 269
-Grab of land of Auqaf Department in Sialkot *(Question No. 6784*)* 263
-Income of Darbar Bibi Pakdaman Lahore and other details *(Question No. 1878*)* 225
-Land of Auqaf Department in Toba Tek Singh *(Question No. 3568*)* 267
-Problem of stay of visitors at Darbar Baba Fareed, Pakpattan *(Question No. 5964*)* 268
-Provision of funds to Jamia Masjid, Kocha Gull Hasan, Bahawalpur *(Question No. 6781*)*

AUTHORITIES-
-Of the House 7

AZMA ZAHID BUKHARI, MRS.

questions REGARDING-
-Details of income and expenditures of shrines in Lahore *(Question No. 3745*)* 265
-Vacation of Children Park, Jahangeer Town, Kacha Sanda, Lahore *(Question No. 2653*)* 101

AZRA SABIR KHAN, MRS.
-Leave of absence 360

B

BILL *(Considered and passed by the House)*-
-The Punjab Institute of Quran and Seerat Studies (Amendment) Bill 2015 205-208

C

CABINET-
-Of the Punjab 7

Call attention Notices REGARDING 289
-Firing at the son of MPA in Jhelum 288
-Firing by robbers in Mini Market Gulberg Lahore 286
-Murder of MPA with his son and friend in Gujranwala

CHIEF MINISTER OF THE PUNJAB
-See under Muhammad Shahbaz Sharif, Mian

COOPERATIVES DEPARTMENT-

questions REGARDING- 354

PAGE NO.

-Cooperative Societies in tehsil Fort Abbas *(Question No. 5253*)* 331
-Establishment of Liquidation Board *(Question No. 5183*)* 312
-Land of Cooperative Department in Lahore *(Question No. 3456*)* 336
-Property of Liquidation Board in Toba Tek Singh *(Question No. 5295*)*

E

EHSAN RIAZ FATYANA, MR.

questions REGARDING- 186
-Reduction in fares *(Question No. 6146*)* 106
-Water supply and drainage schemes of district Faisalabad *(Question No.3114*)*

Resolution REGARDING- 40
-Show of grief on martyrdom of Col (Retd) Shuja Khanzada Minister for Home/Environment Protection and others

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-
-Adjournment Motions No.728 and No.737 of 2014 291

-PRIVILEGE MOTIONS NO.15 OF 2013, NOS.20,25 & 31 OF 2014 AND NOS.1,5,8,10,11,12,14,16,17 & 18 OF 2015 359

f

FAIZA AHMED MALIK, MRS.

questions REGARDING- 80
-Applications submitted to Director WASA Lahore *(Question No. 1634*)* 264
-Details of shrines in Lahore *(Question No. 2929*)* 263
-Income of Darbar Bibi Pakdaman Lahore and other details *(Question No. 1878*)* 90
-Projects of WASA Lahore during 2011 to 2013 *(Question No. 2156*)*

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)*-**
-On the sad demises of Col (Retd) Shuja Khanzada Minister for Home/Environment Protection, Mrs. Kaneez Akhtar MPA, Rao Iqbal Ex MPA and others 16

FAZAL-UR-REHMAN, CH.
-Leave of absence 361

FOOD DEPARTMENT-

questions REGARDING-

PAGE NO.

-Details of funds provided to Deputy Director Food Lahore for purchase of wheat *(Question No. 1684*)* 125
130
-Details of wheat purchase centres in Lahore *(Question No. 1685*)* 124
-Target for purchase of wheat in Jhelum *(Question No.1221*)* 133
-Target of wheat purchase *(Question No. 4898*)*

FOZIA AYUB QURESHI, MRS.

questions REGARDING- 253
-Details of Jahez Fund Committees in Bahawalpur *(Question No.6732*)* 89
-Details of water filtration plants in Bahawalpur *(Question No. 2026*)* 88
-Sanction of water supply schemes for Bahawalpur *(Question No. 2025*)*

G

GULNAZ SHAHZADI , MRS.
-Leave of absence 365

reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 358
-The Punjab Local Government (Amendment) Bill 2015 (Bill No. 36 of 2015)
-The Punjab Local Government (Second Amendment) Bill 2015 (Bill No. 38 of 2015) 358

h

HINA PERVAIZ BUTT, MISS.

question REGARDING- 342
-Zakat and Ushr Committees in tehsil Bhera *(Question No. 5832*)*

HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING DEPARTMENT-

questions REGARDING- 81
-Action against illegal plazas in Lahore *(Question No. 1705*)* 96
-Allotment in Mustafa Town Housing Scheme Lahore *(Question No. 2397*)* 80
-Applications submitted to Director WASA Lahore *(Question No. 1634*)* 104
-Ashiana Housing Scheme Sargodha *(Question No. 2772*)* 92
-Budget of PHA Faisalabad *(Question No. 2165*)* 93
-Change in sewerage lines in PP-93 Gujranwala *(Question No. 2258*)* 85
-Cleanliness of sewerage in UCs Nos. 45 & 46 *(Question No. 1965*)*
-Condition of roads dug out for sewerage system in district Sahiwal *(Question No. 1819*)* 54
-Construction of illegal room etc. in Model Town Public Park Lahore *(Question No. 1814*)* 83
-Details about allotment of land for graveyard and installation
98

PAGE NO.

of more tube wells in Mustafa Town Housing Scheme Lahore 61
(Question No. 2398)* 60
-Details about tube wells installed in PP-148 *(Question No. 1854*)*
-Details about water supply and sewerage in Mianwali *(Question No. 1782*)* 74
-Details of Ashiana Housing Scheme, Atari Saroba, Lahore 65
(Question No. 1929)* 62
-Details of development works of LDA Avenue Lahore *(Question No. 882*)* 91
-Details of extension of Mareer Chowk Rawalpindi *(Question No. 1915*)* 71
-Details of grounds of PHA Faisalabad *(Question No. 2163*)* 68
-Details of Jinnah Bagh and D-ground Faisalabad *(Question No. 1683*)* 59
-Details of sewerage system in district Jhelum *(Question No. 1327*)* 84
-Details of tube wells installed in PP-144 *(Question No. 1609*)* 105
-Details of tube wells of Jhelum City *(Question No.1845*)* 89
-Details of water filtration plants in district Sargodha *(Question No. 2802*)* 67
-Details of water filtration plants in Bahawalpur *(Question No. 2026*)* 50
-Details of water supply tube wells in Lahore *(Question No.1313*)*
-Development projects of PHA in Lahore *(Question No. 498*)* 93
-Development works in Housing Schemes in district Lahore 73
(Question No. 2313)* 61
-Disposal pumps in PP-148 Lahore *(Question No. 1862*)*
-Dualization of LOS Road Lahore *(Question No. 1857*)* 72
-Expenditures incurred upon water supply schemes in district 106
Mianwali *(Question No. 1784*)* 86
-Filling the vacant posts LDA Lahore *(Question No. 2850*)*
-Installation of water filtration plants in PP-148 Lahore *(Question No. 1976*)* 53
-Number and details of employees of H,UD&PHE in district Mianwali 82
(Question No. 1780)* 90
-Postings of junior officers at senior posts in LDA Lahore *(Question No. 1795*)* 75
-Projects of WASA Lahore during 2011 to 2013 *(Question No. 2156*)* 102
-Projects of water supply and sewerage in Sheikhupura *(Question No. 2111*)*
-Provision of clean drinking water in district Multan *(Question No. 2658*)* 66
-Provision of clean drinking water in Railway Jhugyan Abadi Lahore 94
(Question No. 1139)*
-Regularization of employees of PHE Department *(Question No. 2344*)* 63
-Release of poisonous matter from factories of Shah Rukan-e-Aalam 49
Multan *(Question No. 1932*)* 55
-Underpass and overhead bridges in Lahore *(Question No. 497*)* 88
-Sanction of water supply and sewerage schemes in PP-194 *(Question No. 677*)* 56
-Sanction of water supply schemes for Bahawalpur *(Question No. 2025*)* 99
-Sanction of water supply schemes in PP-8 *(Question No. 727*)* 100
-Sanitation in Lahore *(Question No. 2400*)* 57
-Security cameras in Gulshan Park Lahore *(Question No. 2630*)* 52
-Setting fire at LDA Plaza Lahore *(Question No.1603*)* 103
-Sewerage system in Jhelum *(Question No.879*)*
-Shortage of employees in Multan *(Question No. 2659*)* 57

PAGE NO.

-Supply of clean drinking water in village No. 388 G.B Faisalabad *(Question No. 1015*)* 87
95
-Trees planted in green belts in Lahore *(Question No. 1986*)*
-Tube wells of Rawal Town, Rawalpindi *(Question No. 2377*)* 101
-Vacation of Children Park, Jahangeer Town, Kacha Sanda, Lahore *(Question No. 2653*)* 51
-Water filtration plants in Jhelum *(Question No. 878*)* 106
-Water supply and drainage schemes of district Faisalabad *(Question No.3114*)* 78
85
-Water supply and sewerage projects of Sheikhupura *(Question No. 2112*)*
-Watter supply lines in Jhelum city *(Question No. 1847*)* 69
-Worst condition of family park in Jinnah Garden Lahore *(Question No.1670*)*

HUSSAIN JAHANIA GARDEZI, SYED

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-

-PRIVILEGE MOTIONS NO.15 OF 2013, NOS.20,25 & 31 OF 2014 AND NOS.1,5,8,10,11,12,14,16,17 & 18 OF 2015 359
358

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-

-Privilege Motions Nos.15 of 2014 and Nos. 4,7 and 15 of 2015

I

IMRAN ZAFAR, HAJI

-Leave of absence 361

INFORMATION & CULTURE DEPARTMENT-

questions REGARDING- 161

-Construction of auditorium in Gujranwala *(Question No. 5476*)* 174
-Details of offices of Information Department in district Faisalabad *(Question No. 6584*)* 164
-Service structure of employees of Punjab Arts Council *(Question No. 5477*)*

IRFAN DAULTANA, MIAN

-Leave of absence 363

J

JAVED AKHTAR, MR.

questions REGARDING- 102

-Provision of clean drinking water in district Multan *(Question No. 2658*)* 63

PAGE NO.

-Release of poisonous matter from factories of Shah Rukan-e-Aalam Multan *(Question No. 1932*)* 103
-Shortage of employees in Multan *(Question No. 2659*)*

K

KHADIJA UMAR, MRS.

questions REGARDING-
-Details of Darbar Bibi Pak Daman Lahore *(Question No. 5568*)* 238
-Details of shrines under administrative control of Auqaf Department in Sahiwal *(Question No. 5570*)* 242

Khalil Tahir Sindhu, mr. ***(MINISTER FOR HUMAN RIGHTS & MINORITIES AFFAIRS)***

Resolution REGARDING-
-Show of grief on martyrdom of Col (Retd) Shuja Khanzada Minister for Home/Environment Protection and others 24

KHURRAM JAHANGIR WATTOO, MIAN

question REGARDING-
-Contract of Lahore Transport Company with private company for provision of buses *(Question No. 3202*)* 179

L

LEADER OF OPPOSITION
-See under Mehmood-ur-Rasheed, Mian

LEAVE OF ABSENCE OF-
-Aamar Sultan Cheema, Ch. 363
-Ahmed Yar Hunjra, Malik 364
-Ali Salman, Mr. 364
-Azra Sabir Khan, Mrs. 360
-Fazal-ur-Rehman, Ch. 361
-Gulnaz Shahzadi , Mrs. 365
-Imran Zafar, Haji 361
-Irfan Daultana, Mian 363
-Madiha Rana, Mrs. 365
-Mazhar Abbas Ran, Malik 364
-Muhammad Masood Alam, Makdum, Syed 362
-Nasim Lodhi, Mrs. 362
-Shabeena Zikria Butt, Mrs. 366
-Tahia Noon, Mrs. 360
-Tariq Subhani, Ch. 361

PAGE NO.

-Zafar Iqbal, Mr. 362

M

MADIHA RANA, MRS.
-Leave of absence 365

questions REGARDING-
-Details of increase in ratio of educational scholarships by Zakat Department *(Question No. 2786*)* 353
-Details of land allotted by Auqaf Department in Toba Tek Singh *(Question No. 6453*)* 252
-Distribution of Zakat Fund in district Faisalabad *(Question No. 2785*)* 352

MAZHAR ABBAS RAN, MALIK
-Leave of absence 364

point of order REGARDING-
-Demand for provision of two arms licenses of prohibited bore to parliamentarians for self defence 213

MEHMOOD-UR-RASHEED, MIAN *(Leader of Opposition)*

point of order REGARDING-
-Increase in prices of gas and fertilizers 374

Resolution REGARDING-
-Show of grief on martyrdom of Col (Retd) Shuja Khanzada Minister for Home/Environment Protection and others 21

MINISTER FOR AUQAF & RELIGIOUS AFFAIRS
-See under Atta Muhammad Khan Maneka, Mian

MINISTER FOR COOPERATIVES
-See under Muhammad Iqbal Channer, Malik

MINISTER FOR HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING ADDITIONAL CHARGE OF C&W
-See under Tanveer Aslam Malik, Mr.

Minister for Human Rights & Minorities Affairs
-See under Khalil Tahir Sindhu, Mr.

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS
-See under Sana Ullah Khan, Rana

MINISTER FOR MINES & MINERALS
-See under Sher Ali Khan, Mr.

MINISTER FOR ZAKAT & USHR
-See under Nadeem Kamran, Malik

MOTIONS regarding-

PAGE NO.

-Suspension of rules for consideration of a bill 204
-Suspension of rules for presentation of a resolution 17, 215

MUHAMMAD AKRAM, CHODHARY

question REGARDING- 269
-Grab of land of Auqaf Department in Sialkot *(Question No. 6784*)*

MUHAMMAD ARIF ABBASI, MR.

questions REGARDING- 62
-Details of extension of Mareer Chowk Rawalpindi *(Question No. 1915*)* 95
-Tube wells of Rawal Town, Rawalpindi *(Question No. 2377*)*

MUHAMMAD ARIF KHAN SINDHILA, MR.

questions REGARDING- 75
-Projects of water supply and sewerage in Sheikhupura *(Question No. 2111*)* 78
-Water supply and sewerage projects of Sheikhupura *(Question No. 2112*)*

MUHAMMAD ARSHAD, RANA *(Parliamentary Seceretary for Information & Culture)*

Answers to the questions REGARDING- 161
-Construction of auditorium in Gujranwala *(Question No. 5476*)* 174
-Details of offices of Information Department in district Faisalabad *(Question No. 6584*)* 165
-Service structure of employees of Punjab Arts Council *(Question No. 5477*)*

Resolution REGARDING- 35
-Show of grief on martyrdom of Col (Retd) Shuja Khanzada Minister for Home/Environment Protection and others

MUHAMMAD ARSHAD MALIK, ADVOCATE, MR.

ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Flood in villages at river Ravi bank in Sahiwal 298

questions REGARDING- 136
-Details of wheat godowns in district Sahiwal *(Question No.4959*)* 169
-Sanction of bus stands in Sahiwal *(Question No. 6270*)* 133
-Target of wheat purchase *(Question No. 4898*)* 354
-Zakat Funds in district Sahiwal during 2010 to 2014 *(Question No. 3545*)*

MUHAMMAD ASAD ULLAH, CH. *(Parliamentary Seceretary for Food)*

Answers to the questions REGARDING-
-Details of funds provided to Deputy Director Food Lahore for purchase of wheat *(Question No. 1684*)* 125
136
130

PAGE NO.

-Details of wheat godowns in district Sahiwal *(Question No.4959*)* 124
-Details of wheat purchase centres in Lahore *(Question No. 1685*)* 133
-Target for purchase of wheat in Jhelum *(Question No.1221*)*
-Target of wheat purchase *(Question No. 4898*)* 272

point of order REGARDING-
-Demand for payment to sugarcane growers

MUHAMMAD ASIF BAJWA, ADVOCATE, MR.

question REGARDING- 331
-Establishment of Liquidation Board *(Question No. 5183*)*

MUHAMMAD ASLAM IQBAL, MIAN

Points of order REGARDING- 119
-Demand for grant of remuneration to families of martyred parliamentarians 118 192

-DEMAND FOR LEGISLATION IN URDU LANGUAGE 61
-Demand for payment of price of sugarcane to the farmers 73

questions REGARDING- 61 86
-Details about tube wells installed in PP-148 *(Question No. 1854*)*
-Disposal pumps in PP-148 Lahore *(Question No. 1862*)*
-Dualization of LOS Road Lahore *(Question No. 1857*)* 381
-Installation of water filtration plants in PP-148 Lahore *(Question No. 1976*)*

27

Resolutions REGARDING-
-Awarding the title of "Shaheed" to the deceased persons in incidents of terrorism
-Show of grief on martyrdom of Col (Retd) Shuja Khanzada Minister for Home/Environment Protection and others

MUHAMMAD AYUB KHAN, SARDAR, LT COL (RETD)

questions REGARDING- 105
-Details of water filtration plants in district Sargodha *(Question No. 2802*)* 106
-Filling the vacant posts LDA Lahore *(Question No. 2850*)*

MUHAMMAD IQBAL CHANNER, MALIK *(Minister for Cooperatives)*

Answers to the questions REGARDING- 354
-Cooperative Societies in tehsil Fort Abbas *(Question No. 5253*)* 331
-Establishment of Liquidation Board *(Question No. 5183*)* 304
-Land of Cooperative Department in Lahore *(Question No. 3456*)* 336
-Property of Liquidation Board in Toba Tek Singh *(Question No. 5295*)*

PAGE NO.

Resolution REGARDING- 30
-Show of grief on martyrdom of Col (Retd) Shuja Khanzada Minister for Home/Environment Protection and others

MUHAMMAD MASOOD ALAM, MAKDUM, SYED
-Leave of absence 362

MUHAMMAD NAEEM ANWAR, MR.

questions REGARDING- 354
-Cooperative Societies in tehsil Fort Abbas *(Question No. 5253*)* 356
-Distribution of Zakat in Bahawalnagar during 2012-2014 *(Question No. 6232*)*

MUHAMMAD NAWAZ CHOHAN, MR. *(Parliamentary Seceretary for Transport)*

Answer to the question REGARDING- 169
-Sanction of bus stands in Sahiwal *(Question No. 6270*)*

MUHAMMAD RAFIQUE, MIAN

Resolution REGARDING-
-Show of grief on martyrdom of Col (Retd) Shuja Khanzada Minister for Home/Environment Protection and others 44

MUHAMMAD SHAHBAZ SHARIF, MIAN *(Chief Minister of the Punjab)*

Answers to the questions REGARDING-
-Contract of Lahore Transport Company with private company for provision of buses *(Question No. 3202*)* 180
-Details of bus stands at Bund Road Lahore *(Question No. 2501*)* 179
-Details of staff of Motor Vehicle Examination Branch in Bahawalpur and Lahore *(Question No. 2506*)* 184
-Driving license and route permit for motorcycle rickshaw *(Question No. 5628*)* 186
-Facilities for passengers at bus stands in district Rawalpindi *(Question No. 1028*)* 178
-Fare of wagon from Rawalpindi to Taxila *(Question No. 4087*)* 181
-Halting points for motorcycle rickshaws in Lahore *(Question No. 2504*)* 182
-Issuance of Fitness Certificate by RTA Rawalpindi *(Question No. 4086*)* 181
-National Dailies *(Question No. 5347*)* 184
-Provision of transport to working women in district Rawalpindi *(Question No. 1026*)* 177
-Reduction in fares *(Question No. 6146*)* 187

MUHAMMAD SHOAIB AWAISI, MIAN

PAGE NO.

QUESTION regarding-
-Driving license and route permit for motorcycle rickshaw *(Question No. 5628*)* 185

MUHAMMAD WAHEED GULL, MR.
MOTION regarding- 215
-SUSPENSION OF RULES FOR PRESENTATION OF A RESOLUTION

Resolutions REGARDING- 216
-Demand for taking action upon statement of Ex High Commissioner Wajad Shamas ul Hasan about declaring the decision of declaring Mirzaees as minority as wrong 37
-Show of grief on martyrdom of Col (Retd) Shuja Khanzada Minister for Home/Environment Protection and others

MURAD RAAS, DR.

questions REGARDING-
-Construction of illegal room etc. in Model Town Public Park Lahore *(Question No. 1814*)* 83
-Details of mosques under administrative control of Auqaf Department in Lahore *(Question No. 6835*)* 257
-Details of shrines situated in Lahore *(Question No. 6834*)* 254
-Details of water supply tube wells in Lahore *(Question No.1313*)* 67
-Development projects of PHA in Lahore *(Question No. 498*)* 50
-Postings of junior officers at senior posts in LDA Lahore *(Question No. 1795*)* 82
-Provision of clean drinking water in Railway Jhugyan Abadi Lahore *(Question No. 1139*)* 66
-Underpass and overhead bridges in Lahore *(Question No. 497*)* 49

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (ﷺ) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-
-26th, 27th, 28th, 31st August & 1st September, 2015 14,114,158,224,310

NABILA HAKIM ALI KHAN, MS.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Illegal usage of funds allocated for BHU Sahiwal 200

	PAGE NO.
questions REGARDING-	
-Collection and distribution of Zakat & Ushr in district Sahiwal *(Question No. 2846*)*	330
-Condition of roads dug out for sewerage system in district Sahiwal *(Question No. 1819*)*	54
-Details of offices of Zakat Department in district Sahiwal *(Question No. 2694*)*	327
-Details of land of Auqaf Department in Sahiwal *(Question No. 4300*)*	262
-Details of mosques and shrines under administrative control of Auqaf Department in Sahiwal *(Question No. 2937*)*	260
-Details of shrines and mosques under administrative control of Auqaf Department in Sahiwal *(Question No. 4307*)*	266
-Number of Zakat Committees in district Sahiwal *(Question No.3086*)*	334
-Zakat and Ushr collected in district Sahiwal *(Question No. 2693*)*	325
-Zakat Funds distributed amongst the poor in district Sahiwal *(Question No. 2692*)*	322
-Zakat Funds granted to educational institutions in Sahiwal *(Question No. 2691*)*	319
NADEEM KAMRAN, MALIK *(Minister for Zakat &Ushr)*	
Answers to the questions REGARDING-	
-Collection and distribution of Zakat & Ushr in district Sahiwal *(Question No. 2846*)*	330
-Details of increase in ratio of educational scholarships by Zakat Department *(Question No. 2786*)*	353
-Details of offices of Zakat Department in district Sahiwal *(Question No. 2694*)*	328
-Details of Zakat Committees in district Gujranwala *(Question No. 2110)*	351
-Distribution of Zakat Fund in district Faisalabad *(Question No. 2785*)*	352
-Distribution of Zakat in Bahawalnagar during 2012-2014 *(Question No. 6232*)*	356
-Educational scholarships out of Zakat Fund *(Question No. 2118*)*	317
-Notification issued for decreasing the number of Zakat deserving persons *(Question No. 5648*)*	339
-Number of Zakat Committees in district Sahiwal *(Question No.3086*)*	335
-Provision of Zakat Fund to hospitals in Faisalabad division *(Question No. 6157*)*	344
-Vocational Institutions in Faisalabad division *(Question No. 6158*)*	347
-Zakat and Ushr collected in district Sahiwal *(Question No. 2693*)*	325
-Zakat and Ushr Committees in tehsil Bhera *(Question No. 5832*)*	342
-Zakat Funds distributed amongst the poor in district Sahiwal *(Question No. 2692*)*	322
-Zakat Funds granted to educational institutions in Sahiwal	320

PAGE NO.

(Question No. 2691*) 355
-Zakat Funds in district Sahiwal during 2010 to 2014 (Question No. 3545*) 313
-Zakat provided to hospitals in Lahore (Question No. 2117*)

NAHEED NAEEM, MRS.

question REGARDING- 351
-Details of Zakat Committees in district Gujranwala (Question No. 2110)

NASIM LODHI, MRS.

-Leave of absence 362

NAUSHEEN HAMID, DR.

questions REGARDING- 81
-Action against illegal plazas in Lahore (Question No. 1705*) 232
-Details of Datta Darbar Hospital Lahore (Question No. 2306*) 125
-Details of funds provided to Deputy Director Food Lahore for purchase of wheat (Question No. 1684*) 71
-Details of Jinnah Bagh and D-ground Faisalabad (Question No. 1683*) 59
-Details of tube wells installed in PP-144 (Question No. 1609*) 136
-Details of wheat godowns in district Sahiwal (Question No.4959*) 130
-Details of wheat purchase centres in Lahore (Question No. 1685*) 317
-Educational scholarships out of Zakat Fund (Question No. 2118*) 230
-Expenditures incurred upon look after of Hazrat Madho Lal Hussain's shrine Lahore (Question No. 1978*) 312
-Land of Cooperative Department in Lahore (Question No. 3456*) 87
-Trees planted in green belts in Lahore (Question No. 1986*) 69
-Worst condition of family park in Jinnah Garden Lahore (Question No.1670*) 313
-Zakat provided to hospitals in Lahore (Question No. 2117*)

PAGE

NO.

Nazar Hussain, mr. ***(PARLIAMENTARY SECRETARY FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS)*** 197

ADJOURNMENT MOTIONS (Answers) regarding- 371

-Construction of illegal shops on state land in Bhagtanwala Bazar, Sargodha

-Demand for action against sellers of meat of donkeys in Shalamar Lahore 199

-Demand for immediately taking up adjournment motion about dividing 141

Punjab into two parts in map printed by Punjab Textbook Board 143

-Disclosure of sale of land of Punjab University 298

-Failure of water supply schemes in Mianwali, Mosa Khail 139

-Flood in villages at river Ravi bank in Sahiwal 142

-Grab of land of Irrigation Department in Jampur (Rajanpur) 373

-Illegal parking in front of plazas in Lahore 201

-Issuance of fake certificates by Education Department Narowal 296

-Loss of crops by rain floods due to crack in Sadiq Feeder Canal Rajanpur 369

-Mis-appropriation of funds allocated for medicines of Hepatitis

-Non-functionalism of Degree College in PP-170 140

-Non-payment of salaries to contract employees of Commerce Colleges 202

of Punjab Government

-Sale of unhygienic meat under cover of Live Stock Department

NIGHAT SHEIKH, MS.

questions REGARDING-

-Details of stay of visitors at Darbar Baba Fareed Pakpattan *(Question No. 6409*)*

-Development works in Housing Schemes in district Lahore *(Question No. 2313*)*

-National Dailies *(Question No. 5347*)* **268**

-Problem of stay of visitors at Darbar Baba Fareed, Pakpattan *(Question No. 5964*)*

-Security cameras in Gulshan Park Lahore *(Question No. 2630*)*

93

183

267

100

NOTIFICATIONS of-

-Acting Speaker

-Summoning of 16th session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 26th August, 2015 **1**

PAGE

NO.

3

O

OATH OF OFFICE by-
-Akhtar Ali Khan, Ch. (PP-100)

15

OFFICERS-
-Of the House

11

ORDINANCES *(Laid in the House)*-
-The Infrastructure Development Authority of the Punjab Ordinance 2015
-The Punjab Drugs (Amendment) Ordinance 2015
-The Punjab Drugs (Second Amendment) Ordinance 2015 **150**
-The Punjab Food Authority (Amendment) Ordinance 2015
-The Punjab Forest (Amendment) Ordinance 2015 **148**
-The Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2015
-The Punjab Local Government (Second Amendment) Ordinance 2015 **149**
-The Punjab Pure Food (Amendment) Ordinance 2015
-The Punjab Safe Cities Authority, Ordinance 2015 **148**
-The Punjab Special Protection Unit Ordinance 2015
-The Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Ordinance 2015 **146**

146

148

151

145

149

150

PAGE NO.

P

Panel of Chairmen-

-Announcement regarding Panel of Chairmen for 16th session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 26th August, 2015 15

Parliamentary Secretaries- 9

-Of the Punjab

PARLIAMENTARY SECERETARY FOR FOOD

-See under Muhammad Asad Ullah, Ch.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR HUMAN RIGHTS & MINORITIES

-See under Tariq Masih Gill, Mr.

PARLIAMENTARY SECERETARY FOR INFORMATION & CULTURE

-See under Muhammad Arshad, Rana

Parliamentary Secretary for Law & Parliamentary Affairs

-SEE UNDER NAZAR HUSSAIN, MR.

PARLIAMENTARY SECERETARY FOR TRANSPORT

-SEE UNDER MUHAMMAD NAWAZ CHOHAN, MR.

PAGE NO.

points of order REGARDING-
-Demand for giving captions beneath pictures of old parliamentarians 211
displayed in Assembly Building 119
-Demand for grant of remuneration to families of martyred parliamentarians 118
-Demand for legislation in Urdu language 190
-Demand for payment of price of sugarcane to the farmers 272
-Demand for payment to sugarcane growers
-Demand for provision of two arms licenses of prohibited bore to 213
parliamentarians for self defence 374
-Increase in prices of gas and fertilizers

Privilege motion REGARDING- 188

-IMPROPER BEHAVIOUR OF SECRETARY SCHOOLS EDUCATION WITH MPA

Q

questions REGARDING-
AUQAF & RELIGIOUS AFFAIRS DEPARTMENT-
-Details of block of Datta Darbar Eye Hospital constructed by a 234
rich person *(Question No. 5197*)* 238
-Details of Darbar Bibi Pak Daman Lahore *(Question No. 5568*)* 232
-Details of Datta Darbar Hospital Lahore *(Question No. 2306*)* 265
-Details of income and expenditures of shrines in Lahore *(Question No. 3745*)* 253
-Details of Jahez Fund Committees in Bahawalpur *(Question No.6732*)* 249
-Details of Jamia Masjid Sadiq Bahawalpur *(Question No. 6075*)*
-Details of land allotted by Auqaf Department in Toba Tek Singh 252
(Question No. 6453)*
-Details of land of Auqaf Department in district Layyah 261
(Question No. 3991)* 262
-Details of land of Auqaf Department in Sahiwal *(Question No. 4300*)*
-Details of mosques and shrines under administrative control of 246
Auqaf Department in Gujranwala *(Question No. 5479*)*
-Details of mosques under administrative control of Auqaf Department 257
in Lahore *(Question No. 6835*)*
-Details of mosques and shrines under administrative control of 260
Auqaf Department in Sahiwal *(Question No. 2937*)*
-Details of shrines under administrative control of Auqaf Department 242
in Sahiwal *(Question No. 5570*)* 254
-Details of shrines situated in Lahore *(Question No. 6834*)*
-Details of shrines and mosques under administrative control 266

PAGE

NO.

of Auqaf Department in Sahiwal *(Question No. 4307*)* 264
-Details of shrines in Lahore *(Question No. 2929*)*
-Details of stay of visitors at Darbar Baba Fareed Pakpattan 268
(Question No. 6409)*
-Expenditures incurred upon look after of Hazrat Madho Lal Hussain's 230
shrine Lahore *(Question No. 1978*)* 269
-Grab of land of Auqaf Department in Sialkot *(Question No. 6784*)*
-Income of Darbar Bibi Pakdaman Lahore and other details 263
(Question No. 1878)* 225
-Land of Auqaf Department in Toba Tek Singh *(Question No. 3568*)*
-Problem of stay of visitors at Darbar Baba Fareed, Pakpattan 267
(Question No. 5964)*
-Provision of funds to Jamia Masjid, Kocha Gull Hasan, Bahawalpur 268
(Question No. 6781)*
COOPERATIVES DEPARTMENT- 354
-Cooperative Societies in tehsil Fort Abbas *(Question No. 5253*)* 331
-Establishment of Liquidation Board *(Question No. 5183*)* 312
-Land of Cooperative Department in Lahore *(Question No. 3456*)* 336
-Property of Liquidation Board in Toba Tek Singh *(Question No. 5295*)*
FOOD DEPARTMENT-
-Details of funds provided to Deputy Director Food Lahore for 125
purchase of wheat *(Question No. 1684*)* 130
-Details of wheat purchase centres in Lahore *(Question No. 1685*)* 124
-Target for purchase of wheat in Jhelum *(Question No.1221*)* 133
-Target of wheat purchase *(Question No. 4898*)*
HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH
ENGINEERING DEPARTMENT- 81
-Action against illegal plazas in Lahore *(Question No. 1705*)* 96
-Allotment in Mustafa Town Housing Scheme Lahore *(Question No. 2397*)* 80
-Applications submitted to Director WASA Lahore *(Question No. 1634*)* 104
-Ashiana Housing Scheme Sargodha *(Question No. 2772*)* 92
-Budget of PHA Faisalabad *(Question No. 2165*)* 93
-Change in sewerage lines in PP-93 Gujranwala *(Question No. 2258*)* 85
-Cleanliness of sewerage in UCs Nos. 45 & 46 *(Question No. 1965*)*
-Condition of roads dug out for sewerage system in district Sahiwal 54
(Question No. 1819)*
-Construction of illegal room etc. in Model Town Public Park Lahore 83
(Question No. 1814)*
-Details about allotment of land for graveyard and installation
of more tube wells in Mustafa Town Housing Scheme Lahore 98
(Question No. 2398)* 61
-Details about tube wells installed in PP-148 *(Question No. 1854*)*
-Details about water supply and sewerage in Mianwali *(Question* 60
No. 1782)*
-Details of Ashiana Housing Scheme, Atari Saroba, Lahore 74

PAGE

NO.

(Question No. 1929)* 65
-Details of development works of LDA Avenue Lahore *(Question No. 882*)* 62
-Details of extension of Mareer Chowk Rawalpindi *(Question No. 1915*)* 91
-Details of grounds of PHA Faisalabad *(Question No. 2163*)* 71
-Details of Jinnah Bagh and D-ground Faisalabad *(Question No. 1683*)* 68
-Details of sewerage system in district Jhelum *(Question No. 1327*)* 59
-Details of tube wells installed in PP-144 *(Question No. 1609*)* 84
-Details of tube wells of Jhelum City *(Question No.1845*)* 105
-Details of water filtration plants in district Sargodha *(Question No. 2802*)* 89
-Details of water filtration plants in Bahawalpur *(Question No. 2026*)* 67
-Details of water supply tube wells in Lahore *(Question No.1313*)* 50
-Development projects of PHA in Lahore *(Question No. 498*)*
-Development works in Housing Schemes in district Lahore 93
(Question No. 2313)* 73
-Disposal pumps in PP-148 Lahore *(Question No. 1862*)* 61
-Dualization of LOS Road Lahore *(Question No. 1857*)*
-Expenditures incurred upon water supply schemes in district 72
Mianwali *(Question No. 1784*)* 106
-Filling the vacant posts LDA Lahore *(Question No. 2850*)* 86
-Installation of water filtration plants in PP-148 Lahore *(Question No. 1976*)*
-Number and details of employees of H,UD&PHE in district Mianwali 53
(Question No. 1780)* 82
-Postings of junior officers at senior posts in LDA Lahore *(Question No. 1795*)* 90
-Projects of WASA Lahore during 2011 to 2013 *(Question No. 2156*)* 75
-Projects of water supply and sewerage in Sheikhupura *(Question No. 2111*)* 102
-Provision of clean drinking water in district Multan *(Question No. 2658*)*
-Provision of clean drinking water in Railway Jhugyan Abadi Lahore 66
(Question No. 1139)* 94
-Regularization of employees of PHE Department *(Question No. 2344*)*
-Release of poisonous matter from factories of Shah Rukan-e-Aalam 63
Multan *(Question No. 1932*)* 49
-Underpass and overhead bridges in Lahore *(Question No. 497*)* 55
-Sanction of water supply and sewerage schemes in PP-194 *(Question No. 677*)* 88
-Sanction of water supply schemes for Bahawalpur *(Question No. 2025*)* 56
-Sanction of water supply schemes in PP-8 *(Question No. 727*)* 99
-Sanitation in Lahore *(Question No. 2400*)* 100
-Security cameras in Gulshan Park Lahore *(Question No. 2630*)* 57
-Setting fire at LDA Plaza Lahore *(Question No.1603*)* 52
-Sewerage system in Jhelum *(Question No.879*)* 103
-Shortage of employees in Multan *(Question No. 2659*)*
-Supply of clean drinking water in village No. 388 G.B Faisalabad 57
(Question No. 1015)* 87
-Trees planted in green belts in Lahore *(Question No. 1986*)* 95
-Tube wells of Rawal Town, Rawalpindi *(Question No. 2377*)*
-Vacation of Children Park, Jahangeer Town, Kacha Sanda, Lahore 101

PAGE NO.

(*Question No. 2653**) 51
-Water filtration plants in Jhelum (*Question No. 878**)
-Water supply and drainage schemes of district Faisalabad 106
(*Question No.3114**) 78
-Water supply and sewerage projects of Sheikhupura (*Question No. 2112**) 85
-Watter supply lines in Jhelum city (*Question No. 1847**)
-Worst condition of family park in Jinnah Garden Lahore 69
(*Question No.1670**)

INFORMATION & CULTURE DEPARTMENT- 161
-Construction of auditorium in Gujranwala (*Question No. 5476**)
-Details of offices of Information Department in district Faisalabad 174
(*Question No. 6584**)
-Service structure of employees of Punjab Arts Council 164
(*Question No. 5477**)

TRANSPORT DEPARTMENT-
-Contract of Lahore Transport Company with private company 179
for provision of buses (*Question No. 3202**) 178
-Details of bus stands at Bund Road Lahore (*Question No. 2501**)
-Details of staff of Motor Vehicle Examination Branch in 184
Bahawalpur and Lahore (*Question No. 2506**)

-Driving license and route permit for motorcycle rickshaw 185
(*Question No. 5628**)
-Facilities for passengers at bus stands in district Rawalpindi 177
(*Question No. 1028**) 181
-Fare of wagon from Rawalpindi to Taxila (*Question No. 4087**) 182
-Halting points for motorcycle rickshaws in Lahore (*Question No. 2504**) 180
-Issuance of Fitness Certificate by RTA Rawalpindi (*Question No. 4086**) 183
-National Dailies (*Question No. 5347**)
-Provision of transport to working women in district Rawalpindi 177
(*Question No. 1026**) 186
-Reduction in fares (*Question No. 6146**) 169
-Sanction of bus stands in Sahiwal (*Question No. 6270**)

ZAKAT & USHR DEPARTMENT-
-Collection and distribution of Zakat & Ushr in district Sahiwal 330
(*Question No. 2846**)
-Details of increase in ratio of educational scholarships by 353
Zakat Department (*Question No. 2786**) 327
-Details of offices of Zakat Department in district Sahiwal (*Question No. 2694**) 351
-Details of Zakat Committees in district Gujranwala (*Question No. 2110)* 352
-Distribution of Zakat Fund in district Faisalabad (*Question No. 2785**)
-Distribution of Zakat in Bahawalnagar during 2012-2014 356
(*Question No. 6232**) 317
-Educational scholarships out of Zakat Fund (*Question No. 2118**)
-Notification issued for decreasing the number of Zakat deserving 339

PAGE NO.

persons *(Question No. 5648*)* 334
-Number of Zakat Committees in district Sahiwal *(Question No.3086*)*
-Provision of Zakat Fund to hospitals in Faisalabad division 344
(Question No. 6157)* 347
-Vocational Institutions in Faisalabad division *(Question No. 6158*)* 325
-Zakat and Ushr collected in district Sahiwal *(Question No. 2693*)* 342
-Zakat and Ushr Committees in tehsil Bhera *(Question No. 5832*)*
-Zakat Funds distributed amongst the poor in district Sahiwal 322
(Question No. 2692)* 319
-Zakat Funds granted to educational institutions in Sahiwal *(Question No. 2691*)* 354
-Zakat Funds in district Sahiwal during 2010 to 2014 *(Question No. 3545*)* 313
-Zakat provided to hospitals in Lahore *(Question No. 2117*)*

R

RAHEELA ANWAR, MRS.

Call attention Notice REGARDING 289
-Firing at the son of MPA in Jhelum

questions REGARDING-
-Details of development works of LDA Avenue Lahore *(Question No. 882*)* 65
-Details of sewerage system in district Jhelum *(Question No. 1327*)* 68
-Details of tube wells of Jhelum City *(Question No.1845*)* 84
-Sewerage system in Jhelum *(Question No.879*)* 52
-Target for purchase of wheat in Jhelum *(Question No.1221*)* 124
-Water filtration plants in Jhelum *(Question No. 878*)* 51
-Watter supply lines in Jhelum city *(Question No. 1847*)* 85

PAGE NO.

RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on - 13,113,157,223,309
-26th, 27th, 28th, 31st August & 1st September, 2015

reports *(LAID IN THE HOUSE)* REGARDING-
-Audit on Dualization of Faisalabad Sammundari Road (Section between Faisalabad bypass of Sammundari), Government of the Punjab, C & W Department for Audit year 2012-13 302
-Audit on Dualization of Lahore-Faisalabad-Jhang-Bhakkar Road (Length 42-33KM), Government of the Punjab, C & W Department for audit year 2011-12 301
-Audit on Management of Hill Torrents in CRBC Area (Stage III) in Dera Ghazi Khan and Taunsa District Dera Ghazi Khan, Government of the Punjab, Irrigation Department for the Audit year 2011-12 301
-Audit on the Accounts of Drought Recovery Assistance Programme Project (DPAPP), Punjab for Audit year 2009-10 300
-Privilege Motions Nos.15 of 2014 and Nos. 4,7 and 15 of 2015 358
-The Financial Statement of Government of the Punjab for the financial year 2008-09 300
-The Punjab Institute of Quran and Seerat Studies (Amendment) Bill 2015 (Bill No. 32 of 2015) 144
-The Punjab Local Government (Amendment) Bill 2015 (Bill No. 36 of 2015) 358
-The Punjab Local Government (Second Amendment) Bill 2015 (Bill No. 38 of 2015) 358

Resolutions REGARDING-
-Abroad treatment ` 380
-Awarding the title of "Shaheed" to the deceased persons in incidents of terrorism 381
-Demand for taking action upon statement of Ex High Commissioner Wajad Shamas ul Hasan about declaring the decision of declaring Mirzaees as minority as wrong 216
-Generic names of medicines 379
-Show of grief on martyrdom of Col (Retd) Shuja Khanzada Minister for Home/Environment Protection and others 18

S

SAADIA SOHAIL RANA, MRS.

questions REGARDING-
-Allotment in Mustafa Town Housing Scheme Lahore *(Question No. 2397*)* 96

PAGE NO.

-Details about allotment of land for graveyard and installation of more tube wells in Mustafa Town Housing Scheme Lahore *(Question No. 2398*)* 98

Resolution REGARDING- 38

-Show of grief on martyrdom of Col (Retd) Shuja Khanzada Minister for Home/Environment Protection and others

SANA ULLAH KHAN, RANA *(Minister for Law & Parliamentary Affairs)*

BILL *(Discussed upon)-*

-The Punjab Institute of Quran and Seerat Studies (Amendment) Bill 2015 205

Call attention Notices (ANSWERS) REGARDING 290

-Firing at the son of MPA in Jhelum 288

-Firing by robbers in Mini Market Gulberg Lahore 286

-Murder of MPA with his son and friend in Gujranwala

MOTIONS regarding- 204

-Suspension of rules for consideration of a bill 17

-Suspension of rules for presentation of a resolution

point of order REGARDING- 213

-Demand for provision of two arms licenses of prohibited bore to parliamentarians for self defence

reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 302

-Audit on Dualization of Faisalabad Sammundari Road (Section between Faisalabad bypass of Sammundari), Government of the Punjab, C & W Department for Audit year 2012-13 301

-Audit on Dualization of Lahore-Faisalabad-Jhang-Bhakkar Road (Length 42-33KM), Government of the Punjab, C & W Department for audit year 2011-12 301

-Audit on Management of Hill Torrents in CRBC Area (Stage III) 300

in Dera Ghazi Khan and Taunsa District Dera Ghazi Khan, Government of the Punjab, Irrigation Department for the Audit year 2011-12 300

-Audit on the Accounts of Drought Recovery Assistance Programme

Project (DPAPP), Punjab for Audit year 2009-10 382

-The Financial Statement of Government of the Punjab for the financial year 2008-09 18, 46

Resolutions REGARDING-

-Awarding the title of "Shaheed" to the deceased persons in incidents

PAGE NO.

of terrorism
-Show of grief on martyrdom of Col (Retd) Shuja Khanzada Minister for Home/Environment Protection and others

SHABEENA ZIKRIA BUTT, MRS.
-Leave of absence 366

SHAHABUDDIN KHAN, SARDAR

question REGARDING-
-Details of land of Auqaf Department in district Layyah *(Question No. 3991*)* 261

Resolution REGARDING-
-Abroad treatment of Sraiki poet Shakir Shujabadi 380

SHER ALI KHAN, MR. *(Minister for Mines & Minerals)*
ORDINANCES *(Laid in the House)*-
-The Infrastructure Development Authority of the Punjab Ordinance 2015 **150**
-The Punjab Drugs (Amendment) Ordinance 2015 **148**
-The Punjab Drugs (Second Amendment) Ordinance 2015 **149**
-The Punjab Food Authority (Amendment) Ordinance 2015 **148**
-The Punjab Forest (Amendment) Ordinance 2015 **146**
-The Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2015 **146**
-The Punjab Local Government (Second Amendment) Ordinance 2015 **148**
-The Punjab Pure Food (Amendment) Ordinance 2015 **151**
-The Punjab Safe Cities Authority, Ordinance 2015 **145**
-The Punjab Special Protection Unit Ordinance 2015 149
-The Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Ordinance 2015 150

SUMMONING-
-Notification of summoning of 16th session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 26th August, 2015 3

SURRIYA NASEEM, MS.

PAGE NO.

Resolution REGARDING-

-Show of grief on martyrdom of Col (Retd) Shuja Khanzada Minister for Home/Environment Protection and others

45

T

TAHIA NOON, MRS.

-Leave of absence

360

TAHIR, MIAN

questions REGARDING-

-Budget of PHA Faisalabad *(Question No. 2165*)*
-Details of grounds of PHA Faisalabad *(Question No. 2163*)*
-Details of offices of Information Department in district Faisalabad *(Question No. 6584*)* **92**
-Provision of Zakat Fund to hospitals in Faisalabad division *(Question No. 6157*)* **92**
-Vocational Institutions in Faisalabad division *(Question No. 6158*)* 174

344
347

TAIMOOR MASOOD, MALIK

questions REGARDING-

-Facilities for passengers at bus stands in district Rawalpindi *(Question No. 1028*)*
-Fare of wagon from Rawalpindi to Taxila *(Question No. 4087*)* 177
-Issuance of Fitness Certificate by RTA Rawalpindi *(Question No. 4086*)* 181
-Provision of transport to working women in district Rawalpindi *(Question No. 1026*)* 180
-Sanction of water supply schemes in PP-8 *(Question No. 727*)* 177

56

TANVEER ASLAM MALIK, MR. *(Minister for Housing, Urban Development & Public Health Engineering Additional Charge of C&W)*

PAGE NO.

Answers to the questions REGARDING-

-Action against illegal plazas in Lahore *(Question No. 1705*)*
-Allotment in Mustafa Town Housing Scheme Lahore *(Question No. 2397*)*
-Applications submitted to Director WASA Lahore *(Question No. 1634*)*
-Ashiana Housing Scheme Sargodha *(Question No. 2772*)* 82
-Budget of PHA Faisalabad *(Question No. 2165*)*
-Change in sewerage lines in PP-93 Gujranwala *(Question No. 2258*)* 97
-Cleanliness of sewerage in UCs Nos. 45 & 46 *(Question No. 1965*)*
-Condition of roads dug out for sewerage system in district Sahiwal *(Question No. 1819*)* 81
-Construction of illegal room etc. in Model Town Public Park Lahore *(Question No. 1814*)* 105
-Details about allotment of land for graveyard and installation of more tube wells in Mustafa Town Housing Scheme Lahore 92 *(Question No. 2398*)* 93
-Details about tube wells installed in PP-148 *(Question No. 1854*)*
-Details about water supply and sewerage in Mianwali *(Question No. 1782*)* 86
-Details of Ashiana Housing Scheme, Atari Saroba, Lahore *(Question No. 1929*)*
-Details of development works of LDA Avenue Lahore *(Question No. 882*)* 54
-Details of extension of Mareer Chowk Rawalpindi *(Question No. 1915*)*
-Details of grounds of PHA Faisalabad *(Question No. 2163*)*
-Details of Jinnah Bagh and D-ground Faisalabad *(Question No. 1683*)*
-Details of sewerage system in district Jhelum *(Question No. 1327*)* 83
-Details of tube wells installed in PP-144 *(Question No. 1609*)*
-Details of tube wells of Jhelum City *(Question No.1845*)*
-Details of water filtration plants in district Sargodha *(Question No. 2802*)*
-Details of water filtration plants in Bahawalpur *(Question No. 2026*)*
-Details of water supply tube wells in Lahore *(Question No.1313*)*
-Development projects of PHA in Lahore *(Question No. 498*)* 99
-Development works in Housing Schemes in district Lahore *(Question No. 2313*)* 61
-Disposal pumps in PP-148 Lahore *(Question No. 1862*)*
-Dualization of LOS Road Lahore *(Question No. 1857*)*
-Expenditures incurred upon water supply schemes in district Mianwali *(Question No. 1784*)* 60
-Filling the vacant posts LDA Lahore *(Question No. 2850*)*
-Installation of water filtration plants in PP-148 Lahore *(Question No. 1976*)*
-Number and details of employees of H,UD&PHE in district Mianwali *(Question No. 1780*)*
-Postings of junior officers at senior posts in LDA Lahore *(Question No. 1795*)* 74
-Projects of WASA Lahore during 2011 to 2013 *(Question No. 2156*)* 65

PAGE NO.

-Projects of water supply and sewerage in Sheikhupura *(Question No. 2111*)*
-Provision of clean drinking water in district Multan *(Question No. 2658*)*
-Provision of clean drinking water in Railway Jhugyan Abadi Lahore *(Question No. 1139*)*
-Regularization of employees of PHE Department *(Question No. 2344*)*
-Release of poisonous matter from factories of Shah Rukan-e-Aalam Multan *(Question No. 1932*)*
-Underpass and overhead bridges in Lahore *(Question No. 497*)*
-Sanction of water supply and sewerage schemes in PP-194 *(Question No. 677*)*
-Sanction of water supply schemes for Bahawalpur *(Question No. 2025*)*
-Sanction of water supply schemes in PP-8 *(Question No. 727*)*
-Sanitation in Lahore *(Question No. 2400*)*
-Security cameras in Gulshan Park Lahore *(Question No. 2630*)*
-Setting fire at LDA Plaza Lahore *(Question No.1603*)*
-Sewerage system in Jhelum *(Question No.879*)*
-Shortage of employees in Multan *(Question No. 2659*)*
-Supply of clean drinking water in village No. 388 G.B Faisalabad *(Question No. 1015*)*
-Trees planted in green belts in Lahore *(Question No. 1986*)*
-Tube wells of Rawal Town, Rawalpindi *(Question No. 2377*)*
-Vacation of Children Park, Jahangeer Town, Kacha Sanda, Lahore *(Question No. 2653*)*
-Water filtration plants in Jhelum *(Question No. 878*)*
-Water supply and drainage schemes of district Faisalabad *(Question No.3114*)*
-Water supply and sewerage projects of Sheikhupura *(Question No. 2112*)*
-Watter supply lines in Jhelum city *(Question No. 1847*)*
-Worst condition of family park in Jinnah Garden Lahore *(Question No.1670*)*

63
91
71
68
59
84
105
89
67
50
94
74
62
72
106
86
53
83
90

PAGE NO.

76

102

67

94

64

49
55
88
56
100
101
58
52
103

57
87
96

101
52

107
79
85

69

TARIQ MASIH GILL, MR. *(Parliamentary Secretary for Human Rights & Minorities)*

Resolution REGARDING-

-Show of grief on martyrdom of Col (Retd) Shuja Khanzada Minister for Home/Environment Protection and others

PAGE NO.

31

TARIQ MEHMOOD, MIAN

Call attention Notice REGARDING 281

-Firing by robbers in Mini Market Gulberg Lahore

TARIQ MEHMOOD BAJWA, MR.

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Demand for action against sellers of meat of donkeys in Shalamar Lahore 370
-Gathering of water in underpass in Sangla Hill PP-170 368
-Issuance of fake certificates by Education Department Narowal 372
-Mis-appropriation of funds allocated for medicines of Hepatitis 296
-Non-functionalism of Degree College in PP-170 369
-Sale of unhygienic meat under cover of Live Stock Department 202

Resolution REGARDING- 379

-Generic names of medicines

TARIQ SUBHANI, CH.

-Leave of absence 361

TRANSPORT DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Contract of Lahore Transport Company with private company for provision of buses *(Question No. 3202*)* 179
-Details of bus stands at Bund Road Lahore *(Question No. 2501*)* 178
-Details of staff of Motor Vehicle Examination Branch in Bahawalpur and Lahore *(Question No. 2506*)* 184
-Driving license and route permit for motorcycle rickshaw *(Question No. 5628*)* 185
-Facilities for passengers at bus stands in district Rawalpindi *(Question No. 1028*)* 177
-Fare of wagon from Rawalpindi to Taxila *(Question No. 4087*)* 181
-Halting points for motorcycle rickshaws in Lahore *(Question No. 2504*)* 182
-Issuance of Fitness Certificate by RTA Rawalpindi *(Question No. 4086*)* 180
-National Dailies *(Question No. 5347*)* 183
-Provision of transport to working women in district Rawalpindi *(Question No. 1026*)* 177
-Reduction in fares *(Question No. 6146*)* 186
-Sanction of bus stands in Sahiwal *(Question No. 6270*)* 169

V

VICKAS HASSAN MOKAL, SARDAR

PAGE NO.

question REGARDING- 234
-Details of block of Datta Darbar Eye Hospital constructed by a rich person *(Question No. 5197*)*

W

WASEEM AKHTAR, DR SYED

questions REGARDING-
-Details of bus stands at Bund Road Lahore *(Question No. 2501*)* 178
-Details of Jamia Masjid Sadiq Bahawalpur *(Question No. 6075*)* 249
-Details of staff of Motor Vehicle Examination Branch in Bahawalpur and Lahore *(Question No. 2506*)* 184
-Halting points for motorcycle rickshaws in Lahore *(Question No. 2504*)* 182
-Provision of funds to Jamia Masjid, Kocha Gull Hasan, Bahawalpur *(Question No. 6781*)* 268
-Regularization of employees of PHE Department *(Question No. 2344*)* 94
-Sanitation in Lahore *(Question No. 2400*)* 99

Z

ZAFAR IQBAL, MR.
-Leave of absence 362

ZAHEER-UD-DIN KHAN ALIZAI, MR.

questions REGARDING-
-Sanction of water supply and sewerage schemes in PP-194 *(Question No. 677*)* 55
-Setting fire at LDA Plaza Lahore *(Question No.1603*)* 57
-Supply of clean drinking water in village No. 388 G.B Faisalabad *(Question No. 1015*)* 57

ZAKAT & USHR DEPARTMENT-

questions REGARDING-
-Collection and distribution of Zakat & Ushr in district Sahiwal *(Question No. 2846*)* 330
-Details of increase in ratio of educational scholarships by Zakat Department *(Question No. 2786*)* 353
-Details of offices of Zakat Department in district Sahiwal *(Question No. 2694*)* 327
-Details of Zakat Committees in district Gujranwala *(Question No. 2110)* 351
-Distribution of Zakat Fund in district Faisalabad *(Question No. 2785*)* 352
-Distribution of Zakat in Bahawalnagar during 2012-2014 *(Question No. 6232*)* 356
-Educational scholarships out of Zakat Fund *(Question No. 2118*)* 317

PAGE NO.

-Notification issued for decreasing the number of Zakat deserving 339
persons *(Question No. 5648*)* 334
-Number of Zakat Committees in district Sahiwal *(Question No.3086*)*
-Provision of Zakat Fund to hospitals in Faisalabad division 344
(Question No. 6157)* 347
-Vocational Institutions in Faisalabad division *(Question No. 6158*)* 325
-Zakat and Ushr collected in district Sahiwal *(Question No. 2693*)* 342
-Zakat and Ushr Committees in tehsil Bhera *(Question No. 5832*)*
-Zakat Funds distributed amongst the poor in district Sahiwal 322
(Question No. 2692)*
-Zakat Funds granted to educational institutions in Sahiwal 319
(Question No. 2691)* 354
-Zakat Funds in district Sahiwal during 2010 to 2014 *(Question No. 3545*)* 313
-Zakat provided to hospitals in Lahore *(Question No. 2117*)*

389

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 2- ستمبر 2015

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ سکولز ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) آئین کے آرٹیکل 128(2)(اے) کے تحت قراردادیں

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ آرڈیننس سیف سٹیز اتھارٹی پنجاب 2015 میں توسیع کے لئے آئین کے آرٹیکل 128(2)(اے) کے تحت قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

ایک وزیر درج ذیل قرارداد پیش کریں گے:

قرارداد

"صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس سیف سٹیز اتھارٹی پنجاب 2015 (16 بابت 2015) نافذ شدہ مورخہ 7- جولائی 2015 میں مورخہ 5- اکتوبر 2015 سے دوبارہ نفاذ کے لئے 90 دن کے مزید پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔"

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ آرڈیننس (ترمیم) جنگلات پنجاب 2015 میں توسیع کے لئے آئین کے آرٹیکل 128(2)(اے) کے تحت قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

390

ایک وزیر درج ذیل قرارداد پیش کریں گے:

قرارداد

"صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس (ترمیم) جنگلات پنجاب 2015 (18 بابت 2015) نافذ شدہ مورخہ 17۔جولائی 2015 میں مورخہ 15۔اکتوبر 2015 سے دوبارہ نفاذ کے لئے 90 دن کے مزید پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔"

(بی) رپورٹس کا ایوان میں پیش کیا جانا

1۔ سرگودھا امپروومنٹ ٹرسٹ، محکمہ ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 10-2009 پر آڈیٹر جنرل پاکستان کی سپیشل آڈٹ رپورٹ

ایک وزیر سرگودھا امپروومنٹ ٹرسٹ، محکمہ ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 10-2009 پر آڈیٹر جنرل پاکستان کی سپیشل آڈٹ رپورٹ ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ محکمہ مواصلات و تعمیرات حکومت پنجاب کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 12-2011 بسلسلہ کشادگی / اصلاح بُنگہ حیات سے پاکپتن عارف والا روڈ

ایک وزیر محکمہ مواصلات و تعمیرات حکومت پنجاب کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 12-2011 بسلسلہ کشادگی / اصلاح بُنگہ حیات سے پاکپتن عارف والا روڈ ایوان میں پیش کریں گے۔

391

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا سولھواں اجلاس

بدھ، 2-ستمبر 2015

(یوم الاربعاء، 17-ذیقعد 1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 25 منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور احمد چشتی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ۝١ الَّذِي خَلَقَ فَسَوَّى ۝٢ وَالَّذِي قَدَّرَ
فَهَدَى ۝٣ وَالَّذِي أَخْرَجَ الْمَرْعَى ۝٤ فَجَعَلَهُ غُثَاءً أَحْوَى ۝٥
كَلَّا إِنَّ الْإِنسَانَ لَيَطْغَى ۝٦ أَن رَّآهُ اسْتَغْنَى ۝٧ إِنَّ إِلَى
رَبِّكَ الرُّجْعَى ۝٨ أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهَى ۝٩

سورة الأعلى آيات 1 تا 9

(اے پیغمبر) اپنے پروردگار جلیل الشان کے نام کی تسبیح کرو (1) جس نے (انسان کو) بنایا پھر (اس کے اعضاء کو) درست کیا (2) اور جس نے (اس کا) اندازہ ٹھہرایا (پھر اُس کو) رستہ بتایا (3) اور جس نے چارہ اگایا (4) پھر اس کو سیاہ رنگ کا کوڑا کر دیا (5) ہم تمہیں پڑھا دیں گے کہ تم فراموش نہ کرو گے (6) مگر جو خدا چاہے۔ وہ کھلی بات کو بھی جانتا ہے اور چھپی کو بھی۔ (7) ہم تم کو آسان طریقے کی توفیق دیں گے۔ (8) سو جہاں تک نصیحت (کے) نافع (ہونے کی امید) ہو نصیحت کرتے رہو (9)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

مجھ خطاکار سا انسان مدینے میں رہے
بن کے سرکار کا مہمان مدینے میں رہے
یاد آتی ہے مجھے اہل مدینہ کی وہ بات
زندہ رہنا ہو تو انسان مدینے میں رہے
یوں ادا کرتے ہیں عشاق محبت کی نماز
سجدہ کعبے میں ہو اور دھیان مدینے میں رہے
ان کی شفقت غم کونین بھلا دیتی ہے
جتنے دن آپ کا مہمان مدینے میں رہے
چھوڑ آیا ہوں دل و جان یہ کہہ کر اعظم
آ رہا ہوں میرا سامان مدینے میں رہے

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ سکولز ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ جی، پہلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب!

جناب سپیکر کی رولنگ کے باوجود سیکرٹری سکولز ایجوکیشن کا ایوان کی گیلری میں حاضر نہ ہونا

میاں طارق محمود: کیا سیکرٹری سکولز یہاں پر موجود ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، رانا صاحب! سیکرٹری سکولز کہاں ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! سپیشل سیکرٹری یہاں پر موجود ہیں۔ اِس وقت دو meetings دانش سکول اتھارٹی کی جھنگ میں تھیں جس کو انہوں نے chair کرنا تھا اور میں نے بھی وہاں جانا تھا۔ اس سکول میں کلاسز کا اجراء ہونا تھا لیکن وہاں پر کچھ problems کی وجہ سے وہ meetings late ہو گئی تھیں. but Special Secretary is here.

جناب قائم مقام سپیکر: رانا صاحب! بات یہ ہے کہ اسمبلی بزنس سے زیادہ اہم میٹنگ تو کوئی اور نہیں ہو سکتی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس بات کو تسلیم کر لینا چاہئے کہ اسمبلی فورم سب سے بڑا فورم ہے۔ اس میں اگر سیکرٹری صاحب نہیں آتے تو پھر یہ سارے کے سارے سوال و جواب کہاں جائیں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! منسٹر صاحب تو یہاں پر موجود ہیں لیکن منسٹر صاحب! بات یہ ہے کہ میرے خیال میں آج دو ماہ بعد دوبارہ آپ کا question day ہے۔ اگر وہ دو ماہ میں بھی meetings ختم نہیں کر سکے اور اگر ایک دن یہاں کے لئے رکھ لیتے تو کوئی فرق نہ پڑتا۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ میں خود آپ کی کرسی پر بیٹھتا رہا ہوں اور اس ایوان کے تقدس کو ensure کرتا رہا ہوں۔ ان سوالات کے جوابات میں نے خود بیٹھ کر پڑھے ہیں۔ میں ایوان کو یہ apprise کرنا چاہتا ہوں کہ ان سوالات کے جوابات کے اندر مجھے جو جو غلطیاں اور کمیاں نظر آئی ہیں اس بناء پر میں نے پنجاب کے چھ ای ڈی اوز کو show cause notices جاری کئے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ان تمام جوابات کو آج کے مطابق جو update محکمے کی طرف سے تھی وہ تیار کروا کر موجود ہے اور میں خود بھی موجود ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! بات یہ ہے کہ میرے لئے آپ انتہائی قابل احترام ہیں اور میں آپ کا دل سے احترام کرتا ہوں۔ بات یہ ہے کہ میں ایک ruling دے چکا ہوں کہ جس دن جس ڈیپارٹمنٹ کا question day ہو گا اس کے سیکرٹری کو یہاں پر اسی ایک دن کے لئے موجود ہونا چاہئے۔ وہ دو ماہ میں صرف ایک دن کے لئے اسمبلی میں آنا گوارا کریں گے تو ان کی مہربانی ہو گی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ نے تیاری کی ہے اور آپ محنت بھی کرتے ہیں۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! سیکرٹری صاحب یہاں اس لئے نہیں آتے کہ وہ نمائندگان کا سامنا نہیں کر سکتے اس لئے کہ ہم جب بھی ان کے پاس کسی کام کے لئے جاتے ہیں تو ان کا رویہ ہمیں دیکھ کر اتنا سخت ہوتا ہے کہ ان کے ماتھے پر جھری آجاتی ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ میں موجود ہوں اور سپیشل سیکرٹری صاحب بھی یہاں پر موجود ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ بالکل میرے لئے قابل احترام ہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! آپ کی اس ruling کا میرے نوٹس میں نہیں تھا کہ آپ کی طرف سے یہ ruling آئی ہوئی ہے۔ میں جوابات شروع کرتا ہوں اور انشاء اللہ تعالیٰ in the meanwhile he will join

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! بات یہ ہے کہ۔۔۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! آپ کی جو ruling ہے وہ مقدم ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ جو ruling سپیکر صاحب نے دے دی ہے اس کے بعد اس کے فیصلے کو change نہیں کرنا چاہئے اور اس پر پابند رہنا چاہئے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! خدارا جو بات آپ نے کہہ دی ہے یہ سب اس پر عملدرآمد کریں اور میں آپ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ آپ نے ruling دی لہٰذا اس پر implement ہونا چاہئے۔ میں بھی سیکرٹری سکولز ایجوکیشن کے خلاف تحریک استحقاق دے چکا ہوں۔ وہ اسمبلی کو کچھ نہیں سمجھتے لہٰذا جب تک سیکرٹری صاحب نہیں آتے اس وقت تک سکول ایجوکیشن کے سوالات pending کر دیں۔ یہ تو کوئی بات نہ ہوئی ہم نے بڑی مشکل سے رانا مشہود صاحب کی شکل آج تیسرے چوتھے سیشن میں دیکھ لی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! نہیں، جب بھی ان کے ڈیپارٹمنٹ کا question day ہوتا ہے تو رانا صاحب خود یہاں پر تشریف لے آتے ہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہو گی کہ he will join ہمارا پورا ڈیپارٹمنٹ اور سپیشل سیکرٹری صاحب بھی یہاں پر موجود ہیں اور سوالوں کے جواب موجود ہیں۔ سچی بات ہے کہ مجھے آپ کی اس ruling کا علم نہیں تھا اور آپ کی اس ruling کا ہم احترام کرتے ہیں اور بالکل اس پر implement ہونا چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: رانا صاحب! آپ خود اس کرسی پر بیٹھتے رہے ہیں جہاں پر اس وقت میں موجود ہوں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! جی، بالکل۔

جناب قائم مقام سپیکر: رانا صاحب! آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ اس ایوان کی عزت اگر ہم نہیں کروائیں گے اور سپیکر کی ruling کو بیوروکریسی اتنا light لے گی تو دیکھ لیں پھر آپ بھی ہم سے ہی ہیں۔ آپ اس ایوان کے ممبر ہیں۔ آپ کا احترام میرے لئے سب سے زیادہ ضروری ہے جتنا کہ باقی ممبران کا ہے۔ آپ خود ہمیشہ تیاری کر کے آتے ہیں اور آپ نے محنت بھی کی ہے لیکن یہ ruling میں دے چکا ہوں کہ سیکرٹری صاحبان کو ایک دن اسمبلی آنے میں کوئی problem نہیں ہونی چاہئے۔ شاید وہ اس ایوان کو اتنی اہمیت نہیں دیتے ہوں گے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اس پر میں صرف اس ایوان کو یہ apprise کرنا چاہوں گا کہ اس وزیراعلیٰ کی طرف سے بھی یہ direction ہے کہ جس دن اسمبلی سیشن ہو اس میں سیکرٹری صاحب بھی موجود ہوں۔ مجھے آپ کی اس ruling کا پتا نہیں تھا میں نے ابھی کہہ دیا ہے اور وہ

آ جائیں گے لیکن اس ایوان کا وقت بھی بہت قیمتی ہے ہم آپ کی اس ruling پر بھی implement کروائیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس پر ایوان کی sense لے لیں کہ کیا کرنا چاہئے۔ یہاں موجود سب ممبران بتائیں؟

(اس مرحلہ پر ایوان میں بیٹھے تمام ممبران نے کہا کہ سیکرٹری سکولز ایجوکیشن کو بلایا جائے)

جب تک محکمہ کے سیکرٹری نہیں آئیں گے ایوان کو ملتوی کیا جاتا ہے اور پندرہ منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(سیکرٹری سکولز ایجوکیشن کی عدم موجودگی کے باعث ایوان کی کارروائی ملتوی ہونے کے بعد جناب قائم مقام سپیکر 12:00 بجے کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جی، وزیر سکولز ایجوکیشن!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! سب سے پہلے تو اس بات پر آپ سے اور ایوان سے کہ جو directions ہیں اُن کو ہم ہمیشہ letter and spirit میں implement بھی کرتے ہیں سیکرٹری صاحب he was on his way ٹریفک کا issue تھا جس کی وجہ سے وہ تھوڑے سے stuck ہو گئے تھے otherwise جیسے ہی ایوان کو آپ نے کہا ہے within two minutes he was here

جناب قائم مقام سپیکر: رانا صاحب! بہت شکریہ۔ جی، ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ! سوال نمبر بولیں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جناب احمد خان بھچر!

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! منسٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ جو طریقہ اتنی جلدی جھنگ سے آنے کا سیکرٹری صاحب کے پاس ہے تو ایوان کو بھی بتا دیا جائے، ابھی بتایا گیا ہے کہ سیکرٹری صاحب کہیں باہر جھنگ گئے ہوئے تھے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میری ریکارڈنگ نکال لیں میں نے یہ کہا تھا کہ دو important meetings ہیں جو جھنگ سکول ہے اُس کے issues ہیں اُس کی classes نہیں ہو رہیں اور اسی طرح defect کا issue تھا وہ meetings جس کا ہم نے آج ہی فیصلہ کرنا تھا اُس کو وہ دیکھ رہے تھے اُس کے بعد انہوں نے ایوان میں آنا تھا۔

سوالات

(محکمہ سکولز ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: جناب احمد خان بھچر صاحب! اب سیکرٹری سکولز ایجوکیشن تشریف لے آئے ہیں۔ اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ پہلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 1922 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب میں بی اے پاس افراد کو بطور ٹیچر بھرتی کرنے کی تفصیلات

*1922: **ڈاکٹر نوشین حامد**: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب بی اے پاس افراد کو بطور ٹیچر بھرتی کے لئے ترجیح نہیں دے رہی ہے جبکہ بی ایس سی پاس افراد کو بطور سائنس ٹیچر بھرتی کیا جا رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ 12-2011 میں بھی بی اے پاس افراد کو بطور ٹیچر بھرتی نہیں کیا گیا؟

(ج) کیا حکومت آئندہ بی اے پاس افراد کو بطور ٹیچر بھرتی کرنے کے لئے کوئی مثبت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے، تاکہ لاکھوں بی اے پاس افراد کو روزگار مل سکے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست نہ ہے۔ حکومت پنجاب کی طرف سے اساتذہ کی بھرتی کے لئے ریکروٹمنٹ پالیسی 2013 بحوالہ چٹھی نمبری SO(S-IV)2-6/2012 مورخہ 31.07.13 جاری کر دی گئی ہے جس میں پیشہ وارانہ قابلیت کے حامل بی اے پاس افراد کو بطور ٹیچر بھرتی کیا جائے گا۔ بھرتی پالیسی کی کاپی ضمیمہ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) درست ہے۔ قبل ازیں صرف آرٹس ٹیچر ہی بھرتی ہوتے رہے ہیں جس سے سائنس / ریاضی ٹیچرز کی کمی واقع ہو گئی لہذا سکولوں میں آرٹس و سائنس ٹیچرز کی تعداد بیلنس کرنے کے لئے سائنس ٹیچرز کو ترجیح دی گئی۔

(ج) جی ہاں! ریکروٹمنٹ پالیسی 2013 کے مطابق محکمہ نے آرٹس ٹیچرز کے لئے بھی پوسٹیں مختص کی ہیں تاکہ بی اے پاس افراد کو بھی روزگار مل سکے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جس ریکروٹمنٹ پالیسی 2013 کا ذکر کیا گیا ہے اس کے جاری ہونے کے بعد کتنے افراد ایسے ہیں جن کو ایم اے یا بی اے کی ڈگری کی بنیاد پر ملازمت بطور ٹیچر فراہم کی گئی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! جو حکومت پنجاب کی پالیسی ہے اس کے اندر ہم نے ایک تو سب سے بڑی فخر کی بات یہ ہے کہ جو ہم ہر دفعہ کہتے ہیں کہ یہ merit based policy ہے اور اس پالیسی کو چلتے ہوئے اللہ کے فضل سے آج پانچواں سال ہے اور اس پانچ سال کے اندر ایک بھی ایسا quote incident نہیں ہوا جس کے اندر کہا گیا ہو کہ میرٹ کے برعکس یہاں پر کوئی بھرتی کی گئی ہے۔ ہم نے خاص طور جو اسامیاں 14-2013 میں advertise کی تھیں اس کے اندر 14 ہزار 340 ایجوکیٹر جو گریجویٹ اور ماسٹر ڈگری ہولڈر آرٹس مضامین کے ہیں کیونکہ آپ کا سوال ہی آرٹس مضمون سے متعلقہ تھا تو یہ وہ ہیں جن کو ہم بھرتی میں لے آئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اسی ریکروٹمنٹ پالیسی 2013 جس کی کاپی فراہم کی گئی ہے اس میں 2 فیصد کوٹا disable کا اور 5 فیصد کوٹا minorities کا fix کیا گیا ہے تو کیا اس پر عملدرآمد ہو رہا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اس پر جو پالیسی گورنمنٹ آف پنجاب کی آتی ہے اُس پر in letter and spirit عمل کیا جاتا ہے even جو آپ کا اس کے اندر ایک سوال تھا کہ ایف ایس سی ڈگری ہولڈر جو ہیں ہم نے اُس کا بھی آرٹس گریجویٹ جن کے پاس ایف ایس سی کی ڈگری ہے وہ بھی ہم نے 17 ہزار 222 کو ایجوکیٹر میں لائے اور کوٹا پر in letter and spirit implement ہو رہا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اس کے اندر میرا سوال یہ تھا کہ کیا اس طرح کی ریکروٹمنٹس disable کی ہوئی ہیں اگر ہوئی ہوتیں تو ان کو اسمبلی کے باہر protest کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ پاکستان کے اندر یہ والی awareness پہلے موجود ہی نہیں تھی کہ جو ہمارے یہ سپیشل لوگ ہوتے ہیں جو ہمارے یہ بہن اور بھائی ہیں ان کو کوٹا دینا، ان کو mainstream میں لے کر آنا،ان کے educational institutions کو بہتر کرنا ہے۔ ہمارا focus پچھلے سات سال سے اس پر ہے اور جتنی تعداد آ رہی ہے اُس کو ہم انشاءاللہ تعالیٰ ہم اپنے کوٹے کے مطابق ریکروٹمنٹس کر بھی رہے ہیں لیکن frankly تعداد شروع میں بہت زیادہ تھی اور ہر آنے والے سال میں وہ accommodate ہوتے جا رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر !اسی پالیسی میں ایک Complaints Redressal Cell ہے جس کا divisional level کا ذکر ہے کہ یہ ہر divisional level پر ان کا ایک Complaints Redressal Cell بنایا جائے گا جس کی رپورٹ ہر ماہ کی 10 تاریخ کو ایڈیشنل ایجوکیشن سیکرٹری کو دی جائے گی تو یہ cell کتنا فعال ہے اور کیا یہ اس طرح ہو رہا ہے یہ ہر ماہ رپورٹ پیش کی جاتی ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر !پہلی بات تو یہ ہے کہ سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے اندر ہر تیسرے مہینے stocktake ہوتا ہے وہ دوسرے مہینے وزیراعلیٰ خود کرتے ہیں اور ہم monthly stocktake کرتے ہیں۔ وہ جو کمیٹیوں کی بات کی ہے اس کے اندر ہم ان کو monitor بھی کرتے ہیں اور اس کے اندر جہاں جہاں پر ہے وہ بالکل نہ صرف اُس کے implementation کے process کو دیکھا جاتا ہے بلکہ کہیں پر کمی ہو تو وہاں پر فوری طور پر کارروائی بھی کی جاتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آخری ضمنی سوال۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اس میں میرا simple سا سوال تھا کہ کیا یہ cell موجود ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، موجود ہے انہوں نے بتا دیا ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! موجود بھی ہے اور active بھی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے، سوال نمبر بولیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ایک بہت ضروری بات کرنی تھی۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ امجد علی جاوید صاحب! تشریف رکھیں میں اگلا سوال بول چکا ہوں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 1924 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں کنٹریکٹ اساتذہ کو ریگولر کرنے کی تفصیلات

*1924: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) 13-2012 میں پنجاب حکومت نے کنٹریکٹ اور ڈیلی ویجز اساتذہ کو ریگولر کرنے کے احکامات صادر فرمائے تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنجاب حکومت کے احکامات کے باوجود ابھی تک کنٹریکٹ اور ڈیلی ویجز اساتذہ کو ریگولر نہیں کیا گیا وجہ بیان فرمائی جائے؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت کنٹریکٹ اساتذہ کو ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجہ بیان فرمائی جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) حکومت پنجاب محکمہ تعلیم میں ڈیلی ویجز پر اساتذہ بھرتی نہیں کئے جاتے تاہم حکومت پنجاب نے کنٹریکٹ ملازمین کو ریگولر کرنے کے لئے تمام اداروں کے سربراہوں کو احکامات جاری کئے تھے۔ کاپی ضمیمہ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سال 2009 میں بھرتی کئے گئے تمام اساتذہ ریگولر کر دیئے گئے ہیں۔ سال 12-2011 میں بھرتی ہونے والے اساتذہ کی پیشہ وارانہ تعلیم اور مدت کنٹریکٹ مکمل ہونے پر اُن کے موجودہ کنٹریکٹ کی مدت میں مزید اضافہ کیا جائے گا۔ جو اساتذہ اپنی پیشہ وارانہ تعلیم مقررہ مدت میں مکمل نہ کر سکے اُن کا کنٹریکٹ ختم کر دیا جائے گا۔ تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جواب جز (ب) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اس سوال کے اندر انہوں نے یہ جواب دیا ہے کہ 12-2011 میں ایک نوٹیفکیشن ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے issue کیا گیا تھا جس میں ٹیچرز کو ریگولر کیا گیا تھا تو یہ

نوٹیفکیشن تو ہو گیا تھا مگر ابھی تک آرڈرز ٹیچرز کے پاس نہیں پہنچے implementation نہیں ہوئی کب تک implementation ہو گی اور issue orders ہو جائیں گے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! یہ جو کنٹریکٹ پر ٹیچر تھے مجھے ایوان کو یہ بتاتے ہوئے اس پر اطمینان بھی ہے کہ وہ وعدے جو وزیر اعلیٰ پنجاب کے وژن کے مطابق کئے گئے تھے جو merit based policies کے تحت بھرتیاں ہوئیں تھیں اُس کے بعد کیوں کہ تین سال کا پیریڈ ہوتا ہے اس کے اندر 2010 کے اندر ہم نے ایک لاکھ 9 ہزار جتنے بھی ایجوکیٹر تھے تمام کے تمام regularize ہوئے 2011 میں 30 ہزار 45 regularize ہو چکے ہیں 2012 کے 16 ہزار 661 تمام کے تمام regularize ہو چکے ہیں اور 2013 کا چونکہ تین سال کا ریکروٹمنٹ کا پیریڈ ہوتا ہے تو اُن کے ابھی تین سال پورے نہیں ہوئے ہیں اور جب ان کا tenure تین سال کا پورا ہو گا تو یہ بھی اس نوٹیفکیشن کے مطابق regularize ہو جائیں گے اور 2014 recruitment on final stages.

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! جن کو منسٹر صاحب کے کہنے کے مطابق تین سال regularize ہوئے ہو گئے ہیں اُن میں جن کی ٹرانسفر pending تھی female ٹیچر خاص طور پر ہیں جو اپنے home city میں آنا چاہتی تھی وہ تین سال کے بعد ban lift ہونا تھا وہ تین سال کے بعد آج بھی ban lift نہیں ہوا اور اُن کی ٹرانسفر نہیں ہو سکی حالانکہ وہ تین سال کا پیریڈ پورا ہو چکا ہے یہ کیوں ban lift نہیں ہوا اور ان کو کیوں accommodate نہیں کیا جا رہا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اس وقت جو ہماری ٹرانسفر پالیسی ہے دو چیزوں کو ذہن میں رکھیں سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے انقلابی اقدامات کئے ہیں ایجوکیشن کی بہتری کے لئے میں اللہ کے فضل سے آج جو ہمارا teacher attendance ہے جب ہم نے یہ roadmap شروع کیا تھا 2008 کے اندر جب حکومت آئی 2010 میں پروگرام شروع ہوا تو teacher attendance 71 percent سے 76 تک vary کرتی تھی اور وہ data بھی کوئی credible data نہیں تھا ہم جب یہ reforms لائے ہم rationalization کی پالیسی لائے، ٹرانسفر پالیسی لائے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ کنٹریکٹ ٹیچر کے حوالے سے وہ وعدہ میں نے on the

floor of the House 2013 کے اندر جب ہماری حکومت دوبارہ آئی تھی تو میں نے یہاں بطور وزیر تعلیم کیا تھا کہ وہ جو پالیسی آئی ہے جو نوٹیفکیشن ہے اُس پر ہم in letter and sprit عمل کروا کر دیں گے تو آج ایوان کے سامنے مجھے یہ کہتے ہوئے فخر محسوس ہوتا ہے کہ اُس پالیسی پر ہم نے in letter and spirit عمل کروایا اور اُس کے بعد ہم نے بڑا robust قسم کی جو ٹرانسفر پالیسی ہے اُس کو لے کر آئے اُس پر شکایات بھی بہت ہوئیں اُس پر محترم ممبران کی طرف سے اعتراض آیا لیکن اُس کا رزلٹ کیا نکل رہا ہے ہمارا teacher attendance اس وقت 96 percent کے اوپر کھڑی ہے یہ حکومت پنجاب کی figures نہیں ہیں یہ international organizations کی figures ہیں جو تمام صوبوں کو دیکھ رہی ہیں وہ تمام صوبوں کا ڈیٹا لے کر آتی ہیں اُس ڈیٹا کے مطابق اللہ کے فضل سے پنجاب کے اندر جو ٹیچرز ہیں اُن کی حاضری 96 فیصد پر ہے quality of education جو ٹیچرز کی trainings ہیں ہم اُن پر بھی توجہ دے رہے ہیں اور اس کے اندر پچھلے تین سال پورے ہو گئے ہیں ہم نے جن جن کے تین سال پورے ہو رہے ہیں جس کا علاقے کا مسئلہ ہے جس کی بہت زیادہ grounds ہوتی ہیں اُس پر ہم بالکل کر رہے ہیں لیکن اس کے لئے ایک پالیسی ہے اُس میں ایک بھی فرق نہ میں ڈال سکتا ہوں نہ سیکرٹری صاحب ڈال سکتے ہیں وہ merit based policy ہے marks پر چلتا ہے اور اُس پر میں نے بارہا ایوان سے بھی درخواست کی ہے کہ اگر آپ کہیں پر بھی دیکھیں کہ اُس پالیسی کو follow نہیں کیا جا رہا آپ میرے آفس کے اندر اُس کا بتائیں میں انشاء اللہ تعالیٰ اُس پر کارروائی کروں گا لیکن جو ہمارے stocktakes ہوتے اور سب سے بڑی بات جو ہے کہ ہم اب online data receive کر رہے ہیں اُس کے اندر ہمیں کہیں پر بھی اس طرح کی چھوٹی موٹی شکایات آتی ہیں ہم وہاں پر کارروائی بھی کرتے ہیں ابھی تک ہم 20 سے زیادہ ای ڈی او صاحبان کو فارغ کر چکے ہیں لاتعداد ٹیچرز اور اسی طرح ایجوکیشن کے سٹاف کے خلاف کارروائی کر چکے ہیں تو پہلی دفعہ ہے میں ایوان سے بھی سپیکر صاحب سے بھی یہ گزارش کروں گا کہ ہم یہ نہیں کہتے کہ ہم نے سب کچھ ٹھیک کر دیا ہم نے 2010 میں اُس سفر کا آغاز کیا اور آج پاکستان کی عزت میں اضافہ یہ ہے کہ مجھے یہ اعزاز حاصل ہوا کہ برطانوی حکومت جو ہمارے ساتھ مل کر ہمارے بہت زیادہ ایجوکیشن کے پراجیکٹ میں کام کر رہی ہے وہاں پر برطانوی وزیر اعظم جو اس وقت کے تھے اور جو دوبارہ elect ہوئے۔ انہوں نے اور برطانوی حکومت نے ورلڈ ایجوکیشن فورم پر پنجاب کی اس effort کو باقاعدہ appreciate کیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے بہت rosy سی paint picture کی ہے جبکہ ہمارا مشاہدہ ہے کہ حالات اس سے تھوڑے مختلف ہیں۔ چیف منسٹر کے سپیشل ڈائریکٹوز پر lift ban کر کے بہت ساری ٹرانسفریں ہو بھی رہی ہیں اور میرے اپنے ذاتی علم میں کچھ ایسی merit based transfers ہیں جو رُکی ہوئی ہیں جو policy wedlock وغیرہ پر based ہیں۔ میرا آخری ضمنی سوال یہ ہے کہ۔۔۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! یہ میری بہت محترم ہیں میں ان کا بہت احترام کرتا ہوں لیکن میں ریکارڈ کو درست کرنا چاہتا ہوں کہ نہ تو ہمیں وزیر اعلیٰ کی طرف سے یہ کوئی compulsion ہے، ہمیں فری ہینڈ ہے اور یہ فری ہینڈ کس بات کا ہے کہ جو میرٹ پالیسی بن چکی ہوئی ہے اس کو implement in letter and spirit کرنا ہے۔ میں صرف یہ کہوں گا کہ۔۔۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اگر ہم کوئی directive لے آئیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ لے آئیں منسٹر صاحب موجود ہیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال ہے کہ انہوں نے جز (ب) میں لکھا ہوا ہے کہ جو اساتذہ اپنی پیشہ وارانہ تعلیم مقررہ مدت میں مکمل نہ کر سکیں ان کا کنٹریکٹ ختم کر دیا جائے گا۔ اس سے کیا ہم یہ سمجھیں کہ ایسے لوگوں کو بھی recruit کیا جاتا ہے کہ جن کی educational qualification مکمل نہیں ہوتی؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! ہم نے پہلی دفعہ ٹیچرز کی pre-service اور in-service ٹریننگ کا آغاز کروایا ہے۔ اس کے اندر ہوتا یہ ہے کہ ہم نے ایک benchmark رکھ دیا ہوا ہے اور جو ٹیچر اس benchmark پر نہیں پہنچتے۔ ہم ان کا کنٹریکٹ ختم کر دیتے ہیں کیونکہ کنٹریکٹ کا مطلب ہی یہ ہوتا ہے کہ جب تک آپ ایک certain level کے achieve نہیں کر لیتے اس وقت تک آپ کنٹریکٹ پر رہتے ہیں اور اگر آپ certain level کے جو ٹیسٹ ہوتے ہیں ان کو achieve کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو پھر آپ کو regularize کر دیا جاتا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جناب امجد علی جاوید!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ جن بچوں نے ایف ایس سی کی ہوتی ہے ان کو بھی ہم بھرتی کرتے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جن لوگوں کی نیچے ایف ایس سی ہوتی ہے اور اوپر انہوں نے گریجویشن کامرس میں کی ہوتی ہے انہیں consider نہیں کیا جاتا۔ اس کی وجہ سے اگر آپ ڈیٹا اٹھا کر دیکھیں تو اس وقت کامرس کی گریجویشن کے لئے داخل ہونے والوں کی تعداد 500 فیصد نیچے جا چکی ہے کیونکہ ایجوکیشن میں ان کی ایف ایس سی بھی consider نہیں کی جا رہی ہے۔ اس پر پالیسی کیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! اس پر پالیسی کیا ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! پالیسی already ہم دے چکے ہیں۔ جب ہمارے پاس سائنس اور آرٹس کے اندر لوگ موجود ہیں تو یہ بھی زیادتی ہو گی کہ ہم ان کو چھوڑ کر ایک ایسے کو اٹھا لیں جس کی ہمیں ضرورت نہیں ہے۔ اب آہستہ آہستہ دیکھیں ہر سال ہم نے چالیس ہزار بھرتی کرنی ہے۔ سائنس اور آرٹس پر ہمارا زور تھا اور جس طرح باقی آتے جائیں گے ہم کرتے جائیں گے۔ ایوان کو اسے بھی appreciate کرنا چاہئے کہ اللہ کے فضل سے اب یہ ریگولر پالیسی ہے اور پہلی دفعہ ہمارے پاس یہ ڈیٹا موجود ہوا ہے کہ ہمیں ہر سال کس کس subjects میں کتنے educators اور کتنے teachers مزید چاہئیں، ہم اسی حساب سے بھرتی کرتے جا رہے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میری submission یہ ہے کہ جب ویٹرنری ڈاکٹرز، انجینئرز allow کر دیئے گئے ہیں تو کامرس ایجوکیٹ بے چارے کا کیا قصور ہے اس کو کیوں cater نہیں کیا جا رہا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ اس پر بھی ہم پالیسی بنا رہے ہیں۔ منسٹر صاحب! آپ کی ان کوششوں کو واقعی appreciate کرنا چاہئے۔ یہاں پر اپوزیشن کے لوگ بھی موجود ہیں ٹیچروں کی بھرتی پر میرے مشاہدہ میں جو بات آئی ہے کہ وزیراعلیٰ یا پنجاب گورنمنٹ کی جو پالیسی ہے، میں اس کو یہاں defend نہیں کر رہا ہوں لیکن یہ بات حقیقت ہے کہ پنجاب میں جو ٹیچروں کی بھرتی ہوئی ہے پہلے ضلع راجن پور میں جو بھرتی ہوتی تھی وہ سفارش پر ہوتی تھی لیکن اب راجن پور میں میرٹ

سے ہٹ کر کسی بھی سفارش پر کوئی بھرتیاں نہیں ہو رہی ہیں بلکہ پورے پنجاب میں میرٹ پر بھرتیاں ہو رہی ہیں۔ اس چیز کو اب آپ appreciate کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اگلا سوال نمبر 2159 شیخ علاؤالدین صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2543 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2753 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں غیر رجسٹرڈ سکولوں کے خلاف کارروائی کی تفصیلات

*2753: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے صوبہ پنجاب میں غیر رجسٹرڈ نجی سکولوں کے خلاف کریک ڈاؤن کا فیصلہ کیا ہے؟

(ب) صوبہ پنجاب میں حکومت نے جنوری تا مارچ 2012 کے دوران کل کتنے غیر قانونی اور غیر رجسٹرڈ نجی سکولوں کو سیل کیا اور جرمانے کئے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے۔

(ب) صوبہ پنجاب میں جنوری تا مارچ 2012 کے دوران کل 1000 غیر رجسٹرڈ سکول تھے ان میں سے ایک سکول کو سیل کیا گیا اور سولہ سکولوں کو جرمانے کئے گئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! جز (ب) میں جواب دیا گیا ہے کہ 2012 کے دوران پنجاب میں ایک ہزار غیر رجسٹرڈ سکول تھے جس میں سے صرف ایک سکول کو seal کیا گیا اور سولہ کو جرمانے کئے گئے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ صرف ایک سکول کو کیوں اور باقی کو کیوں نہیں seal کیا گیا اور جو جرمانے کئے گئے وہ کتنے کئے گئے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اس کے اندر دو چیزیں ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ان سکولوں کے اندر قوم کا مستقبل پڑھ رہا ہوتا ہے اور پہلے ہماری کوشش یہ ہوتی ہے کہ ان سکولوں کے اندر تدریسی عمل منقطع نہ ہو، اس کی continuity رہے اور جو کمیاں ہیں ان کمیوں کو پورا کرایا جائے۔ 1948 کا ایکٹ جس کے تحت ہم education institutions کے خلاف کارروائی کرتے تھے میں frankly بتا رہا ہوں کہ اس ایکٹ کے اندر محکمہ سکولز ایجوکیشن کے پاس اتنی space نہیں ہے اور penalties کے حوالے سے provisions نہیں ہیں۔ جس طرح میں نے پہلے بھی ایوان کو apprise کیا تھا کہ اس وقت ہمارا Private Schools Regulatory Authority Bill سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس سے ہو کر کیبنٹ میں جا چکا ہے۔ اس کے اندر سکولوں کو این او سی لینے کا طریق کار موجود ہے۔ اب ہوتا یہ ہے کہ سکول کھل جاتا ہے اور بعد میں پتا لگتا ہے کہ یہ سکول کھل گیا ہے اور پھر یہ problem آتی ہے کہ ان بچوں کے مستقبل کا کیا بنے گا جو ان سکولوں میں پڑھ رہے ہیں۔ اب ہم جو پالیسی لا رہے ہیں اس میں تب تک سکول نہیں کھل سکے گا جب تک اس کے پاس تمام کے تمام NOCs نہ ہوں۔ اس کے اندر جو جرمانہ کیا جاتا ہے وہ بہت nominal سا ہوتا ہے۔ وہ ہزار، بارہ سو روپے ہوتا ہے اور اب ہم اس کو بھی change کر رہے ہیں۔ جب ہمارا بل انشاء اللہ تعالیٰ آ جائے گا تو اس کے بعد پرائیویٹ سکولوں کے regulations کے حوالے سے ایک robot قسم کا سسٹم in place نظر آئے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: ان کا سوال تھا کہ ایک ہزار سکول غیر رجسٹرڈ تھے ان میں سے صرف ایک کو seal کیا گیا باقیوں کا کیا بنا؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اس کے اندر یہ تھا کہ جب ایک ہزار غیر رجسٹرڈ سکول سامنے آئے، اس میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ اس میں faculty کتنی ہے، سکول میں بچے کتنے ہیں، اس کی space کتنی ہے اور اس کے اندر کلاسیں کون کون سی ہیں۔ اس سکول میں بہت ہی زیادہ gross negligence نظر آئی اور اس میں دیکھا گیا کہ اگر اس سکول کو بند کریں گے تو اس سے بچوں کو فرق نہیں پڑے گا تو صرف اس لئے اس سکول کو بند کیا گیا تھا۔ اس سکول کے administrative issues بھی تھے اور باقی سکولوں کو ہم ٹائم دیتے ہیں کہ وہ اپنی اپنی ان چیزوں کو پورا کر لیں۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: انیس صاحب! ایک منٹ کیونکہ محترمہ کا سوال ہے اور وہ موجود ہیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! ابھی منسٹر صاحب نے کہا کہ ان کو معمولی جرمانہ کیا جاتا ہے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا ان کی انکم کو ہم دیکھتے ہیں؟ اس وقت سب سے profitable business پرائیویٹ سکولوں کا ہے۔ وہ اتنا زیادہ منافع حاصل کر رہے ہیں اور ان کو صرف ہزاروں میں جرمانہ کیا جاتا ہے۔ وہاں پر جو تعلیم کا معیار ہے میں صرف لاہور شہر کی بات کر رہی ہوں کہ ڈیڑھ ڈیڑھ، دو دو مرلے کے گھروں میں سکول بنے ہوئے ہیں ان سکولوں نے بچوں کا کیا مستقبل بنانا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: میری بات سنیں، اس سوال کو ہم pending کر دیتے ہیں۔ میں اس سوال کو pending کر رہا ہوں۔ منسٹر صاحب! آپ next time اس سوال کا detailed جواب دیجئے گا۔

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شاہ صاحب! میں نے اس سوال کو pending کر دیا ہے۔

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! جو محترمہ نگہت شیخ صاحبہ نے بات کی ہے میرا اسی حوالے سے ضمنی سوال ہے۔ یہاں سیکرٹری صاحب بھی بیٹھے ہیں انہوں نے ایک merging policy بنائی اس کے تحت انہوں نے گورنمنٹ کے وہ سکول جو پرائیویٹ بلڈنگ میں چلتے تھے جن کے پاس اپنی بلڈنگ نہیں تھی ان کو shelterless سکول کا نام دیا اور ان کو merge کر کے چار چار، پانچ پانچ کلو میٹر کے areas فارغ کر دیئے۔ جہاں پر تین سو سکول کام کر رہے تھے وہاں پر اس وقت سو سکول کام کر رہے ہیں جبکہ اسی جگہ پر اس سے lowest criterion کے اندر پرائیویٹ سکول کام کر رہے ہیں اور جس طرح ہماری فاضل ممبر محترمہ نگہت شیخ نے بات کی ہے کہ ڈیڑھ ڈیڑھ مرلے کے اندر پرائیویٹ سکول کام کر رہے ہیں۔ وہاں سے گورنمنٹ کے سکولوں کو ختم کر کے پرائیویٹ سکولوں کو edge دیا گیا ہے۔ وہاں پر جو گورنمنٹ سکول کے غریب بچے تھے، میری اپنی constituency میں جہاں پر چار یونین کونسلیں ہیں انہوں نے ایسی merging کر دی کہ پچاس پچاس ہزار کی آبادی میں اس وقت کوئی سکول موجود نہیں ہے جبکہ پرائیویٹ سکول ڈیڑھ ڈیڑھ مرلے میں کام کر رہے ہیں۔ کیا یہ تفریق نہیں ہے کہ گورنمنٹ پالیسی کچھ ہے اور پرائیویٹ سکولوں کی پالیسی کچھ اور رکھی ہوئی ہے؟ پانچ پانچ کلو میٹر کے اندر سکول ختم کر دیئے گئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! یہ سوال سے relatedتو نہیں ہے یہ سوال تو pendingہوا ہے، یہ generallyپوچھ رہے ہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اس کے اندر alreadyحکومت 54ہزار کے قریب سکولوں کو، جب میں 54ہزار سکولوں کی بات کرتا ہوں تو پنجاب کا سکولز ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ دنیا کے سب سے بڑے سکول سسٹم کو runکر رہا ہے، اس کے اندر بچوں کی تعداد ایک کروڑ 22لاکھ کے قریب ہے۔ یہاں پر جو بچے ہم پڑھا رہے ہیں، دنیا کے کئی ملکوں سے زیادہ ہیں جن کو ہم اپنے سکولوں میں caterکر رہے ہیں۔ اس کے بعد againاس پر جو ریسرچ ہوئی، studyہوئی، اس میں یہ بات سامنے آئی کہ ہم brick and mortarسے نکل آئیں۔ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے تحت اب ہم ان سکولوں کو پرائیویٹ پبلک پارٹنر شپ کے تحت لا رہے ہیں۔ پوری دنیا کے اندر یہ ایک کامیاب ماڈل ہے اور اس وقت ہم جو Government run schoolہیں وہاں پر فی بچہ حکومت کا خرچہ 1400سے 1600روپے تک آتا ہے اور جب سے ہم پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کی طرف گئے ہیں، اس کی وجہ سے ایک تو ہم ان سکولوں کو remote areasکے اندر تک سکولوں کو لے گئے اور فی بچہ خرچہ بھی 650روپے تک ہو گیا ہے۔ اس کے اندر بہت well reputed organizations ہمارے ساتھ آئی ہیں اور اس سال ہمارا targetیہ ہے کہ ہم 28لاکھ بچوں کو پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے ذریعے لے کر چلیں گے۔ اب جس طرح شاہ صاحب نے بات کی ہے خاص طور پر ان areasکی طرف ہم جا رہے ہیں جو remote areasہیں جہاں پر سکولز نہیں ہیں، جہاں پر ان کی ضرورت ہے اور اس سسٹم کے تحت ہم پورے پنجاب میں network establishکر رہے ہیں۔

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں وزیر موصوف سے یہ گزارش کروں گا کہ۔۔۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس سلسلے میں، میں بھی گزارش کرنا چاہوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: شاہ صاحب! پہلے قائد حزب اختلاف کی بات سن لیتے ہیں۔ جی، میاں صاحب!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہاں پر وزیر تعلیم جو فرما رہے تھے اور حکومتی بنچوں کے جو میرے ساتھی ہیں وہ بھی یہ بات کر رہے ہیں۔ یہ بات زبان زد عام ہے کہ یہ ہمارا مسئلہ نہیں ہے یعنی منسٹر صاحب کا یہ اعتراف کہ ہم تو پرائیویٹ پارٹنر شپ کی طرف جا رہے ہیں۔ پنجاب ایجوکیشن کے ذریعے سے پرائیویٹ سیکٹر کو ہم promoteکر رہے ہیں یا protectکر رہے ہیں، اس کے ذریعے

سے تعلیم کو پھیلا رہے ہیں۔ یہ قطعی طور پر اس spirit کے خلاف ہے جو ایک اسلامک ویلفیئر سٹیٹ کی spirit ہوتی ہے۔ آج غریب کا بچہ ان پرائیویٹ سکولوں کے متعلق تصور بھی نہیں کر سکتا کہ وہ ان سکولوں میں تعلیم حاصل کر سکتا ہے۔ ہم چیخ چیخ کر تھک گئے ہیں کہ حکومت کے جو بنیادی فرائض ہیں وہ تعلیم، صحت کی سہولت فراہم کرنا ہے، امن عامہ کی بحالی اور جان و مال کے تحفظ کی ذمہ داری ہے۔ میری یہ گزارش ہوگی کہ آپ اپنی ترجیحات کو بدلیں، خدارا اگر گورنمنٹ کی یہ پالیسی ہے کہ پرائیویٹ سیکٹر کو انہوں نے پھلنے پھولنے دینا ہے اور سرکاری اداروں کو ختم کرتے جانا ہے، غلط move دینا ہے، سرکاری اداروں پر توجہ نہیں دینی۔ پھر لاکھوں کی آبادیاں ایسی ہیں جہاں پر کوئی سرکاری سکول نہیں ہے یعنی پچھلے بیس سال سے کوئی سکول نہیں بن سکا۔ نئے ٹاؤن بن رہے ہیں، نئے قصبے بن رہے ہیں، شہروں کی آبادی لاکھوں میں پھیلتی چلی جا رہی ہے۔ میں پنجاب حکومت کو چیلنج کرتا ہوں کہ پچھلے بیس سال کے اندر ایک بھی نیا سرکاری سکول نہیں بنا، کیا حکومت کی یہ پالیسی ہے؟ اس لئے اس پر ہمیں از سر نو اپنی ترجیحات کا تعین کرنا چاہئے کیونکہ پرائیویٹ سیکٹر والے بچوں سے دس دس، بیس بیس ہزار روپے فیسیں وصول کر رہے ہیں۔ عام آدمی تصور بھی نہیں کر سکتا کہ وہاں پر اپنے بچوں کو تعلیم دے سکے اس لئے میں یہ کہوں گا کہ اس پر نظر ثانی کی جائے اور جہاں پر نئے سکولوں کی ضرورت ہے وہاں پر نئے سکول کھولے اور موجودہ سکولوں کی حالت بہتر کرے۔ ایک زمانے میں جونیئر ماڈل سکول، عام پرائمری سکول یعنی سرکاری سکول جسے ہم ٹاٹ سکول کہتے ہیں وہ آپ ختم کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور پرائیویٹ سیکٹر کو آپ promote کر رہے ہیں۔ پرائیویٹ سیکٹر کے سکولوں کو آپ دیکھیں وہ کہاں سے کہاں چلے گئے ہیں۔ اگر آپ عام آدمی کی حالت تعلیم کے حوالے سے بہتر بنانا چاہتے ہیں تو اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ آپ سرکاری تعلیمی اداروں میں نہ صرف اضافہ کریں بلکہ جو موجودہ تعلیمی ادارے ہیں ان کی حالت کو بھی بہتر کریں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف کی سیاسی سوجھ بوجھ کا بڑا معترف ہوں لیکن مجھے تھوڑا سا feel ہوا ہے کہ شاید ان کو PEF کے بارے میں briefing نہیں دی گئی۔ جب میں PEF کی بات کرتا ہوں، پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی بات کرتا ہوں تو میں تسلیم کرتا ہوں کہ یہ پرائیویٹ پبلک پارٹنر شپ تو ہے لیکن اس کے اندر جو بچے پڑھ رہے ہیں ان تمام کا خرچہ حکومت پنجاب اٹھاتی ہے۔ ہم نے یہ پراجیکٹ 2008 میں شروع کیا تھا اس وقت ہم PEF کو 3 سے 4۔ارب روپے دیتے تھے۔ اب 50/10۔ارب روپے سے اوپر پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے ذریعے

سے پندرہ لاکھ کے قریب بچے اور بچیوں کو تعلیم دلوا رہے ہیں۔ جن کی تمام تعلیم کا خرچہ حکومت پنجاب اٹھاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایجوکیشن واؤچر سکیم بھی جاری ہے اور اس سکیم کو ہم لاہور ڈویژن کے اندر بڑھا رہے ہیں میں اپنے محترم قائد حزب اختلاف کو لسٹ بھی دے سکتا ہوں کہ 800 سے زیادہ نئے سکولز، نئے سکولز کا اب مطلب یہ ہے کہ ہمارا جو سکولز ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ ہے یہ PEF بھی اسی کا ادارہ ہے جس کا نام پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن ہے۔ یہ ایک نیا ماڈل ہے، دنیا کا کامیاب ماڈل ہے اور اس ماڈل کو دنیا کے دوسرے تمام حصوں میں implement کیا جا رہا ہے۔ ہمارے اس ماڈل کو case model بنا کر case study بنا کر دوسرے صوبوں میں بھی لے کر جایا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ فخر کی بات یہ ہے دنیا کے دوسرے ملکوں کے اندر بھی اس کو implement کیا جا رہا ہے۔ جس طرح میں نے بتایا ہے کہ ان بچوں اور بچیوں کی تعلیم کے لئے پیسے ہم ہی دے رہے ہیں۔ پہلے ہمیں فی بچہ، بچی خرچہ 1400 روپے سے 1650 روپے میں پڑتے ہیں اور یہاں پر بھی خرچہ ہم ہی دے رہے ہیں لیکن یہاں پر بچہ اور بچی 650 میں پڑ رہے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک important بات یہ ہے کہ quality of education بہتر ہے۔ جب دونوں طرف کا سروے کیا گیا، ہم اپنی accountability خود بھی کرتے ہیں تو اس accountability کے اندر جو PEF Model ہے اس کے رزلٹ کا سسٹم، اس کے ٹیچرز ٹریننگ کا سسٹم، اس کے بچوں کی ٹریننگ کا سسٹم ہمارے دوسرے سسٹم سے زیادہ بہتر جا رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر موصوف صاحب! عبدالعلیم شاہ صاحب کی بات کا بھی جواب دے دیں۔

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کی بات سے میں اتفاق کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شاہ صاحب کی بات کا جواب دے دیں وہ کہتے ہیں ہمارے ہاں سرکاری سکول بند کر دیئے گئے ہیں، وہاں صرف پرائیویٹ سکول موجود ہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! پرائیویٹ سکولوں کے متعلق بھی میں عرض کروں گا کہ ہماری پالیسی جس کی میں نے بات کی تھی، پرائیویٹ سکولز ریگولیٹری اتھارٹی کے اندر ہم نے باقاعدہ یہ بات رکھ دی ہے کہ پرائیویٹ سکولز جو پرائمری level تک ہیں اس کا کم از کم رقبہ کتنا ہونا چاہئے، فیکلٹی کتنی ہونی چاہئے، اس کی تعلیم کیا ہونی چاہئے، اس کا fee structure کیا ہونا چاہئے؟ ہم نے سکولوں کی بھی categories بنا دی ہیں، پہلی دفعہ A,B,C,D categories بنائی ہیں۔ اس پر ہم نے بہت زیادہ working کی ہے۔ ہم نے پرائیویٹ سکول کی جتنی بھی بڑی chains تھیں، ان کے تمام level کے سکول والوں کو اپنے ساتھ بٹھایا، educationist بٹھائے اور ان کو ساتھ بٹھا کر پہلی

دفعہ ہم نے فیصلے کئے ہیں۔جہاں تک ان شکایات کا تعلق ہے کہ جن سکولوں کو جہاں پر merge کیا جاتا ہے وہاں پر ان کا data ہے، اگر یہ کہیں گے تو ہم ان کا specific data نکال کر ان کے آگے رکھ دیں گے کہ بچوں کی تعداد کہیں پر دس تھی، بارہ اور کہیں پر چوبیس تھی اور وہاں پر دو، دو ٹیچرز تھے۔اب ہمارے پاس پورا infrastructure ہے، وہاں پر پھر ہم نے ان سکولوں کو merge کیا اور merge کرنے کے بعد وہی ٹیچرز جب اکٹھے ہوئے تو وہاں پر quality of education بھی improve ہوئی اور وہاں پر طالب علموں کی تعداد بھی improve ہوئی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محمد انیس قریشی!

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر!اس سلسلے میں گزارش کروں گا کہ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: شاہ صاحب!ایک منٹ آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر!ویسے تو ان کی باری ختم ہو چکی ہے،اب تک ہم دو تین سوال بھی کر چکے ہوتے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب!آپ شاہ صاحب کو اپنے ساتھ بٹھا کر وہ تمام data ان کو دے دیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): شاہ صاحب! کمیٹی کا خود بھی حصہ ہیں۔وہاں پر آ کر بات کر لیں اور جو بھی ان کی بات ہو گی ہم سنیں گے اور ان کو احترام دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محمد انیس قریشی!

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر!میں نے یہ سوال کیا تھا کہ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: تشریف رکھیں۔Order in the House.

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر!میں یہ عرض کروں گا کہ PEF کا ادارہ بہت تیزی کے ساتھ ترقی کر رہا ہے اور پرائیویٹ پارٹنر شپ کے ذریعے بہت سے نئے سکول کھل رہے ہیں، میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ PEF نے بے شمار سکول کھولے ہیں، کیا وزیر موصوف یا ان کے عملے نے کبھی ان کو جا کر چیک بھی کیا ہے، کبھی مانیٹرنگ بھی کی ہے کہ وہاں پر کیا ہو رہا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: قریشی صاحب! وہ آپ کو پیسا دے رہے ہیں۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! آپ کی بات درست ہے، مجھے بھی اس کام کا پتا ہے، میں نے بیسیوں ایسے سکول پکڑے ہیں، کوٹھیاں بنی ہوئی ہیں دو کمروں میں کلاسیں چل رہی ہیں باقی میں رہائش رکھی ہوئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! مختصر سا اس کے متعلق بتا دیں۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ یہ اس کو جا کر چیک کریں کیونکہ وہاں پر کام کچھ نہیں ہو رہا۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! مختصر سا بتا دیں کہ اس کی چیکنگ کا کیا طریق کار ہے اس کو کس طرح سے مانیٹر کیا جاتا ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! ہمارا بڑا robust قسم کا سسٹم بنا ہوا ہے یہ پہلی دفعہ ہے کہ ہمارے ایجوکیشن آفیسرز وہاں پر جا کر مانیٹرنگ کرتے ہیں۔ ڈسٹرکٹ کے اندر ہم نے تین طرح کا چیکنگ سسٹم شروع کیا ہوا ہے جس میں ڈی سی او، ای ڈی او اس کے بعد ڈی ایم او چیک کرتے ہیں۔ ہم نے پورا ایک سسٹم بنایا ہوا ہے، وہ جب سکولوں کا visit کرتے ہیں تو اس سکول کے اندر جو ٹیچرز موجود ہیں، پہلے اس نے سکول کی تصویر لینی ہے، اس نے اپنی تصویر لینی ہے کہ وہ وہاں پر موجود ہے جس پر ٹائم اور تاریخ بھی آتی ہے اور اس کے بعد یہ ہمارے central data میں transmit ہوتا ہے اور جب یہ transmit ہوتا ہے تو پھر ہم اسے تین level پر check کرتے ہیں۔ میں اس کے ساتھ ساتھ ایوان کو apprise کرنا چاہتا ہوں کہ پہلے مرحلے میں ہمارے جو 54 ہزار کے قریب سکولز ہیں ان کا data, open data Punjab کے نام سے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب احمد خان بھچر! ذرا بات سنیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں معزز ممبران سے یہ گزارش کروں گا کہ بڑی اہم بات ہے کہ یہ پنجاب حکومت کا پہلا ڈیپارٹمنٹ ہے جس نے اپنے آپ کو accountability کے لئے پیش کیا ہے۔ اگر آپ جا کر open data Punjab کھولیں گے تو وہاں پر ان تمام سکولز کا data موجود ہے، وہاں بچوں کی تعداد کتنی ہے؟ وہاں ٹیچرز کتنے ہیں، وہاں پر missing facilities کی situation کیا ہے اور وہاں پر way forward کیا ہے؟ یہ سارے کا سارا آپ کو وہاں پر

available ہو گا اور اس کے بعد ہم اگلے مرحلے میں PEF کے سکولوں کا data بھی یہاں پر لے کر آ رہے ہیں اور ہم نے اپنے آپ کو accountable ٹھہرایا ہے۔ آپ جہاں جہاں پر کمی محسوس کریں آپ بالکل ہمارے knowledge میں لائیں تو ہم اسے مزید بہتر کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کا ہے۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: صدیق خان صاحب! میں آپ کی بات سنتا ہوں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! سوال نمبر 2857 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: حافظ قرآن بچیوں کو آٹھویں کلاس میں داخلہ نہ دینے کا معاملہ و دیگر تفصیلات

*2857: **محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ قواعد کے مطابق حافظ قرآن آٹھویں کلاس میں داخل ہو سکتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 228 گ۔ب فیصل آباد کی ہیڈ مسٹریس حافظ قرآن بچیوں کو سکول میں آٹھویں کلاس میں داخل نہیں کرتیں، اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

(ج) کیا حکومت پنجاب مذکورہ سکول کی ہیڈ مسٹریس کو ہدایات جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کہ حافظ قرآن غریب بچیوں کو آٹھویں کلاس میں داخلہ کے لئے ترجیح دیا کریں تاکہ بچیوں کی تعلیم کو فروغ دیا جاسکے؟

(د) مذکورہ ہیڈ مسٹریس کے پاس پچھلے ایک سال کے دوران کتنی حافظ قران بچیوں کے لواحقین داخلہ کے لئے پیش ہوئے، ان کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے کہ قواعد کے مطابق حافظ قرآن بچیوں کو آٹھویں کلاس میں داخلہ مل سکتا ہے۔

(ب) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 228 گ۔ب میں حافظ قرآن طالبات کو سکول میں داخل کیا جاتا ہے۔ داخل شُدہ حافظ قرآن طالبات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ ستارا کنول 2۔ شایان فاطمہ 3۔ میسرہ حنیف گل

(ج) مذکورہ سکول کی ہیڈ مسٹریس پہلے ہی حسب قواعد حافظ قرآن طالبات کو آٹھویں کلاس میں داخل کر رہی ہیں۔

(د) پچھلے سال دو حافظ قرآن طالبات کے لواحقین داخلہ کے لئے آئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام طالبہ	ولدیت
1۔	ستارا کنول	
2۔	شایان فاطمہ	
3۔	میسرہ حنیف گل	

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں اس پر ضمنی سوال اس لئے نہیں کروں گی کہ میرے سوال دینے کے بعد اس بچی کو داخل کر لیا گیا تھا لیکن یہ ضرور کہنا چاہتی ہوں کہ یہ discretion نہیں ہونی چاہئے۔ اگر پالیسی ہے تو اس پر implementation ہونی چاہئے۔ اگر ہم بچوں کی enrolment کی بات کریں اور خاص طور پر بچیوں کی enrolment کی بات کر رہے ہیں تو جو مختلف levels پر discouragement آتی ہے یہ نہیں ہونی چاہئے۔ So no supplementary question Sir.

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: صدیق خان صاحب! وقفہ سوالات کے بعد منسٹر صاحب موجود رہیں گے اور آپ کی بات سنیں گے۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میں وضاحت چاہتا ہوں کہ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: صدیق خان صاحب وزیر تعلیم ادھر ہی موجود رہیں گے اور آپ کو وضاحت دیں گے وہ آپ کی بات سن کر جائیں گے۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میں PEF کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں وقفہ سولات کے بعد آپ کی بات سنوں گا اور وزیر تعلیم موجود رہیں گے۔ اگلا سوال نمبر 2939 محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2940 بھی محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال باؤ اختر علی کا ہے۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 3005 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: پی پی۔144 کے سکولوں کی تعمیر کی گئی عمارات و دیگر تفصیلات

*3005: باؤ اختر علی: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔144 لاہور کے کتنے پرائمری، مڈل اور ہائی سکولز کی عمارات پچھلے پانچ سالوں کے دوران تعمیر کی گئیں؟

(ب) مذکورہ حلقہ کے کتنے سکولوں میں پچھلے پانچ سالوں میں فرنیچر و دیگر سامان فراہم کیا گیا؟

(ج) مذکورہ حلقہ کے کتنے سکولوں میں فرنیچر وغیرہ کی کمی ہے اور حکومت کب تک مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پی پی۔144 میں پچھلے پانچ سالوں میں مندرجہ ذیل 13 سکولوں میں اضافی کمرہ جات وغیرہ تعمیر کئے گئے۔ سکولوں کی لسٹ (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پی پی۔144 میں پچھلے پانچ سالوں میں مندرجہ ذیل 17 سکولوں میں فرنیچر فراہم کیا گیا ہے جن کی لسٹ (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پی پی۔144 میں بیس سکولز میں فرنیچر کی کمی ہے ان کی لسٹ (Annex-C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

اگلے مالی سال 15-2014 میں فنڈز کی فراہمی پر ان سکولوں میں بھی فرنیچر کی کمی کو پورا کر دیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! جز (الف) کے جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ پانچ سال میں 13 سکولوں کی عمارتیں اپ گریڈ کی گئی ہیں۔ میں اس سلسلے میں مثال دے سکتا ہوں کہ گورنمنٹ گرلز مڈل ہائی سکول کرول اور گورنمنٹ ہائی سکول باغبانپورہ کی عمارتیں ادھوری چھوڑ دی گئی ہیں تو میں چاہوں گا کہ وزیر موصوف on the floor of the House ensure کرائیں کہ ان کا کام کب تک مکمل کرایا جائے گا؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں سوال نہیں سمجھ سکا لہٰذا معزز ممبر بتا دیں کہ وہ کون سا سکول کہہ رہے ہیں؟

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! گورنمنٹ گرلز مڈل سکول کرول اور گورنمنٹ بوائز ہائی سکول باغبانپورہ۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! گورنمنٹ آف پنجاب سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے یہ ongoing projects ہیں basically فیصلہ یہ ہوا تھا کہ ہمارے سکولوں کا جو infrastructure ہے ہم جو missing facilities کی بات کرتے ہیں کہ ہمارے جو 54 ہزار کے قریب سکول ہیں ان کے اندر missing facilities کی بات کی جائے تو اس کے اندر چار دیواری، فرنیچر، بجلی، واش رومز اور clean drinking water کی provision کو پورا کرنے کے لئے یہی فارمولا بنا تھا کہ ہم اپنے ان 54 ہزار سکولوں کو state of the art بنائیں گے، ہم یہاں پر ٹیچرز پورے کریں گے اور یہاں پر یہ facilities بھی دیں گے اور سب سے بڑھ کر ہم نے early child of education جو ECE بنانی شروع کی ہے جس کی وجہ سے بچوں کا سکولوں میں interest بڑھا۔ اب اگر صرف لاہور کے اندر پچھلے سال کی enrolment دیکھیں تو ہم دو سالوں میں ساڑھے چار لاکھ بچوں کو سکولوں میں لے کر آئے تھے جو اب چھ لاکھ پر جا چکے ہیں۔ معزز ممبر جن سکولوں کی بات کر رہے ہیں میں ان کے بارے میں انفارمیشن لے کر بتا سکتا ہوں لیکن ہمارے ongoing projects ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! معزز ممبر جن دو سکولوں کا ذکر کر رہے ہیں ان کو دیکھیں کہ یہ ابھی تک مکمل کیوں نہیں ہوئے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! انہوں نے جو فرنیچر کی لسٹ ایوان کی ٹیبل پر رکھی ہے اس میں لکھا ہے کہ بیس کے قریب ایسے سکول ہیں جن میں ابھی تک فرنیچر provide نہیں کیا جا سکا اور یہ کہہ رہے ہیں کہ فنڈ مہیا ہو گا تو فرنیچر دیا جائے گا۔ کیا وزیر موصوف یقین دہانی کرا سکتے ہیں کہ یہ فرنیچر کب تک، کس ماہ تک دے دیا جائے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! اس کا مختصر سا جواب دے دیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! ہم نے already 25 million release کر دیا ہوا ہے اور 69 ملین روپے سے فرنیچر کا آرڈر place ہو چکا ہے وہ بھی ان کو مل جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: باؤ صاحب! اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 3007 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کے فرائض و دیگر تفصیلات

*3007: باؤ اختر علی: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کون کون سی جماعت کے لئے کتابیں تیار کرواتا ہے؟

(ب) پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کتنے سالوں کے بعد سلیبس کو دوبارہ مرتب کرتا ہے؟

(ج) پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ نے پانچویں، آٹھویں اور میٹرک کی کلاسوں کے لئے آخری مرتبہ سلیبس میں کب ردوبدل کیا؟

(د) کیا پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ میں ریسرچ کے لئے کوئی شعبہ ہے اگر ہاں تو وہ کیا فرائض سرانجام دے رہا ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ پہلی جماعت سے لے کر بارھویں جماعت تک کی کتب طبع کرتا ہے۔

(ب) سلیبس مرتب کرنا پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کا کام نہ ہے۔ موجودہ نصاب وفاقی وزارت تعلیم (شعبہ نصاب سازی) اسلام آباد کا تیار کردہ ہے جو کہ 07-2006 میں مرتب کیا گیا تھا۔

(ج) جواب جز (ب) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

(د) پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ میں ریسرچ کے لئے باقاعدہ کوئی علیحدہ شعبہ نہ ہے بلکہ ریسرچ کا کام متعلقہ subject کے ماہرین ہی سرانجام دیتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ پنجاب ایجوکیشن کا سلیبس مرکزی حکومت تیار کرتی ہے اور آخری دفعہ 07-2006 میں مرتب کیا گیا۔ یہ آٹھ سال کا عرصہ گزر چکا ہے کیا سکول ایجوکیشن یا کالج ایجوکیشن میں سلیبس کے بارے میں انہوں نے کوئی proposal بھیجی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! سلیبس کے بارے میں بتادیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اس کے اندر پنجاب کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اٹھارہویں ترمیم کے بعد جب یہ اختیار صوبوں کو ملا تو یہی معزز ایوان Punjab Curriculum Authority کا قیام عمل میں لے کر آیا اور ہم نے 2012 کے اندر Curriculum Authority بنائی اور اس کو یہ تفویض ہوا کہ اس نے Curriculum پر کام کرنا ہے۔ جب اس پر کام شروع ہوا تو اس کے اندر ہمیں یہ problem آیا کہ وہاں پر کچھ issues تھے تو اس کے بعد ہم نے دوبارہ اس پر working کی اور Punjab Curriculum اور Text Book Board کو اکٹھا کر کے Punjab Curriculum and Text Book Board Authority کا قیام عمل میں لے کر آئے اور again اسی ایوان نے کیا۔ ہم نے پہلی دفعہ study کی کہ پہلی جماعت سے لے کر دسویں جماعت تک ہمیں سلیبس کے اندر کیا کیا تبدیلیاں لے کر آنی ہیں اس کو کیسے مؤثر بنانا ہے، بچوں کی جو learning outcomes ہیں اس کے مطابق MCQs کو سامنے رکھ کر جو examination system ہے اسے سامنے رکھ کر اس سال ہمارا جو سلیبس آیا ہے اس میں ہم پہلی کے سلیبس میں تبدیلیاں کر چکے ہوئے ہیں اور جب ہمارا آئندہ سلیبس آئے گا تو دوسری سے پانچویں تک ہم تبدیلیاں لے کر آئیں گے اور اب پنجاب خود کر رہا ہے۔ Punjab Curriculum and Text Book Board Authority ایک بہت بڑا way forward ہے۔ میں اس پر پنجاب کے عوام اور بالخصوص اس ایوان کو مبارکباد بھی دیتا ہوں کہ اس صوبے کے بچوں کے مستقبل کے لئے ہم خود کام کر رہے ہیں اور کام کر کے اسے develop کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! تبدیلی آ گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، باؤ صاحب!

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میرا بڑا simple سا سوال تھا کہ انہوں نے ایوان میں جو documentation دی ہے اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ 07-2006 میں نصاب مرتب کیا گیا۔ میں تو یہ پوچھ رہا ہوں کہ آٹھ سال گزر گئے اور اس عرصے میں صرف ایک کلاس کا سلیبس renew کیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ایک سے پانچویں کلاس تک کیا گیا ہے۔ شاید آپ نے سنا نہیں ہے۔ منسٹر صاحب مختصر سا بتا دیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میرے خیال میں time lines پر محترم معزز ممبر نے سنا نہیں تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! 07-2006 میں پالیسی بالکل وفاقی حکومت کی تھی، 2011 میں اٹھارہویں ترمیم پر جب parleys ہوئے اور اس کے بعد 2012 کے شروع میں جب اٹھارہویں ترمیم approve ہوئی تو اس کے بعد پنجاب پہلا صوبہ تھا جس نے اٹھارہویں ترمیم کو own کرتے ہوئے 2012 کے اندر Curriculum Authority بنائی لیکن جب Curriculum Authority کے issues سامنے آئے تو 14-2013 کے اندر ہم نے curriculum اور text book board کو اکٹھا کر کے اتھارٹی بنائی اور working جاری رہی۔ اس وقت پہلی جماعت کا سلیبس تبدیل ہو چکا ہوا ہے اور دوسری سے پانچویں تک پر کام ہو رہا ہے۔ اگلے سال میں چھٹی سے دسویں تک سلیبس تبدیل ہوگا۔ یہ gradual process ہے ہم اس کو فوری طور پر تیزی کے ساتھ نہیں کر سکتے۔ تمام سبجیکٹس کو دیکھ کر اور تمام چیزوں کو دیکھ کر کرنا پڑتا ہے۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میں نے سوال کے جز (د) میں یہ پوچھا ہے کہ "کیا پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ میں ریسرچ کا کوئی شعبہ ہے؟" اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ "پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ میں ریسرچ کے لئے باقاعدہ کوئی علیحدہ شعبہ نہ ہے بلکہ ریسرچ کا کام متعلقہ subject کے ماہرین ہی سرانجام دیتے ہیں۔" کیا سکولز ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ میں ریسرچ کا علیحدہ شعبہ بنانے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! ریسرچ کا شعبہ already بن چکا ہے۔ میں نے پہلے ایوان کو apprise کیا تھا کہ ہم نے The Punjab Curriculum and Textbook Board Authority بنائی ہے اور اس کے اندر ریسرچ پر سب سے زیادہ زور دیا جا رہا ہے۔ اس حوالے سے ایک کیبنٹ کمیٹی بھی بنی ہوئی ہے۔ اس سلیبس نے ہماری آئندہ آنے والی نسلوں کو سنوارنا اور آگے لے کر جانا ہے۔ سلیبس کو تین levels پر چیک کیا جاتا ہے۔ ایک تو اتھارٹی کے اندر اس کو چیک کیا جاتا ہے، اس کے بعد اس کو کیبنٹ کمیٹی دیکھتی ہے اور آخر میں وزیر اعلیٰ اس کی منظوری دیتے ہیں۔ یہ سسٹم in place آ چکا ہے اور آئندہ آنے والے دنوں میں بچوں کو بہترین اور دور حاضر کے مطابق سلیبس ملے گا۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں بھی اس پر ضمنی سوال پوچھنا چاہتی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! اس سوال پر یہ آخری ضمنی سوال ہوگا۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! پچھلے وقفہ سوالات میں پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کے حوالے سے میرا ابھی ایک سوال تھا جس پر سیر حاصل بحث ہوئی لیکن مجھے افسوس اس بات کا ہے کہ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی کارکردگی دن بدن worst ہو رہی ہے۔ ابھی کچھ عرصہ پہلے کا واقعہ ہے کہ پاکستان کا نقشہ ہی بدل دیا گیا تھا۔ اگر ریسرچ کا ڈیپارٹمنٹ موجود ہے اور پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ efficiency سے کام کر رہا ہوتا تو ہمیں اتنی بڑی international embarrassment نہ اُٹھانی پڑتی۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! منسٹر صاحب نے بتایا ہے کہ ریسرچ کا شعبہ قائم ہو چکا ہے۔ اس پر بات ہو چکی ہے لہٰذا آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال سردار شہاب الدین خان کا ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 3093 ہے جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لیہ: گورنمنٹ بوائز ہائی سکول کو ہائر سیکنڈری کا درجہ دینے کی تفصیلات

*3093: سردار شہاب الدین خان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے حلقہ پی پی۔263 ضلع لیہ کے علاقہ چک نمبر 120/TDA میں گورنمنٹ بوائز ہائی سکول کو ہائر سیکنڈری سکول کا درجہ دینے کے لئے 90 لاکھ روپے کی

رقم منظور کی اور30لاکھ کی رقم سے صرف ایک بلاک کی تعمیر شروع کی اور بقیہ رقم مبلغ60 لاکھ روپے جاری نہ کی؟

(ب) کیا حکومت60لاکھ روپے کی بقیہ رقم جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ بلڈنگ مکمل کی جا سکے اور کلاسیں شروع ہو سکیں اگر ہاں تو کب تک یہ رقم جاری کر دی جائے گی، ایوان کو تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے۔ مالی سال09۔2008میں گورنمنٹ بوائز ہائی سکول چک نمبرTDA/120کو ہائر سیکنڈری سکول کا درجہ دینے کے لئے کل90لاکھ روپے مختص کئے گئے اور پہلے سال کے لئے30لاکھ روپےreleaseکئے گئے۔ کاپی(Annex-A)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔اس رقم سے ہائر سیکنڈری بلاک کی تعمیر کا کام شروع کیا گیا جو چھت کے برابر مکمل ہو چکا ہے۔مالی سال10۔2009میں فنڈز کی عدم فراہمی کی وجہ سے بلاک کی تعمیر مکمل نہ ہو سکی۔ تاہم محکمہ سکول ایجوکیشن کے لیٹر نمبرSO(ADP)Layyah-339/2009-10 مورخہ26.02.2015کے تحت مبلغ10.733ملین روپے کی رقم مہیا کی جا چکی ہے جس کیadministrative approvalجاری کر دی گئی ہے۔ مورخہ11.05.15کو مذکورہ سکول کے ہائر سیکنڈری بلاک کی تکمیل کے لئے محکمہ بلڈنگ کی طرف سے ٹینڈر کال کئے جا چکے ہیں۔ جونہی عمارت کی تعمیر کا کام مکمل ہوگا۔ضروری سٹاف مہیا کر دیا جائے گا اُمید ہے کہ اسی سال2015میں مذکورہ سکول میں ہائر سیکنڈری کلاسز کا اجراء ہو جائے گا۔

(ب) جواب جز(الف) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر!میں آپ کی وساطت سے معزز وزیر تعلیم سے یہ گزارش کروں گا کہ یہاں جواب دیتے ہوئے وہ تقریر مت کیا کریں اور حکومت کی تعریف بھی کم کیا کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب!آپ اپنا ضمنی سوال پوچھیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر!اس سوال کے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ مالی سال 2008-09میں گورنمنٹ بوائز ہائی سکول چک نمبر120/TDAکو ہائر سیکنڈری سکول کا درجہ دینے

کے لئے فنڈز release ہوئے ہیں۔اب 2015 جارہا ہے یعنی پانچ سالوں میں ابھی تک یہ کام نہیں ہو سکا۔ جواب کے آخر میں لکھا گیا ہے کہ ہائر سیکنڈری بلاک کی تکمیل کے لئے محکمہ بلڈنگ کی طرف سے ٹینڈر کال ہو چکے ہیں یعنی ابھی تک یہ عمارت مکمل نہیں ہو سکی۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا حکومت کا اس حوالے سے کوئی check and balance بھی ہے اور کیا یہی good governance ہے؟ اس کے فنڈ مالی سال 2010 میں release ہو چکے تھے جبکہ ٹینڈر اس سال ہوئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! اس کے ٹینڈر ہو گئے ہیں لہذا کام جلدی شروع کروائیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں عرض کروں گا کہ ہم پنجاب کی عوام کے ایک ایک پیسے کا حساب رکھتے ہیں۔ آپ کو پتا ہے کہ مارکیٹ ریٹ ہر سال escalate کرتے رہتے ہیں۔ ٹھیکیدار نے جن rates پر پہلے کام کیا تھا ہم اس سے انہی rates پر یہ نیا کام بھی کروا رہے ہیں جس کی وجہ سے کچھ problems create ہوئی ہیں۔ اللہ کے فضل سے جن rates پر سال 10-2009 میں کام ہوا تھا ہم اگلی بلڈنگ کا کام بھی اسی rates پر کروا رہے ہیں اور یہ کام انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی مکمل ہو جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! منسٹر صاحب نے یقین دہانی کرائی ہے کہ یہ کام انشاء اللہ جلد مکمل ہو جائے گا۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ معزز منسٹر صاحب کو کم از کم on the floor of the House سچی بات کرنی چاہئے۔ میں ان کے ٹھیکیدار کا نام بھی بتا سکتا ہوں۔ یہ پرانے rates پر کام نہیں ہو رہا بلکہ rates revise ہوئے ہیں۔ کم از کم وزیر صاحب on the floor of the House جھوٹ نہ بولیں۔ یہ rates تین مرتبہ revise ہو چکے ہیں۔ کیا منسٹر صاحب اس حوالے سے مجھے کوئی time limit دے سکتے ہیں کہ کب تک یہ کام مکمل ہو جائے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! کوئی time limit دے دیں کہ کب تک یہ کام مکمل ہو جائے گا؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اس کام کا contract ہو چکا ہے اور اس کے اندر specified ہوتا ہے کہ اتنے عرصے میں یہ کام مکمل کیا جائے گا۔ اگر معزز ممبر اپنے علاقے کے سکولوں کا visit کرتے تو انہیں پتا ہوتا کہ جب contract award ہو جاتا ہے تو اس کے اندر time line ہوتی ہے کہ اتنے عرصے کے اندر اس کام کو مکمل کیا جائے گا۔ اس کا contract award ہو چکا

ہے اور within a year یہ کام مکمل ہو جائے بلکہ ہم اس بات کو make sure کر رہے ہیں کہ اس سے پہلے ہی یہ کام مکمل ہو جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! اب تو منسٹر صاحب نے commitment دے دی ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔ یہ میری constituency کا سکول ہے اور وہاں پر ابھی تک کام شروع ہی نہیں ہوا۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! معزز ممبر فرما رہے ہیں کہ وہاں پر ابھی تک کام شروع ہی نہیں ہوا۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں نے یہ کہا ہے کہ اس کام کا contract award ہو چکا ہے اور یہ پرانے rates پر ہی ہوا ہے۔ جب contract award ہوتا ہے تو اس میں time lines موجود ہوتی ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب کام شروع ہو جائے گا اور اسی مالی سال کے اندر مکمل بھی ہو گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! محکمہ نے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ اسی سال 2015 میں مذکورہ سکول میں ہائر سیکنڈری کلاسز کا اجراء ہو جائے گا اور منسٹر صاحب نے بھی یقین دہانی کرائی ہے کہ اسی مالی سال کے اندر یہ کام مکمل ہو جائے گا۔ ہمارے پاس یہ باتیں ریکارڈ میں موجود ہیں۔ آپ آج کی تاریخ نوٹ کر لیں۔ انہوں نے ایک سال کا وعدہ کیا ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ یہ کام مکمل ہو جائے گا۔ اگلا سوال بھی سردار شہاب الدین خان کا ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ ایک چھوٹی سی اور relevant بات کرنی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سندھو صاحب! میں نے محمد صدیق خان صاحب سے کہا ہے اور آپ سے بھی یہی گزارش ہے کہ وقفہ سوالات ختم ہونے دیں اس کے بعد آپ کو بات کرنے کا موقع دیا جائے گا۔ منسٹر صاحب آپ کی اور جناب محمد صدیق خان صاحب کی بات سُن کر جائیں گے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں ایک منٹ میں اپنی بات ختم کر لوں گا۔ میرے محترم بھائی وزیر تعلیم تشریف فرما ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: سندھو صاحب! آپ کی بات لمبی ہے۔تشریف رکھیں میں وقفہ سوالات کے بعد آپ کو موقع دیتا ہوں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بات تو سُن لیں۔ایک منٹ کی بات ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سندھو صاحب! میں آپ کو موقع دوں گا اور تسلی کے ساتھ آپ کی بات سُنی جائے گی۔ میں commit کر رہا ہوں کہ آپ کی بات سُنی جائے گی۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر میں کوئی غلط بات کروں تو آپ بے شک مجھے روک دیجئے گا۔ میں بالکل relevant بات کروں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں agree کرتا ہوں کہ آپ بالکل غلط بات نہیں کرتے۔منسٹر صاحب آپ کی بات سُن کر جائیں گے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں بالکل مختصر بات کروں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں، مختصر سی بات کر لیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بہت مہربانی۔ماشاءاللہ محکمہ تعلیم میں reforms لانے کی بڑی کوششیں ہو رہی ہیں۔میں نے اپنے گاؤں کے دو ہائی سکولوں کا visit کیا ہے۔میں نے بچیوں کے سکول میں کہا کہ آپ پہلے صفحے کا پہلا پیراگراف پڑھ کر سُنائیں لیکن پوری کلاس میں سے کسی کو بھی نہیں آیا۔اس کے بعد میں نے ٹیچر سے کہا کہ آپ پڑھ کر سُنائیں۔وہ ٹیچر ایم ایس سی تھی لہٰذا اس نے پڑھ کر سُنا دیا۔اس کے بعد میں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: سندھو صاحب! آپ کی بات لمبی ہے لہٰذا میں وقفہ سوالات کے بعد تسلی سے سنوں گا۔وزیر تعلیم موجود ہیں اور آپ کی یہ بات تسلی سے سننے والی ہے۔تشریف رکھیں۔سردار شہاب الدین خان! اپنے سوال کا نمبر بولیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 3095 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لیہ: پی پی۔263 میں سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3095: سردار شہاب الدین خان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی۔263 ضلع لیہ میں کتنے گرلز اور بوائز پرائمری، مڈل اور ہائی سکولز ہیں؟
(ب) کیا حکومت مذکورہ حلقہ کی آبادی کے مطابق مزید پرائمری، مڈل، ہائی سکولز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) حلقہ پی پی۔263 ضلع لیہ میں کل 341 گرلز و بوائز پرائمری، مڈل اور ہائی سکول ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے:

سکول لیول	گرلز	بوائز	میزان
ہائی	11	14	25
مڈل	23	17	40
پرائمری	123	142	265
کمیونٹی ماڈل پرائمری سکول	4	–	4
مکتب مسجد سکول	–	07	7
میزان	161	180	341

(ب) مذکورہ حلقہ میں آبادی کے مطابق ہر بستی، گاؤں اور چک میں پرائمری سکول موجود ہیں۔ جہاں گنجان آبادی ہے وہاں طلباء و طالبات کے لئے مڈل اور ہائی سکول بھی موجود ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میں خواتین ممبران کا پیغام آپ کو دینا چاہتی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! آپ تشریف رکھیں۔ جی، سردار صاحب!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! جواب کے جز (ب) میں کہا گیا ہے کہ "مذکورہ حلقہ میں آبادی کے مطابق ہر بستی، گاؤں اور چک میں پرائمری سکول موجود ہے۔ جہاں گنجان آبادی ہے وہاں طلباء و طالبات کے لئے مڈل ہائی سکول بھی موجود ہے۔" میں آپ کی وساطت سے وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا انہوں نے کبھی ضلع لیہ یا میرا حلقہ پی پی۔263 دیکھا ہے؟ وہاں River Indus کے مغرب اور مشرق کی طرف یہ حلقہ ہے۔ سوال کا جواب آ گیا ہے اور سیکرٹری سکولز ایجوکیشن بھی گیلری میں موجود ہیں۔ میں آپ کی وساطت سے درخواست کروں گا کہ منسٹر صاحب اور سیکرٹری سکولز ایجوکیشن اس حلقے کا visit کریں۔ میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: راناصاحب!آپ سردار صاحب کے حلقے کا ضرور visit کر لیجئے گا۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر!پہلی بات تو یہ ہے کہ انہوں نے اپنا حلقہ دکھایا ہی نہیں۔ویسے میں نے ضلع لیہ اوران کا حلقہ دیکھا ہوا ہے اور وہاں visit بھی کر چکا ہوں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر!یہ تشریف لائیں، میرے مہمان بنیں اور میں خود ان کو اپنے حلقے کا visit کراؤں گا۔میری گزارش ہے کہ اس سوال کو pending فرمادیں کیونکہ اس کا غلط جواب دیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب!یہ سوال pending نہیں ہوگا البتہ منسٹر صاحب آپ کے پاس آئیں گے کیونکہ وہ commit کر رہے ہیں۔اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!میری عرض بھی سُن لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ!تشریف رکھیں۔سندھو صاحب!آپ بھی تشریف رکھیں۔وقفہ سوالات کے بعد میں آپ کی بات سنوں گا۔سیکرٹری اور منسٹر سکولز ایجوکیشن موجود رہیں گے اور آپ کی بات سُنیں گے۔جی، جناب احسن ریاض فتیانہ!اپنے سوال کا نمبر بولیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر!سوال نمبر 3138 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: فرنیچر کی خریداری و دیگر تفصیلات

*3138: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سال 13-2012 کے دوران ای ڈی او ایجوکیشن فیصل آباد نے کتنا فرنیچر کہاں کہاں سے خرید کیا؟

(ب) کیا فرنیچر کی خرید کے لئے اخبارات میں اشتہار دیا گیا تو ان اخبارات کے نام و تاریخ بتائیں؟

(ج) کیا فرنیچر کی خرید کے لئے کوئی کمیٹی بنائی گئی تھی تو اس کمیٹی میں شامل ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور جگہ تعیناتی کی تفصیل بتائیں؟

(د) کن کن پارٹیوں نے فرنیچر کی فراہمی کے لئے ٹینڈرز جمع کروائے، ان پارٹیوں کے نام، پتاجات بتائیں؟

(ہ) کس کس پارٹی کو کون کون سی فرنیچر کی آئٹم فراہم کرنے کے لئے آرڈر دیئے گئے اور ان کو کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(و) ان سے کون کون سا کتنی مالیت اور تعداد میں فرنیچر خرید کیا گیا؟

(ز) کیا فرنیچر آئٹم کی تصدیق کسی تھرڈ پارٹی سے کروائی گئی؟

(ح) یہ فرنیچر کس کس سکول کو فراہم کیا گیا اور کتنی تعداد میں کون کون سی آئٹم فراہم کی گئی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف،ب،ج،د،ہ،و،ز،ح) سال 13۔2012 کے دوران ای ڈی او ایجوکیشن فیصل آباد نے فرنیچر کی مد میں کوئی خریداری نہیں کی۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اس سوال کے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ سال 13-2012 کے دوران ای ڈی او ایجوکیشن نے کوئی فرنیچر نہیں خریدا۔ میں آپ کو مضحکہ خیز بات بتاتا ہوں کہ اگلے سوال کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ 90 لاکھ روپے کا فرنیچر خریدا گیا ہے تو کیا یہ محکمہ مجھ سے مذاق کر رہا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر سکولز ایجوکیشن!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اس سوال میں انہوں نے specific پوچھا ہے کہ ای ڈی او (ایجوکیشن) نے کتنا فرنیچر خریدا؟ بات یہ ہے کہ یہاں پر different heads ہوتے ہیں۔ ای ڈی او (ایجوکیشن) نے 13-2012 کے اندر کوئی فرنیچر نہیں خریدا۔ ہم non salary budget کے تحت through School Councils فرنیچر خریدتے ہیں۔ ہم نے 13-2012 کے اندر through School Councils, 40 millions کا فرنیچر خریدا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! School Councils, EDO's کے under ہوتی ہیں اور School Councils کو اپنے طور پر ٹینڈر دینے کا کوئی اختیار نہیں ہوتا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر سکولز ایجوکیشن!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! ہم ہر سکول میں School Council کو empower کر رہے ہیں، وہاں کی local public کو اُس کے اندر partner بنا رہے ہیں، متعلقہ ایم پی ایز/ ایم این ایز اپنے اپنے حلقہ کی School Councils میں interest لے رہے ہیں، وہاں کے industrialist بھی اس میں interest لے رہے ہیں اور ابھی اس کا start ہو رہا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر سکولز ایجوکیشن صاحب! آپ اس بات کا مختصر جواب دے دیں کہ کیا ای ڈی او ایجوکیشن فیصل آباد نے فرنیچر کی مد میں کوئی خریداری نہیں کی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! ای ڈی او نے فرنیچر کی کوئی خریداری نہیں کی، وہ خریداری School Councils نے کی ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں 13-2012 کی بات کر رہا ہوں تو کیا 13-2012 کے اندر یہی پالیسی تھی؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر سکولز ایجوکیشن!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! 13-2012 میں فیصل آباد کے 250 سکولوں کے لئے through School Councils, 40 Millions کا فرنیچر خریدا گیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اگلا سوال بھی جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔ فتیانہ صاحب! میرے خیال میں آپ اس سوال کے جواب سے satisfied ہیں؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں اس سوال کے جواب سے بالکل مطمئن نہیں ہوں۔ سوال نمبر 3139 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: ای ڈی او ایجوکیشن کو بجٹ کی فراہمی واستعمال کی تفصیلات

*3139: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ای ڈی او ایجوکیشن فیصل آباد کو سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنی رقم فراہم کی گئی، تفصیل مد وار بتائیں؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی رقم خرچ ہوئی اور کتنی surrender کی گئی اور کتنی lapse ہوئی؟

(ج) ان سالوں کے دوران کتنی رقم ای ڈی او مذکورہ کے دفتر اور عملہ پر خرچ ہوئی؟

(د) اگر ان سالوں کا آڈٹ ہوا ہے تو یہ آڈٹ کس کس پارٹی نے کیا ہے، ان کے نام، عہدہ، گریڈ بتائیں؟

(ہ) کتنی رقم کا ان سالوں کے دوران محکمہ آڈٹ نے خُورد بُرد کرنے کا انکشاف کیا، اس پر کیا ایکشن لیا گیا ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ای ڈی او ایجوکیشن فیصل آباد کے دفتر کو سال 12-2011 میں 8,86,97,133/- روپے کی رقم فراہم کی گئی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی (Annex-A) اور سال 13-2012 کے دوران 11,27,77,661/- روپے فراہم کئے گئے تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)

(1) سال 12-2011 کے دوران 8,84,86,838/- روپے خرچ ہوئے اور 2,10,295 روپے lapse ہوئے اور کوئی رقم surrender نہ ہوئی۔

(2) سال 13-2012 کے دوران 11,03,02,486 روپے خرچ ہوئے اور 24,75,175/- روپے lapse ہوئے اور کوئی رقم surrender نہ ہوئی۔

(ج) سال 12-2011 میں 1,84,86,838 روپے اور سال 13-2012 میں 2,63,02,486 روپے ای ڈی او دفتر اور عملہ پر خرچ ہوئی۔

(د) جی ہاں! ان سالوں میں آڈٹ ہوا ہے آڈٹ کرنے والے افسران کی تفصیل درج ذیل ہے اور یہ آڈٹ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ فیصل آباد نے کروایا۔

نمبر شمار	نام آفیسر	عہدہ/گریڈ	سال
1۔	ریاض بابر	آڈٹ آفیسر BS-18	12-2011
2۔	گلزار احمد بھٹی	آڈٹ آفیسر BS-18	13-2012

(ہ) مذکورہ سالوں کے دوران کئے گئے آڈٹ میں کسی بھی قسم کی رقم کے خُورد بُرد کرنے کا انکشاف نہ کیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اس سوال کے جواب میں یہ بتایا گیا ہے کہ released amount کتنی ہے مجھے kindly یہ بتا دیں کہ محکمہ ایجوکیشن فیصل آباد کے لئے allocated amount in budget کتنی تھی؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر سکولز ایجوکیشن!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! یہ fresh question ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ fresh question نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، نہیں۔ یہ fresh question بنتا ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! جہاں تک ان کے سوال کا تعلق ہے اُس کا جواب جز(ب) میں موجود ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! انہوں نے جز(د) کے اندر لکھا ہے کہ district audit کرایا گیا ہے تو کیا provincial audit بھی کرایا گیا ہے کیونکہ اگر آپ اس کی detail کے اندر دیکھیں تو 2011-12 اور 2012-13 میں Electricity Bills میں almost half کا difference آ رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر سکولز ایجوکیشن!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! ایک audit, district level پر ہوتا ہے اور پھر provincial level پر ایک overall audit ہوتا ہے جس میں ان ساری چیزوں کو assess کیا جاتا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! 2011-12 کے اندر پورے ڈسٹرکٹ کا بجلی کا بل 3 لاکھ روپیہ آتا ہے اور اگلے سال بجلی کا بل ڈیڑھ لاکھ ہو جاتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر سکولز ایجوکیشن!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! بجلی کا خرچہ بچانے پر بھی انہیں اعتراض ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرے خیال میں اس audit report کو recheck کرنا چاہئے کہ اگر محکمہ نے 12-2011 میں زیادہ پیسے کھائے ہیں تو پھر یہ پیسے واپس کریں کیونکہ یہ حکومت اور عوام کا پیسا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر سکولز ایجوکیشن!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اگر کوئی اس طرح کی بے قاعدگی ہوتی ہے تو وہ local audit میں بھی اور پھر provincial level پر بھی point out ہو جاتی ہے تو as such کچھ نہیں ہوئی۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اس سوال کے جواب میں cash awards کا ذکر کیا گیا ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ cash awards کیوں دیئے گئے ہیں اور کس کو دیئے گئے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر سکولز ایجوکیشن!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! یہ چیز ان کے سوال کے اندر موجود نہیں ہے جس کی وجہ سے میرے پاس اس کی انفارمیشن نہیں ہے اس لئے یہ fresh question ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: فتیانہ صاحب! اس کے لئے آپ fresh question دے دیں۔ جی، میاں طارق محمود صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 3161 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات: موضع چھوکر کلاں میں گرلز ہائی سکول بنانے کی تفصیلات

*3161: میاں طارق محمود: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی-113 گجرات موضع چھوکر کلاں میں بچوں کا بوائز ہائی سکول عرصہ دراز سے موجود ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ موضع میں بچیوں کا پرائمری سکول ہے جبکہ یہاں پر اس علاقہ سے گرلز ہائی سکول 10 کلو میٹر کی رینج میں نہیں ہے اور اس یو سی میں بھی نہیں ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ گاؤں والوں نے لڑکیوں کے سکول کے لئے محکمہ کو لکھ کر دیا ہے کہ ہم رقبہ دینے کے لئے تیار ہیں بلکہ یہ بھی درست ہے بوائز پرائمری سکول کی جگہ پر گرلز ہائی سکول بن سکتا ہے؟

(د) اگر یہ درست ہے تو حکومت کب تک بچیوں کے لئے چھوکر کلاں میں گرلز ہائی سکول بنانے کاارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانامشہود احمد خان):

(الف) درست ہے۔پی پی۔113 گجرات موضع چھوکر کلاں میں بچوں کا بوائز ہائی سکول 1977 سے موجود ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ موضع چھوکر کلاں میں بچیوں کا پرائمری سکول ہے جبکہ چھوکر کلاں سے گرلز ہائی سکول ڈالی بانٹھ 8 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے اور اس یونین کونسل حاجی محمد میں گورنمنٹ گرلز ہائی سکول بھلوٹ مخدوم 8 کلومیٹر کے فاصلے پر چل رہا ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ گاؤں والوں نے لڑکیوں کے سکول کے لئے لکھ کر دیا ہے ہم رقبہ دینے کے لئے تیار ہیں اور یہ بھی درست ہے کہ بوائز ہائی سکول چھوکر کلاں کے پرائمری حصہ کی جگہ پر گرلز ایلیمنٹری سکول بن سکتا ہے لیکن قواعد کی رو سے طالبات کی تعداد کم ہے 64 تعداد طالبات اس لئے یہ ایلیمنٹری level کے لئے بھی feasible نہ ہے۔

(د) قواعد کی رو سے طالبات کی تعداد 80 تک بڑھنے پر سکول کو ایلیمنٹری کا درجہ دیا جا سکتا ہے۔ فی الحال 64 تعداد ہونے کی وجہ سے feasible نہ ہے۔ موجودہ تعداد طالبات درج ذیل ہے:

سکول لیول	تعداد
نرسری	18
اوّل	09
دوئم	10
سوئم	11
چہارم	09
پنجم	07
ٹوٹل	64

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے یہ سوال 4- دسمبر 2013 کو دیا تھا اُس وقت یہ کہتے ہیں کہ اس سکول میں بچیوں کی تعداد 64 ہے اور انہیں تعداد 80 چاہئے۔ آج ستمبر 2015 ہے تو میرا ان سے ضمنی سوال یہ ہے کہ آج وہاں بچیوں کی تعداد 80 ہے یا نہیں ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر سکولز ایجوکیشن!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اگر وہاں پر بچیوں کی تعداد 80 موجود ہے تو ہم اس کو بالکل بنادیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں طارق محمود صاحب! آپ وہاں پر بچیوں کی تعداد 80 پوری کر دیں تو وہاں سکول کو ایلیمنٹری کا درجہ دے دیا جائے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے تو یہ ضمنی سوال کیا ہے کہ میرے سوال کو ایک سال سے زیادہ عرصہ گزر گیا ہے۔ وزیر موصوف سے میری یہ گزارش ہے کہ اُس وقت وہاں پر بچیوں کی تعداد 64 تھی انہوں نے آخر تیاری کی ہے ان کے پاس جواب تو ہو گا کہ وہاں پر بچیوں کی تعداد 80 ہے یا نہیں ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر سکولز ایجوکیشن!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! سکولوں کے اندر جب ہماری enrolment بڑھی ہے اور سرکاری سکولوں کے اندر عوام کا اعتماد بڑھا ہے جس کی وجہ سے بچوں کی تعداد زیادہ ہونا شروع ہوئی ہے تو اب ہم اپ گریڈیشن کر رہے ہیں۔ میں تو میاں طارق محمود صاحب کو credit دے رہا تھا کہ وہ یہاں پر 80 کی تعداد کہیں اور ہم اُن کو credit دے دیں۔ وہاں پر بچیوں کی تعداد 80 سے اوپر ہے لہٰذا ہم اس کو جلدی اپ گریڈ کر دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں، میاں صاحب! آپ کو مبارک ہو۔

میاں طارق محمود: ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور: ماڈرن ہائی سکول قلعہ گجر سنگھ کے مسائل

*2159: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ ماڈرن گرلز ہائی سکول قلعہ گجر سنگھ لاہور کو پچھلے پانچ سالوں کے دوران کل کتنا فنڈ کس کس مد میں دیا گیا اور مذکورہ فنڈز کو کہاں کہاں خرچ کیا گیا سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سکول میں باتھ روم طلباء کی تعداد کے حساب سے نہ ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سکول انچارج کو سفارش کی بناء پر سکول میں تعینات کیا گیا ہے جبکہ مذکورہ انچارج کے پاس انتظامی معاملات چلانے کا کوئی تجربہ نہ ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ انچارج ہذا کی وجہ سے سکول کا میٹرک اور ہشتم کلاس کا 13-2012 کا رزلٹ مایوس کن رہا ہے؟

(ہ) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت سکول کے انچارج کو فوری طور پر تبدیل کرنے اور سکول ہذا کی missing facilities فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گورنمنٹ ماڈرن گرلز ہائی سکول قلعہ گجر سنگھ لاہور کو پچھلے پانچ سالوں کے دوران جس مد میں فنڈ مہیا اور خرچ کیا گیا اس کی سال وار تفصیل ضمیمہ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ طلباء کی تعداد کے حساب سے باتھ روم کی تعداد ٹھیک ہے۔

(ج) موجودہ ہیڈ مسٹریس عرصہ 24 سال سے مختلف انتظامی عہدوں پر فائز رہی ہے۔ جن میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر ایڈ من، پنجاب ڈپٹی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر، سینئر ہیڈ مسٹریس اور سینئر سبجیکٹ سپیشلسٹ شامل ہیں۔ محکمہ تعلیم نے مذکورہ ہیڈ مسٹریس کو میرٹ کی بنیاد پر تعینات کیا ہے۔

(د) سکول کا میٹرک اور ہشتم کلاس کا رزلٹ 2012 میں بالترتیب 87 فیصد اور 100 فیصد رہا جبکہ 2013 میں میٹرک اور ہشتم کلاس کا رزلٹ بالترتیب 86 فیصد اور 88 فیصد رہا ہے۔

(ہ) جز(د)کی روشنی میں سکول کی انچارج کو تبدیل کرنے کا کوئی جواز نہ ہے۔جہاں تک missing facilitiesکا تعلق ہے سکول ہذا میں تمام سہولیات پہلے سے موجود ہیں۔

بہاولپور:صادق پبلک سکول میں فیس کا سٹرکچر و دیگر تفصیلات

*2543:ڈاکٹر سید وسیم اختر:کیاوزیر سکولزایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صادق پبلک سکول بہاولپور میں طلباء و طالبات سے فیس وصولی کا کیا سٹرکچر ہے،ہر کلاس میں فی طالب علم کیا فیس ہے اور جو طلباء و طالبات ہوسٹل میں رہتے ہیں، فی کس کتنے اخراجات لئے جاتے ہیں؟

(ب) فیس میں اضافہ کا کیا طریق کار ہےاور یہ اضافہ کون سا ادارہ کرتا ہے؟

(ج) صادق پبلک سکول کے کتنےاور کون کون سے اثاثہ جات ہیں اور ان سے سکول کو کتنی آمدنی ہے نیز سکول کے کتنے بنک اکاؤنٹس کس کس بنک میں ہیں، ان میں اس وقت کتنی رقم موجود ہےاور اس سے سکول کو سالانہ کتنی آمدنی ہوتی ہے،یعنی کتناinterestوصول ہوتا ہے؟

وزیر سکولزایجوکیشن (رانامشہود احمد خان):

(الف) سکول کی ماہانہ فیس مندرجہ ذیل ہے۔

	ڈے طلبا کے لئے	بورڈز طلبا کے لئے
کلاس اوّل سے پنجم	8490/-روپے	18250/-روپے
کلاس ششم سے ہشتم	8660/-روپے	20000/-روپے
کلاس نویں سے بارہویں	9810/-روپے	23370/-روپے
O levelکیمبرج	11160/-روپے	23720/-روپے
A levelکیمبرج	24560/-روپے	37120/-روپے

(ب) سکول کی فیس میں اضافہ ایگزیکٹو کمیٹی کرتی ہے جس کے چیئرمین جی او سی35ڈویژن ہیں دیگر ممبران میں شامل کمشنر بہاولپور اور دو ممبرز ہیں جبکہ پرنسپل صادق پبلک سکول ان کے سیکرٹری ہیں۔فیس میں اضافہ کی منظوری بورڈ آف گورنرز سے لی جاتی ہے۔

(ج) سکول کے اثاثہ جات260ایکڑ زرعی زمین ہے اس کے علاوہ190ایکڑ پر سکول محیط ہے۔ زرعی زمین کی آمدن تقریباً17ملین سالانہ ہے۔سکول کا اکاؤنٹ بنک آف پنجاب میں ہے جبکہ کرنٹ اکاؤنٹ ایم سی بی میں ہے۔31۔دسمبر2013کو رقم20ملین اور10ملین

بالترتیب تھی۔ پنجاب حکومت کی طرف سے سکول کو سالانہ 20 ملین گرانٹ ملتی ہے۔ سکول کے سالانہ اخراجات کا بجٹ 340 ملین ہے۔ 80 فیصد بچوں کی فیسوں سے پورا کیا جاتا ہے جبکہ 20 فیصد ذرائع سے پورا کرتا ہے جس میں زرعی آمدنی اور بنک انٹرسٹ تقریباً چھ ملین سالانہ شامل ہوتا ہے۔

لاہور کے ہائی سکولوں میں گریڈ 19 کے تعینات ہیڈ ماسٹرز کے خلاف انکوائریوں کی تفصیلات

*2939: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں واقع ایسے ہائی سکولوں کے ہیڈ ماسٹرز کے نام بتائیں، جن کا سکیل گریڈ 19 ہے؟

(ب) ان میں سے کس کس ہیڈ ماسٹر کے خلاف اس وقت کس کس بناء پر محکمانہ قانونی کارروائی ہو رہی ہے، ان کے نام اور جگہ تعیناتی کی تفصیل بتائیں؟

(ج) ان میں سے کس کس ہیڈ ماسٹر کی ترقی انکوائری ہونے کی بناء پر رکی ہوئی ہے؟

(د) ان میں سے ایسے ہیڈ ماسٹر صاحبان کے نام اور جگہ تعیناتی بتائیں جو بطور ڈی ای او یا ڈپٹی ڈی ای او فرائض سرانجام دے چکے ہیں؟

(ہ) کیا ان ہیڈ ماسٹر کی کارکردگی سے حکومت مطمئن ہے اگر نہیں تو پھر ان کو حکومت ریٹائر کیوں نہیں کرتی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع لاہور کے ہائی سکولوں میں گریڈ 19 کے ہیڈ ماسٹرز کی تعداد 35 ہے جن کی تفصیل ضمیمہ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) کسی بھی ہیڈ ماسٹر کے خلاف کوئی محکمانہ کارروائی نہیں ہے۔

(ج) ان میں سے کسی بھی ہیڈ ماسٹر کی ترقی انکوائری کی وجہ سے رُکی ہوئی نہ ہے۔

(د) ضلع لاہور میں درج ذیل ہیڈ ماسٹر بطور ڈی ای او اور ڈپٹی ڈی ای او کام کر چکے ہیں۔

1۔ میاں مقصود احمد صاحب سینئر ہیڈ ماسٹر۔

گورنمنٹ مسلم ماڈل ہائی سکول اردو بازار لاہور بطور (ڈی ای او (ایم) (ایس ای) لاہور کینٹ۔

2۔چودھری محمد امین سینئر ہیڈ ماسٹر۔

گورنمنٹ اقبال ہائی سکول گڑھی شاہو لاہور بطور ڈی ای او (ایم) لاہور کینٹ اور (ڈی ای او (ایم) (ایس ای) لاہور کینٹ کام کر چکے ہیں۔

3۔ڈاکٹر اعجاز محمود سینئر ہیڈ ماسٹر۔

گورنمنٹ گلبرگ ہائی سکول لاہور کینٹ۔ بطور (ڈی ای او (ایم) (ای ای) لاہور سٹی کام کر چکے ہیں۔

4۔غلام مجاہد سینئر ہیڈ ماسٹر۔

گورنمنٹ ہائی سکول باؤلی کیمپ لاہور بطور (ڈپٹی ڈی ای او (ایم) ای ای)

علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں کام کر چکے ہیں۔

(ہ) محکمہ ان ہیڈ ماسٹرز کی کارکردگی سے مطمئن ہے۔

لاہور: بوائز ہائی سکولوں میں زیر تعلیم بچوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2940: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں بوائز ہائی سکولوں کے نام، جگہ اور ان میں زیر تعلیم بچوں کی تعداد بتائیں؟

(ب) ان سکولوں کو سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران کتنی رقم سال وار فراہم کی گئی تفصیل سکول وار بتائیں؟

(ج) ان سکولوں میں کون کون سی missing facilities ہیں؟

(د) ان سکولوں کے ہیڈ ماسٹرز صاحبان کے نام، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور تجربہ کی تفصیل بتائیں؟

(ہ) ان سکولوں کے مذکورہ بالا دو سالوں کے نتائج کی تفصیل سال وار بتائیں؟

(و) کس کس سکول کا نتیجہ حکومت کے مقررہ معیار سے کم اور اس کے ہیڈ ماسٹر کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع لاہور میں کل 160 بوائز ہائی سکول ہیں ان کے نام جگہ اور ان میں زیر تعلیم بچوں کی تعداد کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان سکولوں کو سال 12۔2011 میں 5,20,000 اور 13۔2012 میں 88,00,000 رقم فراہم کی گئی سکول وار تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان سکولوں میں تمام بنیادی سہولتیں missing facilities یعنی کہ پینے کا پانی، چار دیواری لیٹرین وغیرہ میسر ہیں اور کوئی missing facilities نہ ہیں۔

(د) ان سکولوں کے ہیڈ ماسٹر صاحبان کے نام گریڈ تعلیمی قابلیت اور تجربہ کی تفصیل Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ان سکولوں کے دو سالوں کے نتائج کی تفصیل سال وار Annex-D ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) ضلع لاہور میں کسی بھی بوائز ہائی سکول کا نتیجہ سال 13-2012 میں حکومت کے مقرر کردہ معیار سے کم نہ ہے۔

ضلع اوکاڑہ: گورنمنٹ پرائمری سکول پوران میں اساتذہ کی کمی و دیگر تفصیلات

*3186: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب پرائمری سکولوں کی بہتری پر خصوصی توجہ دے رہی ہے اور 100 فیصد حاضری کو یقینی بنانے پر زور دیا جا رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گورنمنٹ پرائمری سکول پوران مرکز بصیر پور تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ جو کہ 1924 سے قائم شدہ ہے اور طلباء کی تعداد 206 اور اساتذہ کی منظور شدہ تعداد پانچ ہونے کے باوجود صرف ایک استاد جو کہ مرکزی انچارج بھی ہے، پر چل رہا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ گورنمنٹ پرائمری سکول نمبر 4 بصیر پور میں طلباء کی تعداد 192 ہونے کے باوجود آٹھ اساتذہ کرام کے ساتھ چل رہا ہے اگر ہاں تو اس تفاوت کی وجہ کیا ہے اور حکومت کب تک اس تفاوت کو دور کرنے پر تیار ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مجاز افسران محکمہ تعلیم گورنمنٹ پرائمری سکول پوران ضلع اوکاڑہ کو چلانے کے لئے -/2500 روپے ماہوار پر وزیٹر ٹیچر کی فراہمی پر اصرار کر رہے ہیں، اس کی وجہ کیا ہے اور حکومت ذمہ داران کے خلاف کیا کارروائی کرنے کو تیار ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے۔کہ حکومت پنجاب پرائمری سکولوں کی بہتری پر خصوصی توجہ دے رہی ہے اور 100 فیصد حاضری کو یقینی بنانے پر زور دے رہی ہے۔

(ب) درست ہے کہ سکول ہذا میں طلباء کی تعداد 206 ہے۔تاہم سنگل ٹیچر ہونے کی وجہ سے پہلے ایک عارضی ٹیچر کا انتظام کیا گیا تھا۔اب دو نئے ٹیچرز کا تقرر سکول ہذا میں کر دیا گیا ہے۔

(ج) گورنمنٹ پرائمری سکول نمبر 4 میں سے ایک ٹیچر rationalization کے تحت گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول بصیر پور میں بھیج دیا گیا ہے۔

(د) درست نہ ہے۔ مجاز افسران محکمہ تعلیم کی جانب سے گورنمنٹ پرائمری سکول پوران ضلع اوکاڑہ میں عرصہ چھ ماہ قبل سنگل ٹیچر ہونے کی بناء پر اور تبادلوں پر پابندی کی وجہ سے عارضی ٹیچر کا بندوبست کیا گیا تھا۔اب نئی بھرتی میں دو نئے ٹیچرز کی سکول ہذا میں تقرری کر دی گئی ہے۔

ضلع سیالکوٹ: سکولوں کی زیر تعمیر عمارات کی تفصیلات

*3190: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی-130 ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں کتنے ایسے گرلز پرائمری / مڈل / ہائی سکولز ہیں جن کی بلڈنگز زیر تعمیر ہیں اور کتنے عرصہ سے زیر تعمیر ہیں، ان کی تعمیرات کیوں مکمل نہیں کی جا رہی ہیں؟

(ب) ان عمارات کی تعمیر کب تک مکمل کر کے محکمہ تعلیم کے سپرد کر کے کلاسز شروع کی جائیں گی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) حلقہ پی پی-130 ڈسکہ ضلع سیالکوٹ مندرجہ ذیل سکولوں کی عمارات زیر تعمیر ہیں دس گرلز پرائمری، دو بوائز پرائمری سکول پانچ گرلز مڈل سکول، ایک بوائز مڈل سکول اور ایک گرلز ہائی سکول ہے۔ تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مندرجہ بالا تفصیل میں سے چودہ ایسے سکولز ہیں جن کی عمارات عرصہ چار سال سے زیر تعمیر ہیں اور گورنمنٹ کی طرف سے فنڈز مہیا نہ ہونے کی وجہ سے ان کی تعمیر مکمل نہ ہو سکی فنڈز کی فراہمی کی صورت میں ان کی تعمیر مکمل ہو جائے گی۔

(ب) فنڈز کی فراہمی کے لئے لیٹر نمبر Dev/6701 مورخہ 28.11.2013 بجانب ڈسٹرکٹ کوآرڈنیشن آفیسر سیالکوٹ ارسال کیا جا چکا ہے جس کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جونہی گورنمنٹ کی طرف سے فنڈز مہیا کئے جائیں گے ان کی تعمیر مکمل ہو جائے گی اور ان میں سے جو سکول اپ گریڈ ہوئے ہیں وہاں پر کلاسز کا اجراء کر دیا جائے گا۔

ضلع اوکاڑہ: پرائمری سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3203: میاں خرم جہانگیر وٹو: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں پرائمری سکولز بوائز و گرلز کتنے ہیں؟

(ب) تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کے تمام پرائمری سکولز میں اساتذہ کی کل تعداد سکول وار اور کیڈر وار نام و عہدہ کے ساتھ بتائی جائے؟

(ج) تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کے ہر پرائمری سکول میں اساتذہ کی خالی اسامیوں کی تعداد کتنی ہے؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پرائمری سکولز میں اساتذہ کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں کل 544 سکولز ہیں جن میں سے بوائز پرائمری سکولز کی تعداد 273 اور گرلز پرائمری سکولز کی تعداد 271 ہے۔

(ب) تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں پرائمری سکول میں کل اساتذہ کی تعداد 1511 ہے۔ سکول وار کیڈر وار نام و عہدہ کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کے گرلز پرائمری سکولز میں کوئی اسامی خالی نہ ہے اور بوائز پرائمری سکولز میں 45 اسامیاں خالی ہیں۔

(د) خالی اسامیاں آئندہ ریکروٹمنٹ میں پُر کر دی جائیں گی۔

ضلع اوکاڑہ: پرائمری سکولوں میں مسنگ فیسلیٹز کی فراہمی کی تفصیلات

*3206: میاں خرم جہانگیر وٹو: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کے تمام پرائمری سکولز بوائز و گرلز بنیادی سہولتوں سے محروم ہیں؟

(ب) تحصیل دیپالپور بالخصوص پی پی۔193 میں کتنے پرائمری سکولوں کے لئے missing facilities کی مد میں مالی سال 13-2012 اور 14-2013 میں کتنا فنڈز مختص کیا گیا اور کتنا خرچ ہوا، تفصیل سکول وار بتائی جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست نہ ہے۔

(ب) 13-2012 پی پی۔193 میں چھ سکولوں میں 14.904 ملین روپے اور 14-2013 میں پندرہ سکولوں میں اب تک 22.281 ملین روپے خرچ ہوئے ہیں۔ تفصیل سکول وار (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع سرگودھا: چک نمبر 189 شمالی میں پرائمری سکول کے قیام کی تفصیلات

*3214: چوہدری فیصل فاروق چیمہ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک 189 شمالی تحصیل و ضلع سرگودھا میں پرائمری سکول ابھی تک موجود نہ ہے؟

(ب) کیا حکومت اس گاؤں میں پرائمری سکول کے قیام کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست نہ ہے۔ چک نمبر 189 شمالی تحصیل و ضلع سرگودھا میں گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول موجود ہے جو کہ کام کر رہا ہے جبکہ چک 189 شمالی کے اندر ہی گورنمنٹ بوائز ہائی سکول کولووال بھی چل رہا ہے۔

(ب) جواب جز (الف) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

ضلع سرگودھا:اپ گریڈ کیے گئے سکولوں کی تفصیلات

*3221:چودھری فیصل فاروق چیمہ:کیاوزیر سکولزایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع سرگودھا کے کون کون سے پرائمری، مڈل، ہائی سکول(بوائز/گرلز) پچھلے دس سال کے دوران اپ گریڈ کیے گئے ہیں؟

(ب) ان میں سے کون کون سے سکول مکمل ہو چکے ہیں اور کون کون سے سکول ابھی بھی نامکمل ہیں؟

(ج) کیا ان نامکمل رہ جانے والے سکولوں کے ٹھیکیداران اور ذمہ دار افسران کے خلاف محکمہ کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر سکولزایجوکیشن(رانامشہوداحمدخان):

(الف) ضلع سرگودھا میں پچھلے دس سال میں کل 224 سکولوں کو اپ گریڈ کیا گیا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

سکول لیول	بوائز	گرلز	میزان
پرائمری	53	51	104
مڈل	20	82	102
ہائی	10	08	18
ٹوٹل	83	141	224

(ب) پرائمری سے مڈل تک اپ گریڈ ہونے والے تمام سکولز مکمل ہو چکے ہیں تاہم مڈل سے ہائی اور ہائی سے ہائر سیکنڈری تک اپ گریڈ ہونے والے سکولوں میں سے اب تک جو مکمل ہو چکے ہیں اور جو نامکمل ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سکول لیول	بوائز			بوائز		
	مکمل	نامکمل	ٹوٹل	مکمل	نامکمل	ٹوٹل
مڈل سے ہائی	17	03	20	77	05	82
ہائی سے سیکنڈری	09	01	10	07	01	08

(ج) نامکمل سکولوں کا کام جاری ہے۔سال 2014-15 تک مکمل ہو جائے گا۔

ضلع اوکاڑہ:گورنمنٹ پرائمری سکول پوران کے کمروں کی خستہ حالی و دیگر تفصیلات

*3238:چودھری افتخار حسین چھچھر:کیاوزیر سکولزایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ پرائمری سکول پوران تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کے کمرے خستہ حال اور دیوار ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے نیز اس کا گیٹ بھی موجود نہ ہے؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ سکول کے کمروں کی خصوصی مرمت، ٹوٹی ہوئی دیوار کی تعمیر نو اور گیٹ کی فراہمی کے لئے تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے۔

(ب) حکومتِ پنجاب نے حال ہی میں سکول ہذا کے لئے 1,60,148 روپے فراہم کئے ہیں جس کی مدد سے سکول میں نئے گیٹ کی تنصیب، چار دیواری اور کمرہ جات کی مرمت کا کام جلد شروع کروا دیا جائے گا۔

ملتان: (بوائز و گرلز) سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3241: جناب شوکت حیات خان بوسن: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

پی پی۔200 ملتان میں اس وقت لڑکوں اور لڑکیوں کے کتنے پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولز ہیں، تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

پی پی۔200 ملتان میں گورنمنٹ گرلز و بوائز سکولوں کی تعداد 140 ہے تفصیل درج ذیل ہے۔

سکول لیول	تعداد سکول		میزان
	بوائز	گرلز	
پرائمری	57	43	100
کیمونٹی ماڈل	03	0	03
مڈل	11	12	23
ہائی	07	04	11
ہائر سیکنڈری	02	01	03
ٹوٹل تعداد	80	60	140

ضلع لاہور: سٹی الاؤنس دینے کی تفصیلات

*3289: محترمہ نگہت شیخ: کیاوزیر سکولزایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور میں قائم بوائز و گرلز ہائی سکولز میں تعینات اساتذہ کو کب سے Big City Allowance دیا جارہا ہے؟

(ب) ضلع لاہور میں کتنے ایسے بوائز اور گرلز سکولز ہیں، جہاں پر اساتذہ کو Big City Allowance نہیں دیا جارہا، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر سکولزایجوکیشن (رانامشہود احمد خان):

(الف) ضلع لاہور میں ایسے بوائزاور گرلز ہائی سکول جو کہ میونسپل کارپوریشن کی حدود میں واقع ہیں ان میں تعینات اساتذہ کو 1974 سے Big City Allowance دیا جارہا ہے۔

(ب) ضلع لاہور میں 336 بوائز اور 278 گرلز سکولز ایسے ہیں جو کہ میونسپل کارپوریشن کی حدود سے باہر rural area میں واقع ہیں ان میں کام کرنے والے اساتذہ کو Big City Allowance نہیں دیا جارہا ہے۔لسٹ Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی طرف سے تعلیم کے فروغ کے لئے اٹھائے گئے اقدامات و دیگر تفصیلات

*3338: محترمہ راحیلہ انور: کیاوزیر سکولزایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن تعلیم کے فروغ کے لئے کیااقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ب) پچھلے پانچ سالوں کے دوران فاؤنڈیشن نے تعلیم کے فروغ کے لئے کیااہداف طے کئے تھے اوران اہداف کو کہاں تک حاصل کیا گیا ہے؟

(ج) مالی سال 14-2013 کے لئے تعلیم کے فروغ کے لئے فاؤنڈیشن نے کیااہداف طے کئے ہیں، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(د) پچھلے پانچ سالوں بشمول مالی سال 14-2013 کے لئے فاؤنڈیشن کا ڈویلپمنٹ و نان ڈویلپمنٹ بجٹ کتنا رکھا گیا تھا؟

(ہ) چیئرمین پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی تعیناتی کن قواعد و ضوابط پر کی گئی ان کو ماہانہ کتنی مراعات دی جاتی ہیں اور یہ تعیناتی کتنا عرصہ کے لئے عمل میں لائی گئی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن 1991 میں پنجاب اسمبلی کے ایک ایکٹ کے تحت قائم ہوئی اور بعد ازاں اُس کی 2004 کے ایکٹ کے تحت ایک خود مختار ادارہ کے طور پر تنظیم نو کی گئی۔ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کا منظور شدہ وژن یہ ہے۔"پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے توسط سے کوالٹی ایجوکیشن کا فروغ، نجی شعبہ کی کوششوں کی ٹیکنیکل اور مالی معاونت کے ذریعے حوصلہ افزائی اور تقویت، نئے طریق کار کو تخلیق کرکے غریب افراد کو مناسب نرخوں پر تعلیمی مواقع کی فراہمی"اس ادارے کا 2004 کے ایکٹ کے مطابق مینڈیٹ یہ ہے:

1: تعلیمی اداروں اور اس نوعیت کے دیگر منصوبوں کے قیام، توسیع، بہتری اور چلانے کے لئے مالی معاونت کی فراہمی۔

2: تعلیمی اداروں، اساتذہ وطالبعلموں کو ترغیبات دینا۔

3: تعلیم سے متعلق پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کی ترقی

4: تعلیمی اداروں کو تکنیکی مشاورت کی فراہمی تاکہ وہ پالیسی منصوبوں اور پروگراموں کی فعالیت کے ساتھ ساتھ انہیں مزید توسیع دے سکیں۔

5: نجی تعلیمی اداروں کی تعلیمی سٹینڈرڈ کے مطابق درجہ بندی پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن، کوالٹی ایشورنس ٹیسٹ کے ذریعے اعلیٰ تعلیمی معیارات کے حصول کے لئے سرگرم عمل ہے۔ یہ ٹیسٹ ہر سال منعقد ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں یہ بات اہم ہے کہ یہ امتحان، جو سکول کے تعلیمی معیار کو جانچنے کا اہم ذریعہ ہے، تھرڈ پارٹی کے ذریعے منعقد کیا جاتا ہے۔ اس امتحان میں دو مسلسل ناکامیوں کی صورت میں پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن سے تعلیمی پارٹنرشپ ختم ہو جاتی ہے۔ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن میں تمام معاملات میں مکمل شفافیت کو یقینی بنانے کے لئے تمام امور اوپن اشتہار کے ذریعے مشتہر کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح تمام متعلقین کو انفارمیشن تک مکمل رسائی کی سہولت بھی دی گئی ہے۔ مزید برآں بین الاقوامی شہرت کی حامل فرموں مثلاً Ernst and Young Ford Rhodes کے ذریعے پرفارمنس آڈٹ اور Gap Analysis بھی کیا جاتا ہے تاکہ بہتری کے متقاضی شعبہ جات میں مزید نکھار آئے۔ یہ بات انتہائی اہم ہے کہ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن میں میرٹ کی بالادستی کو یقینی بنایا گیا ہے اور اس مقصد کے لئے اہم اقدامات مثلاً کوالٹی ایشورنس ٹیسٹ کو آؤٹ سورس کیا جاتا ہے۔ فیلڈ کے مسلسل دوروں کے ذریعے مانیٹرنگ اور تجزیہ نگاری پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی آپریشنل اقدامات کا ایک اور طرہ امتیاز ہے۔ اسی طرح پالیسیوں کی اندرونی تجزیہ نگاری کے ساتھ ساتھ ان پر عملدرآمد کی صورتحال سے بھی آگاہی حاصل ہوتی ہے جبکہ دوسری جانب بیرونی تجزیہ جات سے بھی پروگراموں کو بہتر بنانے میں مدد ملتی ہے۔

(ب) ری سٹرکچرنگ کے بعد پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن نے چار بڑے پروگرام لانچ کئے ہیں۔ ان پروگراموں کی تفصیل درج ذیل ہے:

فاؤنڈیشن ایسسٹڈ سکولز پروگرام

اس پروگرام کے ذریعے چھوٹے درجے کے نجی سکولوں کی معاونت کی جاتی ہے۔یہ پروگرام 2005 میں لانچ کیا گیا تھا اور اس وقت اس پروگرام میں زیر تعلیم طالبعلموں کی کل تعداد 1.2 ملین ہے۔2005 میں اس پروگرام سے منسلک طالبعلموں کی تعداد 0.111 ملین تھی اور نو سالوں کے دوران اس میں 38 فیصد اضافہ ہوا ہے۔اس وقت اس پروگرام کے ساتھ 2125 سکول منسلک ہیں جبکہ 2005 میں ان کی تعداد 54 تھی۔اس طرح اس دورانیہ میں اس پروگرام میں بڑھوتری 900 فیصد ہوئی ہے۔

نیو سکول پروگرام

اس پروگرام کے ذریعے دور دراز ایسے علاقوں جہاں پر نجی سکول نہیں ہیں یا بہت کم ہیں، وہاں پر تعلیم سے محروم بچوں کو مفت تعلیمی سہولیات مہیا کی جاتی ہیں۔یہ پروگرام 2007 میں شروع ہوا۔ابتدا میں سکولوں کی تعداد 45 اور طالبعلموں کی تعداد 1340 تھی۔اس پروگرام میں پارٹنر سکولوں کی تعداد میں آٹھ گنا اضافہ ہوا ہے جو 45 سے بڑھ کر 419 ہو چکے ہیں۔اسی طرح طالبعلموں کی تعداد نو گنا بڑھی ہے جو 1340 سے بڑھ کر 67258 ہو چکی ہے۔

ایجوکیشن واؤچر سکیم

اس پروگرام کے ذریعے پسماندہ اور غریب علاقوں میں چھ تا سولہ سال عمر کے مستحق بچوں کی تعلیمی معاونت کی جاتی ہے۔یہ پروگرام 2006 میں شروع ہوا اور وقت کے ساتھ ساتھ اس میں پارٹنر سکولوں اور طالبعلموں کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔2006 میں پارٹنر سکولوں کی تعداد گیارہ تھی جبکہ طالبعلموں کی تعداد ایک ہزار تھی۔اب پارٹنر سکولوں کی تعداد بڑھ کر 812 ہو چکی ہے۔اس طرح ان میں 72 گنا سے زیادہ اضافہ ہوا ہے جبکہ طالبعلموں کی تعداد بڑھ کر 160131 ہو گئی ہے۔اس طرح یہ اضافہ 159 گنا ہے۔

کانٹی نیوس پروفیشنل ڈویلپمنٹ پروگرام

یہ پروگرام چھوٹے درجے کے پرائیویٹ سکولوں کے اساتذہ اور سکول انتظامیہ کی استعداد کار میں بہتری لانے کی غرض سے شروع کیا گیا ہے۔اس پروگرام کے ذریعے اب تک پانچ ہزار مختلف ٹریننگز کے ذریعے ڈیڑھ لاکھ سے زائد اساتذہ اور سکول انتظامیہ کے دیگر افراد کی کیپیسٹی بلڈنگ کی گئی ہے۔اس پروگرام کے ذریعے چھوٹے درجے کے نجی سکولوں کی مجموعی تعلیمی حالت بہتر بنانے میں نمایاں مدد ملی ہے۔اسی طرح تربیتی مواقع کے اثرات جانچنے کے لئے مربوط طریق کار بھی وضع کیا گیا ہے۔

(ج) مالی سال 14-2013 کے دوران فروغ تعلیم کے لئے پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے اہداف کی تفصیل درج ذیل ہے۔ فاؤنڈیشن ایسسٹڈ سکول۔200 سکولز نیو سکول پروگرام 125 سکولز ایجوکیشن واؤچر سکیم۔چار منتخب اضلاع فیصل آباد، مظفر گڑھ، ڈیرہ غازی خان اور راجن پور میں مستحق بچوں میں 50 ہزار تعلیمی واؤچرز کی تقسیم

(د) پچھلے پانچ سالوں بشمول مالی سال 2013-14 کے لئے پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے ترقیاتی وغیر ترقیاتی بجٹ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

FY 2008-09 (Rs. 3,000 millions) "
FY 2009-10 (Rs. 4,000 millions) "
FY 2010-11 (Rs. 4,500 millions) "
FY 2011-12 (Rs. 6,000 millions) "
FY 2012-13 (Rs. 6,500 millions) "
FY 2013-14 (Rs. 7,500 millions) "

(ہ) چیئرمین پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کو فاؤنڈیشن کا بورڈ آف ڈائریکٹرز منتخب کرتا ہے۔ چیئرمین پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کو بورڈ آف ڈائریکٹرز کے اراکین غیر سرکاری ممبران میں سے اکثریتی ووٹ سے منتخب کرتے ہیں۔چیئرمین کا انتخاب پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن ایکٹ 2004 کی شق 5 کی جزوی شق 3 کے تحت کیا جاتا ہے۔پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کا چیئرمین اعزازی طور پر اپنی خدمات سر انجام دیتا ہے تاہم انہیں سرکاری فرائض کی بجاآوری کے لئے 1300 سی سی کار مع ڈرائیور اور ماہانہ 400 لیٹر پٹرول کی سہولت میسر ہے۔ یہ تمام سہولیات بورڈ آف ڈائریکٹرز کی منظوری سے فراہم کی جاتی ہیں۔چیئرمین پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کو تین سال کے لئے منتخب کیا جاتا ہے۔

ضلع راولپنڈی: گورنمنٹ مڈل سکول درکالی شیر شاہی کی زمین پر قبضہ ودیگر تفصیلات

*3341: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ مڈل سکول درکالی شیر شاہی تحصیل کلر سیداں ضلع راولپنڈی کل کتنی زمین پر مشتمل ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پچھلے دور حکومت میں اس سکول کی زمین کی از سر نو پیمائش عمل میں لائی گئی تھی اگر ایسا ہے تو کیا یہ درست ہے کہ از سر نو پیمائش کے نتیجہ میں سکول کی کل زمین میں کمی واقع ہوئی ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مندرجہ بالا سکول کی زمین پر از سر نو پیمائش کے نام پر ناجائز قبضہ کر لیا گیا ہے اس ضمن میں حکومت کوئی ایسے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے کہ اصل زمین سکول کے نام واپس ٹرانسفر ہو سکے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گورنمنٹ مڈل سکول درکالی شیر شاہی تحصیل کلر سیداں ضلع راولپنڈی کا کل رقبہ 9 کنال 16 مرلے ہے۔

(ب) درست نہ ہے کہ نشاندہی کے نام پر قبضہ کی کوئی مصدقہ رپورٹ ملی ہے۔

(ج) قبضہ کے ابہام کو دور کرنے کے لئے متعلقہ اے سی تحصیل کلر سیداں کو ہیڈ ماسٹر GES درکالی شیر شاہی اور سکول کونسل نے مورخہ 21.04.14,29.09.14,06.02.15 اور ڈپٹی ڈی ای او (مردانہ) تحصیل کلر سیداں لیٹر نمبر 1423 مورخہ 03.03.15 کے تحت گزارش کی کہ مذکورہ سکول کی جگہ کی نشاندہی کی جائے جیسے ہی زمین کی نشاندہی متعلقہ محکمہ ریونیو فراہم کرے گا تو مزید کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

فیصل آباد میں سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3350: محترمہ عفت معراج اعوان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی۔53 فیصل آباد میں کتنے بوائز اور گرلز سکول ہیں، ان کی تعداد بتائی جائے؟

(ب) مذکورہ حلقہ میں کتنے بوائز اور گرلز ہائر سیکنڈری سکول اور ڈگری کالجز کام کر رہے ہیں، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) حلقہ میں کتنے ووکیشنل انسٹیٹیوٹ بنائے گئے ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) حلقہ پی پی۔53 فیصل آباد میں بوائز سکولز کی تعداد 78 ہے جبکہ گرلز سکولز کی تعداد 76 ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے:

گرلز پرائمری سکولز	=	46
گرلز ایلیمنٹری سکولز	=	17
گرلز ہائی سکولز	=	10
گرلز ہائر سیکنڈری سکولز	=	03
بوائز پرائمری سکولز	=	56
بوائز ایلیمنٹری سکولز	=	10
بوائز ہائی سکولز	=	11
بوائز ہائر سیکنڈری سکولز	=	01

(ب) مذکورہ حلقہ میں بوائز ہائر سیکنڈری سکولز کی تعداد 10 ہے اور گرلز ہائر سیکنڈری سکولز کی تعداد تین ہے اور ایک گرلز ڈگری کالج کام کر رہا ہے۔

(ج) مذکورہ حلقہ میں ایک ووکیشنل انسٹیٹیوٹ بنایا گیا ہے۔

ضلع ننکانہ صاحب: تحصیل شاہ کوٹ میں قائم سکولز اور اساتذہ کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3365: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل شاہ کوٹ ضلع ننکانہ صاحب میں کل کتنے گرلز / بوائز، پرائمری، مڈل، ہائی سکول ہیں؟

(ب) ان سکولوں میں کل کتنے ٹیچرز ریگولر اور کتنے کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں؟

(ج) پنجاب گورنمنٹ نوٹیفکیشن نمبر ڈی ایس (او اینڈ ایم)(ایس اینڈ جی اے ڈی) 2013/3۔5 مورخہ 19۔ اگست 2013 کے مطابق کتنے ٹیچرز کو کون سی تاریخ کو ریگولر کیا گیا، ان کے نام مع سکیل تفصیل بتائیں؟

(د) مذکورہ ٹیچرز کون سے سکولوں میں تعینات ہیں، سکولوں کی تفصیل سے بھی آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) تحصیل شاہ کوٹ ضلع ننکانہ صاحب میں کل 107 سکول ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

سکول لیول	بوائز	گرلز	تعداد
ہائی	16	10	26
مڈل	11	21	32
پرائمری	20	29	49
ٹوٹل	47	60	107

(ب) ان سکولوں میں کل 1356 ٹیچرز کام کر رہے ہیں ان میں سے 1235 ٹیچرز ریگولر ہیں اور 121 ٹیچرز کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں۔

(ج) پنجاب گورنمنٹ نوٹیفکیشن نمبر ڈی ایس (او اینڈ ایم)(ایس اینڈ جی اے ڈی) 2013/5۔3 مورخہ 19۔ اگست 2013 کی روشنی میں 12-2011 کی کنٹریکٹ پالیسی کے تحت بھرتی ہونے والے 46686 کنٹریکٹ ٹیچرز کو ریگولر کرنے کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب کو ایک سمری بھیجی گئی جس کی منظوری کے بعد ان کنٹریکٹ ٹیچرز کو ریگولر کرنے کے لئے محکمہ خزانہ کو کیس بھیجا گیا۔ محکمہ خزانہ کی طرف سے کیس منظور ہو گیا ہے اور مورخہ 07.08.2015 کو

سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے46686 کنٹریکٹ ٹیچرز کو ریگولر کرنے کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا ہے۔

(د) سکولوں میں تعینات ٹیچرز کی لسٹAnnex-Aایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع منڈی بہاؤالدین کے سکولوں کو جاری گرانٹ کی تفصیل

*3377: سید محمد محفوظ مشہدی: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال12-2011 اور13-2012 میں ضلع منڈی بہاؤالدین کے سکولز کے لئے کتنی گرانٹ حکومت پنجاب نے دی؟

(ب) اس گرانٹ کو کن مدات میں خرچ کیا گیا اور کس کس سکول کو فائدہ پہنچا، تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان گرانٹس کو غلط استعمال کیا گیا اور اس پر انکوائری ہو رہی ہے اگر انکوائری ہو رہی ہے تو کس مرحلہ میں ہے اور کب سے انکوائری ہو رہی ہے؟

(د) اگر گرانٹ غلط استعمال ہوئی تو کیا اس کے ذمہ داروں کے خلاف حکومت کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) سال12-2011 میں ایس ایم سی کی مد میں56.59 ملین کی گرانٹ دی گئی اور 13-2012 میں دی گئی گرانٹ مبلغ17.5 ملین تھی۔

(ب) اس رقم کو سائنس سامان اور فرنیچر کی خریداری کے لئے خرچ کیا گیا اور جن سکولوں کو فائدہ پہنچا ان سکولوں کی لسٹ(Annex-A)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) درست ہے17.5 ملین کی گرانٹ سکول کونسلز کی منظوری کے بعد فرنیچر اور سائنس سامان کے لئے استعمال ہوئی لیکن غلط ریٹس کی وجہ سے اس گرانٹ کا غلط استعمال ثابت ہوا کیونکہ بانسبت مارکیٹ ریٹس زیادہ تھے جس کے نتیجہ میں ذمہ داران کے خلاف ایف آئی آر درج ہو چکی ہے۔ کاپی(Annex-B)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور کیس انٹی کرپشن کورٹ گوجرانوالہ میںunder trialہے۔ البتہ اس گرانٹ کو جس مقصد یعنی خریداری سائنس سامان اور فرنیچر کے لئے استعمال کیا گیا وہ درست ہے۔

انکوائری مورخہ 18.09.2012 کو شروع ہوئی تھی اب فائنل ہو چکی ہے جن ذمہ داران کے خلاف ایف آئی آر کا اندراج ہو چکا ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ طارق حمید راٹھور سابق EDO(Edu)
2۔ ملک عمیر ٹھیکیدار
3۔ ملک اظہار الحق ٹھیکیدار
4۔ محمد عنایت رانجھا سابقہ DAO منڈی بہاؤالدین
5۔ مسعود اختر تارڑ اسسٹنٹ اکاؤنٹ آفیسر منڈی بہاؤالدین
6۔ مظہر تارڑ Auditor ڈسٹرکٹ اکاؤنٹ آفس منڈی بہاؤالدین

صرف 13-2012 کی گرانٹ بوجہ ریٹس غلط استعمال ہوئی اور سال 12-2011 کی گرانٹ 56.59 ملین درست استعمال کی گئی۔

(د) اینٹی کرپشن کورٹ کے فیصلہ کے مطابق ذمہ داران کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

پی پی-222 ساہیوال کے سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3396: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی-222 ضلع ساہیوال میں بوائز / گرلز کے کتنے پرائمری، مڈل اور ہائی سکولز ہیں اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) مذکورہ بالا میں کون کون سے سکولز کو 2010 سے اب تک اپ گریڈ کیا ہے تفصیل الگ الگ سکول وار فراہم کریں؟

(ج) درج بالا سکولز میں کتنے سکولز کی اپنی عمارات نہ ہیں یا خستہ حال ہیں؟

(د) ان سکولز میں کون کون سے بجلی، چار دیواری، پینے کے پانی، واش رومز اور مناسب فرنیچر سے محروم ہیں سکول وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ہ) حکومت کب تک ان سکولز کے مذکورہ مسائل حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے معزز ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) حلقہ پی پی-222 ضلع ساہیوال میں پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں کی تعداد 140 ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

بوائز ہائی سکول	گرلز ہائی سکول	بوائز مڈل سکول	گرلز مڈل سکول	بوائز پرائمری سکول	گرلز پرائمری سکول
20	06	12	20	53	29

سکول وار لسٹ (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ بالا سکولوں میں 2010 سے اب تک اپ گریڈ ہونے والے سکولوں کی تعداد درج ذیل ہے:

بوائز مڈل سے ہائی لیول	بوائز پرائمری سے مڈل لیول
01	04

(Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان تمام سکولوں کی عمارات اپنی ہیں۔ درج بالا سکولوں میں سے صرف گورنمنٹ ہائی سکول ٹھٹھہ بہادر سنگھ کے تین کمرے خستہ حال ہیں۔

(د) ان سکولوں میں بجلی، چار دیواری، پینے کے پانی، واش رومز اور فرنیچر کی سکول وار تفصیل (Annex-C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) پی پی-222 کے 95 ہائی، مڈل اور پرائمری (بوائز/گرلز) سکولوں میں SMC اکاؤنٹ کے ذریعے سال 14-2013 میں درج ذیل سہولیات مہیا کی گئی ہیں۔

1- سائنس لیب کے حامل چھ سکولوں میں سائنس کا سامان مہیا کیا گیا ہے۔
2- ایک ہائی اور تین ایلیمنٹری level کے سکولوں میں آئی ٹی لیب بنائی گئی ہیں۔
3- 55 سکولوں میں تعداد کے مطابق فرنیچر مہیا کیا گیا ہے۔
4- 30 سکولوں میں پینے کے لئے صاف پانی کا بندوبست کیا گیا ہے۔
5- بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کی وساطت سے سکولوں میں چار دیواری اور ٹائلٹ بلاکس بنائے گئے ہیں اور خطرناک عمارتوں کی مرمت کی گئی ہے نیز باقی ماندہ سکولوں میں حکومت کی جانب سے مزید فنڈز کے دستیاب ہوتے ہی سہولیات مہیا کر دی جائیں گی۔

پی پی-222 ساہیوال کے سکولوں اور خالی اسامیوں کی تفصیلات

*3405: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی۔222 ضلع ساہیوال میں کتنے بوائزاور گرلز پرائمری، مڈل اور ہائی سکولز ہیں ان کے نام اور جگہ کے بارے میں آگاہ کریں؟

(ب) کیامذکورہ بالا سکولز میں منظور شدہ اسامیوں کے مطابق ٹیچرز کی strength پوری ہے؟

(ج) کیا حکومت ان سکولز میں ٹیچرز کی خالی اسامیاں پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولزایجوکیشن (رانامشہود احمد خان):

(الف) حلقہ پی پی۔222 ضلع ساہیوال میں پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں کی تعداد140 ہے، ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

بوائزہائی سکول	گرلزہائی سکول	بوائزمڈل سکول	گرلزمڈل سکول	بوائزپرائمری سکول	گرلزپرائمری سکول
20	06	12	20	53	29

ان سکولوں کے نام اور جگہ کی تفصیل(Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ بالا سکولز میں منظور شدہ اسامیوں کے مطابق ٹیچرز کی strength کی تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حکومت کی طرف سے خالی اسامیوں کو بذریعہ اشتہار (2014) میرٹ اور تعلیمی قابلیت کے لحاظ سے پُر کر دیا گیا ہے جو اسامیاں امیدوار کے عدم دستیابی یا متعلقہ قابلیت نہ ہونے کی وجہ سے خالی رہ گئی ہیں ان کو دوسرے مرحلے میں میرٹ / پالیسی کے مطابق پُر کر دیا جائے گا۔

اوکاڑہ: بوائزو گرلز سکولوں کو Merge کرنے کی تفصیلات

*3410: محترمہ ثمینہ نور: کیاوزیر سکولزایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

پی پی۔185 اوکاڑہ میں پنجاب گورنمنٹ کی merge پالیسی کے تحت کتنے سکول merge کئے گئے ہیں، کتنی تعداد بوائز سکول کی اور کتنی گرلز سکول کی ہے، ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر سکولزایجوکیشن (رانامشہود احمد خان):

پی پی۔185 میں پنجاب گورنمنٹ کی merge پالیسی کے تحت پانچ گرلز سکولز اور سولہ بوائز سکولز merge کئے گئے جن کے نام درج ذیل ہیں:

1۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول لئی بالا
2۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول GD/4 نئی آبادی
3۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول ٹھٹھ نامدار
4۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول ٹبی پڑھیار
5۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول نوطہ کیچھی

1۔ گورنمنٹ مسجد مکتب سکول کوٹ نوبہار شاہ
2۔ ٹھٹھ دھیروکا
3۔ 12/GDۃث
4۔ 10/GD
5۔ کوہلہ
6۔ لاشاری
7۔ لئی زیریں
8۔ چاہ میانوالہ
9۔ جوڑے
10۔ 9/GD
11۔ 9/1.A.L
12۔ 13/1.R
13۔ احاطے اسفندیار
14۔ منگن
15۔ نورے کی ڈھاری
16۔ کوٹ عجائب سنگھ

پی پی۔57 فیصل آباد: سکولوں میں اساتذہ کی خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*3413: جناب جعفر علی ہوچہ: کیاوزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔57 تحصیل تاندلیانوالہ فیصل آباد کے جن گرلز و بوائز ہائی سکولوں میں اساتذہ کی تعداد پوری نہ ہے، ان سکولوں کے نام اور خالی اسامیوں کی تعداد سکول وار بتائیں؟

(ب) ان سکولوں میں اساتذہ کی تعداد پوری نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) حکومت ان سکولوں میں کب تک خالی اسامیوں پر اساتذہ کی تعیناتی کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولزایجوکیشن(رانامشہوداحمد خان):

(الف) پی پی۔57 تحصیل تاندلیانوالہ فیصل آباد کے جن گرلز و بوائز ہائی سکولوں میں اساتذہ کی تعداد پوری نہ ہے، ان سکولوں کے نام اور خالی اسامیوں کی سکول وار تعداد کی تفصیل (Annex-A)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان سکولوں میں اساتذہ کی اسامیاں تبادلہ جات یا ریٹائرمنٹ کی وجہ سے خالی ہیں۔

(ج) مذکورہ سکولوں میں خالی اسامیوں کو آئندہ ریکروٹمنٹ میں حکومت کی طرف سے جاری کردہ ریکروٹمنٹ پالیسی کے مطابق پُر کر دیا جائے گا۔

پی پی۔57فیصل آباد:بوائزوگرلز ہائی سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3414:جناب جعفر علی ہوچہ:کیاوزیر سکولزایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔57 تحصیل تاندلیانوالہ فیصل آباد کی کس کس یوسی میں گرلز و بوائز ہائی سکول کام کر رہے ہیں؟

(ب) کس کس یوسی میں ابھی تک گرلزوبوائز ہائی سکول نہ ہیں،اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیاحکومت اس حلقہ کی تمام یوسیز میں حکومتی پالیسی کے تحت گرلزوبوائز ہائی سکول قائم کرنے کاارادہ رکھتی ہے،اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولزایجوکیشن (رانامشہوداحمد خان):

(الف) پی پی۔57 تحصیل تاندلیانوالہ فیصل آباد کی درج ذیل یونین کونسلز میں گرلزوبوائز سکولز کام کر رہے ہیں۔

گرلز ہائی سکولز: (UC,77,80,81,86)

بوائز ہائی سکولز: (UC,74,75,76,77,79,80,83,85,86,87)

ان کی تفصیل(Annex-A)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یوسی نمبر(78,82,84) میں گرلز ہائی سکول موجود نہ ہیں کیونکہ ان یونین کونسلز میں موجود ایلیمنٹری سکولز گورنمنٹ کے normکے مطابق criterionکو پورا نہیں کرتے۔

(ج) جی ہاں رکھتی ہے اور یونین کونسل نمبر83 میں واقع گورنمنٹ گرلز مڈل سکول پنڈی شیخ موسیٰ کی اپ گریڈیشن کے لئے۔/55,00,000روپے کی لاگت سے ہائی بلاک کی تعمیر

جاری ہےاور جو بھی سکول حکومت کی جاری کردہ پالیسی کے مطابق norm کو پُورا کرے گا اُسے اپ گریڈ کر دیا جائے گا۔

یوحنا آباد لاہور: بوائزو گرلز سکولوں سے متعلقہ تفصیلات

*3417: جناب شہزاد منشی: کیاوزیر سکولزایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یوحنا آباد لاہور میں بوائزو گرلز سکولوں میں اساتذہ کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں؟

(ب) کیاان تمام سکولوں میں اساتذہ کی تعداد پوری ہے؟

(ج) کیاان سکولوں میں بلڈنگ ان میں پڑھنے والے طالبعلموں کی کلاس وار تعداد کے مطابق ہے؟

(د) کس کس سکول کی بلڈنگ خستہ حالت میں ہےاور بچوں کی تعداد کے مطابق کم ہے؟

(ہ) کیاحکومت ان سکولوں کی بلڈنگ کی تعمیر کے لئے رقم فراہم کرنے کاارادہ رکھتی ہے،اگر نہیں تواس کی وجوہات کیاہیں؟

وزیر سکولزایجوکیشن (رانامشہود احمد خان):

(الف) یوحنا آباد لاہور میں گورنمنٹ کا کوئی بھی پرائمری، مڈل،اور ہائی گرلز یابوائز سکول نہ ہے۔

(ب) جواب جز(الف) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

(ج) جواب جز(الف) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

(د) جواب جز(الف) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

(ہ) جواب جز(الف) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

لاہور کے گرلز سکولز میں خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

319: محترمہ حناپرویزبٹ: کیاوزیر سکولزایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں کل کتنے گرلز ہائی سکول ہیں؟

(ب) کون کون سے سکولوں میں کتنی کتنی ایس ایس ٹی سائنس کی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں،الگ الگ ٹاؤن اور سکول وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کیاحکومت ان اسامیوں کو پُر کرنے کاارادہ رکھتی ہے،اگر ہاں توکب تک نہیں توکیوں؟

وزیر سکولزایجوکیشن (رانامشہوداحمد خان):

(الف) لاہور میں کل193 گرلز ہائی سکول ہیں۔

(ب) لاہور میں کل81ایس ایس ٹی سائنس کی اسامیاں خالی ہیں اور جس مدت سے خالی ہیں ان کی تفصیل(Annex-A)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ تعلیم حکومت پنجاب نے لاہور کے تمام سکولز کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے اخبارات میں اشتہار دے دیا ہے۔اُمیدواران سے درخواستیں وصول ہو چکی ہیں جن کی آخری تاریخ2015۔01۔29 تھی۔تمام کام ہنگامی بنیادوں پر تیزی سے جاری ہے شیڈول اور میرٹ کے مطابق بروقت پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے گا۔

سرگودھامیں سرکاری سکولز میں بنیادی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

322:چودھری عامر سلطان چیمہ :کیاوزیر سکولزایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع سرگودھامیں پرائمری،مڈل اورہائی سکولز کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) ان میں سے کتنے سکول ایسے ہیں جو چاردیواری،بجلی اور پانی کی سہولت سے محروم ہیں؟

(ج) کیاحکومت ان سکولوں میں تمام بنیادی سہولیات فراہم کرنے کاارادہ رکھتی ہے توکب تک، نہیں توکیاوجوہات ہیں؟

وزیر سکولزایجوکیشن (رانامشہوداحمد خان):

(الف) ضلع سرگودھامیں کل1818 سرکاری سکولز ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

سکولز	تعداد
بوائزہائی سکول	133
گرلزہائی سکول	147
بوائزایلیمنٹری سکول	158
گرلزایلیمنٹری سکول	210
بوائزپرائمری سکول	590
گرلزپرائمری سکول	580
کل تعداد سکولز	1818

(ب) ضلع سرگودھا میں جن سکولوں میں بجلی کی سہولت میسر نہ ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

گورنمنٹ بوائز ہائی سکول	65
گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول	170
گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول	36
کل تعداد سکول	271

جن سکولوں کی چار دیواری نہ ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول	46
گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول	48
کل تعداد سکول	94

ضلع سرگودھا میں تمام سکولوں میں پانی کی سہولت موجود ہے۔

(ج) حکومت ان سکولوں کو تمام بنیادی سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔اس مقصد کے لئے سال 15-2014 میں حکومت پنجاب نے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں مبلغ 342.000 ملین فنڈز مختص کئے ہیں اور سکولوں کی سکیمیں منظور ہو چکی ہیں جن کا کام 30۔جون 2015 تک مکمل ہو جائے گا اور بقیہ سکولوں کے تخمینہ جات تیار ہو رہے ہیں۔گرانٹ کی کاپی (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

تحصیل فورٹ عباس میں مساجد سکولز سے متعلقہ تفصیلات

366: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل فورٹ عباس میں بچوں کی دینی تعلیم کے لئے مساجد سکولز اور جو امام مسجد تعینات کئے گئے ہیں ان کی تعداد سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان امام مساجد کی تنخواہ 250 روپے ماہانہ آج سے تقریباً 25 سال پہلے مقرر ہوئی تھی آج بھی وہی دی جا رہی ہے؟

(ج) کیا حکومت ان امام مساجد کی تنخواہیں بڑھانے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) تحصیل فورٹ عباس ایلیمنٹری ونگ مردانہ میں بچوں کی دینی تعلیم کے لئے امام معلمین کی 195 پوسٹیں منظور شدہ ہیں جن میں 55 امام معلمین تعینات ہیں اور 140 پوسٹیں خالی ہیں۔

(ب) امام معلمین کی پوسٹیں 1983 میں منظور ہوئیں اس وقت امام مساجد کو ماہانہ۔/150 روپے اعزازیہ دیا جاتا تھا اپریل 1988 میں اعزازیہ بڑھا کر۔/250 کر دیا گیا۔ تا حال ۔/250 روپے اعزازیہ ہی دیا جاتا ہے۔

(ج) جب محکمہ خزانہ پنجاب کی جانب سے دیگر سرکاری ملازمین کی تنخواہیں بڑھائی جائیں گی تو ان امام مساجد کو دیئے گئے اعزازیہ میں بھی اضافہ کر دیا جائے گا۔

بہاولنگر: حلقہ پی پی۔281 میں سرکاری سکولز سے متعلقہ تفصیلات

387: جناب احسان الحق باجوہ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔281 بہاولنگر میں کتنے گرلز و بوائز، پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولز ہیں؟

(ب) ان سکولز میں کتنی اسامیاں کون کون سے عہدہ اور گریڈ کی خالی ہیں، اسامی وار تفصیل بتائی جائے؟

(ج) ان خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) حلقہ پی پی۔281 میں پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولز کی کل تعداد 252 ہے ان میں سے زنانہ سکولز 151 اور مردانہ سکولز 101 ہیں جن کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اِن سکولوں میں کل 204 اسامیاں خالی تھیں جن کی عہدہ وار، سکیل وار و سکول وار تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اِن خالی اسامیوں میں سے 114 اسامیوں کو ریکروٹمنٹ پالیسی 15-2014 کے تحت پُر کر لیا گیا ہے جبکہ باقی 90 اسامیاں آئندہ ہونے والی بھرتی کی پالیسی کے مطابق پُر کی جائیں گی جن کی تفصیل Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

حلقہ پی پی۔168 میں سرکاری سکولز میں خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

399: جناب علی سلمان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔168 شیخوپورہ / ننکانہ صاحب کے سرکاری سکولز (بوائز و گرلز) میں کون کون سے گریڈ کی ٹیچرز کی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں؟

(ب) حکومت اس حلقہ کے ان سکولوں میں ٹیچرز کی خالی اسامیوں کو کب تک پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) حلقہ پی پی-168 شیخوپورہ/ ننکانہ صاحب کے سرکاری سکولز بوائز و گرلز میں خالی اسامیوں کی تفصیل تواریخ اور گریڈ وار Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

BS-09 کی ٹوٹل 19

BS-14 کی ٹوٹل 43

BS-16 کی ٹوٹل 06

BS-17 کی ٹوٹل 09

BS-18 کی ٹوٹل 05

BS-19 کی ٹوٹل 00

(ب) ڈسٹرکٹ شیخوپورہ میں ریکروٹمنٹ کا کام جاری ہے، جلد ہی ان سکولوں میں ٹیچرز مہیا کر دیئے جائیں گے۔

حلقہ پی پی-168 میں سرکاری سکولز میں مسنگ فسلیٹیز سے متعلقہ تفصیلات

401: جناب علی سلمان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی-168 شیخوپورہ کم ننکانہ صاحب کے کون کون سے سرکاری سکولز میں کون کون سی missing facilities ہیں اس کی تفصیل سکولز وار بتائیں؟

(ب) کیا حکومت اس حلقہ کے سکولوں میں missing facilities فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) حلقہ پی پی-168 شیخوپورہ/ ننکانہ صاحب کے آٹھ سرکاری سکولوں کی missing facilities کے سلسلہ میں نشاندہی کی گئی ہے۔ جن کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حکومت اس حلقہ کے سکولوں کو missing facilities فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ مذکورہ سکولوں میں missing facilities فراہم کرنے کے لئے لیٹر نمبری D-/15

1/4668 مورخہ 29.07.2015 کے تحت ڈی سی او شیخوپورہ کو لکھ دیا گیا ہے۔ جیسے ہی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ شیخوپورہ کی طرف سے فنڈز فراہم کر دیئے جائیں گے ان تمام مذکورہ سکولوں میں missing facilities فراہم کر دی جائیں گی۔ لیٹر کی کاپی Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

فیصل آباد: پی پی۔69 کے سکولوں میں مسنگ فسلیٹیز فراہم کرنے کے لئے فنڈز دینے سے متعلقہ تفصیلات

420: میاں طاہر: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد حلقہ پی پی۔69 میں کتنے سرکاری سکولز ہیں اور کون سے سکول کو missing facilities کے لئے مالی سال 14۔2013 اور 15۔2014 میں فنڈز فراہم کئے گئے، تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کیا حکومت حلقہ پی پی۔69 میں واقع ایسے سکولوں میں missing facilities کے لئے فنڈز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، جہاں ابھی تک فنڈز فراہم نہیں کئے گئے ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پی پی۔69 فیصل آباد میں 24 سرکاری سکولز ہیں۔ کیٹیگری وار تفصیل درج ذیل ہے:

لیول	گرلز	بوائز
پرائمری	3	7
مڈل	3	2
ہائی	4	3
ہائر سیکنڈری	1	1
کل تعداد	11	13

مالی سال 14۔2013 میں 14.287 ملین اور سال 15۔2014 میں 4.500 ملین فنڈز مذکورہ حلقہ کے سکولز میں missing facilities کو پورا کرنے کے لئے فراہم کئے گئے۔ تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ حلقہ کے تمام سکولز میں بجلی، پانی، چاردیواری کی سہولیات موجود ہیں لیکن گیارہ سکولز میں اضافی کمرہ جات، 13 میں ٹائلٹ اور 11 سکولز میں فرنیچر کی سہولیات مزید درکار ہیں، تفصیل (Annex-B-i-ii-iii) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مذکورہ حلقہ

میں موجود سکولز جن میں مزید سہولیات درکار ہیں ان سکولز میں فنڈز کی فراہمی کے لئے ڈی سی او فیصل آباد کو لیٹر نمبر 42/P&D/9699 مورخہ 25.07.2015 کے تحت درخواست کر دی گئی ہے لیٹر کی کاپی Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ فنڈز موصول ہونے پر ان سکولز میں missing facilities کو پورا کر دیا جائے گا۔

چلڈرن کمپلیکس لاہور میں بچوں کو تفریح سامان کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

435: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چلڈرن کمپلیکس لاہور کی انتظامیہ بچوں کو تفریح کے لئے کون کون سا سامان مہیا کرتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) چلڈرن کمپلیکس لاہور میں گرمیوں کی چھٹیوں کے دوران بچوں کو کون کون سے کورسز کروائے جاتے ہیں نیز 14-2013 کے دوران کتنے بچوں کو کون سے کورسز کروائے گئے، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) چلڈرن لائبریری کمپلیکس میں درج ذیل سیکشنز موجود ہیں جہاں بچوں کی تفریح کے لئے مختلف نوعیت کا سامان مہیا کیا گیا ہے۔

لائبریری سیکشن، کمپیوٹر سیکشن، ٹوائے سیکشن، ہابی سیکشن، آڈیو ویڈیو سیکشن، جیالوجی میوزیم، جیمنیزیم Aquarium خان اکیڈمی، گلوبل کاؤنٹ ڈاؤن Mini Zoo اندرونی سرگرمیاں کیرم بورڈ، سنوکر، ٹیبل ٹینس اور جھولے وغیرہ۔

(ب) چلڈرن لائبریری کمپلیکس میں 14-2013 میں گرمیوں کی چھٹیوں کے دوران 1883 بچوں نے مختلف کورسز میں شمولیت اختیار کی۔ بچوں کو کروائے گئے کورسز کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

چلڈرن کمپلیکس لاہور کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

436: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چلڈرن کمپلیکس لاہور کا قیام کب عمل میں لایا گیا، اس کی تعمیر پر کل کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(ب) چلڈرن کمپلیکس کی تعمیر کے لئے کون کون سے اخبارات میں اشتہارات دیئے گئے اور اس کی تعمیر کس ٹھیکیدار نے کتنی مالیت میں مکمل کی؟

(ج) چلڈرن کمپلیکس لاہور میں کل کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں، ان کے نام، عہدہ، گریڈ سے اس ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) چلڈرن لائبریری کمپلیکس کا قیام 14۔اکتوبر 1988 میں عمل میں آیا اس کی تعمیر پر کل رقم۔/2,92,20,000 روپے خرچ کی گئی۔

(ب) بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ نے چلڈرن لائبریری کمپلیکس کی تعمیر کی۔ضلعی نفاذ کے بعد یہ ڈیپارٹمنٹ defunct ہو گیا اور ضلعی سطح پر بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کے قیام کے بعد سارا پرانا ریکارڈ بھی شفٹ کر دیا گیا اور بار ہا کاوشوں کے باوجود ریکارڈ میسر نہ آسکا جس کے باعث مذکورہ معلومات فراہم کرنا مشکل ہے۔

(ج) چلڈرن لائبریری کمپلیکس میں کل 35 ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے نام عہدہ اور گریڈ کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

تحصیل ملکوال میں سرکاری سکولز سے متعلقہ تفصیلات

498: جناب شفقت محمود: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل ملکوال (ضلع منڈی بہاؤالدین) کی ہر یونین کونسل میں سرکاری ہائی سکولز (بوائز و گرلز) کی تعداد پوری ہے؟

(ب) کیا ان سکولز کی عمارات ضرورت کے مطابق ہیں اور تمام سہولیات بہم پہنچائی جا رہی ہیں، ان کی تفصیل بتائی جائے؟

(ج) تحصیل بھر میں تمام یونین کونسل وار سکولز میں اساتذہ کی اسامی وار تعداد بتائی جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) تحصیل ملکوال ضلع منڈی بہاؤالدین میں یو سی کی کل تعداد 17 ہے۔ سرکاری ہائی سکولز بوائز اور گرلز ہر یونین کونسلز میں قائم نہ ہیں۔ جن یونین کونسلز میں بوائز سکول نہ ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

1- یو سی بادشاہ پور۔ /52 2- یو سی ڈفر۔ /58
3- یو سی گڑھ قائم۔ /64

جن یونین کونسلز میں گرلز سکول نہ ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

1- یو سی سٹی ملکوال۔ /50 2- یو سی وارڈ عالم شاہ۔ /54
3- یو سی گوہڑ۔ /55 4- یو سی ڈفر۔ /58
5- یو سی بوسال۔ /60 6- یو سی وڑائیت۔ /62
7- یو سی گڑھ قائم۔ /64

مندرجہ ذیل یونین کونسلز میں بوائز اور گرلز ہائی سکول موجود ہیں۔

1- یو سی سٹی ملکوال۔ /49 2- یو سی ہریہ۔ /51
3- یو سی گوجرہ۔ /56 4- یو سی رکن۔ /57
5- یو سی پنڈ مکو۔ /59 6- یو سی بار موسیٰ۔ /61
7- یو سی میانہ گوندل۔ /36 8- یو سی پنڈی راواں۔ /65

(ب) تحصیل ملکوال ضلع منڈی بہاؤ الدین میں 24 بوائز و گرلز ہائی سکولز ہیں جن میں سے 19 سکولز کی عمارات معیاری ہیں اور وہاں تعلیمی سہولیات بہم پہنچائی جا رہی ہیں جبکہ تمام گرلز ہائی سکولز کی عمارات معیار کے مطابق ہیں۔

صرف پانچ بوائز ہائی سکولز کی عمارات طلباء کی تعداد کے مطابق نہ ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

1- یو سی 53/ بوائز ہائی سکول چوٹ دھیراں۔
2- 2 یو سی 59/ بوائز ہائی سکول مونہ ڈپو۔
3- یو سی 62/ بوائز ہائی سکول چک نمبر 26۔
4- یو سی 63 بوائز ہائی سکول میانہ گوندل۔
5- یو سی 51 بوائز ہائی سکول ماچھی۔

(ج) تحصیل ملکوال میں اسامی وار اساتذہ کی تعداد کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! جناب محمد صدیق خان اور چودھری طاہر احمد سندھو نے وقفہ سوالات کے دوران پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہی تھی مگر ان سے commit کیا تھا کہ وقفہ سوالات کے بعد آپ کو بات کرنے کا موقع دیا جائے گا لہٰذا ان کی بات سن کر جائیں گے۔ جی، جناب محمد صدیق خان!

پوائنٹ آف آرڈر
پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن معیاری تعلیم دینے میں ناکام

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میرا منسٹر صاحب سے ایک سوال ہے اور میرا conceptual issue ہے۔ میرا issue یہ ہے کہ منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ پرائیویٹ پبلک پارٹنرشپ کے تحت 1991 میں پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن یعنی PEF کا بل متعارف کرایا گیا۔ PEF کے حوالے سے بل 1991 میں اس اسمبلی میں پیش ہوا اور اس کے بعد ایکٹ کی صورت میں 2004 میں آیا۔ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کا جو بنیادی concept ہے کہ جتنا بھی پبلک کا infrastructure ہے اس میں آپ نے پرائیویٹ پارٹنرشپ بنانی ہے اور پرائیویٹ کیمونٹی اور پروفیشنلز کے ساتھ پارٹنرشپ کر کے infrastructure دینا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محمد صدیق خان! آپ سوال کریں کہ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میں نے تھوڑی وضاحت کرنی ہے۔ منسٹر صاحب نے جو فرمایا ہے اس میں مجھے contradiction نظر آئی کہ پنجاب ایجوکیشن پارٹنرشپ میں ہم ایک کوالٹی ایجوکیشن لا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ ہم مناسب نرخوں پر غریب کے بچوں کو تعلیم دلا رہے ہیں۔ آپ سوال نمبر 3338 میں دیکھ سکتے ہیں۔ اس کے جز (الف) میں جواب ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اس میں کیا کہنا چاہتے ہیں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے کہا ہے کہ یہ پنجاب کے خزانہ سے غریب بچوں کو پنجاب ایجوکیشن پارٹنرشپ کے حوالے سے تعلیم دی جاتی ہے۔ انہوں نے دوسری طرف یہ کہا کہ وہ مناسب نرخوں پر غریب کے بچوں کو کوالٹی ایجوکیشن دی جاتی ہے۔ میرا یہ سوال ہے کہ کیا کوالٹی ایجوکیشن پبلک سیکٹر نہیں دے سکتا اور صرف پرائیویٹ سیکٹر ہی دے سکتا ہے؟

جناب سپیکر! میرا دوسرا conceptual سوال ہے کہ جو پرائیویٹ سکولز ریگولیٹری اتھارٹی ہے تو کسی بھی ویلفیئر اسٹیٹ میں particularly پاکستان میں ہر شہری کے بچے کو میٹرک تک تعلیم دینا، ہر بیمار کو علاج دینا state کی ذمہ داری ہے۔ کیا پرائیویٹ سکولز ریگولیٹری اتھارٹی کا وجود اس concept کے خلاف نہیں جس میں state تعلیم دینے کے لئے ہر بچے کو constitutionally duty bound ہے؟ میرے یہ دو سوال ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: سندھو صاحب! آپ بھی سوال کر لیں پھر منسٹر صاحب اکٹھے ہی جواب دیں گے۔ منسٹر صاحب! آپ یہ note کر لیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں عرض یہ کر رہا تھا کہ میں نے اپنے گاؤں کے دونوں سکول visit کئے، میں بچیوں کے سکول میں گیا وہاں پر 9th کی کتاب کا پہلا page کسی کو نہ آیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: سندھو صاحب! پھر ٹیچر نے پڑھ کر بتایا۔ آپ اگلی بات کریں۔

سرکاری سکولز معیاری تعلیم دینے کی بجائے صرف لٹریسی ریٹ بڑھانے میں مصروف

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں اس کے بعد بچوں کے سکول گیا۔ وہاں کلاس میں تو کسی ایک کو بھی کچھ پڑھنا نہ آیا، دو ٹیچر تھے میں نے کہا کہ آپ پڑھ کر سنا دیں تو ان کو بھی پڑھنا نہیں آتا تھا۔ It's very unfortunate and unfair میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے ان کو promote کیسے کر دیا ان کو تو آتا جاتا ہی کچھ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ literacy rate بڑھا رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ فیل نہیں کرنا literacy rate بڑھانا ہے۔ Just imagine کہ ایسے ہی promote کر کے literacy rate بڑھانا ہے، اس پر اربوں روپے خرچ ہو گئے ہیں تو this is true state of affairs یہ آپ کہیں تو میں before this august House on oath confirm کر سکتا ہوں کہ جتنی بات میں نے آپ کو بتائی ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ ایک دو اور بھی relevant باتیں ہیں لیکن یہاں منسٹر صاحب ہوتے ہیں اور موقع بھی نہیں ہوتا۔ اس وقت سیکرٹری موجود ہیں اس لئے گزارش یہ ہے کہ جو سکول نئے بنتے ہیں یا اپ گریڈ ہوتے ہیں ان کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ building handover نہیں ہوئی اور اس میں سالہا سال لگ جاتے ہیں جب handover ہو جاتی ہے تو پھر SNE نہیں آتی۔ آپ یقین کریں اور ریکارڈ نکلوا کر دیکھ لیں۔ میں کیا الفاظ استعمال کروں کہ ہم SNE کی approval کے لئے بہت خوار ہو جاتے ہیں۔ اس کے لئے at least کوئی سسٹم ہونا چاہئے اور اس پر سوچیں کہ یہ automatically operative ہو اور personal based نہ ہو۔ میں یہ باتیں ایوان کے knowledge میں لانا چاہتا تھا۔ منسٹر صاحب سے پوچھیں کہ وہ اس حوالے سے کیا کر رہے ہیں؟ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ جناب محمد صدیق خان اور چودھری طاہر احمد سندھو کی باتوں کا جواب دے دیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! پہلی بات یہ ہے کہ جو Regulatory Authority کی بات ہوئی ہے تو سسٹم آہستہ آہستہ refine ہوتے ہیں اور ان پر implement کیا جاتا ہے۔ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن ایک ایسا ادارہ تھا جو موجود تو تھا لیکن اس کے statistics and figures دیکھیں تو اس پر 2008 سے کام شروع ہوا، اس کی 2009 سے باقاعدہ پالیسی بنائی گئی اور اس کے بعد year-wise دیکھیں۔ 2008 میں جب کام شروع ہوا تو PEF کو 3۔ ارب روپے تک دیا جاتا تھا پھر ہر سال ایک ارب روپے سے زیادہ کا اس میں اضافہ کیا گیا، capacity building کی گئی اور ایک سسٹم لایا گیا۔ آج ہم 10.50۔ ارب روپے PEF کے ذریعے پنجاب کے پندرہ لاکھ بچوں اور بچیوں کو تعلیم کے لئے دے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ جو buildings موجود ہیں اور infrastructure موجود ہے تو ہم پرائیویٹ سیکٹر کے لوگوں کو لے کر آئے ہیں تو پہلی بات یہ ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے بہت زیادہ corporate social responsibility کے اندر یا ایجوکیشن میں بہت زیادہ کام کیا ہے اور جن کے نام ہم short list کر کے لائے ہیں۔ ان کے ساتھ ہمارا تعاون ہے کہ جہاں جہاں ہمارا انفراسٹرکچر موجود ہے ہم سب سے پہلے وہ offer کر رہے ہیں اور جہاں جہاں پر انفراسٹرکچر موجود نہیں ہے وہاں یہ خود develop کر رہے ہیں۔ ہم ان تمام models کو لے کر چل رہے ہیں اور اس کے مطابق عمل کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! جہاں تک سندھو صاحب کی بات کا تعلق ہے تو یہ میرے لئے بڑے محترم ہیں لیکن پنجاب اسمبلی میں جو چند رُعب والے ممبران ہیں یہ ان میں سے ایک ہیں۔ اس لئے جب اتنے رُعب والا ایم پی اے جب بچوں کے سامنے جا کر کھڑا ہو گا تو ان کی ویسے گھگی بند ہو جائے گی لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ "پڑھو پنجاب اور بڑھو پنجاب" کے اندر حکومت پنجاب کا پہلا focus 2010 سے 2014 تک رہا کہ ہم basic missing facilities کی فراہمی اور اساتذہ کی کمی کو پورا کریں۔ اب ہمارا focus quality drive پر ہے۔ اس میں اساتذہ کی ٹریننگ، بچوں کا سلیبس بہتر کرنا، SOLs examinations کے مطابق develop کرنا یہ سب continuous process ہے۔ آپ اس process کے اندر دیکھیں کہ ہمارا result improve ہو رہا ہے اور بچوں کی capacity بھی improve ہو رہی ہے اس لئے میں اس معزز ایوان میں صرف یہ کہنا چاہوں گا کہ

آپ پچھلے پانچ سال کا data اٹھا کر دیکھ لیں کہ کیا پنجاب کے سکولوں کے اندر وہ سکول جو سالہا سال سے نظر انداز ہوتے تھے ان میں بہتری نہیں آ رہی؟ کیا وہاں پر اساتذہ کی کمی پوری نہیں ہو رہی؟ کیا وہاں پر enrollment نہیں بڑھ رہی؟ کیا وہاں پر teachers attendance نہیں بڑھ رہی؟ کیا وہاں پر missing facilities کو پورا نہیں کیا جا رہا؟ انہی چیزوں پر ہمارا focus تھا جس پر ہم عمل کر رہے ہیں۔

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ محترمہ راحیلہ انور کی تحریک استحقاق ہے اس تحریک استحقاق کو pending کیا جاتا ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 467/15 جناب طارق محمود باجوہ کی ہے۔ اپنی تحریک التوائے کار پیش کریں۔ (شور وغل)

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میری بات سنیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب! آپ کیا بات کرنا چاہتے ہیں، بتائیں؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! ایک سال سے ہمارے علاقے اتحاد کالونی گلبرگ میں سکول کی دیواریں اور چھتیں گری ہوئی تھیں لیکن کوئی گورنمنٹ کا بندہ وہاں اس کو ٹھیک کرنے کے لئے نہیں آ رہا تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! اس کو note کر لیں۔ سیکرٹری صاحب! آپ نے پھر مجھے یاد کروانا ہے اور میں منسٹر صاحب سے اس کے بارے میں پوچھوں گا۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! نہیں، ہم نے خود funding کر کے وہاں سکول تیار کر دیا ہے لیکن گورنمنٹ اس کو لینے کے لئے تیار نہیں ہے۔ ہمارے لوگ ایک سال سے ای ڈی او اور سیکرٹری سکول کے پاس چکر لگا رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! میں ای ڈی او سے بات کرتا ہوں۔ جی، جناب طارق محمود باجوہ اپنی تحریک التوائے کار پیش کریں۔

ملک تیمور مسعود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب! آپ تشریف رکھیں میں آپ کی بات سنتا ہوں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! دو منٹ میری بھی بات سن لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بھچر صاحب! طارق محمود صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں یہ عرض کرتا ہوں کہ آپ منسٹر صاحب کی اگست 2013 کی تقریر نکلوا کے دیکھ لیں کہ رانا مشہود احمد خان جس طرح فرما رہے تھے کہ سکول کونسل میں ایم پی ایز کو بھی accommodate کیا جاتا ہے۔ رانا مشہود احمد خان نے اگست 2013 کو فرمایا تھا کہ ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کمیٹیز میں ہر ایم پی ایز کو رکھا جا رہا ہے۔ میں اس بارے میں یہ عرض کروں گا ہم اپنا یہ مؤقف رکھتے ہی نہیں ہیں کہ آپ ہمیں ڈویلپمنٹ کے کاموں میں شامل کریں کیونکہ یہ بات مکمل طور پر سامنے آ چکی ہے کہ پی ٹی آئی اپوزیشن کے ممبرز کو کچھ نہیں دینا تو میری آپ سے یہ request ہے کہ رانا صاحب کی آپ اس وقت کی اور آج کی تقریر دیکھ لیں وہ on the floor of the House یہ فرما گئے ہیں کہ ان تمام ایم پی ایز کو بھی accommodate کیا جاتا ہے۔ ہمارے اوپر تو جو ہم سے ہارے ہوئے ہیں وہ ہم پر مسلط ہیں۔ ہم صرف آپ کے توسط سے ان کو یہ عرض کریں گے کہ کم از کم اس معزز ایوان میں ایسی بات نہ کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ بھچر صاحب! آپ کی بات نوٹ کر لی گئی ہے۔ جی، ملک تیمور مسعود صاحب آپ کوئی بات کرنا چاہتے تھے۔

ملک تیمور مسعود: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں پوائنٹ آف آرڈر پر اس ایوان کی توجہ ایک نہایت ہی اہم issue پر---

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! آپ نے مجھے ٹائم نہیں دیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! جی، میں آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔

ملک تیمور مسعود: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اس ایوان کی توجہ ایک نہایت ہی اہم issue پر دلانا چاہتا ہوں کہ گزشتہ دنوں قومی اخبار روزنامہ "اوصاف" میں ایک خبر تھی کہ جس میں لکھا تھا کہ حکومت پنجاب نے راولپنڈی ڈسٹرکٹ کے لئے 35 کروڑ روپے کا ڈویلپمنٹ فنڈ جاری کیا ہے اور 36 اضلاع میں 7۔ارب روپے کا ڈویلپمنٹ فنڈ جاری کیا گیا ہے تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں آیا کہ ایسے حالات میں

جبکہ الیکشن کمیشن کی طرف سے بلدیاتی انتخابات کا شیڈول announce ہو چکا ہے اور ایک ماہ کے اندر مرحلہ وار طور پر پنجاب میں بلدیاتی انتخابات ہونے جا رہے ہیں اور یہ کروڑوں روپے جو حلقہ وار پی پی۔1 سے لے کر پی پی۔14 ڈسٹرکٹ راولپنڈی کے حلقوں میں یہ فنڈز جاری کر دیئے گئے ہیں یہ نکتہ جو کہ ایک اخبار کی خبر ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب! میں اس کو دیکھتا ہوں۔ جی، جناب طارق محمود باجوہ! شیخ صاحب! میں اس کے بعد آپ کی بات سنتا ہوں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میری بھی بات سن لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! ایک منٹ میں آپ کی بات سنتا ہوں۔ جی، باجوہ صاحب!

مردار جانوروں کے گوشت کی فروخت روکنے کے لئے قانون بنانے کا مطالبہ

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "اوصاف" مورخہ 28۔اپریل 2015 کی خبر کے مطابق شاہدرہ میں لائیو سٹاک ٹیم کا چھاپہ، 200 کلو مردار گوشت برآمد، دو قصاب گرفتار۔ تفصیل یوں ہے کہ محکمہ لائیو سٹاک کی ٹیم نے لاہور شاہدرہ میں چھاپہ مار کر 200 کلو مردار جانوروں کا گوشت برآمد کر لیا اور دو قصابوں کو گرفتار کروا کر مقدمہ درج کر لیا ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! ہم خواتین کو کیوں پس پشت ڈالا جا رہا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! میں آپ کی بات سنتا ہوں جب آپ سے commit کیا ہے تو میں آپ کی بات بھی سنوں گا۔ میں آپ کو ابھی ٹائم دیتا ہوں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! یہ میرے ہی نہیں پورے ایوان کی آواز ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! جی، مجھے پتا ہے کہ آپ پورے ایوان کی آواز ہیں کیونکہ ماشاءاللہ آپ کی آواز بہت ہے لہٰذا آپ ذرا صبر کریں۔ میں آپ کی بات سنتا ہوں۔ جی، باجوہ صاحب! آپ اپنی تحریک پڑھیں۔

(اذان ظہر)

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! شروع سے پڑھ دوں یا جتنی پڑھ لی ہے اس سے آگے شروع کروں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جتنی پڑھ لی ہے اس سے آگے شروع کریں۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! یہ محکمہ لائیو سٹاک کا ایک مستحسن عمل ہے لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ ایسے واقعات متعدد مرتبہ رونما ہو چکے ہیں، محکمہ لائیو سٹاک اور پولیس ملزمان کو پکڑتی ہے لیکن وہی دھندہ شروع کر دیتے ہیں۔ ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ صوبہ بھر میں کوئی ایسا قانون ہی موجود نہ ہے جس سے ملزمان کو سخت سے سخت سزا دی جا سکے۔ کمزور اور ناتواں قانون کی موجودگی میں ملزمان مردار گوشت فروخت کرتے ہیں اور چند پیسوں کے مچلکے بھر کر ضمانتیں کروانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ حکومت کو فوری ایسا قانون بنانا چاہئے کہ اس جرم میں گرفتار ملزمان کی کسی بھی صورت ضمانت نہ ہو سکے اور ناقابل ضمانت قانون بنانے کی اشد ضرورت ہے۔ جو انسانی جانوں سے کھیلتے ہیں ان کے لئے کڑی سے کڑی عبرتناک سزا ہونی چاہئے تاکہ آئندہ سے ایسے گھناؤنے کاروبار میں ملوث افراد کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے اور صوبہ بھر کی عوام کو ایسی اذیت سے بچایا جا سکے۔ متذکرہ صورتحال سے صوبہ بھر میں سخت بے چینی پائی جاتی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ مسئلہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے اور اسی ضمن میں متعدد تحاریک التوائے کار آ چکی ہیں اور ان کا جواب دیا جا چکا ہے اور وہ سب dispose of ہوئی ہیں۔ اس ضمن میں، میں یہ عرض کروں کہ حکومت پنجاب اس مسئلے پر انتہائی سنجیدہ ہے اور قانون کے مطابق کارروائی کرتے ہوئے 36 اضلاع میں 2 لاکھ 78 ہزار 524 کلو گرام حرام مردہ اور بیمار جانوروں کے گوشت کی تیاری و ترسیل کی بابت 2034 مقدمات درج کئے گئے ہیں۔ تمام اضلاع کے ساتھ ساتھ لاہور میں بھی کارروائی کرتے ہوئے 949 مقدمات درج کئے گئے ہیں۔ 1045 افراد گرفتار کئے گئے ہیں اور 78 چالان مرتب کئے گئے ہیں۔ جرمانے وصول کرنے کے علاوہ 15 گاڑیاں بھی تحویل میں لی گئی ہیں۔ اس گھناؤنے کاروبار میں ملوث افراد کیونکہ ایک سے زیادہ مقدمات میں ملوث ہیں کی تین ماہ کی نظر بندی کے لئے بھی متعلقہ ڈسٹرکٹ کوآرڈینیٹر آفیسر صاحبان کو متحرک کیا جا چکا ہے۔ عوام کی آگاہی کے لئے بھی ہر ضلع میں کاؤنٹر کھولے گئے ہیں اور ٹول فری ٹیلیفون نمبر بھی دیئے گئے ہیں جو کہ 24 گھنٹے سروس دے رہے ہیں۔ عوام اور اس کے ساتھ تمام ممبران کے

لئے بھی یہ عرض ہے کہ اس سسٹم کو انتہائی فعال بنایا گیا ہے مزید برآں حکومت پنجاب نے موجودہ Punjab Elementary Slaughter Control Act 1963 میں ترمیم کی تجویز دی ہے اور یہ تجاویز کابینہ کے سپرد ہو چکی ہیں جس میں سخت سے سخت سزائیں تجویز ہو چکی ہیں اور انشاء اللہ اس کی منظوری کے بعد تمام صوبہ بھر میں اس قانون کو لاگو کر دیا جائے گا۔

پوائنٹ آف آرڈر

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر فرزانہ صاحبہ! اب آپ بولیں کیا بات کرنا چاہتی ہیں؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ مختصر سی بات جلدی کریں۔

پنجاب اسمبلی کے ممبران کی تنخواہ قانون کے مطابق بڑھانے کا مطالبہ

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! عرض یہ ہے کہ ہم Members of Parliament یہاں عوامی مسائل حل کرنے آتے ہیں لیکن ہمارا مسئلہ کون حل کرے گا؟ یہ قانون میں ہے کہ گورنمنٹ ملازمین کی salary بڑھتی ہے ہماری بھی بڑھنی چاہئے اور ہر دفعہ لارا ہی لگایا جاتا ہے۔ آج سارے ایوان نے مجھے کہا ہے کہ ہماری آواز آپ سپیکر صاحب تک پہنچائیں اور ہمیں آج result چاہئے۔ ہمیں بتایا جائے کہ کب ہمارا Bill آئے گا اور کب salary بڑھے گی؟ ہم یہ بھیک نہیں مانگ رہے بلکہ یہ ہمارا right ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

آپ خیبر پختونخوا، سندھ اور بلوچستان اسمبلی کے ممبران کی تنخواہ دیکھ لیں۔ یہ پنجاب سب سے بڑا اور امیر صوبہ ہے لیکن سب سے زیادہ neglected ایم پی اے ہم ہیں۔ آخر یہ کیوں ہو رہا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: میاں محمود الرشید صاحب! آپ نے اس پر کیا کیا ہے؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! ہمارے ساتھ یہ سلوک کیوں کیا جا رہا ہے؟ ہمیں اس کا آج جواب چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،اس کا جواب لیتے ہیں۔ میاں محمودالرشید!آپ اس پر کیا کہتے ہیں؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر!آج اس پر کچھ ہونا چاہئے۔(شور وغل)

جناب قائم مقام سپیکر: میاں محمودالرشید!آپ اس پر کچھ کہنا چاہیں گے؟جی،قائد حزب اختلاف بات سنیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ!ایک منٹ میری بات سنیں اور آپ سب تشریف رکھیں۔اس پر سارے پارلیمانی لیڈران agree تھے اور صرف میاں محمودالرشید صاحب کی رائے لینی تھی۔اب میاں صاحب سے پوچھتے ہیں کہ وہ اس پر کیا کہتے ہیں؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمودالرشید): جناب سپیکر!ہم نے میٹنگ میں یہ طے کیا تھا کہ تمام جو political parties یا اسمبلی میں جن کی نمائندگی ہے اُن کے پارلیمانی لیڈران کی میٹنگ میں اس مسئلے کو حل کر لیا جائے جبکہ اس حوالے سے کمیٹی بھی بنی ہوئی ہے جس کے کافی اجلاس بھی ہو چکے ہیں۔ میری معزز بہنوں نے جو مطالبہ کیا ہے یہ آج کے دَور میں بڑی جائز بات ہے اور اس issue پر آپ کو ضرور غور کرنا چاہئے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ!آپ تشریف رکھیں۔جی،رانا صاحب!آپ اس پر کیا کہیں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!اس میں کوئی دوسری رائے یا کوئی doubt نہیں ہے کہ اِس وقت ممبران پنجاب اسمبلی کے Privileges, salary یا دوسرے جو الاؤنسز ہیں وہ قومی اسمبلی، خیبر پختونخوا، بلوچستان اور سندھ اسمبلی سے بھی کم ہیں اور اِن میں اضافہ ہونا چاہئے۔اس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!اس بارے میں قائد حزب اختلاف کی ایک observation تھی اور جب یہ Bill کمیٹی نے کافی غور وخوض کے بعد پاس کیا تھا تو بعد میں اس میں ترامیم ان کی مشاورت سے ہوئی ہیں۔انہوں نے یہ کہا تھا کہ پورے ایوان کو on board لے لیا جائے۔جب last time یہ معاملہ اس ایوان میں اٹھا تھا تو consensus کے ساتھ یہ طے ہوا تھا کہ ایک میٹنگ سپیکر صاحب بلائیں گے جس میں تمام political parties کے پارلیمانی لیڈران جو اس معزز ایوان میں موجود ہیں وہ شرکت کریں گے اور اُن کی approval کے بعد اس بل کو ایوان میں لایا جائے گا۔میں بالکل اس

commitment پر قائم ہوں اور گورنمنٹ بھی اس پر قائم ہے۔آج یا جب آپ چاہیں میٹنگ ہو جائے گی۔اس سے پہلے دو دفعہ کوشش ہوئی ہے لیکن ایک دو صاحب۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار اپنی اپنی نشستوں
کے سامنے کھڑے ہو کر "آج آج" کی آوازیں لگانے لگیں)

جناب قائم مقام سپیکر: آپ سب بات سنیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!اس میں ایک دو صاحبان بوجوہ حاضر نہیں ہو سکے۔ میری بالکل اس بارے میں بڑی واضح commitment ہے۔اس کا اجلاس آج کر لیں، کل کر لیں یا جب آپ چاہیں کر لیں اور جو اس ایوان میں طے ہوا ہے اس کے مطابق اس کو resolve کروا دیں میں اس کے لئے تیار ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب اور رانا صاحب!کل ہی آپ اس کی میٹنگ کر کے اس ایوان میں آ کر بتا دیں اور اسمبلی کے ملازمین کی تنخواہوں کے حوالے سے جو issue تھا وہ بھی آپ کل discuss کر کے اس ایوان کو بتائیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

سرکاری کارروائی

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔آج کے ایجنڈا پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر!کل آپ سے گزارش کی تھی جس پر آپ اور لاء منسٹر صاحب نے یہ وعدہ کیا تھا۔ ہم نے اس ایوان کی طرف سے مرکزی حکومت کو ایک سفارش بھیجنی تھی کہ گیس کی قیمتوں میں اضافہ سے مہنگائی میں بے پناہ اضافہ ہو گا لہٰذا اس اضافہ کو واپس لیا جائے۔یہ قرارداد ہے اور آپ نے اس کا وعدہ بھی کیا تھا کہ آج حکومتی بنچوں کی طرف سے rules suspend کر

کے ہم پاس کرنا چاہتے ہیں۔ میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ یہ بہت اہم مسئلہ ہے۔ ہم یہاں سارے مسائل بیان کرتے ہیں لیکن ہم عوام کی بات بھی کریں۔اپنی تنخواہوں کی بھی بات ہو گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب!ذرا ایک منٹ۔ میں اب سرکاری کارروائی شروع کر چکا ہوں اس پر پانچ سات منٹ لگیں گے اس کے بعد آپ تسلی سے بات کیجئے گا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر!اس کی اہمیت کو دیکھیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کل یہ بات ہوئی تھی اور میں بالکل اس کی commitment آپ سے کر چکا تھا بلکہ لاء منسٹر صاحب نے بھی اس پر بات کی تھی جو اس کا جواب دیں گے۔آپ مجھے صرف پانچ منٹ دے دیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری بات بھی سن لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پانچ منٹ مجھے دے دیں۔

Resolutions under Article 128(2)(a) of the Constitution…

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! کل آپ نے مجھے کہا تھا کہ آج مجھے ٹائم دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! میں آپ کو ٹائم دوں گا۔

Now, we take up the motion under Rule 127 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab, 1997. Minister for Law may move the motion for leave of the Assembly.

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFARIS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That leave be granted to move a resolution under Article 128(2) (a) of the Constitution for extension of the Punjab Safe Cities Authority Ordinance 2015."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That leave be granted to move a resolution under Article 128(2)(a) of the Constitution for extension of the Punjab Safe Cities Authority Ordinance 2015."

Those who are in favour that leave be granted may rise in their seats and Secretary Assembly should count the Members.

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار اپنی نشستوں
کے آگے کھڑے ہو گئے اور ممبران کی گنتی کی گئی)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، more then 93 Members یہاں پر موجود ہیں۔

(Leave is granted)

قرارداد

MR ACTING SPEAKER: Minister for Law may move the Resolution.

آرڈیننس سیف سٹیز اتھارٹی پنجاب 2015 کی میعاد میں توسیع

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of the Punjab Safe Cities Authority Ordinance 2015 (XVI of 2015), promulgated on 7th July 2015, for a further period of ninety days with effect from 5th October 2015."

MR ACTING SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of the Punjab Safe Cities Authority Ordinance 2015 (XVI of 2015), promulgated on 7th July 2015, for a further period of ninety days with effect from 5th October 2015."

The Resolution moved and the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of the Punjab Safe Cities Authority Ordinance 2015 (XVI of 2015), promulgated on 7th July 2015, for a further period of ninety days with effect from 5th October 2015."

(The motion was carried.)

(The Resolution is passed.)

MR ACTING SPEAKER: Now, we take up the motion under Rule 127 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab, 1997. Minister for Law may move the motion for leave of the Assembly.

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That leave be granted to move a Resolution under Article 128(2)(a) of the Constitution for extension of the Punjab Forest (Amendment) Ordinance 2015."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That leave be granted to move a Resolution under Article 128(2)(a) of the Constitution for extension of the Punjab Forest (Amendment) Ordinance 2015."

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار اپنی اپنی نشستوں کے سامنے کھڑے ہو گئے)

سیکرٹری اسمبلی معزز ممبران کی گنتی کریں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، more then 93 Members یہاں پر موجود ہیں۔

(Leave is granted.)

قرارداد

MR ACTING SPEAKER: Minister for Law may move the Resolution.

آرڈیننس (ترمیم) جنگلات پنجاب 2015 کی میعاد میں توسیع

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of the Punjab Forest (Amendment) Ordinance 2015 (XVIII of 2015), promulgated on 17th July 2015, for a further period of ninety days with effect from 15th October 2015."

MR ACTING SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of the Punjab Forest (Amendment) Ordinance 2015 (XVIII of 2015), promulgated on 17th July 2015, for a further period of ninety days with effect from 15th October 2015."

The Resolution moved and the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of the Punjab Forest (Amendment) Ordinance 2015 (XVIII of 2015), promulgated on 17th July 2015, for a further period of ninety days with effect from 15th October 2015."

(The motion was carried.)

(The Resolution is passed.)

رپورٹیں
(جو پیش ہوئیں)

MR ACTING SPEAKER: Special Audit Report by the Auditor-General of Pakistan on the Accounts of Sargodha Improvement Trust, Housing, Urban Development and Public Health Engineering Department, Government of the Punjab for the year 2009-10. Minister for Law!

سرگودھا امپرومنٹ ٹرسٹ، محکمہ ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 10-2009 پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی سپیشل آڈٹ رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay:

> "The Special Audit Report by the Auditor General of Pakistan on the Accounts of Sargodha Improvement Trust, Housing, Urban Development and Public Health Engineering Department, Government of the Punjab for the year 2009-10."

MR ACTING SPEAKER: The Special Audit Report by the Auditor General of Pakistan on the Accounts of Sargodha Improvement Trust, Housing, Urban Development and Public Health Engineering Department, Government of the Punjab for the year 2009-2010 has been laid and referred to the Public Accounts Committee-II for examination and report within one year.

Audit Report on Widening/Improvement of Road from Bunga Hayat-Pakpattan-Arifwala, Communication and Works Department, Government of the Punjab for audit year 2011-12. Minister for Law!

محکمہ مواصلات و تعمیرات حکومت پنجاب کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 12-2011 بسلسلہ کشادگی / اصلاح بُنگہ حیات سے پاکپتن عارف والا روڈ کا ایوان میں پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay:

> "The Audit Report on Widening/Improvement of Road from Bunga Hayat-Pakpattan-Arifwala, Communication and Works Department, Government of the Punjab for audit year 2011-12."

MR ACTING SPEAKER: The Audit Report on Widening/ Improvement of Road from Bunga Hayat-Pakpattan-Arifwala, Communication and Works Department, Government of the Punjab for audit year 2011-12 has been laid and referred to the Public Accounts Committee-II for examination and report within one year.

پوائنٹ آف آرڈر

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

گیس کی قیمتوں میں اضافے سے کھاد کی قیمتوں میں اضافے کا خدشہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں نے کل سوئی گیس کی قیمتوں میں ہونے والے اضافے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کی تھی اور میری درخواست تھی کہ out of turn take up کر کے اسے پاس کیا جائے۔ لاء منسٹر صاحب نے وعدہ کیا تھا کہ اس پر آج بات کریں گے تو میری گزارش یہ ہے کہ یہ ایک انتہائی اہم مسئلہ ہے جو عوام کے حقوق سے متعلق ہے۔ ہم یہاں ایوان میں آتے ہیں تو ہمیں عوام کے مسائل کے حوالے سے بھی بات کرنی چاہئے۔ یہ اتنا بڑا اضافہ جو 63 فیصد ہے یہ فرٹیلائزر پر اور صنعتی استعمال پر ہے جبکہ 13 فیصد گھریلو صارفین کے لئے اضافہ ہے۔ ڈیزل کے اوپر میں نے کل بھی بات کی تھی کہ پاکستان کی تاریخ میں سب سے زیادہ سیلز ٹیکس لگا ہوا ہے تو میں یہ

چیزیں قرارداد کے اندر لا کر پیش کرنا چاہ رہا ہوں کہ ہم وفاقی حکومت سے سفارش کریں کہ اس اضافے کو وہ فی الفور واپس لے کیونکہ اس سے مہنگائی کا طوفان آئے گا جس سے عام آدمی کی زندگی مزید اجیرن ہو جائے گی۔ اس حوالے سے لاء منسٹر صاحب نے وعدہ کیا تھا کہ آج ہم اس کو take up کریں گے تو میری یہ گزارش ہے کہ میری قرارداد کو out of turn take up کر کے پاس کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترم قائد حزب اختلاف جو قرارداد پیش کرنا چاہتے ہیں، جو اضافہ ہوا ہے، کن مدات میں اضافہ ہوا ہے اور اس کا rational کیا ہے؟ میں نے متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری سے رابطہ کیا ہے تو وہ اس سے متعلقہ ساری تفصیل مجھے بھجوا رہے ہیں جو کہ ابھی مجھے موصول نہیں ہوئی کیونکہ میں اس ایوان میں آ گیا ہوں۔ قائد حزب اختلاف یہ تو فرما رہے ہیں کہ 63 فیصد، 63 فیصد اور انہیں یہ نہیں معلوم کہ عام صارف پر کتنے فیصد اضافہ ہوا ہے؟ یہ 63 فیصد کو بے تحاشا اضافہ کہہ رہے ہیں لیکن ان کے علم میں ہونا چاہئے کہ جو میری اُن سے زبانی بات ہوئی ہے کہ جو کھاد انڈسٹری ہے وہ ایک روپے کی favour یا concession اس بنیاد کے اوپر کہ اسے subsidize rate کے اوپر گیس فراہم کی جا رہی ہے، وہ کسانوں کو نہیں دے رہی اور جو اس نے اپنی product کی قیمت مقرر کی ہوئی ہے اس میں یہ چیزیں in built ہیں لہٰذا ان کے اوپر اضافہ جو ہے وہ آگے کسانوں پر pass on نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ رقم fix ہے تو اس پر جو 63 فیصد اضافہ ہوا ہے وہ دراصل کھاد انڈسٹری میں جو وہ پیسے بنا رہے تھے کہ ایک طرف سے subsidize گیس بھی لے رہے تھے اور دوسری طرف اپنی product کی پوری قیمت بھی وصول کر رہے تھے تو میں نہیں سمجھتا کہ وہ بڑے مفلوک الحال "عوام" ہیں جو فرٹیلائزر انڈسٹری میں ہیں اور ان کے لئے بہت زیادہ رعایت ہونی چاہئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اب ان کے اوپر جو 63 فیصد اضافہ ہوا ہے وہ بالکل ٹھیک ہوا ہے اور یہ بہت پہلے ہونا چاہئے تھا جو کہ اب ہوا ہے۔ باقی جو عام صارف ہے اس پر جو انہوں نے مجھے زبانی بتایا لیکن میں نے انہیں کہا کہ آپ اس کے facts & figures مجھے فیکس کریں۔ وہ 10 سے 13 فیصد کے درمیان ہے وہ 63 فیصد نہیں ہے تو اس کے متعلق اگر پوری تفصیل قائد حزب اختلاف کے پاس ہے تو یہ فرما دیں ورنہ میں سمجھتا ہوں کہ اس کا انتظار کر لیں۔ کھاد انڈسٹری پر اضافے کے اوپر اس معزز ایوان کو کوئی قرارداد پاس نہیں کرنی چاہئے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! مجھے بڑا ہی افسوس ہوا ہے لاء منسٹر کی اس بات سے کہ یہ اس اضافے کو ایک معمول کی بات قرار دیتے ہیں بلکہ اس کو defend کر رہے ہیں۔ قوم چیخیں مار رہی ہے، کسان رو رہے ہیں، پیٹ رہے ہیں اور عام آدمی کے لئے 13 فیصد اضافہ کیا کوئی اضافہ نہیں ہے؟ ایک طرف پٹرول کی قیمتیں جو دنیا میں کم ترین سطح پر ہیں 58 فیصد اس میں decline ہے اور اس میں کمی واقع ہوئی ہے اور ہماری حکومت نے 29 فیصد کیا اور بڑا احسان کیا ہے کہ 3 روپے پٹرول میں مزید کمی کر دی ہے جو benefit عوام کو ہونا چاہئے یہ صرف پٹرول اور گیس کی قیمتوں میں اضافہ کر کے سرچارج بڑھا کر، سیل ٹیکس بڑھا کر عوام کا کچومر نکال رہے ہیں اور حکومتی بنچوں کا یہ رویہ ہے کہ یہ اسے defend کر رہے ہیں۔ مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ آج پنجاب کے اندر کسانوں کے جو حالات ہیں لوگ خودکشیاں کر رہے ہیں اور غریب آدمی صرف بجلی کے بل کے ہاتھوں مجبور ہیں اور لوگ ذہنی مریض بن رہے ہیں۔ یہ بجلی کا بل، گیس کا بل دیکھ کر اُن کا خون خشک ہو جاتا ہے وہ دو وقت کی روٹی کھائیں یا یہ بجلی کا بل ادا کریں، گیس کا بل ادا کریں۔ آپ ان بلوں کے اندر دیکھیں 13 قسم کے سرچارج لگے ہوئے ہیں فلاں فنڈ، فلاں سرچارج، فلاں ٹیکس او خدا کے بندو! یہ جواب اضافہ ہوا ہے آپ کہتے ہیں کہ یہ کسانوں پر pass on نہیں ہوگا جناب! یہ 100 فیصد pass on ہوگا جب یہ گیس آپ اُن کو مہنگی دیں گے وہ definitely fertilizer مہنگی کریں گے fertilizer مہنگی ہوگی تو کسانوں کے اخراجات پہلے ہی بہت بڑھے ہوئے ہیں اور وہ پہلے ہی مرے ہوئے ہیں۔ یہ 13 فیصد آپ بڑھا رہے ہیں، میں جنرل کسٹمر کی بات کرتا ہوں میں رہائشی لوگوں کی بات کرتا ہوں کہ عام consumer کے لئے 13 فیصد کا اضافہ بہت بڑا اضافہ ہے۔ اس کی مخالفت میری سمجھ میں نہیں آتی کہ یہ کیوں مخالفت کر رہے ہیں کہ جی، مجھے ابھی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے اس کی detail آئے گی۔ تمام اخبارات میں اُس کی تفصیلات آچکی ہیں میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ہمیں پنجاب کے عوام کے جذبات کی ترجمانی کرنی چاہئے اُن کے دکھوں کا، اُن کے مسائل کا ادراک کرنا چاہئے۔ ہمیں ایوان سے یہ قرارداد پاس کرنی چاہئے کہ فیڈرل حکومت کو یہ پتا چلے ہمارے پنجاب کی عوام کے یہ جذبات ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ان کو allow کریں یہ قرارداد پیش کر لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب! لاء منسٹر صاحب کہتے ہیں آپ قرارداد پیش کریں۔ رانا صاحب یہ کل پیش کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور:(راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ کل 63فیصد،63فیصداور انڈسٹری کا نام نہیں لے رہے تھے آج شکر ہے جب میں نے بات کی ہے تو یہ 63فیصد سے 13 فیصد پر آگئے ہیں۔ ایک تقریر انہوں نے کل کی ہے، ایک تقریر انہوں نے آج کی ہے، ایک تقریر یہ کل کریں گے ان کو ہم بتائیں گے کہ اس قوم کو ذہنی مریض کس نے بنایا ہے جو خود ذہنی مریض ہے وہ پوری قوم کو ذہنی مریض بنانا چاہتا ہے تو یہ بجائے اس کے کہ کل ان کی ایک اور تقریر ہم سنیں یہ قرارداد پیش کریں میں اُس کو opposeکروں گا اور ایوان اُس کے اوپر ووٹ کر دے ان کو آپ allowکریں یہ پیش کریں۔

قائدِ حزبِ اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہم چاہتے ہیں کہ یہ opposeکریں ہم اسے پیش کریں گے تاکہ ان کا اصل چہرہ عوام کے سامنے آئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ کل قواعد کی معطلی کی تحریک properطریقے سے لے کر آئیں اُس کے بعد ایوان کی senseلے لیں گے۔ چلیں وہ کہہ رہے ہیں تو پیش کر دیں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

قائدِ حزبِ اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سوئی گیس کی قیمتوں کے اضافے کے بارے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سوئی گیس کی قیمتوں کے اضافے کے بارے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose.

جناب قائم مقام سپیکر: جی، oppose کیا گیا ہے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سوئی گیس کی قیمتوں کے اضافے کے بارے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک نامنظور ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس بروز جمعرات مورخہ 3- ستمبر 2015 صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2015

جمعرات، 3۔ ستمبر 2015

(یوم الخمیس، 18۔ ذیقعد 1436ھ)

سولھویں اسمبلی: سولھواں اجلاس

جلد 16: شمارہ 7

487

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 3۔ ستمبر 2015

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

سالانہ رپورٹوں پر عام بحث

1۔ ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی کی سال 12-2011 کی سالانہ رپورٹ پر عام بحث

ایک وزیر ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی کی سال 12-2011 کی سالانہ رپورٹ پر عام بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

2۔ پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سال 13-2012 کی سالانہ رپورٹوں پر عام بحث

ایک وزیر پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سال 13-2012 کی سالانہ رپورٹوں پر عام بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

489

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا سولھواں اجلاس

جمعرات،3۔ستمبر2015

(یوم الخمیس،18۔ذیقعد1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11بج کر30منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ
أَجْمَعِينَ ﴿٩٢﴾ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٩٣﴾ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَ
أَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ ﴿٩٤﴾ إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ ﴿٩٥﴾
الَّذِينَ يَجْعَلُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿٩٦﴾
وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ ﴿٩٧﴾ فَسَبِّحْ
بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ ﴿٩٨﴾ وَاعْبُدْ رَبَّكَ
حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ ﴿٩٩﴾

سورة الحِجر آیات 92 تا 99

تمہارے پروردگار کی قسم ہم ان سے ضرور پرسش کریں گے(92)ان کاموں کی جو وہ کرتے رہے(93)پس جو حکم تم کو (اللہ کی طرف سے)ملا ہے وہ(لوگوں کو)سنا دو اور مشرکوں کا(ذرا)خیال نہ کرو(94)ہم تمہیں ان لوگوں(کے شر)سے بچانے کے لئے جو تم سے استہزاء کرتے ہیں کافی ہیں(95)جو اللہ کے ساتھ معبود قرار دیتے ہیں سو عنقریب ان کو(ان باتوں کا انجام)معلوم ہو جائے گا(96)اور ہم جانتے ہیں کہ ان باتوں سے تمہارا دل تنگ ہوتا ہے(97)تو تم اپنے پروردگار کی تسبیح کہتے اور(اس کی)خوبیاں بیان کرتے رہو اور سجدہ کرنے والوں میں داخل رہو(98)اور اپنے پروردگار کی عبادت کئے جاؤ یہاں تک کہ تمہاری موت(کا وقت)آ جائے(99)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

یا مصطفٰے خیرالوریٰ تیرے جیہا کوئی نئیں
کنوں کھواں تیرے جیہا، تیرے جیہا کوئی نئیں
گودی ءِچ بہہ کے سرکار نوں سوہنے مٹھن منٹھار نوں
آکھے حلیمہ سعدیہ تیرے جیہا کوئی نئیں
تیرے جیہا سوہنا نبی لبھاں تے تاں جے ہووے کوئی
مینوں تے ہے ایناں پتا تیرے جیہا کوئی نئیں
اقصیٰ دے وچ آقا میرے پڑھ کے نماز پچھے تیرے
نبیاں نے وی ایہو کیہا تیرے جیہا کوئی نئیں

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 1959 مہر خالد محمود سرگانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1176 محترمہ راحیلہ خادم حسین کا ہے۔ ان کا accident ہوا تھا اور ہسپتال میں admit ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب فیضان خالد ورک کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب فیضان خالد ورک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میرا سوال نمبر 1195 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

شیخوپورہ: سڑکوں کی تعمیر و مرمت و دیگر تفصیلات

*1195: جناب فیضان خالد ورک: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ٹی ایم اے شیخوپورہ کا سال 12۔2011 تا 13۔2012 کا بجٹ سال وار کتنا تھا، تفصیل مد وار فراہم کریں؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی رقم ٹی ایم اے شیخوپورہ نے سڑکوں کی تعمیر پر خرچ کی؟

(ج) جن سڑکوں کی تعمیر کی گئی ان کے نام و تخمینہ لاگت اور مدت تکمیل بتائیں؟

(د) کتنی سڑکیں مقررہ مدت میں مکمل ہوئیں اور کتنی مقررہ مدت میں مکمل نہ ہوئیں؟

(ہ) جن سڑکات پر ابھی تک کام جاری ہے، وہ کب تک مکمل ہو جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) ٹی ایم اے شیخوپورہ کا بجٹ برائے سال 12-2011 مبلغ ۔/85,46,97,400 روپے تھا جبکہ سال 13-2012 کے لئے بجٹ ۔/73,21,20,110 روپے تھا۔ ہر دو سال ہائے کی مدوار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ٹی ایم اے شیخوپورہ نے سال برائے 12-2011 کے لئے سڑکوں کی تعمیر کی مد میں کوئی رقم خرچ کی تھی اور نہ ہی کوئی رقم مختص کی تھی تاہم سال 13-2012 کے لئے مبلغ 15.576 ملین روپے مختص کئے تھے جن میں سے مبلغ 12.322 ملین روپے خرچ ہوئے تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ وزیر اعلیٰ سپیشل initiative پروگرام برائے میونسپل سروسز کے لئے سی سی بی فنڈ سے مبلغ 4.785 ملین روپے مختص کئے گئے تھے اور جس میں سے مبلغ 4.207 ملین روپے خرچ ہوئے تھے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ٹی ایم اے شیخوپورہ کے زیر اہتمام جن سڑکوں کی تعمیر کی گئی ان منصوبوں کی تفصیل اور مدت تکمیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) لف شُدہ تفصیل کے مطابق تمام منصوبہ جات مقررہ مدت میں مکمل ہوئے۔

(ہ) تمام سڑکات مکمل ہو چکی ہیں کسی بھی سڑک کے منصوبہ پر کام جاری نہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! میں ان کے جواب سے مطمئن ہوں مگر میں ایک جز کے متعلق سوال کرنا نہیں چاہوں گا بلکہ آپ کے notice میں لانا چاہوں گا کہ جز (ج) میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ سڑکوں کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے لیکن ان میں ایک سڑک کی مرمت کی گئی ہے وہ سڑک رنی کا مینارہ غازی پھاٹک بنی ضرور ہے لیکن تھوڑا سا portion بنا ہے باقی بالکل ہی نہیں بنایا گیا۔ اس کے پیسے کدھر گئے یا کیا بنا اس کا کوئی پتا نہیں؟ میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب کے notice میں لانا چاہتا ہوں کہ اس کو check کر کے اس ایوان میں دوبارہ بتایا جائے۔ باقی کے جواب سے میں مطمئن ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بھٹی صاحب! جس سڑک کی یہ بات کر رہے ہیں اس کے حوالے سے آپ کے پاس جواب ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! میں اس کو check کر لیتا ہوں کیونکہ میرے پاس جو جواب ہے اس کے مطابق یہ پرانے منصوبے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اس کو check کروا کر جناب فیضان خالد ورک کو بتا دیجئے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال بھی جناب فیضان خالد ورک کا ہے۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! سوال نمبر 1196 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

شیخوپورہ: فائر بریگیڈ کے پاس گاڑیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1196: **جناب فیضان خالد ورک:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فائر بریگیڈ شیخوپورہ کے پاس آگ بجھانے والی کتنی گاڑیاں ہیں، یہ کس کس ماڈل کی ہیں، ان میں سے کتنی چالو حالت میں ہیں اور کتنی خراب ہیں، تفصیل فراہم کریں؟

(ب) فائر بریگیڈ شیخوپورہ کے پاس آگ بجھانے کے لئے کون کون سے آلات اور مشینری ہے، یہ کب خریدی گئی تھی، اس میں کتنی چالو حالت میں ہے اور کتنی خراب ہے؟

(ج) کیا فائر بریگیڈ شیخوپورہ کے پاس 60 فٹ اونچائی سے لے کر 100 فٹ اونچائی تک سیڑھیوں والی کتنی گاڑیاں ہیں، اگر نہیں تو ناگہانی اور ہنگامی حالات پر قابو پانے کے لئے یہ سیڑھیاں کب تک مہیا کر دی جائیں گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) فائر بریگیڈ شیخوپورہ کے پاس آگ بجھانے والی گاڑیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1) ہینو SAJ-1008 ماڈل 2002 چالو حالت میں ہے۔ (تحفہ از گورنر پنجاب)

2) ہینو SAJ-1007 ماڈل 2007 چالو حالت میں ہے۔

3) ہینو SAE-6048 ماڈل 1992 مرمت طلب ہے۔
4) ہینو SAD-4712 ماڈل 1990 واٹر باؤزر (مرمت طلب)
5) بیڈفورڈ SAC-451 ماڈل 1985 واٹر باؤزر (مرمت طلب)
6) ہینو SAJ-1009 ماڈل 2002 (بحکم ڈی سی او صاحب ٹی ایم اے مریدکے کے حوالے کر دی گئی ہے)۔

(ب) فائر بریگیڈ شیخوپورہ کے پاس آگ بجھانے کے لئے درج ذیل آلات اور مشینری ہے:

1۔ فائر فائٹنگ گاڑیاں۔
2۔ اے کلاس اور بی کلاس آگ کو بجھانے والی 10 نوذلز ہیں
(نوذل ایک ایسا آلہ ہے جس سے پانی کو آگ پر دُور سے پھینکا جاتا ہے)
3۔ گم بوٹ 2 درجن
4۔ فائر مین ایکس (کلہاڑا) ایک درجن
5۔ فائر فائٹنگ پائپ 600 فٹ
6۔ فوم کمپاؤنڈ 500 گیلن (یہ ایک ایسا کیمیکل ہے جس سے پٹرول وتیل وغیرہ لیکوئڈ فائر کو کنٹرول کیا جاتا ہے)
7۔ بریتھنگ آپریٹس 2 عدد

(ج) فائر بریگیڈ شیخوپورہ کے پاس 60 فٹ سے 100 فٹ اونچائی تک کوئی سیڑھیوں والی گاڑی موجود نہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال نمبر 1282 محترمہ راحیلہ خادم حسین کا ہے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1578 جناب ظہیر الدین خان علیزئی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 1630 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: یو سی۔ 37 میں سڑکوں کی تعمیر ومرمت کا مسئلہ

*1630: **ڈاکٹر نوشین حامد:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی-144 یو سی-37 لاہور کے مختلف علاقوں مثلاً محمود پارک گلی نمبر 35 ڈی شہاب پورہ، نورانی محلہ، حسین پارک، سلطان محمود کی روڈز ناکارہ ہو چکی ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سڑکوں کی تعمیر و مرمت کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) درست ہے۔

(ب) ترقیاتی سکیموں کی تجاویز منتخب عوامی نمائندگان کرتے ہیں جونہی ان کی جانب سے سکیم کی تجاویز موصول ہوں گی فوراً تعمیر کر دی جائے گی۔ واہگہ ٹاؤن کی جانب سے سڑکات کے پیچ ورک کا شیڈول تیار کر دیا گیا ہے جس میں سلطان محمود روڈ کا پیچ ورک کرنا بھی شامل ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! انہوں نے جز (الف) میں یہ اعتراف کیا ہے کہ سلطان محمود روڈ بالکل ناکارہ ہو چکی ہوئی ہے۔ میں اس کے بارے میں آپ کو بتانا چاہوں گی کہ یہ بہت اہم سڑک ہے جس کے دونوں اطراف بہت گنجان آبادی ہے اور چوبیس گھنٹے اس سڑک پر ٹریفک رہتی ہے۔ اس سڑک کے ٹوٹ پھوٹ کی وجہ سے اکثر یہاں پر حادثات ہوتے رہتے ہیں جس سے مالی و جانی نقصان ہوتا ہے اور علاقے کے لوگ بے حد پریشان ہیں۔ انہوں نے اعتراف بھی کیا ہے کہ یہ سڑک خراب ہے جو گزشتہ کئی سالوں سے خراب ہے۔ مختلف سڑکیں بنانے کے لئے تجاویز منتخب عوامی نمائندگان کرتے ہیں تو مجھے بتایا جائے کہ اس سڑک پر کیوں توجہ نہیں دی جا رہی اور اس کے لئے کیوں تجویز نہیں دی جا رہی جبکہ یہ گیارہ بارہ سال پرانی سڑک ہے مجھے بتایا جائے کہ اس پر کب توجہ دی جائے گی اور کب یہ سڑک بنے گی؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! اس سڑک پر پیچ ورک کا کام اسی مہینے کر دیا گیا ہے۔ پیچ ورک کی ضرورت تھی جبکہ نئے سرے سے بنانے کی ضرورت نہیں تھی جو کہ مکمل کر دیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ کب مکمل کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! اسی مہینے میں کر دیا گیا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! دو دن پہلے کیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کیا کام ہو گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! دو دن پہلے ہو گیا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اس سڑک کی حالت ایسی نہیں ہے کہ پیچ ورک ہو سکے۔ چونکہ میں خود وہاں رہتی ہوں اور میرا کئی دفعہ وہاں سے آنا جانا ہوتا ہے۔ شاید دو دن پہلے سوال آنے کی وجہ سے پیچ ورک کیا گیا ہے مگر وہ کافی نہیں ہے۔ انہوں نے جواب میں بھی اعتراف کیا ہے کہ وہ سڑک ناکارہ ہو چکی ہے اور ناکارہ سڑک کبھی بھی پیچ ورک سے ٹھیک نہیں ہوتی۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں، آپ کو مبارک ہو کچھ کام تو ہوا ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس کو دوبارہ دیکھیں اور جتنا ہو سکے بہتر کروائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ لاہور کی بنی ہوئی اربوں روپے کی سڑکیں غریب عوام کے پیسے سے اکھاڑ کر دوبارہ بنائی جا رہی ہیں۔ جو سڑکیں اندرون علاقوں کی ٹوٹی پھوٹی ہیں مثال کے طور پر میرے سے بدلا اس وجہ سے لیا جا رہا ہے کیونکہ میں پی ٹی آئی کے ووٹ لے کر آیا ہوں۔ آپ میرے گھر کے پاس آ کر دیکھ لیں۔ چونکہ آپ نے ایک کلومیٹر دُور اپنی گاڑی کھڑی کرنی ہے تب آپ نے گھروں میں آنا ہے اور یہ پچھلے ڈیڑھ سال سے ہے۔ یہ اس حکومت کی صورتحال ہے۔ جہاں پر ان کو پیسے نظر آتے ہیں وہاں پر underpasses گزار دیئے جاتے ہیں۔ سروسز ہسپتال اور کارڈیالوجی ہسپتال میں لوگ مر رہے ہیں لیکن 200 بیڈ کی ایمرجنسی نہیں بن سکی۔ 50۔ارب روپے کا پراجیکٹ بن رہا ہے، 72 کروڑ روپے سے 72 دن میں چونگی امر سدھو کا پُل بن گیا ہے۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! کیا یہ ضمنی سوال ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! یہ آپ کا ضمنی سوال تو نہیں ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! رانا صاحب کی بات بھی سن لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: رانا صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ میاں صاحب! آپ کا یہ ضمنی سوال تو نہیں ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہوں گا کہ میاں محمد اسلم اقبال نے فنڈز کے حوالے سے بات کی ہے تو لاہور شہر ہو یا پورا پنجاب ہو ہم نے کبھی بھی حکومت یا اپوزیشن کو اس طرح سے تقسیم نہیں کیا کہ جہاں پر اپوزیشن کے نمائندگان ہیں وہاں فنڈز نہ دیئے جائیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "جھوٹ جھوٹ" کی نعرے بازی)

جناب قائم مقام سپیکر: آپ سب ممبران بات سنیں۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! یہاں پر ہمارے جتنے ممبران ہیں جن کو اچھرہ اور سمن آباد کے علاقے سے گزرنے کا اتفاق خواہ پانچ سال پہلے ہوا ہو یا اب ہوا ہو، سب جانتے ہیں کہ LOS سے لے کر ملتان روڈ کو ملانے کے لئے خادم اعلیٰ پنجاب نے کروڑوں روپے کی لاگت سے بہترین سڑک بنائی ہے جہاں پر گھنٹوں ٹریفک جام رہا کرتی تھی۔ وہ سڑک میاں محمد اسلم اقبال کے حلقے سے ہی گزرتی ہے جہاں پر کروڑوں روپے کے فنڈز لگائے گئے ہیں۔ وہ سڑک میاں محمد شہباز شریف کے ماڈل ٹاؤن یا رائیونڈ سے نہیں گزرتی بلکہ میاں محمد اسلم اقبال کے علاقے سے گزرتی ہے۔ اس سڑک کے بننے سے پہلے جو لوگ فیروزپور روڈ سے گلشن راوی جانے کے لئے چوبرجی یا علامہ اقبال ٹاؤن روڈ کو use کرتے تھے اب وہ الحمدللہ بہترین سڑک ہے اور لوگ مال روڈ سے جیل روڈ اور پھر LOS سے سیدھا لاہور سے بآسانی باہر نکل جاتے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں point of explanation پر تھوڑی بات کروں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اس سڑک کی opening میں نے کی تھی جس کی لاگت 2005-06 کے اندر 57 کروڑ روپے تھی۔ اب 475۔ارب روپے میں یہ سڑک بنی ہے جس کو دو سال بنانے میں لگے ہیں۔ ہم نے یہ پراجیکٹ 2005 میں 57 کروڑ روپے سے شروع کیا تھا جبکہ یہ ان کی good governance ہے کہ اس پر 475۔ارب روپے لگا دیئے۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! اگر 2005 میں انہوں نے شروع کیا تھا تو پھر مکمل کیوں نہیں کیا؟

جناب قائم مقام سپیکر: پلیز تشریف رکھیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میرے علاقے میں جو صورتحال اس وقت اُس کی ملحقہ گلیوں اور سڑکوں کی ہے آپ دیکھ کر پریشان ہو جائیں گے کہ لوگ مختلف بیماریوں کا شکار ہو گئے ہیں اور یہ فخر کے ساتھ بات کر رہے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! پلیز تشریف رکھیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! 5۔ارب روپیہ انہوں نے جیب میں ڈالا ہے۔ 57 کروڑ روپے والی سڑک 475۔ارب روپے میں بنادی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ تقریر نہ کریں۔ آپ نے تقریر نہیں کرنی اور وقفہ سوالات میں ایسی کوئی بات نہیں ہو گی۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محمد صدیق خان! میں اگلا سوال بول چکا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! 2005 میں یہ منصوبہ شروع ہوا تھا تو کس نے روکا تھا کہ مکمل نہ کریں؟

جناب قائم مقام سپیکر: رانا صاحب! تشریف رکھیں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! اس پر ایک چھوٹا سا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ last ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! انہوں نے اس سوال کے جز (ب) میں جواب دیا ہے کہ ترقیاتی سکیموں کی تجاویز منتخب عوامی نمائندگان کرتے ہیں۔ میرا یہ ضمنی سوال ہے کہ لوکل باڈیز کے منتخب نمائندگان نہیں ہیں تو کون سے عوامی نمائندے ان سکیموں کی تجاویز دیتے ہیں اور کیا ایسا کوئی قانون یا ایکٹ موجود ہے جس کے تحت عوامی نمائندے ان منصوبوں کی تجاویز ٹی ایم ایز یا ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو دیتے ہیں؟ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کسی قانون کا حوالہ دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! چونکہ لوکل گورنمنٹ موجود نہیں ہے تو اس کی غیر موجودگی میں حکومتِ پنجاب نے ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن کمیٹیاں بنائی ہوئی ہیں جس میں متعلقہ ممبران کی نمائندگی ہوتی ہے۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! اس کی تحقیق کرنی چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محمد صدیق خان! ایک منٹ ان کی بات سنیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس کمیٹی کو head کون کرتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! وہاں پر مقامی ایم پی اے head کرتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کیا DCOs head کرتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): نہیں۔ کوئی بھی ایم پی اے اس کو head کرتا ہے بلکہ باری باری ایم پی اے صاحبان اس کمیٹی کو head کرتے ہیں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! جواب میں عوامی نمائندے کی بات کی گئی ہے۔ اس میں clarification ہونی چاہئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! اس کمیٹی میں مقامی ایم پی اے صاحبان ممبران ہوتے ہیں جو اپنے ضلع کی سکیموں کی نشاندہی کرتے ہیں جو پبلک اُن کے پاس لے کر آتی ہے۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! کیا ٹی ایم اے فنڈز کے لئے کسی ایم پی اے کو تجویز دینے کا قانونی طور پر حق حاصل ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محمد صدیق خان! میری بات سنیں۔ آپ پبلک کے نمائندے ہیں اور اگر آپ کے notice میں کوئی بات آتی ہے تو آپ کا حق بنتا ہے کہ آپ ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن کمیٹی کو نشاندہی کر سکتے ہیں اس میں ایسی کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! کوئی بھی شہری کسی بھی معاملے کی نشاندہی کر سکتا ہے۔ ممبران اسمبلی پاکستان کے شہری ہی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کسی بھی تحصیل یا ضلع میں جا کر نشاندہی کر سکتے ہیں اور یہ آپ بھی کر سکتے ہیں اور میں بھی کر سکتا ہوں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! تجاویز کی بات کی جا رہی ہے، نشاندہی کی بات نہیں کی جا رہی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، نشاندہی بھی کر سکتے ہیں۔ بہت شکریہ

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! یہ جواب دیکھیں کہ تجاویز کی بات ہے---

جناب قائم مقام سپیکر: صدیق خان صاحب! آپ بھی اپنے متعلقہ ٹی ایم او کو تجاویز دے سکتے ہیں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میں نشاندہی کی بات کر رہا ہوں---

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ تجویز بھی دے سکتے ہیں اور نشاندہی بھی کر سکتے ہیں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! آپ Custodian of the House ہیں اور اس ایوان کا کوئی نمائندہ، میں اس ایوان کا ممبر ہوں، اگر identify کرتا ہے تو آپ کو نوٹس لینا چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محمد صدیق خان! میں نے آپ سے کہہ دیا ہے کہ آپ بھی identify کر سکتے ہیں اور تجویز دے سکتے ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اس پر کوئی بات کرنا چاہتے ہیں؟

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! آپ اپنا clear concept کریں۔ آپ conscience clear کرتے ہیں کہ کیا یہ حق اپوزیشن کے ایم پی اے کے پاس ہے---

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، نہیں۔ آپ سکیموں کی بالکل نشاندہی کر سکتے ہیں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! نہیں۔ آپ اپنے conscience کے مطابق بتائیں کہ---

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! اپنے سوال کا نمبر بولیں۔ جناب محمد صدیق خان اور میاں محمد اسلم اقبال نے بتایا ہے ان کے حلقے سے 5۔ ارب روپے کی ایک سڑک گزری ہے اور وہ خود admit کر رہے ہیں تو کم از کم اس چیز کو appreciate کرنا چاہئے کہ کام تو ہوا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ اس ایک سڑک کی تعمیر میں 4۔ارب روپے مل جل کر کھا گئے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! یہ بات نہ کریں۔ جی، ڈاکٹر صاحبہ!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! 57کروڑ روپے کی یہ سڑک ہمارے دور میں شروع ہوئی تھی لیکن اب 5۔ارب روپے میں اسے بنایا گیا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ کی سڑک بن گئی ہے ؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ سڑک 57کروڑ روپے میں بنی تھی اور 475۔ارب روپے یہ کھا گئے ہیں اور ایک ایک کلومیٹر ہمیں پیدل جانا پڑتا ہے اس لئے یہ باقی بھی بنا دیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ نشاندہی کریں، وہ note کر رہے ہیں۔ اگلا سوال بھی ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔ ڈاکٹر صاحبہ! اپنے سوال کا نمبر بولیں!

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 1665 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: ٹھیکہ سے ہونے والی آمدن و دیگر تفصیلات

*1665: **ڈاکٹر نوشین حامد:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور شہر کی بکر منڈی، سلاٹر ہاؤس اور لوڈنگ فیس کا ٹھیکہ سال 13-2012 کتنے میں نیلام ہوا تھا؟

(ب) بکر منڈی، سلاٹر ہاؤس اور لوڈنگ فیس کے حصول کے لئے کتنا عملہ بھرتی کیا گیا ہے، ان کی تفصیل بتائی جائے اور ان کی تنخواہوں اور دیگر مدات میں ہونے والے سال 13-2012 کے اخراجات کی تفصیل بتائی جائے ؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) بکر منڈی برائے سال 13-2012 کا ٹھیکہ مبلغ 15کروڑ 25لاکھ روپے اور لوڈنگ فیس برائے سال 13-2012 کا ٹھیکہ مبلغ 3کروڑ 60لاکھ روپے میں نیلام ہوا تھا اور جہاں تک

سلاٹر ہاؤس کا تعلق ہے beef سلاٹر ہاؤس کوٹ کمبوہ مورخہ 15-03-2012 اور mutton سلاٹر ہاؤس مورخہ 31-08-2012 کو بند کر کے سلاٹرنگ فیس کی ذمہ داری Pamco شاہ پور کانجراں کو تفویض کر دی گئی۔

(ب) بکر منڈی اوور لوڈنگ فیس کی وصولی کے لئے سابقہ میونسپل کارپوریشن کے بھرتی شدہ 35 ملازمین ابھی تک اپنی ڈیوٹی سر انجام دے رہے ہیں۔ نئی تقرری نہ کی گئی ہے۔ ان ملازمین کو سالانہ تنخواہ 80 لاکھ روپے ادا کی گئی جو ٹھیکیداران نے ادا کی۔ اس کے علاوہ ان ملازمین کو سلاٹر ہاؤس pamco کے معرض وجود میں آنے کی وجہ سے سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ میں ایڈجسٹمنٹ کے لئے مورخہ 01-03-2013 کو بھیج دیا گیا ہے۔ ان ملازمین کی ایڈجسٹمنٹ کا معاملہ ابھی تک سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ میں زیر التواء ہے تاہم تمام ملازمین ٹی ایم اے اقبال ٹاؤن میں تعینات ہیں اور ٹاؤن سے تنخواہیں وصول کر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! پہلے اس کو clear کر لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محمد صدیق خان صاحب! وقفہ سوالات کے بعد اس پر بات کریں گے۔ جی، ڈاکٹر صاحبہ!

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: باؤ اختر علی! آپ تشریف رکھیں۔ جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! جز (الف) میں بتایا ہے کہ بیف اور مٹن سلاٹر ہاؤسز کو بند کر دیا گیا ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! سلاٹر ہاؤس کیوں بند کئے گئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! پہلے سلاٹر ہاؤسز شہر کے اندر تھے اور ارد گرد بہت زیادہ آبادی ہو چکی تھی جس کے بعد یہ معاملہ اسمبلی میں آیا تو پچھلی حکومت نے commitment کی تھی کہ سلاٹر ہاؤس کو باہر بھیجنے کا وعدہ پورا کیا جائے گا تو اسے شہری آبادی سے باہر شفٹ کیا گیا ہے۔ ابھی شاہ پور کانجراں میں جہاں پر بکر منڈی کو شفٹ کیا گیا ہے تو وہاں پر ایک جدید سلاٹرنگ پلانٹ لگایا ہے جو کہ کام کر رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شہر سے باہر اسے شفٹ کیا گیا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! شاہ پور کانجراں میں جو سلاٹر ہاؤس شفٹ کیا گیا ہے، شہر لاہور جو 50 کلو میٹر کے علاقے میں پھیلا ہوا ہے تو اس میں اس قدر لوگ پریشان ہیں کہ ملتان روڈ کے ایک طرف شہر سے باہر یہ سلاٹر ہاؤس چلا گیا ہے جس کی وجہ سے شہر کے دوسرے علاقوں کے لوکل لوگ پریشان ہیں۔ چاہئے تو یہ تھا کہ جس طرح پہلے شہر کے اندر چار کونوں پر چار مقامات جنہیں "کمیلے" کہتے تھے، وہاں سلاٹر ہاؤس کام کر رہے تھے اور مقامی قصاب اپنی ضرورت کے مطابق گوشت لیتے تھے اور وہاں سے شفٹ ہو جاتے تھے تو کیا حکومت کے پاس کوئی ایسی تجویز ہے، پورے شہر کی ڈیڑھ کروڑ کی آبادی کو صرف ایک سلاٹر ہاؤس اور اس کے بارے میں بھی ٹی وی پر جو reports چلی ہیں وہ بڑی خوفناک ہیں کہ اس کی کارکردگی انتہائی ناقص ہے اور جو کچھ بتایا گیا تھا اس کے مطابق وہاں پر کوئی کام نہیں ہو رہا تو کیا اس ایک سلاٹر ہاؤس کو پھیلانے یعنی دو تین مزید سلاٹر ہاؤس بنانے کا کوئی حکومت کا پروگرام ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! پہلے بھی لاہور میں مختلف مقامات پر سلاٹر ہاؤس حکومت کی طرف سے نہیں تھے بلکہ ایک ہی جگہ سلاٹر ہاؤس بکر منڈی میں تھے۔ ابھی بھی جو PAMCO کا چل رہا ہے تو اس کی capacity کافی ہے اور وہاں پر مٹن اور بیف کے حوالے سے وہ full capacity پر نہیں چل رہا اور وہاں پر ابھی گنجائش بہت زیادہ ہے۔ میرے خیال میں وہ کامیابی سے چل رہا ہے اور جس طرح آپ جانتے ہیں کہ housing conditions ہیں تو پہلے جس طرح سلاٹر ہاؤس ہوتے تھے وہاں پر بیمار جانوروں کے حوالے سے بھی شکایات آتی تھیں اور صفائی کے متعلق۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! مختصراً بتا دیں کہ مزید کوئی سلاٹر ہاؤس بنانے کا آپ کا ارادہ ہے یا نہیں ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر!ان کی تجویزاچھی ہے اوراس حوالے سے حکومت سوچ رہی ہے کہ جنوبی لاہور میں ایک مزید سلاٹرہاؤس بنایاجائے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر!بنائے جانے والے سلاٹرہاؤس میں ذبح کیااسلامی اصولوں کے مطابق ہورہی ہے کیونکہ ویڈیوز موجود ہیں کہ وہاں پر تکبیر نہیں پڑھی جارہی اور جانوروں کو غلط طریقے سے ذبح کیا جارہاہے تو اس کے بارے میں کس طرح ensure کرتے ہیں کہ اسلامی اصولوں کو follow کیا جاتا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر!اس طرح کی کوئی بھی بات نہیں ہے کہ وہاں پر غیر اسلامی طریقے سے جانوروں کو ذبح کیا جا رہاہے بلکہ وہاں پر باقاعدہ تکبیر کے ساتھ ذبح کیا جاتا ہے۔سوشل میڈیاپر جو ویڈیوز ہیں وہ مختلف ممالک کی ہیں اور وہ لاہور شہر کی یا PAMCO کی نہیں ہیں۔سوشل میڈیاپر مختلف ممالک کی ویڈیوز ہر لحاظ سے موجود ہوتی ہیں اور شاید محترمہ نے ایسی ہی کوئی ویڈیو دیکھی ہو۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر!ہمارے مقامی لوگوں کی ویڈیوز ہیں۔وہ باہر کے ممالک کی ویڈیوز کیسے ہوسکتی ہیں؟آپ اس کو دیکھ لیں اوراس کے بعد بتائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ!آپ ان کو ویڈیو دیں جسے وہ دیکھیں گے۔اگلا سوال محترمہ لبنیٰ ریحان کاہے۔جی، محترمہ!

محترمہ لبنیٰ ریحان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر!سوال نمبر 1677 ہے، جواب پڑھاہوا تصور کیاجائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھاہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: بی آر بی سروس روڈ کی تعمیر کا معاملہ

*1677: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیاوزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایک مؤقراخبار نوائے وقت کی خبر مورخہ 13-07-26 کے مطابق برکی پل لاہور کے قریب بی آر بی سروس روڈ کافی عرصہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ بالا سڑک کی تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) درست ہے۔

(ب) مذکورہ سڑک کی لمبائی 11 کلومیٹر ہے اور اس کی تعمیر مرمت کا تخمینہ 63.727 ملین لگایا گیا ہے جو کہ وزیراعلیٰ پنجاب کے رورل روڈ پروگرام (KPRRP) کے فیز۔3 میں DCC کی سفارش پر شامل کر لیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (ب) سے متعلق ہے کہ مذکورہ سڑک کی لمبائی 11 کلومیٹر ہے اور اس کی تعمیر ومرمت کا تخمینہ 63 ملین روپے لگایا گیا ہے جو کہ وزیراعلیٰ پنجاب کے روڈ پروگرام کے فیز۔3 میں DCC کی سفارش پر شامل کر لیا جائے گا" تو میرا سوال ہے کہ کب تک شامل کر لیا جائے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! اس پر بطور پارلیمانی سیکرٹری میرا تو بالکل اختیار نہیں ہے کہ میں ensure کروں کہ roads کب بن جائیں گی۔ یہ DCC اور لوکل کمیٹیاں اس لئے بنائی جاتی ہیں کہ اپنے اضلاع کے فنڈز کو priority پر خرچ کریں۔ جہاں پر پہلے ضرورت ہے وہاں پر پہلے خرچ کریں اور جہاں بعد میں ضرورت ہے پھر وہاں خرچ کریں۔ DCC اور لوکل کمیٹی کو ہم نے بھی سفارش کر دی ہے اور اب یہ ان کی صوابدید ہے اور انہوں نے ہم سے وعدہ کیا ہے کہ اسے "خادم اعلیٰ روڈ پروگرام" کے تیسرے فیز میں شامل کر لیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال نمبر 1728 جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ) کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا ہے۔ اگلا سوال جناب احمد خان بھچر کا ہے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! سوال نمبر 1786 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

میانوالی: پی پی۔45 میں لوکل گورنمنٹ کے منصوبہ جات کی منظوری و دیگر تفصیلات

*1786: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی۔45 میانوالی میں لوکل گورنمنٹ کے کون کون سے منصوبہ جات کی منظوری دی، سال وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) ان میں سے کتنے ایسے منصوبے ہیں جو بروقت مکمل نہ ہو سکے اس کی وجوہات نیز یہ منصوبے کب شروع کئے گئے اور ان کی مدت تکمیل کیا تھی؟

(ج) کیا محکمہ آئندہ کے لئے کوئی ایسے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتا ہے کہ کوئی منصوبہ تاخیر کا شکار نہ ہو اور اگر ہو تو تاخیر کرنے والے ذمہ داران کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران حلقہ پی پی۔45 میں ایم پی اے package، پی ڈی پی، ایم پی اے /ایم این اے 12-2011 & 11-2010 package وزیراعلیٰ special package 12-2011 اور ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ پروگرام 13-2012 کے 20 منصوبے جن کی مالیت مبلغ 86.544 ملین روپے تھی جو 09-2008 سے 14-2013 میں شروع ہوئے۔ مذکورہ منصوبہ جات کی سال وار تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ تمام منصوبے مکمل ہو چکے ہیں۔

(ج) تمام محکموں نے آئندہ تمام منصوبوں کو بروقت مکمل کرانے کی ہدایت کی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال تو کیا کروں کیونکہ اس پر تو ویسے ہی ضمنیاں لکھنے کو دل کرتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس میں کیا ہے؟

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! ضمنیاں لکھنے کو دل کرتا ہے کیونکہ سوال کچھ اور پوچھا گیا ہے اور میں معذرت کے ساتھ یہ عرض کروں گا کہ ایک تو انہوں نے ایم پی اے package بتایا ہے۔ میں نے سوال پوچھا ہے پچھلے پانچ سالوں میں اور یہ مجھے لے کر چلے گئے ہیں 2008 میں۔ میں نے پوچھا کہ 2015 سے پیچھے پانچ سال جو بنتے ہیں تو یہ 2008 سے لے کر 13-2012 کا بتا رہے ہیں۔ ایک تو یہ جواب ہی غلط ہے۔ میں نے پچھلے پانچ سالہ دور میں نہیں پوچھا بلکہ میں نے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ آپ اب پوچھ لیں ناں۔ آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں؟

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میرے تو سوال کا جواب ہی نہیں آ رہا۔ انہوں نے ایک سکیم کہ لوکل گورنمنٹ نے جو 2.5 ملین روپے کی میرے حلقہ پی پی۔45 میں ہے، اوپر لکھ رہے ہیں کہ ایم پی اے package میں ہے مجھے تو وہاں پر کسی نے بھی پوچھا تک نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بھچر صاحب! آپ کا یہ سوال ہمیں 13-08-06 کو موصول ہوا اور اس سے پچھلے پانچ سال 2008 تک ہی جائیں گے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: بھچر صاحب! یہ ریکارڈ پر ہے دیکھیں اب 2015 ہے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں نے ابھی یہ سوال دوبارہ دیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اچھا۔ ہمارے پاس یہ پرانا ہے۔ یہ 2013-08-06 کو ہمارے پاس ریکارڈ پر آیا ہے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! جواب 2015-08-31 کو آیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس میں بھی 2013-08-06 تاریخ ترسیل درج ہے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! آپ میرا یہ سوال pending کر دیں لیکن اس کی 2015 تک کی تفصیل مجھے دے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس سوال کو pending کیا جاتا ہے اس کی 2015 تک کی detail لے کر آئیں۔ اگلا سوال نمبر 1889 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہے لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! یہ سوال اگلی دفعہ کب آئے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جس دن اس ڈیپارٹمنٹ کا Question Hour ہوگا۔ اگلا سوال نمبر 1904 جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ) کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2049 محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب ذوالفقار غوری کا ہے، سوال نمبر بولیں۔

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! سوال نمبر 2189 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد: موضع کوٹلی امیر سنگھ میں مسیحی قبرستان کے مسائل

*2189: جناب ذوالفقار غوری: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حافظ آباد کے نواحی گاؤں کوٹلی امیر سنگھ (نیا کلیر والا) میں عیسائیوں کے قبرستان میں بااثر افراد نے مال مویشی چرانے شروع کر دیئے ہیں جس کے باعث متعدد قبریں مسمار ہو گئی ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا پنجاب حکومت بااثر لوگوں کو گرفتار کرنے اور قبرستان کی چار دیواری کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) درست ہے کہ حافظ آباد کے نواحی گاؤں کوٹلی امیر سنگھ (نیا کلیر والا) میں عیسائیوں کا قبرستان موجود ہے لیکن یہ درست نہ ہے کہ بااثر افراد نے جان بوجھ کر مذکورہ قبرستان میں مویشی چرانے شروع کر دیئے ہیں چار دیواری نہ ہونے کے باعث بعض اوقات اتفاقیہ طور پر جانور قبرستان میں داخل ہو جاتے ہیں جنہیں فوراً نکال دیا جاتا ہے۔ مویشی چرانے کی وجہ سے قبریں مسمار ہونے کی بات قطعی طور پر غلط ہے۔ قبرستان کافی پرانا ہے اور موسمی تغیرات

اور ورثا کی طرف سے مناسب دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے کچھ قبروں کے نشانات مٹ رہے ہیں۔

(ب) قبرستان کے گرد چار دیواری نہ ہے۔ قریبی زمیندار افراد کو اس امر کے لئے پابند بھی کر دیا گیا ہے کہ اتفاقیہ طور پر بھی مال مویشی قبرستان میں داخل نہ ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! یہ انہوں نے جز (الف) کا جواب دیا ہے اُس سے میں مطمئن نہیں ہوں کیونکہ انہوں نے لکھا کہ بعض اوقات اتفاقیہ طور پر جانور قبرستان میں داخل ہو جاتے ہیں اتفاقیہ طور پر تو کبھی بھی داخل نہیں ہو سکتے اور یہ بھی لکھا ہے کہ جنہیں فوری طور پر قبرستان سے نکال دیا جاتا ہے اس کا مطلب ہے کہ کوئی ایسا بندہ وہاں پر موجود ہے جو فوری طور پر جانوروں کو نکال دیتا ہے اس لئے میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں اور دوسری specially یہ بات لکھی تھی کہ قبرستان---

جناب قائم مقام سپیکر: جناب ذوالفقار غوری! آپ کیا کہتے ہیں کہ جان بوجھ کر جانور قبرستان میں داخل کئے جاتے ہیں۔ (شور وغل)

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! بالکل ایسا ہی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ نشاندہی کریں کون ایسی حرکت کرتا ہے۔

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ قبریں وہاں پر جانوروں کی وجہ سے مسمار ہو جاتی ہیں۔ (شور وغل)

MR ACTING SPEAKER: Order in the House, Order in the House.

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! جانور قبریں مسمار کر دیتے ہیں لہٰذا اُن کی روک تھام کے لئے اقدامات کئے جائیں اور انہوں نے جو دوسرا جواب دیا ہے کہ جو قریبی زمیندار افراد ہیں اُن کو پابند کر دیا گیا ہے لیکن میں آج بھی وثوق سے یہ بات کہتا ہوں جیسے آج سے دو سال پہلے یہ سوال تھا تو آج بھی صورتحال ویسے ہی ہے تو اس کے لئے---

جناب قائم مقام سپیکر: غوری صاحب! اس میں آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ وہاں پر زمیندار یا جو لوگ ہیں اُن کو پابند کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب آپ نے اس پر کیا اقدامات کئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! ہم نے جو ٹی ایم اے کی ریگولیشن برانچ ہے اُن کے اہلکاروں کی وہاں پر ڈیوٹی لگائی ہوئی ہے جو ہر دوسرے چوتھے دن وزٹ کرتے ہیں۔ جہاں تک قبروں کے مسمار ہونے کا تعلق ہے تو مسمار کوئی بھی نہیں کرتا موسم کی وجہ سے ہو جاتی ہیں۔ آپ کو پتا ہے کہ یہ نہ صرف کرسچئن بلکہ جو مسلم قبرستان ہے وہاں پر بھی یہ مسئلہ ہوتا ہے۔ جہاں پر عزیز واقارب جاتے رہتے ہیں وہ اپنے عزیز واقارب کی قبروں کی دیکھ بھال کرتے ہیں وہاں قبریں زیادہ بہتر حالت میں ہوتی ہیں اور جہاں پر کوئی سال ہا سال نہ جائے تو ان قبرستانوں میں ایسی قبروں کے نام ونشان مٹنا شروع ہو جاتے ہیں۔ ایسے نہیں ہے کہ کوئی جان بوجھ کر جانور کسی قبرستان میں بھیجے اور اُس کی بے حرمتی کرنا چاہے اس طرح کی بات نہیں ہے آپ جانتے ہیں کہ زمینداروں کے پاس دیہاتوں میں جانور ہوتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ دوبارہ سب کو ہدایات جاری کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جی، انشاءاللہ ہم نے یہ سپیشل ہدایت ابھی چند دن پہلے جاری کی تھی۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ دوبارہ اُن کو ہدایت سختی سے جاری کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال جناب احمد شاہ کھگہ کا ہے، سوال نمبر بولیں۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2199 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع پاکپتن: پی پی۔229 میں سیوریج، سولنگ ونالیوں کے بغیر دیہاتوں کی تفصیلات

*2199: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔229 ضلع پاکپتن میں کتنے دیہات ایسے ہیں جن میں پکے سولنگ و نالیاں موجود ہیں اور کتنے دیہات ایسے ہیں جہاں ابھی تک گلیاں کچی ہیں اور سیوریج کے لئے کوئی نالیاں بھی نہ ہیں۔ تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) جن دیہاتوں میں سولنگ اور نالیاں موجود نہ ہیں کیا حکومت نے اب تک یہ سہولیات بہم پہنچانے کے لئے کوئی سروے وغیرہ کروایا ہے اگر نہیں تو کیا حکومت سروے کرانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) مذکورہ حلقہ کے جن دیہاتوں میں سولنگ و نالیاں نہیں بنیں کیا حکومت وہاں بھی سولنگ اور نالیاں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) حلقہ پی پی۔229 میں کل 61 دیہات ہیں جن میں سے 36 دیہات ایسے ہیں جہاں پکے سولنگ و نالیاں موجود ہیں اور پچیس دیہات ایسے ہیں جن میں سولنگ و نالیاں موجود نہ ہیں۔

(ب) جن دیہاتوں میں سولنگ و نالیاں موجود نہ ہیں ان کا سروے جاری ہے پچیس دیہات میں سے پانچ کا سروے مکمل کر لیا گیا ہے اور کام جاری ہے اور باقی بیس کا سروے جاری ہے۔

(ج) جن دیہاتوں میں سولنگ و نالیاں موجود نہ ہیں آئندہ مالی سالوں میں رقم مختص کر کے ٹی ایم اے یہ سہولیات بہم پہنچانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ محکمہ نے جو جواب لکھ کر بھیجا ہے کہ حلقہ پی پی۔229 میں کل 61 دیہات ہیں اور 36 ایسے گاؤں ہیں جہاں سولنگ نالیاں موجود ہیں اور 25 میں موجود نہیں ہیں یہ ریکارڈ محکمہ نے بنایا ہے میں آپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ اُس حلقہ پی پی۔229 سے میں الیکشن لڑا ہوں اور یہ جو جواب انہوں نے لکھا ہے کہ اس میں کل 61 گاؤں ہیں جبکہ میرے حلقہ میں 129 گاؤں ہیں۔ آپ اس پر توجہ کریں اور ان سے پوچھیں کہ 61 گاؤں کون سے حلقے میں ہیں اور جو میرے 68 گاؤں نکال دیئے گئے ہیں مجھے تو حکومت وقت فنڈ بھی نہیں دے رہی اوپر سے میرے گاؤں بھی نکال رہے ہیں آپ ان سے پوچھیں کہ جو جواب ہمیں ملا ہے کیا یہ درست ہے؟ اس کا جواب دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ نے کیوں 61 گاؤں لکھے ہیں وہ تو زیادہ بتا رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! تحصیل کے اندر جو گاؤں ہوتے ہیں اُن کے اندر آپ کہہ سکتے ہیں یہ ایک رپورٹ میں تقریباً یہاں پر ایسے گاؤں ہیں جن کی نشاندہی کی گئی ہے کہ جن میں سولنگ نالیاں موجود ہیں اور جن میں سولنگ نالیاں موجود نہیں ہیں جو موضع جات ہوتے ہیں اُن کے ساتھ چھوٹے چھوٹے ڈیرے اور اس طرح کے گاؤں بھی چھوٹے چھوٹے بن جاتے ہیں جو ریونیو ریکارڈ میں نہیں ہوتے اور زیادہ بہتر ہے کہ گاؤں کی جو ریونیو states ہیں وہ تو ریونیو ریکارڈ ہی بتا سکتا ہے لیکن یہ ہماری تحصیل کے اندازے کے مطابق تھے وہ ہم نے رپورٹ پیش کی ہے اور جہاں تک ان کی ڈویلپمنٹ کا تعلق ہے تو وہاں پر سال 14-2013 میں سات عدد منصوبے یہاں پر ان دیہات میں شروع کئے گئے ہیں جو تقریباً مکمل ہو چکے ہیں کہتے ہیں تو میں پڑھ کر بتا سکتا ہوں۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میری گزارش صرف یہ ہے کہ آپ لوکل گورنمنٹ محکمہ کو کل بُلا لیں یا مجھے ابھی حکم کریں کیونکہ میں نے چپا چپا چھان مارا ہے ابھی کہیں میں لسٹ لکھوا دیتا ہوں یہ لکھنا شروع کریں یا کل کا یہ وقت بتا دیں کہ لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کو بُلا لیا جائے اگر 129 گاؤں نہ ہوں تو میں resign دے دوں گا اگر 61 ہوں تو محکمہ سے آپ پوچھیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ریونیو ریکارڈ میں بھی 129 ہیں؟

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! بالکل 129 پولنگ سٹیشن ہیں آپ چاہیں تو میں ابھی زبانی بولنا شروع کر دیتا ہوں اور وہ لکھنا شروع کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس سوال کو ریونیو ڈیپارٹمنٹ کو refer کر دیتے ہیں؟

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! نہیں۔ یہ سوال ریونیو کو کیوں دینا ہے۔ انہوں نے جواب دیا ہے 61 گاؤں ہیں جبکہ میرے حلقے میں 129 گاؤں ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اُن کے ریکارڈ کے مطابق ایسے ہو گا۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر !اگر سوال کو pending کرنا ہے تو pending کر دیں لیکن محکمہ کو بُلائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محکمہ کو اس میں بُلانے والی کوئی بات نہیں ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر !اگر معزز ممبر ملنا چاہتے ہیں تو کوئی بات نہیں۔ میں انہیں وقت دے دیتا ہوں کل ہم بیٹھ کر اس پر بات کر سکتے ہیں۔ کل اگر ان کا مسئلہ حل ہوتا ہے یا یہ مطمئن ہوتے ہیں تو کل لوکل گورنمنٹ سے meeting کر لیتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شاہ صاحب! کل آپ ان کے ساتھ بیٹھ کر اس کو حل کر لیں۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! سوال کو pending کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ جی، اگلا سوال بھی جناب احمد شاہ کھگہ صاحب کا ہے، سوال نمبر بولیں۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میری منسٹر محکمہ لوکل گورنمنٹ سے meeting کروائی جائے تاکہ اُن کو پتا چلے کہ نیچے اُن کا محکمہ کیا کر رہا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: شاہ صاحب! ایسے نہ کریں جب میں نے کہہ دیا کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہاں پر موجود ہیں اُن کے ساتھ بیٹھ کر اس مسئلہ کو حل کر لیں۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میں کہہ رہا ہوں اگر میری بات غلط ہو تو میرا resign قبول کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ جناب! اس کو بیٹھ کر verify کریں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ہم معزز پارلیمانی سیکرٹری کا احترام کرتے ہیں بڑے زبردست ورکر آدمی ہیں۔ میرے حلقے کے قریب ان کا حلقہ بھی ہے لیکن جس بندے نے کام کرنا ہے وہ متعلقہ منسٹر تو ہونا چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: معزز پارلیمانی سیکرٹری بھی کام کر رہے ہیں آپ یہ بات نہ کریں۔ جی، جناب احمد شاہ کھگہ!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ کی اسمبلی میں پارلیمانی سیکرٹری کا رول کیا ہے سوائے سوالوں کے جواب دینے کے۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! آپ لوکل گورنمنٹ کے منسٹر کو بلائیں تو سہی ناں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بالکل رول ہے۔ شاہ صاحب! یہاں پر معزز پارلیمانی سیکرٹری موجود ہیں آپ اگلا سوال نمبر بولیں۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میرے ضلع سے لوکل گورنمنٹ کو بُلائیں تو سہی، کم از کم اُن کا سامنا تو میرے ساتھ کروائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شاہ صاحب! آپ نے یہ سوال کرنا ہے یا نہیں؟

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 2203 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع پاکپتن: چک SP/59 سے سندھے خان روڈ کی تعمیر کی تفصیلات

*2203: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی-229 ضلع پاکپتن میں ایک سڑک جو وہاں کی عوام خصوصاً کسانوں کی سہولیات کے پیش نظر ہری پور سے سندھے خان روڈ نکلتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سابقہ حکومت میں ہری پور سے سندھے خان روڈ تک پکی سڑک بنانے کی منظوری دی گئی تھی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہری پور سے چک نمبر SP/59 تک پکی سڑک بنا دی گئی جبکہ چک SP/59 سے چک شاہو بلوچ سے گزرتی ہوئی سندھے خان روڈ تک ویسے ہی چھوڑ دی گئی؟

(د) اگر درج بالا جز کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت چک SP/59 سے سندھے خان روڈ تک پکی سڑک بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ ہری پور سے چک نمبرSP/59 تک پکی سڑک بنادی گئی ہے لیکن چک نمبرSP/59 سے چک شاہو بلوچ سے گزرتی ہوئی سندھے خان روڈ تک سڑک منظور نہ ہوئی ہے۔

(د) ضلعی حکومت سالانہ بجٹ 15-2014 میں سکیم کو شامل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میں نے سوال کیا تھا کہ ایک سڑک ہے جو ہری پور اور سندھے خان کو لنک کرتی ہے انہوں نے کہا ہے کہ یہ درست بات ہے وہاں سڑک ہے اس کی ضرورت بھی ہے دوسرا انہوں نے لکھا ہے گورنمنٹ اس سڑک کو 15-2014 کے سالانہ بجٹ میں شامل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جبکہ یہ پچھلا سال 15-2014 تھا یہ سال بھی گزر چکا ہے۔ اب 16-2015 ہے تو اس کے بارے میں یہ کیا کہتے ہیں کہ اس کو اس سال میں رکھنا پسند کرتے ہیں یا نہیں؟ کیونکہ یہ مان تو خود گئے ہیں کہ اس سڑک کی ضرورت ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! یہ بالکل معزز ممبر درست کہہ رہے ہیں کہ اس سال بھی پہلی جو DDC ہے اُس میں اس سڑک کو نہیں رکھا گیا لیکن میری ڈی سی او صاحب سے بذات خود بات ہوئی ہے اور میں نے انہیں request کی ہے کہ اس کو رکھا جائے کیونکہ یہ پہلے بھی اسمبلی میں سوال آ چکا ہے۔ انشاء اللہ انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ جو next DDC ہوگی اس میں اس سڑک کو رکھ لیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! یہ فرما رہے ہیں کہ ڈی سی او صاحب نے وعدہ کیا ہے، وعدہ تو میں ان سے اس ایوان میں لینا چاہتا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! میرے پاس تو ایسے اختیارات نہیں ہیں کہ میں یہاں پر روڈز کے لئے فنڈز تقسیم کروں۔ پارلیمانی سیکرٹری کے پاس ایسے کوئی اختیارات نہیں ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اب یہ بات ٹھیک ہو گئی ہے میں نے آپ سے پہلے ہی بات کی تھی۔

جناب قائم مقام سپیکر: میری بات سنیں، ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے فنڈز یہ کیسے استعمال کر سکتے ہیں؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پھر محکمہ لوکل گورنمنٹ غلط جواب دے رہا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ایک کام کریں کہ ساری اپوزیشن آج میاں اسلم صاحب کو موقع دے دے کہ سارے سوال یہی کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! جب معزز پارلیمانی سیکرٹری فرما رہے ہیں کہ یہ میرے اختیار میں نہیں ہے تو پھر لوکل گورنمنٹ کو بلایا تو جائے۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! چونکہ یہ معاملہ اسمبلی میں اٹھایا گیا ہے اس لئے ہم نے یہ تجویز دی ہے۔ ایم پی ایز، ایم این ایز صرف تجویز دیتے ہیں جس طرح ایک شہری تجویز دیتا ہے کہ میری گلی سڑک بنا دی جائے۔ ابھی ہماری محترمہ ایم پی اے نے ایک سڑک کی نشاندہی کی اور اس پر کام کروا دیا گیا اسی طرح ان کا بھی اختیار ہے کہ وہ سڑک کی مرمت کے حوالے سے فنڈز وغیرہ کی نشاندہی کریں۔ ہم صرف تجویز اور نشاندہی کرتے ہیں پھر اس پر ڈیپارٹمنٹ کام کرتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ٹھیک ہو گیا۔ اگلا سوال سردار وقاص حسن موکل کا ہے وہ اپنا سوال نمبر بولیں۔ امید ہے کہ آج آپ کچھ نہ کچھ مطمئن ہوں گے کیونکہ آپ پہلے ہی کہہ دیتے ہیں کہ میں مطمئن بالکل نہیں ہوں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! پہلے سوال آنے تو دیں۔ سوال نمبر 2229 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

موضع مؤکل سے کنگن پور اور منڈی احمد آباد سے گنڈا سنگھ روڈ کی تعمیر و مرمت کا مسئلہ

*2229: سردار وقاص حسن مؤکل: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع مؤکل سے کنگن پور روڈ اور منڈی احمد آباد سے گنڈا سنگھ روڈ شدید ٹوٹ پھوٹ کا شکار اور ناقابل استعمال ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ بالا سڑکات کی تعمیر و مرمت کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک بحالی کا کام شروع کر دیا جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) یہ درست ہے کہ موضع مؤکل سے کنگن پور روڈ اور منڈی احمد آباد سے گنڈا سنگھ سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔

(ب) اس سڑک کی پختہ تعمیر کا کام محکمہ پاک پی ڈبلیو ڈی کر رہا ہے۔ اس کی فنڈنگ فیڈرل گورنمنٹ نے کی ہے۔ اس منصوبہ کی ٹوٹل لاگت 520.351 ملین روپے ہے۔ 224.175 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں اس منصوبہ کو مکمل کرنے کے لئے مزید 259.230 ملین روپے درکار ہیں۔ پاک پی ڈبلیو ڈی نے پلاننگ کمیشن اور فنانس منسٹری کو فنڈز کی فراہمی کے لئے درخواست کی ہوئی ہے۔ فنڈز کی فراہمی پر سڑک کی تعمیر کا کام مکمل کر دیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میرا پہلا ضمنی سوال ہے کہ انہوں نے جز (ب) میں لکھا ہے کہ Pak-PWD نے پلاننگ کمیشن اور فنانس منسٹری کو فنڈز کی فراہمی کے لئے درخواست کی ہوئی ہے۔ کیا معزز پارلیمانی سیکرٹری مجھے اس لیٹر کا کوئی ریفرنس نمبر وغیرہ بتا سکتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، Pak-PWD کا کوئی ریفرنس ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! as such تو میرے پاس ریفرنس نہیں ہے۔ ہماری Pak-PWD کے متعلقہ افسران سے بات ہوئی تھی انہوں نے کہا کہ اس سڑک پر کام جاری ہے لیکن ابھی کام فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ

سے رکا ہوا ہے۔ اس کو ہماری پنجاب گورنمنٹ نہیں بنا رہی ہے بلکہ فیڈرل گورنمنٹ بنا رہی ہے جب فیڈرل گورنمنٹ فنڈز فراہم کرے گی تو اس پر کام شروع ہو جائے گا۔

سردار وقاص حسن موکل: میں کیسے مان لوں کہ یہ جو بات کر رہے ہیں وہ ٹھیک کر رہے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! آپ کمال کرتے ہیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! پہلے میری پوری بات سن لیں۔ جو میں نے کہا ہے میں اس کی ذمہ داری لوں گا، میں اس کو own کروں گا۔ یہ سڑک گنڈا سنگھ سے شروع ہو کر اوکاڑہ جاتی ہے۔ پی پی۔178، پی پی۔179 اور پی پی۔180 یہ تین حلقے اس کے ساتھ ساتھ border mate پر چلتے ہیں۔ اگر میری بات پر یقین نہیں ہے تو آپ پی پی۔178 اور پی پی۔179 کے ایم پی ایز سے پوچھ لیں کہ اس سڑک پر ایک پتھر بھی گرا ہو۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! وہ یہ نہیں کہہ رہے کہ کام شروع ہو گیا۔۔۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں آپ کو یہی تو بتا رہا ہوں اور میں نے اسی لئے کہا کہ مجھے لیٹر کا ریفرنس نمبر دیں۔ جو بات ہو وہ on record ہو، میں ہوا میں بات کو کیسے مان لوں؟ انہوں نے مانا ہے لیکن میں نہیں مانوں گا کیونکہ یہ نہیں ہوا۔ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ سردار آصف احمد علی صاحب کے زمانے میں اس سڑک کی approval ہوئی تھی جس دن انہوں نے resign کیا یہ کام اسی دن کا رُکا ہوا ہے۔ اگر یہاں پر صرف یہ لکھا ہوتا کہ وہاں پر کام نہیں ہو رہا ہے تو میں نے accept کر لینا تھا اب غلط بات کو میں کیسے condone کروں؟ میں نے آپ کو بتادیا کہ چار ایم پی اے ہیں اگلے ڈسٹرکٹ اوکاڑہ کے ایم پی اے چھچھر صاحب بھی ہیں ان کے حلقے سے بھی یہ سڑک گزرتی ہے۔ یہ first line of defense ہے بارڈر کے بعد پہلی میٹل روڈ ہے اس کی اہمیت کا اندازہ ہونا چاہئے اور پچھلے پانچ سالوں سے جب سے انہوں نے resign کیا یہ سڑک بند پڑی ہے۔ میں اس بات کو بھی مانتا ہوں کہ یہ لوکل گورنمنٹ کا purview نہیں ہے کیونکہ یہ Pak-PWD فیڈرل گورنمنٹ کا ہے لیکن جواب تو ٹھیک آئے یہ جواب غلط آیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس میں کیا غلط بیانی کی گئی ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں آپ سے یہ کہہ رہا ہوں کہ سردار آصف احمد علی نے جس دن resign کیا ہے اس دن سے لے کر آج تک۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: انہوں نے کیا غلط بیانی کی ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! یہ جواب انہوں نے دینا تھا لیکن ان کے پاس لیٹر نہیں ہے کہ Pak-PWD نے پلاننگ اور فنانس منسٹری کو بھیجا ہے۔ انہوں نے زبانی بات کی ہے کہ ہاں کام ہو رہا ہے میں اس کو کیسے acknowledge کر لوں اور آپ میری بات بھی تو نہیں مان رہے ہیں تو پھر اُن کی بات کو کیسے مان رہے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! انہوں نے اس پر جواب دیا ہے کہ Pak-PWD اس پر۔۔۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! تو پھر یہ مجھے لیٹر دکھا دیں، یہ ریفرنس نمبر کیوں نہیں لے سکتے، یہ کون سا کوئی secret ہے سی آئی اے یا ایف آئی اے کا کوئی matter ہے کہ نہیں دیا جا سکتا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! معزز ممبر نے اس چیز کا خود اقرار کیا ہے کہ موقع پر کام شروع ہوا ہے اور اس کے بعد بند ہو گیا۔ یہی بات میں کر رہا ہوں کہ اس سڑک پر کام شروع ہوا تھا اور اب فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے بند پڑا ہے۔ معزز ممبر اس اسمبلی کے floor پر خود اقرار کر رہے ہیں، میں کون سی کوئی غلط بات کر رہا ہوں؟

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! فیڈرل گورنمنٹ نے ایک پراجیکٹ شروع کیا اور پھر بند کر دیا اب بتائیں کہ انہوں نے اس پر کیا کرنا ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں نے تو acknowledge کیا ہے کہ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ سردار صاحب کو ریفرنس نمبر منگوا کر بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ ہم منگوا دیتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال چوہدری اشرف علی انصاری کا ہے، سوال نمبر بولیں۔

چوہدری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 2257 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ شہر سے مویشیوں کے انخلا کا مسئلہ

*2257: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ شہر کے رہائشی علاقوں میں بہت بڑی تعداد میں مویشیوں کے باڑے بنائے گئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ باڑہ مالکان گوبر کو دور دراز پھینکنے کی بجائے اپنے باڑوں کے ساتھ ڈھیر لگا دیتے ہیں جس سے جگہ جگہ گندگی کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں جس سے وبائی امراض پھیلنے کا خدشہ ہے؟

(ج) کیا حکومت گوجرانوالہ شہر سے مویشی باہر نکالنے اور Cattle Free City بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) درست ہے۔

(ب) جزوی طور پر درست ہے اس سلسلہ میں ضلعی آفیسر (ایس ڈبلیو ایم) گوجرانوالہ کو خصوصی ہدایات جاری کی گئی ہیں اور موجودہ صورتحال کے پیش نظر صفائی ہو چکی ہے۔

(ج) ضلع گوجرانوالہ میں کل 188 یونین کونسلز ہیں، جن میں سے 91 یونین کونسلز میں مویشی رکھنے پر پابندی ہے اور باقی 97 یونین کونسلز میں مویشی رکھنے کی اجازت ہے۔ یونین کونسلز کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! انہوں نے جز (ب) میں acknowledge کیا ہے کہ جزوی طور پر یہ درست ہے اس سلسلہ میں ضلعی آفیسر SWM گوجرانوالہ کو خصوصی ہدایات جاری کی گئی ہیں اور موجودہ صورتحال کے پیش نظر صفائی ہو چکی ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ آپ اپنے ذرائع سے چیک کرا لیں اگر صفائی ہو چکی ہو گی تو میں اپنا سوال بھی واپس لوں گا اور اپنے الفاظ بھی واپس لوں گا لیکن اگر ایسا نہیں ہے تو پھر کیا یہ ذمہ داران کے خلاف کارروائی کریں گے، چیک کروائیں کہ کیا وہاں پر صفائی ہو چکی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ کہتے ہیں کہ صفائی نہیں ہوئی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! انہوں نے پورے گوجرانوالہ کے رہائشی علاقوں کی بات کی ہے۔ اس کے متعلقہ آفیسر ڈی سی او ہیں ان کو یہی ہدایت کی ہے کہ وہ وہاں پر صفائی کے نظام کو بہتر کریں جہاں جہاں پر بھینسیں موجود ہیں وہاں پر زیادہ مشینری لگا کر day by day صفائی کے نظام کو بہتر کریں۔ اگر یہ کسی مخصوص علاقے کا سمجھتے ہیں جہاں سے یہ گزرے ہیں کہ وہاں پر صفائی نہیں ہوئی تو یہ نشاندہی کر دیں ہم ان کو ہدایت کر دیں گے کہ اس علاقے میں بھی صفائی کی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، چودھری اشرف علی انصاری!

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! اگر آپ سوال دیکھیں تو میں نے گوجرانوالہ شہر کی بات کی ہے میں نے پورے گوجرانوالہ کی بات نہیں کی ہے۔ انہوں نے جز (ج) میں پورے گوجرانوالہ کی بات خود کی ہے کہ ضلع گوجرانوالہ میں کل 188 یونین کونسلیں ہیں جن میں سے 91 یونین کونسلوں میں مویشی رکھنے پر پابندی ہے اور باقی 97 یونین کونسلوں میں مویشی رکھنے کی اجازت ہے۔ پورے گوجرانوالہ کی تو بات یہ کر رہے ہیں میں تو صرف گوجرانوالہ شہر کی بات کر رہا ہوں اور گوجرانوالہ شہر میں صفائی نہیں ہے۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ مال مویشی پالنے والے حضرات نے جو جگہ جگہ باڑے بنائے ہوئے ہیں یہ ان کی وجہ سے ہے۔ گوالہ کالونیوں کا process شروع بھی ہوا تھا یہ بتادیں کہ کیا یہ اس process کو آگے لے کر چلنا چاہتے ہیں یا نہیں؟ میں صرف گوجرانوالہ شہر کی بات کر رہا ہوں پورے گوجرانوالہ کی بات نہیں کر رہا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! ڈی سی او صاحب کو یہ بھی ہدایت کر دی گئی ہے کہ جن یونین کونسلوں میں مویشی رکھنے پر پابندی ہے وہاں پر باقاعدہ مہم چلائیں اور ان کو شہری حدود سے باہر نکال دیں۔ جہاں تک گوالہ کالونی بنانے کا تعلق ہے تو یہ تجربہ ماضی میں بہت بُرا رہا ہے۔ لاہور شہر ہو یا دوسرے شہر ہوں جہاں گوالہ کالونیاں بنائی گئی تھیں تو جب مویشیوں کو شہر سے باہر نکالا گیا اور وہاں پر گوالوں کو جگہ دی گئی تو دیکھا گیا کہ کچھ سالوں کے بعد ہی لوگ دوبارہ شہروں کی طرف آ گئے۔ گورنمنٹ نے پابندی لگائی ہوتی ہے کہ اس

جگہ کو فروخت نہیں کر سکتے، اسے آگے لیز نہیں کر سکتے ہیں اور کسی بھی استعمال میں نہیں لا سکتے۔ ہوتا یہ ہے کہ وہ بھینسیں دوبارہ سے شہر میں شفٹ ہو جاتی ہیں اور گوالہ کالونیاں اجڑنا شروع ہو جاتی ہیں۔ اس حوالے سے ہماری کوشش ہے کہ شہروں سے بھینسیں ان نواحی دیہات میں شفٹ کر دی جائیں جہاں پر پابندی نہیں ہے تاکہ شہر میں گندگی کا مسئلہ حل ہو جائے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میں نے تو یہ گزارش کی ہے کہ یہ جو گوالہ کالونیاں بنانے جا رہے تھے اس کا کام ابھی شروع کیا گیا تھا لیکن بعد میں پھر روک دیا گیا ہے۔ میں نے تو یہ پوچھا ہے کہ کیا یہ وہ کام دوبارہ سے شروع کرنا چاہتے ہیں تاکہ مال مویشی شہر سے باہر نکال دیں اور شہر صاف ہو جائے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! اس پر وزیر اعلیٰ کی ہدایت پر کافی میٹنگیں ہو چکی ہیں۔ اس کا کوئی مضبوط حل نکالنا چاہ رہے ہیں اور اس میں بہت ساری تجاویز آ بھی چکی ہیں۔ اس میں یہ تجویز بھی آئی کہ اگر گوالہ کالونیز دوبارہ سے بنائی جائیں تو وہاں پر اب لوگوں کو رہنے کی جگہ نہ دی جائے بلکہ وہ گورنمنٹ کی custody میں بنائی جائے۔ وہاں پر لوگ اپنی بھینسیں رکھیں صبح جا کر سارا دن دیکھ بھال کریں اور واپس گھروں کو چلے آئیں۔ ہم ان کو جگہ الاٹ نہ کریں کیونکہ وہ لوگ وہاں پر اپنے گھر اور دکانیں بنا لیتے ہیں پھر وہ ایریا commercialize ہو جاتا ہے اور وہ چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔ یہ تمام تجاویز زیر غور ہیں اور اس پر ہم کام کر رہے ہیں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میرا بھی ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آخری ضمنی سوال، جناب محمد صدیق خان!

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! آپ پہلے معزز پارلیمانی سیکرٹری کی بات سن لیں کیونکہ مجھے اپنے ضمنی سوال کا تسلی بخش جواب چاہئے۔ میں سوال نمبر 2257 کے جز (الف) کو پڑھ دیتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب صدیق خان صاحب! یہ سوال نمبر 2257 آپ کا کدھر سے آ گیا؟

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! یہ سوال میرا نہیں ہے، میرا اس پر ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سوال نمبر 2257 کے متعلق بات کر رہے ہیں؟

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! جی، ہاں! میں سوال پڑھ دیتا ہوں کہ کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ شہر کے رہائشی علاقوں میں بہت بڑی تعداد میں مویشیوں کے باڑے بنائے گئے ہیں؟ اس کا جواب دیا گیا ہے کہ یہ درست ہے۔ میری عرض ہے کہ کیا پارلیمانی سیکرٹری اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ محکمہ لوکل گورنمنٹ، محکمہ تحفظ موحول دونوں اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے میں ناکام ہو گئے ہیں کیونکہ محکمہ لوکل گورنمنٹ نے وہاں پر صفائی کا نظام قائم کرنا ہے اور اس طرح کے باڑوں کو باہر لے کر جانا ہے۔ جہاں تک محکمہ تحفظ موحول کا تعلق ہے اس نے friendly living environment لوگوں کو provide کرنی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ پوچھ رہے ہیں کہ وہاں پر باڑے کیوں بنائے گئے ہیں؟

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! کیا ان دو محکموں نے اپنی ناکامی کو تسلیم کر لیا ہے کیونکہ انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ یہ درست ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ پوچھ رہے ہیں کہ باڑے کیوں بنائے گئے ہیں؟

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! کیا ان دونوں محکموں نے اپنی ناکامی کو درست تسلیم کر لیا ہے کہ وہ لوگوں کو ایسی friendly living environment provide نہیں کر رہے؟ دوسرا ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا جو sanitation department ہے وہ لوگوں کو رہنے کے لئے اچھا ماحول فراہم نہیں کر رہا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محمد صدیق خان! آپ ان کی بات تو سنیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے لاہور اور اس کے علاوہ جن شہروں میں گوالوں کے لئے علیحدہ کالونیاں بنائی گئی تھیں ان کا بھی یہی نتیجہ نکلا کہ کچھ عرصہ کے بعد وہ کسی نہ کسی طرح واپس اپنی بستیوں میں چلے گئے۔ ان کو نکالتے رہے، وہ واپس آتے رہے اور ان میں سے کچھ نے stay لے لئے اور یہی صورتحال ان تمام شہروں میں ہے۔ گوجرانوالہ شہر میں بھی شروع سے ہی بھینسیں موجود ہیں، عوام کی ایک nature بن چکی ہے۔ اب ہم نے ضلعی حکومت کو یہ ہدایت کی ہے کہ وہ سختی کے ساتھ ان کو نکالیں، ضلعی حکومتوں کے پاس سٹاف اور وسائل کی بھی کمی ہوتی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اب ہم پورے

گوجرانوالہ میں مہم چلائیں گے، ہماری یہ کوشش ہوگی کہ شہر کی جن یونین کونسلوں یا شہری آبادی میں مویشی رکھنا ممنوع ہے وہاں سے ہم مویشیوں کو باہر نکال دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ نگہت شیخ!

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میرے ضمنی سوال کا جواب نہیں آیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: صدیق خان صاحب! اب آپ تشریف رکھیں۔ کافی دوست اپنے سوالوں کے لئے محنت کر کے آتے ہیں، ان کو اپنے سوالات کرنے کا موقع دیں۔ محترمہ نگہت شیخ! آپ اپنے سوال کا نمبر بولیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر 2314 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور: مصالحتی کمیٹیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2314: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع لاہور میں کل کتنی مصالحتی کمیٹیاں کام کر رہی ہیں؟

(ب) ضلع لاہور میں مصالحتی کمیٹیوں کی جانچ پڑتال کے لئے حکومت نے کس نظام کو وضع کیا ہے؟

(ج) ضلع لاہور میں موجودہ مصالحتی کمیٹیوں کے ہیڈ کون ہیں نیز انہیں حکومت کی طرف سے کیا کیا مراعات حاصل ہیں۔ مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) ضلع لاہور میں کل 150 مصالحتی کمیٹیاں کام کر رہی ہیں۔

(ب) حکومت نے مصالحتی کمیٹیوں کی جانچ پڑتال کے لئے ایڈمنسٹریٹو نظام وضع کیا ہے۔

(ج) ضلع لاہور میں موجودہ مصالحتی کمیٹیوں کے ہیڈ ڈسٹرکٹ / ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریٹر لاہور ہیں اور ثالثی و مصالحتی کونسل کے اختیارات ٹاؤن وار ایڈمنسٹریٹر یونین کونسل / کونسل آفیسر کو منتقل کر دیئے گئے ہیں جبکہ کونسل آفیسر / ایڈمنسٹریٹر یونین کونسل کو تنخواہ کے علاوہ کوئی مراعات حاصل نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اس میں میرا ضمنی سوال ہے کہ مصالحتی کمیٹی کے ممبران کی تعداد کتنی ہوتی ہے اور ان کو منتخب کرنے کا کیا criterion ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: وہ پوچھ رہی ہیں مصالحتی کمیٹی کے ممبران کی تعداد کتنی ہوتی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! مصالحتی کمیٹی کے ممبران کی تعداد تین ہوتی ہے اور جب لوکل گورنمنٹ کا الیکشن ہوتا ہے تو یونین کونسل کی باڈی منتخب ہوتی ہے، وہ ان کو تیس دن کے اندر منتخب کرتی ہے۔ اس وقت چونکہ لوکل باڈیز کے الیکشن نہیں ہوئے تو یہ کردار یونین کونسلز کے سیکرٹری اور ٹاؤن کے اندر موجود کونسل آفیسر کو یہ اختیارات دیئے گئے ہیں اور وہ ان کی جگہ پر کام کر رہے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ان مصالحتی کمیٹیوں کی کارکردگی کو چیک کرنے کا کیا mechanism ہے؟ کیونکہ مصالحتی کمیٹیوں کے متعلق میرا دس بارہ سال کا جو knowledge ہے اس کے مطابق یہ صرف کرپشن کرتی ہیں۔ خواتین کی مصالحت کروانے کی بجائے ڈرا دھمکا کر اپنی مرضی کا فیصلہ لینے کے علاوہ کچھ نہیں کرتیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اس سلسلے میں کوئی example دیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! ساری مصالحتی کمیٹیاں ہی ایسی ہیں، میں اپنی فیملی کی example دے سکتی ہوں اور میں آپ کو اور کیا کہہ سکتی ہوں، جہاں پر مصالحت کروانے کی بجائے دھمکی دی جائے اور کہا جائے کہ آپ one sided ex party ہیں اور ex party notices issue کر دیں، یہ تو بڑا عجیب طریق کار ہے۔ مجھے آپ بتا دیں کہ مصالحتی کمیٹیوں کی مانیٹرنگ کا طریق کار کیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! پہلے تو ضلع کی مصالحتی کمیٹی ہوتی تھی لیکن اس وقت وہ کام نہیں کر رہیں، ڈی سی او ہی بطور ایڈمنسٹریٹر کام کر رہے ہیں۔ اس وقت چونکہ لوکل گورنمنٹ کے نمائندے موجود نہیں ہیں اگر محترمہ کو

کسی یونین کونسل یا مصالحتی کمیٹی سے شکایت ہے اور اگر کسی نے بے ضابطگی کی ہے تو ہم اس کے خلاف کارروائی کریں گے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میری پرسنل شکایت کو تو آپ چھوڑ دیں، پرسنل کی تو میں نے خود بات کر لی تھی لیکن یہ صرف ایک شکایت نہیں ہے بلکہ کئی خواتین ایسی ہیں جن کے family matters کے کچھ issues تھے، ان میں مصالحتی کمیٹیوں کا بڑا خوفناک اور بھیانک کردار ہے۔ وہ مصالحت کروانے کی بجائے کرپشن کرتی ہیں اور مصالحت کرنے کی بجائے وہ عورتوں کو exploit کرتی ہیں اس لئے مصالحتی کمیٹیوں کا کوئی monitoring mechanism ہونا چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! نوٹ کر لیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! دیکھا جانا چاہئے کہ ان کی ڈیوٹی کیا ہے اور یہ کر کیا رہے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ان کی اس تجویز کو note کریں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری طاہر احمد سندھو! اب میں اگلے سوال کا کہہ چکا ہوں۔ آپ کوئی تجویز دینا چاہتے ہیں تو بات کر لیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں اور اپنے محترم بھائی سے یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ کس قانون کے تحت یہ مصالحتی کمیٹیاں بنی ہیں Under what law and under what provision of law? تاکہ ہمیں پتا چل جائے پھر دیکھیں کہ اس میں کیا improvement کی جا سکتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! یہ لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2000 کے سیکشن 102 کے تحت بنائی گئی ہیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! خواتین کے جو مسائل ہیں ان کے متعلق ہے، مسلم فیملی لاء آرڈیننس 1961 کے تحت مصالحتی کمیٹیاں بنی ہیں، اس میں خواتین کے مسائل کو دیکھا جاتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! میں تو لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2000 کی بات کر رہا ہوں اس کے اندر سیکشن 102 کے تحت یہ کمیٹیاں بنائی جاتی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: سیکشن 102 کے تحت بنائی جاتی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! جی ہاں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال مہر محمد فیاض کا ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! سوال نمبر 2346 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے مہر محمد فیاض کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع جہلم: تحصیل دینہ کے گراؤنڈز و تفریحی پارکوں کی تفصیلات

*2346: مہر محمد فیاض: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل دینہ ضلع جہلم میں کھیلوں کے گراؤنڈز اور تفریحی پارک کس کس جگہ کتنے رقبہ پر قائم کئے گئے ہیں؟

(ب) مالی سال 13-2012 میں ان کی تعمیر و مرمت پر کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(ج) اگر کوئی گراؤنڈ اور پارک نہیں ہے تو حکومت مالی سال 14-2013 میں کہاں کہاں گراؤنڈ و پارک بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات بیان کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) تحصیل دینہ میں کھیلوں کا کوئی گراؤنڈ اور پارک موجود نہ ہے۔

(ب) مالی سال 13-2012 میں گراؤنڈ نہ ہونے کی وجہ تعمیر و مرمت کی مد میں کوئی رقم خرچ نہ کی گئی۔

(ج) عدم دستیابی جگہ مالی سال 14-2013 میں گراؤنڈ یا پارک بنانے کا کوئی منصوبہ ٹی ایم اے کے ADP میں نہ رکھا گیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! اس سوال میں جو جواب دیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ تحصیل دینہ میں کھیلوں کا کوئی گراؤنڈ اور پارک موجود نہ ہے اور اسی طرح آگے جز (ج) کے جواب میں کہا گیا ہے کہ کوئی منصوبہ بھی نہیں ہے، عدم دستیابی جگہ مالی سال 14-2013 میں گراؤنڈ یا پارک بنانے کا کوئی منصوبہ ٹی ایم اے کے ADP میں نہ رکھا گیا۔ اب میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جہلم کی چار تحصیلوں میں سے ایک تحصیل دینہ ہے جو کہ بہت بڑی تحصیل ہے۔ کیا حکومت ہمارے لوگوں کے لئے یہ important نہیں سمجھتی کہ وہاں بھی بچوں کو کھیلنے کی ضرورت ہے؟ جب ان کو کھیلنے کے لئے کوئی جگہ نہیں ملتی جس سے وہ کوئی healthy activities کر سکیں تو وہ دوسری طرح کی activities میں ملوث ہو جاتے ہیں۔ جہاں تک میرے علم میں ہے وہاں پر گراؤنڈز بھی ہیں، جگہ بھی موجود ہے تو پھر آخر کیا وجہ ہے کہ آپ یہ جواب دے رہے ہیں کہ وہاں پر پارک کے لئے جگہ نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ نشاندہی کریں وہ اس پر ایکشن لیں گے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! معزز ممبر نے بھی سوال کیا ہے اور میں نے بھی اسی لئے یہ بات کی ہے کیونکہ مجھے بھی پتا ہے---

جناب قائم مقام سپیکر: آپ نشاندہی کریں کہ کہاں پر پارک کے لئے جگہ موجود ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! ہمارے ساتھ کیوں اس طرح سے کیا جاتا ہے کہ ہمیشہ سے میرا یہی سوال رہتا ہے---

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ نشاندہی کریں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! ہر سوال کے جواب میں یہی کہا جاتا ہے کہ ہم اس کی نشاندہی کریں۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ محکمہ کے لوگ وہاں پر کیا کر رہے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کا بھی اتنا حق بنتا ہے آپ وہاں کی رہائشی ہیں، آپ کا حلقہ ہے آپ کا علاقہ ہے اس لئے آپ نشاندہی کر دیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میری بات تو وہاں پر سنی ہی نہیں جائے گی لیکن ان کا بھی تو کام ہے کہ یہ جواب دے دیتے کہ آپ نشاندہی کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):
جناب سپیکر! ہم اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے تجویز بھیج دیتے ہیں آگے ضلعی انتظامیہ جو بھی فیصلہ کرے اس کی مرضی ہے اور ہم اپنی طرف سے یہ تجویز بھیج دیتے ہیں کہ وہاں پر پارک ہونا چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال نمبر 2359 چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2361 جناب محمد عارف عباسی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2364 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، میں انتظار نہیں کر سکتا۔ ان کا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ چلیں! فتیانہ صاحب تشریف لے آئے ہیں۔ جی، جناب احسن ریاض فتیانہ!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! باہر ٹریفک بہت تھی اس لئے مجھے پہنچنے میں دیر ہو گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اپنا سوال نمبر بولیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 2364 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: پی پی-58 میں لگائے گئے واٹر فلٹریشن پلانٹس کی تفصیلات

*2364: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-58 فیصل آباد کی کس کس یوسی یا قصبہ / شہر میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگائے گئے ہیں؟

(ب) یہ کب لگائے گئے تھے اور ان پر کتنی لاگت آئی تھی؟

(ج) ان میں سے کتنے چالو حالت میں ہیں اور کتنے بند پڑے ہیں اور بندش کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) ان کی سالانہ دیکھ بھال پر سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنی رقم خرچ کی گئی ہے نیز ان کی دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازم تعینات ہیں؟

(ہ) اس حلقہ کی کس کس یوسی میں یہ پلانٹ نہ ہیں اور ان میں کب تک یہ پلانٹ لگا دیئے جائیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) پی پی۔58 میں کسی بھی یونین کونسل میں کوئی بھی واٹر فلٹریشن پلانٹ نہ لگا ہوا ہے۔

(ب) کوئی بھی پلانٹ موجود نہ ہے اس لئے تخمینہ لاگت نہیں بتایا جاسکتا۔

(ج) کوئی پلانٹ ہی موجود نہ ہے اس لئے بند ہونے کا سوال پیدا نہ ہوتا ہے۔

(د) کوئی پلانٹ نہ ہے اس لئے دیکھ بھال پر کچھ خرچ نہ ہوا ہے۔

(ہ) حلقہ کی کسی یو سی میں پلانٹ نہ ہے کوشش کی جارہی ہے کہ ہر یو سی میں فلٹریشن پلانٹ لگائے جائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! آپ خود ہی بتادیں کہ یہاں پر کوئی فلٹریشن پلانٹ موجود نہیں ہے، اگر محکمہ تھوڑی سی محکمہ تحفظ ماحول کے ساتھ collaboration کرے، آپ کو یاد ہوگا کہ آپ کی Kind Chair کے دوران ہی محکمہ تحفظ ماحول سے متعلق بھی discussion ہوئی تھی اور آپ کو یاد ہوگا کہ محکمہ تحفظ ماحول کی طرف سے 38 کے قریب sample check ہوئے تھے اور seven plus toxic level وہاں پر نکلا تھا، اگر یہ ساری باتیں حکومت کے نوٹس میں ہیں اور اتنے عرصہ سے صاف پانی پراجیکٹ چل رہا ہے یہ جانتے ہوئے بھی کہ یہاں سے toxic drain گزرتی ہے تو اس کے باوجود اسے کیوں consider نہیں کیا گیا؟

جناب قائم مقام سپیکر: وہ پوچھ رہے ہیں کہ صاف پانی پراجیکٹ کہاں تک پہنچا ہے اس کا status کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! فیصل آباد شہر میں اس وقت کوئی 39 سے زیادہ فلٹریشن پلانٹ کام کررہے ہیں، جس جگہ کی معزز ممبر نے نشاندہی کی ہے ہم اپنے ڈیپارٹمنٹ کو تجویز دے دیتے ہیں، کوئی مخصوص جگہ یا کوئی ایسا گاؤں، قصبہ ہو تو ہم اپنے محکمہ کو تجویز دیتے ہیں کہ وہ اس کو اپنے فلٹریشن پروگرام میں شامل کرلیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ کوئی تین تحصیلیں ہیں جو اس سے suffer کرتی ہیں اور میری پوری constituency اس سے suffer کرتی ہے۔ وہاں پر کوئی ایک گاؤں نہیں ہے اگر کوئی ایک آدھ گاؤں ہوتا تو شاید ہم اپنی مدد آپ کے تحت کرلیتے۔ ہمیں یہاں پر پانی کے اشد مسائل ہیں اور every

third person is suffering from Hepatitis and waterborne diseases.اس لئے مہربانی فرما کر آپ اپنے محکمہ کوdirectکریں اورhumanitarian basisپر بھی آپ اسےconsiderکریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: فتیانہ صاحب سے تجویز لیں اور متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کو صاف پانی پراجیکٹ کے لئے بھجوائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! جو صاف پانی پراجیکٹ چل رہا ہے اس میں یہ شامل ہے کہ پورے پنجاب کی ہر یونین کونسل میں ایک فلٹریشن پلانٹ ہوگا۔ میرے خیال میں ان کے حلقے میں بھی کافی فلٹریشن پلانٹ لگا دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: مزید ان سے پوچھ لیں۔ اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر2365ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: ٹی ایم اے ماموں کانجن کے خلاف نکالے گئے جلوس کی تفصیلات

*2365: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 2۔ستمبر2013کو انجمن تاجران ماموں کانجن فیصل آباد کی جانب سے شہر میں ٹی ایم اے کے خلاف مختلف وجوہات پر جلوس نکالا اور احتجاجی مظاہرہ کیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس موقع پر تاجران اور ٹی ایم اے ماموں کانجن کے ملازمین کے درمیان ہاتھا پائی بھی ہوئی؟

(ج) کیا ڈی سی او فیصل آباد یا دیگر کسی اعلیٰ سرکاری عہدہ دار نے اس بابت کوئی انکوائری کی ہے یا کروائی ہے، اگر ہاں تو یہ انکوائری کس کس نے کی ہے اور اس میں کیا وجوہات سامنے آئی ہیں؟

(د) اگر اس کے ذمہ داران سرکاری ملازمین ٹی ایم اے ماموں کانجن ہیں تو ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور ان کے خلاف کیا ایکشن لیا گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔

(ج) ڈی سی او فیصل آباد یا کسی سرکاری عہدہ دار کی طرف سے کوئی انکوائری نہ کروائی گئی۔

(د) مذکورہ وقوعہ میں کوئی سرکاری اہلکار ذمہ دار نہ تھا لہٰذا کوئی ایکشن نہ لیا گیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہاں پر protest ہوا لیکن یہاں پر کسی قسم کی لڑائی نہیں ہوئی۔ یہ میرا حلقہ ہے اس لئے میں وثوق سے کہہ رہا ہوں کہ یہاں پر جھوٹ بولا گیا ہے۔ وہاں پر اچھی خاصی کشیدگی ہو گئی تھی، وہاں ٹی ایم اے اور تاجران کے درمیان کافی حد تک لڑائی ہوئی، کافی لوگ گرفتار بھی ہوئے اور وہاں پر دو تین دن unrest رہا تھا۔ ڈیپارٹمنٹ سے کہیں کہ اتنا تو جھوٹ نہ بولا کریں۔ ہم لوگ اس شہر کے رہنے والے ہیں ہمیں already پتا ہوتا ہے کہ شہر میں کیا ہوا ہے۔ یہاں floor پر اس طرح کا جھوٹ اس floor کی بھی ہتک ہے اور تمام ممبران کی بھی ہتک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کے notice میں کوئی ایسی بات ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! بالکل وہاں پر احتجاجی مظاہرہ ہوا ہے اور ہم نے اپنے جواب میں بھی کہا ہے کہ یہ درست ہے لیکن ٹی ایم اے اور تاجروں کی آپس میں کوئی ہاتھا پائی نہیں ہوئی۔ انہوں نے احتجاج کیا اور احتجاج بھی صفائی اور encroachment کے خلاف آپریشن کے حوالے سے تھا۔ آپ کے علم میں ہے کہ جب بھی کہیں encroachment کے خلاف آپریشن ہونا ہوتا ہے تو اس پر تاجر ہر شہر میں resist کرتے ہیں۔ اس طرح تھوڑا سا ماحول خراب ہوا تھا لیکن ٹریڈ یونین اور ڈیپارٹمنٹ نے بیٹھ کر یہ مسئلہ حل کر لیا تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: مسئلہ حل ہو گیا۔ اگلا سوال نمبر 2372 جناب محمد عارف عباسی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! سوال نمبر 2448 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے ڈاکٹر سید وسیم اختر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: میانی صاحب قبرستان کا کل رقبہ و دیگر تفصیلات

*2448: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں میانی صاحب کے قبرستان کا کتنا رقبہ قیام پاکستان کے وقت موجود تھا اور اس وقت کتنا رقبہ موجود ہے۔ رقبہ میں کمی کن وجوہات کی بناء پر عمل میں آئی؟

(ب) میانی صاحب کے قبرستان میں متعین عملہ کی تعداد کیا ہے اور کس کس گریڈ کے کتنے ملازم ہیں؟

(ج) قبرستان کے لئے کیا قوانین وضع کئے گئے ہیں۔ تفصیل سے آگاہ فرمائیں نیز قبضہ گروپ، منشیات فروش اور منشیات کے عادی افراد جو قبرستان کی بے حرمتی کرنے کا باعث ہوتے ہیں، سے قبرستان کے تحفظ کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(د) میت کی تدفین کے وقت کیا چارجز لواحقین سے وصول کئے جاتے ہیں۔ کیا کسی فرد کو اپنی زندگی میں قبرستان میں جگہ مخصوص کروانے کی اجازت ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) میانی صاحب قبرستان 1962 میں مارشل لاء آرڈر 131 کے تحت سرکاری تحویل میں لیا گیا تھا۔ اس کا کل رقبہ 1248 کنال 14 مرلہ اور 28 مربع فٹ تھا میانی صاحب قبرستان کا موجودہ رقبہ بمطابق سروے 2012 میں 1206 کنال ہے۔ رقبہ میں کمی کی وجوہات درج ذیل ہیں:

(ا) قبرستان کے اندر سڑکات کی تعمیر
(۲) BRTS کی تعمیر
(۳) واپڈا آفس

(ب) میانی صاحب قبرستان میں متعین عملہ غیر سرکاری حیثیت رکھتا ہے لہٰذا ملازمین کو گریڈ نہیں دیئے جاتے۔ تمام عملہ عارضی بنیادوں پر تعینات ہے۔ کل منظور شدہ تعداد عملہ 52 ہے جبکہ اس وقت 39 اہلکار تعینات ہیں۔

(ج) میانی صاحب قبرستان 1962 سے گورنمنٹ کی تحویل میں ہے قبرستان کی دیکھ بھال کے لئے مینجمنٹ کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جس کا چیئرمین ڈی سی او ہے اور سیکرٹری اے ڈی ایل جی ہوتا ہے۔یہ کمیٹی حالات وواقعات کی ضرورت کے تحت قواعد بناتی ہے تاکہ قبرستان کے امور احسن طریق سے چلائے جاسکیں۔اس وقت فیس برائے پختہ قبر مبلغ۔/20000روپے ہے برائے مرمت مبلغ۔/3000روپے برائے چھت لنٹر والی مبلغ۔/25000روپے برائے فائبر چھت مبلغ۔/20000روپے اور برائے گنبد فیس مبلغ ایک لاکھ روپے مقرر ہے۔ قبرستان میں کئے گئے پرانے قبضہ جات کے مقدمات مختلف عدالت ہائے میں زیر سماعت ہیں۔ موجودہ رقبہ کو قبضہ گروپ سے بچانے کے لئے اور منشیات کے عادی لوگوں کی سرگرمیوں کے تدارک کے لئے سکیورٹی سٹاف کو تربیت دی گئی ہے نیز انہیں بائیسکل، وردی اور ٹارچ وغیرہ فراہم کی گئی ہیں جبکہ سکیورٹی ٹاورز کی تنصیب بھی جاری ہے۔مزید تربیت یافتہ سکیورٹی گارڈز کی تعیناتی بھی زیر غور ہے۔ قبرستان میں سی سی ٹی وی کیمرہ کی تنصیب بھی عنقریب ہو جائے گی۔

(د) میانی صاحب قبرستان میں میت تدفین کے لئے فیس برائے کچا کھاتہ -/100روپے اور برائے پختہ کھاتہ مبلغ -/1000روپے اور مٹیریل بذمہ لواحقین ہے۔ اجرت گورکن مبلغ -/2000روپے مختص ہے۔قبرستان میں جگہ کی کمی کے باعث رقبہ مختص کرنے کی اجازت نہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! قبرستان میانی صاحب میرے حلقے میں ہے۔جواب کے جز(ج) کے اندر فرمایا گیا ہے کہ سکیورٹی سٹاف کو تربیت دی گئی ہے نیز انہیں بائیسکل، وردی اور ٹارچ وغیرہ فراہم کی گئی ہیں جبکہ سکیورٹی ٹاورز کی تنصیب کا کام بھی جاری ہے۔مزید تربیت یافتہ سکیورٹی گارڈز کی تعیناتی بھی زیر غور ہے۔ قبرستان میں سی سی ٹی وی کیمرہ کی تنصیب بھی عنقریب ہو جائے گی۔یہ پہلے تو اس کا جواب دے دیں کہ انہوں نے کتنے سکیورٹی گارڈ رکھے ہیں کیونکہ ابھی تک اس قبرستان کے اندر کوئی سکیورٹی گارڈ نہیں ہے بااثر افراد قبروں کو demolish کر کے وہاں اپنے پکے گھر بنا رہے ہیں۔ میں نام نہیں لینا چاہتا یہاں پر متعلقہ سیکرٹری صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہو گی کہ میانی صاحب قبرستان کے حوالے سے سیکرٹری صاحب، ڈی جی ایل ڈی اے اور ڈی سی او صاحب ممبر ہیں انہیں direction پاس کی جائے کہ جنہوں نے وہاں پر قبضے کئے ہیں ان سے قبضے چھڑوائے جائیں، گورنمنٹ کی لینڈ ہے، انہوں نے جو سکیورٹی گارڈز کے حوالے سے کہا کہ وہاں سکیورٹی گارڈ کی تعیناتی ہوئی ہے ان کی تعداد بھی بتا دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! سکیورٹی گارڈ سے ہماری مراد یہ نہیں کہ اس کے پاس اسلحہ ہو اور اس نے باقاعدہ یونیفارم پہنا ہوا ہے بلکہ یہ سکیورٹی گارڈ چوکیدار ٹائپ ہیں جنہیں بائیسکل اور ٹارچ بھی دی جاتی ہے تاکہ وہ وہاں پر visit کرتے رہیں اور رپورٹ کمیٹی کو دیتے رہیں۔ یہاں تقریباً دس کے قریب سکیورٹی گارڈز ہیں۔ ٹوٹل 52 کے قریب عملہ approved ہے اور یہ سکیورٹی گارڈز چوکیدار ٹائپ ہیں جو روزانہ visit کرتے رہتے ہیں اور کسی بھی بے ضابطگی کی رپورٹ کرتے رہتے ہیں۔ معزز ممبر نے جہاں تک قبضہ کی بات کی ہے اس سلسلے میں عرض ہے کہ جن لوگوں نے وہاں پر قبضہ کیا ہوا ہے یا مکان بنائے ہوئے ہیں ان کے کیس مختلف عدالتوں میں چل رہے ہیں جیسے ہی عدالتوں سے فیصلے ہوئے تو ان کے مطابق کارروائی کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! معاملہ عدالت میں ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں رفیق صاحب! میاں اسلم صاحب موجود ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میری صرف یہ گزارش ہے کہ میانی صاحب قبرستان صرف قبروں کے لئے مخصوص ہے نہ کہ کسی رہائش کے لئے۔ یہ پاکستان کے قدیم ترین قبرستانوں میں سے ایک قبرستان ہے۔ یہاں پر پورے پاکستان سے لوگ اپنے پیاروں کی قبروں پر آتے ہیں۔ آپ اس کی تاریخ اٹھا کر دیکھیں گے تو یہاں پر بڑے بڑے لوگ دفن ہیں۔ جنہوں نے یہاں قبضہ کیا ہوا ہے اب متعلقہ ڈیپارٹمنٹ ان لوگوں کے ساتھ مل کر اسے لمبا کرتا جا رہا ہے۔ ہم نے کہیں پر کوئی سڑک گزارنی ہو، کوئی معاملہ کرنا ہو تو جب stay آتا ہے تو شاید ہم اسے بھی نہیں دیکھتے اور پبلک کے مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے وہاں پر بلڈنگز demolish کر کے ختم کر دیتے ہیں اور جو چیز وہاں سے گزارنی ہو گزار لیتے ہیں

لیکن یہاں پر آپ کا نیچے والا عملہ ان کے ساتھ مل کر وہاں پر قبضے کروا رہا ہے۔ میں کئی جگہوں کی نشاندہی کر سکتا ہوں کیونکہ میں وہاں کا رہائشی اور نمائندہ ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! میری ایک بات سنیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جی، فرمائیے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ نشاندہی کر دیں یہ آپ کو اس پر جواب دیں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں اس میں ایک چھوٹی سی اور بات کرنا چاہتا ہوں کہ جواب میں پرچی کا پانچ سو اور ہزار روپیہ لکھا ہے لیکن وہاں پر کوئی قبر بھی پچیس سے تیس ہزار روپے سے کم میں نہیں بن رہی۔ میں بڑے وثوق کے ساتھ یہ بات کر رہا ہوں کہ پچیس سے تیس ہزار روپے میں قبر بن رہی ہے، جب کوئی بندہ وہاں پر کسی اپنے پیارے کو دفنانے کے لئے لے کر جاتا ہے تو وہاں پر غنڈہ گردی ہوتی ہے اور یہ reality base بات ہے۔ میں عرض کروں گا کہ متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کے جو سیکرٹری صاحب ہیں اگر یہ بیٹھ جائیں تو میں نشاندہی کروں گا اگر نہیں بیٹھیں گے تو میں نہیں کروں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ بیٹھ جائیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: آپ انہیں کہیں کہ وہ بیٹھیں۔ میں کیوں جاؤں؟

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! سیکرٹری صاحب کو میاں صاحب کے ساتھ بٹھائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ جی، انشاء اللہ میں بٹھاتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں محمد رفیق صاحب!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں نے بھی اس پر بہت ضروری بات کرنی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! میاں صاحب کے بعد آپ کی بات سنتا ہوں۔

میاں محمد رفیق: محترمہ! ادھر بھی ضروری ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں محمد رفیق صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میانی صاحب قبرستان یا قبرستان میانی صاحب، میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ نام میانی صاحب کی وجہ تسمیہ کیا ہے۔ ہم سنتے تو آ رہے ہیں لیکن نام میانی صاحب کی وجہ تسمیہ بیان کر دی جائے کہ اس کا نام میانی صاحب کیوں ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ اس پر نیا سوال دے دیں وہ آپ کو detail دے دیں گے۔ جی، محترمہ!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! اس جواب نے میرے لئے بڑا interesting سوال پیدا کر دیا ہے۔ میں نے اپنے tenure کے پہلے سال ایک قرارداد پیش کی تھی جس میں، میں نے کہا تھا۔

جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ کی منتظر ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں نے اپنے tenure کے پہلے ہی سال ایک قرارداد پیش کی تھی۔ میں نے اس قرارداد میں یہ مطالبہ کیا تھا کہ ایک عام پاکستانی کو مفت قبر فراہم کرنا ریاست کی ذمہ داری ہے۔ اس کے جواب میں وزیر قانون نے کہا کہ یہاں پاکستان میں ہر پاکستانی کو مفت قبر فراہم کی جاتی ہے۔ میں نے کہا کہ ایسا نہیں ہے کیونکہ ہزار روپے تو صرف رجسٹریشن فیس ہے۔ اس کے بعد 20/25 ہزار روپے یا اس سے زیادہ رقم ایک قبر کے لئے لی جاتی ہے۔ وزیر قانون نے مجھے کہا کہ آپ اس کا ثبوت لا کر پیش کریں چنانچہ میں نے ویڈیو اور رسیدوں کے ثبوت لا کر پیش کر دیئے لیکن اس کے باوجود میری وہ قرارداد مسترد کر دی گئی۔ اس وقت وزیر قانون کی طرف سے کہا گیا کہ قبر کے لئے ایک روپیہ بھی نہیں لیا جاتا۔ آج محکمہ نے جو جواب دیا ہے اس سے میری بات صحیح ثابت ہوئی ہے لہٰذا اب میری قرارداد کو پاس کریں یا پھر ثابت کریں کہ میں غلط تھی۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! اس کو دیکھتے ہیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! ایک قبر کی -/100 روپے فیس مینجمنٹ کمیٹی وصول کرتی ہے۔ اس کے علاوہ اگر وہاں پر کوئی پختہ قبر بنانا چاہتا ہے تو پھر ایک ہزار روپے وصول کئے جاتے ہیں۔ باقی فیس material کی ہے جس میں اینٹیں، سیمنٹ اور دوسری چیزیں شامل ہیں۔ اگر کوئی خود material لا کر پختہ قبر بنانا چاہے تو بنا سکتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر:اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب رمضان صدیق بھٹی):

جناب سپیکر!میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر:بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

(جوایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور:یو سی۔45اور46کوڈینگی کے خاتمہ کے لئے دیئے گئے فنڈز ودیگر تفصیلات

*1959:مہر خالد محمود سرگانہ:کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یو سی۔45اور46لاہور کوڈینگی کے خاتمہ کے لئے سپرے کی مد میں14۔2013میں کتنے کتنے فنڈز فراہم کئے گئےاور کن کن علاقوں میں ڈینگی سپرے کیا گیا؟

(ب) مذکورہ یو سیز کو سٹریٹ لائٹس کی مد میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران کتنے کتنے فنڈز فراہم کئے گئےاور کتنے استعمال ہوئے سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) مذکورہ عرصہ کے دوران کن علاقوں میں کتنی کتنی ٹیوب لائٹس فراہم کی گئیں اور بجلی کے بلز پر کتنی رقم کی ادائیگی کی گئی،سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ یو سیز میں سٹریٹ لائٹس کی فراہمی نہیں کی جارہی لیکن ریکارڈ میں اندراج کیا جارہا ہے؟

(ہ) کیا ان یو سیز کا پچھلے پانچ سالوں کا آڈٹ ہوا اگر ہاں تو ان آڈٹ رپورٹس کی کاپیاں ایوان میں فراہم کی جائیں اور اگر نہیں ہوا تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈینگی کے خاتمہ کے لئے بجٹ یونین کونسل میں کوئی فنڈ مختص نہ کیا گیا لیکن یونین کونسل کی سطح پر ٹاؤن ہذا اور محکمہ ہیلتھ کی مدد سے یونین کونسلز کے علاقوں میں سپرے کردیا گیا ہے۔

(ب) یونین کونسل نمبر 45 میں مندرجہ ذیل فنڈز خرچ ہوئے جبکہ یوسی۔46 کو سٹریٹ لائٹ کی مد میں کوئی فنڈ فراہم نہ کیا گیا۔

سال 12۔2011 میں مبلغ 2 لاکھ روپے سٹریٹ لائٹ پر خرچ ہوئے۔

13۔2012 میں مبلغ 6 لاکھ روپے سٹریٹ لائٹس پر خرچ ہوئے۔

مندرجہ فنڈ بذریعہ ٹینڈر DGPR استعمال کیا گیا۔

(ج) یونین کونسل 45 کے حلقہ میں سٹریٹ لائٹ لگوائی گئی لیکن ان لائٹس کا بل یوسی ادا نہیں کرتی بلکہ متعلقہ ٹاؤن ادا کرتا ہے۔

(د) یونین کونسل کی سطح پر برائے سال 12۔2011 اور 13۔2012 جتنی لائٹس خرید کی گئیں وہ تمام علاقہ میں لگائی گئی ہیں کسی قسم کا اضافی اندراج نہیں کیا گیا۔

(ہ) یونین کونسل 45 برائے سال 13۔2012 کا ابھی آڈٹ نہیں ہوا پچھلے سال کا آڈٹ ہو گیا ہے۔آڈٹ رپورٹ تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ یونین کونسل نمبر 46 میں پچھلے پانچ سال کا آڈٹ لوکل فنڈ آڈٹ کی جانب سے کیا گیا مگر آڈٹ رپورٹس یونین کونسل کو فراہم نہ کی گئی ہیں۔

ضلع اوکاڑہ: میونسپل ٹاؤن حویلی لکھا کو فنڈز کی فراہمی و ترقیاتی کاموں کی تفصیلات

*1578: جناب ظہیر الدین خان علیزئی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) میونسپل ٹاؤن حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ کو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کتنے کتنے فنڈز کن مدات میں فراہم کئے گئے، سال وار تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ب) یہ فنڈز کن کن مدات میں کتنے کتنے خرچ کئے گئے، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) ان فنڈز سے علاقے میں کون کون سے ترقیاتی کام ہوئے، کام و مقام اور ان پر آنے والے اخراجات سال وار تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(د) ان میں سے کتنے کام ایسے ہیں جو ابھی تک مکمل نہیں ہوئے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) ان کاموں کا تخمینہ لاگت، مدت تکمیل کیا تھی اور اب یہ کام کن مراحل میں ہیں؟

(و) یہ ترقیاتی کام کن کن افسران واہلکاران کی نگرانی میں ہوئے،ان کے نام،عہدہ،گریڈ سے آگاہ کریں؟

(ز) ان ترقیاتی کاموں میں مٹیریل کے استعمال کی فائنل انسپکشن کی منظوری کن کن افسران و اہلکاران نے دی،ان کے نام،عہدہ،گریڈ سے آگاہ کریں؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) میونسپل ٹاؤن حویلی لکھا کو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران فنڈز کی فراہمی کی تفصیلات درج ذیل ہے:

سال	رقم
2008-09	–
2009-10	–
2010-11	4.00لاکھ روپے(برائے تعمیر سولنگ،نالی،مرمت دفتر سی او یونٹ حویلی لکھا)
2011-12	14.00لاکھ روپے(برائے تعمیر ٹف ٹائل،نالی،سولنگ،پی سی سی وغیرہ حویلی لکھا)
2012-13	2.50لاکھ روپے(تعمیر ٹف ٹائل حویلی لکھا)
2013-14	–

(ب)اخراجات کی تفصیل سال وار درج ذیل ہے:

سال	ترقیاتی کام و مقام	رقم
2009-10	–	–
2010-11	تعمیر سولنگ نالی تحسین ٹاؤن محلہ عیدہ گاہ حویلی لکھا	3لاکھ
	تعمیر دفتر مرمت سی یونٹ حویلی لکھا تعمیر ٹف ٹائل گلی	1لاکھ
2011-12	تعمیر ٹف ٹائل گلی جہانگیر زرگر والی حویلی لکھا	3لاکھ
	پی سی سی گلی /ایکسچینج والی حویلی لکھا	5لاکھ
	پی سی سی گلی نیشنل بنک والی حویلی لکھا	3لاکھ
	ٹف ٹائل گلی میاں جہانگیر والی حویلی لکھا	3لاکھ
2012-13	ٹف ٹائل سرکلر روڈ حویلی لکھا	2.50لاکھ
2013-14	–	–

(ج) تفصیل جز(ب)میں درج ہے۔

(د) تمام کام موقع پر مکمل ہو چکے ہیں۔

(ہ) پانچ سالوں کے دوران کئے گئے کام ہائے کی کل لاگت 20.50لاکھ روپے تھی۔میعاد تکمیل دو ماہ تھی۔تمام کام موقع پر مکمل ہو چکے ہیں۔

(و) ترقیاتی کام جن افسران کی نگرانی میں ہوئے نام، عہدہ درج ذیل ہیں:

نام	عہدہ مع سکیل
ملک اعجاز الرحمٰن	BS-16
اکرم حیات	BS-11سب انجینئر
چودھری محمد اشرف	BS-17تحصیل آفیسر (آئی اینڈ ایس) ٹی ایم دیپالپور

(ز) ان ترقیاتی کاموں میں مٹیریل کے استعمال کی فائنل انسپکشن کی منظوری جن افسران و اہلکارنے دی ان کے نام، عہدہ گریڈ درج ذیل ہیں:

نام	عہدہ مع سکیل
ملک اعجاز الرحمٰن	BS-16
اکرم حیات	BS-11سب انجینئر
چودھری محمد اشرف	BS-17تحصیل آفیسر (آئی اینڈ ایس) ٹی ایم دیپالپور

سیالکوٹ: شاہ ولی پارک کی تعمیر کی تفصیلات

*1728: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈسکہ (سیالکوٹ) شاہ ولی پارک کے نام سے ایک پارک کی تعمیر کا کام کب شروع کیا گیا تھا؟

(ب) اگر شروع نہیں کیا گیا تو اس پر حکومت کب تک کام شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈسکہ میں واقع شاہ ولی اللہ پارک عوامی روڈ کی تعمیر کے سلسلہ میں ٹی ایم اے ڈسکہ نے ساڑھے تین کڑور روپے کا تخمینہ بنا رکھا تھا کل رقبہ 65 کنال ہے بعدازاں ڈی سی او سیالکوٹ اور کمشنر گوجرانوالہ ڈویژن گوجرانوالہ اسسٹنٹ کمشنر/ایڈمنسٹریٹر ٹی ایم اے ڈسکہ کی ذاتی کاوشوں کی وجہ سے مذکورہ بالا منصوبہ کی تعمیر و تکمیل بذریعہ پرائیویٹ سیکٹر میسرز میجر ریٹائرڈ عامر ملک چیف ایگزیکٹو سٹی ہاؤسنگ نے وعدہ فرمایا کہ وہ مفاد عامہ کے لئے اس پارک کی تعمیر کروائیں گے جس پر صاحب موصوف نے اپنی ذاتی تعمیراتی فرم کی وساطت سے کام کا آغاز بھی کر دیا تھا مگر بعد میں نامعلوم وجوہات کی بناء پر کام بند کر دیا گیا۔

(ب) ٹی ایم اے ڈسکہ نے مالی سال 16-2015 کے بجٹ میں پارک کی تعمیر کے لئے ایک کروڑ روپے مختص کئے ہیں جس کا ٹینڈر اشتہار مورخہ 26.08.2015 میں لگایا جا چکا ہے۔ جس

کے ٹینڈرز مورخہ 14.09.2015 کو ہوں گے ٹینڈرز کے بعد مذکورہ پارک پر کام شروع کروا دیا جائے گا۔

لاہور: بکر منڈی، سلاٹر ہاؤس کا ٹھیکہ و دیگر تفصیلات

*1889: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور شہر کی بکر منڈی، سلاٹر ہاؤس اور لوڈنگ فیس کا ٹھیکہ سال 13۔2012 میں کتنے کا نیلام ہوا تھا اور کتنی رقم حکومتی خزانہ میں جمع کروائی گئی ہے؟

(ب) بکر منڈی، سلاٹر ہاؤس اور لوڈنگ فیس کے حصول کے لئے کتنا عملہ بھرتی کیا گیا ہے۔ مذکورہ عرصہ کے لئے ان کی تنخواہوں اور دیگر مدات میں ہونے والے اخراجات کی تفصیل بتائی جائے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) بکر منڈی برائے سال 13۔2012 کا ٹھیکہ مبلغ 15 کروڑ 25 لاکھ روپے اور لوڈنگ فیس برائے سال 13۔2012 کا ٹھیکہ مبلغ 3 کروڑ 60 لاکھ روپے میں نیلام ہوا تھا۔ ٹھیکہ جات کے تمام واجبات خزانہ اقبال ٹاؤن میں جمع ہو چکے ہیں جبکہ سلاٹرنگ کی ذمہ داری PAMCO کو تفویض کر دی گئی ہے۔

(ب) بکر منڈی اور لوڈنگ فیس کی وصولی کے لئے بکر منڈی اسٹیبلشمنٹ میں سابقہ ایم ایل سی سے آئے ہوئے 35 ملازمین اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں نئی تقرری نہ کی گئی ہے۔ ان ملازمین کی سالانہ تنخواہ تقریباً 80 لاکھ روپے ادا ہوئی تنخواہ کی ادائیگی بذمہ ٹھیکیدار تھی۔

ڈسکہ شہر میں قائم ڈسپوزل پمپ کی منتقلی کا مسئلہ

*1904: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈسکہ سٹی میں عوامی روڈ ڈسکہ پر ایک ڈسپوزل ورکس بہت پرانا ہے، جس کا موٹروں والا کمرہ سڑک سے چار فٹ تک نیچا ہے، بارش کا پانی موٹروں والے کمرہ میں داخل ہو جاتا ہے اور موٹریں بند ہونے پر شہر میں نکاسی آب کا نظام بند ہو جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ ڈسپوزل ورکس شہری آبادی کے درمیان آ چکا ہے۔شدید بدبو کی وجہ سے وہاں کے لوگوں کا جینا محال ہے۔کیا حکومت اس ڈسپوزل ورکس کو فی الفور راجہ گھمان سائفن کے قریب شفٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ ڈسکہ سٹی میں عوامی روڈ ڈسکہ پر ڈسپوزل ورکس بہت پرانا ہے اور موٹروں والا کمرہ سڑک سے چار فٹ تک نیچا ہے اور اس میں پانی کھڑا ہو جاتا ہے لیکن اب نیا پمپ ہاؤس تعمیر ہو چکا ہے اور بہتر طریقہ سے کام کر رہا ہے جس وجہ سے اب نکاسی آب کے نظام کا کوئی مسئلہ نہ ہے۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ یہ ڈسپوزل ورکس شہری آبادی میں آ چکا ہے اور اس کی بدبو بھی ہے اور اس کا پانی راجہ گھمان سائفن سے ہو کر سیلابی نالہ میں گر جاتا ہے۔ڈسپوزل ورکس کو راجہ گھمان سائفن کے قریب شفٹ کرنے کے لئے محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے چھ کروڑ روپے کا تخمینہ تیار کیا تھا لیکن فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے یہ منصوبہ پایۂ تکمیل تک نہ پہنچا۔ٹی ایم اے ڈسکہ کے مالی وسائل بہت محدود ہیں تاہم محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کو درخواست کی گئی ہے کہ عوام الناس کی خاطر مذکورہ ڈسپوزل کی جگہ فی الفور تبدیل کی جائے کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع لاہور: ضلعی حکومت کی دکانوں کی نیلامی کی تفصیلات

*2049: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں ضلعی حکومت کی ملکیتی دکانیں کتنی ہیں نیز یہ دکانیں کہاں کہاں ہیں؟

(ب) سال 2011 میں ضلعی حکومت نے ان تمام دکانوں کی نیلامی کتنے میں کی اور حکومت کے خزانہ میں کل کتنی رقم جمع ہوئی؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلعی حکومت کی ملکیتی 1581 عدد دکانات ہیں جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) بارہ عدد دکانات واقع نزد سروسز ہسپتال انڈر پاس جیل روڈ محکمہ نے بذریعہ نیلام کمیٹی مبلغ۔/5,39,50,000 روپے میں فروخت کیا گیا تھا ان میں دو عدد دکانات کے خریدار نے اپنے ذمہ تمام واجب الادا رقم داخل خزانہ کرواکر محکمہ سے قبضہ حاصل کر لیا تھا جبکہ دو عدد دکانات کا کیس سول کورٹ میں زیر کارروائی ہے اور بقایا آٹھ عدد دکانات کے خریداران نے معاہدہ کے مطابق بقایا رقم کی ادائیگی نہ کی ہے جس بناء پر محکمہ نے کارروائی کرتے ہوئے ان دکانات کی نیلامی کو منسوخ کر دیا اور جمع شدہ رقم بحق سرکار ضبط کر لی گئی۔ان دکانات کے عوض مبلغ۔/1,21,83,333 روپے خزانہ میں جمع ہوئے تھے۔ نیز 10 عدد دکانات پانی والی ٹینکی اچھرہ لاہور کو بذریعہ نیلام عام مبلغ۔/10,83,52,358 روپے میں فروخت کیا گیا اور خریداران کی جانب سے بولی کے دوران کال ڈیپازٹ مبلغ۔/2,85,000 روپے خزانہ میں جمع کروائے گئے ان دکانات کے متعلق کیس عدالت عالیہ میں زیر سماعت ہے جس کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: غیر قانونی مذبح خانوں کا قیام و دیگر تفصیلات

*2359: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں بے شمار غیر قانونی مذبح خانے قائم ہیں اور قصاب روزانہ کی بنیاد پر اپنی دکانوں کے سامنے جانوروں کو ذبحہ کرتے ہیں؟

(ب) جنوری 2013 سے اب تک متعلقہ محکمہ نے غیر قانونی مذبح خانوں کے خلاف کیا ایکشن لیا ہے اور کتنے کیسز کا اندراج کیا اور ان کیسز کا کیا نتیجہ نکلا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور میں مختلف جگہوں پر چھوٹے چھوٹے سرکاری مذبح خانے قائم کر دیئے جائیں تاکہ کسی حد تک غیر قانونی مذبح خانوں کا خاتمہ ہو سکے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) درست ہے۔

(ب) Pamco سلاٹر ہاؤس کے قیام کے بعد غیر قانونی مذبح خانوں کے خلاف مہم تیز کر دی گئی ہے محکمہ لائیو سٹاک کے ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (فوڈ سکیورٹی) متعلقہ میٹ انسپکٹر، متعلقہ ٹاؤن کے

ٹی ایم اے اور محکمہ تحفظ ماحول کے افسران مشترکہ ریڈ کرتے ہیں۔متعلقہ ٹاؤن کے ٹی ایم اے اور محکمہ تحفظ ماحول غیر قانونی مذبح خانوں کو سیل کرتے ہیں ان کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔جنوری 2013سے اب تک 21غیر قانونی مذبح خانے سیل کئے گئے ہیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔بلکہ کولڈ چین سپلائی کے ذریعہ تمام ٹاؤنز میں گوشت کی سپلائی ائر کنڈیشنڈ آؤٹ لیٹس پر دی جائے اور وہاں قصاب گوشت لے کر ائر کنڈیشنڈ سیل پوائنٹس پر فروخت کر سکیں تاکہ عوام کو معیاری اور سستا گوشت فراہم کیا جا سکے اور قصاب حضرات کو بھی سہولت میسر ہو سکے گی۔اس طریقہ سے غیر قانونی مذبح خانہ بنانے اور چلانے والوں کی حوصلہ شکنی ہو گی۔

راولپنڈی: سٹریٹ لائٹس کی مد میں بجلی کے بلز کی ادائیگی و دیگر تفصیلات

*2361:جناب محمد عارف عباسی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) راول ٹاؤن راولپنڈی میں سٹریٹ لائٹ کی مد میں گزشتہ پانچ سال میں کتنا بجلی کا بل ادا کیا گیا؟

(ب) کیا راول ٹاؤن میں سٹریٹ لائٹ کا میٹر لگا ہوا ہے؟

(ج) راول ٹاؤن راولپنڈی میں کل کتنی سٹریٹ لائٹ لگی ہوئی ہیں اور سٹریٹ لائٹ مین روڈز اور گلیوں میں کتنے واٹ کے بلب لگے ہوئے؟

(د) راول ٹاؤن میں کل کتنی سٹریٹ لائٹ serviceable ہیں اور کتنی خراب ہیں؟

(ہ) گزشتہ پانچ سالوں میں راول ٹاؤن کے لئے کتنی سٹریٹ لائٹ خریدی گئی ہیں؟

(و) راول ٹاؤن میں گزشتہ پانچ سالوں میں سٹریٹ لائٹ کی مرمت پر کل کتنی رقم خرچ کی گئی؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) راول ٹاؤن، راولپنڈی میں سٹریٹ لائٹ کی مد میں گزشتہ پانچ سال میں بجلی کا بل سال وار ادا کیا۔

سال وار	ادائیگی
1۔11۔2010	35283298/۔روپے
2۔12۔2011	117521376/۔روپے
13۔3۔2012	87416476/۔روپے
14۔4۔2013	76780734/۔روپے
15۔5۔2014	119833682/۔روپے
ٹوٹل ادائیگی:	436835566/۔روپے

(ب) ٹی ایم اے راولپنڈی ٹاؤن میں سٹریٹ لائٹ کا کوئی میٹر نہ لگا ہوا ہے۔ واپڈا کے ساتھ مشترکہ سروے کرنے کے بعد لوڈ کے مطابق ادائیگی کی جاتی ہے۔

(ج) ٹی ایم اے ٹاؤن کی حدود میں اس وقت (1تا46یونین کونسلز) میں22699 عدد سٹریٹ لائٹ لگی ہوئی ہیں۔ مین روڈ پرLEDاور250واٹ کی لائٹس نصب ہیں جبکہ یونین کونسلز1 تا46میں25 واٹ انرجی سیور،45 واٹ انرجی سیور،125 واٹ مرکری بلب اور 30/60LEDواٹ نصب ہیں۔

(د) ٹی ایم اے راول ٹاؤن کی حدود میں اس وقت تقریباً13619 عدد لائٹس درست ہیں جبکہ تقریباً9080عدد خراب ہیں

نوٹ:ان کی تعداد میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔

(ہ) گزشتہ پانچ سالوں میں راول ٹاؤن نے6494عدد سٹریٹ لائٹس خریدی ہیں۔

(و) راول ٹاؤن میں گزشتہ پانچ سالوں میں سٹریٹ لائٹس کی مرمت کی مد پر رقم

سال وار	ادائیگی
2010۔11	6539731/۔روپے
2011۔12	4541645/۔روپے
2012۔13	1980070/۔روپے
2013۔14	3804412/۔روپے
2014۔15	3280949/۔روپے
ٹوٹل ادائیگی:	20146807/۔روپے

راولپنڈی:نالوں کی صفائی کے لئے مشینوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2372:جناب محمد عارف عباسی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) راول ٹاؤن راولپنڈی میں ٹی ایم اے کے پاس نالوں کی صفائی کے لئے کتنی مشینیں موجود ہیں اور جہاں مشین سے صفائی ممکن نہیں وہاں پر کیا بندوبست کیا گیا ہے؟

(ب) راول ٹاؤن میں ٹی ایم اے کے پاس کچرا اٹھانے والی کتنی گاڑیاں ہیں، موجودہ گاڑیوں میں کتنی ٹھیک اور کتنی خراب ہیں؟

(ج) گزشتہ پانچ سالوں میں ان گاڑیوں کی دیکھ بھال اور مرمت پر کل کتنے اخراجات ہوئے ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کے مطابق راول ٹاؤن راولپنڈی میں نالوں کی صفائی اور کچرا اُٹھانے کا کام سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے لہٰذا ٹی ایم اے راول ٹاؤن کے پاس صفائی وغیرہ کے لئے کوئی مشینری موجود نہ ہے۔مزید برآں حکومت کی ہدایات پر سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی راولپنڈی کا قیام ہو گیا ہے جو کہ گلیوں، سڑکوں اور نالوں کی صفائی اور سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کی ذمہ داری ہے۔

(ب) ٹی ایم اے راول ٹاؤن کے پاس کوڑا اُٹھانے والی کوئی گاڑی نہ ہے۔

(ج) کوئی رقم خرچ نہ کی گئی ہے۔

ضلع راولپنڈی: سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کو بجٹ کی فراہمی و استعمال کی تفصیلات

*2593: محترمہ زیب النساء اعوان: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سالڈ ویسٹ مینجمنٹ ضلع راولپنڈی کو سال 13-2012 کے دوران کل کتنا بجٹ فراہم کیا گیا؟

(ب) مذکورہ بجٹ کو کہاں کہاں استعمال کیا گیا؟

(ج) سالڈ ویسٹ مینجمنٹ ضلع راولپنڈی میں کل کتنے ڈیلی ویجز ملازمین کس کس گریڈ میں کام کتنے عرصہ سے کر رہے ہیں، ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بیان کریں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ انچارج ڈیلی ویجز ملازمین کی تنخواہوں کی مد میں سالانہ کروڑوں روپے کی کرپشن کر رہا ہے؟

(ہ) اگر جز(د) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ اہلکار کے خلاف کوئی محکمانہ کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) راولپنڈی سالڈ ویسٹ مینجمنٹ ضلع راولپنڈی کا 13-2012 کے دوران کل بجٹ -/661,328,492 روپے تھا۔

(ب) مذکورہ بجٹ سے -/377,126,799 روپے تنخواہوں پر خرچ ہوئے اور -/284,201,693 روپے آپریشنل خرچہ ہوا۔

(ج) سالڈ ویسٹ مینجمنٹ میں خالی اسامی پر ڈیلی ویجز ملازمین بھرتی کئے جاتے ہیں ان کا کوئی گریڈ نہ ہوتا ہے۔ ان کی تعداد ضرورت کے تحت کم زیادہ کی جاتی ہے۔ اس وقت سٹی ڈسٹرکٹ راولپنڈی کے ماتحت 721 ڈیلی ویجز ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(د) درست نہ ہے۔

(ہ) کسی شکایت کی صورت میں محکمانہ کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

ضلع راولپنڈی: سالڈ ویسٹ مینجمنٹ میں گاڑیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2594: محترمہ زیب النساء اعوان: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سالڈ ویسٹ مینجمنٹ ضلع راولپنڈی کے انچارج کا نام، عہدہ، گریڈ اور عرصہ تعیناتی سے آگاہ کریں؟

(ب) سالڈ ویسٹ مینجمنٹ ضلع راولپنڈی کے پاس کل کتنی گاڑیاں ہیں اور یہ گاڑیاں جن لوگوں کے زیر استعمال ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ تفصیل سے بیان کریں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ انچارج ڈیزل اور گاڑیوں کی مرمت کی مد میں سالانہ کروڑوں روپے کی کرپشن کر رہا ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ اہلکار کے خلاف محکمانہ کارروائی کروانے اور اہلکار کو فوری طور پر تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) راولپنڈی سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے انچارج کا نام عرفان احمد قریشی ہے جن کا گریڈ MP-II ہے اور وہ مینجنگ ڈائریکٹر کے عہدہ پر کام کر رہے ہیں۔ مذکورہ آفیسر یکم جنوری 2014 کو اس عہدہ پر تعینات ہوئے۔

(ب) راولپنڈی سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کی 19 عدد گاڑیاں جن افسران کے زیر استعمال ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	رجسٹریشن نمبر	گاڑی ماڈل	زیر استعمال	گریڈ
1۔	RIJ-60	کرولا	مینجنگ ڈائریکٹر	MP-2
2۔	RIJ-65	کلٹس	کمپنی سیکرٹری	MP-4
3۔	RIJ-66	کلٹس	چیف فنانس آفیسر	MP-4
4۔	RIJ-50	کرولا	سینئر سٹاف	MP-1-7
5۔	RIJ-67	کلٹس	سینئر سٹاف	MP-1-7
6۔	RIJ-5050	کلٹس	سینئر سٹاف	MP-1-7
7۔	RIJ-49	کلٹس	سینئر سٹاف	MP-1-7
8۔	RIJ-52	مہران	مینجرز	MP-7
9۔	RIJ-53	مہران	مینجرز	MP-7
10۔	RIJ-54	مہران	مینجرز	MP-7
11۔	RIJ-56	مہران	مینجرز	MP-7
12۔	RIJ-57	مہران	مینجرز	MP-7
13۔	RIJ-58	مہران	مینجرز	MP-7
14۔	RIJ-59	بولان	آپریشن سٹاف	MP-9-11
15۔	RIJ-61	بولان	آپریشن سٹاف	MP-9-11
16۔	RIJ-62	بولان	آپریشن سٹاف	MP-9-11
17۔	RIJ-63	بولان	آپریشن سٹاف	MP-9-11
18۔	RIJ-64	بولان	آپریشن سٹاف	MP-9-11
19۔	RIJ-66	بولان	آپریشن سٹاف	MP-9-11

(ج) درست نہ ہے۔

(د) جواب بمطابق جز (د) ہے۔

صوبہ کے بڑے شہروں میں پارکنگ کے منصوبہ جات و دیگر تفصیلات

*2612: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کے تمام بڑے شہروں میں پارکنگ کا کوئی باقاعدہ انتظام نہیں ہے اور صوبہ بھر میں کاریں اور دیگر سواریاں پارک کرنے کا کوئی جدید منصوبہ بھی زیر غور نہیں ہے؟

(ب) لاہور کے علاوہ صوبہ کے کن کن شہروں میں اب تک کتنے پارکنگ پلازہ کی تعمیر کی اجازت حکومت نے دی ہے یا خود تعمیر کئے ہیں صوبہ پنجاب میں پارکنگ کی صورتحال سے نمٹنے کے لئے کیا ٹھوس منصوبہ بندی کی جارہی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اکثر شہروں میں زیادہ تر پارکنگ سٹینڈز غیر قانونی ہیں اور ان پر unauthorized persons نے قبضہ کیا ہوا ہے۔اکثر اوقات اتھارٹیز کی طرف سے مقرر کردہ پارکنگ کے ٹھیکیدار بھی طے شدہ پارکنگ فیس سے کم از کم دگنا پارکنگ فیس وصول کرتے ہیں، حکومت نے اس کے سدباب کا کیا انتظام کیا ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس حد تک درست ہے کہ صوبہ کے اکثر بڑے شہروں میں پارکنگ کا باقاعدہ انتظام نہ ہے البتہ مندرجہ ذیل شہروں میں پارکنگ پلازہ تعمیر کئے گئے ہیں یا کئے جارہے ہیں۔

لاہور

لبرٹی پارکنگ پلازہ، ڈی گراونڈ رنگ محل، شاہ عالمی پارکنگ پلازہ تعمیر کئے گئے ہیں جو باقاعدگی سے پارکنگ سہولیات فراہم کررہے ہیں۔

ملتان

ماسٹر پلان میں دو جگہ، حسین آگاہی اور لوہاری گیٹ کے نزدیک، پارکنگ پلازہ کی تعمیر کو ماسٹر پلان میں شامل کیا گیا ہے۔

گوجرانوالہ

سٹی ڈسٹرکٹ گوجرانوالہ نے حال ہی میں گوندلانوالہ اڈا پر پارکنگ پلازہ کی تعمیر شروع کررکھی ہے۔

راولپنڈی

آرڈی اے نے کمرشل ایریا راجازار، فوارہ چوک پر ایک کثیر المنزل پارکنگ پلازہ کی تعمیر شروع کر رکھی ہے جس کے پہلے دو فلور پر پارکنگ کی جارہی ہے۔

(ب) جواب بمطابق جز (الف)

(ج) درست نہ ہے تمام چھوٹے بڑے شہروں میں غیر قانونی پارکنگ کو باقاعدہ چیک کیا جاتا ہے اور کسی بھی غیر قانونی پارکنگ پر فوری طور پر حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

لاہور: گورنمنٹ بوائز ہائی سکول باغبانپورہ اور میجر جمیل (شہید) روڈ پر تجاوزات کی بھر مار و دیگر تفصیلات

*2654: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ بوائز ہائی سکول باغبانپورہ لاہور اور میجر جمیل (شہید) روڈ پر چند عناصر نے ناجائز تجاوزات قائم کی ہوئی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گورنمنٹ ہائی سکول باغبانپورہ کی شمالی دیوار کے ساتھ واقع فٹ پاتھ پر پھل فروشوں نے قبضہ جمار کھا ہے جس کی وجہ سے لوگوں کو شدید پریشانی کا سامنا ہے؟

(ج) کیا حکومت پنجاب مذکورہ بالا مسائل کو فوری حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) درست نہ ہے مذکورہ روڈ پر کوئی پختہ تجاوزات نہ ہے۔

(ب) درست نہ ہے تجاوزات کے خاتمہ کے لئے ٹی ایم اے نے گورنمنٹ ہائی سکول کے باہر کیمپ قائم کیا ہوا ہے۔ تصاویر کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حکومت پنجاب کی ہدایات پر ٹی ایم اے ہمہ وقت مذکورہ بالا مسائل کو حل کرنے کے لئے کوشاں ہے۔

گجرات: لگائے گئے فلٹریشن پلانٹس کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2674: میاں طارق محمود: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گجرات شہر میں کتنے فلٹریشن پلانٹ کہاں کہاں نصب ہیں، ان میں سے کتنے چالو حالت میں ہیں اور کتنے کب سے بند پڑے ہیں اور ان کی بندش کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) ان پلانٹس کی دیکھ بھال پر کتنا عملہ مامور ہے ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ج) ان پلانٹس کا فلٹر کتنے عرصہ بعد تبدیل کیا جاتا ہے؟

(د) ان پلانٹس کی تنصیب پر کتنی رقم خرچ ہوئی تھی؟

(ہ) جو پلانٹس بند ہیں ان کو کب تک چلا دیا جائے گا؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) گجرات شہر میں کل 57 عدد فلٹریشن پلانٹس ہیں تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ 54 عدد پلانٹس چالو حالت میں ہیں تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ تین عدد پلانٹس چالو حالت میں نہ ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	فلٹریشن پلانٹ جس جگہ نصب ہیں	مدت عرصہ	بند ہونے کی وجہ
1۔	ٹبی مرالاں	3 سال سے بند ہے	بجلی کا کنکشن نہ ہے
2۔	گلی راڈفین	3 سال سے بند ہے	بجلی کا کنکشن نہ ہے
3۔	حسن پورہ	1 سال سے بند ہے۔	پلانٹ کے ساتھ پارکنگ پلازہ زیر تعمیر ہے

(ب) ان پلانٹس کی دیکھ بھال پر تقریباً 103 ملازمین کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) فلٹریشن پلانٹس کے فلٹر تقریباً دو ماہ بعد تبدیل کئے جاتے ہیں۔

(د) ایک فلٹریشن پلانٹ کی تنصیب پر پندرہ لاکھ روپے خرچ ہوتے ہیں۔

(ہ) ٹی ایم اے گجرات نے ڈیمانڈ نوٹس جمع کروا دیئے ہیں لہٰذا جلد بند پلانٹس چالو کر دیئے جائیں گے۔

گوجرانوالہ: گلشن اقبال پارک کی ابتر صورتحال کی تفصیلات

*2763: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گلشن اقبال پارک گوجرانوالہ انتظامیہ کی بے حسی کے باعث ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس پارک میں جگہ جگہ گندگی کے ڈھیر پڑے ہوئے ہیں۔لائٹ ٹاور ٹوٹ پھوٹ چکے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پارک میں دن رات نشہ کرنے والے افراد بیٹھے رہتے ہیں اور آوارہ کتوں کا راج ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پارک کی جھیل میں کئی ماہ سے گندا پانی کھڑا ہے جس کی وجہ سے پورے پارک میں بدبو پھیلی ہوئی ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پارک میں کوئی سکیورٹی کا انتظام نہ ہے جس کے باعث پارک میں آنے والی فیملیوں کو آوارہ لڑکے تنگ کرتے ہیں؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پارک کی کنٹین پر تمام اشیاء ڈبل ریٹ پر فروخت کی جارہی ہیں اور وہاں پر اشیاء بھی ناقص ہوتی ہیں؟

(ز) مذکورہ بالا مسائل کے حل کے لئے حکومت کوئی مثبت اقدامات اٹھانے اور پارک کی بدترین صورتحال کے ذمہ داران کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست نہ ہے حال ہی میں گلشن اقبال پارک کے فٹ پاتھ پر ٹف ٹائل لگائی گئی ہے فٹ پاتھ کے کچھ حصہ پر ٹف ٹائل لگانا مقصود ہے جس کے لئے نئے بجٹ میں تخمینہ رکھا گیا ہے جو کہ مبلغ۔/3250000 روپے ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے پارک میں صفائی کی صورتحال ٹھیک ہے اور پارک میں روزانہ کی بنیاد پر صفائی ہوتی ہے بیس عدد نئے لائٹ ٹاور لگادیئے گئے ہیں جو کہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھے۔

(ج) مذکورہ پارک میں سکیورٹی عملہ کے ساتھ ساتھ پولیس کے اہلکار بھی تعینات ہیں جس وجہ سے نشہ کرنے والے افراد اور آوارہ کتوں کی موجودگی ناممکن ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے۔

(ہ) پارک میں سکیورٹی عملہ / گارڈ تین شفٹوں میں ڈیوٹی دے رہے ہیں۔

(و) اس پارک میں کنٹین پر تمام اشیاء مارکیٹ ریٹ کے مطابق فروخت ہوتی ہیں اور اگر کسی چیز کے ریٹ پر شکایت ہو تو اس کی شکایت کا فوری ازالہ بھی کیا جاتا ہے۔

(ز) پارک کی انتظامی صورتحال بہتر ہے لہٰذا حکومت کسی بھی کارروائی کا ارادہ نہیں رکھتی۔

سرگودھا: ترقیاتی وغیر ترقیاتی بجٹ کا حجم و دیگر تفصیلات

*2774: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ڈی سی او سرگودھا کے زیر استعمال ترقیاتی وغیر ترقیاتی بجٹ کا حجم برائے سال13۔2012اور 14۔2013کی تفصیلات کیا ہے؟

(ب) کیا مندرجہ بالا بجٹ ای ڈی او فنانس کے ذریعے خرچ کیا جاتا ہے؟

(ج) سال12۔2011اور سال14۔2013 کے دوران کن کن مدات میں اخراجات کئے گئے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سال13۔2012اور14۔2013کے ترقیاتی اور غیر ترقیاتی بجٹ کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

(ملین روپے)

	غیر ترقیاتی بجٹ	ترقیاتی بجٹ
سال13۔2012	8275.282	719.631
سال14۔2013	8595.392	764.345

(ب) نہیں بجٹ متعلقہ محکمہ کےDrawing & Disbursement Officersکے ذریعے خرچ ہوتا ہے۔

(ج) سال12۔2011اور سال14۔2013کے دوران جن مدات میں اخراجات کئے گئےان کی تفصیل تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع فیصل آباد: سینٹری انسپکٹرز و سینٹری ورکرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2779: شیخ اعجاز احمد: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع فیصل آباد میں ٹاؤن وار سینٹری انسپکٹرز و سینٹری ورکرز کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اکثر سینٹری ورکرز فیلڈ کی بجائے افسران کے گھروں میں کام کرتے ہیں جس کی وجہ سے گلی، محلوں میں صفائی کی صورتحال انتہائی ابتر ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سینٹری انسپکٹر، سینٹری ورکرز کی ماہانہ تنخواہ سے منتھلی کے نام سے کٹوتی کرتے ہیں؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ مسائل کے تدارک کے لئے کوئی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک اور نہیں تو کیوں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) فیصل آباد شہر کے چار بڑے ٹاؤنز (اقبال ٹاؤن، جناح ٹاؤن، لائل پور ٹاؤن اور مدینہ ٹاؤن) میں فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جس میں سینٹری ورکرز، سینٹری انسپکٹر / سپروائزرز اور زونل آفیسرز کی تعداد مندرجہ ذیل ہے:

مدینہ ٹاؤن فیصل آباد

i۔	سینٹری ورکرز	742
ii۔	سینٹری سپروائزرز / انسپکٹرز	27
iii۔	زونل آفیسرز	10

اقبال ٹاؤن فیصل آباد

i۔	سینٹری ورکرز	596
ii۔	سینٹری سپروائزرز / انسپکٹرز	21
iii۔	زونل آفیسرز	9

جناح ٹاؤن فیصل آباد

i۔	سینٹری ورکرز	708
ii۔	سینٹری سپروائزرز / انسپکٹرز	26
iii۔	زونل آفیسرز	10

لائل پور ٹاؤن فیصل آباد

i۔	سینٹری ورکرز	602
ii۔	سینٹری سپروائزرز / انسپکٹرز	16
iii۔	زونل آفیسرز	7

جبکہ ضلع فیصل آباد کی دیگر تحصیل / ٹاؤنز میں سینٹری انسپکٹر اور سینٹری ورکرز کی تعداد مندرجہ ذیل ہے:

ٹاؤن میونسپل ایڈمنسٹریشن سمندری

سمندری ٹاؤن میں ایک چیف سینٹری انسپکٹر تعینات ہے اور سینٹری انسپکٹر کی سیٹ خالی ہے اور سینٹری ورکرز کی تعداد 105 ہے۔

ٹاؤن میونسپل ایڈمنسٹریشن چک جھمرہ

چک جھمرہ ٹاؤن میں ایک سینٹری انسپکٹر تعینات ہے اور سینٹری ورکرز کی تعداد 64 ہے جن میں سے چار مستقل ملازم ہیں اور ساٹھ روزانہ اجرت / ورک چارج ملازمین ہیں۔

ٹاؤن میونسپل ایڈمنسٹریشن تاندلیانوالہ

تاندلیانوالہ ٹاؤن میں کل 86 سینٹری ورکرز کام کر رہے ہیں جن میں66 مستقل اور 20عدد عارضی یعنی ورک چارج ملازمین ہیں۔

(ب) درست نہ ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔

(د) جز ہائے بالا کے جواب اثبات میں نہ ہیں۔ حکومت تمام مسائل کے حل کے لئے ہمہ وقت کوشاں ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: ترقیاتی سکیموں کی تفصیلات

*2797: لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔87ٹوبہ ٹیک سنگھ میں پچھلے پانچ سالوں میں کل کتنی ترقیاتی سکیمیں شروع ہوئیں اور کتنی نامکمل ہیں؟

(ب) کیا حکومت نامکمل سکیموں کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پی پی۔87ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مالی سال2010تا2015 محکمہ لوکل گورنمنٹ ٹوبہ ٹیک سنگھ نے 31 سکیمیں شروع کیں جو کہ تمام مکمل ہو چکی ہیں۔ تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مذکورہ پی پی۔87 میں ٹی ایم اے ٹوبہ ٹیک سنگھ نے پچھلے پانچ سالوں میں124 ترقیاتی سکیمیں شروع کیں تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ٹی ایم اے ٹوبہ ٹیک سنگھ کی15-2014 میں دو سکیمیں نامکمل ہیں باقی تمام سکیمیں مکمل ہیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔جناب محمد سبطین خان کا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 864 ہے۔

اٹک: صوبائی وزیر کے ڈیرے پر خود کش حملہ اور ہلاکتوں سے متعلقہ تفصیلات

864: **جناب محمد سبطین خان:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "دنیا" مورخہ 2015-08-17 کی خبر کے مطابق اٹک کے گاؤں شادی خان میں پنجاب کے وزیر داخلہ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کے ڈیرے پر خود کش دھماکے میں وزیر داخلہ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ، ڈی ایس پی حضرو شوکت گیلانی سمیت 22 افراد شہید اور سکیورٹی اہلکاروں سمیت 20 سے زائد افراد زخمی ہو گئے؟

(ب) اب تک تفتیش اور ملزمان کی گرفتاری میں کیا پیشرفت ہوئی ہے، مکمل تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! مقدمہ کی تفتیش ریاض نذیر ایس ایس پی (انوسٹی گیشن) سی ٹی ڈی، پنجاب کی سربراہی میں JIT کر رہی ہے۔ جائنٹ انوسٹی گیشن ٹیم مقامی پولیس اور دیگر intelligence agencies کی مدد سے مختلف پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے مقدمہ کی تفتیش کو آگے بڑھا رہی ہے جبکہ مقامی پولیس اپنے تمام تر وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے JIT کو تفتیش میں ہر قسم کی مدد اور تعاون فراہم کر رہی ہے۔

جناب سپیکر! یہ معاملہ چونکہ بڑا ہی sensitive نوعیت کا ہے۔ جس گروہ یا کالعدم تنظیم نے اس معاملے میں ایک vital role ادا کیا اس کی نشاندہی ہو چکی ہے۔ خود کش حملہ آور جس موٹر سائیکل پر وقوعہ کی جگہ تک یعنی کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ شہید کے ڈیرہ تک پہنچا تھا وہ بعد میں trace ہو گئی اور اس کی مدد سے ایک گروپ trace ہوا جو کہ آفتاب گروپ کے نام سے جانا جاتا ہے اور وہ وہاں مقامی طور پر TTP کا گروہ ہے۔ ان کی نشاندہی ہو چکی ہے۔ اس سے پہلے بھی ایک مقدمہ میں اس گروہ کے کچھ ملزمان گرفتار ہوئے تھے تو ان کو بھی جیل سے نکلوا کر تفتیش کا عمل آگے بڑھایا جا رہا ہے۔ اس میں کافی حد

تک positive progress ہوئی ہے لیکن بعض چیزوں کو اس مقصد کے لئے کہ تفتیش کا عمل آگے بڑھایا جا سکے فی الوقت share یا on air نہیں کیا جا سکتا۔

جناب سپیکر! میں اس معزز ایوان کو حکومت پنجاب کی طرف سے اور on behalf of Counter Terrorism Department یہ یقین دہانی کراتا ہوں کہ بھرپور توجہ اور محنت سے اس تفتیش کے عمل کو آگے بڑھایا جا رہا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ان ملزمان کو گرفتار کر کے انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے گا۔

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے ایک بات کرنی چاہوں گا۔ ہمارے وزیر داخلہ شہید کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ ایک بڑے سچے اور محب وطن پاکستانی تھے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ اپنے صوبے اور ملک پاکستان کے لئے شہید ہوئے ہیں۔ میں رانا ثناء اللہ خان کی بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ یہ انتہائی sensitive issue ہے اور اسی وجہ سے وہ کچھ باتیں on the floor of the House نہیں کرنا چاہتے تاکہ تفتیش متاثر نہ ہو لیکن میں یہ چاہوں گا کہ جب تک اس حوالے سے سارے ملزمان گرفتار نہیں ہو جاتے اس وقت تک اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending رہنے دیں۔ شہید کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ ہمارے ساتھی اور ایک thorough gentleman تھے۔ جب تک اس مقدمہ کی تفتیش مکمل نہیں ہوتی اور ملزمان گرفتار نہیں ہوتے اس وقت تک اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending رہنے دیا جائے۔ جب تفتیش مکمل ہو جائے گی اور ملزمان گرفتار ہو جاتے ہیں تو پھر ان کی ذمہ داری ختم ہو جائے گی اور آگے عدالتوں کا کام شروع ہو جائے گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میرے معزز بھائی pendency سے جو مقصد حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ ویسے ہی حاصل ہو جائے گا اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کے لئے تو توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ اس پر کسی صورت میں توجہ کم ہو گی۔ جب اس معزز ایوان میں کوئی بھی معزز ممبر پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرے گا تو اس سے متعلق جو بھی صورتحال ہو گی وہ انشاء اللہ تعالیٰ اس ایوان کے سامنے رکھی جائے گی۔

جناب سپیکر! دوسری گزارش یہ ہے کہ اس مقدمہ میں جیسے جیسے کوئی پیشرفت ہو گی وہ اس ایوان سے share کی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 870، میاں طارق محمود کا ہے۔

حافظ آباد میں ڈکیتی کے دوران ڈاکوؤں کی فائرنگ سے شہری کی ہلاکت سے متعلقہ تفصیلات

870: میاں طارق محمود: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 29۔اگست 2015ٹی وی چینل "وقت" کی خبر کے مطابق حافظ آباد تحصیل پنڈی بھٹیاں کے موضع کھڑ ین میں دوران ڈکیتی مزاحمت پر ڈاکوؤں نے فائرنگ کرکے ممتاز ولد اصغر علی کو ہلاک کر دیا اور مقدمہ درج ہونے کے باوجود پولیس سے ابھی تک ملزمان گرفتار نہیں ہو سکے؟

(ب) اس سلسلہ میں پولیس نے آج تک جو کارروائی کی ہے اس کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!

(الف) یہ درست ہے۔یہ وقوعہ ہوا ہے اور ایف آئی آر میں پانچ کس نامعلوم ملزمان نامزد کئے گئے تھے۔

(ب) پولیس بھرپور توجہ دیتے ہوئے scientific خطوط پر تفتیش عمل میں لائی ہے۔اس میں Call trafficking and Geo-fencing technology کو تحرک میں لایا گیا جس سے ملزمان کا سراغ مل چکا ہے۔اس میں جو ملزمان identify ہوئے ہیں ان میں نذیر احمد ولد اللہ دتہ قوم مسلم شیخ، محمد آصف ولد مجاہد قوم عاصی، علی حسن ولد اقبال قوم عاصی ساکنان چکیرا عاصیاں، طاہر عباس ولد محمد نواز قوم مسلم شیخ اور محمد اقبال عرف بالی قوم مسلم شیخ شامل ہیں۔یہ ملزمان trace ہوئے ہیں اور ان میں سے نذیر احمد، طاہر عباس اور محمد اقبال کو گرفتار کر کے شناخت پریڈ کے لئے جیل بھیجا گیا ہے۔جونہی شناخت پریڈ کا عمل مکمل ہوتا ہے تو ان ملزمان کو دوبارہ جسمانی ریمانڈ پر حاصل کر کے تفتیش کے عمل کو آگے بڑھایا جائے گا اور اس مقدمہ کی تفتیش کو یکسو کر کے بہت جلد عدالت میں چالان پیش کیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق محترمہ راحیلہ انور کی ہے جو کہ انہوں نے تحریک استحقاق pending کروائی تھی۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میری اس تحریک استحقاق کو pending فرما دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے۔ محترمہ راحیلہ انور کی تحریک استحقاق کو pending کیا جاتا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہمارے 32/33 معزز ممبران کی طرف سے ایک تحریک التوائے کار جمع کرائی گئی ہے اُس تحریک التوائے کار کو آج take up کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! ہمیں تو آپ کی کوئی تحریک التوائے کار نہیں ملی۔ یہ تحریک التوائے کار آپ نے ابھی دی ہو گی؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہم نے یہ تحریک التوائے کار ابھی نہیں دی۔ یہ تحریک التوائے کار ہم نے اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع کروائی ہوئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ کی تحریک التوائے کار میں نے نہیں دیکھی، مجھے اس تحریک التوائے کار کو دیکھ لینے دیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ تحریک التوائے کار ابھی پڑھ دیتا ہوں کیونکہ اس میں دیکھنے والی تو کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو وزیر قانون دیکھ لیں کہ اس کو entertain کرنا ہے یا نہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! مجھے اس تحریک التوائے کار کو دیکھ لینے دیں تو پھر کل اس تحریک التوائے کار کو لے کر آئیں گے۔ اس تحریک التوائے کار کو کل تک pending کرتے ہیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر:اب تحاریک التوائے کار شروع کرتے ہیں۔پہلی تحریک التوائے کار نمبر628/15 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان، جناب احمد خان بھچر، ڈاکٹر نوشین حامد کی ہے۔یہ تحریک التوائے کارmoveہو چکی ہے۔جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور!

ساہیوال کے بنیادی مراکز صحت کے لئے مختص رقم کا غیر قانونی استعمال

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر!شکریہ۔ Nutrition Programme ضلع ساہیوال کے تحت ایک کروڑ10لاکھ 90ہزار روپے بنیادی مراکز صحت پرLabour Room and LHV کی پہلے سے موجود رہائش گاہوں کی مرمت کے لئے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کےSDA Accountمیں ٹرانسفر کئے گئے۔ محکمہ صحت ساہیوال نے10بنیادی مراکز صحت کی نشاندہی کی جس پر محکمہ بلڈنگ ساہیوال نے اُن کی مرمت کے لئے rough cost estimateتیار کئے جو کہ بعد ازاں ڈی سی او ساہیوال کو برائے منظوری اور administrative approval کے لئے بھجوائے گئے۔Administrative approvalکے بعد بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ نے ان کی مرمت کروائی۔ حکومت پنجاب نے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کےSDA Accountsمیں جو رقمreleaseکی اُس کو قواعد و ضوابط کے مطابق اورAdministrative approvalکے مطابق خرچ کیا گیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose ofکیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر657/15جناب محمد ناصر چیمہ، سردار وقاص حسن موکل، محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔جی، جناب محمد ناصر چیمہ!

نارنگ منڈی میں آلودہ پانی پینے سے لوگ ہیپاٹائٹس، جگر و کینسر جیسے موذی امراض کا شکار

جناب محمد ناصر چیمہ:جناب سپیکر!میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ

روزنامہ "دنیا" مورخہ 6۔جولائی 2015 بروز بدھ کی خبر کے مطابق نارنگ منڈی سرکاری نلوں میں گندا، زنگ آلودہ اور گٹر ملا پانی مہلک امراض کا باعث بننے لگا جس کی وجہ سے ہر چوتھا شہری ہیپاٹائٹس، جگر اور کینسر جیسے موذی امراض کا شکار ہو رہا ہے۔ اس صورتحال پر شہریوں میں تشویش کی لہر دوڑ گئی۔ شہریوں نے آلودہ پانی سے بھری بوتلیں اُٹھا کر احتجاجی مظاہرہ کیا اور ممبران اسمبلی سے واٹر سپلائی سکیم کے تحت نئے پائپ بچھانے کا مطالبہ کیا ہے اور کہا ہے کہ موجودہ واٹر سپلائی پائپ جو کہ 60 سال پرانے ہیں اور جگہ جگہ سے پھٹ چکے ہیں۔ زیر زمین گلے سڑے پائپوں میں گٹر ملا تعفن زدہ پانی گھروں کے نلوں میں آ رہا ہے اور شدید بدبو کے باعث غریب طبقہ یہ گندا اور زہریلا پانی پینے پر مجبور ہے۔ واضح رہے کہ اب تک کئی انسانی جانیں آلودہ پانی پینے کی وجہ سے ضائع ہو چکی ہیں اور بڑی تعداد میں لوگ مہلک امراض کا شکار ہو رہے ہیں۔ فوری طور پر نئے پائپ نہ بچھائے گئے تو مہلک امراض میں اضافہ ہو سکتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 668/15 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان، محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے۔

ایکسیئن بھکر کینال ڈویژن کی ملی بھگت سے محکمہ آبپاشی میں تین کروڑ روپے کی خُورد بُرد

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دنیا" مورخہ 8۔جولائی 2015 کی خبر کے مطابق ایکسیئن بھکر کینال ڈویژن کی ملی بھگت سے محکمہ آبپاشی کو 3 کروڑ سے زائد کا ٹیکہ لگایا گیا جس پر محکمہ نے انکوائری کرنے کی بجائے آنکھیں بند کر لیں۔ محکمہ آبپاشی کے ذرائع کے مطابق بھکر کینال ڈویژن کے ایگزیکٹو انجینئر نے سٹاک رجسٹر میں 3 کروڑ 15 لاکھ سے زائد کی رقم ظاہر کی جبکہ حقیقت میں اتنی مالیت کا سامان سٹور میں موجود نہیں تھا، سب ڈویژن نے سٹاک اکاؤنٹس کی تفصیلات جمع کروائیں اور نہ ہی اس غفلت پر کوئی جواز پیش کیا کہ کن

وجوہات کی بنیاد پر سٹاک رجسٹر update نہیں کیا گیا۔اس بے ضابطگی پر محکمہ کی طرف سے بعد میں جواب دیا گیا کہ سٹاک میں جو پتھر موجود ہونا چاہئے تھا وہ اسی سب ڈویژن کی حدود میں کہیں اور پڑا ہوا تھا جس پر محکمہ کی کمیٹی نے یہ جواب مسترد کر دیا۔ کمیٹی نے ہدایت کی کہ محکمہ آڈٹ کے ساتھ مل کر تیس دن کے اندر دوبارہ سے سٹاک رجسٹر کی تصدیق کی جائے لیکن اس پر محکمہ کی طرف سے کوئی جواب سامنے آیا اور نہ ہی آڈٹ کے ساتھ تعاون کرنے پر محکمہ آبپاشی کے افسران رضامند ہوئے جس کی وجہ سے تین کروڑ روپے سے زائد کی رقم بے ضابطگی کی نذر ہو گئی ہے۔اس سے صوبہ بھر کی عوام میں تشویش پائی جاتی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! پتھر کی سپلائی کی مد میں دوران سال 15-2014 بھکر کینال ڈویژن کے ایگزیکٹو انجینئر کے سٹاک رجسٹر میں تین کروڑ 15 لاکھ سے زائد کی رقم کا کہیں اندراج ہے، کوئی پتھر کسی سب ڈویژن کا کسی دوسری سب ڈویژن میں پڑا ہے اور نہ ہی سال 15-2014 میں پتھر کی سپلائی کا تحرک ہوا ہے۔دوران سال 15-2014 میں بھکر کینال ڈویژن میں پتھر کی سپلائی نہ لی گئی ہے۔مزید برآں مورخہ 28۔جولائی 2015 کو پتھر کی سپلائی کے ٹینڈر بھکر کینال ڈویژن میں ہوئے ہیں جو کہ under process ہیں۔ان کی سپلائی ابھی آنی ہے سپلائی آنے کے بعد متعلقہ رجسٹر میں اس کا اندراج کر دیا جائے گا لہٰذا گزارش ہے کہ بھکر کینال ڈویژن میں کوئی بے ضابطگی نہ ہوئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 671/15 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان کی ہے۔

صوبہ میں چھوٹے ڈیموں کی تعمیر کے لئے
مختص کروڑوں روپے کی رقم کرپشن کی نذر

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" مورخہ 9۔جولائی 2015 کی خبر کے مطابق محکمہ آبپاشی پنجاب نے صوبہ میں

چھوٹے ڈیموں کی تعمیر کے لئے کروڑوں روپے کے فنڈز مختص کر رکھے ہیں۔ اس سلسلہ میں محکمہ نے فتح جنگ میں بھی چھوٹا چیرہ ڈیم بنانے کا منصوبہ بنایا۔ محکمہ کے ایگزیکٹو انجینئر ڈویلپمنٹ ون نے چیرہ ڈیم کے لئے زمین کی خریداری، consultancy اور تشہیر کے لئے بھاری رقم خرچ کر دی۔ تاہم اس ضمن میں ایگزیکٹو انجینئر اور پراجیکٹ ڈائریکٹر سمال ڈیم واضح ہوتا ہے کہ پراجیکٹ ڈائریکٹر نے منصوبے کی مخالفت کی اور کہا کہ منصوبہ تکنیکی اور معاشی اعتبار سے ناقابل تعمیر ہے لیکن ایگزیکٹو انجینئر نے مبینہ طور پر مالی فائدے کی خاطر 65 کروڑ 19 لاکھ روپے سے زائد کی رقم خرچ کر ڈالی۔ بعدازاں منصوبے کو تکنیکی بنیادوں پر بند کر دیا گیا ہے۔ عوامی حلقوں نے مطالبہ کیا ہے کہ جو افراد اس کرپشن میں ملوث ہیں ان کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اصل میں دو موضوعات ہیں ایک اسلام آباد کی حدود میں موضع چراہ ہے اور ایک تحصیل فتح جنگ میں موضع چیرہ ہے لیکن فتح جنگ میں کوئی چراہ ڈیم موجود ہے، نہ کوئی post Executive Engineer Development-1 Small Dam Organization, Islamabad ہے۔ چراہ ڈیم کا منصوبہ اسلام آباد کے گاؤں چراہ کے قریب ہے یہ ڈیم Capital Development Authority, Islamabad اور پنجاب گورنمنٹ کے باہمی اشتراک اور تخمینہ لاگت برابر حصہ داری بنیاد پر ہے اس ڈیم کا PC-1 مارچ 2009 میں مبلغ 5370.220 ملین روپے کا منظور ہوا جس میں 1200 ملین land accusation کی مد میں رکھے گئے تھے تاہم جون 2009 میں ڈسٹرکٹ پرائس کنٹرول کمیٹی نے چراہ ڈیم میں زمین کا تخمینہ مبلغ 3219.977 ملین روپے لگایا۔ اب تک پنجاب گورنمنٹ نے مبلغ 166.30 ملین روپے اور CDA نے 729.761 ملین روپے Land Accusation Collector, Islamabad Capital Territory کو جمع کرا دیئے ہیں۔ اس پراجیکٹ کے consultant نے چراہ ڈیم کا ڈائزین دوبارہ review کیا ہے اس ڈائزین کو مدنظر رکھتے ہوئے اور زمین کی منظور شدہ قیمت کے مطابق revised PC-1 مرتب کیا ہے جس کی مالیت 18153.779 ملین روپے ہے۔ Ms Nespak Consultant اس کا revised PC-1 تیار کر رہی ہے۔ Review کے بعد متعلقہ فورم پر منظوری کے لئے جمع کرا دیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں مزید عرض یہ ہے کہ Project

Director Islamabad Organization نے کبھی بھی کسی بھی فورم پر اس منصوبہ کی مخالفت کی، کوئی کرپشن ہوئی ہے اور نہ ہی کسی کرپشن کی نشاندہی ہوئی ہے بلکہ اس منصوبہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے سر توڑ محنت کی جارہی ہے کیونکہ یہ ایک فلاحی منصوبہ ہے جس کی تکمیل سے راولپنڈی اور اسلام آباد میں پینے کے پانی کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر۔۔۔۔۔۔۔چودھری عامر سلطان چیمہ اور محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 679/15 جناب امجد علی جاوید کی ہے۔ جی، آپ اسے پیش کریں۔

فیصل آباد میں تعلیمی مقاصد کے لئے مختص پلاٹوں کی نیلامی کے لئے این او سی جاری نہ کرنا

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "ایکسپریس" مورخہ 10۔جولائی 2015 کی خبر کے مطابق حکومت کا تعلیمی مقاصد کے لئے اراضی کا این او سی دینے سے گریز۔ نیلامی نہ ہونے سے ایف ڈی اے ایک ارب 93 کروڑ روپے کی آمدن سے محروم۔ تفصیلات کے مطابق حکومت پنجاب کی ہدایات اور محکمہ ہاؤسنگ کے قواعد کے مطابق ہر شہر اور علاقہ میں بننے والی ہاؤسنگ کالونیوں میں تعلیمی اداروں کے قیام کے لئے پلاٹ مختص کئے جاتے ہیں۔ تعلیمی اداروں کے لئے مختص پلاٹس پر یا تو محکمہ تعلیم سکولز بناتا ہے، بصورت دیگر یہ پلاٹ بذریعہ نیلام عام پرائیویٹ تعلیمی اداروں کو تعلیمی ادارے قائم کرنے کے لئے دیئے جاتے ہیں۔ فیصل آباد میں ایف ڈی اے کے تحت قائم کالونیوں میں جو پلاٹ تعلیمی اداروں کے قیام کے لئے مختص کئے گئے تھے ایک طویل عرصہ گزر جانے کے باوجود محکمہ تعلیم نے یہاں پر سکول قائم کئے ہیں اور (اب جبکہ پنجاب حکومت کی پالیسی کے مطابق محکمہ تعلیم کے تحت نئے سکولوں کا اجراء بند کر دیا گیا ہے) نہ ہی ایف ڈی اے کو تعلیمی اداروں کے لئے مختص پلاٹ تعلیمی اداروں کے قیام کے لئے نیلام کرنے کے لئے این او سی جاری کئے جا رہے ہیں جس سے صرف فیصل آباد شہر میں محکمہ ان پلاٹوں کے نیلام عام سے ہونے والی ایک ارب ترانوے کروڑ روپے کی آمدن سے محروم ہے اور دوسری طرف ان آبادیوں کے

مکینbuilt purposeبلڈنگ کی بجائے رہائشی کوٹھیوں اور مکانات میں قائم چھوٹے چھوٹے سکولوں میں تعلیم حاصل کرنے پر مجبور ہیں۔ یہ صرف ایک شہر کی صورتحال ہے اگر اس کی روشنی میں سارے پنجاب کا جائزہ لیا جائے تو حکومت پنجاب کے اس تساہل سے نہ صرف محکمہ ہاؤسنگ اربوں کھربوں روپے کی آمدن سے محروم ہے بلکہ شہری بھی اچھے تعلیمی اداروں کی سہولت سے محروم ہیں۔ اس صورتحال سے عوام الناس میں شدید اضطراب اور بے چینی پائی جاتی ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کوnext weekتک کے لئےpendingکر دیں۔ ہم جواب منگوا لیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کوnext weekتک کے لئےpendingکیا جاتا ہے۔

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر! میری ایک بہت اہم تحریک التوائے کار ہے۔ براہ مہربانی اسے out of turnلے لیں۔

(اذان ظہر)

جناب قائم مقام سپیکر: آپout of turnاپنی تحریک التوائے کار پڑھ لیں۔

موضع رکھ بھٹی میتلہ میں محکمہ جنگلات کی ملکیت 24630 کنال 5 مرلے اراضی پر بااثر افراد کا قبضہ

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ موضع رکھ بھٹی میتلہ میں پنجاب حکومت کی ملکیت 24630 کنال 5 مرلے زمین جو کہ محکمہ جنگلات کی ملکیتی ہے اس پر وہاں کے مقامی بااثر لوگوں نے ناجائز قبضہ کیا ہوا ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ ڈیرہ غازی خان اور راجن پور میں تمام سرکاری زمینیں ناجائز قابضین سے واگزار کروائی گئی ہیں لیکن یہاں پر ناجائز قابضین کو ہٹانے کے لئے کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ میری استدعا ہے کہ یہ سرکاری

زمین ناجائز قابضین سے واگزار کروائی جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کر دیں۔ ہم جواب منگوا لیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! میں نے کل بھی آپ سے استدعا کی تھی کہ میں نے توجہ دلاؤ نوٹس جمع کرایا تھا اور میری تین تحاریک التوائے کار بھی ہیں۔ میری درخواست ہے کہ یہ سب بہت اہمیت کے حامل معاملات ہیں۔ آپ اجازت دیں کہ میں ان کو بیان کر سکوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب انعام اللہ خان نیازی! آپ کی تینوں تحاریک التوائے کار ایک ہی بات پر آ کر رکتی ہیں اور شاید وہاں کوئی ڈی پی او ہے۔ میں نے ایک allow کر دی ہے۔ آپ اسے پڑھ دیں اور اس میں ساری بات جو آپ نے کرنی ہے اسی میں کر دیں۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! ان میں سے ایک بھکر کی اور دو میانوالی کی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں نے دیکھی نہیں لیکن مجھے یہی بتایا گیا تھا۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! یہ علیحدہ علیحدہ ہیں۔ اس کے علاوہ توجہ دلاؤ نوٹس بھی تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں دوبارہ منگوا کر انہیں دیکھ لیتا ہوں۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! پھر اسے کب لیں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کل صبح پڑھ لیجئے گا۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میری بھی ایک تحریک التوائے کار ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: انصاری صاحب! آپ کل صبح پڑھ لیجئے گا۔

سرکاری کارروائی

بحث

جناب قائم مقام سپیکر:اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔آج کے ایجنڈے پر ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی کی سالانہ رپورٹ بابت 12-2011اور پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ بابت 13-2012 پر عام بحث ہے۔بحث کا آغاز متعلقہ وزیر کی تقریر سے ہوگا تاہم دیگر ممبران جو اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام مجھے بھجوادیں۔جی،منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق):جناب سپیکر!میں ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی کی سال 12-2011 کی سالانہ رپورٹ پر عام بحث کے لئے تحریک پیش کرتا ہوں اور ممبران سے کہتا ہوں کہ وہ اس پر بحث کریں تاکہ اس پر جو بھی سوالات اور معاملات ہوں میں اس کا جواب دے سکوں۔

جناب قائم مقام سپیکر:اگر کسی نے ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی کے حوالے سے بحث میں حصہ لینا ہے تو وہ ممبران اپنے نام مجھے بھجوادیں اور پبلک سروس کمیشن کے حوالے سے بھی اگر کوئی بحث میں حصہ لینا چاہتا ہے تو وہ اپنا نام مجھے بھجوادے۔جی، منڈا صاحب!آپ نے پبلک سروس کمیشن کے حوالے سے بحث کا آغاز کرنا ہے؟

پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سال 13-2012 کی

سالانہ رپورٹوں پر عام بحث

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن(چودھری علی اصغر منڈا،ایڈووکیٹ): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔جناب سپیکر!13-2012 کی پنجاب پبلک سروس کمیشن کی رپورٹس اسمبلی کے floor پر lay ہو چکی ہیں۔میں آپ کی اجازت سے اس پر بحث کے لئے اس ایوان کو دعوت دیتا ہوں کہ تمام معزز ممبران نے رپورٹ پڑھ لی ہوگی وہ اس پر اپنی تجاویز اس کی مزید بہتری کے لئے اس floor کے ذریعے گورنمنٹ کو اگر دینا چاہتے ہیں تو وہ دیں۔میں House open کرنے کی آپ سے اجازت چاہتا ہوں۔پنجاب پبلک سروس کمیشن کا جو ادارہ ہے اس کا شمار پنجاب کے ان اداروں میں ہوتا ہے جس پر پبلک کا بہت زیادہ اعتماد ہے۔اس ادارے کی performance پنجاب کی عوام اور صوبہ پنجاب

کے لئے اس کی خدمات قابل تعریف ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ اس کی کارکردگی 100 فیصد ٹھیک ہے لیکن پنجاب پبلک سروس کمیشن کا ادارہ اپنی کارکردگی کے لحاظ سے بہت اچھی repute رکھتا ہے۔ بہتری کی گنجائش ہر جگہ پر موجود ہوتی ہے۔ اگر ہمارے معزز ممبران اس کی performance کو بہتر اور expedite کرنے کے لئے اس کے معیار کو مزید بلند کرنے کے لئے اگر کوئی تجاویز رکھتے ہیں تو وہ پیش کریں ہم ان پر غور کریں گے۔ آپ جو اچھی تجاویز اس صوبہ کی عوام، پبلک ویلفیئر کے لئے اور میرٹ کو ensure کرنے کے لئے لے کر آئیں گے ہم ان پر عمل کریں گے۔ پنجاب پبلک سروس کمیشن ایک قانونی اور آئینی ادارہ ہے جس پر لوگوں کا بہت زیادہ faith اور اعتماد ہے۔ ہمارے پنجاب حکومت کے ڈیپارٹمنٹ۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! جب میں اپنی بات مکمل کر لوں تو معزز ممبران کو تب بات کرنے کی اجازت دی جائے۔ پھر یہ کھل کر اپنا اظہار کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! یہ پہلے یہ بتا دیں کہ what they have done?

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! انہوں نے ہمیں رپورٹ ہی نہیں دی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ اِن کو حکم دیں کہ یہ تشریف رکھیں۔ میں بتا دیتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اپنی بات جاری رکھیں۔ محترمہ! آپ ان کی بات تو سن لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ نے مجھے بات کرنے کا حکم دیا ہے۔

کورم کی نشاندہی

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میں کورم point out کرتا ہوں کیونکہ ہمارے پاس reports ہی نہیں ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کیا آپ نے کورم point out کر دیا ہے؟

جناب محمد صدیق خان: جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، گنتی کی گئی ہے اور کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اب اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 4۔ستمبر 2015 صبح 9:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2015

جمعتہ المبارک،4۔ستمبر2015

(یوم الجمع،19۔ذیقعد1436ھ)

سولھویں اسمبلی: سولھواں اجلاس

جلد16: شمارہ8

573

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 4۔ ستمبر 2015

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ صحت)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

سالانہ رپورٹوں پر عام بحث

1۔ پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سال 13-2012 کی سالانہ رپورٹوں پر عام بحث جاری رہے گی۔

2۔ ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی کی سال 12۔2011 کی سالانہ رپورٹ پر عام بحث جاری رہے گی۔

575

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا سولھواں اجلاس

جمعتہ المبارک،4۔ستمبر 2015

(یوم الجمع،19۔ذیقعد 1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10بج کر 35منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور احمد چشتی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِo

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ۝١ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ۝٢ وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا ۝٣
وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا ۝٤ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا ۝٥ وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا ۝٦
وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا ۝٧ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا ۝٨ قَدْ
اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا ۝٩ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ۝١٠

سورة الشّمس آیات 1 تا 10

سورج کی قسم اور اس کی روشنی کی(1)اور چاند کی جب اس کے پیچھے نکلے(2)اور دن کی جب اُسے چمکا دے (3)اور رات کی جب اُسے چھپا لے(4)اور آسمان کی اور اس ذات کی جس نے اسے بنایا(5)اور زمین کی اور اس کی جس نے اسے پھیلایا(6)اور انسان کی اور اس کی جس نے اس (کے اعضا) کو برابر کیا(7) پھر اس کو بدکاری (سے بچنے)اور پرہیزگاری کرنے کی سمجھ دی (8) کہ جس نے (اپنے) نفس (یعنی روح) کو پاک رکھا وہ مراد کو پہنچا(9)اور جس نے اسے خاک میں ملایا وہ خسارے میں رہا(10)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

سرور کہوں کہ مالک و مولا کہوں تجھے
باغِ خلیل کا گلِ زیبا کہوں تجھے
اللہ رے تیرے جسم منور کی تابشیں
اے جانِ جاں میں جانِ تجلا کہوں تجھے
تیرے تو وصف عیبِ تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے
لیکن رضا نے ختم سخن اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ صحت سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال مہر خالد محمود سرگانہ صاحب کا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مولانا غیاث الدین!

جناب سپیکر کی رولنگ کے باوجود وقفہ سوالات میں متعلقہ محکمہ کے سیکرٹری کا حاضر نہ ہونا

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! یہ chair کی ruling تھی کہ جس محکمہ کے سوالات ہوں گے اس محکمہ کا سیکرٹری یہاں پر موجود ہو۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ لابی کے اندر ابھی تک سیکرٹری صحت تشریف نہیں لائے۔ چند دن ہوئے سیکرٹری تعلیم یہاں پر موجود نہیں تھے۔ آج بہت اہم سوالات ہیں اس لئے سیکرٹری صحت کو یہاں پر ہونا چاہئے تھا لیکن وہ ابھی تک یہاں موجود نہیں ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: خواجہ صاحب! سیکرٹری صحت یہاں کیوں موجود نہیں ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! اس وقت راولپنڈی میں ڈینگی کے حوالے سے جو sudden صورتحال بنی ہے۔ اس پر وزیراعلیٰ پنجاب نے نوٹس لیا ہے اور محکمہ صحت کے تمام ذمہ دار افسران جو ڈینگی سے related ہیں ان کو وہاں پہنچنے کی ہدایت کی ہے۔ چیف سیکرٹری خود بھی وہاں جا رہے ہیں اور سیکرٹری ہیلتھ کو کہا گیا ہے کہ وہ ایک ہفتہ راولپنڈی میں رہیں گے جب تک ڈینگی کی epidemic صورتحال کو کنٹرول نہیں کیا جاتا۔ ان کو ایک ایمرجنسی کی وجہ سے جانا پڑا ہے۔ ان کے علاوہ ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ موجود ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ کب گئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! انہیں کل صبح بھیجا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگر وہ آج چلے جاتے تو کیا حرج ہوتا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! راولپنڈی میں ڈینگی کے مریض بہت بڑھ گئے ہیں اور outbreak کا اندیشہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: خواجہ صاحب! یہ کوئی جواز نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ پنجاب کے حکم پر گئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اور خواجہ سلمان صاحب یہاں پر موجود ہیں۔ آپ ہمیشہ تیاری بھی کر کے آتے ہیں۔ اس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے لیکن یہ کوئی ضروری بات نہیں ہے اور یہ کوئی excuse نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! بڑی معذرت ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگر چیف منسٹر صاحب لندن سے نہ آتے یا وہ direction نہ دیتے تو پھر کچھ بھی ہوتا رہتا سیکرٹری صاحب راولپنڈی نہ جاتے۔ ان کو خود پہلے احساس نہیں تھا۔ میں نے پانچ دن پہلے ٹی وی پر خبر پڑھی ہے کہ راولپنڈی میں 26 لوگوں میں ڈینگی کا وائرس پایا گیا ہے۔ انہیں آج ہی وزیر اعلیٰ کی direction پر جانا تھا اور اسمبلی کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! دو روز قبل ہمارے ایڈوائزر ہیلتھ کی سربراہی میں وہاں ڈینگی سے متعلق میٹنگ ہوئی تھی۔ اس میں کچھ فیصلے کئے گئے تھے جن کی روشنی میں وہ گئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: خواجہ صاحب! آپ کی بات ٹھیک ہے لیکن اسمبلی کے فورم سے زیادہ کوئی چیز important نہیں ہے۔ اگر وہ ایک گھنٹہ یہاں پر رک جاتے، ان کو پتا تھا کہ آج ہیلتھ سے متعلق سوالات ہیں۔ میں ایک ruling دے چکا ہوں، میڈیا پر چلتا رہا ہے اور یہ سارا ایوان اس چیز پر agree ہے کہ سیکرٹری کو یہاں پر موجود ہونا چاہئے۔ وہ آج چلے جاتے۔ اگر پانچ دن پہلے نہیں گئے تو آج چلے جاتے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! انہوں نے ماضی میں کبھی کوئی کوتاہی نہیں کی۔ آئندہ انشاء اللہ اس کو ensure کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ اس میں کوتاہی والی بات نہیں ہے۔ اس میں بات سیدھی سی ہے۔ میرا کسی سیکرٹری کے ساتھ کوئی ذاتی عناد نہیں ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اس ایوان نے پوری sense دی تھی اور تمام ایم پی ایز کی خواہش ہے۔ میں ruling دے چکا ہوں کہ جس بھی ڈیپارٹمنٹ کا وقفہ سوالات ہو گا وہ سیکرٹری یہاں موجود ہو گا۔ میں نے پانچ دن پہلے ایک ٹی وی چینل پر پڑھا ہے کہ راولپنڈی میں 26 لوگوں میں ڈینگی وائرس پایا گیا ہے۔ ان کو آج یاد آیا ہے کہ جس دن اسمبلی میں وقفہ سوالات تھا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! نہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: خواجہ صاحب! آپ defend نہ کریں۔ آپ بہت محنت کرتے ہیں اور آپ نے کافی معاملات بہتر بھی کئے ہیں لیکن محکمہ کی یہ چیز ناقابل برداشت ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! انشاء اللہ آئندہ اسے ensure کریں گے۔ میں معذرت خواہ ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: خواجہ صاحب! نہیں، نہیں۔ آپ پھر اس chair اور ایوان کی توہین کر رہے ہیں۔ اس سارے Question Hour کو pending کیا جاتا ہے۔ میں اس کو نہیں لے سکتا۔ سیکرٹری صحت کو آج ہی اس ایوان کی طرف سے displeasure convey کریں اور بتائیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ جناب قائم مقام سپیکر نے متعلقہ محکمہ کے سیکرٹری
کی عدم موجودگی کی بناء پر وقفہ سوالات مؤخر کر دیا)

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، رانا صاحب!

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! Monday والے دن کے اجلاس میں یہاں شوگر کین کے متعلق معاملہ اٹھایا گیا اور آپ نے بڑی مہربانی فرمائی کہ شوگر کین کمشنر اور متعلقہ افسران کو اسمبلی میں بلوایا۔ یہاں معزز پارلیمانی سیکرٹری خوراک نے بڑی سیر حاصل گفتگو کی اور جوابات دیئے۔ انہیں آج بلوایا جائے کیونکہ ابھی تک کسی بات پر implement نہیں ہوا۔ اس وقت تک عملی طور پر کوئی کام نظر نہیں آ رہا۔

جناب قائم مقام سپیکر: رانا صاحب! پارلیمانی سیکرٹری صاحب آ جاتے ہیں تو اس کے بعد بات کر لیجئے گا۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: خواجہ صاحب! مجھے اس چیز کا بڑا افسوس ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں بڑا شرمندہ ہوں اور میں معذرت کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں نے پہلے کہا تھا کہ شاید بیوروکریسی اس ایوان کو serious نہیں لے رہی۔ آپ یہاں پر اس وقت موجود ہیں لیکن ان کو بھی یہاں پر ہونا چاہئے تھا۔ انہیں کہیں کہ بیوروکریسی کو اس ایوان کو serious لینا پڑے گا۔ میں بار بار یہی کہہ رہا ہوں کہ ان کو serious لینا پڑے گا۔

تحاریک استحقاق

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق جناب محمد صدیق خان کی ہے۔ صدیق خان صاحب! آپ اپنی تحریک استحقاق پڑھیں۔

تھانہ ٹیکسلا میں معزز ممبر کے خلاف جھوٹے مقدمہ کا اندراج

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 21- مئی 2015 کو ٹیکسلا میں ایک 16 سالہ نوجوان ملک طیب پر پولیس کی جانب سے بیہمانہ تشدد کیا گیا۔ میں مورخہ 21- مئی 2015 بوقت شام 5:00 بجے جی ٹی روڈ مارگلہ اپنے دفتر میں موجود تھا طاہر شاہ نامی شخص جو کہ بن بھولا کا رہائشی ہے اس نے بذریعہ موبائل فون بتایا کہ ملک طیب نامی ایک نوجوان کو چوکی تھانہ ٹیکسلا پولیس نے مدعیان کی موجودگی میں تشدد کا نشانہ بنایا جو کہ ایک معمولی لڑائی جھگڑے کے مقدمہ میں چوکی کی سٹی میں بند تھا اس تشدد سے وہ بے ہوش ہو گیا کیونکہ یہ سارا واقعہ میرے حلقہ پی پی- 7 میں ہوا تھا جب مجھے پتا چلا تو میں نے سب سے پہلے سابقہ کونسلر بلدیہ ٹیکسلا ملک رب نواز سے رابطہ کیا، رب نواز نے پولیس چوکی جا کر بتایا کہ ملک طیب نامی نوجوان کے لواحقین بھی وہاں پہنچ چکے ہیں مگر پولیس اندر نہیں جانے دیتی پھر میں نے اس سارے واقعہ کی اطلاع آر پی او راولپنڈی کو دی چونکہ میں اس علاقے کا ایم پی اے ہوں میں پولیس چوکی ٹیکسلا روانہ ہوا جب چوکی پہنچا تو طیب مذکورہ کے لواحقین نوحہ وکناں تھے کہ پولیس نے ہمارے ساتھ زیادتی کی ہے۔ میری موجودگی

میں اے سی ٹیکسلا بھی آ گئے اور انہوں نے مجھے بتایا کہ طیب کو چیک کیا ہے وہ زندہ ہے اور اسے ہسپتال پہنچانا ہے۔ میں نے یہ سارا واقعہ طیب کے لواحقین کو بتایا کہ طیب زندہ ہے اور اسے ہسپتال پہنچے دیا جائے۔ میری موجودگی میں ڈی ایس پی اور ایس ایچ او ٹیکسلا وہاں آ گئے میں نے طیب کے ورثاء کو کہا کہ آپ اپنا تحریری مؤقف پیش کریں اس سارے واقعہ کے بعد میں تقریباً 9:30 بجے رات گھر چلا گیا۔ میرے جانے کے بعد چوکی ٹیکسلا میں میرے خلاف جھوٹا مقدمہ درج کر دیا گیا جس کی اطلاع مجھے مورخہ 22۔ مئی 2015 کو ہوئی اس مقدمہ میں میرا نام بھی درج کر دیا گیا ہے جبکہ چوکی ٹیکسلا میں کسی طرح کا ہنگامہ ہوا، کوئی توڑ پھوڑ ہوئی اور نہ ہی کسی کے ہاتھ میں ڈنڈا وغیرہ تھا اس سارے واقعہ کے دوران میڈیا وہاں پر موجود تھا۔ میں الیکٹرانک میڈیا کی فوٹیج بھی پیش کر سکتا ہوں اس طرح کے بہت سے جھوٹے مقدمے بعد میں بھی درج کئے گئے ہیں جس طرح مقدمہ نمبر 437 مورخہ 5۔ اگست 2015 بھی درج ہوا یہ سارا مقدمہ جھوٹ پر مبنی ہے۔ اس سارے واقعہ اور جھوٹے مقدمے کی وجہ سے میرا اور پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا میری اس تحریک استحقاق کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، گوندل صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب ابھی آ جاتے ہیں تو جواب بھی منگوا لیتے ہیں لہٰذا اس تحریک استحقاق کو کچھ دیر کے لئے pending کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: گوندل صاحب! کون آ جاتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب ابھی آ جاتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: گوندل صاحب! میری انفارمیشن کے مطابق لاء منسٹر صاحب ادھر نہیں ہیں وہ اسلام آباد گئے ہوئے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! ٹھیک ہے، اس تحریک استحقاق کو کمیٹی کے سپرد کر دیں تو پھر وہ دیکھ لیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محمد صدیق خان صاحب! اس تحریک استحقاق کو Monday تک کے لئے pending کر دیتے ہیں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میں اس ایوان کا ممبر ہوں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب بھی کہہ رہے ہیں۔ میں انصاف مانگتا ہوں اور انصاف کے لئے استحقاق کمیٹی کے پاس یہ matter جائے گا تو استحقاق کمیٹی examine کرے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: صدیق خان صاحب! ٹھیک ہے اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیتے ہیں۔ گوندل صاحب! ایک ماہ کے اندر اس کی رپورٹ پیش کریں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں آپ کو appreciate کرتا ہوں کہ آپ نے جس انداز کے ساتھ بیوروکریٹس اور خاص طور پر secretaries کو پابند کرنے کے لئے جو رویہ اختیار کیا ہے ہم اس کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ اب وقت آگیا ہے کہ بیوروکریسی جس کے نزدیک اس اسمبلی کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور وہ دائیں بائیں کی میٹنگ میں رہتے ہیں اور اسمبلی کو routine work کے طور پر لیتے ہیں تو ہم آپ کی اس بات کو appreciate کرتے ہیں کہ کم از کم آپ کی آج کی ruling کے بعد ہمیں توقع ہے کہ آئندہ تمام جو متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کے سرکاری افسران ہیں وہ یہاں پر آنے کے پابند ہوا کریں گے۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: میں سیکرٹری اسمبلی کو یہ کہوں گا کہ آپ ایک کام کریں چونکہ ہیلتھ بہت important department ہے، بہت سے لوگوں کو اس سے concern بھی ہے اور بہت سے لوگوں نے اس پر بات بھی کرنی ہے کیونکہ کل سیشن نہیں ہے کل چھٹی ہے لہٰذا اس ایجنڈے کو review کریں۔ آپ Monday والے دن دوبارہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے سوالات رکھیں اور خواجہ صاحب! Monday والے دن ہیلتھ سیکرٹری یہاں پر موجود ہوں گے چاہے کچھ بھی ہو جائے، آپ یہاں پر جواب دیں گے اور آپ کے سیکرٹری صاحب بھی یہاں پر موجود ہوں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! صرف ایک مختصر سی request سن لیں۔ راولپنڈی میں واقعی بہت heavy out break کا اندیشہ ہے لہٰذا ہمیں مزید تین چار دن اور دے دیں۔ ہم سوالات کے جواب سے فرار اختیار نہیں کر رہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ بتادیں کہ کس دن یہ سوالات رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! آپ اس کے لئے next week کے end پر کوئی دن رکھ لیں کیونکہ اگلے تین چار روز کو راولپنڈی میں اس کا سیشن ہونا ہے اور ڈینگی کے لئے خواجہ سلمان رفیق صاحب اور ہم سب بھی جا رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: خواجہ صاحب! میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ آپ اس حوالے سے بہت محنت کرتے ہیں لیکن مجھے افسوس اس چیز کا ہے کہ جب سیکرٹری صاحب کو یہ پتا تھا کہ آج اسمبلی میں بھی اسی حوالے سے بات ہونی ہے تو شاید آپ کو یا سیکرٹری صاحب کو اس حوالے سے کوئی اچھا مشورہ مل جاتا۔ میں نے ایک ہفتہ پہلے ٹی وی پر یہ خبر پڑھی ہے کہ 26 لوگوں میں ڈینگی وائرس پایا گیا ہے تو کیا سی ایم صاحب لندن سے واپس آ کر یہ direction نہ دیتے تو سیکرٹری صاحب یہاں لاہور میں ہی بیٹھے رہتے کیا ان کو وہاں جانے کا خود احساس نہیں تھا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! ابھی دو روز قبل راولپنڈی میں ہی میٹنگ کی گئی ہے اور تمام لوگوں کو ذمہ داریاں depute کی گئی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کیا ہیلتھ سیکرٹری بھی وہاں دو روز قبل میٹنگ میں گئے تھے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! جی، دو روز قبل خواجہ سلمان رفیق کی سربراہی میں میٹنگ ہوئی تھی وہاں سیکرٹری ہیلتھ بھی موجود تھے اور تمام ہیلتھ کا عملہ بھی وہاں پر موجود تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہ خبر تو میں نے پانچ دن پہلے پڑھی ہے اور میٹنگ پرسوں ہوئی ہے بہر حال میٹنگ آپ پاکستان کے کسی بھی کونے میں کریں اسمبلی سے زیادہ اہم کوئی چیز نہیں ہے اور یہ بات آئندہ یاد رکھئے گا۔ سیکرٹری اسمبلی آپ خواجہ صاحب سے مشاورت کر لیں۔ اگر یہ Monday کا نہیں کہتے تو اگلے ہفتے میں منگل یا بدھ والے دن ان کا Question Hour رکھ لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! شکریہ

پوائنٹ آف آرڈر
ڈویلپمنٹ فنڈز کے حوالے سے تحریک استحقاق پیش کرنے کی اجازت کا مطالبہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ یہ تحریک استحقاق ہے آپ کے حکم کے مطابق اس کو ایک دن کے لئے pending کیا گیا تھا اور آپ مجھے اجازت فرمادیں تاکہ میں یہ تحریک استحقاق پیش کر سکوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! اس پر گزارش یہ ہے کہ میں نے اس تحریک استحقاق کو examine کیا ہے یہ فنڈز کے حوالے سے ہے۔ اس book میں کہیں پر بھی نہیں لکھا ہوا کہ فنڈز کے حوالے سے کہیں پر کسی بھی ممبر کا استحقاق مجروح ہوتا ہے۔ آپ نے اس میں لکھا ہے کہ فنڈز دیئے جائیں گے، خرچ کئے جائیں گے اور وہاں پر سکیمیں دی جائیں گی۔ میں نے اس کو examine کیا ہے یہ کسی بھی صورت میں rules کے مطابق تحریک استحقاق بنتی ہے اور نہ ہی اس میں کہیں آپ کا privilege breach ہوتا ہے۔ میں یہاں پر موجود ہوں آپ کے privilege کا تحفظ کرنا میری ذمہ داری ہے لیکن فنڈز کے حوالے سے کہیں پر بھی آپ کا privilege breach نہیں ہوتا اور کہیں پر بھی آپ نے یہ نہیں لکھا کہ فنڈز خرچ کئے گئے ہیں اور آپ نے یہ لکھا ہے کہ فنڈ دیئے جائیں گے، خرچ کئے جائیں گے۔ آپ (68)rule دیکھ لیں۔ میں نے اس کو معذرت کے ساتھ disallow کر دیا ہے۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! discrimination کی بات ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: صدیق خان صاحب! discrimination آپ کے استحقاق میں نہیں آتا اور آپ کے privileges کا تحفظ کرنا میری ذمہ داری ہے۔ آپ (68)rule دیکھ لیں۔ میں نے اس کو disallow کر دیا ہے اس لئے مہربانی کریں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! Same nature کی ایک تحریک استحقاق جناب سپیکر نے accept کی اور وہ Privileges Committee میں گئی ان دنوں ہم احتجاج پر تھے اور اس دوران ہم نے resignations دیئے ہوئے تھے اور وہ drop ہو گئی۔ آپ یہ ریکارڈ نکلوا کر دیکھ لیں کہ same nature کی تحریک استحقاق کیا پہلے accept ہوئی تھی اور وزیر قانون نے اس کو

oppose نہیں کیا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ ٹھیک ہے آپ اس کو Privileges Committees کے سپرد کر دیں۔ آپ ریکارڈ نکلوا کر دیکھ لیں۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ breach of privilege کیا ہے؟ breach of privilege یہ نہیں ہوتا کہ کسی ایم پی اے کے کھنے سیک دیئے جائیں اس کو مارا پیٹا جائے۔ سیکرٹری یا کوئی سرکاری عملہ اس کے ساتھ کوئی misbehave کرے تو صرف وہی breach of privilege ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارا breach of privilege ہے کہ آپ 7۔ ارب روپے میں 7 کروڑ روپے نہیں کہہ رہا 7۔ ارب روپے سے زائد رقم آپ نے پورے پنجاب میں تقسیم کر دی یہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے اس کا نوٹیفکیشن ہے۔ جس میں 36 اضلاع کے اندر یہ 50/50 کروڑ، 25/25 کروڑ روپے دے دیئے گئے اور وہاں پر جو elected لوگ ہیں، مجھے کہا گیا کہ سارے ایم پی ایز اور ایم این ایز کو بلا کر آپ ان سے سکیمیں لیں، اب یا تو وہ سارے ایم پی ایز میں ہمیں ایم پی اے شمار نہیں کرتے۔ اگر تو ہمارا نوٹیفکیشن الیکشن کمیشن نے نہیں کیا اگر ہم نے as a member of the Provincial Assembly oath نہیں لیا پھر تو جناب بات ٹھیک ہے اگر ہم بھی ایم پی اے ہیں اور ہمارے علاقے کے لوگوں نے ہمیں مینڈیٹ دیا ہے تو یہ اس مینڈیٹ کی توہین ہے۔ یہ ہمارا breach of privilege ہے۔ میں اس بات کو چیلنج کرتا ہوں آپ جس مرضی angle سے دیکھ لیں کہ یہ ہماری تحریک استحقاق بالکل rules کے مطابق ہے کہ آپ ہم سے جو شکست خوردہ لوگ ہیں ان کو ڈی سی او بلا کر کروڑوں روپے دے اور ان سے سکیمیں لے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ آئندہ بلدیاتی انتخابات کو خریدنے کے لئے یہ اربوں روپے جاری کئے گئے ہیں یا تو تمام ایم پی ایز کو بلا لیں اور ڈی سی او District Committees میں بٹھا کر کہیں کہ جی آپ اپنے اپنے علاقے کی سکیمیں دیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے مگر آپ discrimination کریں، اگر elected لوگ let down ہوں اور ان کے مینڈیٹ کی توہین ہو تو توہین ہونا، ان کو let down کرنا اور ان کو elected member کے طور پر treat نہ کرنا ہی ان کا breach of privilege ہے تو میری آپ سے گزارش یہ ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! میری آپ گزارش سنیں۔ آپ کی میں نے، اس ایوان نے اور تمام لوگوں نے پوری بات سنی ہے جو بات آپ کہنا چاہتے تھے میں نے آپ کو پورا موقع دیا ہے لیکن rules کے مطابق یہ آپ کا استحقاق نہیں بنتا۔ آپ rule(68) اور (70) دیکھ لیں کیونکہ میں نے اس کو disallow کر دیا ہے لہٰذا آپ مہربانی کریں میرے ساتھ اس بات پر agree کریں۔ بہت شکریہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہم پھر اس بات پر احتجاج کرتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! نہیں، میں نے آپ کی پوری بات سنی ہے۔

The question shall relate to a privilege granted by the Constitution. The law or the rules are made under that.

استحقاق کمیٹی کے چیئرمین یہاں پر موجود ہیں ان کی بات سن لیں۔ جی، چودھری صاحب! آپ ذرا بتائیں۔ باؤ جی! آپ ذرا تشریف رکھیں۔ چودھری صاحب کی بات سنیں وہ یہاں پر موجود ہیں۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! میں بڑے ادب سے قائد حزب اختلاف سے گزارش کروں گا کہ جو انہوں نے باتیں کی ہیں وہ سب درست ہیں۔ یہ تحریک استحقاق ہمارے پاس آئی تھی۔ ہماری پوری کمیٹی نے انہیں بارہا تکلیف دی کہ آپ آئیں اور اپنی تحریک استحقاق کو contest کریں لیکن ان میں سے کوئی بھی نہیں آیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب! ان کی وہ تحریک استحقاق DDC کے حوالے سے تھی۔ سپریم کورٹ کی direction ہے کہ کوئی بھی فنڈ کسی ایم پی اے یا ایم این اے کو نہیں دیا جائے گا بلکہ وہ ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن کمیٹی، DCOs یا متعلقہ ڈیپارٹمنٹ ہی خرچ کریں گے۔ کسی بھی ایم پی اے یا ایم این اے کو کوئی فنڈ نہیں دیا جائے گا اور یہ سپریم کورٹ کی direction ہے۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! آپ میری پوری بات سن لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ انہوں نے اس کو contest ہی نہیں کیا اور تشریف ہی نہیں لائے جس کی وجہ سے ہم نے اس کو dispose of کر دیا۔ آپ نے جیسے Ruling دی ہے آپ نے بالکل Rules کے مطابق دی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اسے میں پڑھ دیتا ہوں۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر اس طرح سے ان کا کوئی استحقاق نہیں بنتا اور آپ نے صحیح Ruling دی ہے۔

MR ACTING SPEAKER: The question shall relate to a privilege granted by the Constitution, the law or the rules made under any law.

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میرا اس میں صرف ایک point ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! یہ rules کے مطابق نہیں ہے۔ آپ ایک منٹ میری بات سن لیں اس کے بعد آپ بات کرتے رہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! چودھری اقبال صاحب نے کہا ہے کہ یہ تحریک استحقاق ہمارے پاس آئی تھی۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ میری ایک بات سن لیں۔ آپ نے کہا ہے کہ حکومتِ پنجاب نے 7 بلین 425 ملین کی رقم بطور ضمنی گرانٹ 16-2015 جاری کرنے کے احکامات جاری کئے ہیں جو کہ پنجاب کے 35 اضلاع میں ضلعی ترقیاتی پروگرام کی سکیموں پر خرچ کئے جائیں گے۔ لفظ "گے" کا مطلب ہے کہ کہیں خرچ نہیں ہوئے۔ وزیر اعلیٰ صاحب کو powers ہیں کہ وہ ضمنی گرانٹ rules کے مطابق جاری کر سکتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ اب خرچ ہو رہے ہیں اور میں آپ کو ویڈیو اور ہر چیز فراہم کروں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! میں نے آپ کی پوری بات سنی ہے۔ میرے لئے آپ قابل احترام ہیں اور اس ایوان کے قائد حزب اختلاف ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! چیئرمین استحقاق کمیٹی نے کہا ہے کہ یہ تحریک استحقاق accept ہو کر آئی تھی۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، نہیں۔ میری ایک بات سنیں۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ اُس وقت کسی نے contest ہی نہیں کیا تھا اور ان کی تحریک استحقاق کو احتراماً آگے سے روکا ہی نہیں تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! مجھے اس تحریک استحقاق کا نہیں پتا۔ A member may, with the consent of the Speaker. جہاں پر آپ کا استحقاق مجروح ہوگا میں آپ سے commit کرتا ہوں کہ میں اس کا تحفظ کروں گا لیکن یہاں پر کہیں پر بھی فنڈز کے حوالے سے آپ کا استحقاق مجروح نہیں ہوتا لہٰذا آپ مہربانی کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! مجھے آپ ایک منٹ کے لئے اجازت دے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف نے بات کی اور انتہائی قابل احترام چودھری اقبال صاحب نے بھی اس کی روشنی میں بات کی ہے۔ جب تحریک استحقاق کمیٹی کو refer ہوئی تب اُن دنوں ہم احتجاج پر تھے اور اسمبلی کے اندر نہیں آ رہے تھے۔ ہمارا نقطہ نظر اور اعتراض کیا ہے؟ آپ کے اکاؤنٹ میں پیسے بطور ایم پی اے جانے ہیں، بطور سپیکر، بطور منسٹر یا بطور پارلیمانی سیکرٹری کے اکاؤنٹ میں پیسے جانے ہیں اور نہ ہی اپوزیشن کا ممبر ہونے کے ناتے ہمارے اکاؤنٹ میں آنے ہیں۔ ہمیں DDC کی کمیٹی میں دو تین دفعہ غلطی سے فون کر کے بلایا گیا جہاں میاں صاحب بھی تھے، میں بھی تھا، ڈاکٹر صاحب اور دوسرے ممبران بھی تھے۔

جناب قائم مقام سپیکر: غلطی سے فون تو نہیں ملتا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ عرض سن لیں اور میں آپ کو explain کر دیتا ہوں۔ میں ڈی سی او کے دفتر گیا تو وہاں موجودہ نہیں بلکہ سابقہ ڈی سی او صاحب تھے۔ ہم چلے گئے اور کہا کہ دیکھ لو یار! تسیں سوچ سمجھ کے فون کیتا اے ناں کیونکہ اسیں اپوزیشن دے آں۔ وہ ہمیں ایک کمرے میں لے گئے اور سٹاف آفیسر کے کمرے میں بٹھا کر کہا کہ میاں صاحب بس اس طرح غلطی سے ہو گیا ہے۔ میں نے کہا ٹھیک ہے اور ہم واپس آ گئے۔ اگلی دفعہ پھر فون آ گیا تو میں نے کہا کہ یار! پہلے ڈی سی او صاحب کو لوں پُچھ لے جیہڑے تہاڈے چیئرمین نیں، فیر اوس طرح ای ہونا اے۔ پھر اس کے بعد فون نہیں آیا۔ میں عرض یہ کرنا چاہ رہا ہوں کہ ہم اپنے حلقے کے نمائندے ہیں اور آج حکومتی بنچوں پر جو دوست بیٹھے ہوئے ہیں وہ 2002 میں اِدھر اپوزیشن بنچوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ یہی بات وہ کیا کرتے تھے جو ہم کر رہے ہیں۔ میں بڑے وثوق سے اور ریکارڈ پر یہ بات کر رہا ہوں کہ ان دوستوں کو accommodate کیا جاتا تھا۔ میرے حلقے کے اندر ابھی جو موجودہ ایم این اے تھے میرے زمانے میں جب وہ اپوزیشن میں تھے تو اُن کی ابھی بھی پھٹیاں لگی ہوئی ہیں۔ اُن کو فنڈز ملتے تھے تو ہم honour کرتے تھے کہ حلقے میں فنڈز اور سکیمیں آ رہی ہیں۔ ہمیں فنڈز نہیں چاہئیں۔ ہم روزانہ کی بنیاد پر اپنے حلقے میں لوگوں کے پاس جاتے ہیں تو ہمیں کوئی گلی محلہ نظر آتا ہے، سڑک دکھائی دیتی ہے، کوئی سیوریج سکیم، پانی کی سکیم یا کوئی سکول کے حوالے سے کام ہوتا ہے تو ہم ان سکیموں کے حوالے سے آپ سے صرف یہ کہتے ہیں کہ یہ سکیمیں

لے لیں، ان سکیموں کو منظور کر لیں، اس پر پھٹی میاں صاحب یا جس کی مرضی لگائیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن priorities ہم سے کروالیں کیونکہ ہم وہاں کے نمائندے ہیں۔ کیا میں یہ ناجائز بات کر رہا ہوں؟ اگر ہماری بات جائز ہے تو پھر ہمارا استحقاق بنتا ہے جو میاں صاحب نے بات کی ہے۔ اگر ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ پھٹی بھی ہماری لگے اور وزیر اعلیٰ صاحب کا نام بھی نہ ہو تو پھر آپ کہیں کہ آپ کا استحقاق نہیں بنتا جبکہ ہم تو یہ بات ہی نہیں کر رہے اور ایک اصول کی بات کر رہے ہیں۔ ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم سے سکیمیں لے لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! کیا میں ایک گزارش کروں؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! وہ پھٹیاں آپ کی ہوں اور جس طرح قبر پر ایک بندے کی ہی پھٹی لگنی ہے اس طرح کی ہی پھٹیاں لگوا دیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ میری ایک بات سنیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میرے حلقے میں 06-2005 میں اُس وقت کے وزیر اعلیٰ نے آکر ایک ہسپتال کی opening کی جو اب جا کر کہیں مکمل ہو رہا ہے۔ وہ 27 کروڑ روپے کا پراجیکٹ تھا۔ چالیس بیڈ پر مشتمل ہسپتال پچیس بیڈ پر چلا گیا جس کی قیمت بھی ایک ارب روپے کے قریب چلی گئی۔ یہاں oath لینے کے بعد جب پہلا بجٹ اجلاس آیا تو میں نے اسمبلی کے floor پر کہا کہ مجھے پتا ہے کہ یہ ہسپتال کیوں نہیں بن رہا؟ میں وہاں پر جاتا ہوں اور پھٹی اتارتا ہوں لیکن آپ میرے حلقے میں ہسپتال بنا دو تاکہ میرے حلقے کے لوگ مستفید ہو جائیں۔ مجھے اُس وقت کے چیف منسٹر نے کہا کہ اپنے بزرگوں کے نام پر ہسپتال بنوا لو تو میں نے انکار کرتے ہوئے کہا کہ یہ سروسز ہسپتال سمن آباد بنے گا بلکہ مجھے ٹیچنگ ہسپتال بنا کر دینا ہے ایویں شیویں کا ہسپتال بنا کر نہیں دینا۔ اگر ہمیں ذاتی تشہیر چاہئے تو میں ایک عرض کرتا ہوں کہ پورے پنجاب میں اپنے حلقے میں میرے سے زیادہ 2002 سے لے کر 2007 تک کوئی مائی کا لعل کام نہیں کروا سکا۔ میں اپنے حلقے میں ایک ایک گلی، ایک ایک محلہ، ایک ایک سکول، کالج، ہسپتال اور پانی کی سکیموں سے لے کر ہر چیز بنا کر آیا تھا۔ ہمیں اتنی گنجائش تو دیں کہ یہ منتخب ایم پی اے ہیں۔ اگر آپ ہماری بات نہیں مانیں گے تو کوئی مسئلہ نہیں، پھر کیا ہوا؟

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! میں آپ کی ہر بات مانتا ہوں۔

میاں محمد اسلم اقبال: اگر میاں صاحب استحقاق کمیٹی کا کہہ رہے ہیں تو وہاں جا کر بحث کر لیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ میری ایک بات سن لیں۔ میں نے آپ کی پوری بات سنی جو بھی بات کی، میاں محمود الرشید صاحب نے بات کی، صدیق خان صاحب نے بھی فنڈز کے حوالے سے بات کی اور بھچر صاحب بات کرنا چاہتے ہیں تو اِن کی بھی بات سنتا ہوں۔ میں نے سب ممبران کی بات تحمل سے سنی، آپ کی تجاویز نذر گوندل صاحب اور جو منسٹر صاحبان یہاں پر موجود ہیں وہ بھی سن رہے ہیں۔ بات یہ ہے کہ جہاں پر آپ کا privilege breach ہوگا تو rules کے مطابق میری آپ کے ساتھ commitment ہے چاہے حکومت ہو یا اپوزیشن ہو آپ کے استحقاق کا تحفظ کرنا میرے لئے سب سے زیادہ important ہے۔ آپ بے شک rules پڑھ لیں کہ جہاں پر کہیں فنڈز خرچ ہوں گے یا کئے جائیں گے تو اس حوالے سے آپ کی تحریک استحقاق نہیں بنتی۔ آپ آج سارے اس پر بات کر لیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! مجھے آپ ایک لمحہ کے لئے بولنے دیجئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ بات کریں بلکہ سب بات کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! کیا یہ اِن کا استحقاق ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: خواجہ صاحب! تشریف رکھیں۔ میاں صاحب! آپ بات کریں، سبطین خان صاحب، احمد خان بھچر صاحب یا ڈاکٹر صاحب بھی بات کریں۔ میں سب کی بات سنوں گا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں فنڈز کی بات نہیں کرتا لیکن آپ میری بات تو سنیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں سب کی یہاں بات سنوں گا لیکن rules کے مطابق یہ تحریک استحقاق نہیں بنتی اس کے لئے آپ مجھے مجبور نہ کریں۔ آپ آج دو گھنٹے بھی اس پر بات کریں تو میں یہاں پر بات سنتا رہوں گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! آپ یہ ruling دے چکے ہیں اس لئے بحث بالکل نہیں بنتی۔ آپ نے کہا ہے کہ یہ تحریک استحقاق نہیں بنتی۔

جناب قائم مقام سپیکر: خواجہ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ جی، میاں صاحب!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! گزارش ہے کہ میں فنڈز کی بات نہیں کر رہا بلکہ دوسری بات کر رہا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ بات میں آپ کو بتا دوں کہ فنڈز کسی بھی ایم پی اے یا ایم این اے کو سپریم کورٹ کے decision پر نہیں دیئے جا رہے اور یہ بات confirm ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں فنڈز کی بات نہیں کر رہا۔ اگر ڈی سی او ہمیں بلاتے ہیں اور بلا کر ہمیں ایک الگ کمرے میں بٹھاتے ہیں، چائے پلاتے ہیں اور میٹنگ میں اُن کی طرف سے official intimation بھی ہوتی ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! میری بات سنیں۔ بیوروکریٹس چاہے وہ سیکرٹری ہو، ڈی آئی جی ہو، آئی جی ہو، ڈی سی او ہو یا چاہے کوئی بھی افسر ہو، آپ پبلک کے منتخب نمائندے ہیں چاہے حکومت کے ہیں یا اپوزیشن کے ہیں، آپ ان کے پاس جائیں اور آپ کا احترام کرنا ان پر فرض بنتا ہے۔ آپ کا کیا کوئی عام شہری بھی کوئی important مسئلہ لے کر یا کوئی تجویز لے کر ان کے پاس جائے تو یہ ان بیوروکریٹس کا حق بنتا ہے کہ وہ سنیں اور وہ اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میری ایک لمحے کی بات آپ سن لیں۔ میں آپ سے گزارش یہ کر رہا ہوں اگر ڈی سی او سارے ایم پی ایز کو بلاتے ہیں اور ہمیں بھی بلاتے ہیں تو ہمیں ایک الگ کمرے میں بٹھا کر چائے پلا کر فارغ کر دیا جاتا ہے جبکہ باقی ایم پی ایز کو کہا جاتا ہے کہ آپ کے علاقے کے جو مسائل ہیں وہ ہمیں لکھ کر دے دیں اور priority بھی دے دیں۔ جو لوگ ہم سے الیکشن ہارے ہوئے ہیں یعنی جو مسلم لیگ (ن) کے امیدوار تھے، ان کو بلا کر ہمارے سامنے ان سے سکیمیں لی جاتی ہیں یا تو ہمیں declare کر دیں کہ ہم ایسٹ پنجاب کے ممبر ہیں ہم اس پاکستانی پنجاب کے ممبر نہیں ہیں بلکہ ایسٹ پنجاب سے ہمارا تعلق ہے، اگر ہم یہاں کے ممبر ہیں تو یہ صریحاً ہمارا استحقاق مجروح کرنے والی بات ہے۔ یہ ہمارے mandate کی توہین ہے اور میں یہ سمجھ رہا ہوں کہ اگر یہ غلط تھا تو پہلے یہ تحریک استحقاق accept نہیں ہونی چاہئے تھی۔ اگر وہ تحریک استحقاق accept ہوئی ہے تو ہمارا یہ breach of privilege ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن کمیٹیوں کے حوالے سے تھی۔ DCC کی تھی اور سپریم کورٹ کی ڈائریکشن اور فیصلے کے بعد میرے خیال میں اس کی کوئی اہمیت نہیں بنتی اور وہ dispose of ہو چکی ہے آپ rule 70 پڑھ لیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! ایک منٹ میں بات کر لوں۔ میاں محمود الرشید صاحب! جناب محمد صدیق خان یہاں پر موجود ہیں جو کل میرے پاس تحریک استحقاق لے کر آئے اور میں نے اسے پڑھا۔ کل میں نے انہیں کہا تھا کہ آج آپ ایوان میں تحریک استحقاق لے کر آئیں گے۔ آپ کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے اور میری آپ کے ساتھ commitment ہے کہ کسی بھی بیوروکریٹ کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ کسی منتخب نمائندے even کسی بھی عام شہری کے ساتھ کوئی زیادتی کرے اور آج میں نے تحریک استحقاق out of turn ایجنڈے پر لا کر، کوئی چاہتے تھے کہ یہاں پر لاء منسٹر صاحب کی consent لی جائے لیکن نہیں چونکہ ان کا استحقاق مجروح ہوا ہے اس لئے میں نے آپ کی خواہش کے مطابق استحقاق کمیٹی کو بھیج دی ہے۔ Rules کے مطابق جہاں پر کسی بھی منتخب ممبر کا استحقاق مجروح ہو گا، میری آپ کے ساتھ commitment ہے کہ انشاء اللہ وہ کمیٹی کو بھی جائے گی اور وہاں پر ہونے والے فیصلے پر عملدر آمد بھی کروایا جائے گا۔ یہ نہیں بنتی تو آپ کم از کم یہ تاثر نہیں دے سکتے کہ میں ادھر یا اُدھر کوئی فرق کرتا ہوں۔ Rules کے مطابق مجھے یہ ایوان چلانا ہے اور مہربانی کر کے مجھے چلانے دیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! DCC میں کم از کم ہمیں بلایا تو جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: لاء منسٹر صاحب کو آج اچانک اسلام آباد جانا پڑا ہے۔ وہ سوموار کے دن یہاں پر موجود ہوں گے تو آپ یہ بات کریں گے۔ مجھے یاد ہے کہ جب پہلی میٹنگ ہوئی تھی تو اس وقت میں بھی موجود تھا، سردار شہاب الدین خان، سردار وقاص حسن موکل، جناب احمد شاہ کھگہ، ڈاکٹر سید وسیم اختر بھی موجود تھے۔ انہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ ہم نے وزیر اعلیٰ سے ملنا ہے اور ہم نے اپنے تحفظات کا اظہار کرنا ہے۔ میں اس میٹنگ میں موجود تھا اور کمیٹی روم میں یہ میٹنگ ہوئی تھی اور سردار شہاب الدین خان آپ اس میں موجود تھے۔ جہاں تک وزیر اعلیٰ نے پوچھا کہ میاں محمود الرشید یا ان کے نمائندے کیوں نہیں آئے؟ یہ ان کے الفاظ مجھے یاد ہیں تو انہوں نے کہا کہ ہم نے انہیں اطلاع کی تھی لیکن وہ نہیں آئے۔ آپ نے اپنے جو بھی مسائل تھے، ان کے سامنے بیان کئے تھے اور انہوں نے commitment کی تھی کہ آپ کے یہ معاملات solve کئے جائیں گے۔ انہوں نے لاء منسٹر کے ذمے لگایا تھا، وہ آ جائیں گے تو آپ کو اس کا جواب دینے کے پابند ہوں گے۔

سید زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں بڑی دیر سے کھڑا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: پھر زعیم قادری صاحب اور چودھری صاحب! آپ تشریف رکھیں، جی، سردار صاحب فرمائیں!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا تھا لیکن آپ نے خود ہی بتا دیا۔ میں میاں محمود الرشید اور میاں محمد اسلم اقبال کی بات کو second کرتے ہوئے یہ کہوں گا کہ ہمیں فنڈز نہیں چاہئیں۔ آپ نے تو پہلے فنڈز والی تحریک استحقاق کو kill کر دیا ہے۔ آپ مہربانی کر کے جو استحقاق کمیٹی کو allow ہوئی تھی، وہ نکال لیں اور دوسری بات یہ کہ میں آج on the floor of the House یہ چیلنج کر کے بتا رہا ہوں کہ kindly ذرا ضلع لیہ میں مجھ سے ہارے ہوئے امیدوار عبدالشکور سوا جس کو اڑھائی کروڑ روپے ریلیز کیا گیا ہے اور اس نے کیا کیا ہے؟ کرپشن کی انتہا کہ تمام پیسے culvert پُلیوں میں دے دیئے ہیں۔ خدارا ہمیں فنڈز نہیں چاہئیں اور ہمارا اتنا استحقاق مجروح نہ کیا جائے۔ آپ نے ابھی بات کی کہ [**************]

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! یہ نہ کریں۔ رانا ثناء اللہ خان ادھر سوموار کے دن آ جائیں گے اور وہ اس بات کا جواب دیں گے۔ آپ ان کی عدم موجودگی میں ایسی بات نہ کریں۔ جب وہ آ جائیں گے تو اس کا جواب دیں گے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پھر میں واک آؤٹ کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ سردار صاحب! میں نے آپ کی تمام باتوں کو سنا ہے۔ یہ الفاظ کارروائی سے حذف کر دیئے جائیں۔

(اس مرحلہ پر سردار شہاب الدین خان ایوان سے واک آؤٹ کر گئے
جبکہ پی ٹی آئی کے معزز ممبران بھی ان کے ساتھ ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

میاں صاحب! میں نے آپ کی بات تسلی کے ساتھ سُنی ہے۔ آپ اب واک آؤٹ کر کے کیوں جا رہے ہیں جبکہ میں نے سب کو موقع دیا ہے؟ میاں صاحب! میں نے سب کو موقع دیا ہے اور rules کے مطابق مجھے اس ایوان کو چلانا ہے۔ صدیق خان صاحب کی تحریک استحقاق بنتی تھی جسے میں نے out of turn accept بھی کیا اور اسے کمیٹی کو بھی بھجوا دیا اب آپ ایسے نہ کریں۔ جی، زعیم قادری صاحب!

---

* بحکم جناب قائم مقام سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

سید زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! جو گفتگو کی گئی ہے، بالکل بہت معزز ہیں۔ ہمارے لئے تمام اپوزیشن کے ممبران چاہے وہ پی ٹی آئی، پیپلز پارٹی یا (ق) لیگ کے ہوں۔ عرض یہ ہے کہ پالیسی بیان پی ٹی آئی قیادت کا on record موجود ہے کہ ہم خیبر پختونخوا میں کسی کو فنڈز دیں گے اور نہ فنڈز مانگیں گے۔ میاں محمود الرشید صرف یہ کہہ دیں کہ ہمیں وہ فنڈز ضروری چاہئیں تو میں خود جا کر وزیراعلیٰ سے بات کروں گا کہ جناب عمران خان کی پالیسی کے خلاف یہ چاہتے ہیں کہ انہیں بھی اسی طرح فنڈز دیئے جائیں جس طرح باقی ممبران کو دیئے جاتے ہیں۔ میری یہ simple سی گزارش ہے۔ ایک طرف تو ان کا لیڈر categorically یہ بیان دیتا ہے کہ یہ فنڈ لینا اور دینا قانون کے خلاف ہے اور کسی کو نہیں پوچھا جانا چاہئے، ڈویلپمنٹ کے لئے دوسرا نظام وضع کیا جائے۔ بلدیاتی الیکشن خیبر پختونخوا میں ہو چکا ہے تو مجھے بتادیں کہ وہاں پر کیا ایم پی ایز، ایم این ایز اور سینیٹرز جو ان کے علاقے کے ہیں، کو اب نہیں پوچھا جاتا؟

جناب سپیکر! عرض یہ ہے کہ جب آپ کی پالیسی نہیں ہے اور جب آپ اس issue پر convince ہیں کہ یہ عمل غلط ہے، غیر جمہوری و غیر قانونی اور غیر آئینی ہے تو پھر پنجاب میں کیا یہ قانون تبدیل ہو جاتا ہے؟ جواب ہے نہیں۔ میاں محمود الرشید صرف کھڑے ہو کر اس کی نفی کر دیں تو میں خود حاضر ہوں میں وزیراعلیٰ سے کہوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: زعیم قادری صاحب! میرا یہ issue ہی نہیں ہے۔ میرا یہ مسئلہ ہی نہیں ہے کہ فنڈز کس کو دیئے ہیں اور کس کو نہیں دیئے۔ مجھے اس ایوان کو اس کتاب کے مطابق چلانا ہے۔ اگر اس ایوان کے منتخب نمائندوں کا کہیں پر بھی استحقاق مجروح ہو گا تو اس کا تحفظ کرنا میرا فرض ہے۔ یہ فنڈز نہیں دیئے گئے اور یہ کہیں پر بھی constitution میں نہیں لکھا ہوا کہ اس سے کسی ممبر کا استحقاق مجروح ہوتا ہے اور اس میں clear cut لکھا ہوا ہے تو میں اس کو accept نہیں کر سکتا۔ میں نے ان کی بات سُنی ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اپنی بات کر کے واک آؤٹ تو نہیں کریں گے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! نہیں۔ میں ایک منٹ میں بات کر لوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں! چودھری صاحب! ان کے بعد آپ کی باری ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں اس حوالے سے صرف یہ کہنا چاہوں گا کہ آپ جو استحقاق کی بات کر رہے تھے کہ ہر کسی کا perspective آپ نے سنا تو میں جو on record لانا چاہتا ہوں کہ ضلع قصور کے اندر ADLG قصور نے اخبار میں، یہ exact ایسے ہی ہے جی، ADLG قصور کی طرف سے اخبار میں ایک اشتہار آیا جس کا ٹائٹل تھا کہ ترقیاتی سکیمیں اور اس کے اندر لکھا ہوا تھا ٹائٹل کی بات کر رہا ہوں جو کہ آپ کو دکھا بھی سکتا ہوں کیونکہ استحقاق کی بات ہو رہی ہے اور میں استحقاق کی بات ہی کروں گا، ایم پی اے package پی پی-180 یہ اخبار کے اشتہار کا ٹائٹل تھا، پی پی-181 اور پی پی-182 اور اس کے اندر سارے حلقے تھے۔ پی پی-180 کا ایم پی اے میں ہوں، ایم پی اے package پی پی-180 کا مطلب ہے کہ وہ بات میرے اوپر آ رہی ہے اور نیچے اڑھائی کروڑ روپے کی سکیمیں دی ہوئی ہیں۔ جب میں ADLG صاحب کے پاس گیا اور ان سے میں نے پوچھا کہ یہ سکیمیں کہاں سے آئی ہیں تو انہوں نے کہا کہ جو سابقہ ایم پی اے ہیں ان کی طرف سے یہ سکیمیں آئی ہیں اور ان کے letter head پر جو فائل میں ساتھ لگا ہوا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! سپریم کورٹ کی یہ ڈائریکشن ہے، سپریم کورٹ کا یہ فیصلہ ہے۔ اگر کوئی ایسی بات ہے تو آپ اس کو کورٹ میں چیلنج کریں۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب! آپ کیا بات کرنا چاہتے ہیں؟

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ۔۔۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! ایم پی اے package کا اخبار میں اشتہار آیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سپریم کورٹ کے فیصلہ کے مطابق کوئی ایم پی اے package نہیں ہے۔ آپ اُس کو کورٹ میں challenge کریں۔ جی، چودھری صاحب!

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں آپ کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپ اس ایوان کو عین رولز کے مطابق چلا رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب! مہربانی۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! آپ کی رولنگ نہایت ہی رولز کے مطابق تھی اور دوسری بات میں آپ سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اتفاق سے ہماری کمیٹی کے فاضل ممبر جن کا تعلق اپوزیشن سے ہے

وہ بیٹھے ہوئے ہیں جب بھی کبھی آپ کے احکامات کے مطابق اور وزیر اعلیٰ پنجاب کے احکامات کے مطابق حزب اختلاف کی کوئی تحریک استحقاق ہمارے پاس آتی ہے تو ہم اُس کو پورا پورا weight دیتے ہیں۔ اُن کا پورا پورا خیال کرتے ہیں کہ ان کی دل آزاری نہ ہو تو اگر اُن کے دل میں کوئی ذرا سی بھی استحقاق کمیٹی کے چیئرمین کے متعلق، ممبران کے متعلق بات ہو کیونکہ استحقاق کمیٹی میں ہمارے ممبرز سات ہیں اور چھ ممبرز ان کے ہیں سبھی کے consent سے فیصلہ ہوتا ہے اور ہم نے ہمیشہ ان کی تحریک استحقاق کو weight دی ہے ان کا گلا شکوہ بے جا ہے ان کا واک آؤٹ کرنا بھی بے جا ہے آپ نے قانون وآئین کے مطابق رولنگ دی ہے۔ آپ کا بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب! شکریہ۔ جی، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ! اس کے بعد گوندل صاحب آپ بات کیجئے گا۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اس issue سے ہٹ کر بات کروں گی میں نے کل بھی آپ سے request کی تھی اور آج بھی ایک بہت اہم issue کی طرف آپ کی توجہ چاہتی ہوں۔ کل میں نے لاء منسٹر صاحب سے بات کی تھی کل بھی آپ نے مجھے ٹائم نہیں دیا حالانکہ یہ فوری نوعیت کا معاملہ تھا کہ جو میٹرک کے امتحانات ہیں اُس میں پنجاب کے تعلیمی بورڈز نے یہ rule بنایا ہے کہ first annual میں جو بچہ کسی وجہ سے پیپر نہیں دے سکتا وہ سپلیمنٹری ایگزام میں appear نہیں ہو سکتا تو اس سے سینکڑوں بچوں کا پورا سال ضائع ہو گا۔ یہ rule جو پنجاب بورڈ نے بنایا ہے یہ unconstitutional اور fundamental rights کی violation ہے۔ ایک طرف تعلیم کے معیار کو اور تعلیم کو فروغ دینے کی بات کی جارہی ہے تو بچوں کو کوئی بھی unavoidable circumstances ہو سکتے ہیں، کوئی بچہ بیمار ہو سکتا ہے، گھر میں کوئی فوتید گی ہو سکتی ہے اُس پر اُس بچے کو یہ right نہ دینا کہ وہ سپلیمنٹری ایگزام میں appear ہو۔ یہ ہر ایک کا right ہے کہ وہ جب چاہے ایگزام میں appear ہو سکے۔ میں نے کل لاء منسٹر صاحب سے بات کی تھی انہوں نے اس پر agree کیا تھا کہ آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں یہ unconstitutional ہے اس پر ایکشن لیا جانا چاہئے۔ لاء منسٹر صاحب نے مجھے کہا آپ تحریک التوائے کار جمع کروادیں کل ہم out of turn لے لیں گے میں نے آج تحریک التوائے کار جمع کروادی ہے تو وہ آج unfortunately ایوان میں نہیں آسکی۔ Monday کو پہلا پیپر ہے اور پورے پنجاب کے سینکڑوں بچوں کو اس طرح سے محروم رکھا جارہا

ہے جو بہت بڑی ناانصافی ہے اور محکمہ تعلیم کی کارکردگی کے اوپر بہت بڑا سوالیہ نشان ہے کہ بچوں کو اس طرح discourage کرنا اگر کسی بچے کا داخلہ کسی وجہ سے نہیں جا سکا تو اُس کا سال ضائع کرنا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کی تحریک التوائے کار کدھر ہے؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں نے جمع کروائی ہے اور مجھے لاء منسٹر صاحب نے کہا تھا کہ اسے out of turn لیں گے اور اس پر ایکشن لیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے ہم سارے بھی سٹوڈنٹ رہے ہیں تو یہ rule آج کل میں نہیں بنا میرے خیال میں یہ شروع ہی سے ہے annual papers میں appear ہونا ضروری ہوتا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! جب سے بھی ہے یہ غلط ہے سپلیمنٹری ایگزام میں اگر بچہ appear ہونا چاہتا ہے تو آپ اُسے کیوں روکنا چاہتے ہیں امتحان لینے سے کیوں آپ avoid کرنا چاہتے ہیں؟ مجھے کوئی ایک logic سمجھادیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! ایک منٹ چودھری شفیق اور جناب شیر علی آپ دونوں منسٹر صاحبان ذرا تکلیف کریں جائیں اپوزیشن کو منا کر لائیں۔

(اس مرحلہ پر وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری چودھری محمد شفیق اور
وزیر معدنیات وقدرتی وسائل جناب شیر علی خان معزز ممبران حزب اختلاف
کو منانے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

جی، محترمہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر یہ issue فنڈز سے اور اپوزیشن سے زیادہ critical ہے اور یہ سینکڑوں بچوں کے مستقبل کی بات ہے۔ Monday کو پہلا پیپر ہے مجھے یہ بتائیں کہ اُن بچوں کے ساتھ کیا کیا جائے، کورٹ جایا جائے اگر یہاں ایوان میں شنوائی نہیں ہوگی تو میں خود عدالت میں جانے کے لئے تیار ہوں اور میں اُن بچوں کے یہ سال ضائع نہیں ہونے دوں گی اور یہ جب سے ہو رہا ہے غلط ہو رہا ہے یہ نہیں ہونا چاہئے۔ یہ بورڈ تعلیم کو فروغ دے رہا ہے یا بچوں کو discourage کر رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ ابھی میرے پاس تحریک التوائے کار نہیں آئی ہے آپ کی تحریک التوائے کار آجاتی ہے تو میں اس کو دیکھتا ہوں۔ جی، گوندل صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میں اس سے پہلے والے مسئلہ پر گزارش کرنا چاہتا تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ! آپ موجود رہیں آپ کی تحریک التوائے کار لینے کے لئے گئے ہوئے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! کوئی بھی قابل احترام ممبر اسمبلی چاہے اُس کا تعلق اپوزیشن سے ہے یا ٹریژری بنچوں سے ہے واک آؤٹ کرنا اُس کا حق ہے۔یہاں جو legal بات discuss کی گئی میں اُس ضمن میں عرض کرتا ہوں کہ اسمبلی کا Rules of Procedure ہے جس کے تحت اس کی کارروائی چلتی ہے اور دوسرا جو ممبران کا Privilege Act ہے جس کے تحت اُن کے استحقاق کی بات ہوتی ہے یہ دونوں ایکٹ ہیں۔ یہ Rules of Procedure آئین پاکستان کے تحت ہے۔Constitution of Pakistan ہو یا ہمارے Rules of Procedure ہوں کہیں ذکر نہیں ہے کہ کسی بھی ممبر اسمبلی کا چاہے اُس کا تعلق حکومتی بنچوں سے ہو یا اپوزیشن سے ہو اُس کے لئے کوئی فنڈ مقرر ہیں اور نہ ہی کسی منصوبے کی میعاد مقرر ہے۔ یہ simple سی بات ہے کہ ہر ضلع میں ڈویلپمنٹ کا فنڈ جاتا ہے وہاں جو DDC ہے وہ تعین کرتی ہے کہ ہمارے ضلع کی priorities کیا ہیں۔جہاں اشد ضرورت ہے وہ منصوبہ پہلے take up کر لیا جاتا ہے اور جہاں اتنی شدت سے ضرورت نہیں وہ بعد میں رکھا جاتا ہے۔اس میں کسی معزز ممبر کے استحقاق کی کوئی بات نہیں آپ نے جو رولنگ دی وہ بالکل صحیح قواعد و ضوابط کے مطابق ہے اور قابل تحسین ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، گوندل صاحب! شکریہ۔جی، میاں طارق محمود!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! آج کے اس issue پر اس ایوان کی ایسی روایات پہلے کبھی نہیں رہی کہ سپیکر کی رولنگ کے بعد کوئی واک آؤٹ کرے۔چاہے گورنمنٹ سائیڈ ہو سپیکر کا جو فیصلہ ہو، اُس کا احترام کرنا چاہئے۔جب اپوزیشن دیکھتی ہے کہ گورنمنٹ کی سائیڈ پر کوئی فیصلہ آیا ہے تو کہتے ہیں ٹھیک ہے۔آپ نے بالکل میرٹ کی بات کی ہے سپیکر کی رولنگ کا احترام سب کو کرنا چاہئے، چاہے اپوزیشن ہو یا گورنمنٹ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں طارق محمود صاحب! بڑی مہربانی۔

تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار شروع کرتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری اتنا ضروری ہے تو آپ اس تحریک التوائے کار کو out of turn پڑھیں۔

پنجاب تعلیمی بورڈز کے سالانہ امتحانات میں داخلہ نہ بھیج سکنے والے طلباء ضمنی امتحانات سے بھی محروم

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ ایک اہم مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پنجاب کے تعلیمی بورڈز میں وہ طلباء جو کسی وجہ سے سالانہ بورڈز کے امتحانات میں داخلہ نہیں بھجوا سکے ان کو سپلیمنٹری ایگزام میں داخلہ نہیں دیا جاتا جو سراسر ناانصافی ہے اور سینکڑوں بچوں کا ہر سال ضائع ہو جاتا ہے اس لئے گزارش ہے کہ اس پر اسمبلی میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، گوندل صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! جواب منگوا لیتے ہیں اور Rules of Procedure بھی دیکھ لیتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، Rules of procedure بھی دیکھ لیں Monday تک اس تحریک التوائے کار کا جواب منگوا لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اگلی تحریک التوائے کار نمبر 682/15 چودھری عامر سلطان چیمہ، محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 684/15 چودھری عامر سلطان چیمہ، محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 696/15 چودھری عامر سلطان چیمہ، ڈاکٹر محمد افضل، محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 698/15 سردار شہاب الدین خان کی ہے اس کو تھوڑی دیر کے لئے pending کر دیں۔ سردار شہاب الدین خان

صاحب ابھی آجاتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 700/15 بھی سردار شہاب الدین خان کی ہے اسے بھی کچھ دیر کے لئے pending کر دیا جائے۔

(اس مرحلہ پر وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری چودھری محمد شفیق
اور وزیر معدنیات و قدرتی وسائل جناب شیر علی خان ایوان میں واپس تشریف لائے)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، چودھری محمد شفیق صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! اپوزیشن والے ادھر نہیں ہیں وہ باہر میڈیا کے پاس چلے گئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ نہیں آئے۔ میڈیا میں تو کم از کم انہیں یہ بات نہیں کرنی چاہئے۔ میں تو رولز کے مطابق ایوان کو چلا رہا ہوں پھر ان بقیہ تحاریک التوائے کار کو pending کر دیا جائے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میری تحریک التوائے کار تھی آپ نے مجھے کہا تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں نے آپ سے commit کیا تھا جی، نمبر بولیں۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میری تحریک التوائے کار نمبر 830/15 ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اسے پیش کریں۔

گوجرانوالہ کے تمام گرلز کالج بی ایس سی کی کلاسز سے محروم

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 29۔ اگست 2015 روزنامہ "سرپرائز نیوز" گوجرانوالہ کی خبر کے مطابق گوجرانوالہ شہر کے گرلز کالجز بی ایس سی کلاسز سے محروم۔ ضلع بھر میں گرلز کالجز کی تعداد اٹھارہ جبکہ شہر میں چھ ہے مگر کسی بھی کالج میں بی ایس سی کلاسز کا اہتمام نہیں جس کا تمام تر فائدہ نجی کالجز اٹھا رہے ہیں۔ سرکاری کالجوں میں اس کی فیس تقریباً چار ہزار جبکہ نجی کالجوں میں چالیس ہزار روپے سے زائد ہے۔ ایف ایس سی کے بعد سفید پوش گھرانوں کی طالبات آگے تعلیم چھوڑنے پر مجبور ہو جاتی ہیں کیونکہ والدین پرائیویٹ کالجوں کی فیس برداشت نہیں کر سکتے۔ سرکاری کالجوں میں بی ایس سی کلاسز کا اجراء کیا جائے۔ تفصیلات کے مطابق گوجرانوالہ شہر میں گرلز کالجوں کی تعداد چھ جبکہ ضلع میں اٹھارہ ہے

مگر کسی کالج میں طالبات کے لئے بی ایس سی کلاسز کا اہتمام نہ ہے۔ قبل ازیں ضلع بھر میں پوسٹ گریجویٹ گرلز کالج سیٹلائٹ ٹاؤن میں بی ایس سی کلاسز پڑھائی جاتی تھیں مگر کالج ہذا بورڈ آف گورنرز کے زیر انتظام جانے کے بعد بی ایس (آنرز) کی کلاسز شروع کرکے بی ایس سی کلاسز کو یکسر ختم کر دیا گیا ہے اور چار پانچ سال کا عرصہ گزرنے کے بعد تاحال شہر بلکہ ضلع کے کسی بھی گرلز کالج میں مذکورہ کلاسز کا اجراء نہیں ہو سکا جس وجہ سے بی ایس سی کی طالبات اور ان کے والدین پرائیویٹ کالجوں میں داخلہ کرانے پر مجبور ہیں۔ اس ضلع کے کالجوں میں بی ایس سی کلاسز کا اجراء نہ کیا جانا پرائیویٹ اداروں کو مالی مفاد پہنچانے کی سازش ہے۔ گوجرانوالہ ڈویژن میں صرف گورنمنٹ مسلم کالج برائے خواتین نارووال اور گورنمنٹ ابن امیر کالج برائے خواتین جلالپور جٹاں ضلع گجرات میں بی ایس سی کلاسز جاری ہیں۔ شہر و ضلع گوجرانوالہ میں بی ایس سی کی کلاسز کی سہولت میسر نہ ہونے کے سبب بی ایس سی کی تعلیم حاصل نہ کرنے والی طالبات شعبہ تعلیم میں اپنی خدمات بحیثیت ٹیچرز سرانجام دینے سے قاصر ہیں اور اس تمام تر صورتحال کا فائدہ نجی کالجز اٹھا رہے ہیں۔ چاہئے تو یہ تھا کہ حکومت پنجاب کی پالیسی "پڑھو پنجاب، بڑھو پنجاب" اور "تعلیم سب کے لئے مفت" کے slogan کے تحت اس شہر اور ضلع بھر کے کالجوں میں بی ایس سی کے ساتھ ساتھ ایم ایس سی کی کلاسز کا اجراء کرتی مگر ایسا نہ کرکے حکومت نہ صرف عوام کے ساتھ سوتیلی ماں جیسا سلوک کر رہی ہے بلکہ وزیراعلیٰ پنجاب کی پالیسی کی بھی نفی کر رہی ہے جس وجہ سے نہ صرف اس ضلع بلکہ گوجرانوالہ ڈویژن کے تمام اضلاع گجرات، منڈی بہاؤالدین، حافظ آباد، سیالکوٹ، نارووال کی عوام میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، گوندل صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو pending فرما دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ مجھے ابھی پتا چلا ہے کہ اپوزیشن کے دوست پریس کانفرنس کرکے واپس آ گئے ہیں تو ملک اقبال چنڑ صاحب! آپ ذرا تکلیف کریں اگر وہ لابی میں آ گئے ہیں تو ان کو ایوان میں لے آئیں۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! چودھری شفیق صاحب کو میرے ساتھ بھیج دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری شفیق صاحب! آپ بھی دوبارہ زحمت فرمائیں اور ان کے ساتھ جائیں۔

سرکاری کارروائی

بحث

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ بابت سال 13-2012 اور ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی کی سالانہ رپورٹ بابت 12-2011 پر عام بحث ہے۔ کل ان دونوں رپورٹوں پر بحث کا آغاز ہو چکا ہے جو ممبران بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام بھجوادیں۔ رانا محمد ارشد!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جی، جناب امجد علی جاوید!

پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ برائے سال 13-2012 اور ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی کی سالانہ رپورٹ برائے سال 12-2011 پر عام بحث

(۔۔۔جاری)

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پنجاب پبلک سروس کمیشن کی رپورٹ غالباً پچھلے سال ایوان میں پیش ہوئی تھی تو جب یہ ہمارے knowledge میں آیا تو ہمیں تو اس کا کوئی ادراک تھا اور نہ ہم نے یہ رپورٹ پڑھی تھی۔ اس ضمن میں میری یہ گزارش ہے کہ۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف واک آؤٹ
ختم کر کے ایوان میں تشریف لائے)

جناب قائم مقام سپیکر: میں اپوزیشن کے معزز ممبران کو ویلکم کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میں نے آپ کے حکم کے مطابق اپوزیشن کے معزز ممبران سے request کی تھی، یہ تشریف لے آئے ہیں میں ان کو خوش آمدید کہتا ہوں اور ان کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک محمد اقبال چنڑ اور چودھری محمد شفیق! آپ دونوں کا بہت شکریہ۔ قائد حزب اختلاف اور معزز ممبران کا بھی بہت شکریہ۔ جی، امجد علی جاوید!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جب بھی کسی رپورٹ پر بحث ہوتی ہے تو ایوان کے اندر یہ آواز عموماً سننے کو ملتی ہے کہ ہمیں تو پتا نہیں یہ پچھلے سال کوئی رپورٹ lay ہوئی تھی تو آج تو ہمیں اس کا پتا نہیں تھا کہ اس پر بحث ہونی ہے ہم اس پر کوئی تیاری کر کے نہیں آئے۔ اسی طرح آج بھی یہ معاملہ ہمارے سامنے ایسے ہی ہوا ہے کہ جب اس رپورٹ پر بحث کے لئے کہا گیا تو ہمیں تو علم نہیں تھا کہ جو ایک سال پہلے رپورٹ ایوان میں lay ہوئی تھی اس کے contents کیا تھے اور اس کے معاملات کیا تھے؟

جناب قائم مقام سپیکر: ایک سال پہلے کتابیں ہم نے دے دی تھیں یہ ایوان میں lay ہو چکی ہیں اور ہم کیا کر سکتے ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہی ہے کہ جب بھی کوئی بحث رکھی جائے تو کم از کم دو تین دن پہلے اس کا ایجنڈا دے دیا جائے کہ فلاں روز اس پر بحث ہو گی تاکہ ہم اس کو review کر کے آئیں اور تیاری کر کے آئیں۔ جب ممبران کی تیاری نہیں ہوتی تو اس پر بحث کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے اور اس پر سیر حاصل بحث نہیں ہو سکتی۔ اس ضمن میں میری گزارش ہے کہ آئندہ جب بھی بحث کا کوئی دن مقرر کیا جائے تو کم از کم دو دن قبل ممبران کو آگاہ کر دیا جائے تاکہ وہ رپورٹ کو دیکھ کر اپنی تیاری کر کے بات کر سکیں۔

جناب سپیکر! اس میں 14-2013 میں 22 کروڑ 12 لاکھ 89 ہزار روپے کا بجٹ پنجاب پبلک سروس کمیشن کے لئے مختص کیا گیا ہے۔ دوسری طرف جب ہم کارکردگی دیکھتے ہیں تو آئین کے مطابق جو ذمہ داری پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذمے لگائی گئی ہے کہ سکیل۔ 11 سے اوپر کی تمام تر ریکروٹمنٹ پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ہو گی لیکن دوسری طرف اس آئینی ذمہ داری سے پہلو تہی کرتے ہوئے ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ جب محکمہ تعلیم میں بھرتی ہوتی ہے، دیگر اداروں میں بھرتیاں ہوتی ہیں تو یہ کہہ کر کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کی capacity نہیں ہے کہ وہ ہمیں سالانہ

اتنے لوگ بھرتی کر کے دے سکے تو پھر وہ آرگنائزیشن جن کو فائدہ دینا مقصود ہوتا ہے، جو بڑے بڑے لوگوں کی بنائی ہوئی ہیں، جو جرنیلوں، بیوروکریٹس، ان کے بچوں اور ان کی بیویوں کی آرگنائزیشن بنی ہوئی ہیں ان کے ذمے یہ کام لگا دیا جاتا ہے۔ میں مثال پیش کروں گا کہ پچھلے سال جو ایجوکیٹرز کی بھرتی ہوئی ہے اس میں NTS نے 84 کروڑ روپیہ ان لوگوں سے وصول کیا جو محکمہ ایجوکیشن میں بھرتی ہونے کے خواہاں تھے۔ اگر یہ کام پرائیویٹ اداروں سے ہی لینا ہے تو پھر ہمیں پنجاب پبلک سروس کمیشن پر سالانہ اتنے پیسے خرچ کرنے کی ضرورت کیا ہے۔ یہ ایک آئینی ادارہ ہے جب ہم اس کو یہ کام نہیں دیتے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہم اپنی آئینی ذمہ داری سے انحراف کر رہے ہوتے ہیں۔ ہم جس ادارے کے ذمے جو کام ہوتا ہے وہ اس سے نہیں لے رہے ہوتے تو جب ایسے اداروں سے کام لیا جاتا ہے جس پر حکومت کا کوئی کنٹرول نہیں ہوتا، کوئی چیک نہیں ہوتا، NTS جو ٹیسٹ لیتا ہے اس کا کہیں ریکارڈ نہیں ہوتا کہ آیا اس کے نتائج کیا رہے ہیں؟ کسی کے ساتھ ہونے والی زیادتی کا ازالہ کہاں ممکن ہے اور کیا وہ ادارہ آئینی طور پر اس بات کا استحقاق رکھتا تھا کہ وہ گریڈ 16 تک کی بھرتیاں کر کے دے سکے؟ اس میں میری یہ گزارش ہوگی کہ ان اداروں کو اگر فنڈز دیئے جاتے ہیں تو ان سے کام بھی پورا لیا جائے اور جو deadlock پھنسا ہوا ہے آج بھی ہمارے پنجاب پبلک سروس کمیشن کے امتحانات میں سالوں لگ جاتے ہیں اس لئے ان کی reforms کی جائیں تاکہ یہ موجودہ دور کی ضروریات کو پورا کر سکیں تب ہی اس کا فائدہ ہے۔ بہت بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، سبطین خان صاحب!

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! یہ پہلے میرا ابل تھا یہ بڑا اہم issue ہے جو فوری نوعیت کا ہے اور دریائے سندھ سے کٹاؤ کا مسئلہ ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو پہلے میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

تحاریک التوائے کار

(---جاری)

جناب قائم مقام سپیکر: جناب سبطین خان! جس وقت ٹائم تھا تو آپ احتجاج پر چلے گئے تھے۔ بہر حال اب تو ہم آگے چلے گئے ہیں لیکن کوئی بات نہیں آپ اس تحریک التوائے کار کو پیش کریں۔

جناب محمد سبطین خان: بڑی مہربانی۔

جناب قائم مقام سپیکر: گوندل صاحب! rule 234 کے تحت مجھے یہ اختیار ہے اس لئے میں جناب محمد سبطین خان کو تحریک التوائے کار پڑھنے کی اجازت دے رہا ہوں۔ جس کا نمبر 838/15 ہے۔

دریائے سندھ کے کٹاؤ کی وجہ سے تحصیل پپلاں کی متعدد یونین کونسلوں کی آبادیوں کو شدید خطرات لاحق

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! بہت مہربانی۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ضلع میانوالی میں میونسپل کمیٹی پپلاں جو کہ ضلع میانوالی کا تحصیل ہیڈ کوارٹر بھی ہے، اس کے ساتھ یونین کونسل دوآبہ، یونین کونسل علووالی جو کہ شیر شاہ سوری روڈ پر واقع ہے اور دریائے سندھ کے ملحقہ آبادیوں کے ساتھ ہے، حالیہ بارشوں اور دریائے سندھ میں سیلاب کی وجہ سے اور دریائے سندھ کے کٹاؤ کی وجہ سے ان آبادیوں کو شدید خطرہ لاحق ہے۔ ان آبادیوں میں لاکھوں کی تعداد میں لوگ آباد ہیں جن کی جان مال اور مال مویشیوں کو خطرہ ہے۔ اگر فوری طور پر دریائے سندھ کے کٹاؤ سے بچاؤ نہ کیا گیا تو بہت زیادہ جانی و مالی نقصان ہوگا۔ مقامی لوگوں کا مطالبہ ہے کہ اس اہم مسئلے کو فوری طور پر حل کیا جائے اور تعمیر شدہ already جو وہاں پر spurs اور بند بنے ہوئے ہیں، ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں، تین سال سے ان کی مرمت نہیں ہوئی لہٰذا فوری طور پر ان کی مرمت کی جائے اور وہاں کی عوام کو نقصان و پریشانی سے بچایا جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔ شکریہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! ابھی اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول نہیں ہوا اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ اگلے ہفتے تک کے لئے اس کو pending کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلے ہفتے تک کے لئے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ جناب محمد سبطین خان! آپ بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں؟

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! اگر میں اپنی تقریر آدھے گھنٹے کے بعد شروع کر لوں تو اس پر کسی کو کوئی اعتراض ہوگا؟ میں یہ بھی پوچھنا چاہوں گا کہ یہ بحث ٹیوٹا کے متعلق ہے یا پنجاب پبلک سروس کمیشن کے متعلق ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: دونوں کے متعلق ہے۔

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! کوئی بات نہیں میں بسم اللہ کر دیتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

بحث

(---جاری)

پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ برائے سال 13-2012 اور ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی کی سالانہ رپورٹ برائے سال 12۔2011 پر عام بحث

(---جاری)

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! پنجاب پبلک سروس کمیشن کے متعلق میری صرف یہ گزارش ہے کہ جہاں تک اس کی شفافیت کا تعلق ہے، اس حد تک ہم اس کی تائید بھی کرتے ہیں اور appreciate بھی کرتے ہیں۔ آپ کا تعلق بھی ایک rural background سے ہے اور بہت ہی پسماندہ علاقے سے ہے۔ ہمارے پنجاب کے ساتھ یہ discrimination کیوں ہو رہی ہے جبکہ Sindh is divided into two urban and rural areas. اسی طرح بلوچستان بھی zones میں تقسیم ہے، کوئٹہ کا علیحدہ زون ہے اور ان کے جو backward علاقے ہیں ان کا علیحدہ زون ہے، خیبر پختونخوا کی بھی یہی پوزیشن ہے لیکن پنجاب میں کوئی زون سسٹم نہیں ہے۔ میانوالی کا بچہ ہے لاہور یا سنٹرل پنجاب کے بچوں کو کس طرح compete کرے گا؟ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ہماری educational facilities برابر ہیں، ان بچوں کو ہم leveled play ground دے رہے ہیں یا نہیں؟ آئیں آپ بھی پنجاب پبلک سروس کمیشن کے اس ایگزامز میں حصہ لیں اور سنٹرل پنجاب کے لڑکوں کو compete کر کے آپ بھی ان positions میں آئیں؟ اس لئے میں کہوں گا کہ یہ بہت بڑی زیادتی ہے اس لئے میری آپ کے توسط سے حکومت پنجاب کو یہ تجویز اور گزارش ہے کہ پنجاب کے ساتھ ہی یہ زیادتی کیوں ہوتی ہے۔ حالانکہ پنجاب 62 یا 63 فیصد آبادی کو represent کرتا ہے۔ بات کیا ہوتی ہے let's suppose ایک backward area کا ڈاکٹر ہے وہ یہ امتحان بھی qualify کر جاتا

ہے، اس کو کہیں بھی نوکری مل جاتی ہے لیکن آگے بڑھنے کی خواہش تو تب ہی ہوگی اگر وہ backward area سے متعلق ہے اگر آپ اس کو وہاں لگائیں گے تو وہ لوگوں کا علاج معالجہ بھی ٹھیک طریقے سے کرے گا اور لوگوں کے دکھ درد میں بھی شریک ہوگا کیونکہ وہ اس ایریا کا رہنے والا ہے۔ اب جیسے لاہور کے بچے ہیں، لاہور کے انجینئرز ہیں، لاہور کے ڈاکٹرز ہیں وہ ایگزام تو qualify کر لیں گے، آج آپ نے یہ بھی بڑی مہربانی کی کہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے سوالات کو پرسوں کے لئے postpone کر دیا، اب آپ دیکھیں ہمارے جو backward areas ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: پرسوں کے لئے نہیں next coming week میں ہم ان کا ایک دن رکھیں گے۔

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! اگلے ہفتے تک کے لئے آپ نے postpone کر دیا، یہ آپ نے بہت بڑی اچھائی کی ہے اور پورے پنجاب پر میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے ایک احسان کیا ہے۔ اب اس کا reason اس کا logic میں آپ کو بتاتا ہوں، لاہور سے آپ ایک ڈاکٹر کو لیتے ہیں، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، نارووال سے لیتے ہیں اور اس کو آپ راجن پور، ڈیرہ غازی خان، میانوالی، بھکر، لیہ کے اضلاع میں لگا دیتے ہیں تو آج کل پولیٹیکل دور ہے وہ کسی نہ کسی طرح سے manage کر لے گا اور اپنا ٹرانسفر کروا لے گا۔ ہیلتھ منسٹر کی منت کرے گا، کسی ایم پی اے، ایم این اے کی منت کرے گا اور He would return to Lahore. اب جو ہمارے ہسپتال ہیں، میں نے اپنے دور میں تحصیل ہیڈ کوارٹر پپلاں میں ایک ماڈل ہسپتال بنوایا وہاں پر سولہ ڈاکٹر ہونے چاہئیں تھے لیکن اس وقت ٹوٹل تین ڈاکٹر کام کر رہے ہیں۔ میں پنجاب پبلک سروس کمیشن کی اس لئے بات کر رہا ہوں کیونکہ یہ اس کو relate کرتی ہے، میں اس کی مختلف سمت میں نہیں جا رہا۔

جناب سپیکر! میری مختصر گزارش یہ ہے کہ اگر ہم نے پورے تین صوبوں کو اربن اور رُورل کو مختلف زونز میں تقسیم کیا ہوا ہے تو پنجاب کو ہم زونز میں تقسیم کیوں نہیں کرتے؟ یہ میری تجویز ہے کہ جب تک ہم developed, urban and rural کا فرق ختم نہیں کریں گے اس وقت تک ان اداروں میں stability نہیں آئے گی۔ اسی لئے ہمارا جو backward علاقہ ہے یا جس کو ہم South کہتے ہیں یا جو بھی آپ اس کو نام دے دیں، میں اس سلسلے میں کوئی تعصب والی بات نہیں کر رہا لیکن اسی لئے ان میں احساس محرومی موجود ہے۔ ہمارے لوگ کہتے ہیں کہ کروڑوں، اربوں روپے لگا دیئے ہیں South کا احساس محرومی ختم ہی نہیں ہوگا اور یہ تو آج بھی محروم ہیں۔ میری گزارش ہوگی کہ اگر

آپ issues پر جائیں گے تو معاملات ٹھیک ہو جائیں گے۔ ابھی آپ سی ایس ایس کا رزلٹ نکال لیں آپ PCS کا رزلٹ نکال لیں، آپ فوڈ ڈیپارٹمنٹ کا رزلٹ نکال لیں، آپ لیبر ڈیپارٹمنٹ کا رزلٹ نکال لیں، آپ تحصیلداروں، پولیس کا ریکارڈ نکال لیں جو پنجاب پبلک سروس کمیشن سے منتخب ہو کر آئے ہیں۔ آپ اس کی ratio تو دیکھیں جو backward areas ہیں ان کی آپ تعداد تو دیکھیں۔

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ انہیں حکم کریں یہ آپ کو ریکارڈ پیش کر دیں، اس سے میری بات کی تائید ہو جائے گی۔ ہم ایوان کا وقت ضائع نہیں کر رہے، ہم constructive بات کر رہے ہیں اور یہ constructive بات یہی ہے کہ پنجاب کو مختلف زونز میں تقسیم کیا جائے۔ میری اس تجویز کو اس طرح سے bulldoze نہ کریں کہ پورا پنجاب ایک ہے، پورے پنجاب میں ہریالی نظر آتی ہے، پورے پنجاب میں خوشحالی نظر آتی ہے اور پورے پنجاب میں prosperity نظر آتی ہے۔ آپ کو نظر آتی ہو گی ہمیں نہیں آتی یا پھر آپ کی عینکوں میں فرق ہے یا ہماری نظر میں فرق ہے کہیں کوئی نہ کوئی problem ضرور ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ وہی problem ہے کہ آپ ان کا ریکارڈ اور data نکلوائیں۔ اس میں سے 80 فیصد آپ کو سنٹرل پنجاب نظر آئے گا اور اس کے بعد پندرہ سے بیس فیصد آپ کو وہ پوری belt نظر آئے گی اس سے محرومی نہیں ہو گی تو پھر اور کیا ہو گا لہٰذا میری یہ request ہے کہ آپ مہربانی کریں اس کو دوسرے صوبوں کی طرح زونز میں کریں، جب ہمارے پاس precedents بھی ہیں تو ہم یہ ہچکچاہٹ کیوں محسوس کر رہے ہیں، ہم بھاگنے کے لئے left right اور zigzag کیوں ہو رہے ہیں؟ اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ ان کو پورا حق دیں وہ backward علاقے ہیں ہمارے سکولوں کی تو یہ پوزیشن ہے کہ دو، دو سو بچے ہیں اور ان کے لئے صرف دو استاد موجود ہیں، آخر ہم شکایت کس سے کریں؟ ہمارے ہسپتالوں کی یہ پوزیشن ہے کہ سولہ ڈاکٹروں کی ہسپتال میں گنجائش ہے لیکن وہاں پر صرف تین ڈاکٹر موجود ہیں۔ ہمیں تو اس belt میں کچھ نظر ہی نہیں آ رہا اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ دوسرے صوبوں کی طرح پنجاب کو بھی زونز میں تقسیم کیا جائے تاکہ ان کو اپنا پورا right ملے اور احساس محرومی ختم کرنے کے لئے پہلا قدم یہی ہے جو ایک solid قدم ہے، اس کو آپ دیکھیں اور پھر ultimately یہ سہرا کس کے سر جانا ہے؟ گورنمنٹ کو جانا ہے۔ ہماری تو تجویز ہے، یہ turn down کر دیں ہمیں تو کوئی اعتراض نہیں، ہم نے تو اپنا مؤقف بیان کر دیا۔ آج الیکٹرانک میڈیا کا دور ہے، vibrant media کا دور ہے ہمارا point of view تو آ گیا، آپ prejudice ہو کر یہ نہ سوچیں اور تعصب والی نگاہ سے نہ دیکھیں تو یہ میری بڑی reasonable بات ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بالکل ٹھیک ہے۔

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! اس لئے اس کو consider کیا جائے اور اسی کے ساتھ ہی میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں، میں یہ بھی توقع کرتا ہوں کہ یہ نہ سوچا جائے کہ اپوزیشن کی طرف سے تجویز آئی ہے اور مجھے یہ امید ہے کہ اس تجویز کو bulldoze نہیں کیا جائے گا۔ اگر آپ کی طرف سے یہ Chair کی طرف سے مشورہ ہو گا تو میں ان دوستوں میں سے کسی کی منت کر لوں گا اور یہی بات ان سے بھی کہلوا دوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: سبطین خان صاحب! آپ کی بڑی جائز بات ہے، میں آپ سے agree کرتا ہوں، آپ نے بالکل صحیح کہا ہے، وزیر موصوف نے اسے note بھی کر لیا ہے۔ سبطین خان صاحب! اس معاملے پر آپ کوئی resolution بھی لے کر آئیں۔

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ جی، انشاء اللہ۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ لوگ بھی آپ کے ساتھ agree کریں گے، آپ اس پر resolution لے کر آئیں۔

جناب محمد سبطین خان: ٹھیک ہے۔ بہت شکریہ

سید عبد العلیم: جناب سپیکر! ہم آپ کے ساتھ ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: رانا منور غوث صاحب!

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ آج پنجاب پبلک سروس کمیشن کی رپورٹ برائے سال 13-2012 پر اسمبلی میں بحث جاری ہے۔ آپ نے بڑی مہربانی فرما کر مجھے بھی وقت عنایت فرمایا ہے۔ جس طرح سے میرے colleagues فاضل ممبران نے پنجاب پبلک سروس کمیشن کی شفافیت کو second کیا ہے میں بھی اسے second کرتا ہوں۔ یہ recognized ادارہ ہے جو عرصہ دراز سے پنجاب کے پڑھے لکھے لوگوں کی خدمت کر رہا ہے۔ پنجاب پبلک سروس کمیشن نے لوگوں کو شعور دیا، لوگوں کو میرٹ پر accommodate کیا، لوگوں کو provide service کی اور بے روزگاری ختم کرنے میں ایک اہم کردار ادا کیا۔ جہاں پر لوگوں کو روزگار کی بہت سی provide facilities کی گئی ہیں، وہاں پر پنجاب پبلک سروس کمیشن میں کچھ ایسے کام بھی ہو رہے ہیں جن کی وجہ سے اچھے رزلٹ نہیں آ رہے۔ جب گریڈ 16 سے 17 کے لئے selection کی جاتی ہے تو اس میں ایک بڑا

delaying process adopt کیا جاتا ہے، پہلے درخواستیں لی جاتی ہیں اس پر مہینوں اور سال گزر جاتے ہیں اس کے بعد written test کا مرحلہ آتا ہے۔اس کے کئی مہینوں کے بعد انٹرویو کا process شروع ہوتا ہے اور اس میں بہت سے لوگ overage ہو جاتے ہیں اور ایسے کئی کیسز سامنے آئے ہیں کہ جس بندے نے درخواست submit کی اور کچھ عرصہ بعد اس کا written test آیا تو وہ اس وقت overage ہو چکا تھا، جب انٹرویو کا مرحلہ آیا تو وہ بے چارہ اپنی overage کی وجہ سے اہلیت کھو چکا ہوتا تھا۔ان چیزوں کو بہتر کرنے کی ضرورت ہے آج اس august House سے، اس forum سے جناب کی طرف سے ایک رولنگ جانی چاہئے کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کا ایک speedy process ہونا چاہئے چونکہ یہ ایک recognized ادارہ ہے۔

جناب سپیکر! جس طرح ابھی جناب محمد سبطین خان نے فرمایا چونکہ ان کا تعلق بھی سرگودھا ڈویژن سے ہے میں ان کی بات کو endorse اور second کرتا ہوں کہ لاہور کے بچوں کو تو پڑھنے کی بہت سی facilities ہیں، یہاں کے بچے اور بچیاں بڑے اچھے اداروں میں پڑھتے ہیں لیکن سرگودھا، میانوالی، بھکر، خوشاب اور آپ کے راجن پور کے بچوں کو اتنی اچھی سہولتیں دستیاب نہیں ہیں چہ جائیکہ ہمارے وزیر اعلیٰ بڑی کوشش کر رہے ہیں انہوں نے enrolment ensure کی ہے، انہوں نے ٹیچرز کی حاضری ensure کی ہے، انہوں نے missing facilities provide کر دی ہیں لیکن اس کے باوجود ابھی ہم بہت backward ہیں۔ جیسے آپ نے فرمایا ہے کہ ایک قرارداد آنی چاہئے اور یہ discrimination ختم ہونی چاہئے اور اس میں region-wise priority بنی چاہئے۔ میں اسے endorse کرتا ہوں کہ لاہور ڈویژن کو الگ کیا جائے، فیصل آباد ڈویژن کو الگ کیا جائے اور جو ہمارے پسماندہ اور دور دراز ڈویژن ہیں جن میں ڈی جی خان، سرگودھا اور بہاولپور ڈویژن کی الگ سے ڈویژن کی جائے اور سیٹوں کا کوٹا ایسا مقرر ہونا چاہئے کہ دور دراز کے دیہاتی لوگوں کو بھی پنجاب پبلک سروس کمیشن سے اتنا ہی فائدہ ملے جتنا فائدہ لاہور، راولپنڈی اور دوسرے بڑے شہروں کے لوگ اٹھا رہے ہیں جن کو زیادہ سہولیات ہیں۔

جناب سپیکر! جس طرح سے ہمارے دوستوں نے اربن اور رورل کے حوالے سے کہا میں ان کی بات کو second کرتا ہوں کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن میں اربن اور رورل کی ڈویژن ضرور ہونی چاہئے۔ یقیناً آج اس forum سے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو یہ بات ضرور جائے گی کہ وہ اربن اور

رورل کی discrimination ختم کر کے اسے divide اور facilitate ضرور کریں گے اور رورل کے لوگوں کو ضرور accommodate کریں گے۔بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔میاں محمد رفیق!

میاں محمد رفیق: بے حد شکریہ۔جناب سپیکر!میں رانا صاحب اور سبطین خان صاحب سے کچھ آگے سوچتا ہوں ان سے اتفاق بھی کرتا ہوں اور ان سے آگے تک سوچتا ہوں۔آگے تک سوچنے کی بات یہ ہے کہ میں چاہوں گا کہ ٹیکنیکل ٹریننگ ایجوکیشنل اتھارٹی کو مزید فعال بنایا جائے،کوئی بھی ملک تعلیم اور ٹیکنالوجی کے بغیر ترقی نہیں کر سکتا۔ہمیں ایجوکیشن اور ٹیکنالوجی کو بہت زیادہ اہمیت دینی چاہئے اور اس اتھارٹی کو مزید promote کرنا چاہئے،اس میں جو بھی اسامیاں خالی ہیں انہیں fill کرنا چاہئے اور بچوں کے داخلے بھی میرٹ پر ہونے چاہئیں۔اس کے ادارے ہر ضلع میں ہیں اس لئے کوئی ایسا مسئلہ نہیں بنتا کہ کوئی محروم ہے یا undeveloped ہے۔میں پنجاب پبلک سروس کمیشن کے معاملے میں عرض کروں گا کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن میں ویسے ہی اسامیاں کم ہیں۔مجھے یہ نہیں پتا کہ ان کی اسامیوں کو fill کیوں نہیں کیا جاتا لیکن یہی وجہ ہے کہ سالہا سال تک وہاں سے پنجاب پبلک سروس کمیشن نے جو بچے pass out کرنے ہوتے ہیں وہ سکول ایجوکیشن میں ہوں،خواہ کالج ایجوکیشن یا دیگر اداروں میں وہاں پر بھی اسامیاں خالی پڑی رہتی ہیں لہٰذا پہلے تو پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ممبران کی جو strength ہے اسے فی الفور پورا کیا جائے تاکہ کسی بھی امتحان میں جو کھیپ آتی ہے اسے نکالتے جائیں اور وہ لوگ اداروں میں کھپتے جائیں۔

جناب سپیکر!اب سبطین خان صاحب اور رانا صاحب کی بات پر آ جائیں میں اس پر یہ عرض کروں گا کہ ایک بیوروکریٹ جو بیوروکریسی کے خاندان میں داخل ہو جاتا ہے آگے ان کی نسلوں کو دیکھ لیں کہ وہ لوگ نسل در نسل بیوروکریٹ پیدا کرتے ہیں جس پر مجھے شدید اعتراض ہے اس لئے یہ رولنگ لازمی ہے کہ اس میں رورل اور اربن کی تقسیم ہونی چاہئے یا کم از کم پنجاب پبلک سروس کمیشن ہر ڈسٹرکٹ کا الگ امتحان لے۔اگر ہر ضلع کا ممکن نہ ہو تو کم از کم اس کی ڈویژن وار ہی تقسیم ہو جانی چاہئے تب جا کر عام لوگوں کی یہ محرومی دور ہو سکتی ہے۔اب تصور یہی ہے کہ ایک ruling class ہے، حکمران طبقہ ہے اور ایک محکوم طبقہ ہے۔ہم لوگ حکمران اور محکوم طبقے میں بٹے ہوئے ہیں۔حکمران طبقہ حکمران ہی پیدا کرتا ہے اور جو محکوم طبقہ ہے وہ محکوم ہی پیدا کرتا ہے اس لئے جب تک ہم اس تفاوت کو دور نہیں کریں گے تو یہ polarization ختم نہیں ہو سکتی،یہ تقسیم ختم نہیں ہو سکتی اور یہ ہمارے ملک میں

الیکشنوں میں بھی دیکھی جاتی ہے خواہ وہ الیکشن بلدیاتی ہوں یا اسمبلیوں کے ہوں۔ ہمارے اندر محروم اور حکمران طبقات کی تقسیم ہمیں مار گئی ہے اس لئے میری پُر زور حمایت ہے اور میں ان دونوں دوستوں کو endorse کرتا ہوں اور اپنی طرف سے بھی میرا یہ مطالبہ ہے کہ یہ محکومیت اسی وقت ختم ہو گی جب ہم یہ zoning کریں گے۔ اربن اور developed areas میں تعلیم کے مواقع بھی زیادہ ہیں اور جو خاندان حکمران طبقات بن چکے ہیں ان کے لئے الگ نصاب ہیں، ان کے الگ ادارے ہیں جو حکمران پیدا کرتے ہیں اور ادھر محکوم ہی پیدا ہوتے ہیں۔ وہاں دیہاتوں میں یہ facilities موجود ہیں، تعلیم کی facilities موجود ہیں اور نہ ہی ان میں آگے بڑھنے کی کوئی استطاعت ہوتی ہے۔ وہاں ویسے ہی غربت اور غربت سے نیچے لوگ دیہاتوں میں بستے ہیں اور آپ کو یہ معلوم ہی ہے کہ دیہات میں 70 فیصد لوگ کاشتکاری سے منسلک ہیں اور جو لوگ کاشتکاری سے منسلک ہیں یہ زمین کا ٹوٹا ان کو جینے دیتا ہے، مرنے دیتا ہے اور نہ ہی ان کی فصلوں کا کوئی بھاؤ ہے۔ مونجی 500 روپے من جبکہ اس کی بھک 1200 روپے من فروخت ہوتی ہے۔ اسی طرح کاشتکار کو گنے، مکئی، گندم اور نہ ہی دیگر فصلوں کی مناسب قیمت ملتی ہے۔ یہ ایک بہت بڑا تفاوت ہے۔ دیہات کے اور کاشتکاری سے منسلک لوگ ایک محروم طبقہ ہے۔ 70 فیصد کاشتکار، کسان اور کھیت مزدور کی محرومی اس وقت ختم ہو گی جب ان کو الگ سے اہمیت دی جائے گی یا ان کا کوٹا سسٹم بنا دیا جائے اس لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن میں ایسا نظام اپنایا جائے کہ جس کی وجہ سے ان محروم طبقات میں سے بھی selection ہو سکے۔ محکمہ تعلیم، ایڈمنسٹریشن یا جہاں کہیں بھی صوبائی اسامیاں ہیں ان میں اس محروم طبقہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو الگ سے بھرپور نمائندگی ملنی چاہئے اور اسی صورت میں ان کا احساس محرومی دُور ہو سکے۔ بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محمد صدیق خان!

جناب محمد صدیق خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! جب کل پنجاب پبلک سروس کمیشن کی رپورٹ کے حوالے سے معزز پارلیمانی سیکرٹری نے گفتگو شروع کی تھی تو میں نے کہا کہ ہمارے پاس اس رپورٹ کی کاپی نہیں ہے اور اسی وجہ سے میں نے کورم بھی point out کیا تھا۔ اس پر انہوں نے تنقید کی کہ حزب اختلاف public interest کے معاملات میں سنجیدہ نہیں ہے۔ میں نے تو ایک اچھی spirit میں بات کی تھی کیونکہ ہم تنقید برائے تنقید پر یقین نہیں رکھتے بلکہ تنقید برائے اصلاح پر یقین رکھتے ہیں۔

جناب سپیکر! پہلی بات یہ عرض کروں گا کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کی یہ رپورٹ سال 2012-13 اور TEVTA کی سالانہ رپورٹ 2011-12 کی ہے لہٰذا اس کو Annual Report کہنا کسی حوالے سے بھی قرین انصاف نہیں۔ اس پر لکھا جانا چاہئے تھا کہ "TEVTA کی پانچ سالہ رپورٹ" کیونکہ یہ رپورٹ 2011-12 کی ہے۔ حکومتی اداروں کو بھی ہوش کے ناخن لینے چاہئیں کہ جو رپورٹ ایک سال میں پیش کرنی تھی وہ پانچ سالوں کے بعد پیش کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر! یہاں پنجاب پبلک سروس کمیشن کے حوالے سے بات ہوئی۔ میں تھوڑی وضاحت کے ساتھ سبطین خان صاحب اور دوسرے مقررین کو endorse کروں گا۔ سندھ اربن اور رورل کی بات کی گئی، یہ ایک بہت بڑا جھگڑا ہے کیونکہ اربن والے کہتے ہیں کہ یہ discrimination ہے جبکہ رورل والے کہتے ہیں کہ یہ disparity ہے اور یہ پالیسی، قانون اور آئین کے تحت based on justice ہے۔ بنیادی طور پر اس آئین کا آرکیٹکٹ ذوالفقار علی بھٹو تھا جس نے 1973 میں اس کو بنایا۔ ذوالفقار علی بھٹو ایک رورل ایریا سے تعلق رکھتا تھا۔ وہ سمجھتا تھا کہ رورل ایریا میں لوگوں کے پاس کوالٹی ایجوکیشن کے مواقع میسر نہیں اور اس کے مقابلے میں سندھ اربن ایریا کے لوگوں کے پاس تعلیم کے مواقع کہیں بہتر تھے۔ ذوالفقار علی بھٹو نے فیڈرل سروسز میں یہ Constitutional Provision دی۔ یہ صوبائی سروسز میں نہیں بلکہ یہ آئین کا حصہ ہے اور فیڈرل سروسز کے لئے ہے۔ اربن اور رورل کی ڈویژن آئین کے تحت کی گئی ہے اور وہ فیڈرل سروسز کے لئے ہے۔ اس کے بعد اٹھارہویں ترمیم آ گئی اور اس میں صوبوں کی autonomy کو مزید بڑھا دیا گیا۔ میں تنقید نہیں کر رہا بلکہ حقیقت کہہ رہا ہوں کہ پنجاب کے عوام کی یہ بدبختی ہے کہ آج تک اسمبلی کے رولز کو بھی in the light of 18th Amendment incorporate نہیں کیا گیا حالانکہ سندھ اور خیبر پختونخوا نے according to the spirit of 18th Amendment وہ rules adopt کر لئے ہیں۔ پنجاب نے تا حال وہ rules adopt نہیں کئے۔ یہی وجہ ہے کہ آج یہاں جو bureaucratic system prevail کر رہا ہے وہ انتہائی ناقابل برداشت ہے۔ میں کسی پر تنقید نہیں کر رہا بلکہ آپ Provisional Leadership کا رویہ دیکھ لیں۔ ان کی policies political forces پر base نہیں کر رہیں۔ میں کل یا پرسوں کسی اخبار میں ایشین ڈویلپمنٹ بنک کے analysis پڑھ رہا تھا۔ ایشین ڈویلپمنٹ بنک پاکستان میں 6.2 بلین ڈالر aid کی صورت میں invest کرنا چاہتا ہے۔ اب ڈالر کی قیمت بین الاقوامی مارکیٹ میں مزید بڑھ گئی ہے اور اس وقت ایک ڈالر 104 روپے کا ہو چکا ہے اس حساب سے یہ بنک

پاکستان میں 6.50 بلین ڈالر invest کرنا چاہتا ہے۔ بنک اپنی queries میں یہ apprehension show کر رہا ہے کہ یہاں کی بیوروکریسی انتہائی corrupt ہے۔

They are not motivated to deliver as per the spirit of the Constitution of Pakistan.

جناب سپیکر! اس کے باوجود یہاں کی political forces چاہے وہ اپوزیشن یا حکومتی بنچز ہیں ان پر اعتماد نہیں کیا جا رہا اور ان کی تجاویز کو پذیرائی نہیں مل رہی۔

جناب سپیکر! یہاں پنجاب پبلک سروس کمیشن کی بات ہو رہی تھی۔ میرے ایک بھائی نے NTA(National Testing Agency) کو quote کیا ہے۔ یہ پرائیویٹ سیکٹر کا ایک ادارہ ہے اور اس کے ذریعے NTS test لئے جاتے ہیں۔ اس پرائیویٹ ایجنسی کو 85 کروڑ روپے دیئے جا رہے ہیں۔ اس کے مقابلے میں پنجاب پبلک سروس کمیشن کی capacity building کی ضرورت ہے کیونکہ اس میں اتنی capacity نہیں کہ ہمارے services کے معاملات کو cater کر سکے لہٰذا میں درخواست کروں گا کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کی capacity کو بڑھایا جائے اور پرائیویٹ سیکٹر کی involvement اور اس پر جو بیش بہا اخراجات کئے جا رہے ہیں ان کو ختم کیا جائے۔ پنجاب پبلک سروس کمیشن کے پاس ہزاروں کی capacity building ہونی چاہئے۔ ان کو as per the Constitutional spirit کام کرنا چاہئے۔ اقتدار اعلیٰ کی مالک اس ملک کی عوام ہے، اس ملک کے عوامی نمائندے ہیں جو عوام کے اعتماد پر اس معزز ایوان میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان کی آواز اور تجاویز کو وزن دیا جائے۔

جناب سپیکر! میں نے ذوالفقار علی بھٹو کا ذکر اس لئے کیا کیونکہ وہ رورل ایریا سے belong کرتا تھا۔ آپ South سے اور میں North سے belong کرتا ہوں۔ میں North کے لوگوں کے مسائل سمجھتا ہوں اور آپ South کے لوگوں کے مسائل سمجھتے ہیں۔ ہمارے علاقے کے لوگوں کو وہ سہولتیں اور تعلیم کے مواقع میسر نہیں جو ان کا fundamental right ہے۔ ان کو وہ کوالٹی ایجوکیشن نہیں ملتی جو کہ سنٹرل پنجاب کے لوگوں کو ملتی ہے۔ اس صوبے کو تین حصوں میں تقسیم کیا جائے۔ جس طرح فیڈرل پبلک سروس کمیشن میں رورل اور اربن کوٹا ہے اسی طرح پنجاب پبلک سروس کمیشن کو تین حصوں میں تقسیم کیا جائے جس میں ساؤتھ، نارتھ اور سنٹرل پنجاب شامل ہو۔ اسی طرح ریموٹ ایریا سے تعلق رکھنے والے نوجوانوں کی deprivation کو پورا کیا جائے۔ ان کو

اعلیٰ سروسز میں opportunity نہیں ملتی تو ہم نے اس deprivation کو بھی ختم کرنا ہے۔ میری حکومتی بنچوں سے تعلق رکھنے والے معزز ممبران اور آپ سے درخواست ہے کہ ہم سب نے اپنی اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے ان مسائل کو دُور اور ختم کرنا ہے جن سے ہمارے آج کے نوجوان دوچار ہیں۔

جناب سپیکر! اس سے آگے میں TEVTA کی طرف آؤں گا۔ اس نے Technical Education اور Technical skill دینی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کی جتنی ضرورت ہے اس سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا لیکن میں اس حوالہ سے ایک گزارش کروں گا کہ میں جس علاقہ میں رہتا ہوں وہ پاکستان کی heavy industry کا سب سے بڑا علاقہ ہے، اُس میں ایک Polytechnic College بھی ہے، ایک Technical Institute بھی ہے اور الحمدللہ مجھے اس بات پر بھی فخر ہے کہ میں نے خود 2004 میں ایک Technical Institute بنا کر TEVTA کو handover کیا تھا کہ وہ ہمارے بچوں کو Skill Education دیں۔ میں عرض کر رہا تھا کہ جو میرا Technical Training Institute چکری میں ہے اُس میں پہلے سات faculties تھیں اب تین رہ گئی ہیں یعنی چار faculties ختم کر دی گئی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی عرض کروں گا اور یہ بات متعلقہ وزیر صاحب note کریں کہ TEVTA کی key performance achievement کیا ہے؟ یہ رپورٹ آپ کے سامنے ہے اگر آپ اس کا صفحہ نمبر 23 ملاحظہ فرمائیں:

> R & D Section Performance Assessment for the year 2011-12. Our view of training need assessment TLA activities. The total number of TLA conducted during the previous year 2011-12, was 42 as compared to only 17 TLA completed during the year 2011-12, which is 60 percent less in 2010-11. This is the key performance of the TEVTA.

جناب سپیکر! یہ رپورٹ مجھے تو کل ملی ہے میں جس کے 25 to 30 pages سے go through ہوا ہوں یعنی میں اس کی بھرپور طریقے سے study بھی نہیں کر سکا۔ اس طرح اگر میں اس کی performance کو جانچوں تو

> That is totally nil performance of the TEVTA. They themselves admitted their performance is totally nil.

جناب سپیکر! آپ ہمارے بچوں کو کس طرح Skilled Education دیں گے اور کس طرح سے بے روزگاری کا خاتمہ ہوگا؟ میں نے جس طرح سے درخواست کی اور جس طرح سے میں نے Asian Development Bank کے analysis کی بات کی تو وہ یہاں خرچ کرنا چاہتا ہے لیکن یہاں پر جو کرپشن ہے اُس کی وجہ سے اُن کے apprehensions ہیں اور وہ کہتا ہے کہ میرے analysis یہ ہیں کہ پاکستان میں 50 لاکھ بچے ہر سال بے روزگار ہو رہے ہیں۔ اگر آپ نے اس بے روزگاری کا خاتمہ کرنا ہے تو آپ سروے کریں۔ آپ کی اس رپورٹ میں صرف فیصل آباد، لاہور اور سیالکوٹ کی بات کی جا رہی ہے حالانکہ پاکستان کی سب سے بڑی انڈسٹری ٹیکسلا میں ہے۔ اگر میں غلط کہہ رہا ہوں تو آنے والے اجلاس میں آپ اس کی تردید کریں اور مجھے شرمندہ کریں۔ اس رپورٹ کے اندر ایک جگہ پر بھی ٹیکسلا کا نام نہیں لیا گیا جو پورے پاکستان کے بے روزگار نوجوانوں کو cater کرتا ہے۔ پنجاب پبلک سروس کمیشن کے حوالے سے میری درخواست ہوگی کہ South, North and Centre کو تین حصوں میں تقسیم کیا جائے۔ ان تینوں حصوں کے علیحدہ علیحدہ امتحان ہونے چاہئیں، ان تینوں حصوں کی posts علیحدہ علیحدہ publish ہونی چاہئیں اور اُن کا آپس میں competition ہونا چاہئے یعنی اُن کا competition, Central Punjab کے ساتھ نہیں ہونا چاہئے کیونکہ ان کے پاس quality education کے مواقع ہیں وہ مواقع اُن کے پاس نہیں ہیں۔ یہاں Urban کی لیڈرشپ بیٹھی ہوئی ہے اور Rural کی لیڈرشپ نظرانداز ہو رہی ہے وہ deprivation کا شکار ہے تو ہم نے اُن کی اس deprivation کو ختم کر کے اُن کے سامنے اپنے آپ کو سرخرُو کرنا ہے۔

جناب سپیکر! TEVTA کے حوالے سے ایک دوسری بات یہ ہے کہ ان کے analysis and surveys are totally baseless. میں نے جس طرح quote کیا ہے اس میں کوئی performance نہیں ہے لہٰذا ہمیں لکیر کا فقیر نہیں ہونا چاہئے۔ ہم پنجاب کے نمائندے ہیں چاہے حزب اقتدار میں ہوں یا حزب اختلاف میں ہوں۔ ہم نے اپنے حلقہ کے لوگوں کو جواب دینا ہے اور اس صوبہ کی عوام کو جواب دینا ہے اس لئے ہمیں اس پر کام کرنا چاہئے۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ جناب وحید گل صاحب!

جناب محمد وحید گل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! پنجاب پبلک سروس کمیشن کی رپورٹ کی بابت آج بات ہو رہی ہے تو ابھی ایوان کے اندر زیادہ بحث اس چیز پر ہو رہی ہے کہ rural and urban کے فرق کو ختم کیا جائے لیکن اس کے ساتھ ساتھ جب تک ہم اُردو میڈیم اور انگریزی میڈیم

کے کلچر کو ختم نہیں کریں گے تب تک بات نہیں بنے گی۔ گورنمنٹ سکول کا پڑھا ہوا ایک بچہ وہ چاہے جتنی بھی ذہانت رکھتا ہو، وہ پنجاب پبلک سروس کمیشن میں یا NTS کے ٹیسٹ کے اندر جب appear ہوتا ہے تو اُس میں ہمیں زیادہ ratio ناکامی کی ملتی ہے اور جو بچہ کریسنٹ ماڈل، ایچی سن یا کسی اور پرائیویٹ تعلیمی ادارے کا برابر ہو تو اُس کی کامیابی کا تناسب زیادہ ملتا ہے۔ کیا وجہ ہے کہ پاکستان پر حق تو سب کا برابر ہو لیکن بد قسمتی سے ہمارے کمزور ایجوکیشن سسٹم کی وجہ سے گورنمنٹ سکول کا ذہین بچہ ناکام ہو جائے تو اس فرق کو بھی دُور کرنے کی ضرورت ہے۔ چہ جائیکہ آج وزیر اعلیٰ پنجاب کو یہ credit جاتا ہے کہ جہاں پر Educators بھرتی کئے جا رہے ہیں اس کے ساتھ ساتھ اُن کی training کا بھی اہتمام ہو رہا ہے لیکن بد قسمتی سے پچھلے دنوں جو NTS test ہوئے اور جس میں سے بچوں اور بچیوں کو 50 فیصد نمبرز لے کر پاس ہونا تھا وہ مطلوبہ 50 فیصد نمبرز بھی نہ لے سکے اس کا مطلب یہ ہوا کہ گورنمنٹ نے Educators کی جو سیٹیں announce کی تھیں وہ بھی ان وجوہات کی بناء پر پوری طرح سے fill نہ ہو سکیں۔ اسی طرح سے جو ٹیکنیکل اتھارٹی بنائی گئی ہے اُس کا کام تو بڑا اعلیٰ اور خوبصورت ہے کہ یہ بچوں اور بچیوں کو ٹیکنیکل ایجوکیشن دلاتی ہے جو کہ ہمارے ملک کی سخت ضرورت ہے لیکن یہ ٹیکنیکل ایجوکیشن سنٹرز اتنے دور دراز علاقوں میں بنائے جاتے ہیں کہ جہاں پر عام بچوں اور بچیوں کی approach محال ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ تجویز پیش کروں گا کہ ہمارے ممبران اسمبلی چاہے وہ حزب اقتدار یا حزب اختلاف سے ہوں ان کے لئے لازمی طور پر یہ اہتمام ہونا چاہئے کہ جس طرح پچھلے دنوں Food Authority کے ممبران منتخب ہوئے اُن کی training کا اہتمام ہوا تو اسی طرح سے اگر معزز ممبران کو بھی ایسے مذاکروں کے اندر یہ محکمے بلائیں تو وہاں پر سوال و جواب کے ذریعے ہم بہتر طور پر مشورہ دے کر ان کی اصلاح احوال کا کام کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! آخر میں میری یہ بھی تجویز ہوگی کہ ہر یونین کونسل میں یہ Vocational Centres بننے چاہئیں اور جتنی بھی حکومتی قرضہ سکیمیں بنتی ہیں تو یہاں سے جو بچے اور بچیاں پاس ہوں اُن کو یہ قرضہ جات دیئے جائیں تاکہ وہ اپنا روزگار شروع کر سکیں۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میری آپ کے توسط سے اس ایوان میں یہ گزارش ہے جو تحریک التوائے کار جناب سبطین خان صاحب نے پیش کی ہے۔ میں اس پر کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! اگر آپ سوموار والے دن بات کر لیں تو اس کا جواب آ جائے گا۔ وہ اس وقت موجود بھی نہیں ہیں۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میں صرف دو منٹ بات کرنا چاہتا ہوں۔ اگر وہ چلے گئے ہیں تو ایسی کوئی بات نہیں۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ ایک ایسی ruling دیں جو اس ایوان کی ہسٹری کا حصہ بن جائے اور جو بھی سپیکر آئے وہ پڑھے اور وہ یہ سمجھے کہ جنوبی پنجاب کے ایک سپیکر آئے تھے اور انہوں نے اپنی نئی نسل کے لئے ایسی ruling دی تھی جو یادگار ہے۔

جناب سپیکر! سابقہ دور میں 60 فیصد اپر پنجاب کا حصہ تھا اور 40 فیصد جنوبی پنجاب کے بچوں کو حصہ دیا گیا تھا لیکن بعد میں کوئی ایسا بیوروکریٹ آیا جس نے جنوبی پنجاب کا حق مار دیا اور وہ 40 فیصد بھی ختم ہو گیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کیا پنجاب پبلک سروس کمیشن کی بات کر رہے ہیں؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میں اسی کی بات کر رہا ہوں۔ جب ہمارے بچے لاہور میں انٹرویو کے لئے آتے ہیں۔ وہ تحریری امتحان پاس کر لیتے ہیں۔ وہ انٹرویو کے لئے جب لاہور آتے ہیں تو یہاں جو ٹیچرز اور وائس چانسلر ہوتے ہیں جو اس ٹیم کا حصہ ہوتے ہیں۔ ہمارے بچے بڑی shyness محسوس کرتے ہیں، شرمندگی محسوس کرتے ہیں اور دوسرے بچے آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ ہمارا گورنمنٹ کالج یا لاہور کی یونیورسٹی کا شاگرد ہے تو اس کے حوصلے بلند ہو جاتے ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ ہمارا حصہ 40 فیصد بحال کیا جائے۔ میں پہلے بھی کئی بار اس بارے میں کابینہ کی میٹنگ میں وزیر اعلیٰ سے گزارش کر چکا ہوں کہ یہ ہمارا حق ہے اور ہمارے بچوں کا حق ہے۔ ہمیں اس حق کو مانگنے میں کوئی پریشانی اور کوئی شرمندگی نہیں ہے۔ یہ ہمارا حق ہے اور حق لینے کے لئے ہمیں بات کرنی ہے۔ اگر آپ اور ہم جنوبی پنجاب کے بچوں کی بات نہیں کریں گے، نئی نسل کی بات نہیں کریں گے تو ہمارے بچے پیچھے سے پیچھے چلے جائیں گے۔ ہمارے بچے ذہانت، بردباری اور علم میں اپر پنجاب کے بچوں سے بلکہ

کسی بھی پاکستانی بچے سے کم نہیں ہیں۔ ہمارے بچے ماشاء اللہ تعلیم، بردباری، ادب اور تربیت میں کسی بچے سے کم نہیں ہیں۔ ہمیں صرف ہمارا حق ملنا چاہئے۔ میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ جب ان کی تحریک التوائے کار پر بحث ہو تو آپ ایک ایسی ruling دیں جو اس لائبریری اور اس ایوان کا حصہ بن جائے اور آئندہ جو بھی سپیکر آئے وہ تو اللہ بہتر جانتا ہے اس کو یہ پتا ہو کہ ہمارے جنوبی پنجاب والے بولنا بھی جانتے ہیں اور اپنا حق بھی لینا جانتے ہیں۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب میں آپ کے جذبات کی بالکل قدر کرتا ہوں۔ راجن پور بھی ہمارا گھر ہے اور لاہور بھی ہمارا گھر ہے یہ پنجاب کے حصے ہیں۔ ہمارا کسی کے ساتھ competition ہے، آپ کا، میرا ہے اور نہ ہی اس ایوان میں بیٹھے ہوئے کسی اور کا ہے۔ ہم سب بھائی ہیں لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے جسے آپ بھی جانتے ہیں اور میرے یہاں بیٹھے ہوئے بھائی بھی جانتے ہیں۔ اب راجن پور، لیہ یا بھکر میں جو بچہ تعلیم حاصل کرتا ہے اور جو لاہور میں تعلیم حاصل کرتا ہے ان میں بہت زیادہ فرق ہے۔ وہاں کے گورنمنٹ سکول سے جو بچہ پڑھ کر آتا ہے تو میرا خیال ہے کہ وہ پنجاب پبلک سروس کمیشن میں یہاں کے بچوں کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اس پر ایک قرارداد وہ لا رہے ہیں اس پر ایوان کی sense لی جائے گی۔ میں اس بات سے اتفاق کرتا ہوں اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ان علاقوں میں ترقیاتی کام ہو رہے ہیں اور کافی سارا بجٹ کا حصہ ڈویلپمنٹ سکیموں کے لئے مختص کیا گیا ہے لیکن وہاں کا جو بنیادی معاملہ ہے جس طرح آپ نے، سبطین خان صاحب اور باقی دوستوں نے point out کیا ہے وہ یہی ہے کہ اگر واقعی وہاں کا احساس محرومی ختم کرنا ہے تو جس طرح پنجاب پبلک سروس کمیشن کا انہوں نے کہا ہے کہ پنجاب دو یا تین زون میں تقسیم ہونا چاہئے تو وہاں پر ساؤتھ، نارتھ اور سنٹرل پنجاب کا علیحدہ علیحدہ زون بننا چاہئے تاکہ بچوں میں احساس محرومی ہے یا جو پیچھے رہ جاتے ہیں وہ یہاں آ کر یہاں کے بچوں کا مقابلہ کر سکیں۔ اس پر قرارداد انشاء اللہ آ رہی ہے، اس ایوان کی sense لے کر رولز کے مطابق فیصلہ کیا جائے گا اور اس معاملہ کو انشاء اللہ take up کریں گے۔

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! میں اسی حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، عبدالعلیم شاہ صاحب! آپ بھی اسی حوالے سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ صرف پانچ منٹ رہ گئے ہیں۔

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! شکریہ۔ پانچ منٹ بہت ہیں۔ میں جو باتیں کرنا چاہتا تھا وہ بہت ساری باتیں آپ نے خود بتائی ہیں۔ یہاں ایوان میں جو بات ہوئی ہے میں اسی سے آغاز کروں گا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم پاکستانی ہیں اور الحمدللہ ہمیں اس بات پر فخر ہے۔ ہم پنجاب کے رہنے والے ہیں ہمیں اس بات پر بھی فخر ہے۔ ہمیں اس بات پر بھی خوشی ہے کہ ہم پاکستان مسلم لیگ (ن) کے کارکن ہیں اور اس قیادت کے ساتھ کام کر رہے ہیں جو قیادت made in Pakistan ہے اور پاکستان کی بہتری کے لئے کام کرتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں جناب سے گزارش کروں گا کہ یہاں اقبال چنڑ صاحب نے جو بات تبدیلی اور بہتری کی کی ہے۔ آج جس اسمبلی میں، میں دوسری دفعہ آیا ہوں، جناب بھی دوسری دفعہ اور چنڑ صاحب تیسری دفعہ آئے ہیں۔ اسی طرح اور دوست ہیں کیا 2002 سے پہلے ان اسمبلیوں میں ہم اور آپ تھے؟ نہیں تھے۔ اس سے پہلے یہاں کوئی [*****] اور بڑے بڑے نام تھے۔ یہ تبدیلی لوگوں کی تعلیم کی وجہ سے آئی اور انہوں نے سیاسی قیادت کو بہت جگہوں پر تبدیل کیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: شاہ صاحب نے جو نام لئے ہیں وہ حذف کئے جاتے ہیں۔ جی، شاہ صاحب!

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! انہوں نے قیادت کو تبدیل کیا اور ایک ایجوکیشن سسٹم نے replace کیا۔ آج ہم جو بات کر رہے ہیں تو ہمیں اسمبلیوں میں بھیجا اسی لئے گیا تھا کہ جو پچھلے پچاس سال کی محرومیاں تھیں وہ دور ہوں۔ اس جنوبی پنجاب سے صدر، وزیراعظم اور گورنرز بھی رہے ہیں۔ آج ہمارے ذمہ جو کام لگایا گیا تھا تو وہاں کے لوگوں نے بڑے بڑے خاندانوں کے سردار جن کے لوگ گورنر رہے ہیں ان کو reject کر کے ہمیں منتخب کیا۔ یہ ان کا سوال ہے جو آج ایوان میں ہم سب مل کر پیش کر رہے ہیں۔ وہ یہ پوچھتے ہیں کہ ہمیں یہ بتایا جائے کہ ہمیں کب اس چیز کے برابر لایا جائے گا۔ اس کی بنیادی وجہ یہ نہیں ہے کہ وہ ڈیرہ غازی خان، راجن پور اور لیہ کے رہنے والے ہیں۔ یہ ایک چھوٹے اور بڑے شہر کی تقسیم کا فرق ہے جو پوری دنیا میں ہے صرف یہاں ہی نہیں ہے اور اس فرق کو gradually کم کیا جاتا ہے۔ لاہور میں LUMS ہے، لاہور میں LGS ہے، لاہور میں Choueifat ہے اور لاہور کے اندر بیکن ہاؤس ہیں۔ یہ ڈیرہ غازی خان، راجن پور، بھکر اور لیہ میں نہیں ہیں، وہاں quality of education اور confidence نہیں ہے۔ آپ ایف ایس سی کے نمبروں کی ratio نکال کر دیکھ لیں کہ ایف ایس سی میں جنوبی پنجاب کے بچے کتنے زیادہ نمبر حاصل کرتے ہیں۔ وہ NTS کے ٹیسٹ میں کیوں رہ جاتے

* بحکم جناب قائم مقام سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

ہیں۔ وہ اس لئے رہ جاتے ہیں کہ ان کو MCAT کرنے کے لئے لاہور آنا پڑتا ہے۔ ان کو تیاری کرنے کے لئے لاہور آنا پڑتا ہے جبکہ نمبروں کے حوالے سے جنوبی پنجاب کے بچے اور بچیاں میڈیکل اور دوسرے امتحانات میں اپر پنجاب اور سنٹرل پنجاب کے بچوں سے زیادہ نمبر لیتے ہیں لیکن وہ NTS اور MCAT میں اس لئے رہ جاتے ہیں کہ ان کو وہاں اکیڈمیوں کی وہ سہولیات نہیں ہوتیں جو انہیں یہاں مہیا کی جاتی ہیں۔

جناب سپیکر! میں اس لئے گزارش کروں گا کہ قرارداد سے کچھ نہیں ہونا یہاں بڑی قراردادیں پیش کی گئی ہیں۔ میری آپ سے یہ گزارش ہو گی کہ اس میں بے شک کوئی کوٹا نہ رکھیں اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ آپ آبادی کے لحاظ سے جو آبادی جنوبی پنجاب کی بنتی ہے اس کے لحاظ سے جنوبی پنجاب کا پبلک سروس کمیشن الگ بنا دیا جائے۔ اسی آبادی کے لحاظ سے جتنی seats نکالی جاتی ہیں وہ آبادی کے تناسب سے نکالی جائیں اور اسی تناسب سے ہی ان seats کو ان علاقوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ یہ سب سے بہتر رہے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: اجلاس کا وقت دس منٹ بڑھایا جاتا ہے۔

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! یہاں TEVTA کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔ اگر ہمارے دوستوں نے اپنے ساتھ کے ملک بھارت کا visit کیا ہو، میں نے دو سال پہلے visit کیا تھا تو میں حیران تھا کہ ان کے ہر پندرہ بیس کلومیٹر کے بعد دیہات میں پولی ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ تھے۔ اس وقت جس تیزی سے وہ Middle east کے اندر اور امریکہ کے اندر۔۔۔

(اذان جمعہ)

جناب سپیکر! TEVTA کی بات ہو رہی تھی تو پوری middle-east اور ان کی ایک estate اس وقت آئی ٹی میں دنیا پر قبضہ حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے، شروع بھی کی ہوئی ہے اور کافی حد تک اس میں moving کر چکی ہے۔ بدقسمتی سے TEVTA کے ہیڈ آفس میں جائیں تو وہاں پر بہت کمال کی reception ہے، گارڈ کھڑے ہوئے ہیں، بہت خوبصورت لش پش آفس بنایا ہوا ہے اور دو تین ریٹائرڈ کرنل، میجرز اس کو آج کل آپریٹ کر رہے ہیں۔ کمال کی بات ہے لگتا ایسا ہے کہ آپ TEVTA کے کسی بہت اچھے انسٹیٹیوٹ میں آ گئے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی اس کے پولی ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ یا ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ میں چلے جائیں تو وہاں پر آپ کو 25 سال پرانی آرک ویلڈنگ ٹیکنالوجی پڑی ملے گی جو کہ چلتی بھی نہیں ہو گی۔ اس میں لیتھ مشین وہ پڑی ہوئی ہے جو کہ 30 سال پہلے استعمال

ہوتی تھی۔ آج کل تو الیکٹرانک سسٹم آگیا ہے ان کے پاس ابھی بھی وہی لکڑی کا رندا پڑا ہوا ہے اور انہوں نے وہی negative اور positive چار تاریں رکھی ہوئی ہیں، پرانے سٹائل کے transistor radio رکھے ہوئے ہیں یعنی کمال کا آفس، کمال کی تنخواہیں، پرکشش تنخواہیں، بڑی گاڑیاں اور نیچے تعلیم زیرو ہے۔ ہم نے انہی Technical Institutions کی بدولت آج سے 15 سال پہلے middle east پر قبضہ کیا تھا۔ سویڈش کالج گجرات کے نام سے ایک کالج بنایا گیا جس pattern پر یہ کالج آگے چلتے رہے اور رحیم یار خان اور دوسرے علاقوں میں وہ کالج بنائے گئے، وہ سویڈش کالج ایسا تھا جیسے کہ آج LUMS ہے۔ آج اس ٹیکنیکل ادارے کی اعلیٰ کارکردگی کی بناء پر آپ کے انسٹیٹیوٹ close پڑے ہیں اور وہ دنیا کی وہ ٹیکنالوجی پڑھا رہے ہیں جو کہ 30 سال پہلے ناکارہ ہو چکی ہے۔ ان کا کمال یہ ہے کہ جیسا کہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے کمالات دکھائے کہ rationalization کے نام پر گورنمنٹ کے سکول ختم اور اس علاقے میں پرائیویٹ سکول موجود رہے اور اسی طریقے سے پنجاب ٹیکنیکل بورڈ نے پرائیویٹ سیکٹر کو oblige کرنے کے لئے گلی گلی میں ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ اور ادارے بنا دیئے جو کہ وہاں پر technicians پیدا نہیں کر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شاہ صاحب! بہت شکریہ

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! باتیں اور بھی تھیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شاہ صاحب! آپ نے باتیں کرنی ہیں لیکن ٹائم مختصر ہے۔

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! ایک آخری بات سن لیں۔

وہ قتل بھی کریں تو چرچا نہیں ہوتا
ہم آہ بھی کریں تو ہو جاتے ہیں بدنام

ڈیرہ غازی خان اور مظفر گڑھ کے roads کسی مسیحا کی نظریں تلاش کر رہی ہیں۔

رپورٹیں
(میعاد میں توسیع)

جناب قائم مقام سپیکر: شاہ صاحب! وہ منسٹر صاحب نے نہیں بنانی ہیں۔ جی، چودھری محمد اکرام مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

تحریک التوائے کار نمبر 1199/14 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

چودھری محمد اکرام: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"The Adjournment Motion No. 1199/14 moved by Mr Amjad Ali Javed, MPA, PP-86

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"The Adjournment Motion No. 1199/14 moved by Mr Amjad Ali Javed, MPA, PP-86

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"The Adjournment Motion No. 1199/14 moved by Mr Amjad Ali Javed, MPA, PP-86

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ملک وارث کلو صاحب! مجلس خصوصی نمبر 4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

نشان زدہ سوال نمبر 269 کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"The issue of LDA Employees Housing Scheme, Thokar Niaz Baig raised in the reply of starred question No.269 asked by Mrs Ayesha Javed, MPA, W-317

کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"The issue of LDA Employees Housing Scheme, Thokar Niaz Baig raised in the reply of starred question No.269 asked by Mrs Ayesha Javed, MPA, W-317

کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"The issue of LDA Employees Housing Scheme, Thokar Niaz Baig raised in the reply of starred question No.269 asked by Mrs Ayesha Javed, MPA, W-317

کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ نے کوئی بات کرنی ہے؟ آپ نے ٹائم کا خیال رکھنا ہے۔

بحث

(۔۔۔جاری)

پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ برائے سال 13-2012 اور ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی کی سالانہ رپورٹ برائے سال 12۔2011 پر عام بحث

(۔۔۔جاری)

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں صرف پانچ منٹ لوں گا۔ اگرچہ 2011 TEVTA اور 2012 کی جو رپورٹ ایوان میں پیش کی گئی تھی اس پر زیادہ بحث نہیں ہوئی لیکن اس کے باوجود میں ایوان کے سامنے کچھ باتیں لانا چاہتا ہوں کہ TEVTA ادارہ کیا تھا اور کس طریقے سے یہ چل رہا تھا اور اب ہم کس طریقے سے اس کو establish کر رہے ہیں اور کس انداز سے چلا رہے ہیں؟ دراصل TEVTA جو ادارہ ہے وہ 1999 میں وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی اِسی وژن اور سوچ کا عکس تھا جس کا مطلب یہ تھا کہ پنجاب جو industrial area بن رہا ہے اور یہاں پر industries لگ رہی ہیں اور ہمارا ملک معاشی طور پر ترقی کرنے کی کوشش کر رہا ہے لیکن یہاں پر ایسے ادارے موجود نہیں ہیں جن کی بناء پر ہم اپنے تعلیم یافتہ بچوں کے لئے کوئی ایسے پروگرام دے سکیں جو انڈسٹریز میں یا ان اداروں میں جا کر کھپ سکیں تو لہٰذا اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے انہوں نے 1999 میں یہ ادارہ TEVTA قائم کیا تھا۔ اس وقت ہمارے پاس 147 کے قریب ادارے تھے جو انہوں نے establish کئے تھے اس میں کامرس کالج، ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ اور سروسز سنٹر بھی موجود تھے تو آہستہ آہستہ اس کو بعض حالات کی وجہ سے جیسا کہ مارشل لاء لگا اور اس کے بعد TEVTA کو بہت زیادہ نظر انداز کر دیا گیا تھا جیسا کہ میرے بھائی نے کہا کہ ادارے تو موجود ہیں، سیاسی طور پر بھی بنتے رہے لیکن وہاں تعلیم کا جو سسٹم تھا وہ اسے develop نہیں کر سکے۔ وہاں جو مشینری اس وقت لگائی ہوئی تھی وہ اس کی جگہ جدید قسم کی مشینری کو change نہیں کر سکے، انسٹرکٹر بھرتی نہیں کر سکے اور سٹاف کی کمی تھی تو لہٰذا میں آپ کو یہ بتاتا چلوں کہ وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے اس وقت TEVTA میں skilled persons تیار کرنے کے لئے ایک ایمرجنسی لگا دی ہے اور اس سلسلے میں ہم نے آتے ہی فوراً جو سٹاف کی کمی تھی اس کو پورا کرنے کے لئے highly

qualified instructor بھرتی کرنے شروع کر دیئے ہیں اور آج وہ تقریباً 1200 یا 1300 کے قریب ہیں۔ اس طرح تمام اداروں میں ہم نے کمیٹیاں like پبلک سروس کمیشن بنائی ہیں جس میں ہم ان سے مدد لے رہے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ہم نے اس کے لئے بے پناہ بجٹ رکھا ہے تاکہ جہاں پر ہماری پرانی مشینری ہے اس کو ہم remove کریں اور وہاں نئے نئے انسٹرکٹر لے کر آئیں۔ اس طریقے سے ہم نے انٹرنیشنل کمپنیاں جیسا کہ جرمنی کی جائیکا کمپنی ہے ان سے ہم نے commitment کی ہے۔ اسی طریقے سے Skilled and Messes City Company کے ساتھ ہم نے اپنے sign agreement کر لئے ہیں اور اب میں مختصر انداز میں ٹائم کی بناء پر کیونکہ ٹائم کم ہے میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس وقت تمام ادارے انشاء اللہ تعالیٰ بھرپور طریقے سے کام کر رہے ہیں۔ ہماری اس پر پوری checking ہے وہاں پر ہم مشینری بھی change کر رہے ہیں اور جہاں جہاں پر ہمیں انسٹرکٹر اور skilled persons کی ضرورت ہے اسے پورا کر رہے ہیں۔ ہم نے انٹرنیشنل کمپنیوں اور بے پناہ کمپنیوں سے اپنے sign MOUs کر لئے ہیں اور وہ یہاں پاکستان میں پہنچ چکی ہیں اور انہوں نے اپنے ٹریننگ سنٹر بنا لئے ہیں۔ ایک جو سب سے بڑی بات ہے کہ وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے کہا ہے کہ ہم نے اگلے تین سال کے اندر اندر 20 لاکھ آدمی trained کرنے ہیں ان کو skill training دینی ہے اس کے لئے ہم نے تقریباً 50 نئے کورسز شروع کروائے ہیں ان میں language کے کورسز بھی شامل ہیں مثلاً ہم نے چائنیز اور عربی زبان کو بھی سامنے رکھا ہے۔ ہم نے قطر، UAE اور چائنا کا بھی سروے کیا ہے۔ اس کے علاوہ ہمارے ہاں اقتصادی راہداری کے لئے جو انوسٹمنٹ ہو رہی ہے اس حصے کو بھی مدنظر رکھا گیا ہے کیونکہ یہاں پر جو انڈسٹری لگنی ہے اور روڈ سٹرکچر ہے جس میں construction بھی ہے، پلمبر بھی ہے اور دیگر شعبے بھی ہیں۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پانچ منٹ کا وقت مزید بڑھایا جاتا ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! ان ساری چیزوں کے حوالے سے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس پر پورا کام کر رہے ہیں اور آنے والے وقت میں آپ دیکھیں گے کہ ٹیوٹا کا ادارہ صرف ٹیوٹا نہیں بلکہ اس ملک کی ترقی کے لئے ایک بہت بڑا ادارہ بنے گا۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 7۔ ستمبر 2015 دوپہر 2:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2015

سوموار، 7۔ ستمبر 2015

(یوم الاثنین، 22۔ ذیقعد 1436ھ)

سولہویں اسمبلی: سولہواں اجلاس

جلد 16: شمارہ 9

631

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 7۔ ستمبر 2015

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سوالات

(محکمہ جات منصوبہ بندی و ترقیات اور کانکنی و معدنیات)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

مسودات قانون پر غور وخوض اوران کی منظوری

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2015 (مسودہ قانون نمبر 36 بابت 2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2015 منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون اوکاڑہ یونیورسٹی 2015 (مسودہ قانون نمبر 25 بابت 2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون اوکاڑہ یونیورسٹی 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے تعلیم نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون اوکاڑہ یونیورسٹی 2015 منظور کیا جائے۔

633

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا سولھواں اجلاس

سوموار، 7- ستمبر 2015

(یوم الاثنین، 22- ذیقعد 1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 4 بج کر 10 منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

وَاِذۡ بَوَّاۡنَا لِاِبۡرٰهِيۡمَ مَكَانَ الۡبَيۡتِ
اَنۡ لَّا تُشۡرِكۡ بِىۡ شَيۡـًٔـا وَّ طَهِّرۡ بَيۡتِىَ لِلطَّآئِفِيۡنَ وَالۡقَآئِمِيۡنَ وَ
الرُّكَّعِ السُّجُوۡدِ ﴿۲۶﴾ وَاَذِّنۡ فِى النَّاسِ بِالۡحَجِّ يَاۡتُوۡكَ رِجَالًا وَّعَلٰى
كُلِّ ضَامِرٍ يَّاۡتِيۡنَ مِنۡ كُلِّ فَجٍّ عَمِيۡقٍ ﴿۲۷﴾ لِّيَشۡهَدُوۡا مَنَافِعَ لَهُمۡ
وَيَذۡكُرُوا اسۡمَ اللّٰهِ فِىۡۤ اَيَّامٍ مَّعۡلُوۡمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمۡ مِّنۡۢ بَهِيۡمَةِ الۡاَنۡعَامِ
فَكُلُوۡا مِنۡهَا وَاَطۡعِمُوا الۡبَآئِسَ الۡفَقِيۡرَ ﴿۲۸﴾ ثُمَّ لۡيَقۡضُوۡا تَفَثَهُمۡ وَ
لۡيُوۡفُوۡا نُذُوۡرَهُمۡ وَلۡيَطَّوَّفُوۡا بِالۡبَيۡتِ الۡعَتِيۡقِ ﴿۲۹﴾

سورة الحج آیات 26 تا 29

(اور ایک وقت تھا) جب ہم نے ابراہیم کے لئے خانہ کعبہ کو مقرر کیا (اور ارشاد فرمایا) کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کیجیو اور طواف کرنے والوں اور قیام کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں (اور) سجدہ کرنے والوں کے لئے میرے گھر کو صاف رکھا کرو (26) اور لوگوں میں حج کے لئے ندا کر دو کہ تمہاری طرف پیدل اور دبلے دبلے اونٹوں پر جو دور دراز رستوں سے چلے آتے ہوں (سوار ہو کر) چلے آئیں (27) تاکہ اپنے فائدے کے کاموں کے لئے حاضر ہوں اور (قربانی کے) ایام معلوم میں چہار پایاں مویشی (کے ذبح کے وقت) جو اللہ نے ان کو دیئے ہیں ان پر اللہ کا نام لیں اس میں سے تم خود بھی کھاؤ اور فقیر درماندہ کو بھی کھلاؤ (28) پھر چاہئے کہ لوگ اپنا میل کچیل دور کریں اور نذریں پوری کریں اور خانۂ قدیم (یعنی بیت اللہ) کا طواف کریں (29)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

تاجدار حرم ہو نگاہ لرم
ہم غریبوں کے دن بھی سنور جائیں گے

حامیٔ بے لساں کیا لہے گا جہاں
آپ کے در سے خالی الر جائیں گے

لوئی اپنا ہیں غم کے مارے ہیں ہم
آپ کے در پر فریاد لائے ہیں ہم

ہو نگاہ لرم ورنہ چوکھٹ پہ ہم
آپ کا نام لے لے کے مر جائیں گے

مے لشو آؤ آؤ مدینے چلیں
دستِ ساقیٔ لوثر سے پینے چلیں

یاد رلھو الر اٹھ لی اِک نظر
جتنے خالی ہیں سب جام بھر جائیں گے

آپ کے در سے لوئی نہ خالی لیا
اپنے دامن لو بھر کے سوالی لیا

ہو حبیب حزیں پر آقا نظر
ورنہ اوراق ہستی بکھر جائیں گے

سوالات

(محکمہ جات منصوبہ بندی و ترقیات اور کانکنی و معدنیات)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈا پر محکمہ جات منصوبہ بندی و ترقیات اور کانکنی و معدنیات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سردار شہاب الدین خان!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا تھا کہ میرے سامنے گھڑی ہے اور میں بشمول حکومتی بنچز 2:00 بجے سے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں ہم اگر خود کو discipline کا پابند نہیں کر سکتے تو لوگوں کے discipline کی کیا بات کریں گے؟ آپ ٹائم دیکھ لیں 2:00 بجے کا اجلاس ہے اور 4:30 ہونے کو ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! میں اپنے چیمبر میں موجود رہا اگر کوئی ممبر یہاں پر نہیں ہوگا تو میں نے آ کر ان خالی بنچز سے تو باتیں نہیں کرنی۔ آپ لوگ آج آپس میں یہ decide کر لیں کل 10:00 بجے کا ٹائم ہے کل پورے 10:00 بجے یہاں پر اجلاس شروع ہو جائے گا لیکن یہاں پر آپ لوگوں کی موجودگی ضروری ہے اکیلا سپیکر یہاں پر بیٹھ کر کیا کرے گا؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! آپ کی بات بالکل درست ہے ہم احترام کرتے ہیں جب آپ exact ٹائم پر پہنچتے ہیں تو ممبران بھی پہنچ جاتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! میں یہاں کسی کو مجبور نہیں کر سکتا بہر حال جو ٹائم ہے مجھے اُس پر کوئی اعتراض نہیں ہے کل اگر 10:00 بجے کہیں گے تو میں کل پورے 10:00 بجے یہاں chair پر موجود ہوں گا۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! یہ ensure کروانا تو آپ کا کام ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں اب تمام معزز ممبران کو کہہ رہا ہوں کل ٹائم پر آئیں تو کل ٹائم پر اجلاس شروع کر لیں گے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! شکریہ

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جو لوگ ٹائم پر آجاتے ہیں وہ بے چارے بیٹھے رہتے ہیں اس پر تو کچھ ہونا چاہئے آپ اگر کہہ دیں گے کیونکہ یہ ٹائم آپ نے ہی fix کرنا ہے اور اُسی پر کام چل جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! اس پر انشاء اللہ تجربہ کریں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! آپ مہربانی کریں۔ شروع کریں ہو جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: پہلا سوال ڈاکٹر مراد راس کا ہے، جی، ڈاکٹر صاحب! سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! سوال نمبر 674 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: پی پی-152 میں واٹر سپلائی اور سیوریج کے منصوبوں کی منظوری کی تفصیلات

*674: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی-152 لاہور میں واٹر سپلائی اور سیوریج کے کون کون سے کتنے منصوبوں کی منظوری دی، علیحدہ علیحدہ سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) ان میں سے کتنے منصوبے ایسے ہیں جن کو بروقت مکمل نہیں کیا جا سکا یہ منصوبے کب شروع کئے گئے اور ان کی مدت تکمیل کیا تھی، آگاہ کریں؟

(ج) ان منصوبوں کو بروقت مکمل نہ کرنے والے افسران کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لائی گئی اگر ہاں تو ان افسران کے نام، عہدہ و موجودہ تعیناتی سے آگاہ کریں؟

(د) آئندہ حکومت کوئی ایسے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے کہ شروع کئے گئے منصوبے وقت پر مکمل ہو سکیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی وترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال):

(الف) واسا لاہور میں محکمہ پی اینڈ ڈی پنجاب کی جانب سے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی۔152 لاہور کے لئے سیوریج کی مندرجہ ذیل چار سکیموں کی منظوری دی گئی تھی۔

(1) گلبرگ نور جہاں روڈ سے فردوس مارکیٹ تک کی سیوریج لائن کی تبدیلی
(لاگت 14.582 ملین روپے)

(2) ایم ایم عالم روڈ پر شمس الدین روڈ، گورومانگٹ روڈ اور مکہ کالونی پر ڈرین کی مرمت)
(لاگت 275.769 ملین روپے)

(3) برکت مارکیٹ گارڈن ٹاؤن میں بوسیدہ لائن (Force main) کی تبدیلی
(لاگت 32.945 ملین روپے)

(4) K بلاک ماڈل ٹاؤن میں 36 کے بوسیدہ سیوریج پائپ کی تبدیلی
(لاگت 122.100 ملین روپے)

مندرجہ بالا سکیموں کی مزید تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) فنڈز کی دستیابی کے مطابق ان منصوبوں کو مکمل کیا گیا۔ منصوبوں کے شروع ہونے اور مکمل ہونے کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) فنڈز کی دستیابی کے مطابق ان منصوبوں کو مکمل کیا گیا۔ متعلقہ افسران کی جانب سے کوئی کوتاہی نہ پائی گئی۔

(د) حکومت پنجاب اس بات پر خصوصی توجہ دے رہی ہے کہ شروع کئے جانے والے تمام منصوبوں کو بروقت مکمل کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) میں انہوں نے کہا ہے کہ چار سکیمیں ادھر سیوریج کی ٹھیک کی گئی ہیں گلبرگ نور جہاں روڈ، ایم ایم عالم روڈ تو ایم ایم عالم میں نمبر 2 جو آرہی ہے وہ گورومانگٹ روڈ ہے میں صرف ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کو پتا ہے کہ گورومانگٹ روڈ کی حالت کیا ہے، اس میں سیوریج ڈالے جانے کے بعد یہ ٹھیک کی گئی ہے یا نہیں، اگر ٹھیک کی گئی ہے تو اس کی حالت ابھی تک اس طرح کیوں ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! یہ جو سکیم گورومانگٹ روڈ ہے یہ مرمت ہو گئی ہے، مکمل ہو گئی ہے اس میں completion period six months میں مکمل ہو گئی تھی اور یہ eleven months and five days تھا اور physical work hundred percent complete ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر مراد راس صاحب! وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ سکیم مکمل ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں چاہوں گا کہ پارلیمانی سیکرٹری میرے ساتھ چلیں آج کے اجلاس کے بعد اور ذرا چل کر گورومانگٹ روڈ پر گاڑی چلاتے ہیں۔ ہم دونوں وہاں پر صرف وہ گٹر جو سڑک پر ہیں ان کے سوراخ گنتے جائیں یہ سڑک کے درمیان میں ہیں نہ کہ سڑک کے right left میں ایک سائیڈ پر ہیں ہم صرف گن دیں کہ کتنے ہیں اور اُن کو کس طرح cover کرنا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر مراد راس صاحب! وہاں پر کام ہوا ہے؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! کام ہوا ہے مگر جو کام کی کوالٹی ہے وہ ایسی ہے کہ آپ سوچ بھی نہیں سکتے وہاں پر۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! سکیم کے حوالے سے ان کو اگر کوئی شکایت ہے تو یہ 09-2008 کی سکیم ہے یہ آج کی نہیں ہے، اس کو مکمل ہوئے آج پانچ سال ہو گئے ہیں اُس کے بعد اگر انہیں کوئی شکایت تھی تو اُس وقت جو Disbursing Authority تھی اُس محکمہ کے خلاف یہ complaint میں جاتے۔ ہم نے تو مکمل کر دی تھی اور اب پانچ سال بعد اگر اُس میں issue ہے تو اس کے لئے نیا question put کر دیں ہم اُس کو دیکھ لیں گے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! زبردست بات ہے سوال پھر put کر دیں پھر ہم دو سال بعد یہاں پر آئیں گے کیونکہ یہ 2013 کا سوال ہے اور پھر یہ کہیں گے کہ جی پانچ سال پہلے سکیم مکمل ہوئی تھی یہ کیا بات ہوئی؟ اب میں صرف آپ کو اتنا بتا دوں میں آپ کے نالج کے لئے صرف دو منٹ میں please۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! کیونکہ جو حالات ہیں میں وہ بتانے لگا ہوں۔ یہ میرا حلقہ ہے اس لئے میں بتا رہا ہوں یہ چار سکیمیں جو گلبرگ نور جہاں روڈ، ایم ایم عالم، برکت مارکیٹ، کے بلاک ماڈل ٹاؤن یہ چار اتنی influence جگہیں ہیں جہاں پر کام کروانا کوئی issue نہیں ہے۔ یہ مین جگہیں ہیں آپ کو بھی پتا ہے، آپ بھی لاہور میں رہتے ہیں۔ معزز پارلیمانی سیکرٹری ذرا میرے ساتھ چلیں سیوریج کا کام بھی دیکھیں یہ کہہ رہے ہیں کہ یہاں تک انہوں نے کیا ہے یہ مکہ کالونی اور گورنمنٹ روڈ پر ڈرین کی مرمت ہوئی ہے یہ صرف میرے ساتھ مکہ کالونی چلے جائیں اور وہاں سیوریج کے حالات دیکھیں کہ کیا ہیں؟ جو پانی وہاں لوگ پیتے ہیں کیونکہ میں نے وہاں پر ایک ٹیم بلائی آپ صرف facts سن لیں جو نلکے میں سے پانی آرہا تھا ایک TDS ٹیسٹ ہوتا ہے وہ کروایا گیا اس میں دیکھنا ہوتا ہے کہ پانی میں solids کتنے ہیں 150 سے 200 ہونے چاہئیں ویسے پینے والے پانی کے 100 سے نیچے ہونے چاہئیں۔ گلبرک، مکہ کالونی کے پانی کے اندر 1200 سے 1500 آرہا تھا یہ سیوریج کا حال ہے کیونکہ سیوریج کا پانی پینے والے پانی کے ساتھ ہر جگہ mix ہو رہا ہے ان جگھوں پر کام کروانا بڑا آسان ہے مین سڑکیں ہیں، مین جگہیں ہیں powerful لوگ بیٹھے ہوئے ہیں پیسے والے لوگ ہیں وہ فون کرتے ہیں کہ جی آکر ٹھیک کریں وہ کر جاتے ہیں۔ جہاں پر ضرورت ہے وہاں پر کچھ نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس کو چیک کروائیں جو ڈاکٹر صاحب نے نشاندہی کی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! آخری بات اسی سوال کے بارے میں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! دو جگھوں پر اس وقت سیوریج کا کام ہوا ہے please اس کو چیک کریں۔ خان کالونی کے سامنے فیروزپور روڈ پر اور عسکری۔5 دونوں بالکل ساتھ ساتھ ہیں۔ میں جب ٹی ایم او کے پاس وہاں پر گیا تو پتا چلتا ہے کہ جب بارشیں ختم ہوں گی تو کام شروع ہو گا وہاں پر ان دونوں سڑکوں پر گاڑی نہیں چل سکتی۔ پیسے ٹی ایم او کو دے دیئے ہوئے ہیں 84 لاکھ کا فنڈ تھا وہ ٹی ایم او کو دیا ہوا ہے

بارشیں ختم ہو چکی ہیں کام کیوں نہیں شروع ہو رہا لوگ ہر روز فون کرتے ہیں خان کالونی اور عسکری 5 دونوں میں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہ نوٹ کریں اور اس کام کو کروائیں۔ ڈاکٹر صاحب آپ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو لکھ کر دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! جو ڈاکٹر صاحب سکیم discuss کر رہے ہیں ایک تو یہ اُس کو mingle اور mix کر رہے ہیں request یہ ہے کہ ہم نے سیوریج کا کام کیا ہے water supply کا کام نہیں کیا۔ اب یہ arsenic یا compounds کے elements کو discuss کر رہے ہیں تو وہ اس سیوریج سے related نہیں ہے وہ water supply کا کام ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ نے سیوریج کا کام کیا ہے تو وہ پینے کے پانی میں کیوں mix ہو کر آ رہا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! میری درخواست یہ ہے کہ جب ہم نے کام مکمل کیا تھا یہ 10-2009 کی سکیم ہے یہ مکمل ہو کر چل گئی تھی اب اگر اُس میں کوئی ایسا issue ہو گیا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! بات یہی ہو رہی ہے کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ سیوریج کا پانی mix ہو کر آ رہا ہے آپ کی سکیم complete ہو گئی 09-2008 اور 2010 جب بھی آپ نے مکمل کی ہے اس کو دوبارہ چیک کروالیں کہ پانی کیوں کہاں سے یہ mix ہو کر آ رہا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! ٹھیک ہے اس کو چیک کروالیتے ہیں یہ دوسرا فرما رہے ہیں ٹی ایم او کا کام ہے تو اب ٹی ایم او کا جو کام نہیں ہو رہا تو پھر یہ لوکل گورنمنٹ سے question put کریں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! لوکل گورنمنٹ کون ہے، کہاں پر ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: ہمارے منسٹر رانا ثناء اللہ خان یہاں موجود نہیں ہیں وہ کل آجائیں گے آپ کل پوائنٹ آف آرڈر پر بات کیجئے گا وہ کروادیں گے۔ اگلا سوال نمبر 3424 جناب احمد علی خان دریشک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3425 بھی

جناب احمد علی خان دریشک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ ماشاء اللہ ڈاکٹر مراد راس دوسرا سوال بھی آپ کا ہے، سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! سوال نمبر 3648 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور ڈویژن میں آئی ٹی اداروں سے متعلقہ تفصیلات

*3648: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور ڈویژن میں آئی ٹی کے کتنے ادارے کام کر رہے ہیں، ان کے لئے پچھلے دو سالوں میں کتنے فنڈز مختص کئے گئے؟

(ب) انہوں نے مذکورہ بالا عرصہ کے دوران کن کن محکمہ جات کے ریکارڈ کو کمپیوٹرائزڈ کرنے کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے، ان اداروں نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران کون کون سے منصوبہ جات کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا؟

(ج) ان اداروں کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال):

(الف) لاہور ڈویژن کے چاروں اضلاع (لاہور، قصور، شیخوپورہ، ننکانہ) میں آئی ٹی کا کوئی مخصوص ادارہ نہیں ہے تاہم چاروں ضلعی حکومتوں میں System Network Administrator کی سربراہی میں متعلقہ آئی ٹی ونگ اپنی ذمہ داریاں انجام دے رہے ہیں۔

پچھلے دو سالوں میں ان ضلعی حکومتوں میں مجموعی طور پر غیر ترقیاتی مد میں مختص کئے گئے بجٹ کی ضلع وار تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) لاہور ڈویژن کی چاروں ضلعی حکومتوں نے آئی ٹی کے شعبہ میں پچھلے پانچ سالوں میں کسی بھی ترقیاتی منصوبہ پر عملدرآمد نہ کیا ہے۔ تاہم صوبائی حکومت پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ اور مختلف صوبائی / ذیلی اداروں مثلاً محکمہ تعلیم، محکمہ صحت، محکمہ ٹرانسپورٹ، محکمہ پولیس، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے تعاون سے ضلعی حکومتوں کو آئی ٹی کے شعبے میں مختلف خدمات فراہم کر رہی ہے جن کی تفصیلات (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) مختلف محکمہ جات کے ریکارڈ کو کمپیوٹرائزڈ کرنے کا کام ضلعی حکومتوں کے تحت کام کرنے والے آئی ٹی کے اداروں کے دائرہ کار سے باہر ہے۔ تاہم لاہور ڈویژن میں چاروں ضلعی حکومتوں کے تحت کام کرنے والے آئی ٹی ونگز خاص طور پر ڈینگی، پرائس کنٹرول، ذمہ دار شہری، ون ونڈو کمپلینٹ سیل، ڈومیسائل وغیرہ جیسی خدمات فراہم کر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) میں انہوں نے بڑا interesting جواب دیا ہے کہ لاہور ڈویژن کے چاروں اضلاع (لاہور، قصور، شیخوپورہ، ننکانہ) میں آئی ٹی کا کوئی مخصوص ادارہ نہیں ہے اور یہ سب چاروں ضلعی حکومتیں ایک System Network Administrator کی سربراہی میں آئی ٹی ونگ سے اپنے کام کروا رہی ہیں۔ میرا ان سے یہ سوال ہے کہ ڈسٹرکٹ لاہور جو ہے it is the largest unit, uniform unit جو ایک administrative unit کام کر رہا ہے لاہور ڈسٹرکٹ میں پاکستان کا سب سے بڑا unit ہے اور اُس کے لئے اپنا آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ نہیں ہے، آئی ٹی یونٹ نہیں ہے یہ بھی ذرا clear کرنا چاہتا ہوں کہ پاکستان کا سب سے بڑا Administrative Unit Lahore ہے ان کی ذرا details بتا دیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ پورا ایک ادارہ ہے جو پورے پنجاب کو look after کر رہا ہے اور specially لاہور کو look after کر رہا ہے۔ انہوں نے question put کیا تھا کہ لاہور ڈویژن میں آئی ٹی کے کتنے ادارے کام کر رہے ہیں؟ تو ارفع ٹاور میں پنجاب گورنمنٹ کا ایک ادارہ ہے جو پورا کام کر رہا ہے اور وہ لاہور کے ساتھ ساتھ پورے پنجاب میں اپنی services provide کر رہا ہے۔ ہر ضلع میں ہم نے look after کرنے کے لئے ایک برانچ بنائی ہے وہ EDO,F&P کے under کام کر رہی ہے۔ لاہور میں بھی ہر ضلع میں یہی setup ہے پھر ہمارا پورا ایک سسٹم ہے وہ وہاں پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ میں کام کر رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ارفع ٹاور لاہور میں پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کے نام سے ایک ادارہ کام کر رہا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! دیکھیں، آپ بھی اس بات کو سمجھتے ہیں کہ اس کو decentralize کرنا کتنا ضروری ہے۔ ایک طرف پنجاب حکومت پوری طرح نعرے مارتی ہے کہ ہم ہر چیز computerize کر رہے ہیں، ہم ہر چیز کو آئی ٹی کے through کرنا چاہتے ہیں بلکہ کر بھی رہے ہیں ہم کو ہر روز بورڈ لگے ہوئے نظر آتے ہیں مگر جب ہم دیکھتے ہیں کہ ہر چیز ایک پنجاب کے ادارے کے نیچے کام کر رہی ہے اس کی کوئی ڈویژن نہیں ہے۔ انہوں نے اس کو decentralize کر کے بنایا ہے کہ یہ لاہور کا ہے، یہ ننکانہ کا ہے، یہ شیخوپورہ کا ہے اور یہ قصور کا ہے۔ میں تو صرف یہ example دے رہا ہوں کیونکہ یہ چاروں اضلاع سوال کے اندر ہیں۔ اس کے اندر کوئی decentralization نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کا ڈسٹرکٹ لیول پر کوئی پروگرام ہے؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! پہلے میری پوری بات ہو لینے دیں۔ آگے ہے کہ مختلف محکمہ جات کے ریکارڈ کو computerize کرنے کا کام ضلعی حکومتوں کے تحت کام کرنے والے آئی ٹی کے اداروں کے دائرہ کار سے باہر ہے۔ تاہم لاہور ڈویژن میں چاروں ضلعی حکومتوں کے تحت کام کرنے والے IT wings خاص طور پر ڈینگی، پرائس کنٹرول، ذمہ دار شہری، one window complaint cell ڈومیسائل وغیرہ جیسی خدمات فراہم کر رہے ہیں۔ یہاں پر صرف headings دے کر خانہ پُری ہوئی ہے، اس کا کوئی responsible نہیں ہے کہ ڈسٹرکٹ لاہور کے آئی ٹی کا یہ head ہے، ننکانہ ڈسٹرکٹ کے آئی ٹی کا یہ head ہے۔ ایک پنجاب پر بٹھا دیا گیا ہے اور اوپر سے نیچے تک صرف خانہ پُری کئے جا رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! میں نے ڈاکٹر صاحب کو پہلے تفصیلاً گزارش کی ہے کہ ہر ضلع میں EDO,F&P کے under یہ سارا پروگرام کنٹرول ہو رہا ہے۔ ہر ضلع میں آپ کو بھی پتا ہوگا کیونکہ آپ کے حلقے میں بھی آج کل ریونیو کا ریکارڈ computerized ہو رہا ہے، گرین ٹریکٹر سکیم چلی تھی وہ بھی آئی ٹی کے ساتھ کی تھی، صحت کے حوالے سے ہے اور فلڈ کے علاقوں میں جہاں کام ہو رہا ہے وہاں گورنمنٹ کا پورا database ہے۔ اس کو ڈسٹرکٹ لیول پر بھی کنٹرول کیا جاتا ہے اور پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ پر بھی کنٹرول کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! جو میں نے یہاں پڑھ کر سنایا ہے یہ تو اسی کو contradict کر رہے ہیں۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ تو ڈسٹرکٹ کے نیچے آتے ہی نہیں ہیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سردار صاحب!

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! اس کے جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ لاہور ڈویژن میں آئی ٹی کے کتنے ادارے کام کر رہے ہیں؟ اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ لاہور ڈویژن کے چاروں اضلاع (لاہور، قصور، شیخوپورہ، ننکانہ) میں آئی ٹی کا کوئی مخصوص ادارہ نہیں ہے تاہم چاروں ضلعی حکومتوں میں System Network Administrator کی سربراہی میں متعلقہ آئی ٹی ونگ اپنی ذمہ داریاں انجام دے رہے ہیں۔ غیر نشان زدہ سوالات میں ڈاکٹر مراد راس کا سوال ہے جس میں پوچھا گیا ہے کہ لاہور ڈویژن میں آئی ٹی کے کتنے ادارے کام کر رہے ہیں اور ان میں ملازمین کی تنخواہیں کتنی ہیں؟ جناب پہلے انہوں نے categorically جواب دیا ہے کہ کوئی کام نہیں کر رہا ہے اور اس میں categorically لکھا ہوا ہے کہ آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کام کر رہا ہے۔ اب اس کے بعد میں آپ کو کیا کہوں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! وہ کہہ رہے ہیں کہ ڈسٹرکٹ level پر EDO,F&P کا آفس نہیں ہے اس کو پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ جو ارفع کریم ٹاور میں ہے یہاں سے separate اس کو monitor کیا جا رہا ہے تو اس میں ابہام کیا ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! یہ سوال اور اس کا جواب پڑھ لیں اور غیر نشان زدہ سوال میں بھی وہی سوال ہے اور اس کا جواب بھی پڑھ لیں پھر آپ خود فیصلہ کر لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس میں problem کیا ہے مجھے بتائیں؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! اس میں انہوں نے لکھا ہوا ہے کہ لاہور ڈویژن کے چاروں اضلاع میں آئی ٹی کا کوئی مخصوص ادارہ نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اضلاع میں نہیں ہے، یہی تو وہ بتا رہے ہیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں دوبارہ سوال پڑھ دیتا ہوں۔ سوال ہے کہ لاہور ڈویژن میں آئی ٹی کے کتنے ادارے کام کر رہے ہیں؟ غیر نشان زدہ سوال میں پوچھا گیا ہے کہ لاہور ڈویژن میں آئی ٹی کے کتنے ادارے کام کر رہے ہیں، یہ بتائیں کہ میں نے بدلا کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! سردار صاحب ذرا اس کو openly دیکھیں، یہ ایسے ہی question generate کر رہے ہیں۔ علیحدہ ادارہ کوئی کام نہیں کر رہا ہے بلکہ آئی ٹی کا ایک ہی ادارہ کام کر رہا ہے جس کا ہر ڈسٹرکٹ میں نیٹ ورک ہے جو ضلع میں under the EDO,F&P کام کرتا ہے اور اس کو پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ سے کنٹرول کیا جاتا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایک ہی سوال کے دو جوابات کیسے ہو سکتے ہیں؟ جو یہ کہہ رہے ہیں وہ بات میں مانتا ہوں۔ میں آپ کے سامنے printed document رکھ رہا ہوں اس پر تھوڑا سا تو غور کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! اس پر انہوں نے جواب دیا ہے کہ separate کوئی ادارہ نہیں ہے، ڈسٹرکٹ لیول پر EDO,F&P کے ماتحت نیٹ ورک موجود ہے جن کو ارفع کریم ٹاور پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ سے monitor کیا جاتا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! پھر یہ اگلا جواب سن لیں، میں اسے دوبارہ پڑھ کر سناتا ہوں۔ لاہور ڈویژن میں آئی ٹی کا واحد ادارہ پنجاب آئی ٹی بورڈ ہے۔ یہ لاہور ڈویژن میں ہے۔ آپ جو بات کر رہے ہیں وہ میں مان رہا ہوں لیکن یہ جواب کدھر سے آگیا ہے؟ یہ تو printed ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہاں لکھا ہے کہ لاہور ڈویژن کے چاروں اضلاع میں آئی ٹی کا کوئی ادارہ نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! کوئی مخصوص ادارہ نہیں ہے، ہر محکمے میں وہ کام کر رہے ہیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! مخصوص ادارے سے کیا مراد ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی وترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! یہ لکھا ہے اس کو پڑھیں کہ لاہور ڈویژن کے چاروں اضلاع (لاہور، قصور، شیخوپورہ، ننکانہ) میں آئی ٹی کا کوئی مخصوص ادارہ نہیں ہے تاہم چاروں ضلعی حکومتوں میں System Network Administrator کی سربراہی میں متعلقہ آئی ٹی ونگ اپنی ذمہ داریاں انجام دے رہے ہیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں ان کی بات مان رہا ہوں۔ سوال ہے کہ لاہور ڈویژن میں آئی ٹی کے کتنے ادارے کام کر رہے ہیں؟ اب غیر نشان زدہ سوالات کے سوال نمبر 207 میں جز (الف) میں پوچھا گیا ہے کہ لاہور ڈویژن میں آئی ٹی کے کتنے ادارے کام کر رہے ہیں؟ اب یہ لفظ بہ لفظ وہی سوال ہے اور اس کا جواب الگ ہے۔ میں تو یہ بحث ہی نہیں کر رہا ہوں کہ کون سا جواب غلط ہے کون سا صحیح ہے بلکہ میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ جب سوال ایک جیسے ہیں تو ان کے جوابات الگ کیسے ہو سکتے ہیں؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! آپ کی smile سے پتا چل گیا ہے کہ غلطی ہے، آپ کے چہرے سے پتا چل رہا ہے کہ غلطی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ کوئی غلطی نہیں ہوئی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی وترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! عرض یہ ہے کہ اس میں یہ پوچھا گیا تھا کہ لاہور ڈویژن میں کتنے ادارے کام کر رہے ہیں، آئی ٹی کا تو ایک ہی ادارہ کام کر رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ نے ادھر کیوں لکھا ہے کہ لاہور میں کوئی ادارہ کام نہیں کر رہا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی وترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! کوئی مخصوص ادارہ نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: مخصوص ادارہ کیا ہوتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی وترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! اس میں ہو سکتا ہے کہ کوئی پرنٹنگ کی غلطی نہ ہو گئی ہو otherwise ہم نے تو پہلے لکھ دیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس کا proper جواب دیں اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب امجد علی جاوید کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 5650 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں معدنیات نکالنے سے متعلقہ تفصیلات

*5650: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر کانکنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کون کون سی معدنیات کہاں کہاں سے نکالی جاتی ہیں؟

(ب) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں نکالی جانے والی معدنیات سے سال 13-2012 اور 14-2013 میں کتنی آمدنی ہوئی؟

(ج) محکمہ نے 14-2013 میں ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ترقیاتی منصوبوں کے لئے کتنی رقم مختص کی تھی؟

(د) کیا حکومت ریت نکالنے کے لئے فی گاڑی ٹیکس کی شرح کا تعین خود کرتی ہے یا ٹھیکیدار اپنی مرضی سے وصول کرتے ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں صرف عام ریت پائی جاتی ہے جو کہ گوجرہ، دریائے راوی نزد بھسی کمالیہ اور قصبہ نواں لاہور سے نکالی جاتی ہے۔

(ب) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں معدنیات سے 13-2012 میں مبلغ -/7892908 روپے جبکہ 14-2013 میں مبلغ -/6372261 آمدنی ہوئی۔

(ج) محکمہ معدنیات نے 14-2013 میں ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ترقیاتی منصوبوں کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی تھی کیونکہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سوائے عام ریت کوئی اور معدن موجود نہ پائی گئی ہے۔

(د) حکومت پنجاب کی طرف سے پنجاب کے تمام اضلاع میں ریت کا شیڈول ریٹ مقرر ہے۔ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ریت کا شیڈول ریٹ مبلغ -/300 روپے فی سینکڑہ جبکہ بھسر / گھسر کا شیڈول ریٹ مبلغ -/100 روپے فی سینکڑہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز (الف) کے جواب میں محکمہ کی طرف سے جواب دیا گیا ہے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں صرف عام ریت پائی جاتی ہے جو کہ گوجرہ، دریائے راوی کے نزد بھی کمالیہ اور قصبہ نواں لاہور سے نکالی جاتی ہے۔ میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ انفارمیشن درست ہے یا اس میں کچھ فرق ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جناب امجد علی جاوید! آپ نے کوئی چیز ڈھونڈی ہوئی تو نہیں ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے ڈھونڈی ہوئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اسی لئے تو آپ پوچھ رہے ہیں۔ جی، منسٹر صاحب! انہوں نے تو کوئی معدنیات ڈھونڈی ہوئی ہے آپ سوچ کر جواب دیجئے گا۔

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! جو انہوں نے سوال کیا تھا اس کا جواب تو یہی ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں صرف دو جگہ کی لیزز granted ہیں جہاں سے ریت نکالی جاتی ہے اگر کوئی illegal کہیں سے نکال رہا ہے تو وہ ایک علیحدہ بات ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جناب امجد علی جاوید!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرے حلقے میں نواں لاہور کے علاوہ تحصیل گوجرہ کے دو گاؤں چک نمبر 436 ج ب اور چک نمبر 437 ج ب leased ہیں یہاں سے ریت نکالی جاتی ہے لیکن منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ lease نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! وہ اس لیز کا حصہ ہو سکتے ہیں لیکن دو leases granted ہیں۔ جو lease granted ہے انہوں نے ان کا area obviously نہیں پوچھا، اگر انہوں نے ایریا پوچھا ہوتا تو میں ان کا ایریا بھی گزارش کر دیتا۔ لیز کا کوئی specific area نہیں ہوتا کہ وہ دس ایکڑ پر ہو گی یا سو ایکڑ پر ہو گی، جو blocks بنائے جاتے ہیں شاید اس کے اندر وہ ایریا بھی شامل ہو جس کا یہ ذکر کر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب امجد علی جاوید! منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ جو blocks بنائے جاتے ہیں ان میں یہ شامل ہو گا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! نواں لاہور اور بھوسی دو proper الگ قصبے ہیں جس کا میں ذکر کر رہا ہوں مجھے نہیں پتا کہ یہ الگ الگ leases ہیں یا ایک ہے لیکن وہ علاقے الگ الگ ہیں اور وہ گاؤں بھی الگ ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب جو blocks بناتے ہیں وہ چیک کر کے جناب امجد علی جاوید کو بتا دیجئے گا۔ جناب امجد علی جاوید! آپ کو منسٹر صاحب بتا دیں گے۔

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! ضروری نہیں ہے کہ block ایک ہی موضع میں ہو بلکہ وہ کئی مواضعات پر مشتمل ہو سکتا ہے لیکن ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جو lease granted ہیں وہ دو ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز (ب) میں یہ جواب دیا گیا ہے کہ 13-2012 میں 78 لاکھ 92 ہزار 908 روپے lease money ہے جبکہ 14-2013 میں یہ رقم 63 لاکھ 72 ہزار 261 روپے ہے یعنی 15 لاکھ روپے کی کمی آگئی ہے جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ جو ریت کی ٹرالی تین ہزار روپے کی تھی اب وہ پانچ ہزار روپے کی ہو گئی ہے لیکن یہاں lease کی رقم 15 لاکھ روپے کم ہو گئی ہے۔ اس کی وجوہات کیا ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! یہ رقم کم کیوں ہوئی ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! یہ leases open auction کے ذریعے دی جاتی ہیں، وہاں پر جو بولی ہوئی ہو گی اسی کے مطابق lease grant کی گئی ہو گی چونکہ lease دو سال کے لئے ہوتی ہے کوئی lease lapse کر گئی ہو گی اور جو نئی lease grant کی گئی ہو گی اس وجہ سے ریونیو کم ہوا ہو گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جناب امجد علی جاوید!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں یہی عرض کرنا چاہ رہا ہوں کہ یہ ساری چیزیں ڈیپارٹمنٹ کی ملی بھگت سے manage ہوتی ہیں اور یہ کہیں نہیں ہو رہا کہ کہیں کوئی چیز نیچے جا رہی ہو بلکہ ساری چیزیں اوپر جا رہی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب امجد علی جاوید! بات یہ ہے کہ اخباری اشتہار ہے اس کے بعد auction کی ایک date دی جاتی ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! وہ manage ہوتا ہے اور وہاں pool ہوتے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ جا کر اس میں حصہ لے لیا کریں۔آپ کو کس نے منع کیا ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! چلو یہ چھوڑ کر next یہی کام شروع کر دیتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کسی کو کہہ دیا کریں اور pool ہونے سے بچا دیا کریں۔یہ کوئی بات ہے؟ اگلا سوال محترمہ لبنیٰ ریحان کا ہے۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر! سوال نمبر 1764 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ مائنز اینڈ منرل کے تحت چلنے والے ہسپتالوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1764: **محترمہ لبنیٰ ریحان:** کیا وزیر کانکنی و معدنیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ مائنز اینڈ منرل کے صوبہ میں کتنے ہسپتال کہاں کہاں پر کام کر رہے ہیں؟

(ب) یہ ہسپتال کتنے کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں، ان میں کون کون سے شعبہ جات ہیں؟

(ج) ان میں مریضوں کو کون کون سی سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں؟

(د) کیا حکومت ان میں بیڈز کی تعداد اور مزید نئے شعبہ جات میں اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

(ہ) پچھلے دو سالوں کے دوران ان ہسپتالوں میں کتنے مریضوں کا علاج کیا گیا اور مفت دوائیاں فراہم کی گئیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان):

(الف) محکمہ مائنز اینڈ منرلز کے صوبہ پنجاب میں تین ہسپتال چوآ سیدن شاہ، ضلع چکوال، ڈنڈوت، ضلع چکوال اور خوشاب کے مقام پر کام کر رہے ہیں۔

(ب)

I۔ چوآ سیدن شاہ، ضلع چکوال کے مقام پر پچیس بیڈز کا ہسپتال کام کر رہا ہے جس میں ان ڈور، آؤٹ ڈور، ایکسرے، لیبارٹری ٹیسٹ، ایمرجنسی، آپریشن تھیٹر، لیبر روم کے شعبہ جات ہیں۔

II۔ خوشاب کے مقام پر بیس بیڈز کا ہسپتال کام کر رہا ہے جس میں ان ڈور، آؤٹ ڈور، ایکسرے، لیبارٹری ٹیسٹ، ایمرجنسی، آپریشن تھیٹر، لیبر روم کے شعبہ جات ہیں۔

III۔ ڈنڈوت، ضلع چکوال کے مقام پر پانچ بیڈز کا ہسپتال کام کر رہا ہے جس میں ان ڈور، آؤٹ ڈور، ایمرجنسی اور لیبر روم کے شعبہ جات ہیں۔

(ج) محکمہ مائنز اینڈ منرلز کے ہسپتالوں میں کانکن مریضوں کو OPD، ان ڈور، چوبیس گھنٹے ایمرجنسی، آپریشن تھیٹر، ایکسرے، ای سی جی، الٹرا ساؤنڈ، زچگی، لیبارٹری ٹیسٹ اور ایمبولینس سروس کی سہولیات میسر ہیں۔

(د) حکومت مائنز لیبر ویلفیئر ہسپتال، خوشاب میں فزیوتھراپی یونٹ کے قیام کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس کے لئے فنانس ڈیپارٹمنٹ کو SNEs بھیجی جا رہی ہے۔ منظوری کی صورت میں سال 15-2014 کے دوران فزیوتھراپی کی سہولت مائنز لیبر ویلفیئر ہسپتال میں میسر ہو گی۔ مائنز لیبر ویلفیئر ہسپتال چوآ سیدن شاہ میں جراحی وطبی آلات خریدنے کے لئے بھی تجویز زیر غور ہے۔ اس کے علاوہ ADP کے تحت ایک دس بیڈز کا مائنز لیبر ویلفیئر ہسپتال چک نمبر 119 جنوبی، سرگودھا میں زیر تعمیر ہے جو جون 2014 تک مکمل ہو جائے گا۔

(ہ) پچھلے دو سالوں کے دوران محکمہ مائنز اینڈ منرلز کے ہسپتالوں میں 48726 کانکنان اور ان کے اہلخانہ کا علاج کیا گیا اور انہیں مفت ادویات فراہم کی گئیں جن کی تفصیل یوں ہے:۔

نمبر شمار	نام ہسپتال	2011	2012	کل تعداد
1	مائنز لیبر ویلفیئر ہسپتال، چوآ سیدن شاہ	6690	6521	13211
2	مائنز لیبر ویلفیئر ہسپتال خوشاب	10717	11260	21977
3	مائنز لیبر ویلفیئر ہسپتال، ڈنڈوت	7331	6207	13538
	کل تعداد	24738	23988	48726

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! جواب سے مطمئن ہیں۔ اگلا سوال نمبر 3426 جناب احمد علی خان دریشک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ لبنیٰ ریحان کا ہے۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! سوال نمبر 1765 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ مائنز اینڈ منرل کے سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1765: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر کانکنی و معدنیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ مائنز اینڈ منرل کے تحت صوبہ میں کہاں کہاں پر کتنے سکولز چل رہے ہیں؟

(ب) ان سکولوں میں ملازمین کے بچوں کو کیا کیا سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں؟

(ج) اس وقت ان سکولوں میں بچوں اور بچیوں کی کتنی کتنی تعداد ہے اور کتنے کتنے اساتذہ اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں، سکول وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) کتنے سکولز ایسے ہیں جن میں اساتذہ و سائنس لیبارٹریز کی کمی ہے؟

(ہ) حکومت ان سکولوں کی missing facilities کو کب تک پورا کر دے گی، تاریخ و سال سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان):

(الف) محکمہ مائنز اینڈ منرلز کے تحت صوبہ میں اس وقت تین ہائی سکول، ایک مڈل سکول اور ایک پرائمری سکول کام کر رہے ہیں۔ تفصیل یوں ہے:

1. مائنز لیبر ویلفیئر بوائز ہائی سکول، مکڑوال، ضلع میانوالی
2. مائنز لیبر ویلفیئر گرلز ہائی سکول، مکڑوال، ضلع میانوالی
3. مائنز لیبر ویلفیئر گرلز ہائی سکول، ڈنڈوت، ضلع چکوال
4. مائنز لیبر ویلفیئر مڈل سکول، پڈہ، ضلع چکوال
5. مائنز لیبر ویلفیئر پرائمری سکول، ڈھوک برج، ضلع جہلم

(ب) ان سکولوں میں صرف کانکنان کے بچوں کو مفت تعلیم دی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ مفت درسی کتب، کاپیاں، یونیفارم اور میرٹ سکالرشپ بھی فراہم کئے جاتے ہیں۔

(ج) اس وقت ان سکولوں میں طلباء و طالبات اور اساتذہ کی تعداد کے بارے میں تفصیل یوں ہے۔

نمبر شمار	نام سکول	تعداد طلباء	تعداد طالبات	تعداد اساتذہ
1۔	مائنز لیبر ویلفیئر بوائز ہائی سکول، مکڑوال، ضلع میانوالی	980	۔	38
2	مائنز لیبر ویلفیئر گرلز ہائی سکول، مکڑوال، ضلع میانوالی	۔	550	23
3۔	مائنز لیبر ویلفیئر گرلز ہائی سکول، ڈنڈوت ضلع چکوال	۔	393	22
4	مائنز لیبر ویلفیئر مڈل سکول، پڈہ، ضلع چکوال	127	130	11
5	مائنز لیبر ویلفیئر پرائمری سکول، ڈھوک برج، ضلع جہلم	71	23	07

(د) مائنز لیبر ویلفیئر گرلز ہائی سکول مکڑوال، ضلع میانوالی اور مائنز لیبر ویلفیئر گرلز ہائی سکول ڈنڈوت، ضلع چکوال میں سائنس لیبارٹریز کی کمی ہے۔اس کے علاوہ ان سکولوں میں اساتذہ کی 32 پوسٹیں خالی پڑی ہیں۔

(ہ) مائنز اینڈ منرلز کے سکولوں میں missing facilities کی تفصیل یوں ہے:

1۔مائنز لیبر ویلفیئر بوائز ہائی سکول، مکڑوال، ضلع میانوالی

1۔ پرائمری سیکشن کی چار دیواری کی تعمیر

2۔ پانچ عدد لیٹرین کی تعمیر

3۔ پرائمری میں تین کلاس رومز کی تعمیر

4۔ کمپیوٹر لیب کا قیام

2۔مائنز لیبر ویلفیئر گرلز ہائی سکول، مکڑوال، ضلع میانوالی

1۔ سائنس لیبارٹری کی کمی۔

2۔ کمپیوٹر لیبارٹری کا قیام۔

3۔ مائنز لیبر ویلفیئر گرلز ہائی سکول، ڈنڈوت، ضلع چکوال

1۔ سائنس لیب کی کمی

2۔ IT لیب / سیکشن کا قیام

3۔ سکول کے لئے نئی عمارت کی تعمیر۔

4۔مائنز لیبر ویلفیئر مڈل سکول، پڈہ، ضلع چکوال۔

1۔IT لیب کا قیام

مذکورہ بالا سہولیات کی فراہمی کے فنانس ڈیپارٹمنٹ کو SNEs بھیجی جا رہی ہیں۔بجٹ کی دستیابی کی صورت میں 15-2014 میں missing facilities کو پورا کر دیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! جواب کے جز(د) میں بتایا گیا ہے کہ 32 اساتذہ کی پوسٹیں خالی ہیں۔ میرا ضمنی سوال ہے کہ ان پوسٹوں کو کب تک fill کیا جائے گا؟ اور سائنس لیبارٹری کب تک بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! جب یہ جواب آیا تھا اس وقت 32 پوسٹیں خالی تھیں لیکن اب 41 پوسٹیں خالی ہیں۔ ہم نے 67 پوسٹوں کی سمری وزیر اعلیٰ کو بھجوا دی ہے اور انشاء اللہ اسی مالی سال میں یہ vacancies fill کرنے کی کوشش کریں گے۔ جہاں تک انہوں نے labs کا سوال کیا ہے اس سلسلے میں عرض ہے کہ مکڑوال میں بوائز ہائی سکول میں کمپیوٹر لیب قائم کر دی گئی ہے، اسی طرح مائنز ویلفیئر گرلز سکول ڈنڈوٹ میں بھی آئی ٹی لیب۔۔۔

(اذان عصر)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! مائنز لیبر ویلفیئر بوائز ہائی سکول مکڑوال میں پرائمری سیکشن کی چار دیواری اور کمپیوٹر لیب قائم کر دی گئی ہے، مائنز ویلفیئر گرلز ہائی سکول مکڑوال میں بھی کمپیوٹر لیب قائم کر دی گئی ہے، مائنز لیبر ویلفیئر گرلز ہائی سکول ڈنڈوٹ کے اندر بھی آئی ٹی لیب قائم کر دی گئی ہے اور مائنز لیبر ویلفیئر مڈل سکول بڈچکوال کے اندر آئی ٹی لیب بنانے کا ارادہ ہے ہم نے اس کے لئے feasibility تیار کر لی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال نمبر 3427 جناب احمد علی خان دریشک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2489 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6115 راجہ عبدالحنیف کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3285 محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3286 بھی محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 5581 محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose

of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6132 چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب امجد علی جاوید کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 6159 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

چنیوٹ سے دریافت شدہ معدنیات کے ٹھیکہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*6159: **جناب امجد علی جاوید:** کیا وزیر کانکنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چنیوٹ کے مقام پر حال ہی میں دریافت ہونے والے لوہے، تانبے اور سونے کے ذخائر کو گزشتہ دور حکومت میں ایک کاغذی کمپنی کو کوڑیوں کے عوض الاٹ کر دیا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈی جی انٹی کرپشن اس کو انکوائری کے بعد غیر شفاف اور بددیانتی پر مبنی قرار دے چکے ہیں اور عدالت عالیہ ایک فیصلے کے ذریعے اس ٹھیکے کو منسوخ قرار دے چکی ہے؟

(ج) انکوائری کی روشنی میں اس میگا کرپشن میں کن افراد اور افسران کو ذمہ دار قرار دیا گیا، اس کی تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ عدالت عالیہ قومی خزانے کی اس لوٹ مار اور اختیارات کا ناجائز استعمال میں ملوث افراد کے خلاف ریفرنس نیب کو بھیجنے کی ڈائریکشن دے چکی ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ عدالت عالیہ کی ڈائریکشن کے باوجود ابھی تک یہ ریفرنس نیب کو نہیں بھیجا گیا، اگر ایسا ہی ہے تو اس کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے، کیا حکومت اس کیس کو نیب میں بھیجنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان):

(الف) یہ درست ہے کہ چنیوٹ کے مقام پر حال ہی میں دریافت ہونے والے لوہے، تانبے اور سونے کے ذخائر کو گزشتہ دور حکومت میں ایک کاغذی کمپنی کو کوڑیوں کے عوض الاٹ کر دیا گیا تھا۔ اس بابت پنجمن اور ERPL کے درمیان 2007-12-06 کو کانکنی کا معاہدہ طے پایا۔ اس معاہدہ کی رو سے لیز ERPL کو منتقل ہونی تھی۔

(ب) معاہدہ کی منسوخی کے بعد ERPL نے عدالت عالیہ سے رجوع کیا۔ عدالت عالیہ میں زیرالتواء ہونے کی وجہ سے ڈی جی انٹی کرپشن کی انکوائری نامکمل رہی لیکن یہ صحیح ہے کہ عدالت عالیہ اپنے حکم تاریخ 2010-08-16 کے ذریعے معاہدہ کو منسوخ قرار دے چکی ہے۔

(ج) عدالت عالیہ نے یہ کیس NAB کے سپرد کیا تھا چونکہ معاہدہ پر عملدرآمد نہیں ہوا تھا اس لئے NAB نے کیس کو بند کر دیا ہے۔

(د) عدالت عالیہ کے حکم کے بارے میں جواب (ج) میں بیان کر دیا گیا ہے۔

(ہ) جیسا کہ جواب (ج) میں بیان کیا گیا ہے کہ نیب نے عدالت عالیہ کی ڈائریکشن کے تحت انکوائری مکمل کر کے کیس کو بند کر دیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جواب کے جز (الف) میں یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ چنیوٹ کے مقام پر حال ہی میں دریافت ہونے والے لوہے، تانبے اور سونے کے ذخائر کو گزشتہ دور حکومت میں ایک کاغذی کمپنی کو کوڑیوں کے عوض الاٹ کر دیا گیا تھا۔ اس بابت پنجمن اور ERPL کے درمیان 2007-12-06 کو کانکنی کا معاہدہ طے پایا۔ اس معاہدہ کی رو سے لیز ERPL کو منتقل ہوئی یعنی جرم ہوا اور complete ہو گیا۔ جواب جز (ب) میں بتایا گیا ہے کہ معاہدہ کی منسوخی کے بعد ERPL نے عدالت عالیہ سے رجوع کیا۔ عدالت عالیہ میں زیرالتواء ہونے کی وجہ سے ڈی جی انٹی کرپشن کی انکوائری نامکمل رہی لیکن یہ صحیح ہے کہ عدالت عالیہ اپنے حکم تاریخ 2010-08-16 کے ذریعے معاہدہ کو منسوخ قرار دے چکی ہے۔ جواب کے جز (ج) میں ہے کہ عدالت عالیہ نے یہ کیس NAB کے سپرد کیا تھا چونکہ معاہدہ پر عملدرآمد نہیں ہوا تھا اس لئے NAB نے کیس کو بند کر دیا ہے۔ اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اگر کوئی ڈکیتی ہو جاتی ہے اور مال ہضم کرنے سے پہلے پکڑ لیا جاتا ہے تو کیا اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہو گی؟ اس ملک کے اندر جواریوں کی ڈکیتیاں ہو رہی ہیں کیا یہ اس اسٹیٹ کے وسائل کے ساتھ ایسے چلتی رہیں گی ان بڑے لوگوں کو کوئی نہیں پوچھے گا؟ میں اس پر جواب چاہتا ہوں۔

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! چنیوٹ کے Iron ore سے متعلق بہت کچھ کہا گیا اور میڈیا کے اندر بھی اس حوالے سے کئی دفعہ بات ہوئی ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ پچھلے دور حکومت کے اندر ایک فرضی ERPL نامی کمپنی کو Iron ore کا بہت سارا area allot کر دیا گیا تھا۔ اس

حوالے سے نیب کی انکوائری اور ہائی کورٹ کے فیصلے سے متعلق عرض کروں گا کہ 2008 میں جب پاکستان مسلم لیگ (ن) کی پنجاب میں حکومت بنی تو میاں محمد شہباز شریف نے اس معاہدہ کو منسوخ کر دیا۔اس منسوخی کے خلاف کمپنی نے ہائی کورٹ سے رجوع کیا۔ہائی کورٹ میں دو سال تک یہ مقدمہ چلتا رہا۔دو سال کے بعد ہائی کورٹ نے حکومت پنجاب کے حق میں ایک مفصّل فیصلہ دیا جس میں کہا گیا کہ یہ منسوخی بالکل درست کی گئی ہے کیونکہ یہ الاٹمنٹ غلط کی گئی تھی۔ابھی صرف الاٹمنٹ ہی ہوئی تھی اور کمپنی کو physical possession نہیں ملا تھا۔یہ صرف کاغذوں کی حد تک معاہدہ تھا جو کہ منسوخ کر دیا گیا۔اس کی انکوائری نیب کو بھجوائی گئی لیکن نیب کا یہ مؤقف تھا کہ چونکہ اس پر کوئی transaction نہیں ہوئی اور یہ معاہدہ implement ہونے سے پہلے ہی منسوخ کر دیا گیا لہٰذا اس پر مزید کارروائی نہیں کی جا سکتی۔جب سال 2010 میں حکومت پنجاب کے حق میں یہ فیصلہ ہوا تو اس کے بعد حکومت پنجاب نے اس کے اُوپر بہت زیادہ کام کیا ہے۔

جناب سپیکر!سال 2013 میں وزیراعلیٰ پنجاب کی direction پر محکمہ کانکنی و معدنیات نے resource estimation کے لئے کام شروع کیا جو کہ اب بھی جاری ہے۔انشاء اللہ تعالیٰ ہم پنجاب اور پاکستان کا یہ mineral resource ضائع نہیں ہونے دیں گے۔ہم نے کوشش کی تھی کہ نیب اس پیرائے میں انکوائری کرتی جو کہ معزز ممبر نے point out کیا ہے کہ اگر connivance کے ساتھ کوئی معاہدہ کیا جاتا ہے اور اس کو بروقت منسوخ کر دیا جائے تو ایسا معاہدہ کرنے والوں کے خلاف کارروائی کی جائے۔I am illiterate in that aspect کہ اس حوالے سے قانون کیا کہتا ہے؟اگر اس قسم کی انکوائری کی جا سکتی ہے تو وہ ضرور ہونی چاہئے۔محکمہ کانکنی و معدنیات کو دوبارہ بھی نیب کے پاس جانا پڑے تو ہم جانے کے لئے تیار ہیں۔ہم محکمہ قانون سے اس بابت دوبارہ discuss کر لیں گے کہ کیا اس طرح کی کوئی انکوائری reopen کی جا سکتی ہے،ایک معاہدہ ہوا لیکن implement ہونے سے پہلے منسوخ ہو گیا تو کیا اس کے اوپر کوئی کارروائی کی جا سکتی ہے؟میں معزز ممبر سے بالکل اتفاق کرتا ہوں کہ یہ معاہدہ بد نیتی پر مبنی تھا۔اس میں کوئی شک نہیں کہ اس لیز کے تحت پنجاب کے ایک بہت بڑے mineral resource پر ڈاکا ڈالنے کی کوشش کی گئی تھی اور الحمد للہ ہماری leadership نے اس کوشش کو ناکام بنایا ہے۔اگر محکمہ قانون ہمیں advise کرے گا تو ہم دوبارہ نیب کے پاس ضرور جائیں گے۔

جناب امجد علی جاوید:جناب سپیکر!جو لوگ اس معاہدہ کے signatory تھے،جنہوں نے یہ deal allow کی اور جنہوں نے یہ sanction کی تھی کیا ان کے خلاف اب تک کوئی کارروائی کی گئی ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! میں یہی گزارش کر رہا ہوں کہ جب یہ انکوائری نیب کے پاس گئی تو نیب نے اس کیس کو اس بنیاد پر close کر دیا کہ اس کے اندر کوئی transaction نہیں ہوئی اور before implementation of the contract it was cancelled لہٰذا اس پر مزید کارروائی نہیں کی جا سکتی۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اگر نیب کارروائی نہیں کر سکتا تو جن لوگوں نے اس معاہدہ کو sign کیا تھا ان کے خلاف پبلک سرونٹس ایکٹ کے تحت تو کارروائی کی جا سکتی ہے۔ میں نے اپنے سوال کے جز(ج) میں ان لوگوں کے نام پوچھے ہیں۔ وہ کون سے پردہ نشین ہیں کہ محکمہ جن کے نام دینے سے گریزاں ہے، اربوں روپے کی ہونے والے ڈکیتی پکڑی گئی تو اس کے نام بتانے میں کیا امر مانع ہے، کیا اس میں بڑے بڑے افسر اور سیاست دان شامل ہیں اس لئے یہاں ان کے نام نہیں لئے جا رہے ؟

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! I would be the last person جو کہ نام چھپائے گا۔ یہ کیس محکمہ انٹی کرپشن میں آج بھی pending ہے اور ابھی تک یہ کیس وہاں پر close نہیں ہوا۔ جن سرکاری افسران کا معزز ممبر ذکر کر رہے ہیں ان کے خلاف بالکل انکوائری under process ہے۔ اُس وقت صوبے کے جو چیف ایگزیکٹو تھے انہوں نے اس کو authorize کیا۔ محکمہ کے وہ افسران کہ جنہوں نے اس معاہدہ پر دستخط کئے ان کے خلاف آج بھی انکوائری pending ہے اور ہم اس کو pursue کر رہے ہیں۔ شاید نیب کے مؤقف کی وجہ سے محکمہ انٹی کرپشن بھی مزید آگے بڑھنے سے قاصر ہے۔ میں legal opinion لے کر اس ایوان کو آگاہ کروں گا کہ ہم اس پر مزید کیا کر سکتے ہیں؟ انشاء اللہ ہم اس بارے میں ضرور انکوائری کرائیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال اسی سوال نمبر 6159 سے متعلقہ ہے۔ یہ درست بات ہے کہ معاہدہ پر عملدرآمد نہیں ہوا، منسوخ ہو گیا اور عدالت نے پنجاب حکومت کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ حکومت یا ہمارے وزیر موصوف اب اس سے جان چھڑا رہے ہیں۔ میں اس معاہدہ کو Evil Nexus سمجھتا ہوں۔ یہ ایک شیطانی گٹھ جوڑ تھا۔ اس شیطانی گٹھ جوڑ میں کون ملوث ہے؟ یہی سوال کی اصل روح ہے جس کا جواب نہیں آیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب نے اس کا جواب دے دیا ہے۔ اب تمام سوالات مکمل ہو گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

محکمہ آئی ٹی کے قیام کے اغراض و مقاصد کی تفصیل

*3424: جناب احمد علی خان دریشک: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ آئی ٹی کا قیام کب عمل میں آیا نیز اس کے قیام کے مقاصد کیا تھے؟

(ب) محکمہ نے پچھلے پانچ سالوں میں صوبہ کے کتنے پرائیویٹ اور سرکاری اداروں کو آئی ٹی کے فروغ کے لئے سہولیات فراہم کیں۔ ادارہ وار مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محکمہ آئی ٹی پنجاب (پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ PITB) کا قیام 1999 کو عمل میں آیا جو کہ حکومت پنجاب کی طرف سے ایک خود مختار ادارے کے طور پر قائم کیا گیا تھا۔ اس ادارے کا مقصد آئی ٹی کی صنعت کا تعاون، تعلیمی اداروں اور حکومت کے محکموں کے لئے آئی ٹی انفراسٹرکچر چالو کرنا اور آئی ٹی حکمت عملی تیار کرنا اور صوبے کی ترقی اور اقتصادی صورتحال کو بہتر بنانا ہے۔ مزید برآں آئی ٹی کے نئے مواقع پیدا کرنا اور e-governance کے فروغ، آئی ٹی کی تعلیم اور سافٹ ویئر ٹیکنالوجی پارکس کی تخلیق سے اس شعبے میں اقتصادی ترقی کو فروغ دینا ہے۔

(ب) پنجاب آئی ٹی بورڈ نے اپنے قیام سے لے کر اب تک صوبے کے بہت سارے سرکاری اداروں میں آئی ٹی کے فروغ کے لئے اقدامات کئے ہیں جن میں سے پچھلے پانچ سال میں کئے گئے چیدہ چیدہ اقدامات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ڈی جی خان: فور سیکٹر پروگرام اور پی ڈی پی سے متعلقہ تفصیلات

*3425: جناب احمد علی خان دریشک: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) 2011-12 اور 2012-13 میں ضلع ڈی جی خان میں فور سیکٹر پروگرام اور پی ڈی پی کے تحت کتنے فنڈز فراہم کئے گئے؟

(ب) ان فنڈز سے کون کون سے منصوبہ جات شروع کئے گئے اور یہ منصوبہ جات اب کن مراحل میں ہیں اور کتنے منصوبے کن وجوہات کی بناء پر بند پڑے ہیں؟

(ج) مذکورہ بالا پروگرامز کے تحت 14۔2013 میں ضلع ڈی جی خان میں کون کون سے منصوبے شروع کئے جائیں گے، ان کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سال 12۔2011 میں ضلع ڈی جی خان میں فور سیکٹر پروگرام کے 38 منصوبہ جات کے لئے 159 ملین روپے تفصیل پرچم (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور پی ڈی پی (پنجاب ڈویلپمنٹ پروگرام) کے تحت 20 منصوبہ جات کے لئے 32 ملین روپے کے فنڈز فراہم کئے گئے۔ تفصیل پرچم (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

فور سیکٹر پروگرام صرف مالی سال 12-2011 کے لئے شروع کیا گیا جس میں سکول ایجوکیشن، ہائر ایجوکیشن، صحت اور پانی کی فراہمی کے منصوبہ جات شامل تھے جبکہ پی ڈی پی مالی سال 08-2007 سے مالی سال 12-2011 تک کے لئے شروع ہوا جس میں انفراسٹرکچر کی بہتری اور صوبے کی معاشی حالت بہتر کرنے کے منصوبہ جات شامل تھے۔ مذکورہ منصوبہ جات 12-2011 میں ہی مکمل ہو گئے۔

(ب) مالی سال 12۔2011 میں فور سیکٹر پروگرام اور پی ڈی پی کے تحت شروع کئے گئے تمام منصوبہ جات مکمل ہو چکے ہیں۔

(ج) پی ڈی پی اور فور سیکٹر پروگرام 12-2011 میں مکمل ہو گئے تھے۔

ڈی جی خان ڈویژن میں آئی ٹی کے دفاتر و ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3426: جناب احمد علی خان دریشک: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی جی خان ڈویژن میں آئی ٹی کے کل کتنے دفاتر ہیں؟

(ب) ان دفاتر میں گریڈ وار کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں، ان کی تنخواہوں اور ٹی اے/ڈی اے پر 13۔2012 میں کتنے اخراجات ہوئے؟

(ج) ان ملازمین نے مذکورہ ڈویژن میں ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن کے لئے پچھلے پانچ سالوں میں کیا کردار ادا کیا، اس کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(د) پچھلے پانچ سالوں کے دوران ان آئی ٹی دفاتر کے لئے کتنا کتنا بجٹ فراہم کیا گیا اور یہ کن کن مدات و منصوبہ جات پر خرچ ہوا، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈی جی خان ڈویژن میں آئی ٹی کے کل چار دفاتر ہیں جو کہ ڈویژن کے ہر ضلع کے متعلقہ EDO(F&P) کے زیر سایہ کام کر رہے ہیں۔

(ب) ان دفاتر میں کل 36 ملازمین کام کر رہے ہیں اور کل اخراجات برائے 2012-13 مبلغ 61,36,535 روپے ہیں۔ ضلع وار تفصیل درج ذیل ہے:

مظفر گڑھ: اس دفتر میں گریڈ وار کل اسامیوں کی تعداد 12 ہے جن میں 5 خالی اور 7 پر ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے سال 2012-13 میں تنخواہ کی مد میں مبلغ 17,91,960 روپے اور ٹی اے / ڈی اے کی مد میں 55,470 روپے اخراجات ہوئے۔

لیہ: گریڈ وار 10 ملازمین کام کر رہے ہیں۔ جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ سال 2012-13 میں تنخواہوں کی مد میں مبلغ 18,41,748 روپے اور ٹی اے ڈی اے کی مد میں 11,545 روپے کے اخراجات ہوئے۔

ڈی جی خان: اس دفتر میں گریڈ وار کل اسامیوں کی تعداد 11 ہے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ سال 2012-13 میں ان کی تنخواہوں کی مد میں کل رقم 5,03,532 روپے خرچ ہوئے اور ٹی اے / ڈی اے کی مد میں کل رقم 28,620 روپے کے اخراجات ہوئے۔

راجن پور: اس دفتر میں گریڈ وار اسامیوں کی تعداد 9 ہے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ سال 2012-13 میں ان کی تنخواہوں کی مد میں 18,92,320 روپے خرچ ہوئے جب کہ ٹی اے / ڈی اے کی مد میں 11,340 روپے کے اخراجات ہوئے۔

(ج) ان ملازمین کی مذکورہ ڈویژن میں ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن کے حوالے سے چیدہ چیدہ تفصیلات درج ذیل ہیں:

1. کمپیوٹرائزڈ بجٹ بنانے میں معاونت
2. ضلعی دفتر خوراک کی گندم کی خریداری کے ریکارڈ کی تیاری میں معاونت
3. ضلعی ملازمین کو بنیادی کمپیوٹر ٹریننگ

4. ضلعی حکومت کے ہر دفتر کے ضروری ریکارڈ اور اہم معلومات کو تحصیل اور ضلعی سطح پر کمپیوٹرائز کر دیا گیا ہے۔
5. گورنمنٹ آف پنجاب کی فوڈ سٹیمپ سکیم 09-2008 کے حوالے سے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کے ملازمین نے اہل مستحقین کا ریکارڈ ویب سائٹ پر اپ لوڈ کیا۔
6. کمپیوٹرائزڈ ڈومیسائل کا اجراء اور متعلقہ ریکارڈ کو ویب سائٹ پر اپ لوڈ کرنا۔
7. سیلاب 2010 میں متاثرین کے نقصانات کے ازالہ کے لئے گورنمنٹ آف دی پنجاب کی ہدایت پر آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ نے کھاد، بیج اور وطن کارڈ کی فراہمی کے لئے ریکارڈ کو کمپیوٹرائزڈ کیا۔
8. آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ نے سال 09-2008، 10-2009 اور 2012 میں گرین ٹریکٹر سکیم کے تحت ریکارڈ کو کمپیوٹرائزڈ کیا گیا تاکہ قرعہ اندازی کو شفاف بنایا جاسکے۔
9. یوتھ انٹرن شپ پروگرام 2014 کے تحت گورنمنٹ آف دی پنجاب کی ویب سائٹ پر انٹرنی کی حاضری اور کارکردگی رپورٹس کو کمپیوٹرائزڈ کیا جارہا ہے۔
10. ترقیاتی کاموں کے ٹینڈر نوٹس کو PPRA کی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کیا جاتا ہے۔

(د) پچھلے پانچ سالوں کے دوران آئی ٹی دفاتر کے لئے فراہم کیا گیا بجٹ سال وار تفصیلات کے ساتھ درج ذیل ہے:

مظفر گڑھ:

سال 13-2008 تک کل بجٹ 1,42,59000 روپے تھا اور کل اخراجات 98,02,670 روپے تھے۔

لیہ:

سال 13-2008 تک کل بجٹ 106,85,000 روپے تھا اور اخراجات 87,53,243 روپے تھے۔

راجن پور:

سال 13-2008 تک کل بجٹ 10,27,1348 روپے تھا اور اخراجات 82,35,477 روپے تھے۔

ڈی جی خان:

سال 14-2009 تک بجٹ کی فراہمی کل 1,19,47,300 روپے کی حد تک کی گئی۔

جنوبی پنجاب کے اضلاع میں غربت کی حد سے نیچے زندگی گزارنے والوں کے بارے میں تفصیلات

*3427: جناب احمد علی خان دریشک: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ Federal Bureau Survey of Statistics کے مطابق پنجاب میں 32.97 فیصد لوگ غربت کی حد سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں اور ہر روز ساڑھے بارہ ہزار پاکستانی Below Poverty line جا رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ میں غربت کی حد سے نیچے زندگی گزارنے والے زیادہ تر جنوبی پنجاب کے اضلاع میں رہائش پذیر ہے اور ضلع راجن پور میں غربت کا تناسب سب سے زیادہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان اضلاع کی بہتری کے لئے 09-2008 میں Poor District Programme شروع کیا گیا تھا اس پروگرام کے تحت پچھلے پانچ سالوں کے دوران کون کون سے اقدامات اٹھائے گئے اور ان پر کتنے فیصد عملدرآمد ہوا، اس کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ 09-2008 میں ضلع راجن پور کے لئے صحت اور تعلیم کے منصوبہ جات کے فنڈز مختص کئے گئے تھے، ان فنڈز سے پچھلے پانچ سالوں کے دوران کون کون سے منصوبہ جات مکمل کئے گئے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) غربت کی پیمائش کا فریضہ وفاقی حکومت بذریعہ منصوبہ بندی کمیشن سرانجام دیتی ہے تاہم Federal Bureau of Statistics کے سروے PSLM-2009 کے ڈیٹا پر مبنی Sustainable Development Policy Institute کی حالیہ رپورٹ Clustered Deprivation 2012 کے مطابق پنجاب میں Head Count Ratio کے غربت کی پیمائش کے طریقہ کے تحت 19 فیصد لوگ غربت کی حد سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں۔

(ب) جواب (الف) میں بیان کی گئی SDPI کی رپورٹ کے مطابق یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں غربت کی حد سے نیچے زندگی گزارنے والی آبادی کا زیادہ تر حصہ جنوبی پنجاب کے اضلاع میں رہائش پذیر ہے اور ضلع راجن پور میں غربت کا تناسب سب سے زیادہ ہے۔ Head Count Ratio کے طریقہ کے تحت اس رپورٹ میں اضلاع کی Ranking کی گئی ہے۔ ضلع راجن پور میں غربت کی شرح 44 فیصد، مظفر گڑھ میں 40 فیصد، ڈی جی خان میں 36 فیصد، بہاولپور میں 33 فیصد اور لیہ میں یہ شرح 31 فیصد پائی گئی ہے۔

(ج) جی نہیں!09-2008 میں ایسا کوئی پروگرام شروع نہ کیا گیا۔ البتہ مالی سال09-2008 میں1417 ADP Gr. Sr. No.کے تحتPoor District Programmeکے نام سے ایک سکیمADPمیں شامل کی گئی جو نہ تو منظور ہوئی اور نہ ہی اس سکیم پر کوئی کام شروع ہو سکا۔

(د) شعبہ صحت: مالی سال09-2008 میں ضلع راجن پور میں صحت کے شعبہ میں ایک منصوبہ شامل تھا جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. Missing Facilities in RHCs/BHUs, Rajanpur (Total cost Rs. 654.000 million)

اور یہ منصوبہ مالی سال09-2008 میں ہی مکمل ہوا۔

شعبہ تعلیم: مالی سال09-2008 میں ضلع راجن پور میں سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے تعلیم کے تحت 15 سکولوں کی اپ گریڈیشن کے لئے 62.713 ملین روپے مختص کئے گئے۔ اس کے علاوہPESRP کے تحت75 سکولوں میں بنیادی سہولیات کی فراہمی کے لئے 130.221 ملین روپے کے فنڈز مختص کئے گئے۔

یہ منصوبہ جات مالی سال09-2008 میں مکمل کر لئے گئے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

کھیوڑہ مائنز کی جیالوجیکل حیثیت کو متعارف کروانے کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*2489: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر کانکنی و معدنیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت پنجاب نے کھیوڑہ مائنز کی منفرد جیالوجیکل حیثیت کو دنیا بھر میں متعارف کروانے کے از خود کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ب) حکومت نے اس مقام کی لاکھوں سالوں پر محیط جیالوجیکل حیثیت کو محفوظ بنانے اور مزید ریسرچ کی سہولیات مہیا کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ج) کیا حکومت پنجاب اس سالٹ مائنز کے حوالہ سے اعلیٰ معیار کا ایک ریسرچ سنٹر قائم کرنے کو تیار ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان):

(الف) حکومت پنجاب نے کھیوڑہ مائنز کا پٹہ پاکستان منرل ڈویلپمنٹ کارپوریشن کو دے رکھا ہے جو کہ حکومت پاکستان وزارت پٹرولیم و قدرتی وسائل کے ماتحت 1974 سے نمک کی کانکنی کر رہی ہے۔

کھیوڑہ سالٹ مائنز کی منفرد جیالوجیکل حیثیت کو دنیا بھر میں متعارف کروانے کے لئے میسرز پاکستان منرل ڈویلپمنٹ کارپوریشن نے نمک کی Abandoned مائن کو جدید بنیادوں پر بہتر بنا کر اسے ٹورسٹ مائن کا درجہ دیا ہے۔ یہ مائن کھیوڑہ کی منفرد جیالوجیکل پوزیشن کو متعارف کروا رہی ہے جس کا مطالعہ کرنے کے لئے ملکی اور غیر ملکی جیالوجسٹ ہر سال یہاں آتے ہیں۔

(ب) حکومت پنجاب کی زیر نگرانی میسرز پاکستان منرل ڈویلپمنٹ کارپوریشن اس مقام کی لاکھوں سالوں پر محیط جیالوجیکل حیثیت کو محفوظ بنانے اور ریسرچ کی سہولیات مہیا کرنے کے لئے جیالوجیکل اور مائننگ میوزیم کھیوڑہ میں قائم کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ میسرز پاکستان منرل ڈویلپمنٹ کارپوریشن جیالوجی کے طلباء کو کھیوڑہ سالٹ مائنز پر تربیت کے لئے internship کی سہولت مہیا کرتی ہے۔

(ج) چونکہ حکومت پنجاب نے سالٹ مائنز کا پٹہ میسرز پاکستان منرل ڈویلپمنٹ کارپوریشن کو دے رکھا ہے اس لئے میسرز پاکستان منرل ڈویلپمنٹ کارپوریشن کھیوڑہ میں جیالوجیکل و مائننگ میوزیم قائم کر رہی ہے۔ تاہم پاکستان منرل ڈویلپمنٹ کارپوریشن جیالوجیکل سروے آف پاکستان کے ساتھ مل کر ریسرچ کرتے ہیں۔

راولپنڈی میں رنگ روڈ، نالہ لئی اور ٹی بی ہسپتال کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*6115: راجہ عبدالحنیف: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے راولپنڈی شہر کے ارد گرد رنگ روڈ بنانے، نالہ لئی کی تعمیر کرنے اور ٹی بی ہسپتال بنانے کے منصوبہ جات پر کام شروع کیا تھا؟

(ب) کیا ان منصوبہ جات کی فزیبلٹی رپورٹ بن چکی ہیں؟

(ج) کیا ان منصوبہ جات کے لئے سال 15-2014 میں فنڈز مختص کئے گئے ہیں، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا حکومت ان منصوبہ جات کو شروع کرنے کے لئے فنڈز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ان منصوبہ جات کی فزیبلٹی رپورٹس تیار کی گئیں تاہم مفاد عامہ کے پیش نظر کار آمد نہ پائی گئیں کیونکہ مذکورہ منصوبہ جات کی وجہ سے بہت سارے لوگ بے گھر ہو جانے تھے۔
مزید برآں گزشتہ سالوں میں ٹی بی ہسپتال راولپنڈی کا کوئی منصوبہ شروع نہیں کیا گیا۔

(ب) یہ درست ہے کہ ان منصوبہ جات کی فزیبلٹی رپورٹس تیار کی گئیں اور مفاد عامہ کے لئے کار آمد نہ پائی گئیں۔

(ج) مالی سال 2014-15 میں ان منصوبہ جات کے لئے فنڈز مختص نہیں کئے گئے کیونکہ یہ منصوبے مفاد عامہ کے حق میں نہیں ہیں۔ حکومت پنجاب کی جانب سے راولپنڈی میں ٹی بی ہسپتال کا کوئی منصوبہ شروع نہیں کیا گیا اور نہ ہی اس کے لئے کوئی فنڈز مختص کئے گئے۔

(د) مفاد عامہ کے پیش نظر یہ منصوبہ جات کار آمد نہ ہیں۔ حکومت کی جانب سے پورے پنجاب میں ٹی بی کنٹرول پروگرام جاری ہے۔

ضلع میانوالی: محکمہ معدنیات کی آمدن و دیگر تفصیلات

*3285: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر کانکنی و معدنیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں محکمہ معدنیات کو سال 2012-13 کے دوران کل کتنی آمدن ہوئی؟

(ب) ضلع میانوالی میں کون کون سی معدنیات پائی جاتی ہیں؟

(ج) ضلع میانوالی محکمہ معدنیات کو سال 2010-11 کے دوران کتنی رقم دی گئی ہے؟

(د) کتنی رقم سرکاری ملازمین کی تنخواہوں / ٹی اے، ڈی اے پر خرچ ہوئی، تفصیل سال وار بتائیں؟

(ہ) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی مرمت / پٹرول پر خرچ ہوئی؟

(و) کتنی رقم کس کس ترقیاتی منصوبہ پر خرچ ہوئی؟

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان):

(الف) ضلع میانوالی میں محکمہ معدنیات کو سال 13-2012 میں -/20,17,52,264 روپے کی آمدن ہوئی جن میں -/18,83,78,270 روپے ڈائریکٹوریٹ جنرل مائنز اینڈ منرلز کو اور مبلغ -/1,33,73,994 روپے مائنز لیبر ویلفیئر آرگنائزیشن کو ایکسائز ڈیوٹی (لیبر لیوی) کی مد میں وصول ہوئے۔

(ب) ضلع میانوالی میں پائی جانے والی اہم معدنیات میں نمک، کوئلہ، جپسم، لیٹرائیٹ، باکسائٹ، ڈولومائیٹ، آئرن اور فائر کلے، سلیکاریت، اوکر، لائم سٹون، عام ریت، گریول اور چکنی مٹی شامل ہیں۔

(ج) ڈائریکٹوریٹ جنرل کے دفتر اسسٹنٹ ڈائریکٹر، میانوالی کو سال 11-2010 کے دوران مبلغ -/54,37,000 روپے، انسپکٹوریٹ آف مائنز کے ماتحت ضلع میانوالی کے دفاتر کو سال 11-2010 کے دوران مبلغ -/98,59,100 روپے جبکہ مائنز لیبر ویلفیئر آرگنائزیشن کے ادارہ جات کو مبلغ -/1,46,51,819 روپے دیئے گئے۔

(د) ضلع میانوالی میں محکمہ معدنیات کے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں / ٹی اے / ڈی اے پر کل اخراجات مبلغ -/2,65,83,334 روپے ہوئے، جن میں ڈائریکٹوریٹ جنرل مائنز اینڈ منرلز کے دفاتر پر مبلغ -/56,36,956 روپے، انسپکٹوریٹ آف مائنز کے دفاتر پر مبلغ -/82,91,190 روپے جبکہ مائنز لیبر ویلفیئر آرگنائزیشن کے اداروں میں تنخواہوں پر -/1,26,55,188 روپے کے اخراجات ہوئے۔

(ہ) ضلع میانوالی میں محکمہ معدنیات کی گاڑیوں کی مرمت / پٹرول پر کل اخراجات مبلغ -/8,66,054 روپے ہوئے۔ جن میں ڈائریکٹوریٹ جنرل مائنز اینڈ منرلز کے دفتر کی گاڑیوں کی مرمت پر -/59,906 روپے، پٹرول پر -/2,69,891 روپے کے اخراجات ہوئے۔ انسپکٹوریٹ آف مائنز میانوالی کے دفاتر کی گاڑیوں کی مرمت پر -/1,57,444 روپے اور پٹرول پر -/3,78,813 روپے کے اخراجات ہوئے جبکہ مائنز لیبر ویلفیئر آرگنائزیشن ضلع میانوالی کے ادارہ جات کو کوئی سرکاری گاڑی فراہم نہ کی گئی لہٰذا مرمت و پٹرول پر کوئی رقم خرچ نہیں ہوئی۔

(و) مائن سروے انسٹیٹیوٹ مکڑوال پر -/16,01,000روپے خرچ ہوئے۔بوائز ہائر سیکنڈری سکول، مکڑوال پر -/79,99,000روپے اور پانی کی فراہمی کی سکیم مکڑوال پر -/19,57,000روپے کے اخراجات ہوئے۔

پنجاب میں نکالا جانے والا کوئلہ، نمک و دیگر تفصیلات

*3286: محترمہ نگہت شیخ: کیاوزیر کانکنی ومعدنیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کے اضلاع جہلم، چکوال، خوشاب اور میانوالی کے مختلف مقامات پر نمک و کوئلہ نکالا جارہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ نے ان اضلاع میں پرائیویٹ سیکٹر میں بھی نمک و کوئلہ نکالنے کے پٹہ جات دیئے ہیں؟

(ج) اگر ہاں تو وہ کتنے ہیں، پٹہ داروں کے نام اور پتا جات کیا ہیں اور یہ کب سے دیئے گئے ہیں اور ان سے حکومت کو13۔2012 میں کتنی آمدن ہوئی؟

وزیر کانکنی ومعدنیات (جناب شیر علی خان):

(الف) یہ درست ہے کہ ضلع جہلم، چکوال، خوشاب اور میانوالی کے مختلف مقامات سے نمک اور کوئلہ نکالا جارہا ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ محکمہ کی طرف سے ان اضلاع میں پرائیویٹ سیکٹر کو نمک اور کوئلہ نکالنے کے لئے پٹہ جات دیئے گئے ہیں۔

(ج) پرائیویٹ سیکٹر میں ضلع جہلم میں کوئلہ کے ستائیس پٹہ جات عطا شدہ ہیں جبکہ نمک کے دو پٹہ جات ہیں۔ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے ضلع چکوال میں کوئلہ کے 226اور نمک کے 10 پٹہ جات عطا شدہ ہیں۔ ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔ ضلع خوشاب میں کوئلہ کے 69اور نمک کے چھ پٹہ جات عطا شدہ ہیں۔ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔اسی طرح ضلع میانوالی میں کوئلہ کے 26ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے جبکہ نمک کا کوئی پٹہ پرائیویٹ سیکٹر میں عطا شدہ نہ ہے۔ عطا شدہ پٹہ جات کی تفصیلی معلومات بالترتیب بطور ضمیمہ (الف)،(ب)،(ج) اور (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

محکمہ ہذا کو مذکورہ اضلاع کی تمام اعلیٰ معدنیات بشمول نمک اور کوئلہ 13-2012 میں درج ذیل آمدن ہوئی:

جہلم+چکوال	39,79,13,663/-روپے
خوشاب:	12,91,39,396/-روپے
میانوالی:	17,17,90,684/-روپے
کل رقم:	69,88,43,743/-روپے

صوبہ میں نمک اور کوئلہ کے ذخائر اور متعلقہ دیگر تفصیلات

*5581: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر کانکنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کے اضلاع جہلم، چکوال، خوشاب اور میانوالی کے مختلف مقامات سے نمک اور کوئلہ نکالا جارہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ نے ان اضلاع میں پرائیویٹ سیکٹر میں بھی کوئلہ اور نمک نکالنے کے پٹہ جات بھی دیئے ہیں؟

اگر ہاں تو وہ کتنے ہیں، یہ کب سے دیئے گئے ہیں اور ان سے حکومت کو13۔2012 اور 14۔2013 میں کتنی آمدن ہوئی؟

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان):

(الف) یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب کے اضلاع جہلم، چکوال، خوشاب اور میانوالی کے مختلف مقامات سے نمک اور کوئلہ نکالا جارہا ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ پنجاب معدنی مراعاتی قوانین مجریہ2002 کے تحت محکمہ معدنیات نے پرائیویٹ سیکٹر میں صوبہ پنجاب کے اضلاع جہلم، چکوال، خوشاب اور میانوالی میں سمال سکیل مائننگ اور لارج سکیل مائننگ کے تحت کوئلہ کے پٹہ جات 1950 سے اور نمک کے پٹہ جات1985 سے عطا کئے ہوئے ہیں جن کی تعداد درج ذیل ہے:

ضلع	نمک کے پٹہ جات	کوئلہ کے پٹہ جات
جہلم	02	26
چکوال	12	222
خوشاب	08	66
میانوالی	۔	25
ٹوٹل	22	339

سمال سکیل مائننگ کے تحت الاٹ شدہ پٹہ جات مثلاً نمک، کوئلہ وغیرہ کی رائلٹی ہر ضلع میں بذریعہ نیلام عام ٹھیکہ پر دی جاتی ہے جبکہ چکوال، جہلم کے لئے رائلٹی ایک گروپ کی صورت میں نیلام کی گئی ہے۔ نمک اور کوئلہ کی رائلٹی الگ نیلام نہ کی جاتی ہے۔ لارج سکیل مائننگ کے تحت رائلٹی بلاواسطہ گورنمنٹ کے خزانہ میں جمع کروائی جاتی ہے۔ اضلاع چکوال، جہلم، خوشاب اور میانوالی کی آمدن سال 13-2012 اور 14-2013 کی درج ذیل ہے:

نام ضلع	2012-13	2013-14
چکوال+ جہلم	-/39,79,13,663 روپے	-/67,19,27,640 روپے
خوشاب	-/12,91,39,396 روپے	-/19,19,95,115 روپے
میانوالی	-/17,17,90,684 روپے	-/25,07,62,874 روپے

چنیوٹ میں حالیہ معدنیات ذخائر سے متعلقہ تفصیلات

*6132: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر کانکنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چنیوٹ میں حالیہ معدنیات کے ذخائر کس مقام پر دریافت ہوئے اور کتنے علاقے، کتنے رقبہ پر محیط ہیں، علاقہ اور رقبہ وار ذخائر کی تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(ب) اس علاقہ میں اب تک کی تحقیق کے مطابق کون کون سی معدنیات اور دھاتیں دریافت ہوئی ہیں؟

(ج) مذکورہ ذخائر کی دریافت اور کھدائی کا ٹھیکہ کس ملک کی کس کمپنی کو دیا گیا ہے؟

(د) یہ ٹھیکہ / پٹہ / لیز جو بھی صورت ہے وہ کتنے عرصہ کے لئے ہے اور کس تاریخ کو دیا گیا، تفصیل فراہم کریں؟

(ہ) 2008 کے بعد ان ذخائر کی دریافت کے مقاصد کے لئے کس کس کمپنی کو ٹھیکہ دیا گیا؟

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان):

(الف) لوہے کے ذخائر چنیوٹ شہر اور قصبہ رجوعہ ضلع چنیوٹ کے نزدیک ملے ہیں۔ کل رقبہ جس میں معدنیات کے ذخائر کے لئے کام کیا جا رہا ہے وہ 28 مربع کلومیٹر ہے۔ ان ذخائر میں لوہے کے علاوہ کچھ اور معدنیات کے ملنے کے امکانات بھی ہیں۔ ابھی تک تلاش کا کام بین الاقوامی معیار کے مطابق جاری ہے اور تلاش کا یہ کام اکتوبر 2015 تک مکمل ہونے کا

امکان ہے جس کی رپورٹ فروری 2016 میں متوقع ہے، آنے کے بعد لوہے اور دوسری معدنیات کی مکمل تفصیلات سامنے آئیں گی۔

(ب) اب تک کی تحقیق کے مطابق لوہے کے ذخائر تو کافی مقدار میں موجود ہیں لیکن دوسری معدنیات کے بارے میں تفصیلات، تلاش کا کام مکمل ہونے اور رپورٹ آنے کے بعد سامنے آئیں گی۔

(ج) مذکورہ ذخائر کی بین الاقوامی معیار کے مطابق تلاش، ان ذخائر کی مقدار اور دوسری تفصیلات کے لئے ٹھیکہ عوامی جمہوریہ چین کی کمپنی میٹلر جیکل کارپوریشن آف چائنا (MCC) کو دیا گیا ہے۔

(د) یہ ٹھیکہ جو کہ صرف معدنیات کے ذخائر کی تلاش کے لئے ہے اپریل 2014 میں شفاف مسابقتی بولی (Open Competitive Bid) کے ذریعے MCC کو دیا گیا جو کہ 2015 میں مکمل ہو جائے گا۔

(ہ) 2008 کے بعد ان ذخائر کی بین الاقوامی معیار کے مطابق تلاش کے لئے 2014 میں MCC کو چنیوٹ اور رجوعہ ایریاز کے لئے ٹھیکہ دیا گیا اس کے علاوہ 18,000 مربع کلو میٹر پر محیط رقبہ کے لئے جیالوجیکل سروے آف پاکستان (GSP) کو جیوفزیکل سرویز (Geophysical Surveys) کا ٹھیکہ مئی 2013 میں دیا گیا۔ یہ رقبہ سرگودھا، چنیوٹ، فیصل آباد، ننکانہ صاحب، شیخوپورہ، لاہور اور قصور اضلاع میں واقع ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

لاہور ڈویژن میں آئی ٹی کے اداروں سے متعلقہ تفصیلات

207: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور ڈویژن میں آئی ٹی کے کتنے ادارے کام کر رہے ہیں، ان میں ملازمین کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) ان اداروں کے پاس محکمہ کی کتنی کتنی گاڑیاں ہیں اور وہ کن مقاصد کے لئے استعمال ہو رہی ہیں، ادارہ وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) ان اداروں میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران آئی ٹی کے فروغ کے لئے کیا کام کیا گیا۔ 14۔2013اور 15۔2014 کے لئے مزید کون کون سے پراجیکٹ کی تیاری ہو رہی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) لاہور ڈویژن میں آئی ٹی کا واحد ادارہ پنجاب آئی ٹی بورڈ ہے جس کا قیام 1999 میں عمل میں آیا۔ پنجاب آئی ٹی بورڈ حکومت پنجاب کے مختلف اداروں میں آئی ٹی کے فروغ کے لئے نمایاں کردار ادا کر رہا ہے پنجاب آئی ٹی بورڈ کے ملازمین کی تعداد درج ذیل ہے:

1۔ ترقیاتی منصوبے 120ملازمین
2۔ غیر ترقیاتی منصوبے 130ملازمین
3۔ ضلعی دفاتر میں 04ملازمین

(ب) لاہور ڈویژن میں آئی ٹی کا واحد ادارہ پنجاب آئی ٹی بورڈ ہے ادارے کے پاس مختلف منصوبہ جات کی مد میں کل اٹھارہ گاڑیاں ہیں جو آئی ٹی کے فروغ کے لئے مختلف اداروں کے ساتھ کوآرڈینیشن کے لئے استعمال ہو رہی ہیں۔

(ج) پنجاب آئی ٹی بورڈ نے اپنے قیام سے لے کر اب تک صوبے میں آئی ٹی کے فروغ کے لئے بہت سے اقدامات کئے ہیں جن میں سے پچھلے پانچ سال میں کئے گئے چیدہ چیدہ اقدامات مندرجہ ذیل ہیں:

شعبہ صحت:

1۔ پنجاب بلڈ لائن
2۔ پنجاب ہیلتھ لائن
3۔ ادویات کے ذخیرہ اور فہرست کا نظام
4۔ بیماری کی نگرانی کا نظام
5۔ ڈینگی سرگرمی سے باخبر رکھنے کا نظام

شعبہ تعلیم:

1۔ آن لائن کالج داخلہ سسٹم
2۔ BISEانٹر آن لائن داخلہ

شعبہ پولیس:

1۔ ماڈل پولیس سٹیشنز
2۔ یونیفارم انونٹری کے نظام ساہیوال پولیس

شعبہ زراعت:

1۔ زرعی مشینری کی بحالی کے لئے
2۔ کسانوں کا لائیو سٹاک ڈیٹا بیس
3۔ زراعت مارکیٹنگ انفارمیشن سروس

شعبہ ٹرانسپورٹ:

1۔ موٹر ٹرانسپورٹ مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم
2۔ طالب علم بس کارڈ پراجیکٹ
3۔ ڈرائیونگ لائسنس کے اجراء کے لئے مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم
4۔ آئی ٹی مشاورت اور کمانڈ اینڈ کنٹرول سنٹر برائے میٹرو بس

شعبہ برائے فروغ آئی ٹی:

1۔ انٹرپینورشپ پر CEO ٹاک سریز
2۔ مائیکروسافٹ انوویشن سنٹر
3۔ کلاؤڈ کمپیوٹنگ)
4۔ آئی ٹی انفارااسٹرکچر تعیناتی اور اصلاح
5۔ مرکزی سروس ڈیسک
6۔ شہری رابطہ مرکز
7۔ پنجاب حکومت کی انٹرنیٹ پر آن لائن موجودگی کو بہتر بنانا
8۔ صوبے بھر میں انٹرنیٹ رابطہ قائم کرنا
9۔ ارفع سافٹ ویئر ٹیکنالوجی پارک
10۔ نقل و عمل کے سلیکشن کے لئے کمپیوٹریکون
11۔ ذمہ دار شہری ہیلپ لائن
12۔ IMEI کے ذریعے موبائل نمبر سے باخبر رہنا

شعبہ انسداد دہشت گردی:

انسداد دہشت گردی کی آٹومیشن

شعبہ مذہبی امور:

حج مانیٹرنگ سسٹم

شعبہ قانون:

1۔ قانون پورٹل (قوانین کی آن لائن دستیابی
2۔ لاہور ہائی کورٹ اور ضلعی عدالتوں میں نئے آئی ٹی اقدامات

متفرق شعبے:

1۔ پنجاب حکومت اور متعلقہ اداروں کی انٹرنیٹ پر ویب کی موجودگی
2۔ ڈومیسائل کے انتظام کا نظام
3۔ شہری رابطہ سنٹر
4۔ فعال نظام حکومت پنجاب ماڈل
5۔ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے شہریوں کی انٹرنیٹ پر خدمات (CDGL)
6۔ شناختی مینجمنٹ (وطن کارڈز، زرعی کارڈز، گرین کارڈز)
7۔ ہر قسم کی قرعہ اندازی
8۔ مصنوعات کی ٹیسٹنگ لیب

2013-14اور2014۔15کے لئے مندرجہ ذیل منصوبہ جات پر کام ہو رہا ہے:

1۔ ای لرن پنجاب
2۔ شہریوں کی سہولت کے لئے سروس سنٹرز کا قیام
3۔ پنجاب پبلک مینجمنٹ اصلاحات پروگرام
4۔ پنجاب یوتھ انٹرن شپ پروگرام
5۔ جج مانیٹرنگ سسٹم
6۔ انسدادِ دہشت گردی کی آٹومیشن
7۔ منصوبہ بندی 9 انکیوبیٹر
8۔ قیمتوں کے کنٹرول کا نظام
9۔ سکول اصلاحات پروگرام
10۔ پولیس اصلاحات پروگرام

ضلع ساہیوال میں ہاؤسنگ کی واٹر سپلائی اور سیوریج کی سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

545:جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی۔222 ضلع ساہیوال میں ہاؤسنگ کی واٹر سپلائی اور سیوریج کی کتنی سکیمیں منظور کیں؟

(ب) یہ سکیمیں کتنی لاگت کی تھیں، ان میں کتنی تاحال مکمل نہیں ہو سکیں ان کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

(ج) ان سکیموں کی تکمیل میں تاخیر کے باعث حکومت کو کتنا مالی بوجھ برداشت کرنا پڑے گا، یہ کب مکمل ہو گی، تاریخ و سال سے آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں میں پی پی۔222 ضلع ساہیوال میں واٹر سپلائی کی دو سکیمیں اور سیوریج کی ایک سکیم منظور کی ہے جن کی تفصیل یوں ہے:۔

1۔رورل واٹر سپلائی سکیم 120/9-L کمیر
2۔رورل واٹر سپلائی سکیم 112/9-L
3۔سیوریج سکیم 120/9-L کمیر

(ب) ان سکیموں کی کل لاگت 129.612 ملین ہے۔ جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

1	رورل واٹر سپلائی سکیم L-9/120 کمیر	78.408 ملین روپے
2	رورل واٹر سپلائی سکیم L-9/112	4.512 ملین روپے
3	سیوریج سکیم L-9/120 کمیر	46.692 ملین روپے
	ٹوٹل	129.612 ملین روپے

ان تین سکیموں میں سے دو سکیمیں رورل واٹر سپلائی سکیم L-9/112 اور سیوریج سکیم L-9/120 کمیر مکمل ہو چکی ہیں جبکہ رورل واٹر سپلائی سکیم L-9/120 کمیر تاحال نامکمل ہے۔

(ج) واٹر سپلائی سکیم کمیر L-9/120 تاحال مکمل نہ ہو سکی کیونکہ اس Unfunded سکیم کے لئے فنانس ڈیپارٹمنٹ نے 2 کروڑ 92 لاکھ روپے مالی سال 14-2013 میں جاری کئے لیکن محکمہ اوقاف کی طرف سے پانی کی ٹینکی کے لئے درکار زمین مہیا نہ کئے جانے کی وجہ سے بروقت کام شروع نہ ہو سکا اور 20 کروڑ کے فنڈز surrender کرنا پڑے۔ تاہم محکمہ اوقاف کو زمین کی مد میں 34 لاکھ روپے کی ادائیگی کر دی گئی ہے۔ اس سکیم کو دوبارہ محکمہ پبلک ہیلتھ کی سکروٹنی کمیٹی میں لایا گیا اور کمیٹی نے جولائی 2015 میں اس سکیم کے لئے ایک کروڑ 76 لاکھ روپے منظور کئے۔ یہ فنڈز جاری ہونے کے بعد سکیم پر دوبارہ کام شروع کر دیا جائے گا۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب قائم مقام سپیکر: جناب امجد علی جاوید مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون ممانعت شیشہ نوشی 2015 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ ایوان پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب امجد علی جاوید: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"The Punjab Prohibition of Sheesha Smoking Bill 2014 (Bill No.6 of 2014) moved by Ch Shahbaz Ahmad MPA (PP-143)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی
میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کردی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"The Punjab Prohibition of Sheesha Smoking Bill 2014 (Bill No.6 of 2014) moved by Ch Shahbaz Ahmad MPA (PP-143)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی
میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کردی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"The Punjab Prohibition of Sheesha Smoking Bill 2014 (Bill No.6 of 2014) moved by Ch Shahbaz Ahmad MPA (PP-143)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی
میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کردی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: جناب احسن ریاض فتیانہ مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

سوال نمبر 2338/14 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب احسن ریاض فتیانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"Question No.2338/2014 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے
کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کردی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"Question No.2338/2014 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"Question No.2338/2014 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

توجہ دلاؤ نوٹس

(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا)

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ میاں طارق محمود کا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 877 ہے۔ وزیر قانون و پارلیمانی امور کی طرف سے request آئی ہوئی ہے، وہ اسلام آباد میں ہیں تو اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ آج ایک ہی تحریک استحقاق محترمہ راحیلہ انور کی ہے۔ محترمہ! اس تحریک استحقاق کا کیا کرنا ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق کو pending رہنے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں، اس تحریک استحقاق کو pending کیا جاتا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جناب احسن ریاض فتیانہ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! آج میرے ساتھ ایک بڑا عجیب و غریب واقعہ پیش آیا۔ میرے حلقے کے ایک آدمی کو ایک مسئلہ تھا جس کے لئے میں نے ایڈیشنل آئی جی ٹریفک سے ملنا تھا تو مجھے اطلاع ملی کہ وہ سکیورٹی خدشات کے مدنظر قربان لائن والے اپنے آفس میں shift ہو چکے ہیں۔ سائل اندر پہنچ گیا لیکن جب میں نے گیٹ پر جاکر پوچھا کہ میں نے ایڈیشنل آئی جی ٹریفک سے ملنا ہے تو مجھے کہا گیا کہ کوئی ممبر پارلیمنٹ without appointment ایڈیشنل آئی جی ٹریفک سے نہیں مل سکتا اور یہ اُن کے specific orders ہیں۔ جملہ پولیس افسران کے یہی orders ہیں کہ جب تک ہم سے اجازت نہ لی جائے بے شک ممبر ہو، وزیر ہو یا جو مرضی ہو، وہ اندر نہیں آسکتا۔ یہ بات مجھے وہاں گیٹ پر موجود انچارج محمد نصر اللہ نے بتائی اور میں نے اُن کو کہا کہ ہم ممبران ہیں اور ہمیں استحقاق ہوتا ہے کیونکہ ہم یہاں پر عوام کے مسائل کے لئے آتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ سکیورٹی خدشات بہت زیادہ ہیں۔ میں آپ سے صرف یہ پوچھنا چاہوں گا کہ سکیورٹی خدشات صرف پولیس والوں کے لئے ہیں اور پولیس افسران عوام کے مسائل کے حل کے لئے نہیں ہیں کیا وہ لوگ اپنے دفاتر میں صرف چھپنے کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کون سے پولیس آفیسر کو ملنے گئے تھے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں رائے الطاف ایڈیشنل آئی جی ٹریفک سے ملنے گیا تھا۔

جناب محمد حسان ریاض: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محمد حسان ریاض!

جناب محمد حسان ریاض: جناب سپیکر! میں بھی اسی دفتر میں گیا ہوں تو وہاں گیٹ پر موجود پولیس اہلکار نے مکمل وردی بھی نہیں پہنی ہوئی تھی اُس نے مجھے اندر جانے سے روک دیا۔ اُس نے کہا کہ ہم نے اندر سے پوچھا ہے تو انہوں نے کہا ہے کہ ان کو اندر نہیں آنے دینا۔ میرا سوال یہ ہے کہ اگر انہیں خطرہ ہے تو انہوں نے اپنی سکیورٹی کی وجہ سے اپنا دفتر بدلا ہو گا اور وہ اندر بحفاظت بیٹھے ہوں گے۔ اُن کو خطرہ اُس سائل سے ہے جو اندر جا چکا ہوا ہے جس کو میں نے بھیجا ہے کہ تم وہاں میرا انتظار کرو میں آتا ہوں۔ وہ سائل اندر بیٹھا ہوا ہے اور مجھے اندر نہیں جانے دیا جا رہا۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جناب احسن ریاض فتیانہ اور جناب محمد حسان ریاض! آپ اس معاملہ پر تحریک استحقاق لے کر آئیں تو ہم اس پر اُن سے جواب لیتے ہیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اب تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 236/15 میاں طارق محمود کی ہے یہ پڑھی جا چکی ہے۔ جی، گوندل صاحب!

ایلیٹ ٹریننگ سکول بیدیاں روڈ پر دوران ٹریننگ وفات پانے والے کانسٹیبلوں کے ورثاء کو قانونی مراعات دینے کا مطالبہ

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ بات درست ہے کہ محکمہ پولیس میں اگر کوئی ملازم دوران سروس فوت ہو جاتا ہے تو اُس کے خاندان میں سے ایک فرد کو نوکری دی جاتی ہے۔ محکمہ پولیس میں اگر کوئی ملازم دوران ڈیوٹی پولیس مقابلہ میں یا اپنا دفاع کرتے ہوئے شہید ہو جاتا ہے تو آئی جی صاحب متوفی کی طرف سے جاری کردہ ہدایات اور رولز و قانون کے مطابق اُس کے بیٹے یا غیر شادی شدہ بیٹی اور اگر بیٹا یا بیٹی نہیں ہے تو اُس کے بہن یا بھائی یا پھر بیوہ کو ایک سے 5 گریڈ یا جونیئر کلرک یعنی جو بھی اُس کی qualification ہو اُس کے مطابق سروس دی جاتی ہے۔ مرحوم کانسٹیبل خیام رزاق جو کہ دوران ٹریننگ، ایلیٹ سنٹر بیدیاں، لاہور میں فوت ہو گیا تھا۔ مرحوم کانسٹیبل کی والدہ محترمہ مسماۃ کنیز فاطمہ کو رولز و قواعد کے مطابق تمام تر واجبات ادا کر دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح سب انسپکٹر محمد رفیق جو کہ ملزمان کو عدالت سے واپس لے جاتے ہوئے ملزمان کی رائفل سے فائر ہونے کی وجہ سے فوت ہو گئے۔ رولز و قانون اور کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق لواحقین کو تمام واجبات و بقایا جات ادا کر دیئے گئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 459/15 جناب طارق محمود باجوہ کی ہے۔ جی، گوندل صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر!اس تحریک التوائے کار کاابھی مفصّل جواب نہیں آیاتواس تحریک التوائے کار کوpendingفرمادیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کوnext weekتک کے لئےpendingکرتے ہیں۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر15/430جناب امجد علی جاوید، جناب محمد آصف باجوہ(ایڈووکیٹ)اور محترمہ عائشہ جاوید کی ہے۔جی، گوندل صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر!اس تحریک التوائے کار کو بھی پرسوں تک کے لئےpendingکردیں۔

جناب قائم مقام سپیکر:اس تحریک التوائے کار کو پرسوں تک کے لئےpending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر15/657جناب محمد ناصر چیمہ، سردار وقاص حسن موکل، محترمہ خدیجہ عمر کی طرف سے ہے۔جی، گوندل صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر!اس تحریک التوائے کار کو بھیpendingکردیں۔

جناب قائم مقام سپیکر:اس تحریک التوائے کار کو بھیnext weekتک کے لئےpendingکیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر15/679جناب امجد علی جاوید کی ہے۔جی، گوندل صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر!اس تحریک التوائے کار کاابھی جواب نہیں آیالہٰذااس تحریک التوائے کار کو بھیpendingفرمالیں۔

جناب قائم مقام سپیکر:اس تحریک التوائے کار کو بھیnext weekتک کے لئےpendingکیا جاتا ہے۔اگلی تحریک نمبر15/830چودھری اشرف علی انصاری کی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر!یہ تحریک التوائے کارout of turnپڑھی گئی تھی اس تحریک التوائے کار کاابھی جواب نہیں آیا۔

جناب قائم مقام سپیکر:اس تحریک التوائے کار کو بھیnext weekتک کے لئےpendingکیا جاتا ہے۔اگلی تحریک15/833جناب جاوید اختر کی ہے یہ تحریک التوائے کار پڑھی جاچکی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر!یہ تحریک التوائے کار بھیout of turnپڑھی گئی تھی اس تحریک التوائے کار کا جواب بھی ابھی نہیں آیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بالکل یہ تحریک التوائے کار بھی out of turn پڑھی گئی تھی اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/839 محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کی ہے۔ یہ تحریک التوائے کار بھی out of turn پڑھی گئی ہے اس تحریک التوائے کار کو آج کے لئے pending کیا گیا تھا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب بھی نہیں آیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: گوندل صاحب! یہ تحریک التوائے کار تو آج کے لئے pending کی گئی تھی۔ یہ بڑا important matter تھا کیونکہ آج میٹرک کے ضمنی امتحانات شروع ہو رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب کل تک کے لئے pending کر لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: گوندل صاحب! اس تحریک التوائے کار کا جواب کل منگوا لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اگلی تحریک نمبر 15/698 سردار شہاب الدین خان کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 700 سردار شہاب الدین خان، محترمہ فائزہ احمد ملک کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 704 بھی سردار شہاب الدین خان، محترمہ فائزہ احمد ملک کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/708 سردار وقاص حسن موکل، محترمہ خدیجہ عمر، سردار محمد آصف نکئی کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/710 جناب احسن ریاض فتیانہ کی ہے۔ جی، فتیانہ صاحب!

تحصیل چک جھمرہ کے چک نمبر RB/156 میں قائم بی ایچ یو بنیادی سہولیات سے محروم

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "پاکستان" مورخہ 13۔جولائی 2015 کی خبر کے مطابق "محکمہ کی عدم توجہی بی ایچ یو چک نمبر RB/156 بنیادی سہولیات سے محروم"، "ماں اور بچے کی صحت کے مربوط پروگرام کے تحت بھرتی ہونے والے سٹاف کو ڈیوٹی سرانجام دینے میں مشکلات کا سامنا"، "وزیراعلیٰ پنجاب، ڈی سی او فیصل آباد سے نوٹس لینے کی اپیل"۔ تفصیلات کے مطابق تحصیل چک جھمرہ RB/156 دھیڑ میں واقع بی ایچ یو محکمہ صحت کی عدم توجہی کے باعث بنیادی سہولیات سے محروم ہے۔ MNCH پروگرام کے تحت بھرتی ہونے والے دُور دراز سے ڈیوٹی کے لئے آنے والے female staff کو بی ایچ یو میں دیگر سنٹروں کی طرح رہائشوں کا انتظام نہ ہونے کی وجہ سے مشکلات کا سامنا ہے۔ سیوریج پائپ لائن اور گٹر ٹوٹے ہونے کی وجہ سے اور گندے پانی کی وجہ سے تعفن مختلف بیماریوں کا مؤجب بن رہا ہے۔ علاوہ ازیں بی ایچ یو میں جنگلی کیکر اور جھاڑیاں اور گندہ پانی مکھی، مچھر، سانپ، بچھو اور دیگر موذی کیڑے مکوڑوں کی افزائش اور ڈینگی وائرس پھیلنے کا موجب ہیں۔ ہسپتال کی کھڑکیوں کی جالیاں اور شیشے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔ بی ایچ یو کی اس ابتر صورتحال کی وجہ سے مریض بھی آنے سے کتراتے ہیں۔ چاردیواری جگہ جگہ سے ٹوٹی ہونے کی وجہ سے ملحقہ ڈیروں کے مکینوں نے بی ایچ یو کو گزرگاہ بنایا ہوا ہے اور ان کے جانور بھینس، بکریاں وغیرہ بھی چلتی پھرتی نظر آتی ہیں۔ MNCH کے سٹاف و اہل علاقہ اور نواحی حلقوں نے وزیراعلیٰ پنجاب اور ڈی سی او فیصل آباد سے مطالبہ کیا ہے کہ ہسپتال کے تمام تر مسائل کو جلد از جلد حل کروایا جائے تاکہ علاقہ مکینوں کو صحت عامہ کی بہتر سے بہتر سہولیات میسر ہو سکیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! بنیادی مرکز صحت چک نمبر 156 ر۔ب تحصیل چک جھمرہ ضلع فیصل آباد چک جھمرہ سے تقریباً دس کلو میٹر دور میں

چک جھمرہ شاہ کوٹ روڈ پر واقع ہے۔اس بنیادی مرکز صحت میں صرف میڈیکل آفیسر کی ایک ہی رہائش ہے۔ ہسپتال کی عمارت اور رہائش اچھی حالت میں ہے، شیشے اور جالیاں مکمل ہیں، سیوریج کا نظام چالو ہے، ہسپتال میں کوئی جھاڑیاں وغیرہ نہ ہیں اور بیرونی دیوار کا کچھ حصہ قابل مرمت ہے۔ ہسپتال گاؤں کی آبادی کے ساتھ واقع ہے چونکہ یہ ہسپتال بڑی سڑک پر ہے اس لئے لوگوں کا ہسپتال میں اپنی ضرورت کے تحت آنا جانا رہتا ہے۔اس کے علاوہ گزر گاہ نہ ہے مین گیٹ کھلا ہونے کی وجہ سے اتفاقاً کوئی مال مویشی اندر آ سکتا ہے اس کے علاوہ عام طور پر اندر کوئی جانور نہیں ہوتا۔اگر کبھی برسات کے موسم میں گھاس پھوس ہو جائے تو اس کی بروقت کٹائی کر دی جاتی ہے۔ مروجہ قوانین کے تحت ایل ایچ وی بھرتی ہوئی ان کو میڈیکل آفیسر کی رہائش میں سے دو کمرے دے دیئے گئے ہیں۔یہ بنیادی مرکز صحت MNCH services کے حوالے سے 24 گھنٹے کھلا رہتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس لئے تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوا۔

تعزیت

معزز ممبر شیخ اعجاز احمد کے بہنوئی کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ اعجاز احمد، ایم پی اے کے بہنوئی شیخ محمد خالد صاحب کل وفات پا گئے ہیں ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر ایوان میں دعائے مغفرت کی گئی)

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جناب امجد علی جاوید!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میری گیارہ تحاریک التوائے کار تھیں۔ان میں سے ایک انتہائی اہم اور بھیانک خبر پر میری تحریک التوائے کار تھی۔ان گیارہ کی گیارہ تحاریک کو reject کر دیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب تو میں آگے چلا گیا ہوں۔اس کو کل دیکھتے ہیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے salaries کے حوالے سے اس دن مہربانی فرمائی تھی۔ آپ نے کہا تھا کہ meetings hold ہوں گی ایک meeting ہوئی ہے۔ ہمارے ممبران جاننا چاہ رہے ہیں۔ آج بھی ایک meeting ہونی تھی اس کا کچھ پتا ہے اور نہ کوئی موجود ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! آج لاء منسٹر صاحب اسلام آباد چلے گئے ہیں۔ اس دن ان کی بڑی detail میں meeting ہوئی تھی۔ اس میں تمام جماعتوں کے پارلیمانی لیڈرز موجود تھے۔ ان کا آپس میں شاید ایک دو معاملات پر اختلاف ہوا تھا تو آج کے لئے meeting pending ہوئی تھی۔ لاء منسٹر صاحب اسلام آباد چلے گئے ہیں۔ وہ صبح آئیں گے اور اس پر meeting کریں گے۔ انشاء اللہ اسی session میں امید ہے کہ کچھ نہ کچھ ہو جائے گا۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! آپ کی بہت مہربانی۔ سارے معزز ممبران آپ کو یاد رکھیں گے اس لئے آپ یہ ضرور عنایت کیجئے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مہربانی۔ اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔

کورم کی نشاندہی

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! کورم پورا کرائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے۔ پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب قائم مقام سپیکر: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اب اجلاس بروز منگل مورخہ 8۔ ستمبر 2015 صبح 10:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2015

منگل، 8۔ ستمبر 2015

(یوم الثلاثہ، 23۔ ذیقعد 1436ھ)

سولھویں اسمبلی: سولھواں اجلاس

جلد 16: شمارہ 10

687

جناب قائم مقام سپیکر کا بطور ڈپٹی سپیکر اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(12)/2013/1275. Dated: 8th September 2015. On resumption of office as such by **Rana Muhammad Iqbal Khan**, *Speaker*, Provincial Assembly of the Punjab, **Sardar Sher Ali Gorchani,** *Deputy Speaker*, Provincial Assembly of the Punjab, ceases to act as Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, with immediate effect.

RAI MUMTAZ HUSSAIN BABAR
Secretary

689

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 8۔ ستمبر 2015

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات آبپاشی اور سماجی بہبود و بیت المال)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

(مورخہ یکم ستمبر 2015 کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھی گئی ترمیم شدہ قرارداد)

میاں محمد اسلم اقبال: یہ ایوان ملک میں دہشت گردی کی سرگرمیوں کی بھرپور مذمت کرتا ہے اور دہشت گرد عناصر کے خلاف لڑنے والے اداروں اور شخصیات کی خدمات کو خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔ اس ایوان کی رائے ہے کہ دہشت گردی کے واقعات میں وطن عزیز کے لئے جان قربان کرنے والی شخصیات کو سرکاری طور پر شہید کے لقب سے پکارا جائے۔ نیز دہشت گردی میں شہید ہونے والے افراد کے لواحقین کو اُن کی سماجی اور مالی حیثیت کے مطابق مراعات دی جائیں۔

(موجودہ قراردادیں)

1۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر: اس ایوان کی رائے ہے کہ جنوبی پنجاب میں حالیہ سیلاب کی تباہ کاریوں کی وجہ سے ضائع ہونے والی قیمتی انسانی جانوں، مویشی، گھر اور فصلوں کے نقصانات کے ازالہ کے لئے فوری طور پر ان کی بحالی اور متاثرین کی مکمل مدد کی جائے۔

2۔ جناب محمد سبطین خان: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں حکومتی نرخوں کے مطابق گوشت کی فروخت یقینی بنائی جائے۔

3۔ جناب رمیش سنگھ اروڑا: اس ایوان کی رائے ہے کہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کی معاشی و سماجی ترقی اور دیگر گرانقدر خدمات پر لاہور کی کسی اہم شاہراہ، یادگار یا سرکاری عمارت کو اُن کے نام سے منسوب کیا جائے۔

690

4۔ محترمہ خدیجہ عمر: صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان ورکنگ باؤنڈری پر بھارت کی بلااشتعال فائرنگ اور نہتے شہریوں کے قتل عام کی مذمت کرتا ہے اور اس اقدام کو یو این چارٹر اور انسانی حقوق کی خلاف ورزی قرار دیتا ہے۔ یہ ایوان بھارتی جارحیت کا منہ توڑ جواب دینے پر پوری قوم کی جانب سے پاک فوج کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ بھارت کی دہشت گردی اور بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی کو عالمی سطح پر اٹھانے کے اقدامات کئے جائیں۔

5۔ محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر کے تمام میڈیکل کالجز / یونیورسٹیز میں داخلے کے لئے انٹری ٹیسٹ ختم کیا جائے اور طلباء وطالبات کو میرٹ پر داخلے دیئے جائیں۔

691

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا سولھواں اجلاس

منگل،8۔ ستمبر2015

(یوم الثلاثہ،23۔ ذیقعد1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10بج کر35منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ ۖ فَمَنْ
أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَأُولَٰئِكَ يَقْرَءُونَ كِتَابَهُمْ وَلَا يُظْلَمُونَ
فَتِيلًا (71) وَمَنْ كَانَ فِي هَٰذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ
وَأَضَلُّ سَبِيلًا (72)

سورۃ بنیٓ اسرآئیل 71 تا 72

جس دن ہم سب لوگوں کو ان کے پیشواؤں کے ساتھ بلائیں گے تو جن (کے اعمال) کی کتاب ان کے داہنے ہاتھ میں دی جائے گی وہ اپنی کتاب کو (خوش ہو ہو کر) پڑھیں گے اور ان پر دھاگے برابر بھی ظلم نہ ہوگا (71) اور جو شخص اس (دنیا) میں اندھا ہو وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا اور (نجات کے) رستے سے بہت دور (72)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

حضور ایسا کوئی انتظام ہو جائے
سلام کے لئے حاضر غلام ہو جائے
میں صرف دیکھ لوں اک بار گنبد خضریٰ
بلا سے پھر میری زندگی میں شام ہو جائے
حضور آپ جو چاہیں تو کچھ نہیں مشکل
سمٹ کے فاصلہ یہ چند گام ہو جائے
حضور آپ جو کہہ دیں تو بات بن جائے
حضور آپ جو چاہیں تو کام ہو جائے

سوالات

(محکمہ جات آبپاشی اور سماجی بہبود و بیت المال)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات آبپاشی اور سماجی بہبود و بیت المال سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال نمبر3615 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر2512 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر6043 میاں طارق محمود کا ہے۔وہ مجھے اس سوال کو pending کرنے کی request کر گئے تھے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر3257ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کوdispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر6296 میاں طاہر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھیdispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر4420 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر!آج میرے خیال سے محکمہ نے جان بوجھ کر جلد سیشن شروع کروایا ہے۔

جناب سپیکر: جی، جان بوجھ کر نہیں بلکہ Chair کی طرف سے آپ کو کل commitment دی گئی تھی کہ ہم اجلاس جلد شروع کریں گے۔اگلا سوال نمبر6344 قاضی احمد سعید کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کوdispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر4421 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھیdispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر6664 میاں طاہر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھیdispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر5853جناب امجد علی جاوید کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھیdispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر مراد راس کا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر6837 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: بیت المال پنجاب میں غرباء میں تقسیم کی گئی رقوم سے متعلقہ تفصیلات

*6837: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور کو سال 14-2013 اور 15-2014 کے دوران کتنی رقم سال وار بیت المال پنجاب کی جانب سے موصول ہوئی؟

(ب) اس رقم سے کتنی غرباء میں تقسیم کی گئی اور کتنی فلاحی کاموں پر خرچ ہوئی؟

(ج) ان سالوں کے دوران جو فلاحی کام اس ضلع میں سرانجام دیئے گئے ان کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) پنجاب کے ہر ضلع میں ایک ضلعی بیت المال کمیٹی کام کر رہی ہے ضلع لاہور میں چار ضلعی بیت المال کمیٹیاں کام کر رہی ہیں ان کمیٹیوں کو سال 14۔2013 اور 15-2014 میں بیت المال کونسل کی جانب سے جاری کردہ رقم کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

نام کمیٹی	سال	رقم
لاہور سٹی کمیٹی	2013-14	1765106
لاہور صدر کمیٹی	2013-14	1765105
ماڈل ٹاؤن کمیٹی	2013-14	1765106
کینٹ کمیٹی	2013-14	1765106
ٹوٹل		7060423

نام کمیٹی	سال	رقم
لاہور سٹی کمیٹی	2014-15	1891832
لاہور صدر کمیٹی	2014-15	1891832
ماڈل ٹاؤن کمیٹی	2014-15	1891832
کینٹ کمیٹی	2014-15	1891832
ٹوٹل		7567328

(ب)

سال	غرباء میں تقسیم	رفاہی کاموں پر تقسیم
2013-14	12193760	1550000
2014-15	4703000	500000

(ج)

سال	نام رفاہی ادارہ جات	مقصد	رقم
2013-2014	کیرن الائیڈ سوسائٹی فار سپیشل ایجوکیشن	خرید کمپیوٹر	200000
	الادوود ویلفیئر سوسائٹی	خرید ادویات	50000
	شائن ویلفیئر سوسائٹی راوی روڈ	خرید ای سی جی مشین	50000
	الرحیم ویلفیئر فاؤنڈیشن	برائے انسداد ڈینگی	50000
	لاہور سپیچ سنٹر	خرید کمپیوٹر	50000
	سپرٹ ویلفیئر فاؤنڈیشن	معذور افراد کے لئے اکیڈمی	50000
	قائد ایجوکیشن سوسائٹی	خرید کمپیوٹر	50000
	اللہ ہو ویلفیئر سوسائٹی	دستکاری سکول	400000
	انجمن بہبودی مریضاں	سلائی کڑھائی	50000
	ارادہ ویلفیئر آرگنائزیشن	بحالی معذوراں	50000
	مشعل فاؤنڈیشن فار ہیومن ڈویلپمنٹ آرگنائزیشن	خرید ادویات	50000
	مدر اینڈ چائلڈ ریہبلیٹیشن	خرید الٹراساؤنڈ مشین	500000
2014-2015	شائن ویلفیئر سوسائٹی	خرید تھیلسیمیا مشین	500000
			1750000

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میرا سب سے پہلا ضمنی سوال یہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: کون سے جز کے بارے میں ہے؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! جز(الف) کے بارے میں ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس پر کوئی professionally آڈٹ کروایا جاتا ہے، پیسوں کا جو لین دین ہو رہا ہے اس پر outside کمپنی یا کسی سے کبھی آڈٹ کروایا گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! شکریہ۔ پہلے طریق کار یہ تھا کہ جس این جی او یا individual کو کوئی فنڈز دیئے جاتے تھے تو ڈسٹرکٹ کمیٹی اس کو approve کرتی تھی۔ اگر کوئی کیس پنجاب کونسل میں آتا تھا تو اس کی approval پنجاب بیت المال کا امین دیتا تھا۔ آڈٹ کے لحاظ سے جتنی بھی این جی اوز ہیں جب تک وہ اپنی performance base

اور اپنے financial matters کو ایک چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ سے آڈٹ کروا کر ہر سال سالانہ آڈٹ رپورٹ نہیں دیتی تھیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ جواب لمبا کر رہے ہیں۔ انہوں نے جو آپ سے سوال پوچھا ہے صرف اسی کے بارے بتادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! اس کا آڈٹ ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: بس آڈٹ ہوتا ہے تو بات ختم ہو گئی۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں نے پوچھا ہے کہ آڈٹ کون کرتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! یہ چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ کرتا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ ڈیپارٹمنٹ کے فنڈز کا کون آڈٹ کر رہا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! کسی بھی چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ سے اس کو verify کروا کر جمع کرواتے ہیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میرا سوال کچھ اور ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو فنڈز ہر سال بیت المال کے ڈیپارٹمنٹ کو استعمال کے لئے دیتے ہیں اس ڈیپارٹمنٹ کی جتنی اکاؤنٹنگ ہے اس کا آڈٹ ہوتا ہے یا نہیں اور اگر ہوتا ہے تو کون کرتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! میں یہی بتا رہا ہوں کہ اس کا آڈٹ ہوتا ہے۔ اگر کسی معذور یا غریب نادار کو فنڈ دیا جاتا ہے تو اس کا ڈسٹرکٹ کمیٹی آڈٹ کرتی ہے۔ محکمہ جو فنڈز این جی اوز یا کسی individual کو release کرتا ہے تو این جی اوز پابند ہیں اور وہ کسی بھی چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ سے verify کروا کر رپورٹ جمع کرواتی ہیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میرے خیال میں آپ کے سامنے بھی میرا سوال بڑا clear ہے لیکن ابھی تک مجھے میرے سوال کا جواب نہیں مل رہا۔ میرا سوال یہ ہے کہ ان فنڈز کا یا محکمہ جو اکاؤنٹنگ کرتا ہے اس کا آڈٹ کون کر رہا ہے، کب آڈٹ ہو رہا ہے اور کون سی کمپنی آڈٹ کر رہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! میں پہلے گزارش کر چکا ہوں کہ اگر ڈاکٹر صاحب نے کسی سے بھی کوئی verification لینی ہے تو بتائیں۔ اِدھر لاہور میں سلیم اینڈ کمپنی نے 13-2012 کے آڈٹ کئے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں! ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں یہ بات کر رہا ہوں کہ سالانہ آڈٹ ایک ہی کمپنی کرتی ہے جو آپ نے hire کی ہوئی ہے، کیا وہ outside کمپنی ہے یا inside ہے اور آپ کی اپنی حکومت کی کمپنی ہے یا کسی outside کمپنی سے آڈٹ کرواتے ہیں؟

جناب سپیکر: وہ پرائیویٹ کرواتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! یہ outside کمپنیوں کے through آڈٹ ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب! آپ کی مہربانی۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! کیا یہ سلیم اینڈ کمپنی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! یہ سلیم اینڈ کمپنی ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! ایک اور سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! جز (ب) کے اندر انہوں نے بتایا ہے کہ غرباء اور رفاہی کاموں پر 14-2013 میں 12 ملین تقسیم کیا گیا۔

جناب سپیکر: 12 ملین سے آگے بھی رقم پڑھیں ناں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! یہ فنڈ 15-2014 میں one third پر آ گیا۔ کیا غرباء کم ہو گئے، کم لوگوں کو پیسوں کی ضرورت ہے، فنڈز کی کمی ہو گئی، ہم نے بہت ترقی کر لی، لوگوں کے حالات بہتر ہو گئے ہیں یا کیا وجوہات تھیں، آپ رفاہی کاموں میں بھی دیکھیں تو 15 لاکھ سے 5 لاکھ روپے پر آ گئے ہیں اور غرباء میں تقسیم دیکھیں تو 12 ملین سے 4 ملین پر آ گئے ہیں اس کا جواب دیجئے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! 2013-14 میں اس لئے فنڈز زیادہ تھے کیونکہ 2011-12 میں کمیٹیاں فنکشنل نہیں تھیں لہٰذا اُس وقت جو surplus تھا وہ 2013-14 میں divide کر دیا گیا اس لئے یہ figures یہاں پر زیادہ دکھائی دے رہی ہیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میرا آخری سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! یہ کمیٹیاں 2011-12 میں فنکشنل کیوں نہیں تھیں، کیا یہ پروگرام نیا شروع ہوا ہے اور پہلے نہیں تھا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! میں نے گزارش کی ہے کہ میں اُس وقت اس اسمبلی کا حصہ نہیں تھا لیکن میری معلومات یہ ہیں کہ یہ کمیٹیاں اُس وقت فنکشنل نہیں تھیں۔ یہ کمیٹیاں کیوں فنکشنل نہیں تھیں تو ظاہر ہے کوئی وجوہات ہوں گی جن کی بنیاد پر یہ فنکشنل نہیں تھیں؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! ٹھیک ہے کیونکہ کوئی وجوہات تھیں۔

جناب سپیکر: اس کا مطلب ہے کہ آپ satisfy ہیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میرے خیال سے مارشل لاء تو نہیں لگا ہوا تھا لیکن گورنمنٹ فنکشنل نہیں تھی۔

جناب سپیکر: انہوں نے گورنمنٹ کی بات نہیں کی بلکہ کمیٹیوں کی بات کی ہے کہ وہ فنکشنل نہیں تھیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! یہ گورنمنٹ کی ہی کمیٹیاں ہیں۔ یہ کسی کی پرائیویٹ کمیٹیاں ہیں، میں نے بنائی ہیں اور نہ ہی آپ نے بنائی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی بڑی مہربانی۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ تو کہہ رہے تھے کہ میرا last question ہے۔آپ دوسروں کو بھی وقت دیں ناں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! باقیوں کے سوالات بھی take up نہیں ہوں گے کیونکہ ممبران ہی موجود نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، دیکھتے ہیں کہ ممبران ہیں یا نہیں؟ میں پہلے کچھ نہیں کہہ سکتا۔جی، اگلا سوال نمبر 6222 جناب محمد نعیم انور کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے

ڈاکٹر مراد راس! آپ تو کہہ رہے تھے کہ آگے میرا کوئی اور سوال نہیں ہے اور یہ آگیا ہے۔(قہقہہ)

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں نے دیکھا نہیں۔

جناب سپیکر: میں آپ کو بتا رہا ہوں اور میں غلط نہیں کہہ رہا کہ this is your question آپ اپنے سوال کا نمبر بولیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اس سوال کو pending کر دیں کیونکہ میں نے اسے پڑھا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! کیسے pending کر دیں؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! چلیں، میں نے accept کر لیا کہ ڈیپارٹمنٹ اتنا زبردست چل رہا ہے اور میں۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ صفحہ نمبر 13 پر پہنچیں اور دیکھیں آپ کا سوال ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! سوال نمبر 6838 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: بزرگ شہریوں، بے سہارا بچوں کے لئے رہائشی اداروں سے متعلقہ تفصیلات

*6838: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں بے سہارا بزرگ شہریوں اور یتیم و بے سہارا بچوں کے لئے محکمہ نے کتنے رہائشی ادارے قائم کئے ہیں؟

(ب) ان اداروں میں مقیم بے سہارا بزرگ شہریوں کو کیا سہولیات مہیا کی جاتی ہیں اور ان کے لئے داخلہ کا کیا معیار ہے نیز یتیم و بے سہارا بچوں کو کیا کیا سہولیات مہیا کی جاتی ہیں، فنی و عام تعلیم کا کیا اہتمام ہے ؟

(ج) آئندہ کس کس شہر میں مزید ادارے قائم کرنے کا منصوبہ تیار کیا گیا ہے اور اگر کوئی منصوبہ تیار نہیں کیا گیا، تو اس کی کیا وجہ ہے، کیا حکومت یہ ادارے تعمیر کرنے کے لئے مختلف فلاحی اداروں سے تعاون کرنے کو تیار ہے ؟

(د) پنجاب بھر میں Vagrancy Act کے مطابق کتنے ادارے کہاں کہاں قائم کئے گئے ہیں ؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) محکمہ سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام لاہور میں بے سہارا اور بزرگ شہریوں کے لئے ایک ادارہ "عافیت" اور یتیم اور بے سہارا بچوں کے لئے ایک ادارہ "دارالاطفال" اور بچیوں کے لئے "کاشانہ" کام کر رہے ہیں۔

(ب) ان اداروں میں سہولتوں، داخلے کے طریق کار کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

ادارہ عافیت لاہور: اس ادارے میں وہ بزرگ شہری جو غریب، بے سہارا، بے اولاد اور لاوارث ہوں اور ان کی عمر 60 سال سے زیادہ ہو اور وہ جسمانی اور ذہنی طور پر تندرست ہوں اس ادارے میں تاحیات رہ سکتے ہیں۔ مزید برآں بزرگ شہری جو ادارے میں مقیم ہیں ان کو پناہ، مفت کھانا، میڈیکل کی سہولت اور تفریحی سہولتیں فراہم کی جاتی ہیں۔

ادارہ کاشانہ لاہور: اس ادارے میں بے سہارا اور غریب بچیوں کو داخلہ دیا جاتا ہے جن کی عمر پانچ سال سے زیادہ ہو جسمانی اور ذہنی طور پر تندرست ہوں اس ادارہ میں rehabilitation تک قیام کر سکتی ہیں مزید برآں ان کو مفت پناہ، کھانا، مذہبی اور تدریسی تعلیم، میڈیکل، تفریحی اور ووکیشنل ٹریننگ کی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

ادارہ دارالاطفال: اس ادارے میں غریب، یتیم اور بے سہارا بچوں کو داخلہ دیا جاتا ہے جن کی عمر پانچ سال سے زیادہ ہو بچے (میل) 18 سال کی عمر اور بچیاں rehabilitation تک قیام کر سکتے ہیں ان کو مفت پناہ، کپڑے، کھانا، میڈیکل، مذہبی و تدریسی تعلیم، تفریحی و ٹیکنیکل اور ووکیشنل ٹریننگ بھی دی جاتی ہے۔

(ج) محکمہ کا ضلع فیصل آباد میں 16-2015 میں ADP scheme کے تحت بزرگ افراد کے لئے ایک اولڈ ایج ہوم بنانے کا ارادہ ہے۔

(د) پنجاب میں Punjab Vagrancy Ordinance,1958 کے تحت محکمہ سوشل ویلفیئر میں بھکاریوں کی بحالی کے لئے (Welfare Home for Beggars) لاہور میں قائم ہے اور مکمل طور پر کام کر رہا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں اس سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ میرے عزیز (قہقہہ)

اگلا سوال نمبر 6250 جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ) کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6281 جناب امجد علی جاوید کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6316 سردار شہاب الدین خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6517 جناب محمد نعیم انور کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان کا ہے۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 6545 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پی پی۔57 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں راجباہوں پر موگہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*6545: لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔87 ٹوبہ ٹیک سنگھ کا زیادہ تر رقبہ ٹیل پر واقع ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ راجباہوں پر موگوں کا سائز بڑا کر کے پانی چوری کر لیا جاتا ہے جس کی وجہ سے ٹیل پر پانی نہیں پہنچتا؟

(ج) کیا محکمہ مذکورہ حلقہ میں راجباہوں سے پانی چوری کی روک تھام کے لئے ذمہ داران کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تاکہ ٹیل کے رقبہ پر بھی پانی پہنچ سکے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ):

(الف) پی پی ۔87 ٹوبہ ٹیک سنگھ، لوئر گوگیرہ ڈویژن میں راجباہ ترکھانی اور مونگی کی ٹیل، برالہ ڈویژن میں راجباہ بھوجہ کی ٹیل کا رقبہ واقع ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ راجباہوں پر موگوں کا سائز بڑا کر کے پانی چوری کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے ٹیل پر پانی نہیں پہنچتا۔ اپریل تا جون 2015 کے دوران تینوں راجباہوں کی ٹیل پر مطابق شیئر پانی پہنچتا رہا ہے ثبوت کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اگر کوئی زمیندار موگہ جات کے سائز کو تبدیل کرے تو فوراً اس کی درستی کر دی جاتی ہے اور قاصران کے خلاف رپورٹ برائے اندراج ایف آئی آر پولیس کو بھیج دی جاتی ہے اور کارروائی تاوان بھی کی جاتی ہے۔

(ج) پانی چوری کی روک تھام کے لئے محکمہ پانی چوری کرنے والے ذمہ داران کے خلاف قانونی کارروائی کر کے رپورٹ برائے اندراج ایف آئی آر پولیس کو بھیجتا ہے اور تاوان کیس مکمل کر کے پانی چوری کرنے والے زمینداران کو بھاری تاوان بھی لگایا جاتا ہے۔ ثبوت کے لئے تین ماہ کی gauges ایوان کی میز پر رکھ دی ہیں جس کے مطابق ان تینوں راجباہوں کی ٹیل پر پانی بمطابق شیئر پہنچ رہا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میرا حلقہ پی پی۔87 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ہے کیونکہ میرا ٹوٹل حلقہ ٹیل پر واقع ہے جس میں تین راجباہوں کی ٹیلیں ہیں جن میں مونگی راجباہ، درکھانی راجباہ اور لوئر گوگیرہ ہے جس میں برالہ ڈویژن میں راجباہ بھوجہ کی ٹیل ہے۔ تینوں ٹیلوں کے متعلق محکمہ نے کاغذی طور پر لکھ دیا ہے کہ ٹیلوں پر چھ ماہ پانی پہنچتا رہا ہے اور ساتھ میں تسلیم بھی کیا ہے کہ پیچھے موگہ جات کو بڑا کر کے ان سے پانی چوری ہوتا ہے اور بعد میں ہم ٹھیک کر دیتے ہیں لیکن on ground یہ ہو رہا ہے کہ F.Os بے چاروں کے پاس کوئی power نہیں ہے---

جناب سپیکر: آپ سوال کریں میں ان سے پوچھوں گا۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: جناب سپیکر! میں سوال ہی کی طرف آ رہا ہوں کہ F.Os کے پاس کوئی power نہیں ہیں اور جو بھی powers ہیں وہ ایکسین اور ایس ای کے پاس ہیں اور موگہ جات اسی طریقے سے کھول کر بڑے کئے جا رہے ہیں اور پانی چوری کے موجب متعلقہ ایس ڈی اوز ہیں اس لئے میرا سوال یہ ہے کہ میرے حلقے کے تینوں راجباہوں کے آخری گاؤں، اگر میرے ساتھ معزز پارلیمانی سیکرٹری اور محکمہ کے کوئی افسر جائیں تو ان تینوں گاؤں میں پانی ٹیل پر پہنچا کر دکھا دیں تو میں تسلیم کر لوں گا کہ پانی پہنچ رہا ہے تو ٹیل پر پانی نہیں پہنچ رہا۔

جناب سپیکر: جی، ابھی پوچھتے ہیں پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتائیں وہ کہہ رہے ہیں کہ تینوں موگہ جات پر پانی کیوں نہیں پہنچ رہا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ کرنل صاحب کے حلقہ پی پی۔87 کے تین راجباہ ہیں جن میں راجباہ درکھانی کی 2013 میں لائننگ مکمل ہو چکی ہے۔ ڈیپارٹمنٹ نے تین ماہ کی ٹیل کی جو گیج ہے وہ بھی ساتھ لگائی ہوئی ہے، راجباہ مونگی پر R.D-0 سے R.D-55 تک کام مکمل ہو گیا ہے head to mid کہہ رہے ہیں، R.D-55 سے R.D-70 تک یہ ongoing ہے جس میں ڈویژن بنی ہوئی ہے، R.D-70 سے لے کر ٹیل تک مکمل ہو گیا ہے اور اس کے بھی موگہ جات مکمل ہونے ہیں اس لئے اس کی ٹیل پر پانی کی shortage ہے۔ تیسرا راجباہ بھوجہ کی بھی ٹیل بنتی ہے اور اس کی پوزیشن یہ ہے کہ یہ mid سے R.D-62 سے لے کر R.D-80 تک یہ lined ہے اور head to mid ابھی کچا ہے۔ فی الوقت اس کو head سے mid تک نہیں رکھا اور انشاء اللہ اگلے مالی سال میں اس کو take up کریں گے اور جب یہ مکمل ہو جائے گی تو ٹیل پر پانی کی صورتحال بہتر ہو جائے گی۔

جناب سپیکر! انہوں نے پانی چوری کے متعلق بھی پوچھا ہے تو اس حوالے سے گزارش یہ ہے کہ میں نے پہلے بھی اس معزز ایوان کو آگاہ کیا تھا کہ اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کے پاس اپنی کوئی force نہیں ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کی کاوشوں سے ایک کمیٹی constitute کی ہے جس کے کنونیر وزیر آبپاشی ہیں جبکہ محمود چیمہ قائمہ کمیٹی کے چیئرمین، سیکرٹری اریگیشن کمیٹی کے سیکرٹری اور ممبر بھی ہیں، ایڈیشنل سیکرٹری ہوم، ممبر بورڈ آف ریونیو nominee by SMBR اور ایک ڈی آئی جی پولیس nominee by IG ممبران ہیں۔ اب اریگیشن سے متعلق پانی چوری، تاوان اور اس کی زمینوں پر جو قبضے ہوئے ہیں تو اس سلسلے میں یہ کمیٹی constitute ہو گئی ہے جس کی پہلی میٹنگ

اس ماہ کی تین تاریخ کو ہو چکی ہے جس میں تمام ڈیپارٹمنٹس پولیس، ہوم، SMBRاور بورڈآف ریونیو کے ممبر نے بیٹھ کر پانی چوری سے متعلقہ، زمین اور تاوان سے متعلقہ matters پر بات کی ہے تو انشاءاللہ دوسری میٹنگ جب شروع ہوگی تو اس کی progress بہتر آئے گی۔کرنل صاحب نے کہا ہے کہ ٹیل پر پانی نہیں آرہااور معزز پارلیمانی سیکرٹری میرے ساتھ چلیں تو کرنل صاحب میرے بڑے بھائی ہیں، مجھے دعوت دیں اس سیشن کے بعد۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے آپ کو انہوں نے دعوت دے دی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! میں ضرور چلوں گا ان کے ساتھ اور اگر وہاں پر محکمہ کی غفلت ہوئی تو ان کے خلاف سخت ایکشن لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ تھا کہ ٹیل پر محکمہ کب پانی پہنچائے گا جس کا جواب نہیں آیا؟ لائننگ کے بارے میں انہوں نے بتایا ہے، پانی چوری کے مقدمات کے متعلق بتایا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ لائننگ کے بعد ٹیل پر پانی پہنچ جائے گا، کب پہنچے گا؟ پچھلے دس سال سے سُن رہے ہیں کہ پانی پہنچ جائے گا لیکن پہنچ نہیں رہا۔اس وقت حالات یہ ہیں کہ کسان سب سے زیادہ خسارے میں جارہا ہے کیونکہ اس کو فصل کی پوری قیمت مل رہی ہے نہ پانی مل رہا ہے تو مہربانی کریں اور محکمہ سے یہ request ہے کہ ٹیل پر پانی پہنچادیں۔ٹوبہ ٹیک سنگھ میں زیرزمین پانی کھارا ہے اور نہری پانی یہ پہنچاتے نہیں ہیں جس کی وجہ سے ٹیل کے کسان بڑی مشکل سے اپنا گزارہ کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ مکمل طور پر رپورٹ لے کر ان کے ساتھ بیٹھیں اور اس معاملے کو جلد از جلد resolve کرائیں۔ As earlier as possible

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جس طرح یہ فرماتے ہیں کہ وہاں پانی دیا جارہا ہے لیکن پورے پنجاب میں آج حالات یہ ہیں کہ کہیں بھی بھل صفائی کا کام نہیں ہوا۔۔۔

جناب سپیکر: کس کا کام نہیں ہوا؟

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بھل صفائی کا کام نہیں ہوا اور اس کے لئے۔۔۔

جناب سپیکر: اس کام کا ایک وقت ہوتا ہے میرے بھائی۔

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! نہیں ہو رہا اور گزشتہ تین چار سالوں سے نہیں ہو رہا اور یہ تمام چھوٹے موٹے راجباہ بند ہیں۔ جب پانی کی ضرورت ہوتی ہے ابھی مونجی کی فصل کو پانی کی ضرورت تھی تو کہیں بھی پانی نہیں چھوڑا جا رہا اور پتا نہیں ہمارے حصے کا پانی دوسری طرف جا رہا ہے۔ یہ بہت المیہ ہے کہ کسانوں کو پانی پورا نہیں مل رہا۔۔۔

جناب سپیکر: یہ دوسری طرف کہاں جا سکتا ہے؟

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! تحصیل ڈسکہ میں جتنے راجباہ ہیں ان میں سے ایک بھی چالو نہیں ہو رہا اور تمام بند پڑے ہوئے ہیں۔ چاروں طرف ایک بھی راجباہ کے متعلق، ڈسکہ میں بی آر بی نہر کے تقریباً پانچ راجباہ ہیں جن میں سے ایک میں بھی اس سیزن میں پانی نہیں چھوڑا گیا۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ کی بات ٹھیک ہے۔ میری بات سنیں، یہ سوال تو پی پی۔87 کے بارے میں چل رہا تھا اور آپ ڈسکہ لے گئے۔ مہربانی کریں۔

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے general بات کی ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ آپ general بات کر رہے ہیں تو اس حوالے سے پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! باجوہ صاحب لیٹ ہو گئے ہیں اور انہوں نے اپنے سوال میں مائنر کا پوچھا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس کو چھوڑ دیں اور اسے نہ چھیڑیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! وہ generally یہی پوچھنا چاہتے ہیں کہ ڈسکہ میں چھوٹے بڑے مائنر کے متعلق سوال یہی تھا تو وہ فلڈ چینل ہے۔ اپریل میں انہوں نے سوال پوچھا تھا تو وہ چار ماہ کے لئے چلتا ہے کیونکہ وہ شہر کے بیچ میں سے گزرتا ہے تو 32000/-

روپے سے اس کی بھل صفائی کی گئی ہے چونکہ وہ شہر کے ساتھ گزرتا ہے اور لوگ کُوڑا کرکٹ پھینک دیتے ہیں۔ وہ صرف فلڈ چینل ہے جو کہ ابھی بھی موقع پر چل رہا ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کا ہے۔

جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی: جناب سپیکر! on her behalf

جناب سپیکر: سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 6622 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ حنا پرویز بٹ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

دریائے جہلم میں طغیانی سے متعلقہ تفصیلات

*6622: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دریائے جہلم میں طغیانی آنے کی صورت میں ہر سال موضع روشن پور تھانہ میانی ضلع سرگودھا کا تمام زرعی رقبہ ڈوب جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس موضع کا رقبہ گہرائی میں ہونے کی وجہ سے ارد گرد کے تمام موضع جات کا سیلابی پانی اور بارشوں کا پانی اس گاؤں کے زرعی رقبہ میں آ جاتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس بابت اہلیان گاؤں نے متعلقہ دفتر کو درخواست دی تھی اور اس بابت مناسب اقدام اٹھانے کی گزارش کی تھی مگر اس پر عملدرآمد نہ ہوا ہے۔

(د) کیا حکومت موضع روشن پور کو دریائے جہلم کے پانی اور بارشی پانی کے نکاس کے لئے کوئی نالہ تعمیر کرنے یا کلان پور راجباہ کے نیچے سے پانی کی گزرگاہ کا انتظام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ زرعی رقبہ کو مزید نقصان سے بچایا جا سکے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ):

(الف) یہ درست ہے کہ جب بھی دریائے جہلم میں سیلاب آتا ہے تو اس سے روشن پور موضع متاثر ہوتا ہے۔

(ب) روشن پور گاؤں کے قریبی علاقہ جات میں سیلابی اور بارشی پانی کھڑا ہو جاتا ہے جس سے زرعی رقبہ جات بھی متاثر ہوتے ہیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے شاہ پور کینال ڈویژن اور ڈرینج ڈویژن منڈی بہاؤالدین کے ریکارڈ میں اس طرح کی کوئی درخواست موصول نہ ہوئی ہے۔

(د) موضع میانی اور اس سے ملحقہ آبادیوں بشمول موضع روشن پور کو دریائے جہلم کے سیلاب سے بچانے کے لئے راجباہ ویسٹرن فیڈر کے دائیں کنارے پر برجی نمبر 14500 تا برجی نمبر 45000 تک فلڈبند تعمیر کرنے کے لئے PC-I بنایا گیا ہے جس کی منظوری (ECNEC) Executive Committee of The National Economic Council نے 09.07.2015 کو دے دی ہے جس کی لاگت کا تخمینہ 184.132 ملین روپے لگایا گیا ہے۔ اس بند کی تعمیر سے مجوزہ علاقہ دریائے جہلم کے پانی سے محفوظ ہو جائے گا جبکہ اگر راجباہ کے نیچے سے پانی کی گزرگاہ تعمیر کی گئی تو سیلاب کا پانی مزید تباہی کا باعث بنے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (د) میں جو جواب دیا گیا ہے اس میں یہ ensure کر دیں کہ موضع میانی اور اس کی ملحقہ آبادی بشمول موضع روشن پور دریائے جہلم disturb کرتا ہے آپ نے اس میں یہ کہا ہے کہ اس میں تقریباً 184 ملین روپے لاگت آئے گی یہ ensure کر دیں کہ آپ کب تک اس منصوبے کو مکمل کر لیں گے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! یہ اسی سال آٹھ سے نو ماہ تک منصوبہ شروع ہو جائے گا اس کا PC-1 منظور ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 6656 چودھری فیصل فاروق چیمہ صاحب کا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! اُن کے behalf پر ضمنی سوال ہے سیم نالہ جات کے حوالے سے ہے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں! آپ پارلیمانی سیکرٹری ہیں۔ کوئی اور معزز ممبر اس بارے میں پوچھنا چاہتا ہے؟ کوئی نہیں ہے لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ جی، اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):جناب سپیکر! سوال نمبر 6861 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: گوگیرہ ڈسٹری بیوٹری سے متعلقہ تفصیلات

*6861: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال میں گوگیرہ ڈسٹری بیوٹری RD-224 سے ضلع بھر کی زرعی اراضی کو سیراب کرتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ ڈسٹری بیوٹری ضلع قصور سے نکلتی ہے جس کی لمبائی تقریباً 150 میل سے زائد ہے اور مطلوبہ پانی 179 کیوسک کی بجائے 40 سے 75 کیوسک موصول ہو رہا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ R Bhomi.5 ڈسٹری بیوٹری جس کا ڈیزائن ڈسچارج 80 کیوسک ہے جبکہ 35-24 کیوسک پانی وصول ہو رہا ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ بالا ڈسٹری بیوٹری گوگیرہ کا مطلوبہ منظور شدہ پانی جو 179 کیوسک ہے پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال گوگیرہ ڈسٹری بیوٹری آر ڈی 000+224 ضلع ساہیوال کی زرعی اراضی کے صرف 49373 ایکٹر رقبہ کو سیراب کرتی ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ بھی درست ہے کہ یہ ڈسٹری بیوٹری ضلع قصور سے نکلتی ہے۔ یہ درست نہ ہے کہ اس کی لمبائی 150 میل ہے بلکہ اس کی لمبائی تقریباً 62.00 میل ہے۔ یہ درست ہے کہ اس کا ڈسچارج 179 کیوسک ہے جس کی بجائے اس میں 40 سے 75 کیوسک پانی چلتا ہے۔

(ج) جی ہاں! درست ہے کہ R Bhawani.5 مائنر جس کا ڈیزائن ڈسچارج 80 کیوسک ہے اور اس میں پانی کی کمی کی وجہ سے پورے ڈسچارج کی بجائے 24 تا 35 کیوسک تک پانی چلتا ہے۔

(د) گوگیرہ ڈسٹری بیوٹری لوئر باری دوآب کینال کی آر ڈی R/58818 سے نکلتی ہے جس کا ڈیزائن ڈسچارج 980 کیوسک ہے۔ جو کہ تین کینال ڈویژن بلوکی، اوکاڑہ اور ساہیوال ڈویژن کے رقبہ جات کو سیراب کرتی ہے۔ یہ نہر پورا سال کم چلتی ہے جو کہ 980 کیوسک کی بجائے صرف اوسطاً 600 کیوسک چلتی ہے اس کی وجہ کمزور پُشتہ جات ہیں۔ اس نہر پر پراجیکٹ rehabilitation and upgradation LBDCIP ICB-04 کے تحت کام شروع ہو چکا ہے۔ کام مکمل ہونے پر پانی کی کمی پوری ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ب) میں یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ اس نہر کا ڈسچارج 179 کیوسک کی بجائے 40 سے 75 کیوسک پانی ہے تو باقی پانی اس نہر میں کب تک پورا کر دیا جائے گا؟

جناب سپیکر: جی، بتادیں کب تک اس نہر میں پانی پورا کر دیا جائے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! معزز ممبر نے۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ضلع قصور میں کہاں سے نکلتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! یہ گوگیرہ ڈسٹری بیوٹری ہے RD-224 اور ایک انہوں نے Bhawani مائنر کا پوچھا ہے اس کا 80 فیصد ڈسچارج ہے Bhawani اور گوگیرہ دونوں میں پانی پورا نہیں پہنچ رہا ان دونوں نہروں کی lining جو ongoing ہے کام شروع ہے انشاءاللہ 2016 کے end تک یہ دونوں نہریں مکمل ہو جائیں گی پُشتے کمزور ہیں اس لئے جو ان کا right ہے وہ پانی پورا نہیں چھوڑا جا رہا ہے 2016 کے end تک انشاءاللہ یہ دونوں کام مکمل ہو جائیں گے ان کو پانی پورا میسر ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، اگلا ضمنی سوال۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! دیکھیں یہ ڈسٹری بیوٹری آپ کے ضلع قصور سے شروع ہوتی ہے اور جو اس کا end ہے وہ میرے حلقے میں Bhawani ڈسٹری بیوٹری ہے یہ 2016 میں کیسے پانی پورا کریں گے آج بھی پانی پورا ہے لیکن راستے میں ایسے بااثر لوگ بیٹھے ہیں جو پانی ٹیل تک آنے ہی نہیں دیتے۔ 2007 میں اس ڈسٹری بیوٹری کی منظوری وزیر اعلیٰ پنجاب نے اُس وقت دی تھی جس

PC-1 کا میرے پاس موجود ہے جو 276 ملین کا ہے تو اگر یہ اس کو بنا دیں اس میں پانی قصور سے شروع ہوتا ہے وہ پورا ہوتا ہی نہیں ہے تو یہ کب تک اس ڈسٹری بیوٹری کو جو لنک چینل ہے یہ کب تک بنا دیں گے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! میں نے تفصیل سے عرض کر دیا ہے باقی ملک صاحب میرے پاس بیٹھ جائیں میں ان کو ان دونوں نہروں کے کام کی تفصیل جو میرے پاس ہے میں ڈیپارٹمنٹ سے لے کر آیا ہوں دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ وہ ایوان بھی بات سمجھنا چاہتا ہے کہ آپ کیا کر رہے ہیں ہمیں بھی پتا چلے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! دونوں نہروں پر کام شروع ہے اُن کے پُشتے کمزور ہیں، اُس کی lining ہو رہی ہے، اُس پر bridges بننے ہیں، earthwork کا کام ہے، stone pitching کا کام ہے دونوں منصوبے ongoing ہیں جب 2016 تک دونوں نہریں مکمل ہو جائیں گی تو ٹیل تک پانی پورا پہنچ جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، مزید اب آپ آپس میں بیٹھ کر بات کرنا چاہتے ہیں تو مجھے اعتراض نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! میں ملک صاحب کو اجلاس کے بعد بتا دیتا ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! کئی دفعہ بیٹھے ہیں نشستن، گفتن، برخاستن۔

جناب سپیکر: ان کے ساتھ اسی بارے میں بیٹھے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ میرے ہاتھ میں اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کا PC-1 پکڑا ہوا ہے جس میں ہم سب parliamentarian کے دستخط بھی ہیں۔ آپ یہ دیکھیں ایک 80 کیوسک کی نہر ہے اُس میں 24 کیوسک پانی آ رہا ہے میرے اس حلقے کے زمیندار کا کیا قصور ہے کہ ہم ٹیل پر پیدا ہو گئے ہیں؟ یہ 2007 سے اس کی منظوری ہو چکی ہے اور آج تک جو پانی چوروں کا بااثر مافیا ہے وہ ہمارے زمینداروں کو برداشت ہی نہیں کرتے کہ ہم بھی سطح زمین پر اگر اپنی فصلوں کو پانی لگا سکیں اس میں کیا قباحت ہے؟ ہم سب parliamentarian اکٹھے ہیں اور یہ میرے

پاس276 ملین کاPC-1 ہےlast time بھی ہم اکٹھے ہوئے اور سیکرٹری صاحب کے پاس بھی ہم اکٹھے گئے بات ہوئی لیکن آج تک اس پر کوئی عملدرآمد نہیں ہوا یہ کب تک عملدرآمد کروادیں گے ؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! ملک صاحب اس سلسلے میں تو میرے ساتھ سیکرٹری صاحب کے پاس نہیں گئے ان کے ایک بند کا مسئلہ تھا تو ان کو میں سیکرٹری صاحب کے پاس لے گیا تھا۔ یہ دو سوال کر رہے ہیں PC-1 2007 میں منظور ہوا ہوگا کام ongoing ہے، کام شروع ہے میرے ساتھ اجلاس کے بعد بیٹھ جائیں میں ان کو دونوں مائنر کی تفصیل سے آگاہ کر دیتا ہوں کہ کتنے فیصد کام ہو چکا ہے اور 2016 کی تاریخ دے رہا ہوں جب کسی نہر پر کام ہو رہا ہو کیوں کہ اُس کی ڈویژن یا اُس کے پُشتے کمزور ہیں یہ 100 سال سے پرانا سسٹم ہے اب راتوں رات ساری نہروں اور ساری ٹیل تک تو پانی نہیں پہنچایا جا سکتا اسی لئے پچھلے سال بھی گورنمنٹ پنجاب نے سب سے زیادہ پیسا اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کو دیا اور اس سال بھی تو اُس کو خرچ کرنے میں ٹائم لگتا ہے ٹینڈر ہوئے ہوئے ہیں منصوبے ongoing ہیں اللہ کا شکر ادا کریں کہ 2016 تک ان کی نہر مکمل ہو جائے گی اور پانی پہنچ جائے گا۔

جناب سپیکر: کب تک مکمل ہو جائیں گے ؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! 2016 کے end تک۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مجھے اگر آپ کہیں تو میں ابھی سجدہ شکر بجا لاتا ہوں اور 2016 تک سجدے سے یہ نہیں اُٹھتا لیکن میری وہ نہر تو شروع ہی نہیں ہوئی جو میں معزز پارلیمانی سیکرٹری سے گزارش کر رہا ہوں۔ یہ میرے بھائی ہیں، میرے سینئر ہیں ان کو نہیں پتا چل رہا کہ یہ یہ ہے approval of new outlet Rajbah of LBDC for Gogayra جس میں سے ہمیں پانی نہیں آرہا تو اس میں میری یہ گزارش ہے کہ یہ کب تک اس پر کام شروع کروادیں گے ؟ اس کو 2007 میں بھی اس وقت کے وزیر اعلیٰ پنجاب نے اس کی approval دی تھی اور پھر جو بااثر پانی چور مافیا ہے اُس کے قبضے میں یہ آگیا ہے اور اُن کی وجہ سے یہ آج تک pending ہے جتنے لوگ اس وقت پانی سے مستفید ہو رہے ہیں وہ یہ چاہتے ہی نہیں کہ یہ جو link ہے یہ بن سکے۔ اس میں میری یہ گزارش ہے کہ یہ ہمیں 2017 کا وعدہ کر لیں، 2020 کا کر لیں، 2025 کا کر لیں لیکن خدارا یہ میری approval تو کر دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! Approval میں نے نہیں کرنی۔ یہ میرے بھائی ہیں میرے ساتھ بیٹھ جائیں میں ان کو دونوں سوال جو انہوں نے کئے ہیں میں اُس کا بتادوں گا۔ دوسرا پانی چوری کے حوالے سے میں نے پہلے اس معزز ایوان کو آگاہ کیا ہے میں معزز ایوان میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ پانی چوری نہیں ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: وہ سب نے سن لیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! پہلی دفعہ یہ ایک کمیٹی بنائی گئی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس پر جلد از جلد قابو پالیں گے۔

جناب سپیکر: جس بات کا وہ ذکر کر رہے ہیں آپ اس کا بتادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! یہ میرے ساتھ بیٹھ جائیں میں ان کو سیکرٹری صاحب کے پاس لے جاتا ہوں، ان کو پورا ڈیٹا دکھا دیتا ہوں اور انشاء اللہ ان کو پورا مطمئن کر دیتا ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ میرے حلقے کا یہ chronic matter ہے میری اس میں یہ submission ہے کہ جس طرح ننکانہ صاحب میں ایک لنک چینل کی اجازت دی گئی ہے کیا یہ اسی طرح میرے حلقے میں لنک چینل کی منظوری دے دیں گے؟ اگر یہ ایوان میں commit کرلیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں اور یہ کب تک اس پر کام شروع کروادیں گے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! یہ لنک نہر کی تجویز پرانی ہے جواب قابل عمل نہیں ہے۔ انہوں نے جو دو نہروں کا سوال پوچھا ہے اُن دونوں پر کام ہو رہا ہے اس کا میں نے بتادیا ہے لیکن جو انہوں نے کہا ہے وہ قابل عمل نہیں ہے۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میں اس پر ایک submission دینا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! میں ابھی آپ کو اجازت نہیں دے رہا ہوں، میں بعد میں آپ سے پوچھوں گا پہلے میں ان کی بات سن لوں۔ جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ ہم میں کون سی کمی ہے جو یہ قابل عمل نہیں ہے، کیا ہم پنجاب کے رہائشی نہیں ہیں، کیا ہم زمیندار نہیں ہیں، ہم میں کون سی چیز کی کمی ہے جو یہ قابل عمل نہیں ہے اور یہ ایوان کو بتائیں کہ یہ کیوں قابل عمل نہیں ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! ملک صاحب نیا سوال put کریں یہ کیا کہنا چاہ رہے ہیں اور مجھ سے کیا پوچھنا چاہ رہے ہیں؟ جو انہوں نے سوال پوچھا تھا اس کا میں نے تفصیل سے جواب دے دیا ہے۔

جناب سپیکر: میں وہی سوچ رہا تھا کہ وہ سوال کچھ اور ہی کر رہے ہیں، اِن کا سوال relevant نہیں بنتا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جو میں پوچھ رہا ہوں وہ اسی سوال میں ہے۔

جناب سپیکر: کون سا جز ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ جو سوال ہے کہ ضلع ساہیوال میں گوگیرہ ڈسٹری بیوٹری RD-224۔ یہ اسی سے متعلقہ ہے، اسی سے لنک چینل کی بات ہو رہی ہے اور جو میرے پاس PC-1 ہے اس میں بھی RD-224 کا ذکر ہے۔ اسی ڈسٹری بیوٹری کے متعلق ہے اور یہ viable کیوں نہیں ہے اگر یہ ننکانہ صاحب میں viable ہو سکتی ہے تو یہاں کیوں نہیں ہو سکتی؟ آپ دیکھیں کہ یہ سو کلومیٹر سے زیادہ کا سفر ہے یعنی سو کلومیٹر پانی چل کر آخری ٹیل پر آتا ہے اور اریگیشن ڈیپارٹمنٹ نے یہ admit کیا ہے کہ 179 کیوسک کی بجائے جتنا پانی وہ دے رہے ہیں یعنی وہ 80 کیوسک کی بجائے 24 کیوسک دے رہے ہیں۔ وہاں پشتے کمزور ہیں یہ بتائیں کہ قصور میں پشتے کمزور کیوں نہیں ہیں، اوکاڑہ میں کمزور کیوں نہیں ہیں؟

جناب سپیکر: آپ اپنی بات کریں اور دوسروں کو نقصان پہنچانے کی کوشش نہ کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ اس میں یہ مہربانی کریں کیونکہ میرے پاس PC-1 ہے۔

جناب سپیکر: آپ ان کے ساتھ بیٹھ کر بات کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ پھر کب کریں گے میری پچھلی بار بھی میٹنگ ہوئی تھی۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ آج ہی ان کے ساتھ ٹائم رکھ لیں اور بیٹھ کر اس مسئلے کو sympathetically حل کرانے کی کوشش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! بہتر ہے۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! میں نے ایک بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں! آپ سوال کے بارے میں ہی بات کریں گے۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! میں نے سوال کے بارے میں ہی بات کرنی ہے اس کے علاوہ کوئی بات نہیں کرنی۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کی بات سن کر مجھے بڑی حیرت ہوئی ہے یہ نہری نظام سو سال پرانا ہے اور یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم فوری طور پر ٹیل تک پانی نہیں پہنچا سکتے۔ پاکستان میں اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کسانوں کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے یہ پنجاب حکومت کی ذمہ داری ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: جی، بس ٹھیک ہے۔ یہ آپ کا relevant question نہیں ہے۔ جی، محترمہ عائشہ جاوید!

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میں اسی سوال سے متعلق بات کروں گی کہ جس طرح آپ کو پتا ہے کہ ہمارے ایوان کی سٹینڈنگ کمیٹیز ہیں ان کو بنانے کا مقصد ہی یہی ہے کہ اگر کوئی مسئلہ ایسا آجائے تو اس کو وہاں بیٹھ کر حل کیا جائے اور ٹائم لگا کر اس کو solve کیا جائے۔ بحث و تکرار میں ہاؤس کا وقت ضائع ہوتا ہے اور کوئی بات پایۂ تکمیل تک بھی نہیں پہنچتی۔ میری آپ سے صرف یہ درخواست تھی کہ اگر آپ مناسب سمجھیں تو اس سوال کو سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب سپیکر: اگر تجویز ان کی طرف سے آئے تو پھر ایسی بات ہو سکتی ہے ورنہ نہیں ہو سکتی۔ جی، ملک صاحب! آپ ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری بہن نے بالکل ٹھیک بات کی ہے۔ یہ بڑی اہمیت کا حامل سوال ہے اس کو کمیٹی کے سپرد کر دیں یا اس سوال کو عملدرآمد کے لئے pending کر دیں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ آپ نیا نوٹس دے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری آخری بات پانی چوری کے متعلق ہے۔ یہاں پر سیکرٹری اریگیشن موجود ہیں میں ان کا اور ان کے سٹاف کا ممنون ہوں کہ انہوں نے پانی چوری کا نوٹس لیا اور انہوں نے PFO کو remove کیا۔

جناب سپیکر: وہ ان کا کام ہے، وہ محکمہ جانے اس کا کام جانے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں ان کا بڑا ممنون ہوں کہ انہوں نے پانی چوری سے متعلق ایکشن لیا اور جو باقی پانی چوری ہو رہا ہے اس کی recovery پر کب تک عملدرآمد کروا دیں گے، پانی چوری کرنے والوں کے ذمہ 5 کروڑ اور کچھ لاکھ روپیہ ہے یہ کب تک recovery کروا دیں گے؟

جناب سپیکر: ان کے ذمے recovery کیسے ہے؟ نہیں، اس میں آپ کا کوئی ایسا سوال نہیں ہے یہ ضمنی سوال نہیں بنتا۔ Question hour is over now.

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور: خواتین کی ترقی کے لئے دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

*3615: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ سماجی بہبود کے ترقی خواتین کے کتنے دفاتر کہاں کہاں لاہور میں فرائض سرانجام دے رہے ہیں؟

(ب) ان دفاتر کے سال 12-2011 اور 13-2012 کے بجٹ کی تفصیل بتائیں؟

(ج) ان سالوں کے دوران کتنی رقم ترقی خواتین کے لئے مختص کی گئی تھی؟

(د) 12-2011 اور 13-2012 میں کتنی رقم ترقی خواتین پر خرچ ہوئی نیز متعلقہ پراجیکٹس اور ورکشاپس کی تفصیل بتائی جائے؟

(ہ) ان دو سالوں کے دوران ترقی خواتین کے لئے وفاقی حکومت سے کتنی میٹنگز / سیمینارز اور اجلاس ہوئے اور ان میں خواتین کی ترقی کے لئے کیا کیا تجاویز discuss ہوئیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) لاہور میں محکمہ سماجی بہبود کے زیر انتظام خواتین کے لئے مندرجہ ذیل ادارے کام کر رہے ہیں

1۔ کاشانہ: (نزد مرحبا شادی ہال کالج روڈ، ٹاؤن شپ لاہور)

2۔ دارالفلاح: (سوشل ویلفیئر کمپلیکس، سیکٹر D-I نزد عمر چوک ٹاؤن شپ، لاہور)

3۔ قصر بہبود: M-12 ماڈل ٹاؤن نزد انٹر نیشنل بیکری، لاہور

4۔ صنعت زار: 22 کشمیر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور

5۔ دارالامان: نزد تھانہ نواں کوٹ چوک یتیم خانہ لاہور

(ب) ان دفاتر کے سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام ادارہ	بجٹ سال 12۔2011	بجٹ سال 13۔2012
1	کاشانہ	6438420/-	7624624/-
2	دارالفلاح	3276000/-	4634000/-
3	قصر بہبود	1382000/-	4246000/-
4	صنعت زار	6133021/-	7352259/-
5	دارالامان	246000/-	372000/-

(ج) محکمہ سماجی بہبود خواتین کے لئے مختلف ادارے چلا رہا ہے جبکہ 8۔مارچ 2012 سے حکومت نے الگ سے محکمہ ترقی خواتین قائم کر دیا ہے اس لئے ترقی خواتین کے لئے مختص رقم کی تفصیل متعلقہ محکمہ سے ہی معلوم کی جا سکتی ہے۔

(د) ان اداروں کے بجٹ کی تفصیل جز (ب) میں دی جا چکی ہے جبکہ محکمہ سماجی بہبود کے زیر انتظام کوئی ورکشاپس منعقد نہ کی گئی ہیں۔

(ہ) ترقی خواتین کا محکمہ چونکہ 8۔مارچ 2012 سے الگ قائم کر دیا گیا ہے لہذا اس جز کا جواب متعلقہ محکمہ ہی دے سکتا ہے۔

لاہور نہر میں ڈوبنے والے افراد کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2512: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور شہر سے گزرنے والی معروف نہر میں 13۔2012 کے موسم گرما میں نہاتے ہوئے کتنے نوجوان جاں بحق ہوئے؟

(ب) کیا حکومت اس نہر پر نہانے پر پابندی لگانے یا ایسی کوئی حفاظتی تدابیر اختیار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جس سے کم از کم نہر پر نہانے سے لوگ موت کا شکار نہ ہوں؟

(ج) اس نہر میں جگہ جگہ گٹر کا پانی ڈال دیا جاتا ہے، اس کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جارہے ہیں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) محکمہ کے پاس اس کا کوئی ریکارڈ نہ ہے۔ یہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اور محکمہ پولیس کے متعلقہ ہے۔

(ب) لاہور شہر کے اندر سے گزرنے والی لاہور برانچ کی لمبائی تقریباً 20 میل ہے۔ جس پر لوگوں کے نہانے کی وجہ سے آئے دن حادثات ہوتے رہتے ہیں۔ ان حادثات سے بچاؤ کے لئے محکمہ انہار نے مورخہ 2013-06-18 کو اخبارات میں اشتہار کے ذریعے لوگوں کو متنبہ کیا کہ نہر میں نہانا حادثات کا مؤجب بن سکتا ہے لہٰذا نہر میں نہانا منع ہے۔ اس کے علاوہ خطرناک مقامات پر نہانے پر دفعہ 144 کا نفاذ عمل میں لایا گیا ہے اور عوام الناس کو انتباہی بورڈ، خاردار تار اور سرخ جھنڈیوں سے بھی خطرناک مقامات پر نہ نہانے کی ترغیب دی گئی ہے۔ نہر کی لمبائی زیادہ ہونے کی وجہ سے تمام نہر پر پابندی ممکن نہ ہے۔ مندرجہ بالا اقدامات کے بعد نہر میں نہانے کے حادثات میں خاطر خواہ کمی واقع ہوئی ہے۔ تاہم اس سلسلے میں ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اور پولیس کو بھی کردار ادا کرنا چاہئے۔

(ج) لاہور کینال میں ڈالے جانے والے سیوریج پائپوں کی تعداد 32 سے کم ہو کر 9 رہ گئی ہے۔ اس سلسلہ میں سپریم کورٹ آف پاکستان نے Suo moto ایکشن لیا ہوا ہے اور WASA کو ہدایت کی گئی ہے کہ نہر میں گرنے والے سیوریج پائپوں کے لئے کوئی متبادل بندوبست کیا جائے کیونکہ جب ان کو بند کیا جاتا ہے تو سڑکوں اور گلیوں میں پانی بھر جاتا ہے اور کینال روڈ پر بھی پانی آ جاتا ہے۔ WASA سپریم کورٹ کی ہدایت کی روشنی میں اس پر کام کر رہا ہے۔ مزید تفصیل WASA لاہور سے لی جا سکتی ہے۔

ضلع رحیم یار خان: چنی گوٹھ تا فیروزہ سیم نالہ کی تعمیر و دیگر تفصیلات

*3257: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) چنی گوٹھ تا فیروزہ ضلع رحیم یار خان جو سیم نالہ زیر تعمیر ہے اس کا ٹھیکہ کب الاٹ کیا گیا، اس کی مالیت کیا طے کی گئی تھی اور کس تاریخ کو اس کو مکمل ہونا تھا، اب تک اس پر کتنی رقم خرچ

ہو چکی ہے اور اب اس کا revised estimate کیا ہے اور کس تاریخ کو اس کو مکمل ہونا ہے؟

(ب) نیز اب جبکہ سالڈ ویسٹ اور سیوریج کے پانی کو recycle کیا جا رہا ہے پنجاب میں کئی مقامات پر زیر زمین پانی کڑوا ہے اور نہری پانی کی بھی کمی ہے تو کیا حکومت اس پانی کو recycle کر کے آبپاشی کے لئے استعمال میں لانے کے لئے کوئی منصوبہ رکھتی ہے؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف)

چنی گوٹھ تا فیروزہ ضلع رحیم یار خان جو سیم نالہ زیر تعمیر ہے۔
اس کا ٹھیکہ 19.02.2010 کو الاٹ کیا گیا تھا۔
اس کام کی اصل لاگت 343.44 ملین روپے طے کی گئی تھی۔
اس کام کو 30.06.2012 کو مکمل ہونا تھا۔
اب تک اس پراجیکٹ پر 564.390 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔
اس کا ریوائزڈ ایسٹیمیٹ 754.530 ملین روپے کا ہے۔
اس کو 30.06.2016 کو مکمل ہونا ہے۔
متعلقہ علاقہ کے زمینداروں کی پرزور اپیل پر مندرجہ ذیل ایٹم میں تبدیلی کے باعث اس منصوبہ کی تکمیل میں تاخیر ہوئی۔

نمبر شمار	نام آئیٹمز	پہلا منظور شدہ Estimate میں آئیٹمز کی تعداد	(Revised Estimate) میں آئیٹمز کی تعداد
1	ان لٹ (Inlet)	53 عدد	208 عدد
2	واٹر کورس کراسنگ	32 عدد	83 عدد
3	ڈی آر برج	15 عدد	30 عدد

(ب) محکمہ انہار پنجاب میں سالڈ ویسٹ اور سیوریج کے پانی کو برائے آبپاشی recycle کرنے کا کوئی منصوبہ فی الحال زیر غور نہ ہے۔

ضلع فیصل آباد: بیت المال کی رقم اور تقسیم سے متعلقہ تفصیل

*6296: میاں طاہر: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد بیت المال کو سال 14-2013 اور 15-2014 کے دوران کتنی رقم ملی؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی رقم غرباء میں کس کس سکیم کے تحت تقسیم کی گئی؟

(ج) ان سالوں کے دوران کتنی رقم ملازمین کی تنخواہوں، ٹی اے/ ڈی اے پر خرچ ہوئی؟

(د) اس وقت اس ضلع میں کتنی رقم کس کے اکاؤنٹ میں پڑی ہے اور یہ کب تک غرباء میں تقسیم کی جائے گی؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ضلع فیصل آباد میں بیت المال کو سال 2013-14 میں -/4694174 روپے اور 2014-15 کے دوران -/2753164 روپے رقم ملی۔

(ب) ان سالوں کے دوران جو رقم غرباء میں جس مد میں تقسیم کی گئی اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال 2013-14

1	مالی امداد	-/3140000 روپے
2	جہیز فنڈ	-/2080000 روپے
3	تعلیمی وظائف	-/2772000 روپے

سال 2014-15

1	مالی امداد	-/655000 روپے
2	جہیز فنڈ	-/760000 روپے
3	تعلیمی وظائف	-/516000 روپے

(ج) اس رقم میں سے ملازمین کو تنخواہ اور ٹی اے/ ڈی اے نہیں دیا گیا حکومت پنجاب تنخواہ اور ٹی اے/ ڈی اے کی مد میں علیحدہ بجٹ فراہم کرتی ہے اور سال 2013-14 میں تنخواہ اور ٹی اے/ ڈی اے میں -/892346 روپے اور سال 2014-15 میں اب تک -/797500 روپے خرچ ہوئے۔

(د) اس وقت ضلعی بیت المال کمیٹی کے اکاؤنٹ نمبر 0010-SSA-000001-000-4 میں -/18184402 روپے موجود ہیں جو ضلعی بیت المال کمیٹی کی تشکیل کے بعد غرباء میں تقسیم کئے جائیں گے۔

فیصل آباد: پیڈا کے ممبران سے متعلقہ تفصیلات

*4420: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔58 فیصل آباد میں پیڈا کے ممبران کی تعداد کتنی ہے، ان کی تفصیل نہر، راجباہ اور مائنر وار بتائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔58 فیصل آباد میں پیڈا کے الیکشن ہونے والے ہیں، اگر ہاں تو اس کی تاریخ کیا ہے؟

(ج) پیڈا کے ممبران کی رجسٹریشن کا طریق کار کیا ہے اور ان کے لئے کیا کیا requirement ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مخصوص افراد کو پیڈا کا ممبر بنایا جارہا ہے جبکہ requirement پوری کرنے والے کافی افراد کو ممبر شپ نہیں دی جارہی اور اس بابت باقاعدہ تحریری اور زبانی میری معرفت وزیر آبپاشی اور متعلقہ دیگر افسران کو مطلع کیا گیا ہے، مگر اس پر کوئی ایکشن نہیں لیا جارہا ہے جس سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ یہ تمام ذمہ داران اس غیر قانونی ممبر شپ کرنے میں ملوث ہیں، اس بابت ایوان کو تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) پیڈا (پنجاب اریگیشن اینڈ ڈرینج اتھارٹی) ایک صوبائی سطح کا ادارہ ہے اور اس کے کسان ممبران کی نامزدگی فی الوقت وزیر اعلیٰ پنجاب کا صوابدیدی اختیار ہے۔ مزید برآں پی پی۔58 فیصل آباد سے پیڈا اتھارٹی کا کوئی ممبر نہ ہے۔

قواعد وضوابط کے مطابق کینال سرکل کی سطح پر ایریا واٹر بورڈ، راجباہ کی سطح پر کسان تنظیم اور موگہ کی سطح پر کھال پنچایت بنائی جاتی ہے۔

پی پی۔58 فیصل آباد کی حدود میں راجباہ اور مائنرز کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ راجباہ کلیانوالہ برجی نمبر 78 تا 151
کنجوانی مائنر برجی نمبر 0 تا 47

2۔ راجباہ بالک برجی نمبر 116–147
مائنرز نمبر 8,9 & 10،

3۔ راجباہ بھوجہ برجی نمبر 0۔88600 (ٹیل)
مائنر نمبر 4

پی پی۔58 فیصل آباد میں راجباہ اور مائنرز کی کل تعداد = 08

پی پی۔58 فیصل آباد میں چیئرمین کھال پنچایت اور انتظامیہ کمیٹی کے ممبران کی تعداد مندرجہ ذیل ہے:

راجباہ بھوجہ پر چیئرمین کھال پنچایت کی تعداد	=	89
راجباہ بھوجہ کی انتظامی کمیٹی کے ممبران کی تعداد	=	09
راجباہ بھوجہ کے کل موگہ جات کی تعداد	=	92

اس وقت راجباہ کلیانوالہ، کنجوانی مائنر، راجباہ بابلک اور مائنرز نمبر 9,8,اور 10 پر کوئی چیئرمین کھال پنچایت یا انتظامیہ کمیٹی موجود نہ ہے کیونکہ وہ اپنی تین سالہ مدت پوری کر کے 15-02-2014 کو تحلیل ہو چکی ہیں۔

(ب) یہ درست ہے کہ پی پی۔58 فیصل آباد میں پیڈا (کھال پنچایت / کسان تنظیم) کے الیکشن ہونے والے ہیں۔ قبل ازیں مورخہ 27-01-2014 کو الیکشن کا شیڈول جاری کیا گیا تھا اور حتمی ووٹرز لسٹ کی تیاری ہو رہی تھی کہ 46 کسان تنظیموں نے عدالتِ عالیہ اور ماتحت عدالتوں سے اپنی مدت میں اضافے کے لئے رجوع کیا اور الیکشن کے خلاف حکم امتناعی حاصل کیا، جس کی وجہ سے مورخہ 19-03-2014 کو چیف ایگزیکٹو، ایریا واٹر بورڈ، سپرنٹنڈنگ انجینئر، ایل سی سی (ایسٹ) سرکل فیصل آباد نے عدالت کے فیصلہ تک الیکشن ملتوی کر دیا۔ اب جیسے ہی متعلقہ عدالتوں سے مذکورہ کیسز کا فیصلہ ہو گا اُس کے مطابق عملدرآمد کیا جائے گا۔

(ج) کھال پنچایت کی تشکیل: قواعد و ضوابط کے مطابق ہر موگہ کے حصہ دار اپنی کھال پنچایت کا انتخاب بذریعہ الیکشن کرتے ہیں۔ کھال پنچایت مندرجہ ذیل عہدیداران پر مشتمل ہوتی ہے۔

1۔	چیئرمین کھال پنچایت	01
2۔	ممبر کھال پنچایت	04

کسان تنظیم کی تشکیل: ایک کسان تنظیم متعلقہ راجباہ کے علاقہ (command area) میں کھال پنچایتوں کے تمام چیئرمینوں پر مشتمل ہوتی ہے، اور یہ کسان تنظیم کی مجلس عامہ (جنرل باڈی) کہلاتی ہے۔ مجلس عامہ اپنے اندر سے ایک انتظامی کمیٹی کا انتخاب کرتی ہے۔ جو مندرجہ ذیل عہدیداروں پر مشتمل ہوتی ہے۔

1۔ صدر 2۔ نائب صدر
3۔ سیکرٹری 4۔ خزانچی
5۔ پانچ ایگزیکٹو ممبرز (ایک راجباہ کے ہیڈ سے جبکہ دو مڈل اور دو ٹیل سے منتخب کئے جاتے ہیں)

نوٹ: کھال پنچایت کے الیکشن میں حصہ لینے کے لئے متعلقہ موگہ کا زمیندار ہونا ضروری ہے اس کے لئے کسی رجسٹریشن کی ضرورت نہیں ہے۔ کھال پنچایت اور کسان تنظیم کے الیکشن میں حصہ لینے کے لئے صرف متعلقہ عہدہ کے لئے کاغذات نامزدگی الیکشن آفیسر / سینئر الیکشن آفیسر کے پاس جمع کروائے جاتے ہیں۔ جو کہ قواعد و ضوابط کے مطابق کاغذات کی جانچ پڑتال کر کے اہل امیدوار کو الیکشن میں حصہ لینے کی اجازت دیتا ہے۔

(د) یہ درست نہیں ہے بلکہ قواعد و ضوابط کے مطابق حصہ داران موگہ میں سے تمام عہدیداران کا چناؤ الیکشن کے ذریعے ہوتا ہے۔ چیئرمین کھال پنچایت و ممبران کا چناؤ مذکورہ موگہ کے حصہ داران باقاعدہ show of hand کے ذریعے کرتے ہیں اور کسان تنظیم کے عہدیداران کا چناؤ جنرل باڈی کے ممبران (چیئرمین کھال پنچایت) خفیہ رائے دہی کے ذریعے کرتے ہیں۔

ضلع رحیم یار خان میں رجسٹرڈ این جی اوز سے متعلقہ تفصیلات

*6344: قاضی احمد سعید: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع رحیم یار خان میں کتنی رجسٹرڈ این جی اوز کام کر رہی ہیں؟

(ب) ان این جی اوز کو سال 14-2013 میں کتنے فنڈز دیئے گئے الگ الگ تفصیل سے آگاہ فرمائیں نیز ان این جی اوز نے کون کون سے فلاحی کام انجام دیئے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا محکمہ ان فنڈز کو چیک کرنے کا اختیار رکھتا ہے اگر ہاں تو ان فنڈز کے غلط استعمال پر کیا کارروائی کی جاتی ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں The Voluntary Social Welfare Agencies (Registration& Control) Ordinance,1961 کے تحت کل 196 رجسٹرڈ این جی اوز کام کر رہی ہیں۔

(ب) محکمہ سے رجسٹرڈ 196 این جی اوز میں سے صرف 18 این جی اوز کو سال 14-2013 میں گرانٹ جاری کی گئی جس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جی ہاں! محکمہ ان فنڈز کو چیک کرنے کا اختیار The Voluntary Social Welfare Agencies (Registration& Control) Ordinance,1962 کی دفعہ 9 کی ذیلی دفعہ 1(C) کے تحت رکھتا ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہے:

"ہر مالی سال کے اختتام پر آمدنی اور اخراجات کا کھاتہ تیار کیا جاتا ہے اور رجسٹریشن اتھارٹی سے منظور شدہ چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ یا آڈیٹرز سے آڈٹ کروایا جاتا ہے اور مالی سال کے اختتام کے چھ ماہ کے اندر متعلقہ رجسٹریشن اتھارٹی کو پیش کیا جاتا ہے" متعلقہ سیکشن کی کاپی تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ان فنڈز کے غلط استعمال پر The Voluntary Social Welfare Agencies (Registration& Control) Ordinance,1961 کے دفعہ 14، کی ذیلی دفعات 1(A,B) کے تحت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے متعلقہ سیکشن کی کاپی تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

فیصل آباد: منظور شدہ پانی کے فارمولا سے متعلقہ تفصیلات

*4421: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) 1993 میں ضلع فیصل آباد کا منظور شدہ پانی کتنا تھا۔ تفصیل نہر وار بتائیں اور اس ضلع کا کتنا رقبہ نہروں سے آبپاش ہوتا تھا؟

(ب) 2014 میں اس ضلع کا منظور شدہ پانی کتنا ہے، تفصیل نہر وار بتائیں اور اس وقت کتنا رقبہ نہروں سے آبپاش ہو رہا ہے؟

(ج) اس ضلع کی تمام تحصیلوں کو پانی کس شرح سے تقسیم کیا جا رہا ہے، پانی کی تقسیم تحصیل وار فراہم کریں اور ان کا آبپاش رقبہ بھی علیحدہ علیحدہ بتائیں؟

وزیر آبپاشی(میاں یاور زمان):

(الف) ضلع فیصل آباد میں لوئر چناب کینال ایسٹ اینڈ ویسٹ سرکل فیصل آباد کی پانچ برانچیں لوئر گوگیرہ، اپر گوگیرہ، برالہ، رکھ اور جھنگ برانچ آتی ہیں۔ جن کا کل ڈسچارج 1993 میں10040کیوسک تھا۔جس میں سے ضلع فیصل آباد کا منظور شدہ پانی3653.92کیوسک تھااور اس سے1157752ایکڑ رقبہ سیراب ہوتا تھا۔تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع فیصل آباد میں لوئر چناب کینال ایسٹ اینڈ ویسٹ سرکل فیصل آباد کی پانچ برانچوں لوئر گوگیرہ، اپر گوگیرہ، برالہ، رکھ اور جھنگ برانچ کا کل ڈسچارج 2014میں12623کیوسک تھا۔ جس میں سے ضلع فیصل آباد کا منظور شدہ پانی3793.3کیوسک ہے اور اس سے 1173569ایکڑ رقبہ سیراب ہوتا ہے۔تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس ضلع کی ہر تحصیل کے لئے پانی کی شرح1.89/ 2.84کیوسک فی1000ایکڑ ہے نیز ضلع فیصل آباد کو پانی کی تقسیم اور رقبہ کی تفصیل تحصیل وار ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

فیصل آباد: سماجی بہبود کے دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

*6664: میاں طاہر: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ سماجی بہبود کے کتنے دفاتر کہاں کہاں واقع ہیں، تفصیلات فراہم کریں؟

(ب) اس ضلع میں کتنی این جی اوز رجسٹرڈ ہیں،ان کے دفاتر کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ج) کتنی این جی اوز کو حکومت نے سال14۔2013اور15۔2014کے دوران کتنی رقم کی مالی امداد فراہم کی گئی، تمام تفصیلات فراہم کریں؟

(د) ان دو سالوں کے دوران کس کس این جی او کے فنڈز اور دیگر معاملات کی انسپکشن کی گئی اور محکمہ نے کیا کیا ایکشن لیا؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ سماجی بہبود کے دفاتر کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ سینئر ڈسٹرکٹ آفیسر، سوشل ویلفیئر کمپلیکس
508-D پیپلز کالونی نمبر 1، فیصل آباد۔

2۔ مینجر ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم (صنعت زار)،
سوشل ویلفیئر کمپلیکس D-508 پیپلز کالونی نمبر 1، فیصل آباد۔

3۔ ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (HQ)،
سوشل ویلفیئر کمپلیکس D-508 پیپلز کالونی نمبر 1، فیصل آباد۔

4۔ ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر، ادارہ نگہبان،
سوشل ویلفیئر کمپلیکس D-508 پیپلز کالونی نمبر 1، فیصل آباد۔

5۔ ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر، ڈے کیئر سنٹر،
سوشل ویلفیئر کمپلیکس D-508 پیپلز کالونی نمبر 1، فیصل آباد۔

6۔ سوشل ویلفیئر آفیسر، ماڈل چلڈرن ہوم،
سوشل ویلفیئر کمپلیکس D-508 پیپلز کالونی نمبر 1، فیصل آباد۔

7۔ ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر UCDP نمبر 1،
سوشل ویلفیئر کمپلیکس D-508 پیپلز کالونی نمبر 1، فیصل آباد۔

8۔ ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر UCDP نمبر 2، نزد محکمہ انہار، فیصل آباد۔

9۔ ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر UCDP بالائی منزل کوثر فارمیسی،
نزد حیات ہسپتال، فیصل آباد روڈ جڑانوالہ۔

10۔ ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر آر سی ڈی پراجیکٹ، بالائی منزل مکان نمبر 14،
ہاؤسنگ کالونی نمبر 1، نزد نادرہ آفس سمندری۔

11۔ ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر آر سی ڈی پراجیکٹ، نزد گورنمنٹ ہائر سکنڈری سکول، چک جھمرہ۔

12۔ میڈکل سوشل آفیسر، MSSP, DHQ Hospital فیصل آباد۔

13۔ میڈکل سوشل آفیسر، ماڈل ڈرگ ابیوز سنٹر DHQ ہسپتال، فیصل آباد۔

14۔ میڈیکل سوشل آفیسر MSSP الائیڈ ہسپتال، فیصل آباد،

15۔ میڈیکل سوشل آفیسر، MSSP,THQ ہسپتال، سمندری۔

16۔ میڈیکل سوشل آفیسر، MSSP,THQ ہسپتال، جڑانوالہ۔

17۔ میڈیکل سوشل آفیسر، ڈسٹرکٹ جیل، نزد زرعی یونیورسٹی فیصل آباد۔

18۔ سوشل ویلفیئر آفیسر بورسٹل جیل، جڑانوالہ۔

19۔ سپرنٹنڈنٹ دارالامان A-519 غلام محمد آباد، فیصل آباد۔

(ب) ضلع فیصل آباد میں رجسٹرڈ این جی اوز کی تعداد 638 ہے جس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تین این جی اوز کو ضلعی بیت المال کمیٹی فیصل آباد کی طرف سے 14-2013 میں 50,000/- روپے فی این جی او مالی امداد فراہم کی گئی اور ایک این جی او کو سوشل سروسز بورڈ کی طرف سے 20,000/- روپے مالی امداد فراہم کی گئی۔

(د) ان دو سالوں کے دوران تمام این جی اوز کی انسپکشن کی گئی غیر فعال این جی اوز کی رجسٹریشن ختم کرنے کے لئے نوٹسز جاری کئے جا رہے ہیں

ٹوبہ ٹیک سنگھ: محکمہ آبپاشی کے ریسٹ ہاؤسز سے متعلقہ تفصیلات

*5853: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ آبپاشی کے کتنے ریسٹ ہاؤس تھے، کب بنے اور کہاں کہاں واقع تھے؟

(ب) مذکورہ بالا ریسٹ ہاؤسز میں سے کتنے قابل استعمال حالت میں ہیں؟

(ج) مذکورہ بالا ریسٹ ہاؤسز پر سال 11-2010، 12-2011 اور 14-2013 میں مرمت و آرائش پر کتنی رقم خرچ کی گئی، سال وار تفصیلات سے آگاہ کریں؟

(د) مذکورہ ریسٹ ہاؤسز میں سال 11-2010 سے 15-2014 تک کون کون سا سامان یا چیزیں چوری ہوئیں ان پر کیا کارروائی کی گئی؟

(ہ) ان ریسٹ ہاؤسز پر بھاری تعداد میں قدیمی درخت موجود تھے کیا ان کو محکمہ کی اجازت سے کاٹا گیا، ان قیمتی اور قدیمی درختوں کو کاٹنے والے افراد کے ناموں سے ایوان کو آگاہ کریں اور ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی، اس کی تفصیل بھی ایوان کو فراہم کریں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ آبپاشی کے کل 20 ریسٹ ہاؤسز ہیں۔ ان میں سے 09 ریسٹ ہاؤسز لوئر گوگیرہ ڈویژن، 04 ریسٹ ہاؤسز برالہ ڈویژن اور 07 ریسٹ ہاؤسز جھنگ ڈویژن میں ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 09 عدد ریسٹ ہاؤسز قابل استعمال حالت میں ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مندرجہ بالا ریسٹ ہاؤسز میں مرمت پر سال 14-2010 میں کل۔/1309734 روپے خرچ کئے گئے۔

2010۔11 میں۔/364744 روپے خرچ کئے گئے ہیں۔

2011۔12 میں۔/944990 روپے خرچ کئے گئے۔

2013۔14 میں کوئی رقم خرچ نہیں کی گئی۔

(د) مذکورہ ریسٹ ہاؤسز میں سال 2010۔11 سے 2014۔15 تک کسی قسم کا سامان چوری نہیں ہوا۔

(ہ)

1۔ کھیوڑہ ریسٹ ہاؤس سے 15 عدد درخت چوری ہوئے جن کی ایف آئی آر نمبر 234 مورخہ 27.09.2009 ملزمان (عامر سجاد عرف گوگا ولد خادم حسین قوم آرائیں سکنہ نزد قائم سنٹر ٹوبہ ٹیک سنگھ و دیگران طارق عرف جگا ولد سلطان قوم گل، عاشق حسین عرف عاشی ولد صوبہ قوم اوڈھ، کالا اوڈھ ولد نامعلوم، موچھا مسیح ولد پاؤ مسیح، حبیب ملک ولد سردار ملک ساکن چک نمبر 325 ج۔ب مع 2 نامعلوم) کے خلاف درج کروائی گئی۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

2۔ کھیوڑہ ریسٹ ہاؤس سے 6 عدد درخت چوری ہوئے جن کی رپورٹ متعلقہ تھانہ کو مورخہ 3.12.2012 کو برائے اندراج ایف آئی آر کر دی گئی۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

باقی تمام ریسٹ ہاؤسز میں قدیمی درخت موجود ہیں جن میں اکثر خشک ہو چکے ہیں۔

تحصیل فورٹ عباس: ہاکڑہ نہر کی وجہ سے سیم زدہ علاقہ کی بحالی کا مسئلہ

*6222: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل فورٹ عباس کی نہر ہاکڑہ برانچ کی RD-16500 سے لے کر RD-285000 تک نہر کے دائیں اور بائیں زمین سیم زدہ ہو گئی ہے اور لوگ وہاں سے نقل مکانی کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہاکڑہ برانچ RD-16500 سے لے کر RD-285000 تک سائیڈ پروٹیکشن کر کے زمین کو مزید برباد ہونے اور پانی کے ضیاع کو روکا جا سکتا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اگر نہر کے دونوں اطراف میں ٹیوب ویل لگا دیئے جائیں جو کہ سیم زدہ ایریا کا پانی اکٹھا کر کے نہر میں ڈال دیں جس سے ایک طرف ٹیل پر پانی کی کمی پوری ہونے میں مدد ملے جبکہ دوسری جانب سیم زدہ زمین قابل کاشت ہو جائے گی؟

(د) کیا محکمہ اس علاقہ کی سیم ختم کرنے کے لئے اور اس زمین کو قابل کاشت بنانے کے کسی منصوبے کی منظوری کا کوئی ارادہ رکھتا ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) موقع کے مطابق ہاکڑہ برانچ کی آر ڈی 165000 تا 285000 کا رقبہ متاثر نہ ہوا ہے بلکہ آر ڈی 167000 سے لے کر آر ڈی 265000 کے بائیں جانب واقع چکوک 153/3-L,152/2-L 151/2-L, 196H-B, 195H-B, 156H-B, 154/3L اور 155/3-L کا تقریباً 40 فیصد رقبہ سیم سے متاثر ہوا ہے جبکہ دائیں جانب کے چکوک 160/7-R اور 194/7-R وغیرہ کا تقریباً 20 فیصد رقبہ سیم سے متاثر ہوا ہے جس کا جائزہ چیف انجینئر بہاولپور مورخہ 09.06.2015 ہمراہ سپرنٹنڈنگ انجینئر اور ایکسیئن ڈویلپمنٹ ڈویژن بہاولنگر لے چکے ہیں اور عملہ فیلڈ کو منصوبہ سازی کا حکم جاری کر چکے ہیں۔

(ب،ج) تکنیکی وجوہات جاننے کے لئے عملہ فیلڈ کو ہدایات جاری کی جا چکی ہیں متاثرہ علاقہ کے سروے اور زمینی جائزہ کے لئے درکار فنڈز کے حصول کے لئے PC-II تیار کیا جا رہا ہے علاقہ کے سروے اور زمینی جائزہ کے بعد ہی فنی اعتبار سے مناسب تجویز کو حتمی قرار دیا جا سکے گا۔

(د) مکمل سروے کی بنیاد پر حکومت اس علاقہ میں سیم کے مسئلہ کے فوری حل کے لئے تمام اقدامات کرے گی۔

ڈسکہ شہر میں بند راجباہوں کو کھلوانے کا مسئلہ

*6250: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈسکہ شہر کے قریب ایک راجباہ ہے جس کے ایک کنارے پر ڈسکہ بائی پاس بنایا گیا تھا اور اب یہ راجباہ لوگوں نے از خود مٹی ڈال کر بند کر دیا ہے؟

(ب) کیا حکومت اس راجباہ کو کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ دوسری طرف محلہ رحمت پورہ کی طرف جو راجباہ جاتا تھا اس کو بھی لوگوں نے بند کر دیا ہے اس کو کب تک حکومت چلوانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیرآبپاشی(میاں یاورزمان):

(الف) سیالکوٹ بائی پاس کے قریب راجباہ جیسروالا مائنر واقع ہے۔اس راجباہ کو لوگوں نے پُلیوں کے ساتھ کوڑا ڈال کر بند کر دیا ہے۔جس کی صفائی کا تخمینہ منظور ہو چکا ہے اور اس پر جلد کام شروع کر دیا جائے گا۔

(ب) ایم آر لنک سے اس راجباہ کو پانی دیا جاتا ہے جو کہ خریف سیزن کے لئے ہے۔آج کل(اوائل ماہ مئی) فصل کی کٹائی کا کام ہو رہا ہے اور پانی کی ڈیمانڈ نہیں ہے۔اس کے بعد راجباہ میں پانی دیا جائے گا۔

(ج) ایم آر لنک سے نکلنے والے تمام راجباہوں میں صفائی کے بعد خریف سیزن میں پانی چھوڑ دیا جائے گا۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ:نہر کی پٹڑی پر قبضہ سے متعلقہ تفصیلات

*6281:جناب امجد علی جاوید:کیاوزیرآبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹیکوڈسٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ شہر کو آب نوشی کے لئے پانی فراہم کرتی ہے اور شہر کے درمیان سے گزرتی ہے؟

(ب) ٹیکوڈسٹی کے دونوں کناروں سمیت کل چوڑائی کتنی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ شہر کی حدود کے اندر خصوصاً گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج اور ڈویژنل پبلک سکول کے قریب قبضہ گروپوں نے نہر کی پٹڑی پر قبضہ کر کے تعمیرات کر رکھی ہیں؟

(د) کیا محکمہ قبضہ گروپوں سے نہر کے کناروں کا قبضہ واگزار کروانے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟

وزیرآبپاشی(میاں یاورزمان):

(الف) یہ درست ہے کہ ٹیکوڈسٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ شہر کو آب نوشی کے لئے پانی فراہم کرتی ہے اور شہر کے ساتھ ساتھ شمال مغرب کی طرف سے گزرتی ہے۔

(ب) شہری حدود میں آنے والی نہر ٹیکوڈسٹی کے دونوں کناروں سمیت نہر کی کل چوڑائی 82 فٹ ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ نہر کی حدود میں قبضہ گروپوں نے قبضہ کر کے تعمیرات کر رکھی ہیں۔

(د) نہر کے دونوں طرف سڑکیں ہیں کوئی ناجائز قبضہ نہ ہے۔

ضلع لیّہ میں قائم ریسٹ ہاؤسز سے متعلقہ تفصیلات

*6316: سردار شہاب الدین خان: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لیّہ میں اریگیشن کے کتنے ریسٹ ہاؤسز ہیں؟

(ب) ان ریسٹ ہاؤسز میں کتنے ملازمین تعینات ہیں، نام و عہدہ بتایا جائے؟

(ج) ضلع لیّہ میں اریگیشن محکمہ کا کتنا رقبہ کہاں کہاں ہے؟

(د) یہ رقبہ کن کن افراد کو لیز/ٹھیکہ پر کتنی رقم میں دیا گیا ہے، سال 2010 سے اب تک سال وار تفصیل بتائی جائے؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) ضلع لیّہ میں اریگیشن کے کل پانچ ریسٹ ہاؤسز ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے:

(ب)

نمبر شمار	نام ریسٹ ہاؤسز	تفصیل ملازمین
1۔	لیّہ کینال ریسٹ ہاؤس لیّہ	1۔ غلام قاسم ولد غلام رسول، چوکیدار کم کک
		2۔ محمد رمضان ولد سردار، ہیڈ مالی
		3۔ قیصر عباس ولد کرم حسین، بیلدار (نائٹ چوکیدار)
		4۔ محمد بخش ولد محمد رمضان، بیلدار
		5۔ ولیم مسیح ولد گجر مسیح، سویپر
2۔	عنایت ریسٹ ہاؤس ٹیل منڈا	1۔ محمد اقبال، کک/چوکیدار
		2۔ جوزف مسیح، سویپر
3۔	ٹیل انڈس ریسٹ ہاؤس	1۔ محمد اصغر ولد محمد اسماعیل، مالی
		2۔ محمد سلیم ولد محمد اسماعیل، جوگ مین
		3۔ محمد افضل، کک/چوکیدار
		4۔ طالب حسین، بیلدار
4۔	داسو کینال ریسٹ ہاؤس	1۔ محمد اقبال ولد شمشیر چوکیدار کم کک
		2۔ منظور احمد ولد محمد شریف، مالی
		3۔ محمد خالد ولد محمد بوٹا، بیلدار
5۔	ہیڈ تتار ریسٹ ہاؤس	1۔ عبدالرحمٰن، چوکیدار کم کک
		2۔ محمد ارشاد، مالی
		3۔ محمد ریاض، بیلدار

(ج)

نمبر شمار	نام کینال کالونی	رقبہ (ایکڑ)
1۔	لیّہ کالونی	27.90
2۔	ٹیل انڈس	10.00
3۔	تاتار	13.52
4۔	ٹیل منڈا	43.28
5۔	دھوری	12.88
6۔	داسو	52.88
7۔	سوہارن	08.08
	ضلع لیّہ میں کل رقبہ:	168.54

(د)

1۔ سال 2010 سے سال 2014 تک کسی کو کوئی رقبہ لیز/ٹھیکہ پر نہ دیا گیا ہے۔

2۔ سال 15۔2014 کے لئے داسو کینال کالونی کا آٹھ (8) ایکڑ رقبہ نذر حسین ولد عبدالغفور جٹ وارڈ نمبر 8 سکنہ فتح پور ضلع لیّہ کو مبلغ۔/1,60,000 روپے میں لیز/ٹھیکہ پر دیا گیا ہے۔

3۔ اس کے علاوہ اور کوئی رقبہ ٹھیکہ/لیز پر نہ دیا گیا ہے۔

بہاولنگر: ہاکڑہ برانچ کے پانی سے متعلقہ تفصیلات

*6517: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع بہاولنگر کی ہاکڑہ برانچ کا پانی سی سی اے کے مطابق 3197 کیوسک فی ہزار ایکڑ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہاکڑہ برانچ کی پُشتہ بندی، ریماڈلنگ اور کیپیسٹی نہ ہونے کی وجہ سے 3197 کیوسک کی بجائے 2200 اور 2300 کیوسک تک پانی گزارا جا رہا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہاکڑہ برانچ کی کیپیسٹی بڑھانے کے لئے پُشتہ بندی اور ریماڈلنگ کا ایک پراجیکٹ rehabilitation آف ہاکڑہ برانچ اور صادقیہ نہر کے فنڈ منظور ہو چکے ہیں یہ منصوبہ کب شروع ہو رہا ہے، کتنے عرصہ میں مکمل ہو گا؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ منصوبہ مکمل ہونے پر ہاکڑہ برانچ کا 3197 کیوسک پورا گزر سکے گا اور کیا ہاکڑہ برانچ کی وارہ بندی ختم ہو جائے گی؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) یہ درست نہ ہے بلکہ حقیقت میں ہاکڑہ برانچ کا پانی موجودہ سی سی اے کے مطابق 3100 کیوسک بنتا ہے نہ کہ 3197 کیوسک مزید ہاکڑہ برانچ پر واٹر الاؤنس (فی ہزار ایکڑ رقبہ کا پانی) 3.25 کیوسک ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے بلکہ حقائق یہ ہیں کہ منظور شدہ Section-L کے مطابق ہاکڑہ برانچ کا ڈسچارج 2897 کیوسک ہے جبکہ اس وقت اس میں سے 2750 کیوسک پانی گزارا جا رہا ہے اور اس کی وجہ نہر کے پشتے کمزور ہونا اور remodeling کا نہ ہونا ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ ہاکڑہ برانچ کی rehabilitation کے منصوبے کا PC-1 تیار ہو چکا ہے اور منظوری کے مراحل میں ہے اس منصوبہ میں ہاکڑہ برانچ کی کپیسٹی 2897 کیوسک سے بڑھا کر 3100 کیوسک تجویز کی گئی ہے۔ اس منصوبہ پر کام رواں سال میں ہی شروع ہو جائے گا اور اگلے دو سال کے عرصہ میں کام مکمل ہو گا۔ نیز rehabilitation آف صادقیہ برانچ کا PC-1 اور estimate تیار ہو کر ٹینڈر ہو چکے ہیں۔

(د) یہ درست ہے کہ مجوزہ منصوبہ مکمل ہونے پر ہاکڑہ برانچ میں سے 3100 کیوسک پانی گزر سکے گا اور نتیجتاً وارہ بندی کی ضرورت نہ رہے گی۔

حالیہ بارشوں سے سرگودھا کی زمین متاثر ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*6656: چودھری فیصل فاروق چیمہ: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مارچ، اپریل 2015 میں بارشوں سے پنجاب کے کافی اضلاع شدید متاثر ہوئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع سرگودھا کا زیادہ تر رقبہ سیم کا شکار ہے اور ان بارشوں نے ضلع سرگودھا کو بہت زیادہ متاثر کیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سیم نالوں کی صفائی نہ ہونے سے ضلع سرگودھا اور بالخصوص چک 109 جنوبی، چک 108 جنوبی، چک 112 جنوبی، چک 105 جنوبی، چک 110 جنوبی، چک 102 جنوبی، چک 100 جنوبی اور چک 97 جنوبی شدید متاثر ہوئے ہیں؟

(د) کیا حکومت مستقبل قریب میں ان سیم نالوں کی صفائی اور نئے سیم نالہ جات کی تعمیر کا کوئی ارادہ رکھتی ہے تاکہ ان چکوک کے لوگوں کو معاشی قتل سے بچایا جا سکے؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ ضلع سرگودھا کا کچھ رقبہ سیم زدہ ہے اور بارشوں نے ضلع سرگودھا کو متاثر کیا ہے۔

(ج) مذکورہ سوال کے ضمن میں عرض ہے کہ:

1۔ چک نمبر 109 جنوبی اور 108 جنوبی کے علاقہ سے سیم نالہ ایف ایس ڈرین گزرتی ہے اور اس ڈرین کی برجی نمبر 000+95 تا 000+195 کی صفائی سال 13۔2012 میں کروائی گئی ہے۔

2۔ چک نمبر 105 جنوبی اور 112 جنوبی کے علاقہ سے 7 ایل ایف ایس ڈرین گزرتی ہے جس کی برجی 0+000 تا 900+45 کی صفائی سال 12۔2011 میں کروائی گئی ہے جبکہ مالی سال 16۔2015 میں بھی اسی ڈرین کی صفائی کروائی جائے گی۔

3۔ چک نمبر 110 جنوبی اور چک نمبر 102 جنوبی کے علاقہ سے بڑا ڈرین گزرتی ہے جس کی برجی نمبر 000+50 تا 000+111 میں کام جاری ہے۔

4۔ چک نمبر 100 جنوبی اور چک نمبر 97 جنوبی کے علاقہ سے 2 آر 7 ایل ایف ایس ڈرین گزرتی ہے جس کی صفائی کا کام موجودہ سال 16۔2015 میں کروایا جائے گا۔

(د) محکمہ ان سیم نالوں کی صفائی ضرورت کے مطابق ہر تین سال بعد کرواتا رہتا ہے اور نئے سیم نالا جات کی تعمیر کے لئے PC–I بنانے کے لئے سروے کا کام جاری ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ضلع میانوالی: غریب مریضوں کے علاج کے لئے رکھی گئی رقم سے متعلقہ تفصیلات

164: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں سال 12۔2011 اور سال 13۔2012 میں غریب مریضوں کے علاج کے لئے کتنی رقم رکھی گئی، سال وار تفصیل بتائیں؟

(ب) اس رقم میں سے ضلع کے ہسپتالوں کے کتنے مریضوں کا علاج کیا گیا؟

(ج) ضلع سے باہر کتنے مریضوں کا علاج کیا گیا؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ضلع میانوالی میں سال 12-2011 میں مبلغ -/189092 روپے رکھے گئے اور ضلع میانوالی میں سال 13-2012 میں مریضوں کے علاج کے لئے مبلغ -/189092 روپے رکھے گئے۔

(ب) ضلع میانوالی میں سال 12-2011 میں 42 مریضوں کا اور 13-2012 میں 108 مریضوں کا علاج کیا گیا۔

(ج) ضلع کے باہر کسی مریض کا علاج نہیں کیا گیا۔

مین کینال سے موگہ پر بین سے متعلقہ تفصیلات

343: جناب شوکت علی لالیکا: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مین کینال سے نیا موگہ پر بین لگا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو زمر د مائنر فور ڈواہ کینال سے جو موگہ نکالا جا رہا ہے وہ کس رول کے تحت نکالا جا رہا ہے؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) مین کینال سے نیا موگہ نکالنے اور اس جیسے دوسرے امور کے لئے گورنمنٹ نے بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر No.SO(OP)IRR/Misc/13 مورخہ 2013-02-06 چیف انجینئر ریسرچ کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی ہے جو کہ زمینداروں کی طرف سے ایسی ڈیمانڈ کا ٹیکنیکی طور پر بغور جائزہ لیتی ہے اور اگر کیس واقعی genuine ہو تو اپنی سفارشات سیکریٹری اریگیشن کو بھجواتی ہے اور سیکریٹری اریگیشن ایک سمری کے ذریعے چیف منسٹر پنجاب کو پیش کرتا ہے۔ ایسے امور میں آخری فیصلہ چیف منسٹر پنجاب کا ہوتا ہے۔

حلقہ پی پی۔130 (سیالکوٹ) میں بیت المال سے ملنے والی مالی امداد سے متعلقہ تفصیلات

671: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

تحصیل ڈسکہ کے حلقہ پی پی۔130 میں بیت المال نے کتنے طالبعلموں کو مالی امداد فراہم کی اور حکومت نے مالی امداد دینے کا کیا criterion مقرر کیا ہوا ہے، مکمل تفصیلات فراہم کی جائیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

ضلعی بیت المال کمیٹی سیالکوٹ نے حلقہ پی پی۔130 کے 15 طالب علموں کو بیت المال سے مالی امداد فراہم کی جس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مالی امداد دینے کا مکمل طریق کار۔

1۔ مجوزہ درخواست فارم۔
2۔ شناختی کارڈ (مصدقہ نقل والد یا سرپرست)۔
3۔ سابقہ امتحان میں کم از کم 50 فیصد نمبروں کا رزلٹ کارڈ (مصدقہ نقل)۔
4۔ تصدیقی سرٹیفکیٹ سربراہ تعلیمی ادارہ۔
5۔ آمدن سرٹیفکیٹ۔

ضلع ساہیوال: محکمہ آبپاشی، پانی چوری کے درج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

582: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں سال 12۔2011 اور 14۔2013 کے دوران محکمہ آبپاشی نے پانی چوری کے کتنے مقدمات درج کروائے۔ اس وقت کتنے مقدمات زیر التواء ہیں اور کتنے مقدمات کا فیصلہ ہو چکا ہے اور ان جرمانوں کی مد (head) میں کتنی رقم اکٹھی ہوئی؟

(ب) پانی چوری روکنے کے لئے حکومت نے متذکرہ بالا عرصہ کے دوران کیا کیا اقدامات اٹھائے اور ان اقدامات کے نتیجہ میں پانی چوری میں کتنے فیصد کمی واقع ہوئی، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) ضلع ساہیوال میں سال 12۔2011 اور 14۔2013 کے دوران کل 2209 پانی چوری کے کیس درج ہوئے ان میں سے 1511 کیسوں کا فیصلہ ہو چکا ہے اور 698 کیس بقایا ہیں جو کہ زیر کارروائی ہیں اور جن 1511 کیسوں کا فیصلہ ہو چکا ہے ان پر مبلغ۔/5,02,16,478

روپے تاوان عائد کیا جا چکا ہے۔ تاوان کی وصولی صدر متعلقہ فارمر آرگنائزیشن کے ذمہ ہے اور وہ وصولی کروا رہے ہیں۔

(ب) پانی چوری کا ہر وقوعہ ہونے پر قاصران کے خلاف تاوان کیس تیار کر کے بھاری تاوان (جرمانہ) عائد کیا جاتا ہے فصل ربیع 12۔2011 سے 14۔2013 تک 1244 پرچے بھی متعلقہ پولیس سٹیشن کو ارسال کئے گئے اور قاصران کے خلاف 73 عدد ایف آئی آر درج ہوئیں جس سے پانی چوری میں بہت کمی واقع ہوئی۔ فصل خریف 2013 میں 765 وقوعہ جات ہوئے اور اس کے برعکس ربیع 14۔2013 میں 478 وقوعہ جات ہوئے اس طرح پانی چوری میں تقریباً 62 فیصد کی کمی واقع ہوئی۔

حلقہ پی پی۔130 میں باقاعدہ رجسٹرڈ این جی اوز سے متعلقہ تفصیلات

672: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

تحصیل ڈسکہ کے حلقہ پی پی۔130 میں کل کتنی این جی اوز رجسٹرڈ ہیں اور وہ باقاعدہ کام کر رہی ہیں، ان کی مکمل تفصیلات فراہم کی جائیں اور کتنی این جی اوز ایسی ہیں جنہوں نے رجسٹریشن کے لئے اپلائی کیا ہوا ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

تحصیل ڈسکہ کے حلقہ پی پی۔130 میں 30 این جی اوز رجسٹرڈ ہیں اور باقاعدہ کام کر رہی ہیں جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور ایک این جی او نے رجسٹریشن کے لئے اپلائی کیا ہوا ہے۔

فیصل آباد: زیر تکمیل اور تکمیل شدہ منصوبوں سے متعلقہ تفصیلات

626: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ آبپاشی ضلع فیصل آباد کے لئے مالی سال 15-2014 میں کتنا بجٹ کون کون سی مد میں مختص کیا گیا ہے، تفصیل فراہم کریں؟

(ب) محکمہ آبپاشی ضلع فیصل آباد میں 31۔ دسمبر 2014 تک کتنا فنڈ کون کون سی مد میں کس کس ذرائع سے ملا اور اس فنڈز سے کون کون سے ترقیاتی اور غیر ترقیاتی منصوبے زیر تکمیل اور تکمیل ہو چکے ہیں۔ تفصیل بتائیں۔

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) محکمہ آبپاشی ضلع فیصل آباد کے لئے مالی سال 15۔2014 میں درج ذیل مدات میں بجٹ مختص کیا گیا جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

فنڈز مختص برائے غیر ترقیاتی اخراجات

برائے مرمت آفس بلڈنگ	1,528,000/- روپے
برائے مرمت رہائشی بلڈنگ	9,736,000/- روپے
برائے مرمت ریسٹ ہاؤسز	8,019,000/- روپے
برائے مرمت کینال	30,054,000/- روپے
برائے مرمت سیم نالے	24,544,000/- روپے
میزان	73,881,000/- روپے

فنڈز مختص برائے ترقیاتی اخراجات

سالانہ ترقیاتی پروگرام	109,738,000/- روپے
پبلک سیکٹر ترقیاتی پروگرام	23,076,000/- روپے
بحالی منصوبہ ایل سی سی سسٹم	498,795,000/- روپے
پنجاب نہری نظام بہتری منصوبہ PISIP	726,831,000)/- روپے
میزان	1,358,440,000/- روپے

تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ آبپاشی ضلع فیصل آباد میں 31۔ دسمبر 2014 تک ترقیاتی / غیر ترقیاتی کاموں (تکمیل / زیر تکمیل) کا خلاصہ مندرجہ ذیل ہے۔

1۔ غیر ترقیاتی فنڈ پنجاب حکومت
2۔ ترقیاتی فنڈ (PSDP) وفاقی حکومت
3۔ ایل سی سی پارٹ (بی) بیرونی امداد (جاپان بنک)
4۔ پنجاب نہری نظام بہتری منصوبہ (PISIP) بیرونی امداد (جاپان بنک)

ہیڈ آف اکاؤنٹ	وصولی بجٹ 31-12-2014	رقم مکمل شدہ کام 31-12-2014	رقم زیر تکمیل کام 31-12-2014
غیر ترقیاتی			
آفس بلڈنگ	781,000/-		زیر تکمیل

رہائشی بلڈنگ	6,491,000/۔		زیر تکمیل
ریسٹ ہاؤسز	4,321,000/۔	304,350/۔	زیر تکمیل
مین کینالز	16,089,000/۔	1,636,082/۔	زیر تکمیل
سیم نالے	24,544,000/۔	1,542,000/۔	زیر تکمیل
میزان غیر ترقیاتی	52,226,000/۔	3,482,432/۔	
ترقیاتی			
سالانہ ترقیاتی پروگرام	109,738,000/۔	9,907,000/۔	زیر تکمیل
پبلک سیکٹر ترقیاتی پروگرام	23,076,000/۔	12,850,166/۔	زیر تکمیل
بحالی منصوبہ ایل بی سی سسٹم	498,795,000/۔	211,953,000/۔	زیر تکمیل
پنجاب نہری نظام بہتری منصوبہ (PISIP)	726,831,000/۔	527,936,000/۔	زیر تکمیل
میزان ترقیاتی	1,358,440,000/۔	762,646,166/۔	زیر تکمیل

تکمیل شدہ اور زیر تکمیل کاموں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

حلقہ پی پی۔130 میں خواتین کی فلاح و بہبود کے مراکز سے متعلقہ تفصیلات

673: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

حلقہ پی پی۔130 میں گورنمنٹ آف پنجاب کی جانب سے کتنے ایسے مراکز کام کر رہے ہیں جو کہ خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے ہیں وہ کہاں کہاں پر ہیں وہاں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں اور کتنی خواتین وہاں پر کام سیکھ رہی ہیں اور کس پروگرام کے تحت کام سیکھ رہی ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

محکمہ سوشل ویلفیئر کے زیادہ تر ادارے ضلعی سطح پر قائم کئے گئے ہیں ان کی تقسیم صوبائی حلقوں کی بنیاد پر نہ کی جاتی ہے لہٰذا حلقہ پی پی۔130 میں محکمہ سوشل ویلفیئر کا کوئی ادارہ کام نہ کر رہا ہے تاہم محکمہ سوشل ویلفیئر سے رجسٹرڈ این جی اوز کے زیر انتظام خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے سات تربیتی سکول مندرجہ ذیل جگہوں پر کام کر رہے ہیں۔

1۔ امن ویلفیئر فاؤنڈیشن کالج روڈ ڈسکہ
2۔ انجمن فلاح و بہبود رضائے مصطفٰے سرانوالی تحصیل ڈسکہ
3۔ انجمن خدمت خلق پسرور روڈ ڈسکہ
4۔ وسیلہ فاؤنڈیشن مندرانوالہ تحصیل ڈسکہ
5۔ رحمانیہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی یونس آباد ڈسکہ
6۔ تحفظ مقدس اوراق فاؤنڈیشن ماڈل ٹاؤن ڈسکہ
7۔ ینگ بلڈ فاؤنڈیشن فوارہ چوک ڈسکہ

ایک انڈسٹریل ٹیچر ہر مذکورہ بالا سکول میں کام کر رہی ہے اور اسے محکمہ کی طرف سے stipend کی مد میں۔/1500 روپے ماہانہ دیا جاتا ہے تاہم ان کی تنخواہیں این جی اوز کے ذمہ ہیں اور وہاں 166 خواتین کام سیکھ رہی ہیں اور ان کو سلائی، کڑھائی سکھائی جاتی ہے۔

فیصل آباد: پانی چوری کے مقدمات کے اندراج سے متعلقہ تفصیلات

627: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع فیصل آباد کی تحصیل تاندلیانوالہ میں یکم جنوری 2014 سے 31۔ دسمبر 2014 تک پانی چوری کے کتنے مقدمہ جات کا اندراج محکمہ کی طرف سے کروایا گیا؟

(ب) پانی چوری پر کتنے افراد گرفتار کر کے ان کو جرمانہ و سزا ہوئی، تفصیل بتائیں؟

(ج) پانی چوری کروانے پر کتنے سرکاری ملازم پکڑے گئے، کتنے سرکاری ملازم کو ملازمت سے برخاست کیا گیا یا وارننگ یا دیگر کوئی سزا دی گئی؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) تحصیل تاندلیانوالہ میں یکم جنوری 2014 سے 31۔ دسمبر 2014 تک 262 مقدمات برائے اندراج پرچہ جات محکمہ کی طرف سے بھجوائے گئے، جن میں سے 13 عدد ایف آئی آر بابت 38 وقوعہ جات درج کی گئیں۔ تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام راجباہ	پولیس سٹیشن	وقوعہ جات	رپورٹ پولیس	FIR نمبر / وقوعہ جات	کل تاوان	فیصلہ شدہ	زیر کار	رقم تاوان (روپوں میں)
1	کلیانوالہ	تاندلیانوالہ	87	87	---	87	75	12	1,197,657
2		گڑھ	35	35	----	35	25	10	740,912
3	تاندلیانوالہ	تاندلیانوالہ	63	63	456/14 11عدد 437/14 01عدد 442/14 01عدد 477/14 01عدد 481/14 01عدد 487/14 01عدد 490/14 01عدد 532/14 01عدد	63	53	10	2,859,516
4	بابلک	بابلک	42	42	482/14 02عدد 489/14 07عدد 488/14 09عدد 337/14 01عدد 256/14 01عدد	42	37	5	4,687,394
5	کلیانوالہ بھوجہ	ماموں کانجن	35	35	-----	35	20	15	95,223
6	میزان	---	262	262	13عدد ایف آئی آر /38عدد وقوعہ جات	262	210	52	9,580,702

(ب) مختلف مراحل میں کارروائی ضابطہ عمل میں لاتے ہوئے مبلغ۔/9,580,702روپے جرمانہ تاوان عائد کیا گیا استغاثہ جات متعلقہ تھانہ جات بھجوائے گئے تاہم کوئی بھی ملزم گرفتار یا اس کو تاحال سزا نہ ہوئی ہے۔

(ج) پانی چوری کی بابت درج ذیل سرکاری ملازمین کے خلاف PEEDA Act, 2006 کے تحت محکمانہ کارروائی کی گئی:

نمبر شمار	نام سرکاری ملازمین	الزام بابت پانی چوری	کیفیت
1۔	شیخ محمد یونس، سب انجینئر، برالہ ڈویژن	موگہ توڑنے / کرپشن وغیرہ	بذریعہ سیکرٹری، اریگیشن پنجاب، لاہور حکم نمبری SO(E-V)8-253/2014 مورخہ 21۔اکتوبر 2014 ایگزیکٹو انجینئر، جھنگ کینال ڈویژن، جھنگ کو انکوائری آفیسر مقرر کیا گیا۔ جس کی فائنل رپورٹ جلد ہی چیف انجینئر، اریگیشن زون، فیصل آباد کو ارسال کر دی جائے گی۔
2۔	عادل لطیف، سب انجینئر، برالہ ڈویژن، فیصل آباد	ناجائز پائپ /کرپشن	بذریعہ چیف انجینئر، فیصل آباد زون حکم نمبری EC/2014/175/2014/10670 مورخہ 21۔اکتوبر 2014 ایگزیکٹو انجینئر، جھنگ کینال ڈویژن، جھنگ کو انکوائری آفیسر مقرر کیا گیا جس کی فائنل رپورٹ جلد ہی چیف انجینئر، اریگیشن زون، فیصل آباد کو ارسال کر دی جائے گی۔
3۔	سید زاہد عباس، سب انجینئر، برالہ ڈویژن، فیصل آباد	موگہ توڑنا	بذریعہ چیف انجینئر، فیصل آباد زون حکم نمبری EC/2014/98/2014/12322 مورخہ 19.11.2014 ایگزیکٹو انجینئر، سمندری ڈرینج، فیصل آباد کو انکوائری آفیسر مقرر کیا گیا۔ جو کہ زیر کارروائی ہے۔
4۔	ندیم عباس، سب انجینئر، برالہ ڈویژن، فیصل آباد	موگہ توڑنے / کرپشن وغیرہ	بذریعہ چیف انجینئر، فیصل آباد زون حکم نمبری EC/2014/178/2014/12290 مورخہ 18.12.2014 Minor Penalty (دو سال کے لئے دو ترقیاں روکنے) زیر دفعہ PEEDA Act-2006, 4(1)(a)ii) عائد کی گئی۔
5۔	محمد عثمان، بیلدار بشیر احمد، بیلدار جعفر حسین، بیلدار	موگہ توڑنا	بذریعہ ایگزیکٹو انجینئر، برالہ کینال ڈویژن، فیصل آباد حکم نمبری EB-390516/3903/3904 مورخہ 23.10.2014 Major Penalty of forfeiture (fine) of past (2) years service زیر دفعہ PEEDA Act-2006, 4(1)(b)(iii) عائد کی گئی مذکورہ بیلداروں نے سپرنٹنڈنگ انجینئر، ایل سی سی ایسٹ سرکل، فیصل آباد کے پاس فیصلہ کے خلاف اپیلیں دائر کر رکھی ہیں، جو کہ زیر کارروائی ہیں۔

حلقہ پی پی۔130 تحصیل ڈسکہ میں خواتین کو میرج گرانٹ کی مد میں ملنے والی رقومات کی تفصیلات

674: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

تحصیل ڈسکہ کے حلقہ پی پی۔130 میں کتنے لوگوں / خواتین کو میرج گرانٹ کے لئے رقوم فراہم کی گئیں اور محکمہ نے یہ رقم فراہم کرنے کے لئے کیا criterion مقرر کر رکھا ہے، مکمل تفصیلات فراہم کی جائیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

حلقہ پی پی۔130 کی 21 خواتین کو ضلعی بیت المال کمیٹی سیالکوٹ نے شادی کے لئے مالی امداد فراہم کی جس کی تفصیل (تتمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

امداد شادی گرانٹ کے حصول کا طریق کار۔

1۔ مجوزہ درخواست فارم۔
2۔ درخواست دہندہ کے شناختی کارڈ (مصدقہ نقل)۔
3۔ دلہن کا شناختی کارڈ (اگر بنا ہو تو)۔
4۔ نکاح نامہ کی مصدقہ نقل۔

صوبہ بھر میں سیلابی پانی سے بچاؤ کے لئے مٹی کے بند سے متعلقہ تفصیلات

661: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں شہروں کو سیلابی پانی سے بچانے کے لئے مٹی کے بند بنے ہوئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ ہذا سیلاب کا سیزن آنے سے پہلے ہی موجود تمام بندوں کے پشتوں کی مرمت کر کے انہیں مضبوط کرنے کا پابند ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان بندوں کی کاغذی مرمت کر دی جاتی ہے لیکن عملی طور پر ایسا نہیں ہوتا؟

(د) سال 2012 سے آج تک صوبہ بھر کے بندوں کی مرمت پر کتنی رقم خرچ کی گئی ہے، تفصیل بندوار بتائی جائے؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں شہروں کو سیلابی پانی سے بچانے کے لئے مٹی اور پتھر کے بند بنے ہوئے ہیں۔

(ب) یہ درست ہے کہ محکمہ ہذا سیلاب کا سیزن آنے سے پہلے موجودہ تمام کمزور بندوں کے پشتوں کی مرمت کر کے انہیں مضبوط کرنے کا پابند ہے۔

(ج) یہ تاثر قطعی طور پر درست نہیں کہ ان بندوں کی کاغذی مرمت کر دی جاتی ہے۔ جبکہ اس کے لئے محکمہ ہذا کے متعلقہ قوانین کے مطابق ان بندوں کی مرمت کی جاتی ہے۔

(د) سال 2012 سے آج تک صوبہ بھر کے بندوں کی مرمت متعلقہ فیلڈ اریگیشن زونز کے تحت مندرجہ ذیل رقم خرچ کی گئی ہے:

سال 13-2012	1016.048 ملین روپے	تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
سال 14-2013	1712.373 ملین روپے	تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
سال 15-2014	548.911 ملین روپے	تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

بند وار خرچ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سماجی بہبود کے سرکاری سکولز سے متعلقہ تفصیلات

710: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ سماجی بہبود کی زیر نگرانی چلنے والے دستکاری سنٹرز کو این جی اوز کے تحت چلایا جاتا ہے؟

(ب) اگر جواب درست ہے تو محلہ رحمان پورہ اور محلہ گوبند پورہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں قائم دستکاری سکولوں کو کون سی انجمن چلا رہی ہے؟

(ج) ان سکولوں میں جو ٹیچرز کام کر رہی ہیں وہ کب سے کام کر رہی ہیں، ان کو تنخواہوں کی مد میں کتنا معاوضہ ادا کیا جاتا ہے اور وہ کون ادا کرتا ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ضلع میں دو طرح کے دستکاری سنٹرز چل رہے ہیں ایک محکمہ سوشل ویلفیئر سے رجسٹرڈ این جی اوز چلا رہی ہیں اور دوسرا ایکس ٹی ایم اے کے تحت دستکاری سکول چل رہے تھے مگر

2002 میں ضلعی حکومت کی طرف سے دستکاری سکول محکمہ سوشل ویلفیئر کے حوالے کر دیئے گئے ہیں تاہم ان کے تمام اخراجات ضلعی حکومتیں برداشت کرتی ہیں۔

(ب) محلہ رحمان پورہ اور محلہ گوبند پورہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں دونوں دستکاری سکولز ایکس ٹی ایم اے کے ہیں جو 2002 میں ضلعی حکومت کی طرف سے محکمہ سوشل ویلفیئر ٹوبہ ٹیک سنگھ کے زیر نگرانی کر دیئے گئے۔

(ج) ان سکولوں میں دو لیڈی ٹیچرز دستکاری سکولز (سکیل نمبر 6 ایکس ٹی ایم اے) جولائی 2002 سے محکمہ سوشل ویلفیئر کے زیر نگرانی کام کر رہی ہیں اور ان کو مبلغ۔/29449 ماہانہ فی کس تنخواہ ادا کی جا رہی ہے جو کہ ضلعی حکومت ٹوبہ ٹیک سنگھ اپنے سالانہ بجٹ سے ادا کرتی ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: بند ہونے والی راجباہ سے متعلقہ تفصیلات

712: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جھنگ برانچ سے درسانہ راجباہ مائنر کی ٹیل پی پی۔86 ٹوبہ ٹیک سنگھ کے دو دیہات چک 437ج ب اور چک 439ج ب کی زمینوں کو سیراب کرتی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا راجباہ مائنر کو بند کر دیا گیا ہے؟

(ج) اگر جز (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو اس راجباہ کو کس سال میں بند کیا گیا؟

(د) بند کئے جانے والے مذکورہ راجباہ مائنر کا مکمل رقبہ کتنا ہے، کیا یہ درست ہے کہ اس رقبہ کی نیلامی سے محکمہ کو خطیر رقم حاصل ہو سکتی ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا راجباہ کے رقبہ پر لوگ ناجائز قابض ہو چکے ہیں اور محکمہ نے ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی؟

(و) کیا محکمہ اس رقبہ کو ناجائز قابضین سے واگزار کروا کے نیلام کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) جی ہاں! درست ہے۔

(ب) جی نہیں! راجباہ درسانہ کی ٹیل پہلے برجی نمبر 72292 پر تھی جس کو curtail کر کے برجی نمبر 65105 پر کر دی گئی۔

(ج) 1995 میں اس ٹیل کو curtail کیا گیا اور چک نمبر 437 اور 439 ج ب کے رقبہ کو راجباہ کھیوڑہ سے موگہ برجی نمبر R/31600 آبپاشی کے لئے منظور کیا گیا۔

(د) یہ رقبہ 7187 فٹ لمبائی میں اور 80 فٹ چوڑائی میں ایک پٹی کی شکل میں ہے۔ جو خالی پڑا ہے۔ یہ درست ہے کہ اس رقبہ کی نیلامی سے محکمہ کو خطیر رقم حاصل ہو سکتی ہے۔

(ہ) کوئی ناجائز قابض نہ ہے۔

(و) کوئی ناجائز قابض نہ ہے اور کچھ زمینداروں نے درخواست دے رکھی ہے کہ ہمارا سابقہ راجباہ بحال کیا جائے جو under process ہے۔

ضلع گجرات: سماجی بہبود کے تحت رجسٹرڈ این جی اوز کی تفصیلات

736: میاں طارق محمود: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ سماجی بہبود کے تحت کتنی این جی اوز رجسٹرڈ ہیں؟

(ب) ان این جی اوز کی رجسٹریشن کون کرتا ہے اور اس کے لئے قواعد و ضوابط کیا ہیں؟

(ج) این جی اوز کو حکومت کی طرف سے کوئی گرانٹ یا دیگر سہولت فراہم کی جاتی ہے تو گجرات میں سال 15-2014 کے دوران جن این جی اوز کو گرانٹ دی گئی ہے ان کے نام اور رقم کی تفصیل بتائیں؟

(د) ان این جی اوز کو گرانٹ کی رقم کس مقصد کے لئے دی گئی ہے اور کیا اس کے خرچ کی تحقیقات محکمہ نے کروائی ہے؟

(ہ) اس ضلع کی کون کون سی این جی اوز فارن کنٹری سے گرانٹس وصول کرتی ہیں، ان کے نام بتائیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ سماجی بہبود سے 216 این جی اوز رجسٹرڈ ہیں۔

(ب) The Voluntary Social Welfare Agencies (Registration & Control) Ordinance, 1961 کے تحت ضلعی آفیسر سوشل ویلفیئر این جی اوز کی رجسٹریشن کرنے کا مجاز ہے۔ این جی اوز کی رجسٹریشن کے قواعد و ضوابط (Rules, 1962) (تتمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

(ج) این جی اوز کو بیت المال کونسل کی طرف سے زیادہ سے زیادہ پانچ لاکھ روپے تک کی امداد دی جا سکتی ہے لیکن سال 15۔2014 میں ضلع گجرات میں کسی این جی او کو گرانٹ جاری نہ ہوئی۔

(د) حکومت کی طرف سے چونکہ کسی این جی او کو مذکورہ سال میں رقم نہ دی گئی لہٰذا گرانٹ کا مقصد اور خرچ کی تحقیقات کے بارے تفصیل سے آگاہ نہیں کیا جا سکتا۔

(ہ) ضلع گجرات کی دو این جی اوز کو بیرون ممالک (Foreign Countries) سے گرانٹ موصول ہوئی جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ ڈیسنٹ ویلفیئر سوسائٹی(Decent Welfare Society & Midland International Aid Trust)، ریلوے روڈ، گجرات کو سال 15۔2014 میں کل۔/1,82,41,850 روپے عطیات موصول ہوئے۔

2۔ پاکستان کلفٹ لپ اینڈ پلیٹ ایسوسی ایشن،(Pakistan Cleft Lip and Palate Association) جی ٹی روڈ نزد سوزو کی سنٹر، گجرات کو سال 15۔2014 میں کل۔/99,64,636 روپے گرانٹ موصول ہوئی۔

گوجرانوالہ میں نہری پانی کی چوری کے مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

753: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں یکم جنوری 2013 سے آج تک محکمہ آبپاشی نے پانی چوری کے کل کتنے مقدمات درج کروائے نیز کن افراد کے خلاف ایک سے زائد مرتبہ مقدمات درج کروائے گئے؟

(ب) کتنے مقدمات کا فیصلہ ہو چکا ہے اور کتنے اور کون سے افراد کے مقدمات التواء میں ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) مذکورہ عرصہ میں کتنی رقم تاوان کی مد میں اکٹھی ہوئی اور یہ رقم کہاں پر خرچ کی گئی؟

(د) مذکورہ عرصہ میں پانی چوری روکنے کے لئے محکمہ نے کیا اقدامات اٹھائے نیز یہ بھی بتائیں کہ ان اقدامات کی وجہ سے پانی چوری میں کتنے فیصد کمی واقع ہوئی؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) گوجرانوالہ کینال ڈویژن کی حدود میں یکم جنوری 2013 سے آج تک محکمہ آبپاشی نے کل 4026 مقدمات متعلقہ پولیس سٹیشنز میں رپورٹ کئے۔

جن افراد کے خلاف ایک سے زائد مقدمات درج کرائے گئے ان کے نام درج ذیل ہیں:

1۔ ارشد ولد صوبہ سکنہ فیروزوالہ

2۔ عمران مہر سکنہ چک جوئیہ

3۔ افضال ولد رمضان سکنہ کوٹ آسائش

(ب) کل 4026 مقدمات کا چالان ہوا اور پیروی کیس کرنا محکمہ پولیس کا کام ہے لہٰذا پوچھی گئی تفصیلات محکمہ انہار سے متعلقہ نہ ہیں۔

(ج) کل 91403467 روپے رقم تاوان کی مد میں محکمہ مال کو ریکوری کرنے کے لئے فراہم کی گئی۔ تاوان وصولی کی تفصیل متعلقہ محکمہ مال ہے۔ تاوان کی رقم سرکاری خزانے میں جمع ہوتی ہے اس لئے خرچ کی تفصیل محکمہ خزانہ سے متعلقہ ہے۔

(د) پانی چوری کے مقدمات متعلقہ تھانہ جات میں بھیجے جاتے ہیں۔ پانی چوروں کے خلاف کیسز مرتب کر کے ان کو تاوان ڈال دیا جاتا ہے۔ نہروں پر نگرانی کے لئے سٹاف کی ڈیوٹی لگائی جاتی ہے۔ ان اقدامات سے پانی چوری میں خاطر خواہ کمی واقع ہوئی ہے۔

چیئرمین بیت المال کی کوالیفکیشن سے متعلقہ تفصیلات

743: میاں طارق محمود: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلعی چیئرمین بیت المال کے لئے کیا کوالیفکیشن اور طریق کار ہے؟

(ب) ضلع گجرات میں پچھلے دو سال میں کتنے ضلعی چیئرمین بیت المال کتنا عرصہ کے لئے رہے ان کے نام، پتاجات اور تعلیمی قابلیت بتائیں؟

(ج) ان کو کتنا اعزازیہ دیا گیا، تفصیل علیحدہ علیحدہ چیئرمین کی دی جائے؟

(د) اس ضلع میں بیت المال کے کتنے ملازم کام کر رہے ہیں، ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں نیز ان کے پچھلے دو سالوں کے اخراجات کی تفصیل مدوار بتائیں؟

(ہ) ان دو سالوں کے دوران ضلع میں کتنی رقم بیت المال کو ملی اور کتنی ان دو سالوں کے دوران غرباء میں تقسیم کی گئی؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ڈسٹرکٹ بیت المال کمیٹی کے چیئرمین کے لئے کوئی تعلیمی قابلیت کی حد مقرر نہ ہے اور ڈسٹرکٹ بیت المال کمیٹی کے چیئرمین کے لئے بیت المال کونسل کے ڈویژنل ممبران، کمشنر، ڈی سی او ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر متعلقہ ضلع کی مشاورت سے اسی ضلع کے مستقل رہائشی، اچھی شہرت کے حامل جوان ہمت اور معاملہ فہم شخص پختہ کردار کا مالک، ممکنہ حد تک بطور فعال سماجی کارکن ہو، کو مقرر کیا جاتا ہے۔

(ب) پچھلے دو سالوں میں ڈسٹرکٹ بیت المال کمیٹی کے چیئرمین کے طور پر تین لوگ کام کر چکے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام	تعلیم	پتہ	عرصہ
1	چوہدری تنویر احمد گوندل	میٹرک	گاؤں گوندل شریف	06-02-2013 to 06-08-2011
2	چوہدری ظہور الٰہی	ایف اے	عثمان پورہ گجرات	18-06-2014 to 22-07-2013
3	چوہدری ظفر اقبال	بی اے (ایل ایل بی)	گاؤں بھوانہ تحصیل کھاریاں	14-01-2015 to 19-06-2014

(ج) بیت المال کمیٹی کا چیئرمین بغیر معاوضہ (volunteer) اپنی خدمات سرانجام دیتا ہے اس لئے تنخواہ کی مد میں کوئی رقم نہیں دی جاتی۔

(د) ضلع گجرات میں ڈسٹرکٹ بیت المال میں کام کرنے والے ملازمین کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام	عہدہ	گریڈ
اظہر محمود	اکاؤنٹنٹ	11
زینت پروین	جونیئر کلرک	07
محمد یوسف	نائب قاصد	01

پچھلے دو سالوں میں تنخواہوں اور الاؤنسز کی مد میں۔/1465087 خرچ کئے گئے۔

(ہ) ان دو سالوں کے دوران ضلع میں۔/4538792روپے رقم بیت المال کو ملی اور اس میں سے۔/3612452روپے غرباء میں تقسیم کئے گئے۔

سرگودھا:ھڈاڈرین میں بھل صفائی سے متعلقہ تفصیلات

761:چودھری عامر سلطان چیمہ:کیاوزیرآبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ھڈاڈرین ضلع سرگودھا کے شروع اور آخری حصہ کی بھل صفائی کروائی گئی ہے لیکن درمیانی حصہ کی صفائی نہیں کی گئی،اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ھڈاڈرین کے درمیانی حصہ کی صفائی نہ ہونے کی بناء پر چک نمبر 35 جنوبی، چک نمبر 90 جنوبی، چک نمبر 98 جنوبی، چک نمبر 26 جنوبی وغیرہ کی زرعی اراضی سیم اور تھور سے متاثر ہو رہی ہے اور قیمتی زرعی اراضی بیکار ہوتی جارہی ہے؟

(ج) کیا محکمہ مذکورہ چکوک کی زمینوں کو سیم وتھور سے بچانے کے لئے فوری طور پر ھڈاڈرین کے درمیانی حصہ کی صفائی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے،ایوان کو مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں۔

وزیرآبپاشی(میاں یاورزمان):

(الف) یہ درست ہے کہ ھڈاڈرین کی برجی نمبر5000تا50000کی صفائی دوران سال 11-2010 میں کی گئی تھی جبکہ درمیانی اور آخری حصہ کی صفائی فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے نہ کی جاسکی۔

(ب) ھڈاڈرین کے درمیانی حصہ کی صفائی کا کام برجی نمبر50تا111 مالی سال15-2014 سے جاری ہے جس کی وجہ سے مذکورہ چکوک کو سیم وتھور سے بچانے کی کوشش کی جارہی ہے اور قیمتی اور زرخیز زرعی اراضی کو سیم وتھور سے بچایا جارہا ہے۔

(ج) محکمہ انہار نے مذکورہ چکوک کی زمینوں کو سیم وتھور سے بچانے کا کام مالی سال15-2014 سے شروع کررکھا ہے اور موقع پر ھڈاڈرین کے درمیانی اور آخری حصہ کی صفائی کا کام جاری ہے۔اور مذکورہ ڈرین کا جاب آرڈر مشینری اریگیشن ڈویژن ملتان کو دیا جاچکا ہے، یہ کام 30.09.2015تک مکمل ہو جائے گا۔

ضلع رحیم یارخان کو مالی سال14-2013کے دوران دی گئی رقم کی تفصیلات

827:قاضی احمد سعید:کیاوزیر سماجی بہبود وبیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع رحیم یار خان کو سال 14-2013 کے دوران کتنی رقم محکمہ سماجی بہبود و بیت المال کو دی گئی؟
(ب) یہ رقم کس کس مد میں غرباء اور مستحقین میں تقسیم کی گئی؟
(ج) اس رقم سے کون کون سے فلاحی کام انجام پائے گئے اور ان کے تخمینہ لاگت سے ایوان کو تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):
(الف) ضلع رحیم یار خان کو مالی سال 14-2013 کے دوران مبلغ۔/3052289 روپے کی رقم محکمہ سماجی بہبود و بیت المال کو دی گئی۔

(ب)

این جی او	680000/-
مالی امداد	1464000/-
تعلیمی وظائف	19014000/-
شادی گرانٹ	1731000/-
علاج معالجہ	950700/-
کل	6727100/-

(ج) اس دوران فلاحی کاموں کے لئے محکمہ سوشل ویلفیئر کے پاس رجسٹرڈ این جی اوز کو فلاحی مقاصد کے لئے رقم فراہم کی گئی جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام رفاہی ادارہ	مقصد	رقم
1	العسید ویلفیئر سوسائٹی رحیم یار خان	خرید ادویات	50000
2	پروفیشنل ریلف آرگنائزیشن رحیم یار خان	تنخواہ سٹاف	50000
3	سوشل ویلفیئر سوسائٹی رحیم یار خان	خرید ادویات	50000
4	انجمن فلاح مریضاں رحیم یار خان	خرید ادویات	50000
5	بسم اللہ ویلفیئر سوسائٹی رحیم یار خان	خرید ادویات	30000
6	جاگ ویلفیئر مومنٹ رحیم یار خان	تنخواہ سٹاف	50000
7	انجمن فلاح مریضاں صادق آباد	تنخواہ سٹاف	50000
8	ادارہ رفاہ عامہ صادق آباد	تنخواہ سٹاف	50000
9	انجمن بہبودی عوام لیاقت پور	تنخواہ سٹاف	50000
10	انجمن فلاح مریضاں لیاقت پور	تنخواہ سٹاف	50000
11	رفاہ عام ویلفیئر سوسائٹی خان پور	خرید سلائی مشین	50000

12	ٹی بی ایسوسی ایشن خان پور	خرید ادویات	50000
13	انجمن فلاح مریضاں خان پور	خرید ادویات	50000
14	کمپلیٹ ویلفیئر سوسائٹی فار پیشنٹ خان پور	خرید ادویات	50000
	ٹوٹل		680,000

حلقہ پی پی۔229(پاکپتن) میں واقع راجباہوں سے متعلقہ تفصیلات

775: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی۔229(پاکپتن) میں کتنے راجباہ ہیں ان کے نام بتائے جائیں؟

(ب) کتنے ایسے راجباہ ہیں جو پختہ ہیں اور کتنے ابھی تک پختہ نہ کئے گئے ہیں، ان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کون سے ایسے راجباہ ہیں جن کی ٹیل حلقہ پی پی۔229 میں ہی بنتی ہے؟

(د) کن کن راجباہ کو پختہ کرنے کے لئے موجودہ مالی سال میں فنڈز مختص کئے گئے ہیں؟

(ہ) کیا مذکورہ حلقہ میں موجود راجباہوں کو پختہ کرنے کے لئے حکومت اسی مالی سال میں فنڈز مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) حلقہ پی پی۔229 کی حدود میں چھ راجباہ ہیں جن کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

R-1ڈسٹی، 1ARڈسٹی، شفیع ڈسٹی، 1L/1Rمائنر، 2L/1Rمائنر اور جیون شاہ ڈسٹی۔

(ب) شفیع ڈسٹی راجباہ پختہ ہو گیا ہے اور راجباہ 1AR پختہ کرنے کا کام جاری ہے۔ باقی چار راجباہ جو پختہ ہیں جن کے نام یہ ہیں۔ 1L/1Rمائنر، 2L/1Rمائنر، 1Rڈسٹی اور جیون شاہ ڈسٹی۔

(ج) مندرجہ ذیل راجباہوں کی ٹیل حلقہ پی پی۔229 میں بنتی ہے۔

R-1ڈسٹی، 1L/1Rمائنر، 2L/1Rمائنر، 1ARڈسٹی، شفیع ڈسٹی اور جیون شاہ ڈسٹی۔

(د) راجباہ 1AR کو پختہ کرنے کے لئے 96.73 ملین روپے درکار تھے۔ مالی سال 15-2014 میں 64 ملین روپے خرچ کئے گئے بقایا کام اس سال 16-2015 میں 32.73 ملین فنڈز کی مدد سے مکمل کیا جائے گا جس کے لئے سپیشل فنڈ اپلیکیشن بنا دی گئی ہے جو منظوری کے مراحل میں ہے۔

(ہ) اس سلسلے میں R۔1 ڈسٹی اور 1R/2L مائنر کے PC۔1 تیاری کے مراحل میں ہیں اور 30.09.2015 تک گورنمنٹ کو منظوری کے لئے بھیج دیا جائے گا جبکہ 1R/1L مائنر اور جیون شاہ ڈسٹی کا سروے ورک ہو رہا ہے۔

صوبہ پنجاب میں سوشل ویلفیئر کے تحت چلنے والے فلاحی اداروں سے متعلقہ تفصیلات

834: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور میں سوشل ویلفیئر کے تحت چلنے والے کل کتنے فلاحی ادارے ہیں؟

(ب) سال 14۔2013 کے دوران ضلع لاہور میں سوشل ویلفیئر کے تحت چلنے والے فلاحی اداروں کو کل کتنا بجٹ دیا گیا؟

(ج) ضلع لاہور میں سوشل ویلفیئر کے تحت چلنے والے فلاحی ادارے کہاں کہاں پر واقع ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام چھ ادارے ضلعی سطح پر جبکہ سات ادارے صوبائی سطح پر کام کر رہے ہیں۔

(ب) سال 14۔2013 کے دوران ضلعی حکومت کے تحت چلنے والے فلاحی اداروں کو کل 32329570/۔ روپے دیئے گئے اور صوبائی حکومت کے تحت ضلع لاہور کے فلاحی اداروں کا کل بجٹ 39583000/۔ روپے ہے۔

(ج) ضلع لاہور میں سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام چلنے والے اداروں کی تفصیل درج ذیل ہے:

ضلعی سطح کے ادارے

1۔ صنعت زار (دستکار برائے خواتین)
33۔ کشمیر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔

2۔ کاشانہ (یتیم بے سہارا بچیوں کا ادارہ)
ٹاؤن شپ کالج روڈ، لاہور

3۔ ڈے کیئر سنٹر (ادارہ برائے ملازمت پیشہ خواتین کے بچگان)
وحدت روڈ نزد پولیس سٹیشن، لاہور

4۔ دارالامان (تشدد کا شکار خواتین کا ادارہ)
چوک یتیم خانہ بند روڈ، لاہور۔

5۔ ماڈل آرفنیج(یتیم بچوں کا ادارہ)
نزد مسجد خضرا، سمن آباد، لاہور

6۔ نگہبان سنٹر (اغواشدہ، گم شدہ و گھر سے بھاگے ہوئے بچوں کی بازیابی کا ادارہ)
چوہدری کالونی، کچی آبادی نزد شمع سٹاپ، فیروزپور روڈ، لاہور۔

فیصل آباد: محکمہ آبپاشی کو بھل صفائی کے لئے فراہم کردہ رقم کی تفصیل

814: میاں طاہر: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد میں سال 14-2013 اور 15-2014 کے دوران کتنی رقم بھل صفائی پر خرچ کی گئی جن نہروں اور مائنرز کی بھل صفائی کی گئی ان کے نام اور خرچ کردہ رقم کی تفصیل بتائیں؟

(ب) کیا حکومت ان سالوں میں بھل صفائی پر خرچ کردہ رقم کی تحقیقات کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) فیصل آباد میں محکمہ انہار کے زیر انتظام لوئر چناب کینال ایسٹ سرکل اور لوئر چناب کینال ویسٹ سرکل ہیں۔ لوئر چناب کینال ایسٹ سرکل میں 14-2013 میں 9 راجباہوں کی بھل صفائی کی گئی جس کی تفصیل منسلک (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اور 15-2014 میں 3 راجباہوں کی بھل صفائی کی گئی جس کی تفصیل منسلک (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ لوئر چناب کینال ویسٹ سرکل میں 14-2013 میں کوئی بھل صفائی نہ ہوئی ہے اور سال 15-2014 میں 7 راجباہوں پر بھل صفائی کی گئی ہے جن کی تفصیل منسلکہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) بھل صفائی کے خلاف کسی قسم کی کوئی شکایت نہ ہے اس لئے تحقیقات کی ضرورت نہ ہے۔

ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت

جناب سپیکر: اب یہ رخصت کی درخواستیں ہیں تو میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب ذوالفقار غوری

سیکرٹری اسمبلی بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ معزز ممبران اسمبلی کی جانب سے رخصت کی درخواستوں میں سے پہلی درخواست جناب ذوالفقار غوری ایم پی اے NM-370 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"24، 26 اور 29۔ دسمبر 2014 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

بیگم خولہ امجد

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست بیگم خولہ امجد ایم پی اے W-337 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"2۔ جنوری اور 10۔ فروری، یکم اپریل اور 20۔ اپریل تا 18۔ مئی 2015 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

رائے منصب علی خان

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست رائے منصب علی خان ایم پی اے PP-202 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"29۔ دسمبر 2014 تا 2۔ جنوری 2015 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

الحاج محمد الیاس چنیوٹی

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست الحاج محمد الیاس چنیوٹی ایم پی اے PP-73 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"21 تا 25۔ فروری 2015 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد نعیم انور

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست جناب محمد نعیم انور ایم پی اے PP-284 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"5 تا 29۔ دسمبر 2014 اور 5۔ جنوری 2015 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

چودھری لیاقت علی خان

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست چودھری لیاقت علی خان ایم پی اے PP-20 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"5۔ جنوری 15، 18، 21 اور 22۔ مئی 2015 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد شاویز خان

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست جناب محمد شاویز خان ایم پی اے PP-17 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"10 تا 22۔ فروری 2015 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ سلطانہ شاہین

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست محترمہ سلطانہ شاہین ایم پی اے W-313 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"10 اور 11۔ فروری اور 27۔ مارچ اور 15۔ مئی 2015 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ شبینہ زکریا بٹ

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست محترمہ شبینہ زکریا بٹ ایم پی اے W-326 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"11 تا 13 اور 24۔ فروری، 3، 4 اور 9۔ مارچ اور 3۔ اپریل 2015 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

چودھری اختر عباس بوسال

سیکرٹری اسمبلی:یہ درخواست چودھری اختر عباس بوسال ایم پی اےPP-118کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیاہے کہ:

"16تا 23فروری2015کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ حسینہ بیگم

سیکرٹری اسمبلی:یہ درخواست محترمہ حسینہ بیگم ایم پی اےW-327کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیاہے کہ:

"19اور20۔فروری2015کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب ظفر اقبال

سیکرٹری اسمبلی:یہ درخواست جناب ظفر اقبال ایم پی اےPP-19کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیاہے کہ:

"19 اور 20۔ فروری اور 18۔ مئی 2015 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد عارف خان سندھیلہ

سیکرٹری اسمبلی:یہ درخواست جناب محمد عارف خان سندھیلہ ایم پی اے PP-167کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"24۔فروری2015کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب جعفر علی ہوچہ

سیکرٹری اسمبلی:یہ درخواست جناب جعفر علی ہوچہ ایم پی اے PP-57کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"23 تا 25۔ فروری اور 2 تا 6۔ اپریل 2015 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

چودھری لیاقت علی خان

سیکرٹری اسمبلی:یہ درخواست چودھری لیاقت علی خان ایم پی اے PP-20کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"23 اور 27۔فروری 9 اور 27۔مارچ 2015 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد ثاقب خورشید

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست جناب محمد ثاقب خورشید ایم پی اے PP-236 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"19، 20 اور 24۔ فروری 2015 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب ارشاد احمد آرائیں

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست جناب ارشاد احمد آرائیں ایم پی اے PP-233 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"19، 20، 23 اور 24۔ فروری 2014 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

ڈاکٹر نجمہ افضل خان

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست ڈاکٹر نجمہ افضل خان ایم پی اے W-320 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"6 اور 30 مارچ، 3،2 اور 6۔ اپریل 2015 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

مخدوم سید محمد مسعود عالم

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست مخدوم سید محمد مسعود عالم ایم پی اے PP-285 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"2 تا 4 اور 27۔ مارچ تا یکم اپریل 2015 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب افتخار احمد

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست جناب افتخار احمد ایم پی اے PP-3 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"9۔ مارچ 2015 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ سمیرا سمیع

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست محترمہ سمیرا سمیع ایم پی اے W-311 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"9۔ مارچ 2015 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

چودھری محمد اشرف

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست چودھری محمد اشرف ایم پی اےPP-112 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیاہے کہ:

"9۔مارچ 2015 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

پیر غلام فرید

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست پیر غلام فرید ایم پی اےPP-95 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیاہے کہ:

"30۔مارچ سے 6۔اپریل 2015 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب حماد نواز ٹیپو

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست جناب حماد نواز ٹیپو ایم پی اےPP-254 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیاہے کہ:

"یکم اپریل تا 6۔اپریل 2015 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

ڈاکٹر سید وسیم اختر

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست ڈاکٹر سید وسیم اختر ایم پی اےPP-271 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیاہے کہ:

"31۔مارچ تا 3۔اپریل 2015 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد ارشد خان لودھی

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست جناب محمد ارشد خان لودھی ایم پی اے PP-223 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"27۔مارچ 2015 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

چودھری محمد اکرام

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست چودھری محمد اکرام ایم پی اے PP-122 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"3۔اپریل 2015 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

میاں محمد رفیق

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست میاں محمد رفیق ایم پی اے PP-90 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"2۔اپریل 2015 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

قاضی احمد سعید

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست قاضی احمد سعید ایم پی اے PP-286 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"12۔ مارچ تا 5۔ اپریل 2015 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ ثوبیہ انور ستی

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست محترمہ ثوبیہ انور ستی ایم پی اے W-325 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"3۔ اپریل 2015 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ ارم حسن باجوہ

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست محترمہ محترمہ ارم حسن باجوہ ایم پی اے W-344 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"10۔ مئی تا 2۔ جون 2015 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

سردار محمد جمال خان لغاری

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست سردار محمد جمال خان لغاری ایم پی اے PP-245 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"15۔ مئی تا 10۔ جون 2015 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد حسان ریاض

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست جناب محمد حسان ریاض ایم پی اے PP-162 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"18 تا 22۔ مئی 2015 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق کو take up کرتے ہیں۔ سب سے پہلے محترمہ راحیلہ انور کی تحریک استحقاق نمبر 20/15 کو لیتے ہیں۔ محترمہ! اپنی تحریک استحقاق پڑھیں۔

ڈی پی او جہلم کا معزز خاتون ممبر کے ساتھ توہین آمیز روّیہ

محترمہ راحیلہ انور: میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتی ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 23۔ اگست 2015 کو میرے ڈیرہ دارا پور ضلع جہلم میں چند نامعلوم افراد نے میرے ملازموں پر فائرنگ کی جس کی اطلاع میں نے خود ڈی پی او جہلم کو جا کر دی لیکن نامعلوم وجوہات کی بناء پر کوئی شنوائی نہ ہوئی۔ تین دن گزرنے کے بعد مورخہ 26۔ اگست 2015 کو میرے ڈیرہ پر دوبارہ جدید اسلحہ سے فائرنگ کی گئی جس کا نشانہ میرا بیٹا تیمور آفریدی تھا۔ اس واقعہ کی بھی میں نے اطلاع بذریعہ فون ڈی پی او

جہلم کے دفتر میں 03009521434/ 9270042-0544 ان نمبرز پر کرائی جبکہ اب میں ڈی پی او جہلم مجاہد اکبر کو بار بار کال کر رہی ہوں اور بار بار پیغام بھی دے رہی ہوں۔ مجھے ڈی پی او جہلم کی طرف سے کوئی رسپانس نہیں مل رہا۔ اس تمام واقعہ کی تفصیلات میں نے جناب سپیکر صاحب کو بھی عرض کر دی تھیں۔ معاملہ انتہائی تشویشناک ہے۔ میری اور میرے خاندان کی جان و مال کو شدید خطرات لاحق ہیں۔ ڈی پی او جہلم دانستہ میری عرضداشت کو نظر انداز کر رہے ہیں اور مجرموں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کر رہے ہیں۔ ایک عوامی نمائندہ کے ساتھ ڈی پی او جہلم کا رویہ انتہائی توہین آمیز ہے۔ ڈی پی او جہلم کے اس نامناسب روّیے سے نہ صرف میرا بلکہ پورے اس معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاق کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! last date پر جب یہ معاملہ take up ہوا تھا تو اس وقت محترمہ، محترم قائد حزب اختلاف اور ڈی پی او جہلم یہاں پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ میں بھی اس وقت موجود تھا تو ایک میٹنگ قائد حزب اختلاف کے ساتھ ہوئی تھی۔ اس میں ڈی پی او جہلم نے اپنا مؤقف بھی پیش کیا اور اس بات پر معذرت بھی کی کہ وہ بروقت رابطہ نہیں کر سکا۔ اس سلسلے میں وہ ساری بات اس میٹنگ میں سنی گئی اور اس کے بعد یہ فیصلہ ہوا تھا کہ ڈی پی او جہلم ان معاملات کو مقامی طور پر resolve کرے گا۔ اس معاملے کی انوسٹی گیشن اور دوسرے معاملات جو اس کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں ان تمام کو محترمہ کی satisfaction کے مطابق حل کرے گا۔ اس کے بعد قائد حزب اختلاف نے اور نہ ہی محترمہ نے اس میٹنگ کے بعد مجھ سے رابطہ کیا کیونکہ successfully یہ سارا معاملہ resolve ہو گیا تھا۔ اس کے بعد میرے علم میں تو کوئی بات محترمہ لائی ہیں اور نہ ہی قائد حزب اختلاف لائے ہیں کہ اس پر کوئی عمل نہیں ہوا یا دوبارہ سے ان کا روّیہ ٹھیک نہیں تھا۔ اگر محترمہ مطمئن نہیں ہیں تو اسے آپ استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیں لیکن اس معاملے میں یہ effort ہوئی تھی اور میرا یہ خیال تھا کہ شاید بعد میں معاملہ resolve ہو گیا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس سلسلے میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ اتنے high level پر ایک میٹنگ ہوئی، جس میں رانا صاحب، میں اور محترمہ راحیلہ انور بھی موجود تھیں۔ ڈی پی او کی طرف سے آج ایک ہفتہ گزرنے کے باوجود کوئی پیشرفت نہیں ہوئی بلکہ الٹا ان پر دباؤ یہ

ڈالا جارہا ہے کہ آپ صلح کرلیں، یہ ویسے ہی کسی لڑکے نے آکر فائرنگ کردی ہوگی۔ان کا یہ روّیہ ہماری سمجھ سے بالا ہے۔یہاں پر جب اتنے high level پر آکر اس معاملے کو take up کیا گیا، ہم نے اپنی بہن کو یہ بھی کہا کہ آپ اپنی تحریک استحقاق کو مؤخر کردیں حالانکہ یہ آپ کا breach of privileges ہے۔ میں نے خود ڈی پی او کو دو دفعہ فون کیا اور اس کے بعد message بھی چھوڑا کہ میں فلاں بول رہا ہوں، قائد حزب اختلاف ہوں میں ایک ضروری مسئلے پر آپ سے urgent بات کرنا چاہ رہا ہوں لیکن ان کی طرف سے کوئی response نہیں آیا۔اس کے بعد یہاں پر ایک میٹنگ ہوئی، میٹنگ کے بعد بھی آج تقریباً دس دن ہو چکے ہیں۔ میرا یہ خیال ہے کہ یہ تو صریحاً بڑی زیادتی ہے۔ دو تین دن کے اندر ان کو سارا معاملہ مکمل کرکے ان کو اعتماد میں لینا چاہئے تھا،ان کی تسلی و تشفی کے مطابق کارروائی ہو جانی چاہئے تھی۔ میری بھی آپ سے یہ استدعا ہے کہ اسے آپ استحقاق کمیٹی کے سپرد کریں۔

جناب سپیکر: یہ تحریک استحقاق استحقاقات کمیٹی کے سپرد کی جاتی ہے اور اس کی رپورٹ ایک ماہ کے اندر ایوان میں پیش کی جائے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! مجھے اگر ایک منٹ دیا جائے تو میں آپ کا اور وزیر قانون کا شکریہ ادا کردوں۔

جناب سپیکر: کس کا؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! آپ کا اور وزیر قانون کا۔

جناب سپیکر: میرا کس بات کا شکریہ؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! اس سلسلے میں آپ کا اور وزیر قانون کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں۔ انہوں نے واقعی ہمارے ساتھ بہت تعاون کیا،آپ نے بھی سارا مسئلہ سن لیا تو اس لئے پھر مجبوراً مجھے یہ تحریک استحقاق take up کرنی پڑی۔

جناب سپیکر: مہربانی۔

پوائنٹ آف آرڈر

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر کے ذریعے تحاریک التوائے کار کے متعلق میں اپنی گزارش آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سانحہ قصور اور کسانوں کی موجودہ حالت زار کے حوالے سے ایوان میں بحث کرنے کا مطالبہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! قصور کے واقعہ کے بارے میں یا تو ہم rules and procedure پر بھی بات کریں کیونکہ بعض اوقات اتنے اہم معاملات ہوتے ہیں جس پر ہم تحریک التوائے کار دیتے ہیں لیکن وہ واقعہ گزر جاتا ہے، اس کے بعد بھی مہینوں گزر جاتے ہیں لیکن اس تحریک التوائے کار پر بحث کرنے کی باری ہی نہیں آتی۔ یہ جو قصور کا واقعہ ہے، بچوں کے ساتھ جنسی تشدد کا واقعہ اور ویڈیو بننا، جس کی وجہ سے پاکستان کی پوری دنیا میں بدنامی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: یہ معاملہ تو اب کورٹ میں ہے، مجھے یہ تو بتائیں اب میں اور آپ اس میں کیا کریں گے؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! کیس کورٹ میں ہے تو میرے خیال میں اس کے بے شمار ایسے پہلو ہیں جس پر ہمیں یہاں بات کرنی چاہئے تھی۔ اس کے علاوہ چاول کے بارے میں عرض کروں گا کہ اخبارات بھرے پڑے ہیں کہ نئے چاول کی فصل بھی آنے کو ہے دو بلین ڈالرز یعنی 200۔ارب روپے سے زائد کا چاول اس وقت پنجاب کے مختلف علاقوں کے اندر dump پڑا ہے اور حکومت کے کانوں پر جوں نہیں رینگ رہی، شیلر اور رائس ملیں بند پڑی ہیں لاکھوں لوگ جو اس سے وابستہ تھے وہ بے روزگار ہو گئے ہیں اور ہماری مارکیٹ کو انڈیا capture کر رہا ہے۔ پہلے کسانوں کے ساتھ آلو کی فصل کے حوالے سے جو کچھ ہوا، اب چاول کی آدھی قیمت ہے اور لوگوں نے چاول کاشت کرنا چھوڑا ہوا ہے لہٰذا آپ سے میری گزارش ہے کہ زراعت پر بحث کے لئے اسی اجلاس کے دوران کوئی ایک دن مقرر کریں۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جہاں تک قصور کے معاملے کا تعلق ہے میرا خیال ہے کہ اس پر جتنی گفتگو ہوئی ہے، اس پر جتنا لکھا گیا اور جس طرح سے میڈیا نے اس کی details پر بات کی ہے میں نہیں سمجھتا کہ اس میں کوئی کسر رہ گئی ہے جسے دوبارہ سے پورا کرنا مقصود

ہو۔آج سے دو تین دن پہلے کی جو میری انفارمیشن ہے اس کیس میں تقریباً29 کیسز درج ہو چکے ہیں اور اب یہ سمجھا جانا چاہئے کہ اگر اب تک کوئی victim سامنے نہیں آیا تو پھر یہی وہ victim ہیں جو سامنے آئے ہیں اور ان میں سے تقریباً تین چار کیسز ایسے ہیں جو اس طرح سے ہیں کہ مجھے دھمکی دی اس کی وجہ سے مقدمہ 506 یا دوسری دفعہ کا درج ہو گیا۔تقریباً 23/24 کے قریب victim سامنے آئے ہیں اور ان کے مقدمات درج ہوئے ہیں ۔اس کے بعد JIT اس پر انوسٹی گیشن کر رہی ہے اس میں جو باقاعدہ انٹیلی جنس ایجنسیز ہیں ان میں ایک عسکری ادارے کی انٹیلی جنس بھی وہاں پر موجود ہے اور بڑی detail میں جا کر ان تمام جزئیات میں جا کر۔کہ یہ کیوں ہوا، کیا وجہ بنی، وہاں پر کیا حالات تھے؟ اس کے متعلق investigation in progress ہے اور میرا خیال ہے کہ within one week وہ مکمل ہو جائے گی۔جو JIT کی رپورٹ ہو گی وہ اس معزز ایوان کے مطالعہ اور دیکھنے کے لئے اس ایوان کی میز پر رکھ دی جائے گی اور تمام معزز ممبران کو اس کی کاپیاں بھی فراہم کر دی جائیں گی۔اس کے بعد اگر قائد حزب اختلاف یا کوئی بھی معزز ممبر اس پر کوئی گفتگو کرنا چاہے یا اس پر بحث کرنا چاہے تو بالکل اس پر بحث ہو سکتی ہے کوئی ممانعت نہیں ہے۔

جناب سپیکر! جہاں تک چاول کی بات ہے پچھلے تقریباً ایک سال سے کسان احتجاج پر ہیں اس میں گورنمنٹ کا کوئی قصور ہے اور نہ کسی اور کا بلکہ اس کی بنیادی وجہ دراصل انٹرنیشنل لیول پر commodities کی قیمتیں بالکل crash کر گئی ہیں، یعنی حالت یہ ہے کہ جب گندم کی خریداری کی بات ہو رہی تھی تو ہم یہ ensure کرنے کے لئے کہ -/1300 روپے فی من جو گندم کی قیمت ہے یہ کس طرح کسان کو ملے، بات ہو رہی تھی کہ یہ تو 800/900 روپے سے بھی اوپر چلی جائے گی، آپ یوکرائن سے گندم درآمد کریں تو وہ تقریباً -/950 روپے میں پڑتی ہے تو ہم یہ قیمت کس طرح سے برقرار رکھ سکیں گے۔ہم نے اس پر تمام options کو دیکھا کہ export کریں اور ہم نے export کے لئے کئی ممالک سے رابطہ کیا، وہاں پر موجود سفارت خانوں کے ذریعے کوشش کی لیکن انہوں نے کہا کہ اس ریٹ پر کوئی خریدار نہیں۔اگر سبسڈی دیتے تو اس کا اس سے زیادہ خرچہ پڑتا جتنے میں ہم گندم ایک یا دو سال کے لئے اپنے پاس رکھ سکتے ہیں تو یہ ایک internationally ایسی صورتحال پیدا ہوئی ہے کہ commodities کی قیمتیں crash کر گئی ہیں۔کوئی بھی commodity چاول ہو حتیٰ کہ کپاس کی جو ہمیں price پڑتی ہے وہ -/6300 روپے اور کچھ ہے جبکہ internationally وہ تقریباً ایک ہزار روپے کم ہے یعنی export بھی ممکن نہیں ہے۔معزز ایوان اور آپ بھی اس بات کے گواہ ہیں کہ کسانوں نے

جب بھی احتجاج کیا، کبھی انہوں نے آ کر ملتان روڈ بلاک کی، کبھی مال روڈ بلاک کی لیکن ہم نے ہمیشہ ان کے ساتھ انتہائی مناسب، بہتر اور پیار بھرا سلوک کرنے کی کوشش کی، ان کے ساتھ مذاکرات کئے ان کے ساتھ میٹنگز کیں، ان کے ساتھ بیٹھ کر بات کی اور یہ پچھلے تقریباً تین ماہ سے hectic کوششیں ہوئی ہیں اور اس سلسلے میں تقریباً تیس پینتیس کے قریب ان کے ساتھ میٹنگز ہوئی ہیں۔ ہم نے ان میٹنگز میں agric experts کو شامل کیا، progressive farmers شامل کئے، ہمارے ممبران میں سے جو لوگ اس پیشے سے منسلک ہیں انہیں شامل کیا۔ اس کے بعد پنجاب حکومت نے 13 نکات پر مشتمل ایک package کہہ لیں یا intervention کہہ لیں تیار کیا۔ ہمارا خیال ہے کہ اس سے کسان کو وقتی طور پر اس صورتحال میں فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ ان میں سے کچھ چیزیں صوبائی گورنمنٹ کے کرنے کی ہیں لیکن زیادہ تر چیزیں وفاقی حکومت کے کرنے کی ہیں۔ میں اسی لئے کل یہاں پر حاضر نہیں ہو سکا تھا کہ کل اسلام آباد میں ایک بڑی high level meeting کو وزیراعظم نے preside کیا اس میں۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب منان خان موبائل پر مصروف تھے)

MR SPEAKER: Please do not play with telephone. Please be careful.

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں تمام چیزوں کو ان کے سامنے رکھا گیا۔ آپ کے علم میں ہی ہے کہ فنانس والے ہمیشہ یہ کہتے ہیں کہ اس طرح سے اخراجات تھوڑا مشکل ہیں لیکن بہرحال کل اسحاق ڈار صاحب بھی وہاں پر موجود تھے بڑی سیر حاصل بحث ہوئی چار پانچ گھنٹے اجلاس جاری رہا۔ ہم پہلے فنانس ڈیپارٹمنٹ میں ملے اس کے بعد وزیراعظم نے Chair کیا، اس میں کوئی announcement کی اور نہ ہی وفاقی حکومت نے اس بارے میں فیصلہ کیا ہے لیکن میری assessment ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ان 13 points میں سے اکثر اور وہ ایسی interventions ہیں، ایسے اقدامات ہیں۔ جن سے کم از کم زمیندار کو، کسان کو فی الوقت کافی relief ملے گا جس سے وہ اپنی مشکلات پر قابو پا سکے گا اور اس سلسلے میں یہ بھی فیصلہ ہوا ہے کہ پرائم منسٹر صاحب چاروں صوبوں سے ہمارے جو progressive farmers ہیں، ہمارے کسانوں کے جو نمائندے ہیں اور کسان اتحاد ہے یا دوسری تنظیمیں ہیں اور کسان بورڈ ہے ان سب کو اسلام آباد کنونشن سنٹر میں جمع کر کے وفاقی حکومت اپنے اقدامات کے متعلق جو بھی فیصلہ کرے گی اسے announce کرے گی اس لئے میں اس back ground کو معزز ایوان اور قائد حزب اختلاف کی بات کے جواب میں عرض کرنا چاہتا تھا کہ اس سلسلے میں یہ international صورتحال ہے، بین الاقوامی طور پر اس صورتحال سے ہمارا کسان دوچار ہے اس

میں اسے جو immediate relief دیا جاسکتا ہے وہ دینے سے متعلق انشاء اللہ تعالیٰ within one week or so یہ سارے اقدامات کے متعلق فیصلہ ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! چونکہ قائد حزب اختلاف یہاں پر موجود ہیں تو میں categorically یہ بات معزز ایوان کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کہ دو چیزوں کے متعلق گورنمنٹ بالکل clear ہے۔ ایک تو ممبران کی salaries کا جو package ہے۔۔۔

جناب سپیکر: منان صاحب! آپ دو منٹ کے لئے باہر تشریف لے جائیں۔ آپ کی مہربانی۔ بہت شکریہ

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب منان خان ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جو معزز ممبران کی salaries کا package ہے اس میں گورنمنٹ کی، وزیر اعلیٰ صاحب کی بالکل approval ہے اس میں صرف یہی تھا کہ تمام پارلیمانی لیڈرز کو on board لے لیا جائے بوجہ اس میں میٹنگ نہیں ہو سکی خاص طور پر ڈاکٹر وسیم اختر صاحب کے متعلق پتا چلا تھا وہ آج یہاں پر موجود ہیں کہ ان کی والدہ بیمار ہیں اللہ تعالیٰ ان کو صحت دے اس لئے وہ تشریف نہیں لا رہے۔

جناب سپیکر: آمین، اللہ صحت دے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس لئے وہ میٹنگ نہیں ہو سکی لیکن اس میں بالکل clarity ہے اور اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ گورنمنٹ کرنا نہیں چاہتی۔ دوسرا Violence against Women کا جو بل ہے اس میں ہمارے کچھ دوستوں کو اعتراضات تھے میں نے اس پر متعدد میٹنگز کیں، میں نے قائد حزب اختلاف کو request کی، میاں محمد اسلم اقبال کو بھی request کی ہم اس کام کو کافی قریب قریب لے آئے ہیں لیکن ابھی بھی ایک دو چیزیں ایسی ہیں جن پر ہمارے کچھ لوگ apprehensive ہیں۔ اس پر بھی گورنمنٹ بالکل بل لانا چاہتی ہے، گورنمنٹ چاہتی ہے کہ Violence against Women بالکل ختم ہونا چاہئے اور اس کے متعلق ایسے سخت قوانین پر عملدرآمد ہونا چاہئے کہ یہ جو انتہائی افسوسناک صورتحال کبھی کبھار پیدا ہوتی رہتی ہے لیکن کبھی کبھار جب سامنے آتی ہے تو اس سے قومی سطح پر بھی اور ہر لیول پر بڑی شرمندگی ہوتی ہے۔ میرا یہ خیال تھا کہ اس ہفتے میں ان دونوں چیزوں کو take up کیا جائے لیکن اس وقت صورتحال یہ ہے کہ بارہ اضلاع میں بلدیاتی الیکشن کا schedule announce ہو چکا ہے اور اب لوگ nomination paper file کر رہے ہیں۔ ان بارہ اضلاع میں لاہور بھی شامل ہے۔ اب ہمارے معزز ممبران کا بڑا pressure ہے کہ

آپ اجلاس میں تھوڑا وقفہ کریں تاکہ ہم اپنے اپنے حلقوں کے معاملات کو دیکھ سکیں۔ ہم نے لوگوں کو بٹھانا، منانا اور اکٹھا کرنا ہے لیکن اجلاس کی وجہ سے ہمیں کافی دقت پیش آ رہی ہے۔ اسی وجہ سے ایوان میں حاضری کی صورتحال کوئی اتنی مناسب نہیں ہے۔ میں ان دونوں چیزوں پر position clear کرنی چاہتا تھا تاکہ اس میں کوئی ابہام نہ رہے۔

جناب سپیکر: چلیں، شکریہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں اسی حوالے سے ایک عرض کرنی چاہوں گا۔

جناب سپیکر: اب مہربانی کریں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں صرف یہ عرض کرنی چاہوں گا کہ رانا ثناء اللہ صاحب نے جو بات بڑی تفصیل کے ساتھ ایوان کے سامنے رکھی ہے اس میں بین الاقوامی طور پر قیمتوں میں جو کمی کا رُجحان ہے اس کا ذکر کیا گیا ہے۔ بین الاقوامی منڈی میں تیل کی قیمتیں کم ترین سطح پر ہیں اور پچاس فیصد اس میں کمی ہوئی ہے جبکہ آپ نے 28 فیصد کمی کی ہے۔ مزید 28 فیصد جس کا براہ راست عوام، کسان اور عام آدمی کو فائدہ ہونا چاہئے آپ نے اس میں صرف تین فیصد کمی کا اعلان کیا ہے۔ پاکستان کی تاریخ میں اس وقت ڈیزل پر آپ سب سے زیادہ ڈیوٹی لے رہے ہیں۔ کسان کا اس وقت بہت بُرا حال ہے اور وہ حکومت کے رحم و کرم پر ہے۔ بین الاقوامی منڈی میں اجناس کی قیمتیں گر رہی ہے تو کیا کسان مٹی کھانا شروع کر دیں؟ بھئی! حکومتیں اور اسمبلیاں اسی لئے ہیں کہ آپ کسانوں کو اس بُری صورتحال سے نکالیں اور relief دیں۔ آپ کسان کو جو relief دے سکتے ہیں وہ تو دیں۔ سیلز ٹیکس کے نام پر ڈیزل پر جگا ٹیکس عائد کر دیا گیا ہے۔ پاکستان کی تاریخ میں ڈیزل کے اُوپر سب سے زیادہ سیلز ٹیکس عائد کیا گیا ہے اور اسی وجہ سے مہنگائی ہے۔ ڈیزل سے ٹیوب ویل چلتے ہیں اور اس وقت 40 فیصد کے قریب آبپاشی ٹیوب ویلوں کے ذریعے ہو رہی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جناب منان خان صاحب! آپ ایوان کے اندر تشریف لے آئیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارے وزیر قانون کو وہاں میٹنگ میں یہ بات کرنی چاہئے تھی کہ جس تناسب سے بین الاقوامی منڈی میں ڈیزل اور پٹرول کی قیمتوں میں کمی ہوئی ہے اسی تناسب سے پاکستان میں بھی کمی کی جاتی۔ اس کا سب سے زیادہ فائدہ

زراعت، کاشتکار اور عام آدمی کو ہونا تھا۔ پنجاب کے دس کروڑ عوام کی طرف سے یہ ایک سوالیہ نشان ہے کہ یہ ظلم ہمارے ساتھ کیوں کیا جا رہا ہے؟ جب بین الاقوامی سطح پر پٹرول اور ڈیزل کی قیمت آدھی سے بھی کم ہو گئی ہے تو پاکستان میں تین یا پانچ فیصد کمی کر کے عوام کو لولی پاپ کیوں دیا جا رہا ہے؟ اگر آپ بین الاقوامی تناسب کے ساتھ پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں کمی کر دیں تو اس سے کسان اور عام آدمی کو بہت زیادہ relief ملے گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ویسے تو ٹھیک ہے کہ حزب اختلاف کا بنیادی مقصد یہی ہوتا ہے کہ وہ حکومت پر تنقید کرے۔ حکومت جتنا کچھ مرضی کر لے اگر حزب اختلاف راضی ہو جائے گی تو پھر opposition کیا ہوئی؟ میں نے یہی عرض کیا ہے کہ کل میٹنگ میں یہ ساری باتیں ہوئی ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ جو relief وفاقی حکومت اور وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف صاحب دینے جا رہے ہیں اس سے کم از کم کسانوں کی تسلی ہو جائے گی البتہ حزب اختلاف کی تسلی تو نہیں ہو گی۔ یہ بات میں دعوے سے کہتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ حزب اختلاف کی تسلی بھی ہو گی۔ آپ ایسی بات نہ کریں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ initiative بھی ہم نے لیا ہے۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں بات کر رہا ہوں اور درمیان میں قائد حزب اختلاف نے اُٹھ کر بولنا شروع کر دیا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! سب سے پہلے کسانوں کے مسائل کو ہم نے take up کیا ہے۔ پہلے ہم نے لودھراں اور پھر حافظ آباد میں initiative لیا۔ ہم نے initiative لیا تو حکومت جاگ گئی اور اسے ہوش آیا ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ مہربانی کر کے رانا ثناء اللہ خان کو بھی بولنے کا موقع دیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ویسے یہ مناسب تو نہیں کہ قائد حزب اختلاف جب بات کر رہے ہوں تو اس میں مداخلت کی جائے لیکن قائد حزب اختلاف کے لئے بھی یہ مناسب نہیں کہ کوئی اور ممبر اگر بات کر رہا ہو تو وہ اُٹھ کر اپنا شور مچانا شروع کر دیں۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! کوئی بات نہیں وہ ہمارے بھائی ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف فرما رہے ہیں کہ ہم نے initiative لیا تو یہ جاگ گئے ہیں۔ بھئی! ہم تو کسانوں کا احتجاج پچھلے ایک سال سے face کر رہے ہیں۔ آپ کو ابھی جاگ آئی ہے۔ آپ نے ابھی تھوڑے دن پہلے یہ معاملہ شروع کیا ہے۔

جناب سپیکر! انشاء اللہ تعالیٰ مجھے امید ہے کہ یہ relief اس قدر ہو گا کہ جس سے کسان کی مشکلات میں کمی ہو گی۔ قائد حزب اختلاف نے دوسری بات ڈیزل کی قیمتوں کے حوالے سے کی ہے۔ تیل اور ڈیزل کی قیمتوں میں کمی صرف پاکستان میں نہیں بلکہ پوری دنیا میں ہوئی ہے۔ اب یہ تفصیل کہ کتنی قیمت کم ہونی چاہئے تھی اور کتنی کم ہوئی ہے، اس کے figures پتا نہیں قائد حزب اختلاف کو کون نکال کر دے دیتا ہے۔ اگر ہم پچیس فیصد کم کریں تو ان کا figure پچاس فیصد ہوتا ہے اور اگر ہم پچاس فیصد کریں گے تو یہ ستّر فیصد پر چلے جائیں گے لیکن میں اتنی عرض کر دوں کہ اس پورے ریجن میں پٹرول اور ڈیزل کی قیمت پاکستان میں سب سے کم ہے۔ پوری دنیا میں کسی ملک نے ڈیزل اور پٹرول کی قیمتیں اس ratio سے کم نہیں کیں جس ratio سے پاکستان نے کی ہیں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو میں بھی ایک گزارش کرنی چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: احمد خان بھچر صاحب! آپ بات کر لیں پھر اس کے بعد مجھے کارروائی کو آگے بڑھانے دیں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! جس طرح رانا ثناء اللہ خان نے فرمایا ہے کہ ان کی اس حوالے سے وفاقی حکومت کے ساتھ اسلام آباد میں میٹنگ ہوئی ہے۔ اس وقت burning issue یہ ہے کہ مونجی کی فصل آ چکی ہے اور اری چاول لوگ اونے پونے داموں بیچ رہے ہیں۔ اسی طرح کسان اپنی کپاس کی فصل اس وقت اٹھارہ سو یا دو ہزار روپے من فروخت کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: جب وفاقی حکومت اپنی میٹنگ کی روشنی میں فیصلوں کا اعلان کرے گی تو وہ انشاء اللہ تعالیٰ کسانوں کی بہتری کے لئے ہوں گے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ ان فیصلوں کے لئے کوئی time limit رکھ دیں۔ یہ نہ ہو کہ جب کسانوں سے کپاس اور مونجی کی فصل آڑھتیوں اور ذخیرہ اندوزوں کے پاس چلی جائے تو اس وقت پالیسی کا اعلان کیا جائے۔ اس وقت تو پھر کسان کو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکے

گا۔ اگر حکومت کسانوں کی بہتری کے لئے کچھ اقدامات اُٹھا رہی ہے تو ہم اس کو appreciate کرتے ہیں لیکن اس کے لئے کوئی time limit مقرر کر دیں۔

جناب سپیکر: رانا ثناء اللہ خان نے کہا ہے کہ انشاء اللہ بہت جلد کسانوں کی بہتری کے لئے فیصلوں کا اعلان کیا جائے گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! احمد خان بھچر صاحب نے جو بات کی ہے یہ بالکل درست ہے کہ timely intervention ہونی چاہئے۔ میں اپنے معزز بھائی اور اس معزز ایوان کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں کہ اس کی deadline پندرہ ستمبر سے پہلے کی ہے یعنی یہ کنونشن 12 یا 14 تاریخ کو ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی، بہت شکریہ

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! میں معزز ممبران کی salaries سے متعلق عرض کرنی چاہتا ہوں۔ آج ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب تشریف لے آئے ہیں۔ ہمارا یہ مسئلہ اتنا مؤخر نہ کریں کیونکہ پہلے ہی اس میں بہت تاخیر ہو چکی ہے۔ ہم بہت مجبور ہیں کیونکہ ہماری salary ایک پی ٹی سی ٹیچر کے مطابق بھی نہیں ہے لہٰذا میں وزیر قانون سے انتہائی ادب سے گزارش کروں گا کہ آج ہی اس بابت میٹنگ کر کے فیصلہ کر لیں اور معزز ممبران کو طفل تسلیوں سے راضی نہ کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں کم از کم مولانا ابو حفص محمد غیاث الدین کو طفل تسلی دینے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ میں ایک بات واضح کرتا چلوں کہ یہ معزز ممبران کی تنخواہوں میں اضافہ نہیں ہے۔ اس کو تنخواہوں میں اضافہ کہا جائے اور نہ ہی لکھا جائے۔ یہ اضافہ نہیں بلکہ پنجاب اسمبلی کے معزز ممبران کی تنخواہیں اب دوسرے صوبوں کے معزز ممبران کے برابر کی جائیں گی۔ یہ بات پیش نظر رہے۔ صوبہ پنجاب معزز ممبران کی تنخواہوں میں اضافہ نہیں کر رہا بلکہ ان کو equal to other provinces کیا جا رہا ہے جبکہ اس سے پہلے بھی equal to other provinces ہوتی تھیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ واضح کروں کہ اس اضافہ کا اطلاق یکم جولائی سے ہو گا اس لئے مولانا صاحب خاطر جمع رکھیں ہو سکتا ہے کہ اکٹھے پیسے ملیں اور ان کے کسی کام آ جائیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: جی، اب تحاریک التوائے کار کا وقت شروع ہوتا ہے۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 839 محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کی ہے جی، گوندل صاحب اس کا جواب دیں۔

پنجاب تعلیمی بورڈ کے سالانہ امتحانات میں داخلہ نہ بھیج سکنے والے طلباء ضمنی امتحانات سے بھی محروم

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! شکریہ۔ بورڈ رولز کے مطابق جو بھی امیدوار سالانہ امتحان میں شرکت کرتا ہے وہی امیدوار ضمنی امتحان میں شرکت کرنے کا اہل ہے چونکہ امیدواران کی رجسٹریشن ایک بار سالانہ بنیادوں پر ہوتی ہے اور یہ عمل دو سال پہلے مکمل ہو چکا ہوتا ہے اس لئے امیدوار ضمنی امتحان میں شرکت نہیں کر سکتا۔ ضمنی امتحان محدود پیمانے پر لیا جاتا ہے اور اس کے دورانیے میں تمام تعلیمی اداروں میں کلاسز کا اجراء زور و شور سے شروع ہو چکا ہے اس لئے بڑے امتحان کے لئے امتحانی مراکز اور عملہ کی دستیابی ممکن نہیں ہے۔ سال میں صرف ایک بار سالانہ امتحان ہوتا ہے اور جو امیدوار سالانہ امتحان میں فیل ہو جاتے ہیں صرف وہی امیدوار ضمنی امتحان دے سکتے ہیں۔ سال میں دو بار سالانہ امتحان لینا ممکن نہیں ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! جناب قائم مقام سپیکر نے مہربانی کی تھی اور میں نے یہ تحریک التوائے کار out of turn لی تھی کیونکہ بچوں کے میٹرک کے ضمنی امتحانات شروع ہو گئے تھے۔ مجھے محکمہ کی اس statement پر بڑا افسوس ہوا ہے کہ جو بچے کسی وجہ سے امتحانات نہیں دے پاتے یعنی فوتیدگی یا کسی بیماری کی وجہ سے اگر کوئی بچہ سالانہ امتحان نہیں دے سکا تو اس میں کیا امر مانع ہے کہ جہاں پر آپ ہزاروں بچوں کے امتحانات لیتے ہیں اور بچوں کو تعلیم کے مواقع دینا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ اس طرح ہر سال سینکڑوں بچوں کا سال ضائع ہوتا ہے اور یہ practice پورے پنجاب میں ہے۔ میں نے اُس دن لاء منسٹر سے یہ گزارش کی تھی کہ اس معاملہ کو دیکھئے اور humanitarian ground کے حوالہ سے بھی یہ غلط ہے۔ بورڈ اپنی نااہلی بچوں کے مستقبل پر مت ڈالے یعنی بچے جب بھی ضمنی امتحان دینا چاہیں اُن کے پاس یہ حق ہونا چاہئے۔ جہاں تک رجسٹریشن کی بات ہے تو جن بچوں کی رجسٹریشن ہوئی ہوتی ہے انہیں بھی ضمنی امتحان میں appear نہیں ہونے دیا جاتا تو اس کے بعد بچے کہاں جائیں

گے؟ ہر وقت تو کسی کے smooth حالات نہیں ہوتے یعنی unavoidable circumstances میں اگر کسی بچے کا problem ہے تو وہ کہاں جائے؟ اُس کے لئے بورڈ کے پاس کیا remedy ہے کہ وہ بچہ اپنا پورا سال ضائع کرے تو یہ کوئی طریق کار نہیں ہے۔ ہم ہمیشہ بچوں کی تعلیم پر بات کرتے رہتے ہیں تو میں نے لاء منسٹر سے اُس دن بھی گزارش کی تھی کہ اس مسئلہ کو دیکھا جانا چاہئے کیونکہ یہ غلط rule ہے بلکہ میں تو کہوں گی کہ یہ unconstitutional and violation of fundamental rights ہے۔ جب آپ کہتے ہیں کہ ہر بچے کو تعلیم مہیا کرنا state کی ذمہ داری ہے تو اس طرح سے if and thus لگا کر انہیں امتحان میں appear نہ ہونے دینا بہت بڑی زیادتی اور ظلم ہے لہذا اس پر لاء منسٹر صاحب سے یہ میری گزارش ہوگی کہ وہ اس issue کو دیکھیں اور اس مسئلے کا حل نکالا جانا چاہئے ورنہ ہر سال بچے امتحانات دینے سے رہ جائیں گے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! محترمہ کہہ رہی ہیں کہ اگر کوئی بچہ بیماری کی وجہ سے رہ جاتا ہے تو پھر آپ کیا کریں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس میں دو تین چیزیں ہیں۔ محترمہ نے تحریک التوائے کار میں لکھا ہے کہ "مسئلہ یہ ہے کہ پنجاب کے تعلیمی بورڈز میں وہ طلباء جو کسی وجہ سے بورڈ کے سالانہ امتحان میں داخلہ نہیں بھجوا سکتے"۔ ان کی specification اس حد تک ہے کہ جن بچوں نے سالانہ امتحان کا داخلہ بھیجا ہی نہیں وہ ضمنی امتحان کا داخلہ بھیج کر appear ہو جائیں۔ جو بچہ سالانہ امتحان کے لئے داخلہ بھیجتا ہے اُسے رول نمبر ملتا ہے اگر اُس کی کمپارٹمنٹ آ جائے تو وہ بچہ ضمنی امتحان میں جا سکتا ہے۔ اُس بچے نے جب سالانہ امتحان کا داخلہ بھیجا ہی نہیں تو چونکہ رولز کے مطابق سالانہ امتحان ایک دفعہ ہوتا ہے تو پھر وہ اگلے سال تک انتظار کرے اور اگلے سال داخلہ بھجوا کر سالانہ امتحان میں appear ہو جائے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں یہاں پر ایک بچے کا کیس refer کرنا چاہ رہی ہوں۔ اُس بچے کی رجسٹریشن ہوئی ہوئی ہے اُس بچے نے fee pay کی ہوئی تھی لیکن سکول کی clerical mistake کی وجہ سے اُس کا فارم اوپر نہیں پہنچا ہوا تو بورڈ کے اندر کہا گیا کہ اب اس کو ضمنی امتحان میں appear کرا دیں گے۔ شاید میں اپنی بات پارلیمانی سیکرٹری صاحب تک پہنچا نہیں پا رہی۔ میری گزارش یہ ہے کہ smooth حالات کی اپنی جگہ پر علیحدہ بات ہے۔ اگر ایک بچہ کسی نہ کسی وجہ سے امتحان میں appear نہیں ہو سکا تو جہاں ایک invigilator نے 500 بچوں کا امتحان لینا ہے تو اگر وہ 510 بچوں کا امتحان لے

لے گا تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے لیکن آپ اس طرح سے bar کر کے وہ سال ضائع کریں اور اگر بورڈ یہ تکلیف نہیں اُٹھا سکتا تو یہ illogical ہے اور ایسے بچوں کے لئے کوئی remedy نہیں ہے کیا؟ یہ غلط ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ اس پر action لیا جانا چاہئے کیونکہ سالہا سال سے یہ example چل رہی ہے۔ مجھے پارلیمانی سیکرٹری بتائیں کہ اگر ایک بچہ کسی وجہ سے سالانہ امتحان میں appear نہیں ہوا تو اُس کے پاس سال ضائع کرنے کے علاوہ کیا remedy ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں صورتحال یہ ہے کہ محترمہ جو فرما رہی ہیں وہ بات درست ہے لیکن اس سے خطرہ یہ ہے کہ یہ پھر ایک فراڈ گیٹ کھل جائے گا۔ پھر ایسے بھی ہو سکتا ہے کہ ایک امیدوار کی تیاری نہیں ہے اور وہ چاہتا ہے کہ میں تین ماہ اور تیاری کر لوں اور پھر کوئی نہ کوئی بہانہ تو بنایا جا سکتا ہے اور وہ بہانہ بنا کر سالانہ امتحان میں appear نہ ہو اور وہ چار ماہ بعد ضمنی امتحان میں appear ہو جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس صورتحال میں اس مسئلہ کے حوالہ سے یہاں پر دس منٹ کی بحث کے بعد کوئی فیصلہ دے دینا مناسب نہیں ہوگا۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو اس معاملہ کو ایجوکیشن کی سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس بھیج دیں وہ اس پر غور و فکر کرے اور پھر وہ جو سفارشات دیں اُس پر پھر House, opt کر لے۔

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک التوائے کار ایجوکیشن کی سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کی جاتی ہے کمیٹی دو مہینے کے اندر اندر اس کی رپورٹ معزز ایوان میں پیش کرے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 711/15 جناب احسن ریاض فتیانہ کی ہے۔ جی، فتیانہ صاحب!

بورڈ آف ریونیو پنجاب میں ہزاروں کیسز زیر التواء

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "اوصاف" مورخہ 13۔ جولائی 2015 کی خبر کے مطابق "بورڈ آف ریونیو میں جوڈیشل ارکان کی کمی، زیر سماعت ہزاروں مقدمات سرد خانے کی نذر۔ "مقدمات جلد نمٹانے میں عدم دلچسپی بھی مسئلہ بن گئی، رواں سال کے دوران بھی چار ہزار سے زائد مقدمات کی درخواستوں کا اندراج ہوگیا۔ سائلین سخت پریشان، زیر التواء مقدمات کی رپورٹیں بروقت عدالتوں میں نہ بھجوانے کے باعث بھی سائلین کی مشکلات میں اضافہ، چیک اینڈ بیلنس کا نظام نہ ہونے کے سبب کرپشن عروج

پر تفصیلات کے مطابق بورڈ آف ریونیو پنجاب میں گزشتہ کئی دہائیوں سے زیر التواء کیسز کے فیصلے بر وقت نہ ہونے کی وجہ سے شہریوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اور آئے روز درجنوں سائلین دور دراز کے اضلاع سے بھاری اخراجات کرتے ہوئے عدالتوں میں تاریخیں بھگتنے پہنچ جاتے ہیں لیکن عدالتوں میں کیسز کی سماعت کرنے کی بجائے حاضریاں لگاتے ہوئے اگلی تاریخیں دے دی جاتی ہیں۔ کافی عرصہ کے بعد اب ممبران کی تعداد پوری ہوئی تھی لیکن پھر ممبران کی تبدیلی کے باعث سیٹیں خالی ہو گئی ہیں جبکہ عدالتوں میں عملے کی کمی کا سامنا بھی ہے۔ صوبہ بھر سے سائلین عدالتوں میں ہر پیشی پر حاضر ہوتے ہیں لیکن عدالتوں میں آنے والے سائلین کی اراضی کے فیصلے اور کیسز کی سماعت ممبر کی عدم حاضری پر ملتوی کرتے ہوئے اگلی تاریخ دے دی جاتی ہے۔ اس طرح روزانہ سینکڑوں شہریوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، گوندل صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب نہیں آیا لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ تحریک التوائے کار نمبر 712/15 جناب امجد علی جاوید کی ہے۔ جی، چودھری صاحب!

پوزیشن ہولڈر طلباء گزشتہ چار سال سے تعلیمی وظیفہ سے محروم

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "ایکسپریس" مورخہ 22۔ جولائی 2015 کی خبر کے مطابق "پنجاب کے 15 لاکھ طلباء چار سال سے وظائف سے محروم۔" تفصیلات کے مطابق پنجاب بھر کے 15 لاکھ طلباء وطالبات کو گزشتہ چار سال سے تعلیمی وظائف نہیں دیئے گئے۔ صوبہ پنجاب کے پرائمری اور مڈل کے امتحانات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء وطالبات کو ماہانہ 600 روپے سالانہ 7200 روپے تعلیمی وظیفہ دیا جاتا تھا جو کہ اب گزشتہ چار سال سے بند کر دیا گیا ہے جبکہ اس مد میں سالانہ کروڑوں روپے کی رقم مختص کی جاتی ہے۔ یہ رقم کہاں جاتی ہے؟ اس کا بھی کسی تعلیمی افسر کو کوئی علم نہیں۔ مختلف سکولز کے سربراہان

نے رابطہ پر تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ 2012 تک پرائمری اور مڈل کے ہونہار بچوں کو یہ وظائف دیئے جاتے رہے ہیں، ہر سکول سے تقریباً بیس سے تیس طلباء سکالرشپ کے لئے منتخب ہوتے تھے مگر اس کے بعد سے یہ وظائف روک دیئے گئے ہیں۔ اس مد میں کروڑوں روپے کی رقم بجٹ میں مختص تو ہوتی ہے مگر وظائف نہیں دیئے جاتے جس سے ان ہونہار بچوں کی حق تلفی ہو رہی ہے جبکہ میٹرک کے ہونہار طلباء و طالبات کو یہ وظائف مسلسل دیئے جا رہے ہیں۔ اس صورتحال سے ان طلباء، ان کے والدین اور اساتذہ میں شدید بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض ہے کہ سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے پچھلے تین سالوں کے دوران پنجاب کے 36 اضلاع میں Internal merit scholarship کے تحت تقریباً 300 ملین روپے سرکاری سکولوں کے پرائمری اور مڈل کے امتحانات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کے لئے سالانہ ترقیاتی بجٹ میں جاری کئے۔ یہ رقم سال کے شروع میں ہی ضلعی حکومتوں کے اکاؤنٹ میں منتقل کر دی جاتی ہے۔ ہر ضلع کے وظائف کی تعداد اس کے سکولوں میں تعداد کے لحاظ سے مختص کی جاتی ہے۔ پانچویں کے امتحان کی بنیاد پر ہر منتخب بچے کو چھٹی، ساتویں اور آٹھویں کی کلاسز میں 600 روپے ماہانہ وظیفہ دیا جاتا ہے جبکہ آٹھویں امتحان کی بنیاد پر نویں اور دسویں کلاسز میں 800 روپے ماہانہ وظیفہ دیا جاتا ہے۔ محکمہ کی جانب سے طلباء و طالبات کے وظائف کی مد میں بدستور پیسے دیئے جا رہے ہیں تاہم procedural delay کے باعث وظائف پہنچنے میں تاخیر ہو جاتی ہے۔ Internal merit scholarship کے تحت وظائف دینے کے حوالے سے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی مثال یوں ہے کہ 13-2012 اور 2014 میں فی سال 17 لاکھ 77 ہزار 200 روپے پانچویں سے آٹھویں جماعت کے 82 بچوں کو تقسیم کئے گئے۔ اسی طرح اسی مدت کے دوران 12 لاکھ 28 ہزار 800 روپے آٹھویں سے دسویں کے 128 طلباء و طالبات میں وظائف تقسیم کئے گئے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! میری بڑی اہم تحریک التوائے کار ہے۔ اسے out of turn پڑھنے دیا جائے۔

جناب سپیکر: جناب! وقت ختم ہو چکا ہے۔ آپ صبح سے بیٹھے رہے ہیں۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! مہربانی فرمائیں میری تحریک بہت اہم ہے۔

جناب سپیکر: نہیں۔ Time is over now

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب سپیکر: اب غیر سرکاری ارکان کی کارروائی کا آغاز کیا جاتا ہے۔

دہشت گردی کے واقعات میں جاں بحق ہونے والی شخصیات کو سرکاری طور پر شہید کا لقب دینے کا مطالبہ

(---جاری)

جناب سپیکر: مورخہ یکم ستمبر 2015 کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھی گئی ترمیم شدہ قرارداد لیتے ہیں۔ یہ قرارداد میاں محمد اسلم اقبال کی ہے جو پیش ہو چکی ہے اور وزیر قانون کی تجویز پر اس قرارداد میں ترمیم کی گئی ہے۔ ترمیم شدہ قرارداد اور اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان ملک میں دہشت گردی کی سرگرمیوں کی بھرپور مذمت کرتا ہے اور دہشت گرد عناصر کے خلاف لڑنے والے اداروں اور شخصیات کی خدمات کو خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ دہشت گردی کے واقعات میں وطن عزیز کے لئے جان قربان کرنے والی شخصیات کو سرکاری طور پر شہید کے لقب سے پکارا جائے۔ نیز دہشت گردی میں شہید ہونے والے افراد کے لواحقین کو ان کی سماجی اور مالی حیثیت کے مطابق مراعات دی جائیں۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

پوائنٹ آف آرڈر

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔
جناب سپیکر: میاں صاحب! کیا اس پر کچھ اور بھی کہنا ہے؟

معزز ممبر کے ڈیرہ واقع شمع روڈ لاہور پر فائرنگ کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کا مطالبہ

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! نہیں۔ میں نے اس سے ہٹ کر کوئی بات کرنی ہے۔ گزارش ہے کہ 5۔ ستمبر کو رات تقریباً 12:30 بجے کے قریب میرا ڈیرہ واقع شمع روڈ پر ایک موٹر سائیکل پر دو لڑکے آئے اور انہوں نے فائرنگ کی۔ اس کی اطلاع متعلقہ تھانہ سمن آباد میں کی گئی اور درخواست بھی دے دی گئی۔ اس کے بعد 6۔ ستمبر کو رات تقریباً پونے دو بجے کے قریب چار موٹر سائیکلوں پر آٹھ لڑکے آئے انہوں نے فائرنگ کی۔ پہلے 5۔ ستمبر کو جو فائرنگ ہوئی اس کے جو خول ملے وہ پولیس نے آکر اٹھا لئے اور جو 6۔ ستمبر کو فائرنگ ہوئی اس کے خول بھی متعلقہ ڈی ایس پی کو دے دیئے گئے۔ اس اسمبلی کے ایوان میں لاء منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں میں یہاں یہ بات کرنا چاہ رہا تھا کہ میں اس کو کوئی سیاسی رنگ نہیں دینا چاہتا لیکن میں یہ بات ضرور کرنا چاہتا ہوں کہ میری کسی سے عداوت ہے اور نہ کسی سے کوئی دشمنی ہے۔ میں ایک عام سا آدمی ہوں اور حلقہ میں رہنے والا ہوں۔ اس حوالے سے دوست احباب کو پتا ہے جو لاہور کو جانتے ہیں۔ میں عام گلیوں میں پھرنے والا آدمی ہوں لیکن یہ اتنا بڑا واقعہ ہوا ہے جو دو دفعہ شدت کے ساتھ ہو چکا ہے۔ میری اس ایوان سے گزارش ہو گی اور میں اسی وجہ سے کہتا ہوں کہ رانا صاحب بعض اوقات کسی چیز کا مذاق بھی اڑا لیتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کا تعلق فیصل آباد سے ہے۔ اس وجہ سے اُن سے بات ہو جاتی ہے otherwise وہ کبھی بھی نہ کریں۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ متعلقہ ادارے کو directions دی جائیں کہ اس معاملہ کو باریک بینی سے دیکھا جائے۔ اس میں جو کوئی بھی involve ہے، میں اس کو کسی لحاظ سے بھی نہیں کیونکہ یہ میری ذات کا معاملہ ہے اس لئے میں اس کو کسی طرح بھی سیاسی رنگ کی طرف نہیں لے جانا چاہ رہا۔ میری اُدھر کسی کے ساتھ دشمنی ہے،

میرے باپ دادا کی دشمنی ہے اور نہ کوئی اور معاملات ہیں۔ اگر کسی نے میرے سے کچھ لینا دینا ہے کوئی بات ہے تو پھر کوئی بات سامنے آ جاتی لیکن یہ اتنی بڑی زیادتی ہے کہ جس کی میں وضاحت نہیں کر سکتا کہ آٹھ آٹھ بندے چار چار موٹر سائیکلوں پر اندھادھند فائرنگ کرتے ہوئے میرے ڈیرے اور ساتھ ہی میرا گھر ہے وہاں سے تیزی سے گزر جاتے ہیں اور کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ انتہائی serious معاملہ ہے اور سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ اس بات کو lightly لیا جائے۔ یہ بات میرے علم میں بالکل نہیں تھی۔ میاں محمد اسلم اقبال صاحب نے یہ بات ابھی یہاں ایوان میں کی ہے تو میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ اس کا پورا notice لیا جائے گا۔ میں سی سی پی او لاہور سے کہوں گا کہ وہ ذاتی طور پر میاں صاحب سے رابطہ کریں۔ ان سے details لیں اور خود اپنی نگرانی میں اس بات کو ensure کرائیں کہ وہ کون ہیں۔ میاں محمد اسلم اقبال صاحب کی بات درست ہو سکتی ہے کہ دشمنی والی بات نہ ہو کوئی motive otherwise بھی نہ ہو لیکن بعض اوقات ایک ایسا ماحول نوجوانوں میں آ گیا ہے کہ ایسے ہی وہ چلتے پھرتے فائرنگ کرتے ہیں، موٹر سائیکل پر سلنسر اتار کر پھرتے اور ون ویلنگ بھی کرتے ہیں۔ یہ ساری چیزیں معاشرے میں موجود ہیں۔

جناب سپیکر: آپ سختی سے اس بات کا notice لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ان کا سختی سے notice بھی لیا جاتا ہے لیکن اس کے باوجود بھی نوجوان اس قسم کی حرکات میں ملوث ہو جاتے ہیں۔ بہر حال اس معاملے کو ہر قیمت پر takeout کروا کر ان لوگوں کو identify کیا جائے گا اور ان کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔

قراردادیں
(مفاد عامہ سے متعلق)
(---جاری)

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اب ہم ڈاکٹر سید وسیم اختر کی قرارداد لیتے ہیں۔ جی، ڈاکٹر صاحب! آپ اپنی قرارداد پڑھیں۔

جنوبی پنجاب میں حالیہ سیلاب سے متاثرین کے نقصان کا ازالہ اور بحالی وامداد کا مطالبہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ جنوبی پنجاب میں حالیہ سیلاب کی تباہ کاریوں کی وجہ سے ضائع ہونے والی قیمتی انسانی جانوں، مویشی، گھر اور فصلوں کے نقصانات کے ازالہ کے لئے فوری طور پر ان کی بحالی اور متاثرین کی مکمل مدد کی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ جنوبی پنجاب میں حالیہ سیلاب کی تباہ کاریوں کی وجہ سے ضائع ہونے والی قیمتی انسانی جانوں، مویشی، گھر اور فصلوں کے نقصانات کے ازالہ کے لئے فوری طور پر ان کی بحالی اور متاثرین کی مکمل مدد کی جائے۔"

اس قرارداد کی کسی نے مخالفت نہیں کی۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ جنوبی پنجاب میں حالیہ سیلاب کی تباہ کاریوں کی وجہ سے ضائع ہونے والی قیمتی انسانی جانوں، مویشی، گھر اور فصلوں کے نقصانات کے ازالہ کے لئے فوری طور پر ان کی بحالی اور متاثرین کی مکمل مدد کی جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اگلی قرارداد جناب محمد سبطین خان کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

صوبہ میں گوشت کی فروخت کو حکومتی نرخوں پر یقینی بنانا

جناب محمد سبطین خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں حکومتی نرخوں کے مطابق گوشت کی فروخت یقینی بنائی جائے۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں حکومتی نرخوں کے مطابق گوشت کی فروخت یقینی بنائی جائے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!.I oppose

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! I oppose

جناب سپیکر: میاں صاحب! میرے خیال میں پہلے جن کی قرارداد ہے ان کو موقع دیا جائے اور اس کے بعد آپ کی بات سن لیں گے۔ جی، سبطین خان صاحب! کیا ڈاکٹر صاحب آپ بھی اس قرارداد کو oppose کر رہے ہیں یا میاں رفیق صاحب کو oppose کر رہے ہیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اس قرارداد کو oppose کر کے اس میں کچھ اضافہ کروانا چاہوں گا۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ ایک عرصہ سے گدھے کے گوشت کے ساتھ اب سُور کا گوشت بھی مارکیٹ میں آ گیا ہے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! پہلے سبطین خان صاحب کی بات سن لیں۔

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ میرا مطلب بھی یہی تھا اور میں نے اس بات کو آگے بڑھانا تھا کہ گورنمنٹ ایک ریٹ فکس کرتی ہے اور وہ سوچ سمجھ کر کرتی ہوگی۔ ہمیں گورنمنٹ کے ریٹ فکس کرنے پر اعتراض نہیں ہے چاہے کوئی بھی گورنمنٹ ہو اس کا مطلب عوام کو facilitate کرنا ہی ہوتا ہے چاہے وہ مسلم لیگ (ن)، پی ٹی آئی، جماعت اسلامی یا کسی بھی سیاسی پارٹی سے تعلق رکھتی ہو۔ بات صرف اتنی ہے کہ آج کل ایسے لگتا ہے کہ جیسے گوشت کی اس ملک میں ایمرجنسی نافذ ہو گئی ہے جیسا کہ روزانہ الیکٹرانک میڈیا اور پرنٹ میڈیا پر جو خبریں آ رہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ معاف کرے کہ اتنے من مردار اور حرام گوشت پکڑا گیا ہے لیکن اس میں سوچنے والی بات یہ ہے کہ اتنے منوں کے حساب سے یہ گوشت پکڑ رہے ہیں لیکن اس کے پیچھے جو بھی گینگ یا گروپ ہے وہ بہت تھوڑی تعداد میں پکڑے جا رہے ہیں تو میں یہ کہوں گا کہ ایک اچھی اور active Director Food, Ayesha Mumtaz نے یہ کام شروع کیا کہ ریسٹورنٹس اور گوشت کی دکانوں پر چھاپے مارے اور اس کا یہ نتیجہ نکلا کہ آج پورے پنجاب میں یہ نیٹ ورک پھیل گیا جیسا کہ اب راولپنڈی، سرگودھا، میانوالی، لاہور، شیخوپورہ اور قصور میں یعنی ہر جگہ جو گندا گوشت عوام کو کھلایا جا رہا ہے اس پر سختی ہو رہی ہے ہم اس حد تک اس چیز

کو appreciate کرتے ہیں لیکن اس کی آڑ میں اگر گورنمنٹ نے مثال کے طور پر 600روپے فی کلو بکرے کا گوشت اور 500روپے فی کلو گائے کا گوشت ریٹ فکس کیا ہے گورنمنٹ کو اتنا۔۔۔

جناب سپیکر: خان صاحب! گائے کا گوشت 500روپے کلو کہاں سے ہو گیا ہے؟

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! میں مثال دے رہا ہوں. I don't mean it چلیں 400، روپے یا 300روپے کلو ہو گا لیکن بات یہ ہے گورنمنٹ جو ریٹ بھی مقرر کرے کہ جی یہ چکن، مٹن، بیف یا ostrich کا گوشت ہے یہ اس قیمت پر بیچا جائے۔ گورنمنٹ کے پاس بہت وسائل ہوتے ہیں ان کے پاس ڈپٹی کمشنرز، اسسٹنٹ کمشنرز اور ریونیو ڈیپارٹمنٹ کے پٹواری ہیں چونکہ اب تو سارا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہو گیا ہے تو لہٰذا اب پٹواریوں پر بوجھ کم ہو گیا ہے تو کم از کم ان کو ان چیزوں پر لگایا جائے کہ یہ جو daily use کی commodities ہیں چاہے وہ چاول یا گوشت ہے یعنی عوام کی روزمرہ استعمال والی چیزوں کا جو ریٹ گورنمنٹ کی طرف سے فکس ہے اس سے اوپر کسی صورت میں نہیں جانا چاہئے۔ میری یہ گزارش ہے کہ جو مضر صحت گوشت اور چیزیں عوام کو کھلائی جا رہی ہیں اس پر بالکل iron hand کے ساتھ ان لوگوں کو گرفت میں لینا چاہئے اور جس طرح منوں اور ٹنوں کے حساب سے گوشت پکڑ رہے ہیں اسی طرح درجنوں اور سینکڑوں کے حساب سے وہ بندے نہیں پکڑے جا رہے جو کہ یہ گھناؤنا کاروبار کر رہے ہیں۔ ہمارا جو پانچواں صوبہ گلگت، بلتستان کے ساتھ پانچ صوبے ہو گئے ہیں۔ [*******] جہاں پر ہماری گندم اور animals بھی وہاں جاتے ہیں اور ہمارا گوشت مٹن اور بیف بھی وہاں پر بکتا ہے۔ بات یہ ہے کہ اس پر عمل کیا جائے اور گورنمنٹ کو سختی سے اس پر پابندی کرنی چاہئے تاکہ جو نرخ گورنمنٹ مقرر کرے۔۔۔

جناب سپیکر: خان صاحب! یہ افغانستان independent country ہے تو آپ اس کو اپنا صوبہ کس طرح بنا رہے ہیں؟ ان کے یہ الفاظ expunge کئے جائیں۔

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! مجھے پتا ہے کہ independent country ہے لیکن جب ہمارا بجٹ بنتا ہے ہماری ہر چیز majority میں افغانستان جاتی ہے۔

جناب سپیکر: خان صاحب! چیزیں جائیں وہ export ایک علیحدہ چیز ہے۔

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! میں اس sense میں کہہ رہا ہوں اتنا تو میرے علم میں ہے کہ وہ آزاد ملک ہے۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: افغانستان کو پاکستان کا حصہ اس میں نہ لکھا جائے باقی صوبے تو ٹھیک ہیں۔ جی، میاں محمد رفیق!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! You are welcome, sir.

جناب سپیکر: میاں صاحب! You are also welcome, sir.

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! آج بہت دن کے بعد آپ کے درشن ہوئے ہیں اس لئے I welcome you in this august House. میں پہلے تو سبطین خان صاحب سے معذرت کے ساتھ یہ عرض کروں گا کیونکہ ان کی یہ قرارداد نیک نیتی پر مبنی ہے۔ انہوں نے خود ہی وضاحت کر دی ہے اس پر اور میں کیا بولوں کہ گدھے، گھوڑے، کتے، زندہ بیمار اور مردہ گوشت فروشوں کے خلاف وزیر اعلیٰ صاحب کے concern اقدام اور ان کے وژن کو۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! انہوں نے حکومت کے اس کام کو appreciate کیا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں اسی طرف آ رہا ہوں کہ جس طرح ان لوگوں پر crackdown ہو رہا ہے اس کے لئے میں حکومت کو appreciate اور اس کی تحسین کرتا ہوں تاکہ عوام کو مردہ اور بیمار گوشت سے بچانے کی جو تدابیر ہیں ان اقدامات کو بھی میں appreciate کرتا ہوں۔ میں نے اس قرارداد کی مخالفت اس بنیاد پر کی ہے کہ یہ کبھی ممکن ہی نہیں ہوگا کہ گورنمنٹ کے بنائے ہوئے نرخوں پر گوشت کی فراہمی ہو جائے۔ یہاں پر تو تندرست جانور کا گوشت ملنا بھی ممکن نہیں ہے اس لئے میں اپنی طرف سے یہ سوچ کر کہہ رہا ہوں کہ گوشت کھانا چھوڑ دیا جائے اور اس کا ایک ہی حل ہے کہ تندرست جانور کے گوشت اور گورنمنٹ کے مقرر کردہ نرخوں پر گوشت کی دستیابی کا ایک ہی حل ہے کہ عوام گوشت کھانا ہی چھوڑ دیں پھر ریٹ بھی کم ہو جائیں گے اور تندرست جانوروں کا گوشت بھی مہیا ہونے لگ جائے گا۔ جہاں تک گوشت میں موجود پروٹین کی بات ہے تو اتنی ہی پروٹین دالوں میں بھی

میسر ہے اس لئے گوشت والے نقصانات بھی نہیں ہیں۔ دالوں کی پیداوار کے لئے میں اپنی طرف سے اس بات کا اضافہ کروں گا کہ گورنمنٹ کو کاشتکار کے لئے support price میں اضافہ کرنا چاہئے تاکہ دالوں کی پیداوار بھی بڑھائی جاسکے اور ان کی درآمد بھی ہم نہ کر سکیں۔ میں اس قرارداد کی مخالفت کرتے ہوئے پھر اپیل کروں گا کہ ایک ہی حل ہے کہ کم نرخوں اور تندرست جانوروں کی دستیابی ورنہ عوام گوشت کھانا چھوڑ دیں۔ بہت شکریہ

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اگر اس پر بات ہو رہی ہے تو میں تھوڑا اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: .You don't have right. Let him speak آپ نے اس کو oppose نہیں کیا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ قرارداد جو میرے بھائی نے پیش کی ہے اپنی حد تک یہ بہت ٹھیک ہے لیکن میں نے اس کو oppose کیا ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس قرارداد کے اندر لفظ "گوشت" سے پہلے حلال کا اضافہ کیا جانا مطلوب ہے کیونکہ اس وقت ہم دیکھتے ہیں کہ پچھلے کچھ عرصے سے ایک hype create ہوئی ہے جس میں گدھے کا گوشت اور اس کی کھال کی قیمتوں کی بات ہو رہی ہے۔ پچھلے دنوں کسی جگہ سے یہ خبر بھی آئی ہے کہ کہیں پر سُور کا گوشت بھی استعمال کیا جانے لگا ہے اور ایک restaurant کے حوالے سے بھی بات سامنے آئی کہ وہاں چوہے کا گوشت بھی لوگوں کو کھلایا جارہا ہے۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ یہ چھوٹا سا معاملہ نہیں ہے جبکہ اس کے اوپر حکومت یقیناً conscious بھی ہے۔ گورنمنٹ کے بیانات بھی آتے ہیں اور اس حوالے سے پورا ایک Food Act ہے جس کے تحت کافی محنت ہو رہی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ دھڑا دھڑ گرفتاریاں ہو رہی ہیں لیکن اس کے باوجود یہ چیز اپنی جگہ پر موجود ہے جس کی وجہ سے عوام میں بڑی تشویش ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس چیز کو بھی دیکھنے کی ضرورت ہے۔ مارکیٹ کے اندر اب ایسی کمپنیاں بھی آگئی ہیں جو گوشت کو باقاعدہ process یعنی صاف کرکے، pack کرکے اور freeze کرنے کے بعد فروخت کرتی ہیں۔ ہمارے ملک میں یہ مافیا بھی مختلف اوقات میں اپنا اپنا منافع اور اپنا اُلو سیدھا کرنے کے لئے چلتا رہا ہے۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ماضی میں ہیلمٹ کا ایک سلسلہ چلا اور پورے ملک کے اندر ہیلمٹ ہیلمٹ ہو گیا۔ بعد میں پتا چلا کہ دو تین بڑی شخصیات تھیں جنہوں نے باہر کے کسی ملک سے ٹھیکہ کیا ہوا تھا اور پورے ملک کو انہوں نے ہیلمٹ پہنا دیئے تھے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس سارے issue کو thrash out کیا جانا چاہئے۔

جناب سپیکر: کیا یہ نقصان دہ چیز ہے یا حرام چیز ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جی، کیا کہا؟

جناب سپیکر: کیا ہیلمٹ حرام چیز ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ بعض اوقات یہ ہوتا ہے کہ لوگ اپنے منافع کے لئے اس طرح کی چیزوں کی hype create کرواتے ہیں۔ میں آپ کے توسط سے میڈیا سے بھی یہ درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ ہر چیز کو ایک hype پر لے جانا کوئی مناسب اقدام نہیں ہوتا۔ اگر اس طرح کا کوئی واقعہ ہو گیا ہے اور note کروا دیا ہے تو کافی ہے۔ ایک دو شہر میں اس طرح کا کوئی واقعہ ہوتا ہے تو پورے ملک کے اندر اس کا ڈھنڈورا پیٹتے ہیں اور پتا چلتا ہے کہ یہ بڑا منافع بخش کاروبار ہے جس کی وجہ سے مزید لوگ بھی اس میں شامل ہو جاتے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس قرارداد میں اگر لفظ "حلال" کا اضافہ کر دیں تو یہ قرارداد مناسب ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، اس قرارداد میں گوشت سے پہلے لفظ "حلال" لکھ کر ترمیم کر لیا جائے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! حلال گوشت کے ساتھ تندرست کا لفظ بھی شامل کر لیں کیونکہ لوگ یہ گھناؤنا کاروبار کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ کیا کر رہے ہیں؟ اس کے لئے قانون موجود ہے اور آپ قانون کے مطابق اس معاملے کو pursue کریں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میری بھی تھوڑی سی contribution لے لیں۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ آپ نے اس کو oppose نہیں کیا اور پہلے آپ اس کا حصہ نہیں بنے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں اس کو اب oppose کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: I am sorry for this جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں حکومتی نرخوں کے مطابق حلال گوشت کی فروخت یقینی بنائی جائے۔"

(ترمیم شدہ قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اگلی قرارداد جناب رمیش سنگھ اروڑا کی ہے۔ وہ قرارداد پیش کریں۔ اس قرارداد کو غور سے سننے گا۔

لاہور کی اہم شاہراہ یا سرکاری عمارت کو مہاراجہ رنجیت سنگھ کے نام سے منسوب کرنا

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کی معاشی و سماجی ترقی اور دیگر گرانقدر خدمات پر لاہور کی کسی اہم شاہراہ، یادگار یا سرکاری عمارت کو اُن کے نام سے منسوب کیا جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کی معاشی و سماجی ترقی اور دیگر گرانقدر خدمات پر لاہور کی کسی اہم شاہراہ، یادگار یا سرکاری عمارت کو اُن کے نام سے منسوب کیا جائے۔"

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں اس کو oppose کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں، ان کی بات سنیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرا اس کے اندر یہ نقطہ نظر ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: پہلے اروڑا صاحب کو بول لینے دیں جن کی قرارداد ہے۔ جی، اروڑا صاحب!

جناب رمیش سنگھ اروڑہ: جناب سپیکر! شکریہ۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ وہ پہلے پنجابی حکمران تھے جو اس خطہ پنجاب سے اٹھے جنہوں نے چالیس سال اس خطہ پنجاب میں اپنی سیاست اور عسکری خدمات پیش کیں۔ اس کے ساتھ ساتھ جہاں پر ہم peace, prosperity اور progress کی بات کرتے ہیں تو مہاراجہ رنجیت سنگھ جنہوں نے سماجی اور معاشی ترقی کی بات کی تو انہوں نے خیبر سے لے کر دہلی تک اس کے جال بچھائے۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے جہاں interfaith harmony کی بہت اچھی مثال

پیش کی وہاں equality اور social justice کی بات بھی کی۔ جہاں پر ہمارے بہت سارے اس خطہ پنجاب کے ایسے لیڈران اور راہنما جن کا مختلف مذاہب اور مختلف فرقوں سے تعلق تھا، گزرے ہیں اُن کے نام سے لاہور کی بہت ساری شاہراہیں اور یادگار منسوب ہیں لہٰذا میری ایوان سے یہ گزارش ہو گی کہ چونکہ مہاراجہ رنجیت سنگھ اسی دھرتی کے سپوت تھے، اسی دھرتی پر انہوں نے راج کیا، گوجرانوالہ میں وہ پیدا ہوئے اور اسی دھرتی لاہور میں اُن کی آخری آرام گاہ بھی ہے تو آنے والی نسلوں کو پتا چل سکے کہ پنجاب کا پہلا حکمران اسی دھرتی سے پیدا ہوا تھا۔ جہاں پر سکھوں کے لئے باعثِ فخر بات ہے وہاں پر میں سمجھتا ہوں کہ خطہ پنجاب میں بسنے والے پنجابیوں کے لئے بھی باعثِ فخر بات ہے اسی لئے میری یہ گزارش ہے کہ ان کے نام سے کسی شاہراہ، یادگار یا سرکاری عمارت کو منسوب کیا جائے تاکہ ہم آنے والی نسلوں کو بتا سکیں کہ پنجاب کا ایک پہلا حکمران تھا جس نے اس کام کے لئے contribute کیا۔ شکریہ

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اس پر میں یہ کہنا چاہوں گا کہ مہاراجہ صاحب نے پنجاب میں کافی لمبی حکومت کی ہے جن کی بہت contributions ہیں۔ اگر ان کی اتنی contributions ہیں تو ہم history اور نصاب کے اندر انہیں کیوں appreciate نہیں کرتے؟ کیا صرف مہاراجہ رنجیت سنگھ ہی تھے جبکہ میرے خیال میں یہاں پر اور بھی بڑے عظیم بادشاہ رہ چکے ہیں جس طرح اکبر بادشاہ اور عالمگیر Ruler رہ کر گئے ہیں۔ میرے خیال میں ہمیں اپنی پوری سخاوت کو مدنظر رکھنا چاہئے۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ اُن کو ایک منٹ بول لینے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے جناب احسن فتیانہ سے یہ request کرنا چاہوں گا کہ محترم رمیش سنگھ اروڑا ہمارے ایوان کا حصہ ہیں۔ مختلف communities کی اپنی اپنی ترجیحات ہوتی ہیں اور پسندیدہ شخصیات ہوتی ہیں۔ یہاں لاہور میں بہت ساری buildings ایسی ہیں جو already سکھ مذہب یا اس community سے related ہیں اس لئے اس معاملے کو بڑی آسانی سے accommodate کیا جا سکتا ہے۔ میرے خیال میں یہ مناسب عمل نہیں ہو گا لہٰذا اس چیز کو oppose کرنا کوئی مناسب بات نہیں ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں اس پر positively بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرا اس پر یہ کہنے کا مقصد نہیں ہے کہ ہم مہاراجہ رنجیت سنگھ کی خدمات کو appreciate نہیں کرتے یا مہاراجہ رنجیت سنگھ نے پنجاب کے لوگوں کے لئے جو کام کئے ہیں ان کے حوالے سے میں کوئی غلط بات کر رہا ہوں۔ میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جس طرح مہاراجہ کی contribution کو ہم خراج تحسین پیش کرتے ہیں بلکہ ہمارے جو تاریخ کے مسلم Rulers رہے ہیں جنہوں نے بہت زیادہ contribute کیا ہے اُن کو بھی مدنظر رکھا جائے۔ ہمیں اس چیز کو بھی ensure کرنا چاہئے کہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کا chapter ہماری history کی books میں بھی ہو تاکہ ہماری آنے والی نسلوں کو بھی پتا چل سکے۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کی معاشی و سماجی ترقی اور دیگر گرانقدر خدمات پر لاہور کی کسی اہم شاہراہ، یادگار یا سرکاری عمارت کو اُن کے نام سے منسوب کیا جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، چوتھی قرارداد محترمہ خدیجہ عمر کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

پاکستان کی ورکنگ باؤنڈری پر بھارت کی دہشت گردی

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان ورکنگ باؤنڈری پر بھارت کی بلا اشتعال فائرنگ اور نہتے شہریوں کے قتل عام کی مذمت کرتا ہے اور اس اقدام کو یو این چارٹر اور انسانی حقوق کی خلاف ورزی قرار دیتا ہے۔ یہ ایوان بھارتی جارحیت کا منہ توڑ جواب دینے پر پوری قوم کی جانب سے پاک فوج کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ بھارت کی دہشت گردی اور بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی کو عالمی سطح پر اٹھانے کے اقدامات کئے جائیں۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان ورکنگ باؤنڈری پر بھارت کی بلااشتعال فائرنگ اور نہتے شہریوں کے قتل عام کی مذمت کرتا ہے اور اس اقدام کو یو این چارٹر اور انسانی حقوق کی خلاف ورزی قرار دیتا ہے۔ یہ ایوان بھارتی جارحیت کا منہ توڑ جواب دینے پر پوری قوم کی جانب سے پاک فوج کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ بھارت کی دہشت گردی اور بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی کو عالمی سطح پر اٹھانے کے اقدامات کئے جائیں۔"

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اسی طرح کی ملتی جلتی میری بھی ایک قرارداد تھی تو اگر آپ اسے بھی اس کے ساتھ شامل کر لیں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! سمجھ لیں کہ وہ اس کے ساتھ attach ہو گئی ہے اگر اسی طرح کی ہو گی۔

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان ورکنگ باؤنڈری پر بھارت کی بلااشتعال فائرنگ اور نہتے شہریوں کے قتل عام کی مذمت کرتا ہے اور اس اقدام کو یو این چارٹر اور انسانی حقوق کی خلاف ورزی قرار دیتا ہے۔ یہ ایوان بھارتی جارحیت کا منہ توڑ جواب دینے پر پوری قوم کی جانب سے پاک فوج کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ بھارت کی دہشت گردی اور بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی کو عالمی سطح پر اٹھانے کے اقدامات کئے جائیں۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: یہ پانچویں قرارداد محترمہ نبیلہ حاکم علی خان کی ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

صوبہ بھر کے تمام میڈیکل کالجز/یونیورسٹیز میں داخلہ کے لئے انٹری ٹیسٹ ختم کرنے کا مطالبہ

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر کے تمام میڈیکل کالجز/یونیورسٹیز میں داخلے کے لئے انٹری ٹیسٹ ختم کیا جائے اور طلباء وطالبات کو میرٹ پر داخلے دیئے جائیں۔"

جناب سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر کے تمام میڈیکل کالجز/یونیورسٹیز میں داخلے کے لئے انٹری ٹیسٹ ختم کیا جائے اور طلباء وطالبات کو میرٹ پر داخلے دیئے جائیں۔"

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! I oppose لیکن اس میں میری دلیل یہ ہے کہ یہ بڑا ہی complicated معاملہ ہے کیونکہ جب انٹری ٹیسٹ شروع کیا گیا تھا، جو arguments تھے اور جو بنیاد تھی اور اب اس پر جو اعتراضات ہیں، یہ دونوں طرف کافی reasonable دلائل موجود ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح قرارداد پاس کرنے سے یہ مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ اگر محترمہ نبیلہ حاکم علی خان اس کو واپس لے کر اس کے اوپر تحریک التوائے کار لے آئیں تو میں ان سے وعدہ کرتا ہوں کہ اس پر اس ایوان میں بحث کروائی جائے اور پھر اس کے merits اور demerits جو ہیں وہ پوری طرح سے ایوان کے سامنے آئیں اور اس کے بعد جو اس معزز ایوان کی guidance ہو گی انشاء اللہ اس پر حکومت عمل کرے گی۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! اس حوالے سے اگر منسٹر صاحب کوئی وقت دے دیں کہ کب تک اس کو اس ایوان میں دوبارہ take up کیا جائے گا؟

جناب سپیکر: محترمہ! Next Session میں ہو جائے گی۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ Thank you very much

جناب سپیکر: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اجلاس کے اختتام علامیہ

No.PAP/Legis-1(63)/2015/1276. Dated: 9th September 2015. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

"In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Malik Muhammad Rafique Rajwana,** Governor of the Punjab, hereby prorogue Provincial Assembly of the Punjab on 8th September

2015(Tuesday) after the conclusion of the business of the Assembly on that day."

Dated Lahore, the **MALIK MUHAMMAD RAFIQUE RAJWANA**
9th September, 2015 **GOVERNOR OF THE PUNJAB"**

INDEX

PAGE NO.

A

AAMAR SULTAN CHEEMA, CH.
QUESTIONS regarding-
-Basic facilities in government schools in Sargodha *(Question No. 322)* 457
-Budget of EDO Sargodha *(Question No.2774*)* 554
747
-DESILTING OF HADDA DRAIN, SARGODHA *(QUESTION NO. 761)* 670
544
-Details of minerals discovered from Chiniot *(Question No. 6132*)*
-Establishment of illegal slaughter houses in Lahore *(Question No. 2359*)*
ABDUL ALEEM, SYED
DISCUSSION On-
-Reports of Punjab Public Service Commission for the year 2012-13 and Technical Education & Vocational Training Authority for the year 2011-12 619
ABDUL HANIF, RAJA
QUESTION regarding-
-Construction of Ring Road, Nala Lai and T.B Hospital in Rawalpindi *(Question No. 6115*)* 665
ABU HAFS MUHAMMAD GHIYAS-UD-DIN, MR.
point of order REGARDING-
-Absence of Secretary of the concerned department from the House during Question Hour despite of ruling of Mr. Speaker 577
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Corruption in funds allocated for small dams 563
-Demand for making laws for control over sale of meat of dead animals 470
-Demand for payment of emoluments to the families of constables martyred in Elite Training School, Bedian Road, Lahore 679
-Deprivation of BHU Chak No.156/RB tehsil Chak Jhumra from basic facilities 682
-Deprivation of girls colleges of Gujranwala for B.Sc classes 600
-Deprivation of position holder students from scholarships for the last four years 777
-Deprivation of the students from supplementary examination who could not send admission in annual examination in educational boards of the Punjab 593, 774
-Embezzlement of thirty million rupees in Irrigation Department 562
-Grab of land of Forest Department in Moza Rakh Bhati Maitla 566

PAGE NO.

-Mis-appropriation of funds allocated for Basic Health Centre Sahiwal 561
-Non-issuance of NOC for auction of plots allocated for educational purposes 565
-Risk to localities of union councils of tehsil Piplan due to erosion of Indus river 605
-Thousands of pending cases in Board of Revenue Punjab 776
-Victimization of diseases in people of Narang Mandi due to drinking polluted water 561

AGENDAS FOR THE SESSIONS HELD ON-
-2nd,3rd, 4th, 7th, 8th September, 2015 389,487,573,631,689

AHMAD ALI KHAN DRESHAK, MR.
QUESTIONS regarding-
-Aims and objects of establishment of IT Department *(Question No. 3424*)* 659
-Details of Four Sector Programme and PDP in district DG Khan *(Question No. 3425*)* 659
-Details of offices and emplyees of IT Department in DG Khan *(Question No. 3426*)* 660
-Details of people leading life below line of poverty in Southern Punjab *(Question No. 3427*)* 662

AHMAD KARIM QASWAR LANGRIAL, MALIK *(Parliamentary Secretary for Planning & Development)*

Answers to the questions REGARDING- 641
-Details of IT Institutions in Lahore division *(Question No. 3648*)*
-Sanction of water supply and sewerage projects in PP-152 Lahore *(Question No. 674*)* 637

AHMAD SHAH KHAGGA, MR.

questions REGARDING-
-Construction of road from Chak No.59/SP district Pakpattan *(Question No. 2203*)* 514
-Details of villages without sewerage, soling and drains in PP-229, district Pakpattan *(Question No. 2199*)* 510
-Distributaries situated in PP-229 Pakpattan *(Question No. 775)* 749

AHMED KHAN BHACHER. MR.

question REGARDING- 506
-Details of development projects of PP-45 Mianwali *(Question No. 1786*)*

AHMED SAEED, QAZI
-Leave of absence 761
QUESTIONS regarding-
-Funds granted to Social Welfare & Bait-ul-Maal Department in district Rahim Yar Khan for the year 2013-14 *(Question No. 827)* 748
-Registered NGOs in district Rahim Yar Khan *(Question No. 6344*)* 722

AKHTAR ABBAS BOSAL, CHAUDHRY
-Leave of absence 755

PAGE NO.

AKHTAR ALI, BAO

questions REGARDING- 415

-Construction of school buildings in PP-144 Lahore *(Question No. 3005*)* 417

-Duties of Punjab Textbook Board *(Question No. 3007*)*

ALA-UD-DIN, SHEIKH

QUESTION regarding-

-Problems of Modern High School Qila Gujar Singh Lahore *(Question No. 2159*)* 434

ALI ASGHAR MANDA, ADVOCATE, CH. *(Parliamentary Secretary for S & GAD)*

DISCUSSION ON-

-Annual report of Punjab Public Service Commission for the year 2012-13 568

ALI SALMAN, MR.

QUESTIONS regarding-

-Missing facilities in government schools in PP-168 Sheikhupura *(Question No. 401)* 460

-Vacant posts in government schools in PP-168 Sheikhupura *(Question No. 399)* 459

AMJAD ALI JAVAID, MR.

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Deprivation of position holder students from scholarships for the last four years 777

-Non-issuance of NOC for auction of plots allocated for educational purposes 565

DISCUSSION On-

-Reports of Punjab Public Service Commission for the year 2012-13 and Technical Education & Vocational Training Authority for the year 2011-12 602

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-

-The Punjab Prohibition of Sheesha Smoking Bill 2014 (Bill No. 6 of 2014) moved by Ch Shahbaz Ahmed MPA (PP-143) 675

QUESTIONS regarding-

-Closed distributary in Toba Tek Singh *(Question No. 712)* 743

-Contracts of discovering minerals from Chiniot *(Question No. 6159*)* 655

-Discovery of minerals from Toba Tek Singh *(Question No. 5650*)* 647

-Encroachments at canal bank in Toba Tek Singh *(Question No. 6281*)* 729

-Government schools of Social Welfare Department in Toba Tek Singh *(Question No. 710)* 742

-Rest houses of Irrigation Department in Toba Tek Singh *(Question No.5853*)* 726

PAGE NO.

ASHRAF ALI ANSARI, CH.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Deprivation of girls colleges of Gujranwala for B.Sc classes 600
QUESTIONS regarding-
-Cases of canal water theft in Gujranwala *(Question No.753)* 745
-Ejectment of heads of cattle from Gujranwala *(Question No. 2257*)* 520
AZMA ZAHID BUKHARI, MRS.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Deprivation of the students from supplementary examination who could not send admission in annual examination in educational boards of the Punjab 599, 775

QUESTIONS regarding-
-Details about not admitting Hafiz-e-Quran girls in 8th class *(Question No. 2857*)* 413
-Encroachments at Government Boys High School Baghbanpura and Major Jameel Shaheed Road Lahore *(Question No. 2654*)* 551
-Worst condition of Gulshan Iqbal Park, Gujranwala *(Question No. 2763*)* 552

C

Call attention Notices REGARDING
-Demise of a citizen by firing of robbers in Hafizabad 559
-Suicide attack and murders at Dera of Minister Home 557
CHIEF MINISTER OF THE PUNJAB
-See under Muhammad Shahbaz Sharif, Mian

D

DISCUSSION On-
-Annual report of Punjab Public Service Commission for the year 2012-13 568
-Reports of Punjab Public Service Commission for the year 2012-13 and Technical Education & Vocational Training Authority for the year 2011-12 602,606,625

E

EHSAN RIAZ FATYANA, MR.
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Deprivation of BHU Chak No.156/RB tehsil Chak Jhumra from basic facilities 682
-Thousands of pending cases in Board of Revenue Punjab 776
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-

PAGE NO.

-Question No.2338/2014 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113) 676

QUESTIONS regarding-

-Cases of canal water theft in Faisalabad *(Question No.627)* 739

-DETAILS ABOUT EMBANKMENTS MADE FOR PROTECTION FROM FLOOD WATER *(QUESTION NO. 661)* 741

-DETAILS ABOUT MEMBERS OF PIDA *(QUESTION NO. 4420*)* 719

-Protest against TMA Mamon Kanjan Faisalabad *(Question No.2365*)* 531

-Purchase of furniture by EDO Education Faisalabad *(Question No. 3138*)* 426

-Sanctioned canal water for Faisalabad *(Question No. 4421*)* 723

-Under completion and completed development projects of Irrigation Department in Faisalabad *(Question No. 626)* 736

-Utilization of budget by EDO Education Faisalabad *(Question No. 3139*)* 428

-Water filtration plants installed in PP-58 Faisalabad *(Question No. 2364*)* 529

QUORUM-

-Indication of quorum of the House during sitting held on 7th September, 2015 684

Resolution REGARDING-

-Attribution of some important road or building with name of Maharaja Ranjeet Singh 789

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-

-Question No.2338/2014 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113) 676

-The Adjournment Motion No.1199/14 moved by Mr. Amjad Ali Javed MPA (PP-86) 623

-The issuance of LDA Employees Housing Scheme, Thokar Niaz Baig raised in the reply of starred question No.269 asked by Mrs. Ayesha Javed, MPA (W-317) 624

-The Punjab Prohibition of Sheesha Smoking Bill 2014 (Bill No. 6 of 2014) moved by Ch Shahbaz Ahmed MPA (PP-143) 675

f

FAIZA AHMED MALIK, MRS.

QUESTIONSregarding-

-Details of boys high schools in Lahore *(Question No. 2940*)* 437

-Details about offices of Social Welfare Department for Women Development in Lahore *(Question No. 3615*)* 715

-Inquiries against Headmasters B.S 19 in Lahore *(Question No. 2939*)* 436

PAGE NO.

FAIZAN KHALID VIRK, MR.

questions REGARDING- 491

-Construction and repair of roads in Sheikhupura *(Question No.1195*)*

-Details about vehicles of Fire Brigade in Sheikhupura *(Question No. 1196*)* 493

FARZANA NAZIR, DR.

point of order REGARDING-

-Demand for increasing salaries of Members of Punjab Assembly according to law 472

FAISAL FAROOQ CHEEMA, CH.

QUESTIONS regarding-

-Details of upgradation of schools in district Sargodha *(Question No. 3221*)* 457

-Establishment of Primary School in Chak No.189 Northern, district Sargodha *(Question No. 3214*)* 441

-Victimization of land of Sargodha by heavy rains *(Question No. 6656*)* 732

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)-*** 683

-On sad demise of brother in Law of Sheikh Ijaz Ahmed MPA

G

GHULAM FAREED, PIR

-Leave of absence 760

h

HAMMAD NAWAZ KHAN TIPPU, MR.

-Leave of absence 760

HAROON AHMED SULTAN BOKHARI, SYED *(Minister for Social Welfare & Bait-ul-Maal)*

Answers to the questions REGARDING-

-Details about offices of Social Welfare Department for Women Development in Lahore *(Question No. 3615*)* 716

-Details of offices of Social Welfare Department in Faisalabad *(Question No. 6664*)* 725

-Distribution of funds by Bait-ul-Maal in Faisalabad *(Question No. 6296*)* 719

-Financial Aid granted to PP-130 Sialkot by Bait-ul-Maal Department *(Question No. 671)* 735

-Funds allocated for medical treatment of poor patients in district Mianwali *(Question No. 164)* 734

-Funds granted to Social Welfare & Bait-ul-Maal Department in district Rahim Yar Khan for the year 2013-14 *(Question No. 827)* 749

PAGE NO.

-Funds granted to women under head of Marriage Grant in PP-130 Daska *(Question No.674)* 741
-Government schools of Social Welfare Department in Toba Tek Singh *(Question No. 710)* 742
-NGOs registered with Social Welfare Department in district Gujrat *(Question No.736)* 744
-Registered NGOs in district Rahim Yar Khan *(Question No. 6344*)* 722
-Registered NGOs in PP-130 Daska *(Question No.672)* 736
-Welfare Centres for Women in PP-130 *(Question No. 673)* 738
-Welfare organizations working under Social Welfare Department *(Question No. 834)* 751

HASEENA BEGUM, MRS.
-Leave of absence 756

HINA PERVAIZ BUTT, MISS.
QUESTIONS regarding-
-Details of contracts of slaughter house and loading fee in Bakar Manid Lahore *(Question No. 1889*)* 542
-Flood in river Jhelum *(Question No. 6622*)* 706
-Number of vacant posts in girls shools in Lahore *(Question No. 319)* 456

I

IFFAT MARAJ AWAN, MS.
QUESTION regarding-
-Details of schools in Faisalabad *(Question No. 3350*)* 448

IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR, CHAUDRY
QUESTION regarding-
-Dilapidation of Government Primary School Pooran district Okara *(Question No. 3238*)* 442

IFTIKHAR AHMED, MR.
-Leave of absence 759

IHSAN UL HAQ BAJWA, MR.
QUESTION regarding-
-Details of government schools in PP-281 Bahawalnagar *(Question No. 387)* 459

IJAZ AHMAD, SHEIKH
QUESTION regarding-
-Details of Sanitary Inspectors and Sanitary Workers in Faisalabad *(Question No. 2779*)* 554

IMRAN NAZIR, KHAWAJA *(Parliamentary Secretary for Health)*

point of order REGARDING-
-Absence of Secretary of the concerned department from the House during Question Hour despite of ruling of Mr. Speaker 577

PAGE NO.

IRAM HASSAN BAJWA, MRS.
-Leave of absence 762
IRRIGATION DEPARTMENT-
QUESTIONS regarding-
-Ban upon making new water outlets at main canals *(Question No. 343)* 734
-Cases of canal water theft in district Sahiwal *(Question No.582)* 735
-Cases of canal water theft in Faisalabad *(Question No.627)* 739
-Cases of canal water theft in Gujranwala *(Question No.753)* 745
-Closed distributary in Toba Tek Singh *(Question No. 712)* 743
-Construction of damp drain from Channi Goth to Feroza district Rahim Yar Khan *(Question No. 3257*)* 717
747
-DESILTING OF HADDA DRAIN, SARGODHA *(QUESTION NO. 761)* 741
708
-DETAILS ABOUT EMBANKMENTS MADE FOR PROTECTION FROM FLOOD WATER *(QUESTION NO. 661)* 719 701
716
-DETAILS ABOUT GOGIRA DISTRIBUTARY SAHIWAL *(QUESTION NO. 6861*)* 731
749
-DETAILS ABOUT MEMBERS OF PIDA *(QUESTION NO. 4420*)* 729 706
-DETAILS ABOUT MOGAS AT RAJBAS IN PP-57 TOBA TEK SINGH *(QUESTION NO. 6545*)* 751 728
-Details about persons died by drowning into canal of Lahore *(Question No. 2512*)* 727
-Details of sanctioned water of Hakra Branch Canal, Bahawalnagar *(Question No. 6517*)* 746
-Distributaries situated in PP-229 Pakpattan *(Question No. 775)* 730
-Encroachments at canal bank in Toba Tek Singh *(Question No. 6281*)* 726
-Flood in river Jhelum *(Question No. 6622*)* 723
-Funds granted to Irrigation Department for desilting of canals in Faisalabad *(Question No. 814)*
-Opening the closed distributaries in Daska City *(Question No.6250*)* 736
-Problem of reinstatement of damp drain due to Hakra canal in tehsil Fort Abbas *(Question No. 6222*)* 732
-Qualification of Chairman Bait-ul-Maal *(Question No. 743)*
-Rest houses of Irrigation Department in district Layyah *(Question No.6316*)*
-Rest houses of Irrigation Department in Toba Tek Singh *(Question No.5853*)*

PAGE NO.

-Sanctioned canal water for Faisalabad *(Question No. 4421*)*
-Under completion and completed development projects of Irrigation Department in Faisalabad *(Question No. 626)*
-Victimization of land of Sargodha by heavy rains *(Question No. 6656*)*

IRSHAD AHMAD ARAIN, CH.
-Leave of absence 758

J

JAFAR ALI HOCHA, MR.
-Leave of absence 757
QUESTIONS regarding-
-Details of high schools in PP-57 Faisalabad *(Question No. 3414*)* 455
-Vacant posts in schools of PP-57 Faisalabad *(Question No. 3413*)* 454

JAVED AKHTAR, MR.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Grab of land of Forest Department in Moza Rakh Bhati Maitla 566

K

KHADIJA UMAR, MRS.
QUESTION regarding-
-Details of reservoirs of salt and coal in the province *(Question No. 5581*)* 669

Resolution REGARDING- 790
-Terrorism by India at working boundary of Pakistan

KHALID MEHMOOD JAJJA, CH. *(Parliamentary Secretary for Irrigation)*

Answers to the questions REGARDING- 708 702 706
-DETAILS ABOUT GOGIRA DISTRIBUTARY SAHIWAL *(QUESTION NO. 6861*)*
-DETAILS ABOUT MOGAS AT RAJBAS IN PP-57 TOBA TEK SINGH *(QUESTION NO. 6545*)*
-Flood in river Jhelum *(Question No. 6622*)*

KHALID MEHMOOD SARGANA, MEHR
QUESTION regarding-
-Details of funds granted to UCs No. 45 & 46 Lahore *(Question No. 1959*)* 538

KHOLA AMJAD, BEGUM
-Leave of absence 753

KHURRAM JAHANGIR WATTOO, MIAN
QUESTIONS regarding-
-Details of primary schools in district Okara *(Question No. 3203*)* 440

PAGE NO.

-Provision of missing facilities to primary schools in district Okara *(Question No. 3206*)* 441

L

LEADER OF OPPOSITION
-See under Mehmood-ur-Rasheed, Mian

LEAVE OF ABSENCE OF-
-Ahmed Saeed, Qazi 761
-Akhtar Abbas Bosal, Chaudhry 755
-Ghulam Fareed, Pir 760
-Hammad Nawaz Khan Tippu, Mr. 760
-Haseena Begum, Mrs. 756
-Iftikhar Ahmed, Mr. 759
-Iram Hassan Bajwa, Mrs. 762
-Irshad Ahmad Arain, Ch. 758
-Jafar Ali Hocha, Mr. 757
-Khola Amjad, Begum 753
-Liaqat Ali Khan, Chaudhary 754,757
-Mansab Ali Khan, Rai 753
-Muhammad Akram, Chodhary 761
-Muhammad Arif Khan Sindhila, Mr. 756
-Muhammad Arshad Khan Lodhi, Mr. 760
-Muhammad Ashraf, Ch. 759
-Muhammad Hassaan Riaz, Mr. 763
-Muhammad Ilyas Chinioti, Al Haj 753
-Muhammad Jamal Khan Laghari, Sardar 762
-Muhammad Masood Alam, Makdum, Syed 758
-Muhammad Naeem Anwar, Mr. 754
-Muhammad Rafique, Mian 761
-Muhammad Saqib Khurshid, Mr. 757
-Muhammad Shawez Khan, Mr. 754
-Najma Afzal Khan, Dr. 758
-Shabeena Zikria Butt, Mrs. 755
-Sobia Anwar Satti, Mrs. 762
-Sultana Shaheen, Mrs. 755
-Sumaira Sami, Mrs. 759
-Waseem Akhtar, Dr Syed 760
-Zafar Iqbal, Mr. 756
-Zulfiqar Ghori, Mr. 752

LIAQAT ALI KHAN, CHAUDHARY
-Leave of absence 754, 757

LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT DEPARTMENT-

	PAGE NO.
	543
questions REGARDING-	554
-Auction of shops of District Government Lahore *(Question No. 2049*)*	517
-Budget of EDO Sargodha *(Question No.2774*)*	491
-Construction and repair of roads from Moza Mokal to Kanganpur and from Mandi Ahmedabad to Ganda Singh *(Question No. 2229*)*	494
-Construction and repair of roads in Sheikhupura *(Question No.1195*)*	504
-Construction and repair of roads in UC-37 Lahore *(Question No.1630*)*	514
-Construction of BRB Service Road Lahore *(Question No. 1677*)*	541
-Construction of road from Chak No.59/SP district Pakpattan *(Question No. 2203*)*	493
-Construction of Shah Wali Park Sialkot *(Question No. 1728*)*	542
-Details about vehicles of Fire Brigade in Sheikhupura *(Question No. 1196*)*	506
-Details of contracts of slaughter house and loading fee in Bakar Manid Lahore *(Question No. 1889*)*	551
-Details of development projects of PP-45 Mianwali *(Question No. 1786*)*	538
-Details of filtration plants installed in Gujrat *(Question No. 2674*)*	527
-Details of funds granted to UCs No. 45 & 46 Lahore *(Question No. 1959*)*	546
-Details of grounds and recreation parks of tehsil Dina, district Jhelum *(Question No.2346*)*	533
-Details of machines for cleanliness of drains in Rawalpindi *(Question No. 2372*)*	539
-Details of Miani Sahib graveyard Lahore *(Question No. 2448*)*	554
-Details of provision of funds and development work of Municipal Town Haveli Lakha district Okara *(Question No. 1578*)*	548
-Details of Sanitary Inspectors and Sanitary Workers in Faisalabad *(Question No. 2779*)*	510
-Details of Solid Waste Management district Rawalpindi *(Question No. 2594*)*	556
-Details of villages without sewerage, soling and drains in PP-229, district Pakpattan *(Question No. 2199*)*	520
-Development schemes of Toba Tek Singh *(Question No.2797*)*	551
-Ejectment of heads of cattle from Gujranwala *(Question No. 2257*)*	544
-Encroachments at Government Boys High School Baghbanpura and Major Jameel Shaheed Road Lahore *(Question No. 2654*)*	501
-Establishment of illegal slaughter houses in Lahore *(Question No. 2359*)*	524
-Income from contracts of slaughter house and loading fee at Bakar Mandi Lahore *(Question No.1665*)*	545
-Number of Arbitrary Committees in district Lahore *(Question No. 2314*)*	508
-Payment of electricity bills of street lights in Rawalpindi and other details *(Question No. 2361*)*	550

PAGE NO.

-Problems of graveyard of Christians in Moza Kotli Ameer Singh, 531
Hafizabad *(Question No.2189*)*
-Projects of parking in big cities and other details *(Question No. 2612*)* 547
-Protest against TMA Mamon Kanjan Faisalabad *(Question No.2365*)* 542
-Provision and utilization of funds in Solid Waste Management 529
Rawalpindi *(Question No. 2593*)* 552
-Shifting of disposal pump from Daska city *(Question No. 1904*)*
-Water filtration plants installed in PP-58 Faisalabad *(Question No. 2364*)*
-Worst condition of Gulshan Iqbal Park, Gujranwala *(Question No. 2763*)*

LUBNA REHAN, MRS.
QUESTIONS regarding-
-Construction of BRB Service Road Lahore *(Question No. 1677*)* 504
-Details of hospitals working under Mines & Minerals Department
(Question No.1764)* 650
-Details of schools of Mines & Minerals Department *(Question No. 1765*)* 652

M

MANSAB ALI KHAN, RAI
-Leave of absence 753

MASHHOOD AHMAD KHAN, RANA *(Minister for Schools Education Additional Charge of Higher Education, Youth Affairs, Sports, Archeology and Tourism)*

Answers to the questions REGARDING- 405
-Action against unregistered schools *(Question No. 2753*)* 397
-Appointment of graduates as teachers *(Question No. 1922*)* 457
-Basic facilities in government schools in Sargodha *(Question No. 322)* 415
-Construction of school buildings in PP-144 Lahore *(Question No. 3005*)*
-Details about not admitting Hafiz-e-Quran girls in 8th class 414
(Question No. 2857)* 437
-Details of boys high schools in Lahore *(Question No. 2940*)*
-Details of fee structure of Sadiq Public School, Bahawalpur 435
(Question No. 2543)*
-Details of funds provided for missing facilities in schools 461
of PP-69 Faisalabad *(Question No. 420)*
-Details of Government Middle School Darkali Sher Shahi, 448
district Rawalpindi *(Question No. 3341*)*
-Details of Government Primary School Pooran district Okara 439
(Question No. 3186)*
-Details of government schools in PP-281 Bahawalnagar 459
(Question No. 387) 463
-Details of government schools in tehsil Malikwal *(Question No. 498)*
-Details of grant provided to schools of district Mandi Bahauddin 450
(Question No. 3377)* 455
453

PAGE NO.

-Details of high schools in PP-57 Faisalabad *(Question No. 3414*)* 458
-Details of merging boys and girls schools in Okara *(Question No. 3410*)* 440
-Details of Mosque-Schools in tehsil Fort Abbas *(Question No. 366)*
-Details of primary schools in district Okara *(Question No. 3203*)* 449
-Details of schools and teachers in tehsil Shahkot district 448
Nankana Sahib *(Question No. 3365*)* 450
-Details of schools in Faisalabad *(Question No. 3350*)* 425
-Details of schools in PP-222 Sahiwal *(Question No. 3396*)* 456
-Details of schools in PP-263 district Layyah *(Question No. 3095*)* 442
-Details of schools in Youhanabad Lahore *(Question No. 3417*)*
-Details of upgradation of schools in district Sargodha *(Question No. 3221*)*
443
-Dilapidation of Government Primary School Pooran district 417
Okara *(Question No. 3238*)* 463
-Duties of Punjab Textbook Board *(Question No. 3007*)*
-Establishment of Children Complex in Lahore *(Question No. 436)* 441
-Establishment of Primary School in Chak No.189 Northern,
district Sargodha *(Question No. 3214*)* 432
-Establishment of school in Moza Chokar Kalan Gujrat
(Question No. 3161)* 444
-Grant of Big City Allowance to teachers posted in Lahore 436
(Question No. 3289)*
-Inquiries against Headmasters B.S 19 in Lahore *(Question No. 2939*)* 460
-Missing facilities in government schools in PP-168 Sheikhupura 443
(Question No. 401) 457
-Number of schools in Multan *(Question No. 3241*)*
-Number of vacant posts in girls shools in Lahore *(Question No. 319)* 434
-Problems of Modern High School Qila Gujar Singh Lahore
(Question No. 2159)* 441
-Provision of missing facilities to primary schools in district
Okara *(Question No. 3206*)* 462
-Provision of recreational articles in Children Complex Lahore 427
(Question No. 435) 400
-Purchase of furniture by EDO Education Faisalabad *(Question No. 3138*)*
-Regularization of contract teachers *(Question No. 1924*)* 445
-Steps taken for education development by Punjab Education
Foundation *(Question No. 3338*)* 439
-Under construction buildings of schools in district Sahiwal
(Question No. 3190)* 421
-Upgradation of Government High School Chak No. 120/TDA 429
Layyah as Higher Secondary School *(Question No.3093*)*
-Utilization of budget by EDO Education Faisalabad *(Question No. 3139*)* 460
-Vacant posts in government schools in PP-168 Sheikhupura 453
(Question No. 399) 455

PAGE NO.

-Vacant posts in schools of PP-222 Sahiwal *(Question No. 3405*)*
-Vacant posts in schools of PP-57 Faisalabad *(Question No. 3413*)* 467

point of order (ANSWER) REGARDING-

-Engagement of government schools in increasing literacy rate instead of providing standard education

MEHMOOD-UR-RASHEED, MIAN *(Leader of Opposition)*

MOTION regarding-

-Suspension of rules for presentation of a resolution in the House 477

points of order REGARDING-

-Apprehension of increase in price of fertilizers due to increase in price of gas 480
-Demand for holding discussion in the House about Kasur incident and worst condition for farmers 765, 764
-Demand for increasing salaries of Members of Punjab Assembly according to law 473
-Demand for leave for presentation of Privilege Motion about development funds 584

764

Privilege motion REGARDING-

-INSULTING BEHAVIOUR OF DPO JHELUM WITH LADY MPA

MINES & MINERALS DEPARTMENT-

questions REGARDING- 655

-Contracts of discovering minerals from Chiniot *(Question No. 6159*)* 668
-Details about discovering coal and salt from Punjab *(Question No. 3286*)*
-Details of hospitals working under Mines & Minerals Department *(Question No.1764*)* 650
670
-Details of minerals discovered from Chiniot *(Question No. 6132*)* 669
-Details of reservoirs of salt and coal in the province *(Question No. 5581*)* 652
-Details of schools of Mines & Minerals Department *(Question No. 1765*)* 647
-Discovery of minerals from Toba Tek Singh *(Question No. 5650*)*
-Income and expenditure of Mines & Minerals Department in district Mianwali *(Question No. 3285*)* 666
-Steps taken for introduction of geological status of Khewra Mines *(Question No. 2489*)* 664

MINISTER FOR COOPERATIVES

-See under Muhammad Iqbal Channer, Malik

MINISTER FOR INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT

PAGE NO.

-See under Muhammad Shafique, Ch.

MINISTER FOR IRRIGATION
-See under Yawar Zaman, Mian

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS
-See under Sana Ullah Khan, Rana

MINISTER FOR MINES & MINERALS
-See under Sher Ali Khan, Mr.

MINISTER FOR SCHOOLS EDUCATION ADDITIONAL CHARGE OF HIGHER EDUCATION, YOUTH AFFAIRS, SPORTS, ARCHEOLOGY AND TOURISM
-See under Mashhood Ahmad Khan, Rana

MINISTER FOR SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL
-See under Haroon Ahmed Sultan Bokhari, Syed

MOTIONS regarding-
-Suspension of rules for presentation of a resolution in the House 477
-Under rule 127 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 475, 483

MUHAMMAD AKRAM, CHODHARY
-Leave of absence 761

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-The Adjournment Motion No.1199/14 moved by Mr. Amjad Ali Javed MPA (PP-86) 623

MUHAMMAD ARIF ABBASI, MR.
QUESTIONS regarding-
-Details of machines for cleanliness of drains in Rawalpindi *(Question No. 2372*)* 546
-Payment of electricity bills of street lights in Rawalpindi and other details *(Question No. 2361*)* 545

MUHAMMAD ARIF KHAN SINDHILA, MR.
-Leave of absence 756

MUHAMMAD ARSHAD KHAN LODHI, MR.
-Leave of absence 760

MUHAMMAD ARSHAD MALIK, ADVOCATE, MR.
QUESTIONS regarding-
-Cases of canal water theft in district Sahiwal *(Question No.582)* 735
708
-DETAILS ABOUT GOGIRA DISTRIBUTARY SAHIWAL 451
(QUESTION NO. 6861*) 452
-Details of schools in PP-222 Sahiwal *(Question No. 3396*)* 674
-Vacant posts in schools of PP-222 Sahiwal *(Question No. 3405*)*
-Water supply and sewerage schemes in district Sahiwal *(Question No. 545)*

MUHAMMAD ASHRAF, CH.
-Leave of absence 759

PAGE NO.

MUHAMMAD ASIF BAJWA, ADVOCATE, MR.
QUESTIONS regarding-
-Construction of Shah Wali Park Sialkot *(Question No. 1728*)* 541
-Details of Government Primary School Pooran district Okara *(Question No. 3186*)* 438
-Financial Aid granted to PP-130 Sialkot by Bait-ul-Maal Department *(Question No. 671)* 734
-Funds granted to women under head of Marriage Grant in PP-130 Daska *(Question No.674)* 741
-Opening the closed distributaries in Daska City *(Question No.6250*)* 728
-Registered NGOs in PP-130 Daska *(Question No.672)* 736
-Shifting of disposal pump from Daska city *(Question No. 1904*)* 542
-Under construction buildings of schools in district Sahiwal *(Question No. 3190*)* 439
-Welfare Centres for Women in PP-130 *(Question No. 673)* 738
MUHAMMAD ASLAM IQBAL, MIAN
point of order REGARDING-
-Demand for taking legal action against persons who fired at Dera of MPA at Shama Road Lahore 780
MUHAMMAD AYUB KHAN, SARDAR, LT COL (RETD)
QUESTIONS regarding-
701
-DETAILS ABOUT MOGAS AT RAJBAS IN PP-57 TOBA TEK SINGH *(QUESTION NO. 6545*)* 556
-Development schemes of Toba Tek Singh *(Question No.2797*)*
MUHAMMAD FAYYAZ, MAHAR
QUESTION regarding-
-Details of grounds and recreation parks of tehsil Dina, district Jhelum *(Question No.2346*)* 527
MUHAMMAD HASSAAN RIAZ, MR.
-Leave of absence 763
MUHAMMAD ILYAS ANSARI, HAJI *(Parliamentary Secretary for Social Welfare & Bait-ul-Maal)*
Answers to the questions REGARDING-
-Details about residential organizations for senior citizens and helpless children in Lahore *(Question No. 6838*)* 700
-Distribution of funds among the poor in Lahore by Bait-ul-Maal *(Question No. 6837*)* 694
MUHAMMAD ILYAS CHINIOTI, AL HAJ
-Leave of absence 753
MUHAMMAD IQBAL CHANNER, MALIK *(Minister for Cooperatives)*

PAGE NO.

DISCUSSION On-
-Reports of Punjab Public Service Commission for the year 2012-13 and Technical Education & Vocational Training Authority for the year 2011-12 618
MUHAMMAD JAMAL KHAN LAGHARI, SARDAR
-Leave of absence 762
MUHAMMAD MAHFOOZ MASHAHDI, SAYED
QUESTION regarding-
-Details of grant provided to schools of district Mandi Bahauddin *(Question No. 3377*)* 450
MUHAMMAD MASOOD ALAM, MAKDUM, SYED
-Leave of absence 758
MUHAMMAD NAEEM ANWAR, MR.
-Leave of absence 754
QUESTIONS regarding-
-Details of Mosque-Schools in tehsil Fort Abbas *(Question No. 366)* 458
-Details of sanctioned water of Hakra Branch Canal, Bahawalnagar *(Question No. 6517*)* 731
-Problem of reinstatement of damp drain due to Hakra canal in tehsil Fort Abbas *(Question No. 6222*)* 727
MUHAMMAD NASIR CHEEMA, MR.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Victimization of diseases in people of Narang Mandi due to drinking polluted water 561
MUHAMMAD RAFIQUE, MIAN
-Leave of absence 761
DISCUSSION On-
-Reports of Punjab Public Service Commission for the year 2012-13 and Technical Education & Vocational Training Authority for the year 2011-12 611

785
Resolution REGARDING-
-Making sure the sale of meat at government fixed rates
MUHAMMAD SAQIB KHURSHID, MR.
-Leave of absence 757
MUHAMMAD SHAFIQUE, CH. *(Minister for Industries, Commerce & Investment)*
DISCUSSION On-
-Reports of Punjab Public Service Commission for the year 2012-13 and Technical Education & Vocational Training Authority for the year 2011-12 625
MUHAMMAD SHAHBAZ SHARIF, MIAN *(Chief Minister of the Punjab)*

Answers to the questions REGARDING- 659
543

PAGE NO.

-Aims and objects of establishment of IT Department *(Question No. 3424*)* 554
-Auction of shops of District Government Lahore *(Question No. 2049*)*
-Budget of EDO Sargodha *(Question No.2774*)* 666
-Construction of Ring Road, Nala Lai and T.B Hospital in Rawalpindi 541
(Question No. 6115)*
-Construction of Shah Wali Park Sialkot *(Question No. 1728*)* 542
-Details of contracts of slaughter house and loading fee in 552
Bakar Manid Lahore *(Question No. 1889*)*
-Details of filtration plants installed in Gujrat *(Question No. 2674*)* 660
-Details of Four Sector Programme and PDP in district DG Khan 538
(Question No. 3425)* 672
-Details of funds granted to UCs No. 45 & 46 Lahore *(Question No. 1959*)*
-Institutions of IT in Lahore division *(Question No. 207)* 547
-Details of machines for cleanliness of drains in Rawalpindi
(Question No. 2372)* 661
-Details of offices and emplyees of IT Department in DG Khan
(Question No. 3426)* 663
-Details of people leading life below line of poverty in Southern Punjab
(Question No. 3427)* 540
-Details of provision of funds and development work of Municipal Town
Haveli Lakha district Okara *(Question No. 1578*)* 555
-Details of Sanitary Inspectors and Sanitary Workers in Faisalabad 549
(Question No. 2779)* 556
-Details of Solid Waste Management district Rawalpindi *(Question No. 2594*)*
-Development schemes of Toba Tek Singh *(Question No.2797*)* 551
-Encroachments at Government Boys High School Baghbanpura 544
and Major Jameel Shaheed Road Lahore *(Question No. 2654*)*
-Establishment of illegal slaughter houses in Lahore *(Question No. 2359*)* 545
-Payment of electricity bills of street lights in Rawalpindi and other 550
details *(Question No. 2361*)*
-Projects of parking in big cities and other details *(Question No. 2612*)* 548
-Provision and utilization of funds in Solid Waste Management
Rawalpindi *(Question No. 2593*)* 543
674
-Shifting of disposal pump from Daska city *(Question No. 1904*)* 553
-Water supply and sewerage schemes in district Sahiwal *(Question No. 545)*
-Worst condition of Gulshan Iqbal Park, Gujranwala *(Question No. 2763*)*

MUHAMMAD SHAWEZ KHAN, MR.
-Leave of absence 754

MUHAMMAD SIBTAIN KHAN, MR.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Risk to localities of union councils of tehsil Piplan due to erosion
of Indus river 605

PAGE NO.

Call attention Notice REGARDING 557
-Suicide attack and murders at Dera of Minister Home
DISCUSSION On-
-Reports of Punjab Public Service Commission for the year 2012-13 and Technical Education & Vocational Training Authority for the year 2011-12 606
782

Resolution REGARDING-
-Making sure the sale of meat at government fixed rates
MUHAMMAD SIDDIQUE KHAN, MR.
DISCUSSION On-
-Reports of Punjab Public Service Commission for the year 2012-13 and Technical Education & Vocational Training Authority for the 612

YEAR 2011-12
465

point of order REGARDING-
-Failure of Education Foundation in provision of standard education 580

Privilege motion REGARDING- 569
-Registration of false case against MPA in Police Station Taxila
QUORUM-
-Indication of quorum of the House during sitting held on 3rd September, 2015
MUHAMMAD WAHEED, MALIK, HAJI
DISCUSSION On-
-Reports of Punjab Public Service Commission for the year 2012-13 and Technical Education & Vocational Training Authority for the year 2011-12 616
MUHAMMAD WARIS KALLU, MALIK
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-The issuance of LDA Employees Housing Scheme, Thokar Niaz Baig raised in the reply of starred question No.269 asked by Mrs. Ayesha Javed, MPA (W-317 624
MUNAWAR HUSSAIN, RANA ALIAS RANA MUNAWAR GHOUS KHAN
DISCUSSION On-
-Reports of Punjab Public Service Commission for the year 2012-13 and Technical Education & Vocational Training Authority for the year 2011-12 609
MURAD RAAS, DR.
QUESTIONS regarding-

PAGE NO.

-Details about residential organizations for senior citizens and helpless children in Lahore *(Question No. 6838*)* 699
-Details of IT Institutions in Lahore division *(Question No. 3648*)* 641
-Details of schools and teachers in tehsil Shahkot district Nankana Sahib *(Question No. 3365*)* 449
-Distribution of funds among the poor in Lahore by Bait-ul-Maal *(Question No. 6837*)* 694
-Institutions of IT in Lahore division *(Question No. 207)* 671
-Sanction of water supply and sewerage projects in PP-152 Lahore *(Question No. 674*)* 636

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (ﷺ) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-
-2nd,3rd, 4th, 7th, 8th September, 2015 392,490,576,634,692

NABILA HAKIM ALI KHAN, MS.
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Corruption in funds allocated for small dams 563
-Embezzlement of thirty million rupees in Irrigation Department 562

Resolution REGARDING-
-Demand for finishing entry test for admission in medical colleges and universities 791

NAJMA AFZAL KHAN, DR.
-Leave of absence 758

NAUSHEEN HAMID, DR.
QUESTIONS regarding-
-Appointment of graduates as teachers *(Question No. 1922*)* 397
-Construction and repair of roads in UC-37 Lahore *(Question No.1630*)* 494
-Income from contracts of slaughter house and loading fee at Bakar Mandi Lahore *(Question No.1665*)* 501
-Regularization of contract teachers *(Question No. 1924*)* 400

PAGE NO.

Nazar Hussain, mr. ***(PARLIAMENTARY SECRETARY FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS)*** 564

ADJOURNMENT MOTIONS (Answers) regarding- 471

-Corruption in funds allocated for small dams

-Demand for making laws for control over sale of meat of dead animals 679

-Demand for payment of emoluments to the families of constables martyred in Elite Training School, Bedian Road, Lahore 682

-Deprivation of BHU Chak No.156/RB tehsil Chak Jhumra from basic facilities 777

-Deprivation of position holder students from scholarships for the last four years

-Deprivation of the students from supplementary examination who could not send admission in annual examination in educational boards of the Punjab 774 563 561

-Embezzlement of thirty million rupees in Irrigation Department

-Mis-appropriation of funds allocated for Basic Health Centre Sahiwal

NIGHAT SHEIKH, MS.

QUESTIONS regarding-

-Action against unregistered schools *(Question No. 2753*)*

-Auction of shops of District Government Lahore *(Question No. 2049*)*

-Details about discovering coal and salt from Punjab *(Question No. 3286*)* 405

-Establishment of Children Complex in Lahore *(Question No. 436)* 543

-Grant of Big City Allowance to teachers posted in Lahore *(Question No. 3289*)* 668 462

-Income and expenditure of Mines & Minerals Department in district Mianwali *(Question No. 3285*)* 444

-Number of Arbitrary Committees in district Lahore *(Question No. 2314*)*

-Provision of recreational articles in Children Complex Lahore *(Question No. 435)* 666 524

-Welfare organizations working under Social Welfare Department *(Question No. 834)* 462

751

NOTIFICATIONS of-

-Deputy Speaker

-Prorogation of 16th session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 26th August, 2015 **687**

792

PAGE NO.

O

ORDINANCES *(Extension in time Limit)-*
-The Punjab Forest (Amendment) Ordinance 2015 (XVIII of 2015) 478
-The Punjab Safe Cities Authority Ordinance 2015 (XVI of 2015) **476**

P

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR HEALTH
-See under Imran Nazir, Khawaja
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR IRRIGATION
-SEE UNDER KHALID MEHMOOD JAJJA, CH.
Parliamentary Secretary for Law & Parliamentary Affairs
-SEE UNDER NAZAR HUSSAIN, MR.
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT
-SEE UNDER RAMZAN SIDDIQUE BHATTI, MR.
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR PLANNING & DEVELOPMENT
-See under Ahmad Karim Qaswar Langrial, Malik
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR S & GAD
-See under Ali Asghar Manda, Advocate, Ch.
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL
-See under Muhammad Ilyas Ansari, Haji
PLANNING & DEVELOPMENT DEPARTMENT-
QUESTIONS regarding-
-Aims and objects of establishment of IT Department *(Question No. 3424*)* 659
-Construction of Ring Road, Nala Lai and T.B Hospital in Rawalpindi *(Question No. 6115*)* 665
-Details of Four Sector Programme and PDP in district DG Khan *(Question No. 3425*)* 659
-Details of IT Institutions in Lahore division *(Question No. 3648*)* 641
-Details of offices and emplyees of IT Department in DG Khan *(Question No. 3426*)* 660
-Details of people leading life below line of poverty in Southern Punjab *(Question No. 3427*)* 662
-Institutions of IT in Lahore division *(Question No. 207)* 671
-Sanction of water supply and sewerage projects in PP-152 Lahore

PAGE NO.

(Question No. 674*) 636
-Water supply and sewerage schemes in district Sahiwal *(Question No. 545)* 674

points of order REGARDING-

-Absence of Secretary of the concerned department from the House during Question Hour despite of ruling of Mr. Speaker 577
-Absence of Secretary Schools Education from the House despite of ruling of Mr. Speaker 393 480
-Apprehension of increase in price of fertilizers due to increase in price of gas
-Demand for holding discussion in the House about Kasur incident and worst condition for farmers 765
-Demand for increasing salaries of Members of Punjab Assembly according to law 472
-Demand for leave for presentation of Privilege Motion about development funds 584
-Demand for taking legal action against persons who fired at Dera of MPA at Shama Road Lahore 780
-Engagement of government schools in increasing literacy rate instead of providing standard education 466 465
-Failure of Education Foundation in provision of standard education

Privilege motions REGARDING- 763 580

-INSULTING BEHAVIOUR OF DPO JHELUM WITH LADY MPA

-REGISTRATION OF FALSE CASE AGAINST MPA IN POLICE STATION TAXILA

Prorogation- 792

-NOTIFICATION OF PROROGATION OF 16TH SESSION OF 16TH PROVINCIAL ASSEMBLY

OF THE PUNJAB COMMENCED ON 26TH AUGUST, 2015

Q

QUESTIONS regarding-
IRRIGATION DEPARTMENT-
-Ban upon making new water outlets at main canals *(Question No. 343)* 734
-Cases of canal water theft in district Sahiwal *(Question No.582)* 735
-Cases of canal water theft in Faisalabad *(Question No.627)* 739
-Cases of canal water theft in Gujranwala *(Question No.753)* 745

PAGE NO.

-Closed distributary in Toba Tek Singh *(Question No. 712)* 743
-Construction of damp drain from Channi Goth to Feroza district Rahim Yar Khan *(Question No. 3257*)* 717
747

-DESILTING OF HADDA DRAIN, SARGODHA *(QUESTION NO. 761)* 741
708

-DETAILS ABOUT EMBANKMENTS MADE FOR PROTECTION FROM FLOOD WATER *(QUESTION NO. 661)* 719
701
716

-DETAILS ABOUT GOGIRA DISTRIBUTARY SAHIWAL *(QUESTION NO. 6861*)* 731
749

-DETAILS ABOUT MEMBERS OF PIDA *(QUESTION NO. 4420*)* 729
706

-DETAILS ABOUT MOGAS AT RAJBAS IN PP-57 TOBA TEK SINGH *(QUESTION NO. 6545*)* 751
728

-Details about persons died by drowning into canal of Lahore *(Question No. 2512*)* 727
746
-Details of sanctioned water of Hakra Branch Canal, Bahawalnagar *(Question No. 6517*)* 730
-Distributaries situated in PP-229 Pakpattan *(Question No. 775)*
-Encroachments at canal bank in Toba Tek Singh *(Question No. 6281*)* 726
-Flood in river Jhelum *(Question No. 6622*)* 723
-Funds granted to Irrigation Department for desilting of canals in Faisalabad *(Question No. 814)* 736
-Opening the closed distributaries in Daska City *(Question No.6250*)* 732
-Problem of reinstatement of damp drain due to Hakra canal in tehsil Fort Abbas *(Question No. 6222*)*
-Qualification of Chairman Bait-ul-Maal *(Question No. 743)* 543
-Rest houses of Irrigation Department in district Layyah *(Question No.6316*)* 554
-Rest houses of Irrigation Department in Toba Tek Singh *(Question No.5853*)* 517
491
-Sanctioned canal water for Faisalabad *(Question No. 4421*)* 494
-Under completion and completed development projects of Irrigation Department in Faisalabad *(Question No. 626)* 504
-Victimization of land of Sargodha by heavy rains *(Question No. 6656*)* 514

LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT DEPARTMENT- 541

-Auction of shops of District Government Lahore *(Question No. 2049*)* 493
-Budget of EDO Sargodha *(Question No.2774*)*

PAGE NO.

-Construction and repair of roads from Moza Mokal to Kanganpur and 542
from Mandi Ahmedabad to Ganda Singh *(Question No. 2229*)* 506
-Construction and repair of roads in Sheikhupura *(Question No.1195*)* 551
-Construction and repair of roads in UC-37 Lahore *(Question No.1630*)* 538
-Construction of BRB Service Road Lahore *(Question No. 1677*)*
-Construction of road from Chak No.59/SP district Pakpattan 527
(Question No. 2203)*
-Construction of Shah Wali Park Sialkot *(Question No. 1728*)* 546
-Details about vehicles of Fire Brigade in Sheikhupura 533
(Question No. 1196)*
-Details of contracts of slaughter house and loading fee in 539
Bakar Manid Lahore *(Question No. 1889*)*
-Details of development projects of PP-45 Mianwali *(Question No. 1786*)* 554
-Details of filtration plants installed in Gujrat *(Question No. 2674*)* 548
-Details of funds granted to UCs No. 45 & 46 Lahore *(Question No. 1959*)*
-Details of grounds and recreation parks of tehsil Dina, district Jhelum 510
(Question No.2346)* 556
-Details of machines for cleanliness of drains in Rawalpindi 520
(Question No. 2372)*
-Details of Miani Sahib graveyard Lahore *(Question No. 2448*)* 551
-Details of provision of funds and development work of Municipal Town 544
Haveli Lakha district Okara *(Question No. 1578*)*
-Details of Sanitary Inspectors and Sanitary Workers in Faisalabad 501
(Question No. 2779)*
-Details of Solid Waste Management district Rawalpindi *(Question No. 2594*)* 524
-Details of villages without sewerage, soling and drains in PP-229,
district Pakpattan *(Question No. 2199*)* 545
-Development schemes of Toba Tek Singh *(Question No.2797*)*
-Ejectment of heads of cattle from Gujranwala *(Question No. 2257*)* 508
-Encroachments at Government Boys High School Baghbanpura 550
and Major Jameel Shaheed Road Lahore *(Question No. 2654*)* 531
-Establishment of illegal slaughter houses in Lahore *(Question No. 2359*)*
-Income from contracts of slaughter house and loading fee at 547
Bakar Mandi Lahore *(Question No.1665*)* 542
-Number of Arbitrary Committees in district Lahore 529
(Question No. 2314)* 552
-Payment of electricity bills of street lights in Rawalpindi and other
details *(Question No. 2361*)* 655
-Problems of graveyard of Christians in Moza Kotli Ameer Singh, 668
Hafizabad *(Question No.2189*)*
-Projects of parking in big cities and other details *(Question No. 2612*)* 650
-Protest against TMA Mamon Kanjan Faisalabad *(Question No.2365*)* 670
-Provision and utilization of funds in Solid Waste Management 669

	PAGE NO.
Rawalpindi *(Question No. 2593*)*	652
-Shifting of disposal pump from Daska city *(Question No. 1904*)*	647
-Water filtration plants installed in PP-58 Faisalabad *(Question No. 2364*)*	
-Worst condition of Gulshan Iqbal Park, Gujranwala *(Question No. 2763*)*	666
MINES & MINERALS DEPARTMENT-	
-Contracts of discovering minerals from Chiniot *(Question No. 6159*)*	664
-Details about discovering coal and salt from Punjab *(Question No. 3286*)*	
-Details of hospitals working under Mines & Minerals Department	659
(Question No.1764)*	
-Details of minerals discovered from Chiniot *(Question No. 6132*)*	665
-Details of reservoirs of salt and coal in the province *(Question No. 5581*)*	
-Details of schools of Mines & Minerals Department *(Question No. 1765*)*	659
-Discovery of minerals from Toba Tek Singh *(Question No. 5650*)*	641
-Income and expenditure of Mines & Minerals Department in	
district Mianwali *(Question No. 3285*)*	660
-Steps taken for introduction of geological status of Khewra Mines	
(Question No. 2489)*	662
PLANNING & DEVELOPMENT DEPARTMENT-	671
-Aims and objects of establishment of IT Department *(Question No. 3424*)*	
-Construction of Ring Road, Nala Lai and T.B Hospital in Rawalpindi	636
(Question No. 6115)*	674
-Details of Four Sector Programme and PDP in district DG Khan	
(Question No. 3425)*	405
-Details of IT Institutions in Lahore division *(Question No. 3648*)*	397
-Details of offices and emplyees of IT Department in DG Khan	457
(Question No. 3426)*	415
-Details of people leading life below line of poverty in Southern Punjab	
(Question No. 3427)*	413
-Institutions of IT in Lahore division *(Question No. 207)*	437
-Sanction of water supply and sewerage projects in PP-152 Lahore	
(Question No. 674)*	435
-Water supply and sewerage schemes in district Sahiwal *(Question No. 545)*	
SCHOOLS EDUCATION DEPARTMENT-	461
-Action against unregistered schools *(Question No. 2753*)*	
-Appointment of graduates as teachers *(Question No. 1922*)*	447
-Basic facilities in government schools in Sargodha *(Question No. 322)*	
-Construction of school buildings in PP-144 Lahore *(Question No. 3005*)*	438
-Details about not admitting Hafiz-e-Quran girls in 8th class	459
(Question No. 2857)*	463
-Details of boys high schools in Lahore *(Question No. 2940*)*	
-Details of fee structure of Sadiq Public School, Bahawalpur	450
(Question No. 2543)*	455
-Details of funds provided for missing facilities in schools	453
of PP-69 Faisalabad *(Question No. 420)*	458
	440

PAGE NO.

-Details of Government Middle School Darkali Sher Shahi,
district Rawalpindi *(Question No. 3341*)* 449
-Details of Government Primary School Pooran district Okara 448
(Question No. 3186)* 451
-Details of government schools in PP-281 Bahawalnagar *(Question No.387)* 424
-Details of government schools in tehsil Malikwal *(Question No. 498)* 456
-Details of grant provided to schools of district Mandi Bahauddin 442
(Question No. 3377)*
-Details of high schools in PP-57 Faisalabad *(Question No. 3414*)* 442
-Details of merging boys and girls schools in Okara *(Question No. 3410*)* 417
-Details of Mosque-Schools in tehsil Fort Abbas *(Question No. 366)* 462
-Details of primary schools in district Okara *(Question No. 3203*)*
-Details of schools and teachers in tehsil Shahkot district 441
Nankana Sahib *(Question No. 3365*)*
-Details of schools in Faisalabad *(Question No. 3350*)* 431
-Details of schools in PP-222 Sahiwal *(Question No. 3396*)* 444
-Details of schools in PP-263 district Layyah *(Question No. 3095*)* 436
-Details of schools in Youhanabad Lahore *(Question No. 3417*)*
-Details of upgradation of schools in district Sargodha *(Question No. 3221*)* 460
-Dilapidation of Government Primary School Pooran district 443
Okara *(Question No. 3238*)* 456
-Duties of Punjab Textbook Board *(Question No. 3007*)*
-Establishment of Children Complex in Lahore *(Question No. 436)* 434
-Establishment of Primary School in Chak No.189 Northern,
district Sargodha *(Question No. 3214*)* 441
-Establishment of school in Moza Chokar Kalan Gujrat
(Question No. 3161)* 462
-Grant of Big City Allowance to teachers posted in Lahore *(Question No.3289*)* 426
-Inquiries against Headmasters B.S 19 in Lahore *(Question No. 2939*)* 400
-Missing facilities in government schools in PP-168 Sheikhupura
(Question No. 401) 444
-Number of schools in Multan *(Question No. 3241*)*
-Number of vacant posts in girls shools in Lahore *(Question No. 319)* 439
-Problems of Modern High School Qila Gujar Singh Lahore
(Question No. 2159)* 420
-Provision of missing facilities to primary schools in district 428
Okara *(Question No. 3206*)*
-Provision of recreational articles in Children Complex Lahore 459
(Question No. 435) 452
-Purchase of furniture by EDO Education Faisalabad *(Question No. 3138*)* 454
-Regularization of contract teachers *(Question No. 1924*)*
-Steps taken for education development by Punjab Education
Foundation *(Question No. 3338*)* 715
-Under construction buildings of schools in district Sahiwal 724

PAGE NO.

(Question No. 3190*) 699
-Upgradation of Government High School Chak No. 120/TDA Layyah as Higher Secondary School (Question No.3093*) 694
-Utilization of budget by EDO Education Faisalabad (Question No. 3139*) 718
-Vacant posts in government schools in PP-168 Sheikhupura (Question No. 399) 734
-Vacant posts in schools of PP-222 Sahiwal (Question No. 3405*)
-Vacant posts in schools of PP-57 Faisalabad (Question No. 3413*) 733

SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL DEPARTMENT-

-Details about offices of Social Welfare Department for Women Development in Lahore (Question No. 3615*) 748
-Details of offices of Social Welfare Department in Faisalabad (Question No.6664*) 741
-Details about residential organizations for senior citizens and helpless children in Lahore (Question No. 6838*) 742
-Distribution of funds among the poor in Lahore by Bait-ul-Maal (Question No. 6837*) 744
-Distribution of funds by Bait-ul-Maal in Faisalabad (Question No. 6296*) 722
-Financial Aid granted to PP-130 Sialkot by Bait-ul-Maal Department 736
(Question No. 671) 738
-Funds allocated for medical treatment of poor patients in district Mianwali (Question No. 164) 750
-Funds granted to Social Welfare & Bait-ul-Maal Department in district Rahim Yar Khan for the year 2013-14 (Question No. 827)
-Funds granted to women under head of Marriage Grant in PP-130 Daska (Question No.674)
-Government schools of Social Welfare Department in Toba Tek Singh (Question No. 710)
-NGOs registered with Social Welfare Department in district Gujrat (Question No.736)
-Registered NGOs in district Rahim Yar Khan (Question No. 6344*)
-Registered NGOs in PP-130 Daska (Question No.672)
-Welfare Centres for Women in PP-130 (Question No. 673)
-Welfare organizations working under Social Welfare Department (Question No. 834)

QUORUM-

INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTINGS HELD ON-

-3rd September, 2015 569
-7th September, 2015 684

R

RAHEELA ANWAR, MRS.

Privilege motion REGARDING- 763

PAGE NO.

-INSULTING BEHAVIOUR OF DPO JHELUM WITH LADY MPA 447

QUESTIONS regarding-

-Details of Government Middle School Darkali Sher Shahi, district Rawalpindi *(Question No. 3341*)* 444

-Steps taken for education development by Punjab Education Foundation *(Question No. 3338*)*

RAMESH SINGH ARORA, MR.

Resolution REGARDING-

-Attribution of some important road or building with name of Maharaja Ranjeet Singh 788

RAMZAN SIDDIQUE BHATTI, MR. *(Parliamentary Secretary for Local Government & Community Development)*

Answers to the questions REGARDING-

-Construction and repair of roads from Moza Mokal to Kanganpur and from Mandi Ahmedabad to Ganda Singh *(Question No. 2229*)* 517

-Construction and repair of roads in Sheikhupura *(Question No.1195*)* 492

-Construction and repair of roads in UC-37 Lahore *(Question No.1630*)* 495

-Construction of BRB Service Road Lahore *(Question No. 1677*)* 505

-Construction of road from Chak No.59/SP district Pakpattan *(Question No. 2203*)* 515

-Details about vehicles of Fire Brigade in Sheikhupura *(Question No. 1196*)* 494

-Details of development projects of PP-45 Mianwali *(Question No. 1786*)* 506

-Details of grounds and recreation parks of tehsil Dina, district Jhelum *(Question No.2346*)* 527

-Details of Miani Sahib graveyard Lahore *(Question No. 2448*)* 533

-Details of villages without sewerage, soling and drains in PP-229, district Pakpattan *(Question No. 2199*)* 511

-Ejectment of heads of cattle from Gujranwala *(Question No. 2257*)* 520

-Income from contracts of slaughter house and loading fee at Bakar Mandi Lahore *(Question No.1665*)* 501

-Number of Arbitrary Committees in district Lahore *(Question No. 2314*)* 524

-Problems of graveyard of Christians in Moza Kotli Ameer Singh, Hafizabad *(Question No.2189*)* 508

-Protest against TMA Mamon Kanjan Faisalabad *(Question No.2365*)* 532

-Water filtration plants installed in PP-58 Faisalabad *(Question No. 2364*)* 530

PAGE NO.

RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on - 391,489,575,633,691
-2nd,3rd, 4th, 7th, 8th September, 2015

reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-
-Audit on widening/improvement of road from Bunga Hayat-Paktattan- Arifwala, Communication and works Department Government of the Punjab for the Audit year 2011-12 480
-Special Audit by Auditor General of Pakistan on the Accounts of Sargodha Improvement Trust, Housing, Urban Development and Public Health Engineering Department, Government of the Punjab for the year 2009-10 479

Resolutions REGARDING-
-Attribution of some important road or building with name of Maharaja Ranjeet Singh 788
-Awarding the title of "Shaheed" to the deceased persons in incidents of terrorism 779
-Demand for finishing entry test for admission in medical colleges and universities 791

-Demand for taking action for rehabilitation and relief in Southern Punjab to meet the losses by heavy rains 782
-Making sure the sale of meat at government fixed rates 782
-Terrorism by India at working boundary of Pakistan 790

S

SAMEENA NOOR, MS.
QUESTION regarding-
-Details of merging boys and girls schools in Okara *(Question No. 3410*)* 453
SANA ULLAH KHAN, RANA *(Minister for Law & Parliamentary Affairs)*

Call attention Notices (ANSWERS) REGARDING
-Demise of a citizen by firing of robbers in Hafizabad 559
-Suicide attack and murders at Dera of Minister Home 557
MOTION regarding-
-Under rule 127 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 475, 483
ORDINANCES *(Extension in time Limit)-*
-The Punjab Forest (Amendment) Ordinance 2015 (XVIII of 2015) 478
476

-THE PUNJAB SAFE CITIES AUTHORITY ORDINANCE 481

PAGE NO.

2015 (XVI OF 2015) 766

points of order (ANSWERS) REGARDING-

-Apprehension of increase in price of fertilizers due to increase in price of gas 473
-Demand for holding discussion in the House about Kasur incident and worst condition for farmers 781
-Demand for increasing salaries of Members of Punjab Assembly according to law 764
-Demand for taking legal action against persons who fired at Dera of MPA at Shama Road Lahore

Privilege motion REGARDING- 480

-INSULTING BEHAVIOUR OF DPO JHELUM WITH LADY MPA 479

reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-

-Audit on widening/improvement of road from Bunga Hayat-Paktattan- Arifwala, Communication and works Department Government of the Punjab for the Audit year 2011-12 789
-Special Audit by Auditor General of Pakistan on the Accounts of Sargodha Improvement Trust, Housing, Urban Development and Public Health Engineering Department, Government of the Punjab for the year 2009-10 791

Resolutions REGARDING-

-Attribution of some important road or building with name of Maharaja Ranjeet Singh
-Demand for finishing entry test for admission in medical colleges and universities

SCHOOLS EDUCATION DEPARTMENT-

QUESTIONS regarding-

-Action against unregistered schools *(Question No. 2753*)* 405
-Appointment of graduates as teachers *(Question No. 1922*)* 397
-Basic facilities in government schools in Sargodha *(Question No. 322)* 457
-Construction of school buildings in PP-144 Lahore *(Question No. 3005*)* 415
-Details about not admitting Hafiz-e-Quran girls in 8th class *(Question No. 2857*)* 413
-Details of boys high schools in Lahore *(Question No. 2940*)* 437
-Details of fee structure of Sadiq Public School, Bahawalpur *(Question No. 2543*)* 435
-Details of funds provided for missing facilities in schools of PP-69 Faisalabad *(Question No. 420)* 461
-Details of Government Middle School Darkali Sher Shahi,

	PAGE NO.
district Rawalpindi *(Question No. 3341*)*	447
-Details of Government Primary School Pooran district Okara *(Question No. 3186*)*	438
-Details of government schools in PP-281 Bahawalnagar *(Question No. 387)*	459
-Details of government schools in tehsil Malikwal *(Question No. 498)*	463
-Details of grant provided to schools of district Mandi Bahauddin *(Question No. 3377*)*	450
-Details of high schools in PP-57 Faisalabad *(Question No. 3414*)*	455
-Details of merging boys and girls schools in Okara *(Question No. 3410*)*	453
-Details of Mosque-Schools in tehsil Fort Abbas *(Question No. 366)*	458
-Details of primary schools in district Okara *(Question No. 3203*)*	440
-Details of schools and teachers in tehsil Shahkot district Nankana Sahib *(Question No. 3365*)*	449
-Details of schools in Faisalabad *(Question No. 3350*)*	448
-Details of schools in PP-222 Sahiwal *(Question No. 3396*)*	451
-Details of schools in PP-263 district Layyah *(Question No. 3095*)*	424
-Details of schools in Youhanabad Lahore *(Question No. 3417*)*	456
-Details of upgradation of schools in district Sargodha *(Question No. 3221*)*	442
-Dilapidation of Government Primary School Pooran district Okara *(Question No. 3238*)*	442
-Duties of Punjab Textbook Board *(Question No. 3007*)*	417
-Establishment of Children Complex in Lahore *(Question No. 436)*	462
-Establishment of Primary School in Chak No.189 Northern, district Sargodha *(Question No. 3214*)*	441
-Establishment of school in Moza Chokar Kalan Gujrat *(Question No. 3161*)*	431
-Grant of Big City Allowance to teachers posted in Lahore *(Question No. 3289*)*	444
-Inquiries against Headmasters B.S 19 in Lahore *(Question No. 2939*)*	436
-Missing facilities in government schools in PP-168 Sheikhupura *(Question No. 401)*	460
-Number of schools in Multan *(Question No. 3241*)*	443
-Number of vacant posts in girls shools in Lahore *(Question No. 319)*	456
-Problems of Modern High School Qila Gujar Singh Lahore *(Question No. 2159*)*	434
-Provision of missing facilities to primary schools in district Okara *(Question No. 3206*)*	441
-Provision of recreational articles in Children Complex Lahore *(Question No. 435)*	462
-Purchase of furniture by EDO Education Faisalabad *(Question No. 3138*)*	426
-Regularization of contract teachers *(Question No. 1924*)*	400
-Steps taken for education development by Punjab Education	

PAGE NO.

Foundation *(Question No. 3338*)* 444
-Under construction buildings of schools in district Sahiwal *(Question No. 3190*)* 439
-Upgradation of Government High School Chak No. 120/TDA Layyah as Higher Secondary School *(Question No.3093*)* 420
-Utilization of budget by EDO Education Faisalabad *(Question No. 3139*)* 428
-Vacant posts in government schools in PP-168 Sheikhupura *(Question No. 399)* 459
-Vacant posts in schools of PP-222 Sahiwal *(Question No. 3405*)* 452
-Vacant posts in schools of PP-57 Faisalabad *(Question No. 3413*)* 454

SHABEENA ZIKRIA BUTT, MRS.
-Leave of absence 755

SHAFQAT MAHMOOD, MR.
QUESTION regarding-
-Details of government schools in tehsil Malikwal *(Question No. 498)* 463

SHAHABUDDIN KHAN, SARDAR
QUESTIONS regarding-
-Details of schools in PP-263 district Layyah *(Question No. 3095*)* 424
-Funds allocated for medical treatment of poor patients in district Mianwali *(Question No. 164)* 733
-Rest houses of Irrigation Department in district Layyah *(Question No.6316*)* 730
-Upgradation of Government High School Chak No. 120/TDA Layyah as Higher Secondary School *(Question No.3093*)* 420

SHAHZAD MUNSHI, MR.
QUESTION regarding-
-Details of schools in Youhanabad Lahore *(Question No. 3417*)* 456

SHAUKAT HAYYAT KHAN BOSAN, MR.
QUESTION regarding-
-Number of schools in Multan *(Question No. 3241*)* 443

SHER ALI KHAN, MR. *(Minister for Mines & Minerals)*

Answers to the questions REGARDING- 655
-Contracts of discovering minerals from Chiniot *(Question No. 6159*)* 668
-Details about discovering coal and salt from Punjab *(Question No. 3286*)*
-Details of hospitals working under Mines & Minerals Department 650
(Question No.1764)* 670
-Details of minerals discovered from Chiniot *(Question No. 6132*)* 669
-Details of reservoirs of salt and coal in the province *(Question No. 5581*)* 652
-Details of schools of Mines & Minerals Department *(Question No. 1765*)* 647
-Discovery of minerals from Toba Tek Singh *(Question No. 5650*)*
-Income and expenditure of Mines & Minerals Department in district Mianwali *(Question No. 3285*)* 667
-Steps taken for introduction of geological status of Khewra Mines 665

PAGE NO.

(*Question No. 2489**)
SHOUKAT ALI LALEKA, MR.
question REGARDING- 734
-Ban upon making new water outlets at main canals *(Question No. 343)*
SOBIA ANWAR SATTI, MRS.
-Leave of absence 762
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL DEPARTMENT-
QUESTIONS regarding-
-Details about offices of Social Welfare Department for Women Development in Lahore *(Question No. 3615*)* 715
-Details of offices of Social Welfare Department in Faisalabad *(Question No. 6664*)* 724
-Details about residential organizations for senior citizens and helpless children in Lahore *(Question No. 6838*)* 699
-Distribution of funds among the poor in Lahore by Bait-ul-Maal *(Question No. 6837*)* 694
-Distribution of funds by Bait-ul-Maal in Faisalabad *(Question No. 6296*)* 718
-Financial Aid granted to PP-130 Sialkot by Bait-ul-Maal Department *(Question No. 671)* 734
-Funds allocated for medical treatment of poor patients in district Mianwali *(Question No. 164)* 733
-Funds granted to Social Welfare & Bait-ul-Maal Department in district Rahim Yar Khan for the year 2013-14 *(Question No. 827)* 748
-Funds granted to women under head of Marriage Grant in PP-130 Daska *(Question No.674)* 741
-Government schools of Social Welfare Department in Toba Tek Singh *(Question No. 710)* 742
-NGOs registered with Social Welfare Department in district Gujrat *(Question No.736)* 744
-Registered NGOs in district Rahim Yar Khan *(Question No. 6344*)* 722
-Registered NGOs in PP-130 Daska *(Question No.672)* 736
-Welfare Centres for Women in PP-130 *(Question No. 673)* 738
-Welfare organizations working under Social Welfare Department *(Question No. 834)* 750
SULTANA SHAHEEN, MRS.
-Leave of absence 755

SUMAIRA SAMI, MRS.
-Leave of absence
759

PAGE NO.

T

TAHIR, MIAN

QUESTIONS regarding-

-Details of funds provided for missing facilities in schools of PP-69 Faisalabad *(Question No. 420)* **461**

-Details of offices of Social Welfare Department in Faisalabad *(Question No. 6664*)* 724

-Distribution of funds by Bait-ul-Maal in Faisalabad *(Question No. 6296*)* 718

-Funds granted to Irrigation Department for desilting of canals in Faisalabad *(Question No. 814)* 751

TAHIR AHMED SINDHU, ADVOCATE, CHAUDHARY

point of order REGARDING-

-Engagement of government schools in increasing literacy rate instead of providing standard education **466**

TARIQ MEHMOOD, MIAN

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-DEMAND FOR MAKING LAWS FOR CONTROL OVER SALE OF MEAT OF DEAD ANIMALS 470

Call attention Notice REGARDING

-Demise of a citizen by firing of robbers in Hafizabad 559

point of order REGARDING-

-Absence of Secretary Schools Education from the House despite of ruling of Mr. Speaker 393

QUESTIONS regarding-

-Details of filtration plants installed in Gujrat *(Question No. 2674*)* 551

-Establishment of school in Moza Chokar Kalan Gujrat *(Question No. 3161*)* 431

-NGOs registered with Social Welfare Department in district Gujrat *(Question No.736)* 744

-Qualification of Chairman Bait-ul-Maal *(Question No. 743)* 746

PAGE NO.

V

VICKAS HASSAN MOKAL, SARDAR
QUESTION regarding-
-Construction and repair of roads from Moza Mokal to Kanganpur and from Mandi Ahmedabad to Ganda Singh *(Question No. 2229*)* 517

W

WASEEM AKHTAR, DR SYED
-Leave of absence 760

QUESTIONS regarding-
-Construction of damp drain from Channi Goth to Feroza district Rahim Yar Khan *(Question No. 3257*)* 717
-Details about persons died by drowning into canal of Lahore *(Question No. 2512*)* 716
-Details of fee structure of Sadiq Public School, Bahawalpur *(Question No. 2543*)* 435
-Details of Miani Sahib graveyard Lahore *(Question No. 2448*)* 533
-Projects of parking in big cities and other details *(Question No. 2612*)* 550
-Steps taken for introduction of geological status of Khewra Mines *(Question No. 2489*)* 664

Resolutions REGARDING-
-Demand for taking action for rehabilitation and relief in Southern Punjab to meet the losses by heavy rains 782
-Making sure the sale of meat at government fixed rates 786

Y

YAWAR ZAMAN, MIAN *(Minister for Irrigation)*

Answers to the questions REGARDING- 734
-Ban upon making new water outlets at main canals *(Question No. 343)* 735
-Cases of canal water theft in district Sahiwal *(Question No.582)* 739
-Cases of canal water theft in Faisalabad *(Question No.627)* 746
-Cases of canal water theft in Gujranwala *(Question No.753)* 743
-Closed distributary in Toba Tek Singh *(Question No. 712)* 718
-Construction of damp drain from Channi Goth to Feroza district Rahim Yar Khan *(Question No. 3257*)* 748

-DESILTING OF HADDA DRAIN, SARGODHA 742

PAGE NO.

(QUESTION NO. 761) 717

-DETAILS ABOUT EMBANKMENTS MADE FOR PROTECTION FROM FLOOD WATER *(QUESTION NO. 661)* 720 732

-Details about persons died by drowning into canal of Lahore *(Question No. 2512*)* 750 729

-DETAILS ABOUT MEMBERS OF PIDA *(QUESTION NO. 4420*)* 752 729

-Details of sanctioned water of Hakra Branch Canal, Bahawalnagar *(Question No. 6517*)* 728 747

-Distributaries situated in PP-229 Pakpattan *(Question No. 775)*

-Encroachments at canal bank in Toba Tek Singh *(Question No. 6281*)* 730

-Funds granted to Irrigation Department for desilting of canals in Faisalabad *(Question No. 814)*

-Opening the closed distributaries in Daska City *(Question No.6250*)* 726

-Problem of reinstatement of damp drain due to Hakra canal in tehsil Fort Abbas *(Question No. 6222*)* 724

-Qualification of Chairman Bait-ul-Maal *(Question No. 743)* 737

-Rest houses of Irrigation Department in district Layyah *(Question No.6316*)* 733

-Rest houses of Irrigation Department in Toba Tek Singh *(Question No.5853*)*

-Sanctioned canal water for Faisalabad *(Question No. 4421*)*

-Under completion and completed development projects of Irrigation Department in Faisalabad *(Question No. 626)*

-Victimization of land of Sargodha by heavy rains *(Question No. 6656*)*

Z

ZAFAR IQBAL, MR.

-Leave of absence 756

ZAHEER-UD-DIN KHAN ALIZAI, MR.

question REGARDING-

-Details of provision of funds and development work of Municipal Town Haveli Lakha district Okara *(Question No. 1578*)* 539

ZEB-UN-NISA AWAN, MRS.

questions REGARDING- 548

-Details of Solid Waste Management district Rawalpindi *(Question No. 2594*)* 547

PAGE NO.

-Provision and utilization of funds in Solid Waste Management Rawalpindi *(Question No. 2593*)*

ZULFIQAR GHORI, MR.

-Leave of absence 752

question REGARDING-

-Problems of graveyard of Christians in Moza Kotli Ameer Singh, Hafizabad *(Question No.2189*)* 508